جلد پنجم

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول مترجم اردو

جو بترمیمات قلیلہ اصل تجرید الاصول مؤلفہ

قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم البارزی رحمہ اللہ سے ہے

در علم حدیث مسمے بہ

تلخیص الصحاح

سنہ ۱۳۲۲ھ

مترجمہ اردو

باہتمام

شیخ عبد الحی و عبد السلام تاجران کتب و مالکان مطبع صدیقی لاہور

مطبع صدیقی لاہور میں طبع ہوئی

فہرست مختصر بعض کتب دینیہ مطبع صدیقی لاہور

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان اردو	۲۲ للعہ	بلوغ المرام مترجم اردو	۲عہ/	کی کتابین فوائد دینی و دنیوی مین
... ست ... اردو و جامع		سفر السعادت اردو	۸/	تالیف فرماتے رہتے ہین کل مسلمانون
تفسیر قرآن شریف کی دنیا		تقویت الایمان برحاشیہ تذہیب البیان	۲عہ/	کو ان تالیفات کی قدر کرنی
... مین بیمثل مولفہ نواب		ترجمہ اغاثۃ اللہفان		چاہیے بعض تالیفات نواب صاحب
... صدیق حسن خانصاحب		مشکوۃ الانوار التسہیل شرح الانوار	۸عہ/	موصوف ذیل مین مع قیمت
مرحوم ۱۲ جلدون مین کامل		دستور المتقی المعروف بصلوۃ النبی اردو خوانون	۸/	درج کی جاتی ہین-
فی جلد ...		کے لیے تمام مسائل عبادات کے لیے		گلدستہ تمیز — عہ
		یہ کتاب کافی ہے-		گلدستہ منافع حصہ اول — ۸/
تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح	۵	دقائق الاخبار مترجم اردو	۶/	" حصہ دوم — ۸/
بخاری مع شرح نیل الاوطار		مولفہ حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ		" علوم — ۸/
و فتح الباری پانچ پارہ تک		تواریخ حبیب اللہ سوانح عمری	۶/	گلدستہ فلاح — ۴/
ترجمہ مولوی وحید الزمان		انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم		گلدستہ فوائد — ۴/
صاحب		بیان نبوت محمدی و شان رسالت	۴/	نغمہ صدر — ۲/
مسلم شریف مترجم اردو		احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے		اسلام کے عقائد — ۱/
کامل چھہ جلدون مین	۵	صحیح صحیح حالات قابل دید ہے		**علاوہ ازین**
ابوداؤد مترجم کامل چار		راہ سنت منظوم مولفہ سید اولاد حسن	۲/	صدہا قسم کی کتابین مطبع ہذا
جلدون مین	۶	صاحب قنوجی رحمہ اللہ		سے بکفایت بذریعہ ویلیو پی
ابن ماجہ کامل تین جلدون و نیز	ے	الحزب الاعظم	۴/	ایبل روانہ کی جاتی ہین-
ترمذی مترجم کامل ۲ جلد و نیز	۸	الحزب المقبول	۴/	**شائقین باتمکین**
نولکشوری		تصانیف لطیف نواب صاحب الرئیس		
نسائی ترجمہ اردو کامل ۲ جلدین	ے	حسین خانصاحب رئیس بڑودہ		فہرست کلان مطبع ہذا کی
کشف المغطا ترجمہ اردو موطا امام	۲	باوجود صاحب ریاست و امارت		طلب کرکے ملاحظہ فرماوین
مالک رحمہ اللہ		ہونیکے اہل اسلام کے لیے طرح طرح		فقط

فہرست مضامین کتاب مستطاب تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول جلد پنجم

غزوۂ ذی قرد

جنگ ذی قرد کا بیان

قد ذكرها في حديث ابن الاكوع في غزوة الحديبية ولكن التقدم ذكر خيبر ترجمہ اسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اکوع کی حدیث مین جنگ حدیبیہ مین اور اسیطرح جنگ خیبر کا ذکر بہی پہلے ہو چکا ہے۔

عمرۃ القضاء

عمرہ قضا کا بیان

عن البراء بن عازب رضـ قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة فابى اهل مكة ان يدعوه يدخل مكة حتى قاضاهم على ان يدخل من العام المقبل يقيم فيها ثلثا لا يدخل مكة السلاح الا السيف في القراب وان لا يخرج من اهلها باحد وان لا يمنع من اصحابه من اراد ان يقيم بها فلما دخلها ومضى الاجل اتوا عليا رضـ فقالوا قل لصاحبك يخرج فقد مضى الاجل فخرج صلى الله عليه وسلم فتبعته ابنة حمزة رضـ تنادي يا عم يا عم فتناولها علي رضـ فقال لفاطمة دونك بنت عمك فحملتها فاختصم فيها علي وزيد وجعفر رضـ فقال علي رضـ هي ابنة عمي وقال جعفر هي ابنة عمي وخالتها تحتي وقال زيد بنت اخي فقضى بها صلى الله عليه وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام وقال لعلي رضـ انت مني وانا منك وقال لجعفر اشبهت خلقي وخلقي وقال لزيد انت اخونا ومولانا اخرجه البخاري قراب السيف قال الازهري هو غمده - ترجمہ براء بن عازب رضـ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ کے مہینے مین عمرہ کا احرام باندہا تو مکے والون نے آپکو مکے مین داخل ہونے سے روکا یہانتک کہ آپنے اون سے صلح کی اس شرط پر کہ آئندہ سال کو مکے مین آوین اور تین دن اسمین ٹہیرین نہ لاوین مکے مین ہتہیار کو مگر تلوار غلاف مین اور مکے والون مین سے کسی کو اپنے ساتہ نہ لے نکلے اور اگر انکے اصحاب مین سے کوئی مکے مین رہنا چاہے تو اسکو منع نہ کرین پہر جب (آئندہ سال کو) آپ مکے مین آئے اور مدت گذر گئی تو کفار قریش علی رضـ کے پاس گئے اور کہنے لگے اپنے ساتہی کو کہو کہ مکے سے نکل جائے پس البتہ مدت گذر چکی ہے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکے سے) نکلے اور حمزہ کی بیٹی آپکے پیچہے لگی پکارتی تہی اے چچا اے چچا تو علی رضـ نے اسکو پکڑا اور فاطمہ رضـ سے کہا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو پکڑ لے حضرت فاطمہ رضـ نے اسکو اٹہا لیا پہر اسکی پرورش کے بارے مین علی اور زید اور جعفر رضـ جہگڑنے لگے علی مرتضے رضـ نے کہا کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور جعفر نے کہا کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اسکی خالہ میرے نکاح مین ہے اور زید نے کہا کہ میرے بہائی کی بیٹی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی خالہ کے لئے اسکا حکم کیا اور فرمایا کہ خالہ بجائے مان کے ہے یعنی اسکی پرورش کا حق اوسکی خالہ کو ہے وہی اسکی پرورش کرے اور علی مرتضے سے فرمایا کہ تو میرا ہے اور مین تیرا ہون اور جعفر سے فرمایا کہ تو صورت اور سیرت مین میرے مشابہ ہے یعنی تو میرے ظاہر اور باطن کے ساتہ مشابہت رکہتا ہے اور زید سے فرمایا کہ تو ہمارا بہائی ہے اور آزاد کردہ

شیخین اس کے راوی ہیں قراب السیف کہا ازہری نے کہ وہ اُسکا غلاف ہے

غزوۃ مؤتۃ بارض الشام
شام کی زمین میں جنگ موتہ کا بیان

(۱) **عن** ابن عمر رض قال امّر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ مؤتۃ زید بن حارثۃ رض وقال ان قتل زید فجعفر فعبد اللہ بن رواحۃ فکنت معھم فی تلک الغزوۃ فالتمسنا جعفر فوجدناہ فی القتلی ووجدنا بہما قبل من جسدہ بضعا وسبعین ما بین رمیۃ وطعنۃ زاد فی روایۃ لیس منھا شیء فی دبرہ اخرجہ البخاری **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ میں زید بن حارث کو سردار کیا اور فرمایا کہ زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہے اور میں بھی اُس جنگ میں انکے ساتھ تھا سو ہمنے جعفر کی لاش کو تلاش کیا سو ہمنے اُسکو مقتولوں میں پایا اور ہمنے اُسکے بدن کی اگلی طرف میں کچھ اوپر ستر زخم تیر اور نیزے کے پائے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان میں سے کوئی زخم اُسکی پچھلی طرف میں نہ تھا بخاری اسکے راوی ہیں **ف** شام کے حاکم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کو مار ڈالا تھا اسواسطے حضرت نے ہجرت کے آٹھویں سال موتہ پر جو ملک شام میں ایک شہر ہے ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اور زید بن حارثہ کو انکا سردار کیا پھر یہ حدیث فرمائی جیسے تینون سردار شہید ہوئے پھر مسلمانوں نے مشورہ کرکے خالد بن ولید کو سردار بنایا تو خدا نے انکی تدبیر سے فتح نصیب کی یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

(۲) **وعن** انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ الرایۃ زید فاصیب ثم اخذ جعفر فاصیب ثم اخذھا عبد اللہ بن رواحۃ فاصیب وان عینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتذرفان ثم اخذھا خالد بن الولید من غیر امرۃ ففتح اللہ تعالی لہ اخرجہ البخاری والنسائی ذرفت العین اذا سال دمعھا **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیا نشان کو زید نے سو وہ شہید ہوگیا پھر جعفر نے علم کو لیا سو وہ بھی شہید ہوگیا پھر عبد اللہ بن رواحہ نے علم کو سو وہ بھی شہید ہوگیا اور مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انکھوں میں آنسو جاری تھے پھر علم کو لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اسکو فتح نصیب کی بخاری اور نسائی اسکے راوی ہیں ذرفت العین کے معنی ہیں اُس سے آنسو جاری ہوئے **ف** حضرت نے لڑائی کی خبر بیان بطریق کشف کی جس سے معلوم ہوئی آپ نے مدینے میں لوگوں سے بیان فرمائی پھر اسی کے مطابق وہاں سے خبر آئی۔

(۳) **وعن** قیس بن ابی حازم قال سمعت خالد بن الولید یقول لقد انقطعت فی یدی یوم مؤتۃ

لِسَبْعَةِ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** قیس بن ابی خازم سے روایت ہی کہا کہ مین نے خالد سے سنا کہتے تھے کہ جنگ موتہ کے دن میرے ہاتہ مین سات تلوارین ٹوٹین سو نہ باقی رہے میرے ہاتہ مین مگر ایک یمن کی تلوار بے قبضے کے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رض قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رض فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُ سَيْفِهِ فَنَحَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَسَأَلَهُ الْمَدَدِيُّ طَائِفَةً مِنْ جِلْدِهِ فَأَعْطَاهُ فَاتَّخَذَهُ كَهَيْئَةِ الدَّرَقَةِ وَمَضَيْنَا فَلَقِيَنَا جُمُوعَ الرُّومِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَشْقَرَ عَلَيْهِ سَرْجٌ مُذَهَّبٌ وَلَهُ سِلَاحٌ مُذَهَّبٌ فَجَعَلَ الرُّومِيُّ يُغْرِي بِالْمُسْلِمِينَ فَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِيُّ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَمَرَّ بِهِ الرُّومِيُّ فَعَرْقَبَ فَرَسَهُ بِسَيْفِهِ فَخَرَّ الرُّومِيُّ فَعَلَاهُ الْمَدَدِيُّ بِسَيْفِهِ فَقَتَلَهُ وَحَازَ فَرَسَهُ وَسِلَاحَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعَثَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَخَذَ مِنْهُ بَعْضَ السَّلَبِ قَالَ عَوْفٌ فَأَتَيْتُ خَالِدًا فَقُلْتُ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ لَهُ فَقُلْتُ لَتَرُدَّنَّهُ إِلَيْهِ أَوْ لَأُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا اجْتَمَعْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّةَ الْمَدَدِيِّ وَمَا فَعَلَ خَالِدٌ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ يَا خَالِدُ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّ عَلَيْهِ الَّذِي أَخَذْتَ مِنْهُ فَقُلْتُ دُونَكَهَا يَا خَالِدُ أَلَمْ أَفِ لَكَ فَغَضِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تَرُدَّ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي لَكُمْ صِفْوَةُ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ يُغْرِي بِالْمُسْلِمِينَ الْفَرْيُ الْقَطْعُ وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنْ شِدَّةِ نِكَايَتِهِ فِيهِمْ وَقَوْلُهُ لَأُعَرِّفَنَّكَهَا أَيْ لَأُجَازِيَنَّكَ بِهَا حَتَّى تَعْرِفَ صَنِيعَكَ هٰذَا وَقَوْلُهُ دُونَكَهَا أَيْ خُذْهَا كَأَنَّهُ وَفَّى لَهُ بِمَا وَعَدَهُ وَصِفْوَةُ الشَّيْءِ بِكَسْرِ الصَّادِ خَالِصَتُهُ إِذَا أَثْبَتَ الْهَاءَ كَسَرْتَ الصَّادَ وَإِذَا حَذَفْتَهَا فَتَحْتَهَا فَقُلْتَ صَفْوُ الشَّيْءِ **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ مین جنگ موتہ مین زید بن حارثہ کے ساتہ نکلا اور یمن کا ایک روی (یعنے ایک مرد ان لوگون مین سے جو جنگ موتہ مین مسلمانون کی مدد کو آئے تھے) میرا رفیق ہوا اسکے پاس تلوار کے سوائے اور کچہ نہ تہا تو مسلمانون مین سے ایک مرد نے اونٹ ذبح کیا تو مددی نے اُس سے اسکی کہال کا ایک ٹکڑا مانگا اُسنے اُسکو دیا تو اُس نے اُسکو ڈہال کی طرح بنالیا اور ہم چلے گئے اور روم کے لشکر سے ہمارا مقابلہ ہوا اور انہین ایک مرد زرد گہوڑے پر سوار تہا جسکی زین سنہری تہی اور اُسکے ہتیہار بہی سنہری تہے سو وہ رومی مسلمانون کو کاٹنے لگا تو مددی اُسکے لیے ایک پتہر کے دکہاؤ مین ہو بیٹہا پہر وہ رومی (دہاڑتا ہوا) اُسکے پاس سے گذرا تو اُسنے اپنی تلوار سے اُسکے گہوڑے کی کوچین کاٹ ڈالین اور رومی گہوڑے

خدا نے مسلمانون کو فتح نصیب کی تو خالد بن ولید نے اسکو بلا بھیجا اور اسکا کچھ اسباب لے لیا کہا عوف نے سو مین خالد کے
پاس آیا تو مینے اُس سے کہا کہ کیا تو نہین جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے ساتھ اسباب مقتول کے
واسطے قاتل کے یعنی مقتول کا اسباب قاتل کو دیا جاوے انہون نے کہا ہان جانتا ہون لیکن مین نے اسکو اسکے
بہت جانا تھا یعنی بہت سمجھا تھا مینے کہا کہ یہ اسباب اسکو دیدو نہین تو مین تجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمام لوگون مین تیری شکایت کر کے
رسوا کرونگا پھر جب ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوئے تو مین نے مددی کا قصہ بیان کیا اور جو کچھ خالد نے کہا تو آپنے فرمایا اے
خالد تونے یہ کام کس سبب سے کیا کہا کہ مین نے اسکو بہت جانا تھا فرمایا جو تونے اُس سے لیا ہے اسکو پھیرے تو مین
نے کہا لو اے خالد مین نے جو تمسے وعدہ کیا تھا سو پورا کیا یعنے مین نے کہا کیون جو مین نے تمسے کہا تہا سو کر دکھایا
اور خالد کو بہت غصہ آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سنکر غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ اے خالد اسکو مت پھیرے کیا
تم میرے امیرون کو چھوڑنے والے ہو کہ انکی حکومت مین سے خالص و صاف باقی تم لے لو اور میل انہین کے لئے
رہے یعنی اگر غنیمت کا مال ہاتھ لگے تو سب لشکر بانٹ لیتا ہے اور اگر لشکر مین کچھ قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ سردار
پر ہوتا ہے) مسلم اور ابو داؤد اسکے راوی ہین اور فری کے معنے ہین کاٹنا اور مراد یہ ہے کہ وہ مسلمانون کو سخت چوٹ
کرتا جاتا تھا اور یہ جو کہا کہ لے تکلیف دے یعنے مین تجکو اسکا بدلا دونگا تاکہ تجکو اپنے اس کام کا حال معلوم ہو اور یہ جو کہا
دونگا یعنے اب لو گویا جو کہا تھا سو کر دکھایا اور صفوہ ساتھ زیر صاد کے خالص چیز کو کہتے ہین جب اسمین ثابت رہے
تو صاد کو زیر دیتے ہین اور جب حذف ہو جاوے تو زبر دیتے ہین پس کہتے ہین صفوالشئ (**ف** اس حدیث مین حضرت نے
حاکمون کی قدر دانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سردارون اور سپہ سالارون کی خاطر داری ضرور ہے تاکہ لشکر پر رعب
رہے کوئی سپاہی اپنے سردار پر شکایت کی جرأت نہ کرے ۔

بَعَثُ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اِلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ بھیجنا اسامہ بن زید کا طرف گروہ
حرقات کی جو قوم جہینہ مین سے ایک شاخ ہے **ف** بعث اس لشکر کو کہتے ہین جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خود تشریف نہین لے گئے ۔

(۱) **عَنْ** اَبِیْ ظِبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى
الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
فَكَفَّ عَنْهُ الْاَنْصَارِیُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِیْ فَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ قُلْتُ اِنَّمَا قَالَ مُتَعَوِّذًا قَالَ اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ اَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَمَا زَالَ
يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّیْ لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰی

عَنْ جُنْدَبٍ اَقَتَلْتَهٗ وَقَدْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَرَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَلْمُتَعَوِّذُ اَلْمُلْتَجِيُّ خَوْفًا مِنَ الْقَتْلِ **ترجمہ** ابوظبیانؓ سے روایت ہی کہ مین نے اسامہ بن زید سے سنا کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو گروہ حرقہ کی طرف بہیجا سو ہم صبح ہوتے ہی انپر جا پڑے ہمنے انکو شکست دی تو مین اور ایک انصاری مرد دونو انمین سے ایک مرد کو جا ملے سو جب ہمنے اُسکو گہیر لیا تو اُس نے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا یعنے کلمہ پڑہا سو انصاری تو اُس سے باز رہا اور مین نے اُسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پہر جب ہم مدینے مین آئے تو یہ خبر حضرتؐ کو پہونچی تو حضرتؐ نے فرمایا اے اسامہ کیا تو نے اُسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد مین نے کہا یا حضرت اُسنے تو اپنے بچاؤ کے لئے کلمہ پڑہا تہا یعنے وہ سچا مسلمان نہ تہا۔ فرمایا کیا تو نے اُسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد سو ہمیشہ پہر پہر یہی فرماتے رہے یہانتک کہ مین نے آرزو کی اسکی کہ مین اُس دن سے پہلے مسلمان نہوا ہوتا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور مسلم نے جندب سے دوسری روایت مین اتنا زیادہ کیا ہے کیا تو نے اُسکو قتل کر ڈالا اور حالانکہ اُسنے لا الہ الا اللہ کہا تہا جب قیامت کے دن لا الہ الا اللہ آویگا تو تو کیا کریگا (یعنے تو اسکا کیا جواب دیگا) آپنے کئی بار دوہرایا متعوذ اُسکو کہتے ہین جو خوف قتل سے پناہ پکڑے **ف** ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ کیا تو نے اسکا دل چیر کے دیکہا تہا یعنے تجکو دل کا حال کیا معلوم ہے معلوم کہ شریعت مین ظاہر پر حکم ہے دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہین۔

غَزْوَةُ الْفَتْحِ
جنگ فتح مکہ کا بیان

(۱) **عَنْ** عَلِيٍّ رضؓ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِيْ الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيْ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَءًا مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَمْوَالَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ رضؓ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ

خدا نے مسلمانون کو فتح نصیب کی تو خالد بن ولید نے اُسکو بلا بھیجا اور اُسکا کچھ اسباب لے لیا کہا عوف نے سو مین خالد کے
پاس آیا تو مین نے اُس سے کہا کہ کیا تو نہین جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے ساتھ اسباب مقتول کے
واسطے قاتل کے یعنی مقتول کا اسباب قاتل کو دیا جاوے انہون نے کہا ہان جانتا ہون لیکن مین نے اُسکو اُسکے لئے
بہت جانا تھا یعنی بہت سمجھ کر لے لیا ہے مین نے کہا کہ یہ اسباب اُسکو دیدو نہین تو مین تجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤنگا یعنے تمہاری شکایت کرونگا
پھر جب ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوئے تو مین نے مددی کا قصہ بیان کیا اور جو کچھ خالد نے کہا تو آپ نے فرمایا اے
خالد تو نے یہ کام کس سبب سے کیا کہا کہ مین نے اُسکو بہت جانا تھا فرمایا جو تو نے اُس سے لیا ہے اُسکو پھیر دے تو مین
نے کہا بولے خالد مین نے جو تم سے وعدہ کیا تھا سو پورا کیا یعنے مین نے کہا کیون جو مین نے تم سے کہا تھا سو کر دکھایا
و خالد کو بہت غصہ آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سنکر غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ نہ اے خالد اُسکو مت پھیر دے کیا
تم میرے امیرون کو چھوڑنے والے ہو کہ انکی حکومت مین سے خالص و صاف پانی تم لے لو اور میل انہین کے لئے
رہے (یعنی اگر غنیمت کا مال ہاتھ لگے تو سب لشکر بانٹ لیتا ہے اور اگر لشکر مین کچھ قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ سردار
پر ہوتا ہے) مسلم اور ابوداؤد واسکے راوی ہین اور فری کے معنے ہین کاٹنا اور مراد یہ ہے کہ وہ مسلمانون کو سخت چوٹ
کرتا جاتا تھا اور یہ جو کہا ع لنکہا یعنے مین تجکو اسکا بدلا دونگا تاکہ تجکو اپنے اس کام کا حال معلوم ہو اور یہ جو کہا
دونکہا یعنے اب لوگو یا جو کہا تھا سو کر دکھایا اور صفوہ ساتھ زیر صاد کے خالص چیز کو کہتے ہین جب اسمین ثابت رہے
تو صاد کو زیر دیتے ہین اور جب حذف ہو جاوے تو زبر دیتے ہین پس کہتے ہین صفو الشئی (ف) اس حدیث مین حضرت نے
حاکمون کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سردارون اور سپہ سالارون کی خاطرداری ضرور ہے تاکہ لشکر پر رعب
رہے کوئی سپاہی اپنے سردار پر شکایت کی جرأت نہ کرے۔

بَعَثَ اُسَامَةَ اَبْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اِلَی الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَیْنَةَ بھیجا اسامہ بن زید کا طرف گروہ
حرقات کی جو قوم جہینہ مین سے ایک شاخ ہے (ف) بعث لشکر کو کہتے ہین جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خود تشریف نہین لے گئے۔

(۱) **عَنْ** اَبِیْ ظِبْیَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ یَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی
الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ فَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِیْنَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
فَكَفَّ عَنْهُ الْاَنْصَارِیُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِیْ فَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
یَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ قُلْتُ اِنَّمَا قَالَ مُتَعَوِّذًا قَالَ اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ اَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَمَا زَالَ
یُكَرِّرُهَا حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنِّیْ لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْیَوْمِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی

عَنْ جُنْدَبٍ اَقَتَلْتَهٗ وَقَدْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَرَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَلْمُتَعَوِّذُ اَلْمُلْتَجِيُّ خَوْفًا مِنَ الْقَتْلِ **ترجمہ** ابو ظبیان رضؓ سے روایت ہی کہ مین نے اسامہ بن زید سے سنا کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو گروہ حرقہ کی طرف بہیجا سو ہم صبح ہوتے ہی انپر جا پڑے ہمنے انکو شکست دی تو مین اور ایک انصاری مرد دونو انہین سے ایک مرد کو جا ملے سو جب ہمنے اُسکو گہیر لیا تو اُس نے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا یعنے کلمہ پڑہا سو انصاری تو اُس سے باز رہا اور مین نے اُسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پہر جب ہم مدینے مین آئے تو یہ خبر حضرتؐ کو پہونچی تو حضرتؐ نے فرمایا اے اسامہ کیا تو نے اُسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد مین نے کہا یا حضرت اُسنے تو اپنے بچاؤ کے لئے کلمہ پڑہا تہا یعنے وہ سچا مسلمان نہ تہا۔ فرمایا کیا تو نے اُسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد سو ہمیشہ پہر پہر یہی فرماتے رہے یہانتک کہ مین نے آرزو کی اسکی کہ مین اُس دن سے پہلے مسلمان نہوا ہوتا شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہین اور مسلم نے جندب سے دوسری روایت مین اتنا زیادہ کیا ہے کیا تو اسکو قتل کر ڈالا اور حالانکہ اُسنے لا الہ الا اللہ کہا تہا جب قیامت کے دن لا الہ الا اللہ آویگا تو تو کیا کریگا (یعنے تو اسکا کیا جواب دیگا) آپنے کئی بار دوہرایا متعوذ اُسکو کہتے ہین جو خوف قتل سے پناہ پکڑے **ف** ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ کیا تو نے اسکا دل چیر کے دیکہا تہا یعنے تجکو دل کا حال کیا معلوم ہے معلوم کہ شریعت مین ظاہر پر حکم ہے دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہین۔

غَزْوَةُ الْفَتْحِ
جنگ فتح مکہ کا بیان

(۱) عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِيْ الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيْ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَمْوَالَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ رض دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ

اَوْلِيَاءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيُّ رَوْضَةُ خَاخٍ بِمُعْجَمَتَيْنِ مَوْضِعٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَالظَّعِيْنَةُ فِي الْاَصْلِ الْمَرْاَةُ مَادَامَتْ فِي الْهَوْدَجِ ثُمَّ جُعِلَتِ الْمَرْاَةُ الْمُسَافِرَةُ ظَعِيْنَةً ثُمَّ نُقِلَتْ اِلَى الْمَرْاَةِ نَفْسِهَا سَافَرَتْ اَوْ اَقَامَتْ وَالْعِقَاصُ الْخَيْطُ الَّذِيْ تَشُدُّ بِهِ الْمَرْاَةُ اَطْرَافَ ذَوَائِبِهَا وَالْمَعْنٰى اَخْرَجَتِ الْكِتَابَ مِنْ ظَفَائِرِهَا الْمَعْقُوْصَةِ **ترجمہ** علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور زبیر اور مقداد کو بھیجا سو فرمایا چلو یہانتک کہ خاخ کے باغ مین پہونچو سو مقرر وہان ایک عورت شتر سوار ہے اُسکے پاس ایک خط ہے سو اُس سے اُس خط کو لے لو سو ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے یہانتک کہ ہم اس باغ مین پہونچے سو ناگہان ہمنے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار ہے ہمنے کہا خط نکال اُس نے کہا کہ میرے کوئی خط نہین ہمنے کہا کہ یا خط نکال یا کپڑے اتار ڈال پہر اُسنے اُسکو اپنے جوڑے کے نیچے سے پہر ہم اُس خط کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے سو ناگہان اسمین لکھا ہوا تھا کہ یہ خط ہے حاطب کی طرف سے مکہ والون مین سے بعضے کافرون کی طرف انکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعضے کامون کی خبر دیتا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب اس خط کے لکھنے کا کیا سبب ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ مجہپر جلدی نہ کیجے (یعنے میری عرض سن لیجے) مقرر مین قریش مین ملا لیا گیا ہون اور مین اُنکی قوم مین سے نہین ہون اور جو آپکے ساتھ مہاجرین مین سے ہین انکے قرابتی ہین جو اُنکے مالون اور لڑکے بالون کو نگاہ رکھتے ہین سو مین نے چاہا کہ جب میرا انمین کوئی رشتہ نہین ہے تو تو انپر کوئی احسان رکھون جسکے سبب سے میرے لڑکے بالون کو نگاہ رکھین یعنے میرے لڑکے مکے مین ہین میرا وہان کوئی بھائی بند نہین جو اُنکی خبرگیری کرے سو مین نے اُس خط سے چاہا کہ اُن کافرون سے راہ رسم پیدا کرون تاکہ وہ لڑکے بالون کو نہ ستائین اور مین نے یہ کام اپنے دین سے کافر اور مرتد ہو کر نہین کیا اور مین اسلام لانے کے بعد کفر سے راضی نہین ہون تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اُسنے تمسے سچ کہا تو عمر فاروقؓ نے کہا یا حضرت حکم ہو تو اُسکی گردن مارون کہ یہ منافق ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر وہ جنگ بدر مین موجود تھا اور شاید کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو خدا نے اُن سے کہدیا کہ کرو جو تمہارا جی چاہے سو البتہ مین نے تمکو بخشدیا سو خدا نے یہ حکم اتارا اے ایمان والو نہ پکڑو میرے دشمنون اور اپنے دشمنون کو دوست کہ انکو پیغام بھیجتے ہو دوستی کا نسائی کے سوا سب پانچون اسکے راوی ہین اور روضۂ خاخ ساتھ دو خا نقطے دار کے ایک جگہ ہے درمیان مکے اور مدینے کے اور ظعینہ اصل مین عورت کو کہتے ہین جبتک کہ ہودج مین ہو پہر ہر مسافر عورت کو ظعینہ کہا گیا پہر عورت کو ظعینہ کہا گیا مسافر ہو یا مقیم اور عقاص اُس دہاگے کو کہتے ہین جس سے عورت اپنے چوٹیون کے کنارون کو باندہتی ہے (یعنے پراندا) یعنے اُسنے چوٹیون کے جوڑے کے نیچے سے نکالا۔

(٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ

اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کا جنگ رمضان کے مہینے میں کیا ہے شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ بَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا فَخَرَجَ اَبُوْسُفْيٰنَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ فَاَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ بِنِيْرَانٍ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ اَبُوْسُفْيٰنَ مَا هٰذِهٖ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيْرَانُ بَنِيْ عَمْرٍو فَقَالَ اَبُوْسُفْيٰنَ عَمْرٌو اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكُوْهُمْ فَاَخَذُوْهُمْ فَاَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ اَبُوْسُفْيٰنَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ اَبَا سُفْيٰنَ عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ كَتِيْبَةً كَتِيْبَةً عَلٰى اَبِيْ سُفْيٰنَ فَمَرَّتْ كَتِيْبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا فَقَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ غِفَارٌ فَقَالَ مَالِيْ وَلِغِفَارٍ حَتّٰى مَرَّتْ كَتِيْبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا فَقَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا اَبَا سُفْيٰنَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ اَبُوْسُفْيٰنَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيْبَةٌ وَهِيَ اَجَلُّ الْكَتَائِبِ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ رض فَلَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ سُفْيٰنَ قَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللهُ تَعَالٰى فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهٗ بِالْحَجُوْنِ وَاَمَرَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رض اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ مِنْ كُدًى وَدَخَلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَدَاءٍ فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْاَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ خَطْمُ الْجَبَلِ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ اَنْفُهُ النَّادِرُ مِنْهُ وَحَطْمُ الْخَيْلِ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْخَيْلِ مُعْجَمَةٍ ثُمَّ مُثَنَّاةٍ تَحْتَانِيَّةٍ هُوَ الْمَوْضِعُ الْمُتَضَايِقُ الَّذِيْ تَحْطِمُ فِيْهِ الْخَيْلُ وَيَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَذٰلِكَ لِيَرَاهَا جَمِيْعَهَا وَتَكْثُرَ فِيْ عَيْنِهٖ وَالذِّمَارُ بِكَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ مَا يَلْزَمُكَ حِفْظُهٗ مِمَّا يَتَعَلَّقُ بِكَ وَالْمُرَادُ هٰهُنَا بِهِ الْحَرْبُ لِاَنَّ الْاِنْسَانَ يُقَاتِلُ عَلٰى مَا يَلْزَمُهٗ حِفْظُهٗ وَالْكَتِيْبَةُ وَاحِدُ الْكَتَائِبِ وَهِيَ الْعَسَاكِرُ الْمُرَتَّبَةُ وَالْمَلْحَمَةُ الْحَرْبُ وَالْقِتَالُ الَّذِيْ لَا يُتَخَلَّصُ مِنْهُ وَالْحَجُوْنُ اَحَدُ جَبَلَيْ مَكَّةَ مِنْ جِهَةِ الْغَرْبِ وَالشِّمَالِ **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال مکے کو چلے تو یہ خبر کفار قریش کو پہونچی تو ابو سفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء خبر معلوم کرنے کو لشکر سو سامنے چلے آ دیاتک کہ مر الظہران (ایک جگہ کا نام ہے) میں پہونچے سو ناگہان انہوں نے دیکھا کہ آگیں جل رہی ہیں گویا کہ عرفات کی آگیں ہیں تو ابو سفیان نے کہا کہ یہ کیسی آگیں ہیں تو بدیل بن ورقا نے کہا کہ بنی عمرو کی آگیں ہیں ابو سفیان نے کہا کہ عمرو اس سے کمتر ہیں پھر انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چوکیداروں نے دیکھ لیا تو

اسکو پکڑ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ابو سفیان مسلمان ہو گیا پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے تو عباس سے فرمایا کہ ابو سفیان کو پہاڑ کی ناک پاس روک اور ٹہیرا رکہنا کہ مسلمانوں کو دیکہے تو عباس نے اسکو ٹہرایا پہر سب قبیلے لشکر کے لشکر ترتیب وار ابو سفیان پر گذرنے لگے سو ایک لشکر گذرا کہ اسکی مثل نہ دیکہا گیا تہا تو ابو سفیان نے کہا اے عباس یہ کون لوگ ہین کہا کہ غفار کا قبیلہ ابو سفیان نے کہا کہ مجہے غفار سے کیا مطلب ہے یہانتک کہ ایک لشکر گذرا کہ ویسا نہین دیکہا گیا ابو سفیان نے کہا اے عباس یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا کہ یہ انصاری لوگ ہین اُنپر سعد بن عبادہ سردار ہین انکے ساتہ جہنڈا ہے تو سعد نے کہا اے ابو سفیان کہ آج لڑائی کا دن ہے آج کعبے مین لڑنا حلال ہو جائیگا ابو سفیان نے کہا اے عباس خوب ہے یہ دن لڑائی پہر ایک لشکر آیا اور وہ سب لشکرون سے بڑا تہا اوسمین رسول اللہ علیہ وسلم اور آپکی اصحاب تہے اور حضرتؐ کا نشان زبیر کے ہاتہ مین تہا پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سفیان پر گذرے تو ابو سفیان نے کہا کیا آپ نہین جانتے جو سعد نے کیا کہا ہے کہا کہ اسنے کیا کہا ہے فرمایا کہ سعد بن عبادہ نے جہوٹ کہا ہے ولیکن آج وہ دن ہے جسمین خدا تعالیٰ خانے کعبے کو بزرگی دیگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ آپکا جہنڈا حجون مین گاڑا جاویگا اور آپ نے خالد بن ولید کو حکم کیا کہ کدے کی طرف سے مکہ مین داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کداء کی طرف سے داخل ہوئے سو اُسدن خالد کے سوارون سے دو شخص قتل ہوے حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری خطم الجبل اُنکے روای ہین اور خطم الجبل ساتہ خاء معجمہ کے پہاڑ کی ناک جو آگے بڑہی ہوئی ہو اور حطم الخیل ساتہ حاء بے نقطے کے ہے اور خیل ساتہ نقطے دار کے پہر اسکے بعد یے ہے جسکے تلے دو نقطے ہین اور وہ تنگ جگہ کو کہتے ہین جسمین گہوڑونکی بہت بہیڑ اور ہجوم ہو اور ایک دوسرے پر چڑہے آوین گویا کہ ایک دوسرے کو کچلے ڈالتا ہے اور یہ اسواسطے تہا کہ تا وہ سب گہوڑون کو دیکہے اور اسکی آنکہہ مین بہت کثرت سے نظر آوین اور ذمار ساتہ زیر ذال معجمہ کے جسکی نگہبانی تجہپر لازم ہووے متعلقات مین سے اور مراد اس سے اسجگہ لڑائی ہے اسواسطے کہ آدمی لڑتا ہے اُس چیز پر جسکی نگہبانی اُسپے لازم ہو اور کتیبہ واحد ہے اُسکی جمع کتائب ہے اور وہ لشکر ہے ترتیب وار اور ملحمہ اُس لڑائی اور قتال کو کہتے ہین جس سے خلاص نہو اور حجون مکے کا ایک پہاڑ ہے اوترا در حیم کی طرف۔

(۴۲) **وعن** ابن عباسؓ قال جاء العباس بابی سفین بن حرب فاسلم بمر الظهران فقال العباس یا رسول اللہ ان ابا سفین رجل یحب الفخر فلو جعلت لہ شیئا قال نعم من دخل دار ابی سفین بن حرب فھو امن ومن اغلق بابہ فھو امن ومن القی سلاحہ فھو امن ومن دخل المسجد فھو امن اخرجہ ابوداود۔

ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عباسؓ ابو سفیان بن حرب کو ساتہ لائے سو وہ مر الظہران مین مسلمان ہوا تو عباسؓ نے کہا یا حضرتؐ ابو سفیان ایک مرد ہے کہ فخر کو چاہتا ہے سو اگر آپ اسکو کوئی چیز عنایت کریں جسمین اسکا نام ہو تو بہتر ہے آپ نے فرمایا ہان جو ابو سفیان کے گہر جائے وہ پناہ مین ہے اور جو اپنا دروازہ

بند کر لیوے وہ بھی پناہ مین ہے اور جو اپنے ہتھیار پہینکدے وہ بھی پناہ مین ہے اور جو خانے کعبے کی مسجد مین گہس گیا وہ بھی پناہ مین ہے ابو داود اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکے کے دن مکے مین داخل ہوئے اور آپکے سر پر خود تھی پہر جب آپنے سر سے خود اتاری تو ایک مرد آپکے پاس آیا سو اُس نے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردے پکڑے ہوئے ہے یعنی اُنسے پناہ گیر ہے تو آپنے فرمایا کہ اسکو قتل کرڈالو چہون اُسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رض قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَاَتَيْنِ فِيْهِمُ ابْنُ اَبِي السَّرْحِ فَاخْتَبَاَ عِنْدَ عُثْمَانَ رض فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهٖ عُثْمَانُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اَوْقَفَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْبٰى اَنْ يُّبَايِعَهٗ ثُمَّ بَايَعَهٗ بَعْدَ الثَّلٰثَةِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حِيْنَ رَاٰنِيْ كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلَهٗ فَقَالُوْا مَا نَدْرِيْ مَا فِيْ نَفْسِكَ اَلَا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اَخَا عُثْمَانَ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلرَّشِيْدُ اللَّبِيْبُ الْعَاقِلُ الْفَطِنُ وَخَائِنَةُ الْاَعْيُنِ كِنَايَةٌ عَنِ الرَّمْزِ وَالْاِشَارَةِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکے کے دن سب لوگون کو پناہ دی مگر چار مردون اور عورتون کو پناہ نہ دی انہین مین ابن ابی السرح بھی تھا وہ عثمان رض کے پاس چھپا پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بیعت کی طرف بلایا تو عثمان رض اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے یہانتک کہ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر لاکھڑا کیا اور کہا کہ یا حضرت عبد اللہ سے بیعت لیجیے حضرت نے سر اوٹھا کر اسکی طرف تین بار دیکھا ہر بار اسکی بیعت سے انکار کرتے تھے پہر تین بار کے بعد اُس سے بیعت کی پہر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کیا تم مین کوئی مرد نہ تھا کہ اسکی طرف اٹھ کھڑا ہوتا جبکہ اُسنے دیکھا کہ مین نے اسکی بیعت سے اپنا ہاتھ روکا تہا اور اسکو قتل کرڈالتا ہمنے کہا ہم نہین جانتے جو آپکے دل مین ہے آپنے تمہاری طرف آنکھ سے کیون نہ اشارہ کیا کہ ہم اسکو قتل کرڈالتے فرمایا کہ نہین لائق کسی نبی کو کہ اُسکی آنکھ خائن ہو کہا ابو داود نے کہ عبد اللہ بن ابی السرح عثمان رض کا رضاعی بھائی تھا ابو داود اور نسائی اسکے راوی ہین اور رشید کہتے ہین ہوشیار عاقل کو اور آنکھ خیانت کرنے والی سے مراد رمز اور اشارہ کرنا ہے۔

انکو پکڑکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ابوسفیان مسلمان ہوگیا پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے تو عباسؓ
سے فرمایا کہ ابوسفیان کو پہاڑ کی نکڑ پاس روک اور ٹہیرا رکہہ تاکہ مسلمانون کو دیکہے تو عباسؓ نے اسکو ٹہرایا پہر سب قبیلے
لشکر لشکر ترتیب وار ابوسفیان پر گذرنے لگے سو ایک لشکر گذرا کہ اسکی مثل نہ دیکہا گیا تھا تو ابوسفیان نے کہا اے عباسؓ
یہ کون لوگ ہین کہا کہ غفار کا قبیلہ ابوسفیان نے کہا کہ مجہے غفار سے کیا مطلب ہے یہان تک کہ ایک لشکر گذرا کہ ویسا نہین
دیکہا گیا ابوسفیان نے کہا اے عباسؓ یہ کون لوگ ہین عباسؓ نے کہا کہ یہ انصاری لوگ ہین اونپر سعد بن عبادہ سردار ہین
انکے ساتہ جہنڈا ہے تو سعد نے کہا اے ابوسفیان کہ آج لڑائی کا دن ہے آج کعبے مین لڑنا حلال ہو جائیگا ابوسفیان نے
کہا اے عباس خوب ہے یہ دن لڑائی پر ایک لشکر آیا اور وہ سب لشکرون سے بڑا تہا اوسمین رسول اللہ علیہ وسلم اور آپکے
اصحاب تہے اور حضرتؐ کا نشان زبیر کے ہاتہ مین تہا پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان پر گذرے تو ابوسفیان
نے کہا کیا آپ نہین جانتے جو سعد نے کیا کہا ہے کہا کہ اسنے ایسا ایسا کہا ہے فرمایا کہ سعد بن عبادہ نے جہوٹ کہا ہے
ولیکن آج وہ دن ہے جسمین خدا تعالی خانہ کعبے کو بزرگی دیگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ آپکا جہنڈا
حجون مین گاڑا جاویگا اور آپ نے خالد بن ولید کو حکم کیا کہ کدے کی طرف سے مکہ مین داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کدا کی طرف سے داخل ہوئے سو اسدن خالد کے سوارون سے دو شخص قتل ہوئے حبیش بن اشعر اور کرز بن
جابر بن فہری روایت کیا اسکو بخاری نے اور خطم الجبل ساتہ خاء معجمہ کے پہاڑ کی ناک جو آگے بڑہی ہوئی ہو اور حطم الخیل ساتہ
حاء بے نقطے کے ہے اور خیل ساتہ نقطے دار کے پہر اسکے بعد یہ ہے جسکے تلے دو نقطے ہین اور وہ تنگ جگہ کو کہتے ہین
جسمین گہوڑونکی بہت بہیڑ اور ہجوم ہو اور ایک دوسرے پر چڑہے آوین گویا کہ ایک دوسرے کو کچلے ڈالتا ہے اور یہ
اسواسطے کہا کہ تا وہ سب گہوڑون کو دیکہے اور اسکی آنکہہ مین بہت کثرت سے نظر آوین اور ذمار ساتہ زیر ذال معجمہ
کے جسکی نگہبانی تجہپر لازم ہو تیرے متعلقات مین سے اور مراد اس سے اسجگہ لڑائی ہے اسواسطے کہ آدمی لڑتا ہے
اس چیز پر جسکی نگہبانی اسپہ لازم ہو اور کتیبہ واحد ہے اسکی جمع کتائب ہے اور وہ لشکر ہے ترتیب وار اور ملحمہ اس
لڑائی اور قتال کو کہتے ہین جس سے خلاص نہو اور حجون مکے کا ایک پہاڑ ہے اوتر اور حیم کی طرف ۔

(۴۴) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ بِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَأَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ الْفَخْرَ فَلَوْ جَعَلْتَ لَهٗ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَهُوَ اٰمِنٌ
وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقٰى سِلَاحَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ اٰمِنٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ۔

ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عباسؓ ابوسفیان بن حرب کو ساتہ لائے سو وہ مر الظہران مین مسلمان
ہوا تو عباسؓ نے کہا یا حضرتؐ ابوسفیان ایک مرد ہے کہ فخر کو چاہتا ہے سو اگر آپ اسکو کوئی چیز عنایت کرین
جسمین اسکا نام ہو تو بہتر ہے آپ نے فرمایا ہان جو ابوسفیان کے گہر جائے وہ پناہ مین ہے اور جو اپنا دروازہ

بند کر لیوے وہ بہی پناہ مین ہے اور جو اپنے ہتہیار پہینکدے وہ بھی پناہ مین ہے اور جو خانہ کعبے کی مسجد مین
گہس گیا وہ بہی پناہ مین ہے ابو داود اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکے کے دن مکے مین داخل ہوئے اور آپکے سر پر خود تھی پہر جب آپنے سر سے خود اتاری تو ایک مرد آپکے پاس آیا سو اُس نے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردے پکڑے ہوئے ہے یعنی اُنسے پناہ گیر ہے تو آپنے فرمایا کہ اسکو قتل کر ڈالو چہون اُسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رض قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَاَتَيْنِ فِيْهِمْ ابْنُ اَبِي السَّرْحِ فَاخْتَبَاَ عِنْدَ عُثْمَانَ رض فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهٖ عُثْمَانُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى وَقَفَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْبٰى اَنْ يُّبَايِعَهٗ ثُمَّ بَايَعَهٗ بَعْدَ الثَّلٰثَةِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ يَّقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حِيْنَ رَاٰنِيْ كَفَفْتُ يَدَيَّ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلُهٗ فَقَالُوْا مَا نَدْرِيْ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِلَّا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اَخَا عُثْمَانَ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلرَّشِيْدُ اللَّبِيْبُ الْعَاقِلُ الْفَطِنُ وَخَائِنَةُ الْاَعْيُنِ كِنَايَةٌ عَنِ الرَّمْزِ وَالْاِشَارَةِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سب لوگون کو پناہ دی مگر چار مردون اور عورتون کو پناہ ندی انہین مین ابن ابی السرح بہی تھا وہ عثمان رض کے پاس چھپا پہر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بیعت کی طرف بلایا تو عثمان رض اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے یہانتک کہ اُسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر لا کہڑا کیا اور کہا کہ یا حضرت عبد اللہ سے بیعت لیجیے حضرت نے سر اوٹھا کر اُسکی طرف تین بار دیکھا ہر بار اُسکی بیعت سے انکار کرتے تھے پہر تین بار کے بعد اُس سے بیعت کی پہر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا تم مین کوئی مرد نہ تھا کہ اسکی طرف اٹھ کہڑا ہوتا جبکہ اُسنے دیکھا کہ مین نے اُسکی بیعت سے اپنا ہاتھ روکا تھا اور اُسکو قتل کر ڈالتا ہمنے کہا ہم نہین جانتے جو آپکے دل مین ہے آپنے تمہاری طرف آنکھ سے کیون نہ اشارہ کیا کہ ہم اسکو قتل کر ڈالتے فرمایا کہ نہین لائق کسی نبی کو کہ اُسکی آنکھ خائن ہو کہا ابو داؤد نے کہ عبد اللہ بن ابی السرح عثمان رض کا رضاعی بھائی تھا ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہین ابد رشید کہتے ہین ہوشیار عاقل کو اور آنکھ خیانت کرنے والی سے مراد رمز اور اشارہ کرنا ہے۔

(۷) وعن ابن مسعود رض قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح وحول البيت ستون
وثلثمائة نصب فجعل يطعنها بعود في يده ويقول جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا
جاء الحق وما يبدئ الباطل وما يعيد أخرجه الشيخان والترمذي النصب بضم الصاد وسكونها
الصنم وجمعه انصاب **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن
مکے مین داخل ہوئے اور خانے کعبے کے گرد تین سو ساٹھہ بت تھے اور آپکے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی اُس سے آپ انکو
چوکنے لگے اور فرماتے تھے کہ آگیا اور نکل جاگا جھوٹ بیشک جھوٹ ہے نابود ہونیوالا آیا حق اور نہین پیدا ہوتا باطل
اور نہین پھر آتا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور نصب واحد ہے اور اُسکی جمع انصاب ہے۔

(۸) وعن جابر رض قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم عمر بن الخطاب رض زمن الفتح وهو بالبطحاء
أن يأتي الكعبة فيمحو كل صورة فيها ولم يدخلها النبي صلى الله عليه وسلم حتى محيت كل صورة
فيها أخرجه أبو داود **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق کو فتح مکے کے
دن حکم کیا اور حالانکہ آپ بطحا، مکے کی پتھریلی زمین کا نام ہے، مین تھے کہ وہ خانے کعبے مین جائین اور جو جو
تصویرین اُس مین ہین انکو مٹائین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانے کعبے مین داخل نہوئے یہانتک کہ اُسکی سب تصویرین
مٹائی گئین یعنے جو تصویرین کہ کافرون نے خانے کعبے کے اندر رکھی اور لکھی ہوئی تھین سب کو مٹا دیا اُنکا
نام ونشان نہ چھوڑا ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۹) وعن ابن عمر رض قال أقبل النبي صلى الله عليه وسلم يوم الفتح من أعلى مكة على راحلته مردفا
أسامة بن زيد رض ومعه بلال وعثمان بن طلحة من الحجبة حتى أناخ بالمسجد فأمره أن يأتي بمفتاح البيت
فذهب عثمن إلى أمه فأبت أن تعطيه المفتاح فقال والله لتعطينه أو ليخرجن هذا السيف من صلبي
فأعطته إياه فجاء به رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه أسامة وبلال وعثمن فمكث فيه نهارا
طويلا ثم خرج فاستبق الناس وكان عبد الله رض أول من دخل فوجد بلالا وراء الباب قائما فسأله
أين صلى النبي صلى الله عليه وسلم فأشار إلى المكان الذي صلى فيه قال عبد الله فنسيت أن أسأله
كم صلى من سجدة أخرجه البخاري الحجبة جمع حاجب وهو سادن البيت **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکے کے دن مکے کے اوچان سے اپنی اونٹنی پر سامنے آئے اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے
چڑھائے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھہ بلال اور عثمان بن طلحہ کعبے کے دربانون مین تھے یہانتک کہ آپنے خانے کعبے کی مسجد مین
اونٹنی بٹھائی اور عثمان کو حکم کیا کہ خانے کعبے کی کنجی لادے عثمان اپنی مان کے پاس گیا یعنی اور اوس سے کنجی مانگی اُس نے کنجی دینے
سے انکار کیا تو اُسنے کہا قسم اللہ کنجی دیدے نہین تو یہ تلوار میری پسلی سے نکل جائے گی یعنے مین مارا جاؤنگا، تو اُسنے کنجی اُسکو

دی وہ اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبے مین داخل ہوئے اور آپکے ساتہ
اسامہ رض اور بلال رض اور عثمان رض تہے سو آپ اُسکے اندرون کو دیر تک رہے پہر باہر تشریف لائے اور لوگ آگے بڑہے یعنی خانہ
کعبے مین داخل ہونیکو اور پہلے پہل عبداللہ بن عمر داخل ہوئے سو انہون نے بلال کو دروازے کے پیچہے کہڑے ہوئے پایا
اور اُن سے پوچہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہان نماز پڑہی ہے تو بلال نے اشارہ کیا اور اس جنگ کی طرف
جہان آپ نے نماز پڑہی تہی کہا عبداللہ نے سو مین بہول گیا کہ اُس سے پوچہون کہ آپ نے کتنی رکعتین پڑہین بخاری اسکے
راوی ہین اور حجبہ جمع ہے حاجب کی اور حاجب خانے کعبے کے دربان کو کہتے ہین۔

(۱۰) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
وَقَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَإِنَّهَا
إِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا
وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ
إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُودَاوُدَ الْخَلَا الْعُشْبُ
وَاخْتِلَاؤُهُ قَطْعُهُ وَقَوْلُهُ لَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ أَيْ لِمُعَرِّفٍ لَهَا عَلَى الدَّوَامِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ جب اللہ تعالی نے اپنے رسول پر مکہ کو فتح کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین کہڑے ہوئے سو خدا
کی حمد اور ثنا کی اور فرمایا کہ بیشک خدا نے مکے سے ہاتہی والون کو روکا تہا اور اپنے رسول کو اور مسلمانون کو اُنپر غالب
کیا اور مقرر مجہسے پہلے کسی کو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا صرف ایک گہڑی بہر میرے واسطے حلال ہوا اور بیشک
میرے بعد قیامت تک کسی کو اسمین لڑنا حلال نہوگا سو نہ اسکا شکاری جانور ہانکا جاوے اور نہ اُسکی گہانس کاٹی
جاوے اور نہ اسکا درخت کاٹا جاوے اور اوسکی گری پڑی چیز کسی کو لینا درست نہین مگر اُسکے لئے جو اُسکو لوگون
مین مشہور کرے یعنی لوگون مین پکارے کہ مین نے کسی کی چیز پائی جسکی ہو اگر پتا بتادے، اور جسکا کوئی آدمی
مارا جائے وہ دو باتون مین ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کرلے یا تو دیت یعنی خون بہا قاتل سے لیوے
یا خون کے بدلے خون ہو پہر حضرت عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کے گہانس کاٹنے کی اجازت دیجو اسواسطے
کہ ہم مکے والے لوگ اس گہانس کو قبرون مین اور اپنے گہرون پر ڈالتے ہین تو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے
شیخین اور ابوداود اسکے راوی ہین خلا سبز گہانس کو کہتے ہین اور اختلا سے مراد کاٹنا اسکا ہے اور منشد کے معنی ہین
جو اُسکو ہمیشہ لوگون مین مشہور کرتا ہے۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اب کسی کو مکے مین لڑنا درست نہین ہے

(۱۱) **وَعَنْ** وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَلْ غَنِمُوا يَوْمَ الْفَتْحِ شَيْئًا قَالَ لَا أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ
ترجمہ وہب سے روایت ہے کہ انہون نے جابر سے پوچہا کہ کیا اصحاب نے فتح مکہ کے دن کچہ غنیمت کا مال لوٹا تہا اُسنے

کہا کہ نہین ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلِوَاؤُہٗ اَبْیَضُ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ اَخْرَجَہٗ اَبُودَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکے مین) داخل ہوئے اور حالانکہ آپکا نشان سفید تھا اور اپکے سر پر سیاہ عمامہ تہا ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

غَزْوَۃُ حُنَیْنٍ
جنگ حنین کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَادَ حُنَیْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوا عَلَی الْکُفْرِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ اَلْخَیْفُ مَا انْحَدَرَ عَنْ غَلِیْظِ الْجَبَلِ وَارْتَفَعَ عَنْ مَسِیْلِ الْمَاءِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ہم اگر اللہ نے چاہا تو کل قوم بنی کنانہ کے میدان مین اترینگے جہان قریش نے باہم کفر پر قسم کہائی تھی شیخین اسکے راوی ہین اور خیف وہ جگہ ہے جو سخت پہاڑ سے نیچے ہو اور پانی بہنے کی جگہہ سے اونچی ہو یعنے متوسط ہو **ف** یعنے محصب مین قبل ہجرت کے جب حضرت مکے مین تہے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اسبات پر قسم کہائی تہی کہ بنی ہاشم سے شادی بیاہ نہ کرین اور ان سے خرید و فروخت نہ کرین یہانتک کہ وہ تنگ ہو کر حضرت کو انکے حوالے کردین چنانچہ تین برس تک بنی ہاشم کو آگ اور پانی تک بہی نہ دیتے تہے کہانے کا تو کیا ذکر ہے آخر کو خدا نے کافرون مین پہوٹ ڈالی اور اپنے عہد و پیمان سے بازآئے حضرت فتح مکہ کے دن بھی وہین اترے تاکہ خدا کا احسان یاد رہے کہ جہان کافرون نے کفر پر کمر باندہی تہی وہین خدا نے مسلمانون کو غالب کیا۔

(۲) وَعَنْ سَہْلِ بْنِ الْحَنْظَلِیَّۃِ رض قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَاَطْنَبْنَا السَّیْرَ حَتّٰی کَانَتْ عَشِیَّۃً حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ وَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنِّیْ اِنْطَلَقْتُ بَیْنَ یَدَیْکُمْ حَتّٰی طَلَعْتُ عَلٰی جَبَلِ کَذَا وَکَذَا فَاِذَا اَنَا بِھَوَازِنَ عَنْ بَکْرَۃِ اَبِیْھِمْ بِظُعُنِھِمْ وَنَعَمِھِمْ وَشَاءِھِمْ اجْتَمَعُوا اِلٰی حُنَیْنٍ فَتَبَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْکَ غَنِیْمَۃُ الْمُسْلِمِیْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَحْرُسُنَا اللَّیْلَۃَ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِیْ مَرْثَدِ الْغَنَوِیُّ اَنَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ ارْکَبْ فَرَکِبَ فَقَالَ لَہٗ اسْتَقْبِلْ ھٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰی تَکُوْنَ فِیْ اَعْلَاہُ وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِکَ اللَّیْلَۃَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مُصَلَّاہُ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ ھَلْ اَحْسَسْتُمْ فَارِسَکُمْ قَالُوْا مَا اَحْسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَجَعَلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَھُوَ یَلْتَفِتُ اِلَی الشِّعْبِ حَتّٰی قَضٰی صَلَاتَہٗ قَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُکُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ فِیْ خِلَالِ الشَّجَرِ فِی الشِّعْبِ فَاِذَا ھُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اِنْطَلَقْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلٰی ھٰذَا الشِّعْبِ حَیْثُ اَمَرَنِیْ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَیْنِ کِلَیْھِمَا فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا

فَقَالَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ
أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَجَاءَ الْقَوْمُ عَنْ بَكْرَةِ أَبِيْهِمْ إِذَا لَمْ يَتَخَلَّفْ مِنْهُمْ أَحَدٌ وَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ
نُوْدِيَ إِلَيْهَا وَأُقِيْمَهَا وَأَوْجَبَ فُلَانٌ إِذَا فَعَلَ مَا يُوْجِبُ لَهُ الْجَنَّةَ أَوِ النَّارَ وَالْمُرَادُ هٰهُنَا الْجَنَّةُ

ترجمہ

سہل بن حنظلیہ رضی سے روایت ہے کہ کہا کہ ہم جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے سو ہم دیر تک
چلتے رہے یہانتک کہ شام ہوئی اور نماز کا وقت ہوا اتنے مین ایک سوار آیا اُسنے کہا یا حضرت مین آپکے آگے چلا تھا
یہانتک کہ مین ایسے ایسے پہاڑ پر چڑہا تو ناگہان مین نے دیکہا کہ سب قوم ہوازن اپنی عورتون اور اپنے مواشی
اور بکریون کے ساتھ مقام حنین مین جمع ہوئی ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ کل انشاء اللہ یہ
مسلمانون کے لئے غنیمت ہوگی یعنے مسلمانون کو لوٹ ہاتھ لگے گی پہر فرمایا کون ہے جو آج رات کو ہماری نگہبانی
کرے تو انس بن ابی مرثد غنوی نے کہا یا رسول اللہ مین آپکی نگہبانی کرونگا فرمایا سوار ہولے وہ سوار ہوا
آپنے اُس سے فرمایا کہ پہاڑ کی اُس اوپر کی راہ کی طرف متوجہ ہو یہانتک کہ تو اُسکے اوپر پہونچے اور نہ مغرور ہونا ہماری
طرف سے رات کو کہا اُسنے پہر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز کی طرف نکلے پہر آپنے
دو رکعت نماز پڑہی پہر فرمایا کیا تمنے اپنے سوار کو معلوم کیا انہون نے کہا ہمنے نہین دیکہا پہر نماز کی تکبیر ہوئی اور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی اور آپ بار بار پہاڑ کی راہ کی طرف پہر کر دیکہتے تہے یہانتک کہ آپنے
نماز پوری کی پہر فرمایا تمکو خوشی ہو کہ تمہارا سوار آیا سو ہم درختون کے درمیان پہاڑ کی راہ مین دیکہنے لگے سو ناگہان
وہ آپہونچا یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر کہڑا ہوا سو اُسنے کہا کہ مین چلا گیا یہانتک کہ اُس راہ
کے اوپر پہونچا جس جگہ مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تہا پہر جب صبح ہوئی تو مین پہاڑ کی دونو راہون
جہانکا اور مین نے نظر کی سو مین نے وہان کسی کو نہین دیکہا فرمایا کیا تو رات کو اترا تھا اُس نے کہا نہین مگر نماز کو
یا پاخانے کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے بہشت کو واجب کر لیا سو نہین لازم تجہپر کہ عمل کرے بعد
اُسکے ابو داؤد اسکے راوی ہین کہتے ہین جاء القوم عن بکرۃ ابیہم جبکہ کوئی انمین سے پیچہے رہے اور ثوب بالصلوۃ
کے معنے ہین کہ اسکے لئے پکارا گیا اور تکبیر کہی گئی اور اوجب اسوقت کہتے ہین جب کوئی ایسا کام کرے جو بہشت
یا دوزخ کو واجب کرے اور مراد اس جگہ بہشت ہے۔

(٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ
وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ آلَافٍ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهُ
فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِيْنِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ وَأَصَابَ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً

فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالُوْا اِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا شَيْءٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُوْنَهٗ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَضِيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَتِ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ الطُّلَقَاءُ جَمْعُ طَلِيْقٍ وَهُوَ الَّذِيْ خُلِّيَ سَبِيْلُهٗ وَهُمْ اَهْلُ مَكَّةَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا بَعْدَ الْفَتْحِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ مَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ **ترجمہ** انس رضؓ سے روایت ہی کہ جب جنگ حنین کا دن ہوا تو قوم ہوازن اور غطفان وغیرہم اپنے بال بچون اور مواشی کے ساتہ سامنے آئی اور اسدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ دس ہزار آدمی تہے اور آپکے ساتہ وہ لوگ بہی تہے جو چہوڑے گئے تہے تو سب نے پیٹہ دی یہانتک کہ آپ اکیلے باقی رہگئے سو آپنے اسدن دو بار پکارا انکے درمیان کوئی چیز نہ ملائی (پہلے) اپنے داہنے رخ پکارا سو فرمایا اے گروہ انصار کے تو انہون نے کہا ہم حاضر ہین خدمت مین یا رسول اللہ ہم آپکے ساتہ ہین آپکو خوشی ہو پہر اپنے بائین رخ پکارا سو فرمایا اے گروہ انصاریون کے انہون نے کہا ہم حاضر ہین خدمت مین یا حضرت ہم آپکے ساتہ ہین آپکو خوشی ہو اور آپ نے سفید خچر پر سوار تہے پہر خچر سے اُترے اور فرمایا کہ مین اللہ کا بندہ ہون اور اسکا رسول ہون پہر کافرون کو شکست ہوئی اور آپنے غنیمت کا بہت مال پایا اور اسکو مہاجرین اور اور نو مسلم لوگون کے درمیان تقسیم کر دیا اور اسمین سے انصار کو کچہہ نہ دیا انصار نے کہا کہ جب ہم کوئی سخت کام ہوتا ہے تو ہمکو بلایا جاتا ہے اور لوٹ کا مال ہمارے غیرون کو دیا جاتا ہے یہ خبر حضرت کو پہونچی آپ نے انکو جمع کیا اور فرمایا اے گروہ انصار کے کیا بات ہے جو تمسے مجکو پہونچی وہ چپ رہے پہر فرمایا اے گروہ انصار کے کیا تم راضی نہین کہ لوگ دنیا کو لے جائین اور تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لے جاؤ تم اُنکو اپنے گہرون مین سمیٹ لے جاؤ انہون نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ ہم راضی ہین پہر حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ پہاڑ کے نیچے کی راہ چلتے اور انصار اور پرکی راہ چلتے تو مین انصار کی راہ پر چلتا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور طلقا جمع ہے طلیق کی اور طلیق اُس شخص کو کہتے ہین جسکی راہ چہوڑ دی گئی ہو اور وہ مکے والے تہے جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکے والون کو اسدن فرمایا جاؤ تم چہوڑے گئے ہو ۱۲

(۴) **وَعَنْ** اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضؓ فَقَالَ كُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ اَشْهَدُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَا وَلّٰى وَلٰكِنِ انْطَلَقَ اَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ اِلٰى هٰذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَاَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوْا فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحٰرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْدُ بِهٖ بَغْلَتَهٗ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ٭ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ ثُمَّ صَفَّهُمْ قَالَ الْبَرَاءُ وَكُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا الَّذِي يُحَاذِي بِهٖ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ الْاَخْفَاءُ جَمْعُ خَفِيْفٍ وَهُوَ الْمُسْرِعُ الَّذِي لَيْسَ لَهٗ شَيْءٌ يَعُوْقُهٗ وَالْحُسَّرُ جَمْعُ حَاسِرٍ وَهُوَ الَّذِي لَا دِرْعَ عَلَيْهِ وَالرَّشْقُ الرَّمْيُ وَالرِّجْلُ مِنَ الْجَرَادِ الْقِطْعَةُ الْكَبِيْرَةُ وَانْكَشَفُوْا اَيِ انْهَزَمُوْا وَالْبَأْسُ الشِّدَّةُ وَالْخَوْفُ وَمَعْنَى احْمَرَّ الْبَأْسُ اِشْتَدَّ الْحَرْبُ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک مرد براء بن عازب کے پاس آیا سو اُسنے کہا اے ابو عمارہ کیا تم نے جنگ حنین کے دن پیٹھ پھیری تھی تو انہوں نے کہا کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہون کہ آپ نے تو پیٹھ نہین پھیری لیکن جلد باز اور بے زرہ لوگ اس قوم ہوازن کی طرف چلے اور وہ تیر انداز قوم تھی سو انہون نے انکو تیر مارے گویا کہ وہ ٹڈیون کا ایک لشکر تھا سو مسلمانون کے پاؤن اوکھڑ گئے سو وہ بھاگ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پہ آئے اور ابو سفیان بن حارث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خچر کو کھینچتے تھے یعنی تاکہ آگے نہ بڑہے سو آپ خچر سے اُترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تھے کہ مین پیغمبر ہون اسمین کچھ جھوٹ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الٰہی اپنی مدد اتار پھر آپ نے انکی صف باندی کہا براء نے قسم ہے اللہ کی جب لڑائی بڑہ جاتی تو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے اور البتہ ہم مین بڑا دلاور وہ شخص ہوتا تھا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑا ہوتا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اخفا جمع خفیف کی ہے اسکے معنی جلد باز کو کہتے ہین جسکے پاس کوئی چیز نہ ہو اُسکو روکے اور حسر جمع حاسر کی ہے اور حاسر اُسکو کہتے ہین جسپر زرہ نہو اور رشق تیر مارنے کو کہتے ہین رکھا نووی نے رشق ساتھ زیر رے کے اون تیرون کا نام ہے جنکو ایک جماعت یکبارگی اکٹھا مارے) اور رجل من الجراد ٹڈی کی ایک جماعت کو کہتے ہین اور انکشفوا کے معنی ہین کہ انکو شکست ہوئی اور باس کے معنی ہین سختی اور خوف اور احمر الباس کے معنی ہین کہ لڑائی بڑھ گئی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دعا کرنا وقت قایم ہونے لڑائی کے ۔

(۵) **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رض قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ کافرون کا ایک جاسوس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ آپ سفر مین تھے تو وہ آپکے اصحاب کے پاس بیٹھ کر باتین کرنے لگا پھر پھر گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو ڈھونڈ کر قتل کر ڈالو مین نے اُسکو قتل کر ڈالا تو آپ نے مجھکو اسکا اسباب انعام دیا شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہین ۔

(۶) **وَعَنْ** اَنَسٍ رض قَالَ اتَّخَذَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ خَنْجَرًا اَيَّامَ حُنَيْنٍ فَكَانَ مَعَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عليه وسلم ما هذا يا ام سليم قالت اتخذته ان دنا مني احد من المشركين بقرت به بطنه فجعل صلى الله عليه
وسلم يضحك فقالت يا رسول الله اقتل من بعدنا من الطلقاء الذين انهزموا بك فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يا ام سليم ان الله قد كفى واحسن اخرجه مسلم وابو داود البقر الشق **ترجمہ** انس رض سے روایت
ہے کہ ام سلیمؓ نے جنگ حنین کے دن ایک خنجر رکہا سو وہ ام سلیمؓ کے پاس تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان سے فرمایا کہ اے ام سلیم یہ کیا ہے یعنی کیوں لیا ہے انہوں نے کہا میں نے یہ اسواسطے لے رکہا ہے کہ اگر
کافروں میں سے کوئی میرے نزدیک ہوا تو اسکا پیٹ پہاڑ ڈالونگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے
پہر ام سلیمؓ نے کہا یا رسول اللہ جو لوگ نومسلم ہمارے پیچھے ہیں جنہوں نے آپکو شکست دلائی ہے انکو قتل کر دیجے
تو آپ نے فرمایا کہ اے ام سلیم بتحقیق اللہ تعالیٰ نے کفایت کی اور خوب کفایت کی یعنی اب اللہ نے ہمکو فتح دیدی ہے
انکو کیوں ماریں مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور بقر کے معنے ہیں پہاڑ کے ۱۲

غزوۃ اوطاس
جنگ اوطاس کا بیان

عن ابي موسى رض قال لما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من
حنين بعث ابا عامر رض على جيش الى اوطاس فلقي دريد بن الصمة فقتل
دريد وهزم الله اصحابه وكنت مع ابي عامر فرمي في ركبته بسهم
فانتهيت اليه فقلت يا عم من رماك فاشار الى رجل فقصدت له فلحقته
فلما رآني ولى فاتبعته وجعلت اقول الا تستحيي الا تثبت فكف فاختلفنا ضربتين بالسيف فقتلته ثم قلت
لابي عامر قتل الله صاحبك قال فانزع هذا السهم فنزعته فنزا منه الماء فقال يا ابن اخي اقرأ النبي صلى الله
عليه وسلم مني السلام وقل له يستغفر لي واستخلفني ابو عامر على الناس فمكث يسيرا ثم مات فلما رجعت
اخبرت النبي صلى الله عليه وسلم فدعا بماء فتوضأ ثم رفع يديه ورأيت بياض ابطيه ثم قال اللهم
اغفر لعبيد ابي عامر اللهم اجعله يوم القيامة فوق كثير من خلقك او من الناس فقلت ولي فاستغفر فقال
اللهم اغفر لعبد الله بن قيس ذنبه وادخله يوم القيامة مدخلا كريما قال ابو بردة احدهما لابي عامر
والاخرى لابي موسى اخرجه الشيخان **ترجمہ** ابوموسیٰ رض سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
جنگ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامرؓ کو ایک لشکر کا سردار کرکے اوطاس کی طرف بہیجا سو درید بن صمہ
سے انکا مقابلہ ہوا اور درید مارا گیا اور اللہ نے اسکے ساتہیوں کو شکست دی اور میں ابو عامر کے ساتہ تہا سو انکو گھٹنے
میں تیر لگا تو میں انکے پاس پہونچا اور میں نے ان سے کہا کہ اے چچا تجھکو کس نے تیر مارا ہے انہوں نے ایک شخص کی
طرف اشارہ کیا میں اسکی طرف چلا سو میں اسکو جا ملا پہر جب اسنے مجھے دیکھا تو پیٹھ پہیر کر بہاگا میں اسکے پیچھے لگا اور
میں نے اسے کہا کہ تجھکو شرم نہیں کیا تو کہڑا نہیں ہوتا تو وہ کہڑا ہو گیا سو ہمنے ایک دوسرے کو تلوار ماری تو میں نے

اسکو قتل کر ڈالا پھر مین نے ابو عامر سے کہا کہ جسنے تجھے تیر مارا تھا اسنے اسکو قتل کیا پھر اُسنے کہا کہ اس تیر کو کھینچ
لے مین نے اسکو کھینچ لیا تو اُس سے پانی نکلا پھر اُس نے کہا اے بھتیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا اسلام پہونچا
دینا اور آپ سے کہنا کہ میرے لیے بخشش کی دعائین مانگین اور ابو عامر نے مجکو لوگون پر خلیفہ کیا پھر تھوڑے سے دن
جی کر مرگیا پھر جب مین پلٹ کر مدینے مین آیا تو مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپنے پانی منگا یا اور وضو
کیا پھر اپنے دونون ہاتھ اٹھائے اور مین نے آپکی بغلون کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا آلہی بخشدے ابو عامر کو جسکا نام
عبید ہے آلہی قیامت کے دن اُسکو اپنی اکثر خلق سے یا فرمایا کہ اکثر لوگون سے اونچا رکھ ابو موسے نے کہا مین نے
عرض کی اور میرے واسطے بھی دعا کیجیے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ آلہی عبد اللہ بن قیس کے گناہون کو بھی بخشدے
اور قیامت کے دن اسکو عزت والے مقام مین داخل کر۔ ابو بردہ نے کہا کہ ایک دعا ابو عامر کے لیے ہے اور دوسری
ابو موسی کے لئے شیخین اسکے راوی ہین۔

غَزْوَةُ الطَّائِفِ
جنگ طائف کا بیان

(۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَمَّا حَاصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى فَاَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو گھیر لیا اور دشمن سے کوئی چیز ہاتھ نہ آئی یعنے اُنپر فتحیابی نہوئی تو آپنے فرمایا کہ ہم کل انشاء اللہ تعالی پلٹنے والے ہین تو یہ بات اصحاب پر گران گذری اور کہنے لگے کہ ہم چلے جائین اور حالانکہ ہمنے اسکو فتح نہین کیا اور کبھی راوی نے نذہب کے بدلے نقفل کہا تو آپنے فرمایا کہ صبح کو لڑائی پر چلو سو ہم صبح کو لڑائی پر گئے تو اصحاب کو زخم پہونچے یعنی بعضے اصحاب زخمی ہوئے پھر حضرت نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ کل پلٹنے والے ہین تو اصحاب اس بات سے خوش ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے شیخین اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رض قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ ثَقِيْفٍ نَزَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُوْنَ اَرَقَّ لِقُلُوْبِهِمْ فَاشْتَرَطُوْا اَنْ لَا يُعْشَرُوْا وَلَا يُحْشَرُوْا وَلَا يُجَبُّوْا فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ اَنْ لَا تُعْشَرُوْا وَلَا تُحْشَرُوْا وَلَا خَيْرَ فِيْ دِيْنٍ لَيْسَ فِيْهِ رُكُوْعٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْمُرَادُ بِالْحَشْرِ جَمْعُهُمْ اِلَى الْجِهَادِ وَالنَّفِيْرُ اِلَيْهِ وَبِقَوْلِهِ يُعْشَرُوْا اَخْذُ الْعُشُوْرِ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً وَبِقَوْلِهِ وَلَا يُجَبُّوْا بِفَتْحِ الْجِيْمِ وَضَمِّ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ الْمُشَدَّدَةِ وَاَصْلُ التَّجْبِيَةِ اَنْ يَقُوْمَ الْاِنْسَانُ مَقَامَ الرَّاكِعِ وَاَرَادُوْا اَنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَيُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ اِنَّمَا سَمَحَ لَهُمْ بِالْجِهَادِ وَالصَّدَقَةِ لِاَنَّهُمَا

ان تدنیا بعد ما تبین فی العاجل لان الصدقة انما تجب بانقضاء الحول والجهاد انما یجب بحضور وانما
الصلوة فہی راتبة فلم یجز ان یشترطوا ترکها **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی کہ جب قوم ثقیف
کے ایلچی آئے تو حضرت صلے اسد علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے انکو مسجد مین اوتارا تاکہ انکے دل نرم ہون تو انہون نے
شرط کی کہ وانکے مال سے عشر لیا جائے اور نہ انکو جہاد مین بلایا جائے اور نہ وہ نماز پڑہین تو حضرت صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا
انکو اجازت ہے کہ نہ عشر دو اور نہ جہاد کی طرف نکلو اور نہین ہے کوئی خیر اس دین مین جسمین رکوع نہو ابو داود نے
اونہین ہین اور ہراو سانہ حشر کے جمع کرنا انکا ہے طرف جہاد کی اور نکلنا طرف اسکی اور بعشر واسے مراد انکے مالون سے عشر
لینا ہے صدقے مین او قول انکا لا یجبوا ساتہ زبر جیم اور پیش با موحدہ کے ہی جسپر تشدید ہے اور تجبیہ کے اصل معنے یہ ہین
کہ رکھدی کوئی مین کہنا اوپر کی او انکی مراد یہ تہی کہ نماز نہ پڑہین کہا خطابی نے کہ شاید آپنے جہاد اور صدقے مین انکو اسواسطے
سہولت اور آسانی کی کہ یہ دونون فوراً انپر واجب تہے اسواسطے کہ زکوة سال گذر جانیکے بعد واجب
ہوتی ہے اور جہاد اسیوقت واجب ہوتا ہے جبکہ حاضر ہو اور لیکن نماز تو ہمیشہ فرض ہے سواسکے ترک کرنیکی شرط کرنی
جائز نہین

(۳) **وعن** وهب قال سألت جابرا عن شان ثقیف اذ بایعت قال اشترطت ان لا صدقة علیها ولا
جهاد وانه سمع رسول الله صلى الله علیه وسلم یقول سیتصدقون ویجاهدون اذا اسلموا اخرجه ابو داود
ترجمہ وہب سے روایت ہی کہا کہ مین نے جابر سے ثقیف کا حال پوچھا جبکہ انہون نے بیعت کی کہا انہون نے شرط
کرلی تہی کہ نہ انپر زکوة ہو اور نہ جہاد اور انہون نے حضرت صلی اسد علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ جب مسلمان ہونگے
تو زکوة دینگے اور جہاد کرینگے ابو داود اسکے راوی ہین۔

بعث خالد بن الولید
خالد بن ولید کی بعث کا بیان

عن ابن عمر رض قال بعث رسول الله صلى الله علیه وسلم خالدا
الى بنی جذیمة فدعاهم الى الاسلام فلم یحسنوا ان یقولوا
اسلمنا فجعلوا یقولون صبأنا صبأنا وجعل خالد یقتل ویأسر ودفع الى
کل رجل منا اسیره فقلت والله لا اقتل اسیری ولا یقتل رجل من
اصحابی اسیره حتى قدمنا على رسول الله صلى الله علیه وسلم فذکرناه له فرفع یدیه فقال اللهم انی ابرأ
الیک مما صنع خالد مرتین اخرجه البخاری والنسائی صبأنا اذا خرج من دین الى غیره **ترجمہ** ابن عمر سے روایت
ہے کہ رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم نے خالد کو بنی جذیمہ کی قوم کی طرف بہیجا انکے مسلمان کرنے کو سو خالد نے انکو اسلام
کی دعوت کی تو وہ زبان سے اچہی طرح یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے (یعنی اسلئے کہ انکو معلوم نہ تہا کہ مسلمان
ہونیکے لئے کیا لفظ زبان سے کہا جاتا ہے) سو انہون نے یون کہنا شروع کیا کہ ہم بیدین ہوئے یعنے ہم مسلمان ہوئے

اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو بیدین کہتے تھے سو خالد نے انکو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہم مین سے ہر مسلمان کو ایک قیدی دیا تاکہ قتل کرے تو مین نے کہا واللہ مین تو اپنے قیدی کو قتل نہ کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے یہانتک کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے سو ہمنے یہ حال حضرت سے کہا تو آپنے اپنے دونون ہاتہ اوٹہائے اور فرمایا کہ الہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کرتا ہون خالد کے کام سے جو اُسنے کیا یہ آپنے دوبار فرمایا **ف** یعنے خالد سے قصور ہوا کہ بے مطلب بوجہے انکو مارا الہی مین اسمین شریک نہین ہون معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہے اگر خلاف مقصود غلطی یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جائے تو اسکا کچہہ اعتبار نہین۔

سَرِيَّةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ

عبداللہ بن حذافہ سہمی و رعلقمہ کے چہوٹے لشکر کا بیان

وَعَلْقَمَةُ بْنُ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيُّ وَيُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِيِّ اور اُسکو انصاری کا چہوٹا لشکر بہی کہا جاتا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رض قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَاجْمَعُوا حَطَبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوهَا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُولُونَ إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتَّى خَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ

ترجمہ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا لشکر کہین جہاد کو بہیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار ہے اُسکی فرمان برداری کرنا تو ایک روز عبداللہ اپنے لشکر سے غصے مین آئے اور لشکر سے کہا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو حکم نہین کیا کہ میری فرمان برداری کرنا انہون نے کہا کیون نہین اُسنے کہا سو لکڑیان جمع کرو انہون نے لکڑیان جمع کین پہر کہا انمین آگ جلاؤ انہون نے آگ جلائی پہر لشکر سے کہا اسمین گہس جاؤ (یعنے اسلئے کہ حضرتؐ نے میری تابعداری تمپر واجب کی ہے) تو انہون نے آگ مین گہنے کا قصد کیا اور بعض نے بعضون کو روکا اور کہنے لگے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آگ سے بہاگے ہین (یعنے ہم نے حضرتؐ کا کلمہ آگ کے خوف سے پڑہا ہے ہم آگ مین کیونکر گہسین) سو وہ ہمیشہ اسی گفتگو مین رہے یہانتک کہ آگ بجہ گئی اور انکا غصہ بہی ٹہنڈا ہوگیا تو یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ اگر وے اسمین گہس جاتے تو ہمیشہ قیامت تک اُسی مین پڑے رہتے اُس سے کبہی نہ نکلتے خدا کے گناہ مین حاکم کی تابعداری جائز نہین ہے اُسکی فرمانبرداری تو نیک کام مین جائز ہے ترمذی کے سوا پانچون راوی ہین۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ ہمارے تابعداری اور ماں باپ کی فرمانبرداری اور استاد اور پیر کی فرمانبرداری خلاف شرع کام مین ہرگز درست نہین۔

بعث ابی موسیٰ ومعاذ الی الیمن قبل حجة الوداع

ابو موسے اور معاذ کو حجة الوداع سے پہلے یمن کی طرف بہیجنے کا بیان

عن ابی موسے قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعاذا الی الیمن فقال ادعوا الناس مبشرا ویسرا ولا تعسرا وتطاوعا ولا تختلفا فقدمنا الیمن فکان لکل واحد منا قبة ینزلها علی حدة وکان یتزاوران فاتی معاذ ابا موسی فاذا هو جالس فی قبته واذا یهودی قائم عنده یرید قتله فقال یا ابا موسی ما هذا فقال کان یهودیا فاسلم ثم رجع الی یهودیته فقال ما انا بجالس حتی تقتله فقتله ثم جلسا یتحدثان فقال معاذ یا ابا موسی کیف تقرأ القرآن قال اتفوقه تفوقا علی فراشی وفی صلاتی وعلی راحلتی ثم قال ابو موسی لمعاذ کیف تقرأ انت فقال معاذ انام ثم اقوم فاقرأ واحتسب فی نومتی ما احتسب فی قومتی اخرجه الخمسة الا الترمذی **قوله** اتفوقه ای اقرأه شیئا بعد شیء وقتا بعد وقت من فواق الناقة وهو ان تحلب ثم تترک ساعة حتی تدر ثم تحلب **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کی طرف بہیجا اور فرمایا کہ لوگون کو اسلام کی طرف بلاؤ اور بشارت دو اور نفرت نہ دلاؤ اور آسانی کرو مشکل نہ ڈالو اور باہم اتفاق رکہو اختلاف نہ کرو سو ہم یمن مین گئے سو ہم مین سے ہر ایک کے لئے الگ الگ ایک خیمہ تہا کہ وہ اسمین اترا تہا اور آپس مین ایک دوسرے کی ملاقات کیا کرتے تہے سو ایک دن معاذ ابو موسے کے پاس آئے اور وہ اپنے خیمہ کے صحن مین بیٹہے تہے ناگہان ایک یہودی انکے پاس کہڑا تہا اسکے قتل کرنیکا ارادہ کرتے تہے تو انہون نے کہا اے ابو موسے یہ کون ہے انہون نے کہا کہ یہ پہلے یہودی تہا پہر مسلمان ہوا تہا پہر یہودی ہو گیا ہے تو انہون نے کہا کہ مین نہین بیٹہنے کا یہانتک کہ اسکو قتل کرو انہون نے اسکو قتل کر ڈالا پہر بیٹہ کر دونو باہم باتین کرنے لگے تو معاذ نے کہا اے ابو موسے تم قرآن کو کسطرح پڑہا کرتے ہو انہون نے کہا کہ مین اسکو وقت بوقت پڑہا کرتا ہون اپنے بستر پر اور اپنی نماز مین اور اپنی سواری پر پہر ابو موسے نے معاذ سے کہا کہ تم کون کون وقت پڑہا کرتے ہو انہون نے کہا کہ مین بہی تجکو خبر دونگا مین تو سو رہتا ہون پہر اٹہکر قرآن پڑہتا ہون اور مین اپنے سونے مین بہی ثواب کی امید رکہتا ہون جو اپنے کہڑے ہونے مین ثواب کی امید رکہتا ہون ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین اور یہ جو کہا اتفوقہ تفوقا تو اسکے معنے یہہ ہین کہ پڑہتا ہون کچہ قرآن پہر بعد کچہ دیر کے کچہ اور کچہ ایک وقت مین اور کچہ دوسرے

وقت مین یہ ماخوذ ہے فواق ناقہ سے اور وہ یہ ہے کہ اونٹنی کو دوہا جاوے پہر ایک گہڑی چہوڑ دی جاوے یہانتک کہ اُسکے تہنون مین دودہ بہر آوے پہر دوہا جاوے **ف** بشارت دو یعنی اجر اور ثواب کی اور نہ نفرت دلاؤ یعنی انکو حد سے زیادہ نہ ڈراؤ کہ خدا کی رحمت سے ناامید ہو جاویں اور آسانی کرو یعنے زکوۃ لینے وغیرہ کامون مین انپر آسانی کرو اور نہ مشکل ڈالو یعنے جو چیز انپر واجب نہین وہ لُو نہ لو خلاصہ یہ کہ ہر کام مین نرمی چاہئے تاکہ لوگ دین سیکہین اور تنگی و سختی دین مین دیکہ کر نفرت نکرین۔

بعث علي بن ابي طالب وخالد بن الوليد الى اليمن قبل حجة الوداع

حجة الوداع سے پہلے علی بن ابی طالب اور خالد بن ولید کو یمن کی طرف بہیجنے کا بیان

عن بريدة رضي الله عنه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا الى خالد ليقبض منه الخمس فاعطاه واصطفى علي رضي الله عنه سبية فاصبح وقد اغتسل فقلت لبريدة الست ترى بعض علي هذا فقلت لخالد الا ترى الى هذا فلما قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرت ذلك له فقال يا بريدة اتبغض عليا قلت نعم قال لا تبغضه فان له في الخمس اكثر من ذلك اخرجه البخاري الاصطفاء الاختيار افتعال من صفوة الشيء اي خياره وخالصه السبية الامة التي سبيت وانما ابغض بريدة عليا لانه ظن انه اخذ ما ليس له فلما اعلمه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذي اخذه دون حقه احبه **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو خالد کی طرف بہیجا تاکہ اُس سے مال غنیمت کا پانچوان حصہ لیوین خالد نے انکو پانچوان حصہ دیا تو علی رضی اللہ عنہ نے اوس مین سے ایک قیدی عورت چُن لی پہر انہون نے رات کو وقت اُس سے صحبت کر کے صبح کو غسل کیا اور مین علی سے دشمنی رکہتا تہا تو مین نے خالد سے کہا کہ تو اسکی طرف نہین دیکہتا اُسنے کہا کیا ہے پہر جب ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو مین نے آپ سے یہ حال کہا تو آپنے فرمایا اے بریدہ کیا تو علی سے دشمنی رکہتا ہے مین نے کہا ہان فرمایا اُس سے دشمنی مت رکہہ کہ خمس مین اسکا اُس سے زیادہ حصہ ہے بخاری اسکے راوی ہین اصطفا کے معنی ہین اختیار کر لینا اور وہ باب افتعال ہے ماخوذ صفوۃ الشئ سے یعنے اسمین سے اچہا اور خالص اور سبیہ اس لونڈی کو کہتے ہین جو بندی مین پکڑی آوے اور بریدہ رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے اسلئے دشمنی رکہی تہی کہ اُنہون نے گمان کیا تہا کہ جو انہون نے بندی مین سے عورت لی ہے وہ انکا حق نہین ہے پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو معلوم کروایا کہ جو کچہہ علی رضی اللہ عنہ نے لیا ہے وہ انکے حق سے کم ہے تو اُن سے محبت کرنے لگے

غزوة ذي الخلصة ذی الخلصہ کی جنگ کا بیان

عن جرير بن عبد الله رضي الله عنه

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِیْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ وَکَانَ بَیْتًا فِیْ خَثْعَمٍ یُسَمَّی الْکَعْبَۃَ الْیَمَانِیَۃَ فَانْطَلَقْتُ فِیْ خَمْسِیْنَ وَمِائَۃِ رَاکِبٍ مِنْ اَحْمَسَ وَکَانُوْا اَصْحَابَ خَیْلٍ وَکُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ اَصَابِعِہٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا مَھْدِیًّا فَانْطَلَقَ اِلَیْھَا فَکَسَرَھَا وَحَرَّقَھَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالْخَلَصَۃُ قِیْلَ کَانَ اِسْمُ صَنَمٍ لِدَوْسٍ وَکَانَ فِیْ ذٰلِکَ الْبَیْتِ وَقِیْلَ ذُوالْخَلَصَۃِ ھُوَ الْبَیْتُ الَّذِیْ کَانَ لِخَثْعَمَ بِالْیَمَنِ یَحُجُّوْنَ اِلَیْہِ تَشْبِیْھًا بِبَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ **ترجمہ** جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو مجھکو آرام نہیں دیتا ذی الخلصہ کے گرانے سے یعنی اسکو جاکر گرا نہیں دیتا کہ مجھے راحت پہونچے اور وہ ایک بتخانہ تھا یمن میں خثعم کی قوم میں مکا نام کعبہ یمانیہ یعنے یمن کا کعبہ تھا سو میں قوم احمس کے ڈیڑہ سو سوار لیکر چلا اور وہ لوگ گہوڑے رکہا کرتے تہے اور میں گہوڑے پر ٹہیر نہیں سکتا تھا میں نے اسکی آپسے شکایت کی تو حضرت نے اپنا ہاتھ میرے سینے میں مارا یہانتک کہ میں نے اپنے سینے میں آپکی انگلیوں کا نشان دیکہا آپنے فرمایا الٰہی ثابت رکہہ اسکو گہوڑے پر اور کردے اسکو ہدایت کرنیوالا راہ یاب سو جریر اسکی طرف گئے اور اسکو توڑ ڈالا اور جلا دیا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں بعض نے کہا کہ خلصہ قوم دوس کے بت کا نام تہا اور وہ بت اس گہر میں رکہا تھا اور بعض نے کہا کہ ذوالخلصہ خود اس گہر کا نام تھا جو یمن میں خثعم کے قوم کے لئے تہا وہ اسکا حج کرتے تہے جیسے خانۂ کعبے کا حج کیا جاتا ہے۔

غزوۂ ذات السلاسل
جنگ ذات السلاسل کا بیان

عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَلَقِیْتُہٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَۃُ قُلْتُ وَمِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَکَتُّ مَخَافَۃَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ فِیْ اٰخِرِھِمْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن عاص کو جنگ ذات السلاسل کے لشکر پر سردار کرکے بہیجا کہا عثمان نے سو میں اُس سے ملا اور میںنے اُس سے کہا کہ تیرے نزدیک بہت پیاری سب لوگوں میں کون ہے اُسنے کہا کہ عائشہ میں نے کہا اور مردوں میں سے تیرے نزدیک بہت پیارا کون ہے اُسنے کہا کہ عائشہ کا باپ یعنی ابوبکر صدیق میں نے کہا پہر کون کہا عمر سو اُسنے بہت مردوں کو گنا پہر میں چپ ہوگیا اس ڈرسے کہ مبادا مجھکو سب کے پیچھے ڈالدے شیخین اسکے راوی ہیں۔

غزوۂ تبوک - جنگ تبوک کا بیان

(۱۱) **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رض قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَصْحَابِیْ

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أسأله الحملان لهم في جيش العسرة وهي غزوة تبوك فوافقته وهو غضبان ولا
أشعر فقلت يا رسول الله أصحابي أرسلوني إليك لتحملهم فقال والله لا أحملهم على شيء فرجعت حزينا من منع
رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن مخافة أن يكون قد وجد في نفسه فرجعت إلى أصحابي فأخبرتهم بالذي
قال ثم أرسل إلي فقال خذ هذين القرينين وهذين القرينين لستة أبعرة ابتاعهن من
سعد رض حينئذ فانطلق بهن إلى أصحابك فقل إن الله تعالى أو إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يحملكم على
هؤلاء فاركبوهن فانطلقت إلى أصحابي بهن فقلت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يحملكم على هؤلاء
ولكن والله لا أدعكم حتى ينطلق معي بعضكم إلى من سمع مقالة رسول الله صلى الله عليه حين سألته لكم ومنعه
إياي أول مرة ثم إعطاءه إياي بعد ذلك ولا تظنوا أني حدثتكم شيئا لم يقله فقالوا والله إنك عندنا لمصدق
ولنفعلن ما أحببت فانطلق أبو موسى بنفر منهم حتى أتوا الذين سمعوا قول النبي صلى الله عليه وسلم
فحدثوهم بما حدثهم به أبو موسى أخرجه الشيخان **ترجمہ** ابو موسیٰ رض روایت ہی کہ میرے ساتہیون نے
مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا کہ مین انکے لئے عسرت کے لشکر مین سواری مانگون اور وہ جنگ تبوک تہا
سو مینے آپکو پایا اس حال مین کہ آپ غصے مین تہے اور مجکو معلوم نہ تہا مین نے کہا یا حضرت میرے ساتہیون نے
مجکو آپکے پاس بہیجا ہے تاکہ آپ انکو سواری دین آپنے کہا قسم ہے اللہ کی مین انکو کچہہ سواری نہین دونگا سو مین
غمگین ہو کر پلٹا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سواری نہ دینے کے سبب سے اور اس ڈر سے کہ آپ اپنے دل مین غصے
ہوئے ہون سو مین اپنے ساتہیون کی طرف پہرا اور مین نے انکو خبر دی جو حضرت نے فرمایا پہر حضرت نے مجکو بلوایا اور
فرمایا کہ پکڑ لے البعیرین المقرونین احدہما بصاحبہ ان اکٹہے دو دو اونٹون کو اور ان دونون کو چہہ اونٹون کے
لئے فرمایا جنکو سعد سے اسیوقت خرید اتہا اور انکو اپنے ساتہیون کے پاس لے جا اور کہنا کہ مقرر اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تمکو یہ اونٹ سواری کے لئے دیئے ہین سو تم انپر سوار ہو جاؤ سو مین انکو اپنے ساتہیون کے پاس لیگیا
اور مین نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمکو یہ اونٹ سواری کے لئے دیئے ہین لیکن قسم ہے اللہ کی مین تمکو
نہین چہوڑونگا یہانتک کہ تم مین سے بعض میرے ساتہ اس شخص کے پاس چلے جس نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا کلام سنا ہے جبکہ مینے آپ سے تمہارے لئے سوال کیا تہا اور آپنے مجکو پہلی بار سواری نہ دی تہی پہر آپ
نے مجکو اسکے بعد سواری دی تاکہ تم گمان نہ کرو کہ مین نے تمسے وہ بات بیان کی جو آپنے نہین کہی تو انہون نے کہا
قسم ہے اللہ کی البتہ تو ہمارے نزدیک سچا ہے اور البتہ ہم کرینگے جو تو چاہتا ہے تو ابو موسے اونمین سے چند آدمی
لیکر چلے یہانتک کہ ان لوگون کے پاس آئے جنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا تہا سو جو بات ابو موسے
نے ان سے بیان کی تہی وہی انہون نے ان سے بیان کی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن واثلة بن الاسقع رض قال نادى رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك فخرجت الى اهلي وقد خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم واول صحابه فطفقت في المدينة انادي الا من يحمل رجلا له سهمه فنادى شيخ من الانصار فقال لنا سهمه على ان نحمله عقبة وطعامه معنا فقلت نعم قال فسر على بركة الله تعالى قال فخرجت مع خير صاحب حتى افاء الله علينا فاصابني قلائص فسقتهن حتى اتيته فخرج فقعد على حقيبة من حقائب ابله ثم قال سقهن مدبرات ثم قال سقهن مقبلات فقال ما ارى قلائصك الا كراما قلت انما هي غنيمتك التي شرطت لك قال خذ قلائصك يا ابن اخي فغير سهمك اردنا اخرجه ابو داود وقيل حملت فلانا عقبة اذا اركبته وقتا وانزلته وقتا فهو يعقب غيره في الركوب لا يجيء بعده ترجمہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک مین پکارا اور مین اپنے گہر والون کی طرف سے نکلا اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے پہلے اصحاب نکل گئے تہے سو مین مدینے مین پکارنے لگا کوئی ایسا ہے کہ ایک مرد کو سواری دے اور اسکا حصہ دے سو ناگہان ایک انصاری بڈہے نے کہا کہ ہم اسکو باری سے سواری دینگے اس شرط پر کہ اسکا حصہ ہمکو ملے اور اسکا کہانا ہمارے ساتہ ہوگا مین نے کہا کہ مجکو منظور ہے اسنے کہا سو چل اللہ تعالی کی برکت پر کہا سو مین بہتر ساتہی کے ساتہ نکلا یہانتک کہ عطا کیا اللہ نے ہمپر مال غنیمت کا اور مجکو چند اونٹنیان ملین یعنے میرے حصے مین آئین تو مین نے انکو ہانک کر اسکے پاس لایا وہ نکل کر اپنے ایک اونٹ کی زین کے پچہلی طرف پر بیٹہ گیا پہر کہا کہ انکو میری طرف پیٹہ کرکے ہانک لے جا پہر کہا کہ انکو میرے سامنے ہانک کر لا پہر کہا میرے نزدیک تیری اونٹنیان بہت عمدہ مین مین نے کہا کہ یہ تو تیرا ہی مال غنیمت کا ہے جو مین نے تیرے لئے شرط کی تہی اُس نے کہا اے بہتیجا اپنی اونٹنیون کو پکڑ لے ہماری مراد تو تیرے حصے کے سوا کچہہ اور تہی یعنے ثواب آخرت کا مراد ہے کہا جاتا ہے حملت فلانا عقبۃ یعنے جبکہ تو کسی کو ایک وقت سوار کر لیوے اور ایک وقت اتار ڈالے سو وہ سواری مین غیر کے پیچہے آتا ہے یعنی کچہہ دور تک ایک سوار ہو دو پہر وہ اترے اور دوسرا سوار ہو جاوے علی ہذا القیاس باری باری سے آپہ ہہتے چلے جائین اور حقیبہ اونٹ کی زین کی پچہلی طرف کو کہتے ہین

كتاب الغيرة

کتاب ہے غیرت کے بیان مین

(۱) عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يغار وان المؤمن يغار وان غيرة الله ان ياتي المؤمن ما حرم الله تعالى عليه اخرجه الشيخان والترمذي ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی غیرت والا ہے اور مومن بہی غیرت والا ہے اور مقرر اسکی غیرت یہ ہے کہ مومن اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو کرے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) **وعن** ابن مسعود رض قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا احد اغیر من الله من اجل ذلک حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا احد احب الیه المدح من الله تعالی من اجل ذلک مدح نفسه اخرجه الشیخان والترمذی **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت دار نہین اسواسطے اُسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے ہون خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کئے اور خدا سے زیادہ کوئی نہین جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسیواسطے اُسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) **وعن** ابی هریرة رض قال قال سعد بن عبادة رض یا رسول الله لو وجدت مع اهلی رجلا امهله حتی آتی باربعة شهداء فقال صلی الله علیه وسلم نعم قال کلا والذی بعثک بالحق ان کنت لاعجله بالسیف قبل ذلک فقال صلی الله علیه وسلم اسمعوا الی ما یقول سیدکم انه لغیور وانا اغیر منه والله تعالی اغیر منی اخرجه مسلم ومالک وابو داود عجله بالسیف ای اضربه **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ سعد بن عبادہ رض نے کہا یا حضرت اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو کیا اُسکو چھوڑ دون یہانتک کہ چار گواہ تلاش کرکے لاؤن حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان یعنے زنا کا دعوے اُسیوقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا یہ کیونکر ہوگا قسم کہاتا ہون اُس ذات پاک کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کیا اگر مین اس حالت مین ہون تو اُسکو تلوار ہی مارون اُس سے پہلے یعنے چار گواہ تلاش کرلانے تک اُسکو مہلت نہ دون تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو اپنے سردار کی بات کو مفید یہ غیرت کہتا ہے مین سعد سے زیادہ غیرت دار ہون اللہ تعالی مجھسے زیادہ غیرت دار ہے مسلم اور مالک اور ابو داؤد اسکے راوی ہین اعجلہ بالسیف کے معنے ہین کہ مین اُسکو تلوار مارون **ف** یعنے یہ قول غیرت کے سبب ہے اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت زانی کو قتل کردینے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہونگے تو حاکم قصاص لے گا۔

(۴) **وعن** عائشة رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج من عندها لیلا قالت فغرت علیه ان یکون اتی بعض نسائه فجاء فرأی ما اصنع فقال اغرت فقلت وما لمثلی لا یغار علی مثلک فقال صلی الله علیه وسلم لقد جاءک شیطانک قلت او معی شیطان قال لیس احد الا ومعه شیطان قلت ومعک قال نعم ولکن اعاننی الله علیه فاسلم اخرجه مسلم والنسائی **قوله** فاسلم ای انقاد واذعن وصار طوعا فلا یکاد یعرض لی بما لا ارید ولیس من الاسلام الذی هو بمعنی الایمان **وعنها** رضی الله عنها قالت ما رأیت صانعة طعام مثل صفیة رض صنعت لرسول الله صلی الله علیه وسلم طعاما وهو فی بیتی فاخذنی افکل فارتعدت من شدة الغیرة فکسرت الاناء ثم ندمت فقلت یا رسول الله ما کفارة ما صنعت قال اناء مثل اناء وطعام

سے روایت ہو اُسنے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غصے کو دبا ڈالے اور حالانکہ وہ اسکو جاری کر سکتا ہو تو خدا اُسکو قیامت کے دن سب خلقت کے روبرو بلائیگا یہانتک کہ اسکو اختیار دیگا کہ جو حور چاہے لے لیوے ابو داؤد اور ترمذی اِسکے راوی ہین اور کظم الغیظ کے معنی ہین کہ اسکو گھونٹ پی جاوے اور اسکا مقابلہ نہ کرے۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمَّا قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ نَزَلَ عَلَى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ رض وَكَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ رض وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُوْلًا. كَانُوْا اَوْشُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ يَا ابْنَ اَخِيْ اسْتَاْذِنْ لِيْ عَلَى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاسْتَاْذَنَ لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا يُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَلَا نَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ رض حَتّٰى هَمَّ اَنْ يُّوْقِعَ بِهٖ فَقَالَ الْحُرُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ فَوَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ رض حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہو کہ جب عیینہ بن حصن مدینے مین آیا تو اپنے بھتیجی حر بن قیس کے پاس اترا اور حر بن قیس اون لوگون سے تھا جنکو عمر فاروق اپنے پاس بٹھایا کرتے تھے اور حضرت عمر کے ہم مجلس اور مشورے والے قاری لوگ تھے بڑے ہون یا جوان تو عیینہ نے کہا اے بھتیجے میرے لئے امیر المومنین سے اذن لے اُسنے اُسکے لئے اذن لیا پہر جب عیینہ عمر فاروق کے پاس اندر گیا تو کہا کہ ہون اے بیٹے خطاب کے سو قسم ہے اللہ کی نہ تو ہمکو عطا دیتاہے اور نہ تو ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ حکم کرتا ہے تو عمر فاروق غضبناک ہوئے یہانتک کہ انہون نے قصد کیا کہ اسکو ماریں تو حر نے کہا اے امیر المومنین مقرر اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر سے فرمایا ہے کہ پکڑ معافی کو اور حکم کر نیک کام کا اور منہ پھیر جاہلون سے اور بیشک یہ بھی جاہلون سے ہے سو قسم ہے اللہ کی نہ بڑہے اُس سے عمر فاروق جب اُسنے آیت اُنپر پڑہی اور وہ خدا کی کتاب پر بہت عمل کرنے والے تھے بخاری اسکے راوی ہین۔

كِتَابُ الْغَصْبِ

کتاب ہے غصب یعنی ظلم سے کسی کی چیز چہین لینے کے بیان مین

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقٍّ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ الْقِيْدُ بِكَسْرِ الْقَافِ الْقَدْرُ۔

ترجمہ ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے اُسنے عائشہؓ سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لے گا تو خدا اُسکے گلے مین ساتون طبق زمین کے طوق ڈالے گا بخاری اسکے راوی ہین اور بخاری کی دوسری روایت مین ابن عمرؓ سے آیا ہے کہ جو کسی کی بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ قیامت کے دن زمین مین ساتون طبق تک دھنسا یا جاویگا اور قید ساتہ زیر قاف کے قدر کو کہتے ہین ۔

كتابُ الغِيبةِ والنَّمِيمة

کتاب ہے غیبت اور چغل کے بیان مین

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُ أَحَدِكُمْ أَخَاهُ بِمَا يَكْرَهُ فَقَالَ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْبُهْتُ الْكَذِبُ وَالِافْتِرَاءُ عَلَى الْإِنْسَانِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے اصحابؓ نے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول خوب دانا ہے فرمایا اپنے بھائی مسلمان کی وہ بات ذکر کرنا جو اُسکو بری معلوم ہو ایک مرد نے کہا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر وہ بات جو مین کہتا ہون میرے بھائی مین موجود ہو تو بھی غیبت ہے فرمایا کہ جو عیب اُسکا تو کہتا ہے اگر اسمین موجود ہو تو بس یہی غیبت ہے اور اگر وہ عیب جو تو کہتا ہے موجود نہو تو تو نے اسپر بہتان باندھا یعنی یہ بہتان ہے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو صحیح کہتے ہین اور بہت جھوٹ افترا ہے آدمی پر ۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ تَعْنِي قَصِيرَةً قَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَإِنَّ لِي كَذَا أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے مین نے کہا یا حضرت آپکو صفیہؓ سے پست قد ہونیکا عیب کافی ہے یعنی اُس سے بڑھکر اور کیا عیب ہے آپنے فرمایا کہ البتہ تو نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسکو دریا مین ملایا جاوے تو اسمین ملا جاوے یعنی یہ بات ایسی بری ہے کہ اگر یہ بالفرض جسم دار ہو اور سمندر مین ملائی جاوے تو سمندر کے تمام پانی لیگاڑ ڈالے عائشہؓ نے کہا اور مین نے آپسے ایک آدمی کا ذکر کیا تو آپنے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ کسی آدمی کا کچھ ذکر کرون اور مجکو اسکے بدلے اتنا اتنا مال ملے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنی اسلئے کہ ذکر کرنی سے اکثر کچھ نہ کچھ غیبت ہو جاتی ہے

(۳) وَعَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ ترجمہ

انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین معراج کی رات ایک قوم پر گذرا جنکے ناخن تانبے کے تہے اُن سے وہ اپنے منہ کو چھیلتے تہے مین انے کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہین جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہین جو آدمیون کا گوشت کہاتے ہین اور انکی آبرو مین پڑتے ہین یعنے انکی غیبت اور عیب گوئی کرتے ہین

(۴) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰہَ یُطْعِمُہٗ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِیَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَكْسُوْهُ مِثْلَہٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِیَاءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْمُ بِہٖ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِیَاءٍ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** مستوردؓ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نوالہ کہاتے وقت کسی مسلمان مرد کی غیبت کرے تو مقرر اللہ تعالے اُسکو اسیقدر دوزخ کی آگ کہلائیگا اور جو کپڑا پہنتے وقت کسی مرد مسلمان کی غیبت کرے تو اللہ تعالی اُسکو اسیقدر دوزخ کا کپڑا پہنائیگا اور جو سنانے اور دکہانیکے لیے کسی مسلمان کے ساتھ کہڑا ہو یعنے جو کسی مسلمان کا عیب لوگون مین مشہور کرے خدا اُسکو قیامت کے دن سنائے اور دکہائیگا ابو داؤد ان دونو حدیث کے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةُ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن زید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑہکر زبان سے دست درازی ہے بیچ عزت مسلمان کے بغیر حق کے ابو داؤد اسکی راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ الْجُهَنِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰہُ لَہٗ مَلَكًا یَحْمِیْ لَحْمَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُرِیْدُ شَیْنَہٗ بِہٖ حُبِسَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی جِسْرٍ مِنْ جُسُوْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** معاذ بن انسؓ سے روایت ہی کہ جنے بچایا کسی مومن کو منافق سے تو خدا اوراُسکے لیے قیامت کے دن ایک فرشتہ بہیجیگا جو اُسکے گوشت کو دوزخ کی آگ سے بچائیگا اور جو توہین کے لیے کسی مسلمان کو عیب لگائے وہ قیامت کے دن دوزخ کے پل پر روکا جائیگا یہانتک کہ نکلے اپنے قول سے یعنے جبتک اسکی سزا پوری نہوے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ جَابِرٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا غِیْبَةَ لِفَاسِقٍ وَلَا مُجَاهِرٍ وَكُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ **ترجمہ** جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین غیبت ہے فاسق کی اور نہ پوشیدہ گناہ کو ظاہر کرنیوالے کی اور میری سب امت کے گناہ معاف ہونگے مگر جو اپنے پوشیدہ گناہون کو ظاہر کرتے ہین رزین اسکے راوی ہین۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فاسق اور مجاہر کی غیبت کرنی جائز ہے۔

(۸) وَعَنْ حُذَیْفَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ اَخْرَجَہٗ الْخَمْسَةُ

الا النسائی ولفظ مسلم لا یدخل الجنة نمام **ترجمہ** حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین چغل خور نسائی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین اور مسلم کی روایت مین نمام کا لفظ آیا ہے
اسکے معنے بہی چغلخور ہین۔

(۹) **وعن** ابن مسعود رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد من اصحابی شیئاً
فانی احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر اخرجہ ابوداؤد والترمذی **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مجکو میرے اصحاب کی طرف کچہہ بات نہ پہونچاوے یعنی کسی صحابی کو میرے
شکایت نہ کرے اسلیے کہ مین چاہتا ہون کہ تمہاری طرف نکلون اور حالانکہ میرا سینہ صاف ہوا ابوداؤد اور ترمذی
اسکے راوی ہین **ف** یعنے کسی طرف سے میرے سینے مین بغض اور کینہ نہو۔

كتاب الغناء واللهو

کتاب ہے راگ اور کہیل کے بیان مین

(۱) **عن** عائشة رض قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندی جاریتان تغنیان بغناء
بعاث فاضطجع علی الفراش وحول وجهه ودخل ابوبکر رض فانتهرنی وقال مزمارة الشیطان فی بیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل علیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعهما فلما غفل غمزتهما فخرجتا
قالت وکان یوم عید وکان السودان یلعبون بالدرق والحراب فی المسجد فاما سألت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم واما قال تشتهین تنظرین فقلت نعم فاقامنی وراءه خدی علی خده یقول دونکم یا بنی
ارفدة حتی اذا مللت قال حسبک قلت نعم قال فاذهبی اخرجه الشیخان والنسائی بعاث اسم حصن
للاوس کان به یوم مشهور بین الاوس والخزرج وقولها انتهرنی ای زجرنی وبنو ارفدة بفتح الفاء
وکسرها جنس من الحبش یرقصون **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اندر تشریف
لائے اور میرے پاس دو چھوٹی لڑکیان لڑائی بعاث کے گیت گاتی تہین حضرت بستر پر لیٹ گئے اور اپنا منہ پہیر لیا تب
مین صدیق اکبر آئے اور انہون نے مجکو جھڑکا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین شیطانی باجے کا کیا کام ہے
تب حضرت انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا چھوڑ دے انکو پہر جب صدیق اکبر غافل ہوئے تو مین نے انکو چھوکا تو وہ نکل
گئین اور وہ عید کا دن تھا اور حبشی لوگ مسجد مین ڈھال اور برچھیون سے کہیلتے تہے سو یا تو مین نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے سوال کیا یا خود آپ نے فرمایا کہ کیا تجکو دیکہنے کی خواہش ہے مین نے کہا ہان تو آپ نے مجکو اپنے پیچھے
کہڑا کیا اور حالانکہ میرا رخسارہ آپکے رخسارے پر تھا اور فرماتے تہے کہ لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو اے ارفدہ کی

او لادیہاتک کہ جب مین تھک گئی تو فرمایا بس مین نے کہا ہان شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔ بعاث
اوس کے قلعہ کا نام ہے اسمین اوس اور خزاج کے درمیان مشہور لڑائی ہوئی تہی اور اتنہر نی کے معنی ہین کہ
مجکو جہڑ کا اور بنو ارفدہ کہ ساتہ زبر اور زیر فے کے حبشیون کی ایک قوم کا نام ہے جو ناچتے ہین **ف** اس حدیث
کے رو سے بعضے عالمون کا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے حالون مین جیسے شادی غلتنہ اور عید مین بے مزامیر کے نزاگ
یادف کے ساتہہ درست ہے بشرطیکہ کچہہ حرج نہو اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مضمون
بہی خلاف شرع نہو غرضکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ حدیث سے صاف منع معلوم ہوتا ہے کہ
حضرت نے عید کا عذر فرمایا اور یہ جو فرمایا لوے ارفدہ کی اولاد تو یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے
کہا تہا اور حضرت نے اس کہیل کو اسواسطے دیکہا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے گدکے کی کثرت خصوصاً ایسی مبارک
کامون کا عید کے دن کچہہ مضائقہ نہین ہے

(۲) **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رض فِيْ عُرْسٍ فَاِذَا جَوَارِيْ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اِجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ اذْهَبْ فَقَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے کہ مین ایک شادی مین قرظہ بن کعب اور ابی مسعود انصاری کے پاس گیا سو ناگہان
مین نے دیکہا کہ چہوٹی چہوٹی لڑکیان گا رہی ہین مین نے کہا کہ تم دونو جنگ بدر والون مین سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہی ہو تمہارے نزدیک یہ کام ہوتا ہے دونون نے کہا کہ اگر تو چاہے تو ہمارے ساتہ بیٹہہ کر سن اور چاہے تو
چلا جا کہ ہمکو شادی مین کہیل اور گانے کی رخصت دی گئی ہے نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُنَزِّهُوْنَ اَسْمَاعَهُمْ عَنِ اللَّهْوِ وَمَزَامِيْرِ الشَّيْطَانِ اَدْخِلُوْهُمْ فِيْ رِيَاضِ الْمِسْكِ ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَسْمِعُوْهُمْ حَمْدِيْ وَاَخْبِرُوْهُمْ اَنْ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ
مجکو خبر پہونچی کہ مقرر اللہ تعالی قیامت کے دن فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو اپنے کانون کو کہیل اور شیطان کی
باجون سے دور رکہتے تہے انکو مشک کی زمین مین داخل کرو پہر فرشتون سے فرماویگا کہ انکو میری حمد سناؤ اور
اور انکو خبر کر دو کہ نہین ہے انپر کوئی خوف اور نہ وہ غم کہاوینگے رزین اسکے راوی ہین۔

كِتَابُ الْغَدْرِ

کتاب ہے غدر اور فریب کے بیان مین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُعْرَفُ بِهٖ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ عَنِ الْخُدْرِيِّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ ترجمہ

ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی قیامت کے دن پہلون اور پچھلون کو جمع کریگا تو ہر دغاباز کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کریگا جس سے وہ پہچانا جایگا تو کہا جایگا کہ یہ فلان شخص کا فریب ہے نسائی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین اور مسلم کی دوسری روایت مین آیا ہے کہ ہر دغاباز کے لئے ایک جھنڈا ہوگا اسکی دبر کے پاس بلند کیا جاویگا بقدر فریب اُسکے کے خبردار ہو اور نہین کوئی زیادہ دغاباز عام لوگون کے امیر سے **ف** غدر ضد ہے وفا کی یعنے پورا کرنیکی اور مراد اس سے عہد و پیمان کا توڑنا ہے اور یہ فلانے کا فریب ہے یعنے اسکے فریب کی علامت ہی اور اسکے لئے جھنڈا اسلئے کھڑا کیا جایگا کہ تا وہ دغا کے ساتھ مشہور ہو اور مخلوق کے روبرو اسکی رسوائی اور ذلت ہو اور دبر کے نزدیک جھنڈا اسواسطے کھڑا کیا جایگا کہ اُسکی توہین اور حقارت ہو اسواسطے کہ عزت کا جھنڈا منہ کے سامنے ہوتا ہے اور امیر عامہ سے مراد وہ شخص ہے جو بزور بادشاہ بن بیٹھے بغیر اتفاق اہل حل اور عقد کے اور وہ بڑا دغاباز اسواسطے ہے کہ اُسنے اللہ اور رسول کا عہد توڑ ڈالا مالک ہوا جسکا وہ مستحق نہین تھا اور منع کیا اُس سے جو اسکا مستحق تہا اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہے کہ رعیت امام کے ساتھ دغا نہ کرے فتنہ فساد نہ اوٹھاوے۔ خاصکر بادشاہ کے ساتھ کہ یہ بہت بڑا دغا ہے ۱۲ لمعات

الباب الاول في فضل جماعة من الانبياء عليهم السلام

پہلا باب پیغمبرون کی ایک جماعت کی فضیلت کے بیان مین

ذکر ابراھیم علیه السلام وولده

ابراہیم علیہ السلام اور انکی اولاد کا بیان

(۱) عن انس رض قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا خیر البریة فقال صلی الله علیه وسلم ذاک ابراھیم خلیل الله اخرجه مسلم وابوداود والترمذی البریة الخلق ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اسنے آپکو کہا اے بہتر سب خلقت سے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر سب خلقت سے ابراہیم خلیل اللہ ہین مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور بریہ کے معنے ہین خلق

(۲) وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراھیم اخرجه البخاری ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خود بزرگ ہو اسکا باپ بھی بزرگ ہو دادا بھی بزرگ پردادا بھی بزرگ ہو سو یوسف علیہ السلام ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحاق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پڑوتے **ف** یعنے حضرت یوسف علیہ السلام سوا ے یہ خاندانی بزرگی اور شرافت کہ جنکی چار برابر پیغمبر ہوتے چلے آئے ہون کسی کو حاصل نہین **ف** اس حدیث سے یوسف علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی بخاری اسکے راوی ہین۔

ذکر موسی علیه السلام

موسے علیہ السلام کا بیان

عن ابی هریرة قال استب رجل من المسلمین ورجل من الیهود فقال المسلم والذی اصطفی محمدا علی العالمین وقال الیهودی والذی اصطفی موسی علی العالمین فرفع المسلم عند ذلک یده فلطم الیهودی فذهب الیهودی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال لا تخیرونی علی موسی فان الناس یصعقون فاکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش فلا ادری اکان فیمن صعق فافاق او کان ممن استثنی الله تعالی اخرجه الخمسة

اِلَّا النَّسَائیُ قَوْلُہٗ اصْطَفٰی اَیْ اِخْتَارَہٗ وَالصَّعِقَۃُ اَلْمَوْتُ وَالْغَشْیُ وَبَاطِشٌ اَیْ اٰخِذٌ بِقَائِمَۃِ الْعَرْشِ وَاَفَاقَ الْمَرِیْضُ وَالْمُغْشٰی عَلَیْہِ اِذَا جَاءَ اِلٰی حَالِ صِحَّتِہٖ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی آپس مین لڑے سو مسلمان نے کہا قسم ہے اُسکی جسنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سب جہان سے چن لیا اور کہا یہودی نے قسم ہے اُسکی جسنے موسے علیہ السلام کو سب جہان سے چن لیا تب مسلمان نے اپنا ہاتہ اٹھا کر یہودی کو طمانچہ مارا پہر یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا کہ مجکو موسے سے بہتر نہ کہو اسلئے کہ مقرر سب لوگ قیامت مین صور کی آواز سے بیہوش ہوجاوینگے تو سب سے پہلے مین ہوش مین آؤنگا تو ناگہان مین موسے کو دیکہونگا اسطرح پر کہ عرش کا پایا پکڑے ہین سو مین نہین جانتا کہ موسے علیہ السلام بہی بیہوش ہوگئے تہے پہر مجہسے پہلے ہوش مین آئے یا مستثنے لوگون مین رہے جو بیہوش نہین ہوئے نسائی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین اصطفے کے معنی ہین کہ انکو پسند کیا اور صعقہ کے معنی ہین موت اور بیہوشی اور باطش کے معنی ہین کہ عرش کے پائے کو پکڑے ہوئے ہین اور افاق کے معنے ہین جب کہ بیمار اور بیہوش اپنی حالت صحت کی طرف **ف** یعنے مسلمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پیغمبرون سے افضل کہتا تہا اور یہودی حضرت موسے کو افضل کہتا تہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اصل نبوت مین سب پیغمبر برابر ہین اور آنحضرت کو جو فضیلت ہے تو اور وجہ سے ہے خلاصہ یہ کہ اسطرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبرون کی حقارت نکلے اس حدیث سے موسے علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

ذِكْرُ يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
یونس علیہ السلام کا ذکر

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَنَسَبَہٗ اِلٰی اَبِیْہِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤدَ وَلَمْ یَذْکُرْ اَبُوْدَاؤدَ وَنَسَبَہٗ اِلٰی اَبِیْہِ قَوْلُہٗ وَنَسَبَہٗ اِلٰی اَبِیْہِ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ مُدْرَجَةٌ فِی الْحَدِیْثِ مِنْ کَلَامِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضہ فَاِنَّ یُوْنُسَ بْنَ مَتّٰی فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَنْسُوْبٌ اِلٰی اُمِّہٖ دُوْنَ اَبِیْہِ فَبَیَّنَ الرَّاوِیْ ذٰلِکَ بِقَوْلِہٖ وَنَسَبَہٗ اَیِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْہِ اَیْ دُوْنَ اُمِّہٖ لَا کَمَا فَعَلْتُ اَنَا مِنْ نِّسْبَتِہٖ اِلٰی اُمِّہٖ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کو جائز نہین کہ کہے کہ مین بہتر ہون یونس متے کے بیٹے سے اور انکو باپ کی طرف منسوب کیا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور ابوداؤد نے نسبت کا ذکر نہین کیا اور بعضون نے کہا کہ یہ الفاظ حدیث مین مدرج ہین ابو ہریرہ کی کلام سے اسواسطے کہ یونس بن متے اس حدیث مین اپنی مان کی طرف منسوب ہے نہ باپ کی طرف سو راوی نے بیان کیا کہ آنحضرت نے انکو باپ کی طرف منسوب کیا ہے برخلاف اسکے کہ مین نے کہا۔

ذِكْرُ دَاؤدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - داؤد علیہ السلام کا ذکر

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفف علی داؤد القرآن فکان یأمر بدوابہ ان تسرج فیقرأ قبل ان تسرج
وکان لا یأکل الا من عمل یدہ اخرجہ البخاری ۔ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہلکا اور آسان ہو گیا تھا داؤد علیہ السلام پر پڑھنا زبور کا سو دی اپنے سواری کے کسنے کا حکم کرتے تھے
تو زبور کو زین کسنے سے پہلے پڑھ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب بخاری اسکے راوی ہیں **ف**
ایسی جلدی زبور کا تمام کر لینا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجود اسکے کہ بادشاہ تھے اپنے کسب کا کھاتے تھے یہ بڑے
کمال کی بات ہے ۔

ذکر سلیمان علیہ السلام
سلیمان علیہ السلام کا بیان

(۱) **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت امرأتان ومعہما ابناہما جاء الذئب
فذہب بابن احدٰہما فقالت لصاحبتہا انما ذہب بابنک فتحاکما الی داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام فقضی بہ
للکبریٰ فخرجتا الی سلیمان علیہ السلام فاخبرتاہ فقال ائتونی بالسکین اشقہ بینہما فقالت الصغریٰ لا تفعل
یرحمک اللہ ہو ابنہا فقضی بہ للصغریٰ اخرجہ الشیخان والنسائی ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں انکے ساتھ انکے دو بیٹے تھے سو بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بیٹے کو لے گیا
تو وہ عورت اپنے ساتھ والی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لے گیا ہے سو وہ دونو داؤد علیہ السلام کے پاس
مقدمہ فیصل کروانے کو آئیں انہوں نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا پھر وہ دونو نکل کر سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور
اُن سے یہ حال کہا تو سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ میرے پاس چھری لاؤ تا کہ میں اس لڑکے کو کاٹ کر آدھا آدھا ان
دونو عورتوں کو دوں تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تم پر رحم کرے ایسا نہ کرنا یہ لڑکا اس بڑی عورت کا ہے یعنی میں نے اب
تو اسے چھوڑ دیا دوسری کو دیجئے تو سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلوایا شیخین اور نسائی اسکے راوی
ہیں **ف** جب چھوٹی عورت کو درد آیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اسی کا ہے اسیواسطے سلیمان علیہ السلام نے اُسکو
دلوایا اگر بڑی کا ہوتا تو وہ اُسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہوں تو حاکم کو لازم ہے
کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے اس حدیث سے سلیمان علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۔

(۲) **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بنی سلیمان بیت المقدس
سال اللہ خلالاً ثلثۃً سالہ حکماً یصادف حکمہ فاوتیہ وسالہ ملکاً لا ینبغی لاحد من بعدہ فاوتیہ وسالہ
حین فرغ من بناء المسجد ان لا یأتیہ احد لا ینہزہ الا الصلوٰۃ فیہ ان یخرجہ من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ
اخرجہ النسائی ینہزہ ای یدفعہ ویحرکہ ترجمہ ابن عمر بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جب سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کو بنایا تو خدا سے تین باتین مانگین پہلی یہ کہ انکا حکم خدا کے حکم کے مطابق پڑے سو خدا نے انکو یہ بات عنایت کی دوسری یہ کہ انکو ایسی بادشاہی مانگی جو انکے بعد پھر ویسی کسی کو نملے سو خدا نے انکو یہ بات بہی دی اور تیسری بات خدا سے یہ مانگی جبکہ بیت المقدس کے بنانے سے فارغ ہوئے کہ جو کوئی اُس مسجد مین آوے اس حال مین کہ اُسکے ملنے کا کوئی سبب نہو یہ کہ نکالے اُسکو گناہ سے مثل اُس دن کے کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوا نسائی اُسکے راوی ہین ینہزہ کے معنی ہین اُسکو ہٹاتا ہے اور ہلاتا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بیت المقدس مین نماز پڑہے وہ گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہے کہ گویا مان کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

ذِكْرُ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
ایوب علیہ السلام کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا خَرَّ عَلَیْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَیْتُكَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی یَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَكَتِكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ حضرت ایوب برہنہ نہارہے تہے تو انپر سونیکی ٹڈیون کا ایک جہنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب چلو بہر بہر کر اپنے کپڑے مین رکہنے لگے سو انکے رب نے انکو پکارا کہ اے ایوب کیا مین نے تجکو مالدار اور ان سونیکی ٹڈیون سے بے پرواہ نہین کردیا یعنے تو محتاج نہین کیون انکو سمیٹتا ہے حضرت ایوبؑ نے کہا کیون تیری عزت کی قسم مجکو مال کی تو کچھہ پرواہ نہین لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجکو بے پرواہی نہین بخاری اور نسائی اسکے راوی ہین **ف** یعنے اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہین ہے بلکہ تیری عطا سمجہ کر لیتا ہون کہ غلام مالک کی عطا سمجہ کر لیتا ہون کہ غلام مالک کی عطا کی ہوئی چیز سے کسی حالت مین بے پرواہ نہین ہو سکتا کہ اسکو خوشی مالک کی مہربانی پر ہے نہ مال پر معلوم ہوا اگر مالدار کو بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اسکو عنایت خدا کی سمجہہ کر لے لینا توکل کے مخالف نہین۔

ذِكْرُ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ
عیسے علیہ السلام کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یَمَسُّهُ الشَّیْطَانُ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّهٖ اِیَّاهُ اِلَّا مَرْیَمَ وَابْنَهَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ اَلْاِسْتِهْلَالُ صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ عِنْدَ الْوِلَادَةِ وَالصِّرَاخُ الصِّیَاحُ كَالْبُكَاءِ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اُسکو چوکتا ہے جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ رو اُٹہتا ہے چلا کر

شیطان کے چوکنے سے مگر مریم کو اور انکے بیٹے کو شیطان نے ہاتھ نہین لگایا شیخین اسکے راوی ہین استہلال
کے معنی ہین چلانا بچے کا وقت پیدا ہونیکے اور صراخ کہتے ہین چلاکر رونے کو **ف** حضرت مریم کی مان نے اور انکی اولاد
کے لئے دعا مانگی تہی کہ شیطان کا انپر دخل نہو چنانچہ قرآن مجید مین بہی وہ دعا مذکور ہے اسواسطے اللہ نے انکو شیطان
کے چہونے سے بچایا۔

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اولى الناس بابن مريم في الدنيا والآخرة ليس بيني وبينه
نبي والانبياء اخوة ابناء علات امهاتهم شتى ودينهم واحد اخرجه الشيخان وابو داود واذا كانوا الاخوة من اب
واحد وامهات شتى كانوا ابناء علات وضدها ابناء الاخياف واذا كانوا من اب واحد وام واحدة فهم الاعيان **ترجمہ**
اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اور لوگون کی بہ نسبت قریب تر ہون عیسے بن مریم
سے دنیا مین اور آخرت مین عیسے اور انکے درمیان کوئی نبی نہین و پیغمبر آپس مین سوتیلے بہائی ہین انکی مائین جدی
جدے ہین اور سب کا دین ایک ہے شیخین اور ابو داود اسکے راوی ہین جب باپ ایک ہو اور مائین جدی جدی ہون تو
انکو علاتی بہائی کہتے ہین اور جب مان ایک ہو اور باپ جدے جدے ہون تو انکو اخیافی بہائی کہتے ہین اور جب مان
باپ دونون ایک ہی ہون تو انکو عینی بہائی کہتے ہین **ف** یعنے سب پیغمبرون کا دین ایک ہے یعنے توحید اور عبادت
اور شریعتین مختلف ہین تو گویا پیغمبر سوتیلے بہائی ٹہیرے اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسے کے قریب تر ہون اسلئے یہود
عیسے کی پیغمبری کے منکر تہے حضرت نے انکی پیغمبری ثابت کی اور انکی حقیقت کے گواہ ہوئے۔

ذکر الخضر علیہ السلام
خضر علیہ السلام کا بیان

عن ابی هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما سمي بذلك لانه جلس على فروة بيضاء فاخضرت تحته
اخرجه البخاري والترمذي الفروة قطعة نبات مجتمعة يابسة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسیواسطے خضر ہوا کہ وہ صاف چٹی زمین پر بیٹہے تو وہ انکے نیچے سے سرسبز ہوگئی
ف خضر کا نام ایلیا ہے خضر کہتے ہین سرسبز کو جیسے انکی برکت سے زمین سبز ہوگئی تو وہی خضر مشہور ہوگئے یعنے
سرسبز اور خضر جمہور کے نزدیک زندہ ہین اور بعض کے نزدیک زندہ نہین فروہ کے معنی ہین ایک ٹکڑا انگوری کا اکٹہا سوکہا

التخيير بين الانبياء عليهم السلام
پیغمبرونکو ایک دوسرے پر فضیلت دینے کا بیان

عن ابي سعيد رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تخيروا بين الانبياء اخرجه ابو داود **ترجمہ** ابوسعید سے
روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو سب پیغمبرون سے افضل نکہو۔ ابو داود اسکے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ فَضَائِلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنَاقِبِہٖ

دوسرا باب

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور مناقب کے بیان میں

(۱) عَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِیْبُھُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُھُمْ اِذَا اَیِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین سب لوگون کے پہلے قبر سے نکلونگا جبکہ وہ لوگ قبرون سے اٹھائے جاوینگے اور مین انکا پیشرو اور پہنچنے والا ہونگا جبکہ وہ خدا کی طرف چلین گے اور مین انہین کلام کرونگا جبکہ وہ عذر سے چپ ہو رہینگے اور مین انکو خوشخبری دونگا جبکہ نا امید ہو جائین گے اور حمد کا نشان اوسدن میرے ہاتہ مین ہوگا اور مین اپنے رب کے نزدیک سب اولاد آدم سے بزرگ ہون اور یہ فخر کی بات نہین ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَھُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرَ فَخْرٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین قیامت کے دن سب پیغمبرون کا امام اور خطیب ہونگا اور مین ہی انہین اول شفاعت کرونگا یہ کوئی فخر نہین ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ کَانَ کُلُّ نَبِیٍّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَبُعِثْتُ اِلَی الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَیِّبَۃً وَطَھُوْرًا وَمَسْجِدًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ صَلّٰی حَیْثُ کَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلٰی الْعَدُوِّ بَیْنَ یَدَیْ مَسِیْرَۃِ شَھْرٍ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتین ملین کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین ہر پیغمبر فقط اپنی قوم کی طرف بہیجا جاتا تھا اور مین سرخ اور سیاہ سبکی طرف بہیجا گیا ہون یعنے مین تمام عالم کے لوگون کا پیغمبر ہون اور حلال ہوئی میرے واسطے غنیمت کا مال اور مجھسے پہلے کسی کو حلال نہین ہوئی اور میرے واسطے ساری زمین پاک کرنیوالی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی یعنے ہر جگہ نماز اور تیمم درست ہی سو میری امت مین سے جس مرد کو جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑھ لیوے اور مجکو دشمن پر فتح نصیب ہوئی رعب اور خوف سے مہینے بہر کی راہ تک اور مجکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے اور مین جوامع الکلم کے ساتہ بہیجا گیا ہون **ف** ان پانچ چیزون مین حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئی حضرت کا رعب یہ تہا کہ بادشاہ روم خوف کہاتا تہا اور یہود و نصاری

کو ملنا کہ عبادت خانے کے اور جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم بھی نہ تھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت میں پہلے پہل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوائی شفاعت نہ کریگا اور تمام عالم کی نبوت کا رتبہ حضرت کے سوائے کسی کو حاصل نہیں ہوا اور جوامع الکلم اسکو کہتے ہیں جسمین لفظ تھوڑے ہوں اور مطلب بہت ہو جیسے قرآن و حدیث کہ جنکے معانی کی کوئی حد نہیں ہے ۔

(۴) **وعن** حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلنا علی الناس بثلث جعلت صفوفنا کصفوف الملائکۃ وجعلت لنا الارض کلھا مسجدا وجعلت تربتھا لنا طھورا اذا لم نجد الماء اخرجہ مسلم **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمکو فضیلت ملی لوگوں پر تین چیزوں سے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح مقرر ہوئیں اور ہمارے لئے ساری زمین سجدہ گاہ ٹھیرائی گئی اور اسکی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے والی مقرر ہوئی جبکہ ہمکو پانی نہ ملے مسلم نے اسکو روایت کیا ۔

(۵) **وعن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی من الانبیاء الا اعطی من الآیات ما مثلہ آمن علیہ البشر وانما کان الذی اوتیتہ وحیا اوحاہ اللہ تعالی الی فارجو ان اکون اکثرھم تابعا یوم القیامۃ اخرجہ الشیخان **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر نہیں مگر اسکو ایسے معجزے دیے گئے کہ انکے سبب سے آدمی ایمان لائے اور مجھکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہے یعنی قرآن جو خدا نے میری طرف بھیجا سو میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے تابعدار سب پیغمبروں سے زیادہ ہونگے شیخین اسکے راوی ہیں۔ **ف** یعنی ہر پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے کہ جس سے انکی راستی اور پیغمبری ثابت ہوجائے اور لوگ انپر ایمان لاویں لیکن حضرت کا بڑا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام سب معجزوں سے نرالا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور پیغمبروں کے معجزے باقی نہیں ہیں اور جب قیامت تلک باقی رہا تو ہر زمانے میں قیامت تک لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے سو اسی سبب سے حضرت نے فرمایا کہ میری امت سب پیغمبروں کی امتوں سے زیادہ ہوگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں فصاحت اور بلاغت کا بہت چرچا تھا سو اسلئے حضرت کو قرآن ملا اور کفار کو حکم ہوا کہ اگر تمکو انکی پیغمبری میں شبہہ ہو تو ایک سورۃ اسکے برابر بنا لاؤ سو نہ ہو سکا سب فصحاے عرب عاجز ہوگئے اور اعجاز قرآن کے سبب سے قرآن میں اختلاف نہیں پڑا گو اسلام میں بہت مذہب ہوگئے ہیں ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنا لیتا برخلاف توریت انجیل کے کہ انمیں معجزہ نہ تھا اسلئے ان میں تحریف ہوگئی حتی کہ اصل الفاظ کا پتا ملنا دشوار ہے ۔

(۶) **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ اخرجہ البخاری **ترجمہ** انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا بنی آدم کے بہتر اور بہتر زمانے والوں سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانے والوں سے یہانتک کہ میں

اور نہ ملنے والون مین سے ہوا جن سے ہوا۔ **ف** یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہین کہ مسلمان تھے۔

(۷) **وعنہ** رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ من زوایاہ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ فانا تلک اللبنۃ وانا خاتم النبیین اخرجہ الشیخان **ترجمہ** اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثل اور مجھسے پہلے پیغمبرون کی مثل اُس مرد کی مثل ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اُسکو پورا بنایا اور اُسکو خوب سجایا اور چمکایا مگر ایک اینٹ کا مکان اُسکے ایک گوشے مین خالی چھوڑ دیا اور لوگ اس مکان مین گھومنے لگے اُس سے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اس مکان مین اینٹ کیون نہ رکھی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور مینے پیغمبرون کو ختم کر دیا ہے شیخین اسکے راوی ہین۔

(۸) **وعن** انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٰتی باب الجنۃ یوم القیامۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک اخرجہ مسلم **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو مین کہون گا کہ دروازہ کھلے تو چوکیدار کہیگا کون ہے مین کہونگا کہ مین محمد ہون تو چوکیدار کہے گا کہ تجھی کو مجکو حکم ہوا ہے کہ کھولون کسی کیواسطے تجھسے پہلے مسلم اس کے راوی ہین۔

(۹) **وعن** ابن مسعود رض قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم انصرف فاخذ بید عبد اللہ بن مسعود حتی خرج بہ الی بطحاء مکۃ فاجلسہ ثم خط علیہ خطا ثم قال لا تبرحن من خطک فانہ سینتھی الیک رجال فلا تکلمھم فانھم لن یکلموک ثم مضی حیث اراد فبینا انا جالس فی خطی اذ اتانی رجال کانھم الزط اشعارھم واجسامھم لا اری عورۃ ولا اری قشرا وینتھون الی لا یجاوزون الخط ثم یصدرون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کان من اٰخر اللیل جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس فدخل علی خطی فتوسد فخذی فرقد وکان اذا رقد نفخ فبینا انا قاعد وھو متوسد فخذی اذا رجال علیھم ثیاب بیض اللہ اعلم ما بھم من الجمال فانتھوا الی فجلس طائفۃ منھم عند راسہ وطائفۃ عند رجلیہ ثم قالوا بینھم ما راینا عبدا قط اوتی مثل ما اوتی ھذا النبی ان عینیہ تنامان وقلبہ یقظان اضربوا لہ مثلا مثل سید بنی قصرا ثم جعل مادبۃ ودعا الناس الی طعامہ وشرابہ فمن اجابہ اکل من طعامہ وشرب من شرابہ ومن لم یجبہ عاقبہ قال ثم ارتفعوا واستیقظ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سمعت ما قال ھؤلاء وھل تدری من ھم قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ھم الملائکۃ قال فتدری ما المثل الذی ضربوہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال الرحمن بنی الجنۃ ودعا عبادہ الیھا

لِمَنْ اَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالْمُرَادُ بِالْقِشَرِ الثِّيَابُ اَيْ لَوْ اَرٰى عَوْرَةً مُنْكَشِفَةً مِنْهُمْ وَلَا اَرٰى عَلَيْهِمْ ثِيَابًا تُغَطِّي عَوْرَاتِهِمْ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھی پھر پھرے پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مکے کے پتھریلی زمین کی طرف نکلے پھر آپنے مجکو بٹھایا اور میری گرد لکیر کھینچی اور فرمایا کہ نکلیو اپنی لکیر سے سو مقرر شان یہ ہے کہ کچھ مرد تجھ تک پہونچینگے سو ان سے بات نہ کریو وہ تجھسے ہرگز کلام نہ کرینگے پھر آپ چلے گئے جہان چاہا سو جس حالت مین کہ مین اپنی لکیر مین بیٹھا تھا کہ اچانک کچھ مرد میرے پاس آئے گویا کہ وہ زط کی قوم مین سے تھے انکے بالون نے انکے بدن ڈھانکے ہوئے تھے نہ مین انکا ستر دیکھتا تھا اور نہ مین انپر کپڑا دیکھتا تھا مجھ تک پہونچتے تھے لیکن لکیر سے آگے نہ بڑھتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر جاتے تھے یہانتک کہ پچھلی رات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مین بیٹھا ہوا تھا پھر میری لکیر کے اندر داخل ہوئے اور میری ران پر سر رکھکر لیٹ گئے اور جب آپ سو جاتے تھے تو کھر اٹے لیتے تھے سو جس حالت مین کہ مین بیٹھا ہوا تھا اور آپ میری ران پر سر رکھکر سوئے ہوئے تھے کہ ناگہان کچھ مرد سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے خدا جانتا ہے جسقدر وہ خوبصورت تھے سو وہ مجھ تک پہونچے سو ان مین سے ایک گروہ حضرتؐ کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور ایک گروہ آپکے پاؤن کے پاس بیٹھ گیا پھر وہ آپس مین کہنے لگے کہ ہمنے ایسا بندہ کبھی نہین دیکھا کہ اسکو نعمت ملی ہو جو اس پیغمبر کو ملی مقرر اسکی دونو آنکھین سوتی ہین اور اسکا دل جاگتا ہے اسکی کوئی مثل بیان کرو اسکی مثل سردار کی سی مثل ہے جسنے محل بنایا پھر اسمین عام کھانا پکایا اور لوگون کو اپنے کھانے پینے کی طرف بلایا سو جسنے اسکا کہنا مانا اسنے اسکا کھانا کھایا اور پانی پیا اور جسنے اسکا کہنا نہ مانا اسکو اسنے سزا دی پھر وہ اٹھ گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے پھر فرمایا تونے سنا جو انہون نے کہا اور کیا تو جانتا ہے یہ کون تھے مین نے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہین فرمایا وہ فرشتے تھے پھر فرمایا تو جانتا ہے کیا مطلب ہے اس مثال کا جو انہونے بیان کی مین نے کہا کہ خدا اور اسکا رسول خوب جانتے ہین فرمایا کہ خدا نے بہشت بنایا اور اپنے بندون کو اسکی طرف بلایا سو جسنے اسکا کہنا مانا وہ بہشت مین داخل ہوا اور جس نے اسکا کہنا نہ مانا اسکو عذاب کریگا ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو صحیح کہتے ہین اور مراد ساتھ قشر کے کپڑا ہے یعنے نہ مین نے انکا کوئی ستر کھلا ہوا دیکھا اور نہ مین نے انپر کوئی کپڑا دیکھا جو انکے سترون کو ڈھانکے ہو۔

(١٠) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا نَفْسِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰنَ يَا عُمَرُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عمر فاروقؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے تو عمرؓ نے کہا یا حضرت آپ میرے نزدیک ہر چیز سے زیادہ تر پیارے ہو سوائے میری جان کے یعنی مین آپکو بنی

جان سے زیادہ محبوب نہیں رکھتا تو حضرت صلے اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں ہے ایمان کامل قسم ہے اسکی جسکے قابو میں میری جان ہے
یہانتک کہ ہوں میں تیرے نزدیک بہت پیارا تیری جان سے تو عمر فاروقؓ نے کہا کہ مقرر شان یہ ہے کہ اب آپ میرے نزدیک
میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے عمر اب تیرا ایمان کامل ہوا بخاری اسکے راوی
ہین۔

(۱۱) **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاتِيَنَّ عَلَى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِي اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ فَاَوَّلُوْهُ عَلٰى اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لَهُمْ نَفْسَهٗ اِلَيْهِمْ وَعَرَّفَهُمْ بِمَا يَحْدُثُ بَعْدَهٗ مِنْ تَمَنِّي لِقَائِهٖ عِنْدَ فَقْدِهِمْ مَا كَانُوْا يُشَاهِدُوْنَ مِنْ بَرَكَاتِهٖ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو میں محمد کی جان ہے کہ البتہ تم میں سے کسی پر ایک دن آویگا اور مجکو نہ دیکھے گا پھر بیشک میرا دیکھنا اسکے نزدیک محبوب تر ہوگا اُسکے گہروالوں اور مال سے باوجود مال اور گہروالوں کے سو اصحاب نے اسکی یہ تعبیر کہی کہ حضرت نے حدیث میں اپنی موت کی خبر دی ہے اور انکو بتلایا کہ لوگ آپ کی وفات کے بعد آپکی ملاقات کی آرزو کرینگے جو آپکی برکتوں کا مشاہدہ کیا کرتے تہے اُنپر اللہ کا درود اور سلام ہو۔ **ف** اس مین اشارہ ہے کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانتے حضرت کی صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو حضرت کی صحبت اپنے اہل عیال اور مال سے زیادہ محبوب تھی شیخین اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ مسلم کے ہین۔

(۱۲) **وعنه** رض قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ **ترجمہ** اورانہیں سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا یا حضرت آپکو پیغمبری کب ملی فرمایا کہ مجکو پیغمبری ملی اور حالانکہ آدم روح اور جسم کے درمیان تہے یعنی ابھی انکا جسم زمین پہ پڑا ہوا تھا انکے روح نے انکے جسم سے تعلق نہین پکڑا تھا۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو صحیح کہا ہے۔

(۱۳) **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِي اِلَّا بِخَيْرٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي كِتَابِ الْغَيْرَةِ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ مَعْنًى لِلْقَرِيْنِ الْمُصَاحِبِ وَكُلُّ اِنْسَانٍ مَعَهٗ قَرِيْنٌ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يَاْمُرُهٗ بِالْخَيْرِ وَيَحُثُّهٗ عَلَيْهِ وَقَرِيْنٌ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ يَاْمُرُهٗ بِضِدِّ ذٰلِكَ وَيَحُثُّهٗ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر کہ ایک شیطان اسکا ساتھی اُسکے ساتھ رہنے والا مقرر کیا گیا ہے اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی اسکے ساتھ رہنے والا مقرر کیا گیا ہے لوگون نے کہا کہ کیا آپکے

ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ ہر ایک کے ساتھ ہے آپنے فرمایا میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے مجکو اسپر غالب کر دیا ہے
سو وہ مسلمان ہو گیا ہے تابعدار ہے سو مجکو نیکی کے سوائے اور کچھ نہیں بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت
کا ساتھی شیطان مسلمان ہو گیا تھا اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا کہ پیغمبروں کے سوائے اور کوئی گناہوں سے
معصوم نہیں مسلم اسکے راوی ہیں اور پہلے گذر چکی ہے کتاب الغیرۃ میں حدیث عائشہؓ کی اسکے معنے میں اور قرین
ساتھی کو کہتے ہیں اور ہر آدمی کے ساتھ ایک فرشتہ ساتھی ہے جو اسکو نیکی بتلاتا ہے اور اسکی رغبت دلاتا ہے اور ایک
شیطان اسکا ساتھی ہے جو اسکو بدکام بتلاتا ہے اور اسکی رغبت دلاتا ہے۔

(۱۴) **وَعَنْ** انسؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیَّ رُوْحِیْ
حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاؤدَ۔ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان
نہیں جو مجکو سلام کہے مگر کہ اللہ تعالیٰ میری روح مجکو پہیر دیتا ہے یہانتک کہ میں اسکو جواب دیتا ہوں ابو داؤد اسکے
راوی ہیں **ف** یہ معنے نہیں کہ آپکا روح بدن میں نہیں ہوتا اسوقت پہر آتا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم رب العزت کے مناجات میں مشغول ہوتے ہیں سو روح پہیر دینے سے آپکا ہوش میں آنا ہے اس استغراق
سے اس حالت

(۱۵) **وَعَنْہُ** قَالَ لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَضَاءَ مِنْہَا
کُلُّ شَیْءٍ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اَظْلَمَ مِنْہَا کُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَیْدِیَنَا مِنْ دَفْنِہٖ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا اَخْرَجَہُ
التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انہیں سے روایت ہے کہ جسدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں داخل ہوئے تہے اسدن
مدینے کی ہر چیز روشن ہو گئی تہی پہر جسدن آپکا انتقال ہوا تو اسکی ہر چیز سیاہ ہو گئی اور ہمنے آپکے دفن سے ہاتھ
نہیں جہاڑے تہے یہانتک کہ ہمنے اپنے دلوں کو مخالف پایا ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** یعنے انہیں شک
شکوک پیدا ہونے لگے۔

(۱۶) **وَعَنْ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضؓ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبِّ اِنَّہُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ
فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وَقَوْلَہٗ اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّکَ
اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اَللّٰہُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَکٰی فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَا جِبْرِیْلُ اِذْہَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ
وَرَبُّکَ اَعْلَمُ فَسَلْہُ مَا یُبْکِیْہِ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ فَسَاَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا قَالَ وَہُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا جِبْرِیْلُ اِذْہَبْ
اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَہٗ اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی کہ اے میرے رب انہوں نے بہت آدمیوں کو گمراہ کر دیا ہے سو جو میری تابع ہوا وہ میرا
ہے اور جسنے میری نافرمانی کی تو تو بہت بخشنے والا ہے مہربان اور یہ آیت پڑہی اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں

اور اگر تو انکو بخشدے تو بیشک تو ہے غالب حکمت والا حضرت نے اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور کہا الٰہی میری امت کو بخشدے اور رونے لگے تو اللہ عز وجل نے فرمایا کہ اے جبریل محمد کے پاس جا اور تیرا رب خوب جانتا ہے اور ان سے پوچھ کہ آپکے رونیکا کیا سبب ہے تو جبریل نے آکر آپ سے پوچھا پھر جبریل خدا کو خبر دی جو کہا تھا اور اللہ جانتا ہے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اے جبریل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور اُن سے کہدے کہ ہم آپکو آپکی اُمت کے حق مین راضی کرینگے اور رنجیدہ نہ کرینگے مسلم اسکے راوی ہین ۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِیْ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَمَنَاقِبِهِمْ وَفِیْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

تیسرا باب اصحاب کے فضائل ومناقب کے بیان مین اور اسمین پانچ فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ فَضَائِلِهِمْ عَلَی الْاِجْمَالِ

پہلی فصل

انکے مجمل فضائل کے بیان مین

(۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا اَدْرِیْ اَذَکَرَ بَعْدَ قَرْنِهٖ قَرْنَیْنِ اَوْ ثَلٰثَةً ثُمَّ اِنَّ بَعْدَکُمْ قَوْمًا یَشْهَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْهَدُوْنَ وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَنْذِرُوْنَ وَلَا یُوْفُوْنَ وَیَظْهَرُ فِیْهِمُ السِّمَنُ زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ وَیَحْلِفُوْنَ وَلَا یُسْتَحْلَفُوْنَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةِ الشَّیْخَیْنِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مِثْلُهٗ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهٗ وَیَمِیْنُهٗ شَهَادَتَهٗ القرن اهل العصر وهی الامة فی کل عصر من الاعصار کلما انقضی عصر من هذه الناس سواء طال وقصر واراد بقوله قرنی اصحابه صلی اللّٰه علیه وسلم وقوله ویظهر فیهم السمن یعنی انه اراد انهم یحبون التوسع فی الماکل والمشارب وهو سبب السمن وقیل المعنی انهم یحبون الاستکثار من الاموال ویدعون ما لیس لهم من الشرف ویتفوهون بما لیس معهم من الخیر کانه استعار السمن للاستکثار عن الیمین فی الابدان

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوئے ہین اور انکے شاگرد اور صحبت یافتہ ہین یعنے تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے ہین اور انکے ہمصحبت ہین یعنے تبع تابعین عمران نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ آپنے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانون کو بہتر کہا یا تین کو پھر ان تین زمانون کے بعد لوگ آوینگے کہ گواہی دینگے بدون گواہی مانگے اور خیانت کرینگے امانت نہ رکھے جاینگے نذر مانینگے اور پوری نہ کرینگے اور ظاہر ہوگا انمین موٹاپا اور ایک روایت مین ہے اور قسم کہا وینگے بدون قسم مانگے پانچون اسکے راوی ہین اور شیخین اور نسائی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ انمین سے ایک کی گواہی انکی قسم

مشتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی۔ اور قرن ایک زمانے کا نام ہے اور وہ ایک امت ہے ایک زمانے مین زمانون
مین سے جب ایک زمانہ گذر چکے تو اُسکے لوگون کو قرن کہا جاتا ہے برابر ہے کہ دراز ہو یا چھوٹا اور قرنی سے مراد حضرت
کی کے صحاب ہین اور یہ جو فرمایا کہ انمین مٹاپا ظاہر ہوگا تو احتمال ہے کہ مراد یہ ہے کہ کھانے پینے مین کشادگی اور فراغت
پیدا ہو گئے اور یہ اسباب موٹے ہونیکے ہین اور بعضون نے کہا معنے یہ ہین کہ چاہینگے کہ مال بہت ہو اور کمینے ہو کر دعوے شرافت
کا کرینگے اور فخر کرینگے اس چیز کا جو ان مین نہوگی گویا کہ حالات کے مٹاپے کو بدون مٹاپے کے لئیے استعارہ کیا **ف**
جلال الدین سیوطی نے شرح بخاری مین کہا کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع کا نام ہے بعضی کہتے ہین کہ قرن ساٹھ
برس کا ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی کچھ مدت مقرر نہین سو حضرت کا اور صحابہ
کا زمانہ ابتدا نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایکسو ستر برس مین آخر ہوا اور
تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوا اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی
شروع کی اور دین الٹ پلٹ گیا اور دیانت مین ہمیشہ کمی ہوتی گئی اب تک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد اسکے بدی غالب
ہوگی اور فتنہ فساد زیادہ ہوگا خیریت کم ہوگی اور یہ مطلب نہین کہ خیریت بالکل نہین رہیگی اسواسطے کہ امت محمدی سب کی
سب قیامت تک کبھی گمراہ نہ ہوگی ہر زمانے مین کچھ اہل حق قایم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہون اسیواسطے اہل سنت
کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل صحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ مین بے انکار اور بے تکرار رایج تھا وہ حق ہے
اور مقبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل ان تین زمانون مین بے انکار رایج نہ تھا وہی بدعت ہے اسکو ہرگز قبول نہ کرنا چاہیے
اور عاقل آدمی اس قاعدے کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہو چکی ہین اور ہونگی انکی برائی اور گمراہی بخوبی
سمجھ جاوے اور یہ جو کہا کہ گواہی دینگے بدون گواہی مانگے یعنے انکو خوف خدا اور خوف قیامت نہین رہیگا بلکہ آخرت
کو بھول جاوینگے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے ریاضت اور محنت کو چھوڑ کر بدن کی آرایش مین مشغول ہونگے
اور بندہ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹ بولنے کی کچھ پرواہ نہ کرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار
ہو جاوینگے بدون خواہش مدعی کے تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی کی
رسم و راہ کو قبول نہ کرین۔

(٢) **وعن** جابر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمس النار مسلمًا رآني ورأى من رآني اخرجه الترمذي
ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ نہ چھوئیگی اُس مسلمان کو جس نے مجھے دیکھا یا
جسنے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ترمذی اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے اصحاب اور تابعین کی کمال
فضیلت ثابت ہوئی۔

(۳) وعن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل
احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ اخرجہ مسلم **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ نہ برا کہو نہ گالی دو میرے اصحاب کو سو قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم احد پہاڑ کے
برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو انکے تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نہ ملے بلکہ اسکے آدھے کے برابر بھی نہ ملے مسلم اسکے
راوی ہین **ف** اس حدیث سے اصحاب کی کمال تعریف معلوم ہوئی اور معلوم ہوا کہ انکی عبادت کے برابر کسی کی عبادت
تا قیامت نہین ہوسکتی پھر ایسے دین کے سرداروں کو برا کہنا بڑی سخت بے ایمانی ہے۔

(۴) وعن ابی موسی رض قال صلینا المغرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قلنا لو جلسنا حتی نصلی معہ العشاء
فجلسنا فخرج علینا فقال ما زلتم ههنا قلنا نعم قال احسنتم او اصبتم ثم رفع راسہ الی السماء وکان کثیرا ما یرفع راسہ الی السماء فقال
النجوم امنۃ للسماء فاذا ذہبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنۃ لاصحابی فاذا ذہبت اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی
امنۃ لامتی فاذا ذہب اصحابی اتی امتی ما یوعدون اخرجہ مسلم الامنۃ جمع امین وھو الحافظ **ترجمہ** ابوموسے رض
سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہمنے کہا کہ اگر ہم عشا کی نماز پڑھنے تک
یہین بیٹھے رہین تو خوب ہو سو ہم وہین بیٹھے رہے پھر حضرت ہمپر نکلے اور فرمایا کہ تم جب سے یہین بیٹھے ہو ہمنے کہا کہ ہان
کہ تمنے بہت اچھا کیا پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ اور آپ آسمان کی طرف بہت سر اٹھایا کرتے تھے اور فرمایا کہ تارے
آسمان کی پناہ ہین پھر جب تارے جاتے رہینگے آسمان پر آویگا جسکا وعدہ ہوا یعنے ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور مین پناہ
ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آجاویگا میرے اصحاب پر جسکا انکو وعدہ ہوا یعنے اختلاف پڑجائیگا
اور میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کی پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آوے گا میری امت پر جسکا انکو وعدہ ہوا
یعنے فساد اور بدعت عالم مین ظاہر ہو گی مسلم اسکے راوی ہین **ف** حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہ ہوتا حضرت
سے حل ہوجاتا حضرت کے بعد اصحاب مین اختلاف ہوا اول خلافت مین پھر جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو انکی برکت سے
فساد اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہوگیا۔ یہ حدیث معجزہ ہے
کہ جیسے آئندہ بات کی خبر دی ویسے ہی ہوا اور امنۃ جمع امین کی ہے اور امین نگہبان کو کہتے ہین۔

(۵) وعن بریدۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یموت من اصحابی بارض الا بعث
لہم نورا وقائدا یوم القیمۃ اخرجہ الترمذی **ترجمہ** بریدہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
میرے اصحاب مین کسی زمین مرجاوے وہ انکے لئے قیامت کے دن نور اور قائد اٹھایا جائیگا یعنے جو انکو کھینچ کر بہشت مین لے
جائیگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وعن سعید بن المسیب عن عمر رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سالت ربی عز وجل عن

شتابی کرے گی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی - اور قرن ایک زمانے کا نام ہے اور وہ ایک امت ہو ایک زمانے مین ہو اور ان
مین سے جب ایک زمانہ گذر چکے تو اُسکے لوگون کو قرن کہا جاتا ہے برابر ہے کہ دراز ہو یا چھوٹا اور قرنی سے مراد حضرت
کے صحابہ ہین اور یہ جو فرمایا کہ انمین مٹاپا ظاہر ہوگا تو احتمال ہے کہ مراد یہ ہے کہ کھانے پینے مین کشادگی اور فراغت
چاہینگے اور یہ اسباب موٹے ہونیکے ہین اور بعضون نے کہا معنے ہین کہ چاہینگے کہ مال بہت ہو اور کمینے ہو کر دعوے شرافت
کا کرینگے اور فخر کرینگے اس چیز کا جو ان مین نہوگی گویا کہ حالات کے مٹاپے کو بدون مٹاپے کے لیئے استعارہ کیا **ف**
جلال الدین سیوطی نے شرح بخاری مین کہا کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع کا نام ہے بعضی کہتے ہین کہ قرن ساٹھ
برس کا ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی کچھہ مدت مقرر نہین سو حضرت کا اور صحابہ
کا زمانہ ابتدا نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایکسو ستر برس مین آخر ہوا اور
تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوا اُسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی
شروع کی اور دین الٹ پلٹ گیا اور بدعت مین ہمیشہ کمی ہوتی گئی ابتک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد اُسکے بدی غالب
ہوگی اور فتنہ فساد زیادہ ہوگا خیریت کم ہوگی اور یہ مطلب نہین کہ خیریت بالکل نہین رہیگی اسواسطے کہ امت محمدی سب کی
سب قیامت تک کبھی گمراہ نہوگی ہر ہر زمانے مین کچھہ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہون اسیواسطے اہل سنت
کا قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ مین بے انکار و بے تکرار رایج تھا وہ حق ہے
اسکو قبول کیا چاہیئے اور جو قول و فعل ان تین زمانون مین بے انکار رایج نہ تھا وہی بدعت ہے اُسکو ہرگز قبول نہ کرنا چاہیئے
اگر عاقل آدمی اس قاعدے کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہو چکی ہین اور ہونگی انکی برائی اور گمراہی بخوبی
سمجھ جاوے اور یہ جو کہا کہ گواہی دین گے بدون گواہی مانگے یعنے انکو خوف خدا اور خوف قیامت نہین رہیگا بلکہ آخرت
کو بھول جاوینگے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے ریاضت اور محنت کو چھوڑ کر بدن کی آرایش مین مشغول ہونگے
اور بندہ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹ بولنے کی کچھہ پرواہ نہ کرینگے ناحق گواہی دینیکو مستعد
ہو جاوینگے بدون خواہش مدعی کے تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی کی
رسم و راہ کو قبول نہ کرین -

(۲) **وعن** جابر رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمس النار مسلما رآنی او رأی من رآنی اخرجہ الترمذی

ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ نہ چھوئیگی اُس مسلمان کو جس نے مجھے دیکھا یا
جسنے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ترمذی اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے اصحاب اور تابعین کی کمال
فضیلت ثابت ہوئی -

(٣) **وعن** ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا اصحابي فوالذي نفسي بيده لو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه اخرجه مسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ برا کہو نہ گالی دو میرے اصحاب کو سو قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو انکے تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نہ ملے بلکہ اسکے آدھے کے برابر بھی نہ ملے مسلم اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے اصحاب کی کمال تعریف معلوم ہوئی اور معلوم ہوا کہ انکی عبادت کے برابر کسی کی عبادت تا قیامت نہین ہو سکتی پھر ایسے دین کے سردارون کو برا کہنا بڑی سخت بے ایمانی ہے۔

(٤) **وعن** ابي موسى رض قال صلينا المغرب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قلنا لو جلسنا حتى نصلي معه العشاء فجلسنا فخرج علينا فقال ما زلتم ههنا قلنا نعم قال احسنتم ثم رفع راسه الى السماء وكان كثيرا ما يرفع راسه الى السماء فقال النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتى السماء ما توعد وانا امنة لاصحابي فاذا ذهبت اتى اصحابي ما يوعدون واصحابي امنة لامتي فاذا ذهب اصحابي اتى امتي ما يوعدون اخرجه مسلم الامنة جمع امين وهو الحافظ **ترجمہ** ابو موسے رض سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہمنے کہا کہ اگر ہم عشا کی نماز پڑھنے تک یہین بیٹھے رہین تو خوب ہو سو ہم وہین بیٹھے رہے پھر حضرت ہمپر نکلے اور فرمایا کہ تم جب سے یہین بیٹھے ہو ہمنے کہا کہ ہان کہا کہ تمنے بہت اچھا کیا پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ اور آپ آسمان کی طرف بہت سر اٹھایا کرتے تھے اور فرمایا کہ تارے آسمان کی پناہ ہین پھر جب تارے جاتے رہینگے آسمان پر آویگا جسکا وعدہ ہوا یعنے ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا انکو وعدہ ہوا یعنے اختلاف پڑجایگا اور میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کی پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آوے گا میری امت پر جسکا انکو وعدہ ہوا یعنے فساد اور بدعت عالم مین ظاہر ہوگی مسلم اسکے راوی ہین **ف** حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہ ہوتا حضرت سے حل ہو جاتا حضرت کے بعد اصحاب مین اختلاف ہوا اول خلافت مین پھر جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو انکی برکت سے فساد اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالم گیر ہو گیا۔ یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسے آئندہ بات کی خبر دی ویسے ہی ہوا اور آمنہ جمع امین کی ہے اور امین نگہبان کو کہتے ہین۔

(٥) **وعن** بريدة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يموت من اصحابي بارض الا بعث لهم نورا وقائدا يوم القيمة اخرجه الترمذي **ترجمہ** بریدہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے اصحاب مین کسی زمین مرجاوے وہ انکے لئے قیامت کے دن نور اور قائد اٹھایا جاویگا یعنے جو انکو کھینچ کر بہشت مین لیجاویگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(٦) **وعن** سعيد بن المسيب عن عمر رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سألت ربي عز وجل عن

اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی الی یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضها اقوی من بعض ولکل نور فمن اخذ بشیء مما ھم علیہ من اختلافھم فھو عندی علی ھدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم اخرجہ رزین **ترجمہ** سعید بن مسیب سے روایت ہے اُنسے روایت کی عمر رض سے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ مین نے اپنے رب عز وجل سے سوال کیا کہ میرے بعد میرے اصحاب کے اختلاف کا کیا حال ہوگا تو خدا نے مجھے حکم بھیجا کہ اے محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک بجائے تارون کے ہین آسمان مین بعضے قوی تر ہین بعض سے اور ہر ایک کیواسطے روشنی ہے سو جسنے لیا انکی کسی اختلافی بات کو تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک اصحاب مثل تارون کے ہین تم انین سے جسکی پیروی کروگے راہ پاؤگے رزین اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ تَفْصِیْلِ فَضَائِلِھِمْ وَمَنَاقِبِھِمْ وَفِیْہِ فَرْعَانِ

دوسری فصل اُنکے فضائل اور مناقب کی تفصیل کے بیان مین اور اسمین دو فرع ہین

اَلْفَرْعُ الْاَوَّلُ فِیْمَا اشْتَرَکَ فِیْہِ جَمَاعَۃٌ مِّنْھُمْ

پہلی فرع

ان فضائل مین جنمین ایک جماعت اصحاب کی شریک ہے

(۱) عن سعید بن زید رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ابوبکر رض فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وطلحۃ فی الجنۃ والزبیر فی الجنۃ وسعد بن مالک فی الجنۃ وعبد الرحمن بن عوف فی الجنۃ وابو عبیدۃ بن الجراح فی الجنۃ وسکت عن العاشر فقالوا من العاشر فقال سعید بن زید یعنی نفسہ ثم قال واللہ لمشھد رجل منھم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغبر فیہ وجھہ خیر من عمل احدکم ولو عمر عمر نوح اخرجہ ابوداؤد وھذا لفظہ والترمذی **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تہے کہ ابوبکر بہشتی ہین اور عمر بہی بہشتی ہین اور عثمان بہی بہشتی ہین اور علی بہی بہشتی ہین اور طلحہ بہی بہشتی ہین اور زبیر بہی بہشتی ہین اور سعد بن مالک بہی بہشتی ہین اور عبد الرحمن بن عوف بہی بہشتی ہین اور ابو عبیدہ بن جراح بہی بہشتی ہین اور دسوین سے حضرت چپ رہے تو لوگون نے فرمایا کہ دسوان کون ہے فرمایا کہ سعید بن زید یعنے راوی اس حدیث کے پہر قسم ہے اللہ کی البتہ انمین سے کسی کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونا کسی جگہ جسمین

اسکا منہ غبار آلودہ ہو بہتر ہے تم کسی کے عمل سے اگرچہ اسکو نوح کی عمر ملے یعنے اور وہ اتنے اتنی عمر عمل کرے ابوداؤد
اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہین ۔

(۲) وعن انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدھم فی امر اللہ
تعالی عمر واصدقھم حیاء عثمان واقضاھم علی واعلمھم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضھم زید بن ثابت
واقرأھم ابی بن کعب ولکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابوعبیدۃ بن الجراح وما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء
اصدق لھجۃ من ابی ذر شبہ عیسی علیہ السلام فی ورعہ فقال عمر رض فنعرف ذلک لہ قال نعم فاعرفوہ لہ رضی اللہ عنہم
اجمعین اخرجہ الترمذی الخضراء السماء واظلالھا تغطیتھا لما تحتھا والغبراء الارض واقلالھا حملھا لما فوقھا واللھجۃ
اللسان والنطق ۔ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین زیادہ تر رحم کرنیوالے
میری امت پر ابوبکر صدیق ہین اور خدا کے دین مین سب سے سخت تر خدا کے دین مین عمر ہین اور ان سب مین زیادہ تر شرم
والے عثمان ہین اور انمین عمدہ تر فیصلہ کرنیوالے علی ہین اور انمین زیادہ تر حلال وحرام کو جاننے والے معاذ بن جبل
ہین اور انمین زیادہ تر علم وراثت کو جاننے والے زید بن ثابت ہین اور انمین زیادہ تر قاری قران کے ابی بن کعب ہین
اور ہر امت کا ایک امین ہوا کرتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہین اور نہین ڈھانکا آسمان نے اور
نہین اٹھایا زمین نے جو زیادہ تر سچ بولنے والا ہو ابوذر سے جو اپنی پرہیزگاری مین عیسے علیہ السلام سے زیادہ تر مشابہ ہے
عمر فاروق نے کہا کیا ہم یہ بات ابوذر کو یہ بات معلوم کرا دین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان اسکو معلوم کرا دو
راضی ہوا اللہ ان سب سے ترمذی اسکے راوی ہین اور خضراء سے مراد آسمان ہے اور اظلال سے مراد اسکا ڈھانک لینا ہے
اس چیز کو جو اسکے نیچے ہے اور غبراء سے مراد زمین ہے اور اسکا اقلال اسکا اٹھانا ہے اس چیز کو جو اسکے اوپر ہے
اور لہجہ کے معنے ہین زبان اور بولنا ۔

(۳) وعن حذیفۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا ادری ما قدر بقائی فیکم فاقتدوا
بالذین من بعدی واشار الی ابی بکر وعمر رض واھتدوا بھدی عمار وما حدثکم ابن مسعود فصدقوہ اخرجہ الترمذی
الھدی السمت والطریقۃ والسیرۃ ترجمہ حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نہین
جانتا کب تک تم مین زندہ رہونگا سو پیروی کرنا ان دو شخصون کی جو میرے بعد ہین اور اشارہ کیا طرف ابوبکر اور عمر رض
کے اور راہ پاؤ ساتھ طریقے عمار کے اور جو ابن مسعود تم سے حدیث بیان کرے اسکو سچا جانو ترمذی اسکے راوی ہین اور
ھدے کے معنے ہین عادت اور طریقہ اور خصلت ۔

(۴) وعن جابر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری اللیلۃ رجل صالح کان ابابکر نیط برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا تَنُوْطُ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ فَھُمْ وُلَاۃُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ قَوْلُہٗ نِیْطَ اَیْ عُلِّقَ بِہٖ وَضُمَّ اِلَیْہِ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات کو ایک نیک مرد خواب میں دکہلایا گیا گویا کہ ابوبکر صدیقؓ حضرت صلی اللہ کے ساتھ جوڑے گئے ہیں اور عمر فاروق ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ جوڑے گئے اور عثمانؓ عمر کے ساتھ ملائے گئے ہیں کہا جابرؓ نے سو جب ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھے تو ہمنے کہا کہ نیک مرد تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور ملایا جانا بعض کا ہر ساتھ بعض کے سو وہ والی ہونگے اُس کام کے جسکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے بہیجا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں قول اسکا نیط کے معنی ہیں لٹکایا گیا ساتھ اسکے اور جوڑا گیا طرف اُسکی **ف** مراد اس حدیث میں خلافت ہے یعنے یہ لوگ آپکے بعد خلیفے ہونگے۔

(۵) **وَعَنْ** جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُنِیْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَیْصَاءِ امْرَاَۃِ اَبِیْ طَلْحَۃَ رض وَسَمِعْتُ خَشْخَشَۃً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالُوْا بِلَالٌ وَرَاَیْتُ قَصْرًا بِفِنَائِہٖ جَارِیَۃٌ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَہٗ فَاَنْظُرَ اِلَیْہِ فَذَکَرْتُ غَیْرَتَکَ فَوَلَّیْتُ مُدْبِرًا فَبَکٰی عُمَرُ رض وَقَالَ عَلَیْکَ اَغَارُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ الْخَشْخَشَۃُ صَوْتُ السِّلَاحِ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے تئین دیکہا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں رمیصا ابوطلحہ کی بی بی نظر پڑی اور میں نے جوتی کی آہٹ سنی تو میں نے کہا یہ کون ہے یعنے کس کی جوتی کی آواز ہے تو فرشتوں نے کہا یہ بلال ہے اور میں ایک محل دیکہا کہ اسکے صحن میں ایک عورت ہے تو میں نے کہا کہ یہ کس کا محل ہے فرشتوں نے کہا کہ عمر بن خطاب کا ہے سو میں نے چاہا کہ اُسکے اندر جاؤں اور اسکو دیکہوں پہر مجکو تیرا رشک یاد پڑا اے عمر سو میں پہر آیا بہشت دیکر تو عمر فاروق رونے لگے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں آپ پر رشک کرتا شیخین اسکے راوی ہیں اور خشخشہ جوتی کی آہٹ کو کہتے ہیں **ف** اس حدیث میں ام سلیم کو جسکا رمیصا لقب ہے اور بلالؓ اور عمرؓ فاروق کو بہشت کی بشارت ہے۔

(۶) **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَکَ اَمَامِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا وَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ وَمَا اَحْدَثْتُ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَہٗ وَرَاَیْتُ اَنَّ لِلّٰہِ عَلَیَّ رَکْعَتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھِمَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ **ترجمہ** بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال تو کس سبب مجہسے پہلے بہشت میں پہونچ گیا سو میں بہشت میں داخل نہیں ہوا مگر کہ میں نے اپنے آگے تیری جوتی کی آواز سنی تو بلال نے کہا یا حضرت میں نے کبہی اذان نہیں دی مگر یہ کہ دو رکعت نماز پڑہی اور میں کبہی بیوضو نہیں ہوا مگر کہ میں نے اسیوقت وضو کرلیا اور میں نے اعتقاد کیا کہ اللہ کی دو رکعتیں مجہپر حق ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں کے سبب یہ رتبہ ملا ترمذی اسکے راوی ہیں

فِی لَیْلَۃٍ مُظْلِمَۃٍ فَخَرَجَا مِنْ عِنْدِہٖ فَاِذَا نُوْرٌ بَیْنَ اَیْدِیْھِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا نُوْرٌ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ۔ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہا کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر ایک اندہیری رات مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہے رہے پہر دونون آپکے پاس سے نکلے تو ناگہان نور کی دو مشعلین انکے آگے روشن ہو گئین اور جب دونون جدے جدے ہوے تو ایک مشعل دونون کے ساتہ ہو گئی بخاری اسکے راوی ہین۔

الفرع الثانی فی ذکر فضائلهم علی الانفراد وهو قسمان

دوسری فرع اونکے جدے جدے فضائل کے بیان مین اور وہ دو قسم ہین

القسم الاول فی الرجال

پہلی قسم مردون کے بیان مین

ابوبکر الصدیق رض **ابوبکر صدیق کے فضائل کا بیان**

(۱) عن عائشة رض قالت دخل ابوبکر علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له صلی الله علیه وسلم انت عتیق الله من النار قالت فمن یومئذ سمی عتیقا اخرجه الترمذی ـــ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیقؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو حضرت نے اون سے فرمایا کہ تم کو بشارت ہو کہ تمکو آزاد کر دیا ہے اللہ نے آگ سے کہا عائشہ نے سو اوسی دن سے اونکا نام عتیق رکھا گیا یعنی آگ سے آزاد کئے گئے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی جبرئیل فاخذ بیدی فارانی باب الجنة الذی تدخل منه امتی فقال ابوبکر رض یا رسول الله وددت انی کنت معک حتی انظر الیه فقال اما انک یا ابابکر اول من یدخل الجنة من امتی اخرجه ابوداود ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آیا سو اوسنے میرا ہاتھ پکڑا اور مجکو بہشت کا وہ دروازہ جس سے میری امت داخل ہوگی دکھلایا تو ابوبکر نے کہا کہ یا رسول اللہ مین دوست رکھتا ہون کہ آپکے ساتھ ہوتا تاکہ مین بھی وہ دروازہ دیکھتا۔ تو حضرت نے فرمایا خبردار ہو اے ابوبکر کہ مقرر میری امت مین سے پہلے پہل تو ہی بہشت مین داخل ہوگا ابوداود اس حدیث کے راوی ہین۔

(۳) وعنه رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناه بها ما خلا ابابکر فان له عندنا یدا یکافیه الله تعالی بها یوم القیمة وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر وما عرضت الاسلام علی احد الا کانت له کبوة الا ابابکر فانه لم یتلعثم ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا الا وان صاحبکم خلیل الله تعالی اخرجه الترمذی **یقال** کبا الفرس اذا اخر لوجهه والمراد ان الصدیق لم یتردد فی تصدیقه صلی الله علیه وسلم والتلعثم التردد فی القول والفعل وتلعثم فیه وقوله ولو کنت متخذا خلیلا الی اخره حاصله ان الخلة تلازم فضل مراعاة الخلیل وقیام بحقه واشتغال القلب بامره فاخبر صلی الله علیه وسلم انه لیس عنده فضل مع خلة الحق للخلق لاستغراق قلبه بمحبة ربه فلا یحمل یزاد

الی غیرہٖ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کا ہمپر کوئی احسان نہین مگر کہ ہمنے اوسکو اوسکا بدلا دیدیا ہے سوائے ابوبکر کے اسواسطے کہ مقرر اونکا ہمپر ایک احسان ہے اوسکا بدلہ اونکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیگا اور مجھکو کسی کے مال سے ایسا فائدہ نہین دیا جیسا ابوبکر کے مال نے مجکو فائدہ پہونچایا اور یعنے اسلام کو کسی کے سامنے نہین کیا یعنے کسی کو مسلمان ہونے کے لئے نہین کہا مگر کہ وہ پیچھے ہٹا سوائے ابوبکر کے کہ مقرر انہون نے کچھ تردد نہین کیا اور اگر مین کسی کو اپنا جانی دوست ٹہیراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست ٹہیراتا۔ خبردار ہو اور البتہ تمہارا ساتھی اللہ تعالیٰ کا دوست ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ کہا جاتا ہے یعنے عرب کی بولچال مین کبا الفرس جبکہ اپنے منہ پر پیچھے ہٹ جائے اور مراد یہ ہے کہ صدیق اکبر نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق مین کچھ تردد نہ کیا تہا آتے ہی مسلمان ہوگئے تھے اور تلعثم کے معنے ہین قول اور فعل مین تردد کرنا سوچنا فکر کرنا اور یہ جو فرمایا کہ اگر مین کسی کو اپنا جانی دوست ٹہیراتا الخ تو مراد اس سے یہ ہے کہ خلت لازم پکڑ لی ہے فضیلت رعایت خلیل کو اور اوسکے حق کے ساتھ قایم ہونے کو اور اوسکے دل کے مشغول ہونے کو سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ آپکے نزدیک باوجود دوستی حق کے خلق کی دوستی کی کچھ فضیلت نہین واسطے مشغول ہونے آپکے دل کے اپنے رب کی محبت مین سو غیر اللہ کی طرف میل کرنے اور جھکنے کا کچھ احتمال نہین۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُکَائِہٖ اَنْ یُّخْبِرَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُیِّرَ فَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الْمُخَیَّرُ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ ھُوَ اَعْلَمَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبَابَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِیْ بَکْرٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ مقرر خدا نے اختیار دیا ہے اپنے بندہ کو دنیا اور آخرت مین سو اوس بندہ نے آخرت کو اختیار کیا تو ابوبکر صدیق رونے لگے ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بندہ کی خبر دی ہے جو اختیار دیا گیا (سو جب جلد حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے) کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ بندے تھے جو اختیار دئے گئے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب مین سے سوائے صدیق اکبر کے کوئی اس بہید کو نہ سمجھا (ہم سب مین زیادہ تر عالم وہی تھے) تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابوبکر ہے اور اگر مین اپنے رب کے سوائے کسی کو جانی دوست ٹہیراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست ٹہیراتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اور اوسکے درمیان ہے

اور خلت کے معنے ہین صداقت اور محبت جو محب کے دل مین گہسی ہوئی ہو جو محبوب کے ستر پر اطلاع کی باعث ہو ۱۲

مسجد کی طرف سب دروازے بند کر دیے جاوین مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین

وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل ابو بکر آخذ ابطرف ثوبہ حتی ابدی عن رکبتیہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم اما صاحبکم فقد غامر فسلم وقال انہ کان بینی وبین ابن الخطاب شیء فاسرعت الیہ ثم ندمت فسألتہ ان یغفر لی فابی فاقبلت الیک فقال یغفر اللہ لک یا ابا بکر ثلثا ثم ان عمر ندم فاتی منزل ابی بکر فقال اثم ابو بکر فقالوا لا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتمعر حتی اشفق ابو بکر فجثی علی رکبتیہ وقال یا رسول اللہ انا کنت اظلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت وواسانی بنفسہ ومالہ فہل انتم تارکون لی صاحبی مرتین او ثلثا قال فما اوذی بعدہا اخرجہ البخاری فامرای خاصم ولمعر تغیر اللون من الغضب **ترجمہ** ابو درداء سے روایت ہے کہا کہ

مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابو بکر صدیق سامنے سے آئے اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے یہانتک کہ اپنے گھٹنون کو ننگا کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر تمہارے صاحب نے تو اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہے یعنے ابو بکر صدیق نے پہر انہون نے سلام کیا اور کہا کہ میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی تہی مین انپر غصے ہوا پہر مین پچتایا پہر مینے عمر سے سوال کیا کہ میرا قصور معاف کر دین اُنہون نے معاف نہ کیا سو مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشے گا اے ابو بکر یہ تین بار فرمایا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے تو کہا کہ کیا گھر مین ابو بکر ہین گھر والون نے کہا کہ نہین پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تو حضرت کے چہرے مین غصہ ظاہر ہونے لگا یہانتک کہ صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنون کے بل عاجزی سے کھڑے ہو کر حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری طرف سے زیادتی ہوئی (یعنی عمر کا کچھ قصور نہین) تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مجکو تمہاری طرف پیغمبر کر کے بیجا سو تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہے (یعنی دل مین) اور ابو بکر نے کہا کہ تم سچے نبی ہو اور اوسنے میرے ساتھ اپنی جان و مال سے سلوک کیا تم لوگ میرے خاطر سے میرے ساتھی کو چھوڑ دوگے یعنی اوسکو کسی طرح رنج نہ پہونچاؤ دو یا تین بار آپنے یہ فرمایا پہر اوس دن کے بعد کسی نے اونکو رنج نہین دیا بخاری اسکے راوی ہین غامر کے معنے ہین جھگڑا کیا اور تمعر کے معنے ہین غصے سے رنگ کا بدل جانا ☆

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال لما اشتد بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم المرض قیل لہ فی الصلوۃ فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس فقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا ان ابا بکر رقیق القلب وانہ متی یقم مقامک لا یکاد یسمع الناس من البکاء فلو امرت عمر فقال مروا ابا بکر فلیصل فعاودتہ فقال مروہ فلیصل فانکن صواحب یوسف

☆ اس حدیث سے صدیق اکبر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ بِقَوْلِهِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ وَالنِّسَاءُ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ أَيْ إِنَّكُنَّ تُحَسِّنَّ لِلرَّجُلِ مَا لَا يَجُوزُ وَتَغْلِبْنَ عَلَى رَأْيِهِ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیماری کی شدت ہوئی تو آپ سے نماز کے لیے کہا گیا تو فرمایا کہ کہو ابوبکر سے کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے تو عائشہؓ نے کہا کہ ابوبکر نرم دل ہے اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھانے کو کہڑا ہوگا تو رونے لگے گا لوگ قرآن کی آواز نہ سن سکیں گے عمر کو فرمایئے کہ نماز وہ پڑھاوے حضرت نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے پھر وہی بات کہی فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھاوے کہ مقرر تم یوسفؑ کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو بخاری اسکے راوی ہیں۔ اور مراد یوسف کے ساتھ والی عورتوں سے عزیز کی عورت ہے اور وہ عورتیں جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے یعنی تم مرد کو ناجائز چیز اچھی کر دکھلاتی ہو اور اوس کی رائے پر غالب آتی ہو۔

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ كَشَفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق لوگوں کو نماز پڑہاتے تھے حضرت کی بیماری میں جس میں آپکا انتقال ہوا اور جب پیر کا روز ہوا اور لوگ نماز کی صفوں میں کہڑے تہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرے کا پردہ اوٹھایا اور ہماری طرف نظر کی اور حالانکہ آپ کہڑے ہتے گویا کہ آپکا چہرہ قرآن کا ورق تہا پہر مسکرائے اور ہنسے سو ہمنے قصد کیا کہ خوشی سے فتنے میں پڑیں یعنی نماز کو توڑ ڈالیں حضرت کے دیدار کے سبب سے تو صدیق اکبر اپنی ایڑیوں پر پیچہے ہٹے تاکہ پہلی صف میں پہونچیں اور انہوں نے گمان کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے باہر آنے والے ہیں تو حضرت نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ ڈالدیا پہر اوسی دن آپ فوت ہوئے۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ

لـه حضرت کی حیات میں صدیق اکبر نے پانچ دن لوگوں کو امامت سے نماز پڑہائی یہ اشارہ ہے صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تہا یعنی امامت حضرت کو اپنی زندگی میں صدیق اکبر کو دیا ۱۲

خَنَقًا شَدِيدًا فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَفَعَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَّبِّكُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عروہؓ سے روایت ہے کہ مینے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ نہایت سخت تکلیف جو کافرون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دی تھی وہ کیا ہے اوس نے کہا کہ مینے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور حالانکہ آپ نماز پڑہ رہے تہے سو اوسنے اپنی چادر کو آپ کی گردن مین ڈالا اور آپکا گلا سخت گھونٹا پہر ابوبکر آئے اور اُنہون نے اوسکو آپ سے ہٹایا پہر کہا کہ کیا تم مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس پر کہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور حالانکہ تمہارے پاس روشن نشانیان لایا ہے تمہارے رب کی طرف سے بخاری اسکے راوی ہین۔

وَعَنْ[9] سُفْيَانَ قَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ اَحَقَّ بِالْاِمَامَةِ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ خَطَّاَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ وَمَا اَرَاهُ اَنْ يَّنْفَعَهُ مَعَ هٰذَا عَمَلٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ سفیان سے روایت ہے کہا جو شخص کہے کہ علی مرتضے خلافت کے زیادہ ترحقدار تہے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق سے تو اوسنے ابوبکر اور عمر اور مہاجرین اور انصار کو گنہگار ٹہیرایا اور مین گمان کرتا کہ باوجود اسکے اوسکا کوئی عمل قبول نہ ہوگا ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

ذِكْرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضؓ
عمر فاروقؓ کے فضائل کا بیان

عَنْ[1] جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمَا اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہا کہ عمر فاروق نے ابوبکر سے کہا اے بہتر سب لوگون مین بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو ابوبکر نے کہا کہ جب تو نے یہ بات کہی تو البتہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تہے کہ نہین سورج چڑہا۔ اور نہ غروب ہوا کسی مرد پر جو بہتر ہو عمر رضی اللہ عنہ سے ترمذی اسکے راوی ہینؒ۔

وَعَنْ[2] ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی عزت دے اسلام کو ساتھ ایک مرد کے جو تیرے نزدیک دو مردون مین سے بہت پیارا ہو یعنی ساتھ ابوجہل کے یا عمر بن خطاب کے سو دونون مین بہت پیارے خدا کی طرف عمر فاروق تہے ترمذی اسکے راوی ہینؒ۔

لہ اس حدیث سے عمر فاروق کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲ عہ یعنی اسواسطے کہ وہ آپکی دعا کی برکت سے مسلمان ہوئے اور اونکے ساتھ اسلام کو بڑی عزت ہوئی ۱۲

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِیْہِ وَقَالَ فِیْہِ عُمَرُ اِلَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فِیْہِ عَلٰی نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ **ترجمہ** اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ تعالے نے عمر فاروق کے زبان اور دل پر حق کو ٹہیرایا ہے یعنے جو بات اونکی زبان سے نکلتی ہے حق نکلتی ہے اور کہا ابن عمر نے کہ لوگون پر کبھی کوئی حادثہ نہین اوترا کہ لوگون نے اوسمین (اپنی رائے سے) کچہ کہا ہو۔ اور عمر فاروق نے اوسمین کچہ کہا ہو مگر کہ اوسمین عمر کے قول کے موافق قرآن اوترا ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو صحیح کہا ہے۔

(۵) **وَعَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ یَقُوْلُ لِشَیْءٍ قَطُّ اِنِّیْ لَاَظُنُّہٗ کَذَا اِلَّا کَانَ کَمَا یَظُنُّ بَیْنَا عُمَرُ جَالِسٌ اِذْ مَرَّ بِہٖ رَجُلٌ جَمِیْلٌ فَقَالَ لَقَدْ اَخْطَاَ ظَنِّیْ وَاِنَّ ہٰذَا عَلٰی دِیْنِہٖ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ اَوْ لَقَدْ کَانَ کَاہِنَہُمْ عَلَیَّ الرَّجُلَ فَدُعِیَ لَہٗ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ لَقَدْ اَخْطَاَ ظَنِّیْ وَاِنَّکَ لَعَلٰی دِیْنِکَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ اَوْ لَقَدْ کُنْتَ کَاہِنَہُمْ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ فَقَالَ مَا رَاَیْتُ کَالْیَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِہٖ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْزِمُ عَلَیْکَ اِلَّا مَا اَخْبَرْتَنِیْ قَالَ کُنْتُ کَاہِنَہُمْ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ قَالَ فَمَا اَعْجَبُ مَا جَاءَتْکَ بِہٖ جِنِّیَّتُکَ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا یَوْمًا فِی السُّوْقِ اِذْ جَاءَتْنِیْ اَعْرِفُ فِیْہَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَاِبْلَاسَہَا وَیَاْسَہَا بَعْدَ اِیْنَاسِہَا وَلُحُوْقَہَا بِالْقِلَاصِ وَاَحْلَاسِہَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ عِنْدَ اٰلِہَتِہِمْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَہٗ فَصَرَخَ بِہٖ صَارِخٌ لَمْ اَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ اَشَدَّ صَوْتًا مِنْہُ یَقُوْلُ یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَصِیْحٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَوَثَبَ الْقَوْمُ فَقُلْتُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰی اَعْلَمَ مَا وَرَاءَ ہٰذَا ثُمَّ نَادٰی یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَصِیْحٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا اَنْ قِیْلَ ہٰذَا نَبِیٌّ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** سالم سے روایت ہے اوسنے اپنے بات سے روایت کی کہا کہ مینے عمر سے نہین سنا کہ کبھی کسی چیز کے حق مین کہا ہو کہ البتہ مین اوسکو اسطرح گمان کرتا ہون مگر کہ اوسیطرح ہوتا تہا جس طرح گمان کرتے تہے جس حالت مین کہ عمر فاروق بیٹہے ہوئے تہے کہ ایک مرد خوبصورت ونپر گذرا سو انہون نے کہا کہ البتہ مین گمان کرتا ہون کہ مقرر یہ شخص کفر کے وقت اپنے دین پر یا یون کہا کہ کفر کے زمانے مین اونکا کاہن تہا سو وہ مرد اونکے لیئے بلایا گیا تو عمر فاروق نے اوس سے کہا کہ البتہ میرا گمان ہے کہ مقرر تو کفر کے زمانے مین اپنے دین پر یا کہا کہ البتہ تو کفر کے زمانے مین اونکا کاہن تہا اوسنے کہا کہ مینے ایسا کبھی نہین دیکھا جیسا آج دیکھا کہ مسلمان مرد کو کوئی شخص ایسی بات سامنے کہے یعنے چونکہ مین مدت سے مسلمان ہو چکا ہوا ہون تو تمنے مجہکو کفر کی بات سے کیون عار دلائی تو عمر فاروق نے کہا کہ مین تجکو قسم دیتا ہون مگر کہ تو مجکو کچہ خبر دے اوسنے کہا کہ مین کفر کے وقت اونکا کاہن تہا عمر فاروق نے کہا بتلا کہ تیری جننی کیا عجب تر خبر تیرے پاس لائی اوسنے کہا جس حالت مین کہ مین ایک دن بازار مین تہا کہ ناگاہ وہ میرے پاس آئی مین اوسمین گھبراہٹ پہچانتا تہا اوسنے کہا کیا تو نے نہین دیکھا جنون کو اور اونکے گھبراہٹ کو اور اونکی امید کی کو بعد لگاؤ پیدا کرنے کے اور اونکو لاحق ہونے کو ساتہہ اونٹون کے اور اونکے پالانون کے عمر نے کہا کہ وہ سچا ہے جس حالت مین کہ مین اپنے بتون کے پاس سویا ہوا تہا کہ ناگاہ ایک شخص بچہڑا لایا اور اوسکو ذبح کیا تو اوسپر کسی چلانے والے

نے بلند آواز سے پکارا کہ مینے اوس سے زیادہ تر بلند آواز والا کبھی نہین سُنا کہتا تھا اے جلیح (جن کا نام ہے) ایک بات ہے بامراد ایک مرد خوش تقریر لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو لوگ (آواز سنتے ہی) اوٹھکر بھاگ گئے مینے کہا کہ مین تو اس جگہ کو نہین چھوڑونگا یہانتک کہ معلوم کرون جو اسکے پیچھے ہے پہر اوسنے پکارا اے جلیح ایک بات ہے مرادیابی کی ایک مرد خوش بیان لا الہ الا اللہ کہتا ہے پہر مین اوٹھا سو ہم کچھ دیر نہ ٹہیرے کہ کہا گیا کہ یہ پیغمبر ہے یعنے تہوڑے ہی دنون کے بعد آپ پیغمبر مشہور ہوے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ عُمَرَ رض قَالَ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحِجَابِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ وَفِي اُسَارٰى بَدْرٍ ترجمہ عمر سے روایت ہے کہ مین تین باتون مین اپنے رب سے موافق ہوا مین نے کہا یا حضرت اگر آپ مقام ابراہیم کو جاے نماز ٹہیراوین تو خوب ہو تو یہ حکم اوترا کہ ٹہیراؤ مقام ابراہیم کو جاے نماز اور مینے کہا یا حضرت آپکے پاس اند نیک آدمی بہی آتا ہے اور بد بہی سو اگر آپ مسلمانون کی ماؤن کو پردہ کا حکم کرین تو خوب ہو تو اوسیکے موافق آیت حجاب کی اوتری اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیان غیرت مین جمع ہوئین (یعنی حضرت سے زیادہ خرچ مانگنے لگین) تو مین نے کہا کہ اگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمکو طلاق دیدین تو نزدیک ہے کہ اونکا رب بدلے مین دے اونکو عورتین تمسے بہتر تو اسیطرح آیت اوتری شیخین اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے اور جنگ بدر کے قیدیون کے حق مین۔

وَهٰذِهٖ اَحَادِيْثُ مُشْتَرَكَةٌ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رض

اون حدیثون کا بیان جو ابو بکر اور عمر کی فضیلت مین مشترک ہین

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ يَرْعٰى فِيْ غَنَمِهٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ وَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ وَقَالَ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُؤْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّيْ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا بَقَرَةٌ تَتَكَلَّمُ فَقَالَ اِنِّيْ اُؤْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رض قَوْلُهٗ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ اَيْ مَنْ لَّهَا يَوْمَ الْفَزَعِ عِنْدَ الْفِتَنِ حِيْنَ يَتْرُكُهَا النَّاسُ هَمَلًا لَا رَاعِيَ لَهَا نُهْبَةً لِلذِّئَابِ وَالسِّبَاعِ فَجَعَلَ السَّبُعَ لَهَا رَاعِيًا لِكَوْنِهٖ مُنْفَرِدًا بِهَا

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک چرواہا اپنی بکریون کو چرا رہا

تہا کہ اوسپر بہیڑیا دوڑا تو اونمین سے ایک بکری لے گیا تو وہ چرواہا اوسکی تلاش مین اوسکے پیچہے گیا یہانتک کہ اوسنے اوسکو بہیڑیے سے چہڑا لیا تو بہیڑیے نے مڑکر اوسکی طرف دیکہا اور کہا کہ کون بہیڑ بکری کو درندے کے دن مین بچاویگا جبدن میرے سوائے اوسکا چروانے والا کوئی نہوگا تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بہیڑیا بہی کلام کرتاہے تو حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین اس بات پر ایمان[۱] لاتا ہون اور ابوبکر اور عمر بہی ایمان لاتے ہین اور حالانکہ ابوبکر اور عمر وہان موجود نہ تہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین آور مسلم کے نزدیک ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانک رہا تہا اوسپر بوجہ لادے ہوئے کہ بیل نے مڑکر اوسکی طرف دیکہا سو کہا کہ مین اس بوجہ لادنے کیواسطے پیدا نہین ہوا مین تو کہیتی کرنے کے واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بہی بولتا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر مین اس بات پر ایمان لاتا ہون اور ابوبکر اور عمر بہی ایمان لاتے ہین یہ جو کہا کہ کون بچاویگا اونکو دن سبع کے یعنی دن گہبراہٹ کے اور وقت فتنے فساد کے جبکہ لوگ اونکو بیکار چہوڑ دینگے کوئی اونکے چرانے والا نہوگا بہیڑیے اور درندے اونکو اوچک لینگے سو اوسنے درندون کو اونکا چرواہا ٹہیرایا اسلئے اونکے ساتہ تب درندون کے سوائے کوئی نہوگا۔

(۶) وعن الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اھل الدرجات لیری اھم من تحتھم کما ترون النجم الطالع فی افق السماء وان ابابکر وعمر منھم وانعما اخرجہ ابوداود والترمذی قولہ وانعما ای زاد فی ھذا الامر وتناھیا فیہ الی غایتہ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اونچے درجے والون کو نیچے والے اسطرح دیکہین گے جیسے تم آسمان کے کنارے مین تارہ چڑہا ہوا دیکہتے ہو اور مقرر ابوبکر اور عمر بہی اونہین مین ہین جنکے درجے بلند ہونگے اور خوب اونچے ہونگے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ جو کہا انعما یعنی اس امر مین دونو زیادہ ہین اور اوسمین نہایت کو پہونچے ہین۔

(۷) وعن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر ھذان سیدا کھول الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین اخرجہ الترمذی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر اور عمر سے فرمایا کہ مقرر یہ دونو بہشت کے پہلے اور پچہلے بڈہون کے سردار ہین سوائے پیغمبرون اور رسولون کے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۸) وعن حذیفۃ رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر رض اخرجہ الترمذی ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیروی کرنا اون دونو کی جو میرے

[۱] یہ جو فرمایا کہ مین اوسپر ایمان لاتا ہون الخ یعنے بیل اور بہیڑیا کا بولنا خدا کی قدرت سے کچہ عجب نہین اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت یہانتک ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے ایمان کے ساتہ اونکے ایمان کو ملایا ۱۲

بعد ہونگے یعنے ابوبکر اور عمر کی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۹) وعن محمد بن الحنیفۃ قال قلت لابی یا ابت ای الناس خیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر قلت ثم من قال عمر وخشیت ان اقول ثم من فیقول عثمان فقلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین اخرجہ البخاری وابوداؤد ترجمہ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ مینے اپنے باپ یعنی حضرت علی سے کہا کہ اے باپ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگون مین کون بہتر ہے انہون نے کہا کہ ابوبکر صدیق مینے کہا پہر کون کہا عمر اور مین ڈرا کہون کہ پہر کون سو کہین کہ عثمان مینے کہا کہ پہر تم ہو کہا کہ نہین مین مگر ایک مرد مسلمانون مین سے بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

ذکر عثمان
عثمان کے فضائل کا بیان

(۱) عن عائشۃ قالت استاذن ابوبکر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو مضطجع علی فراشہ علیہ مرط لی فاذن لہ وھو علی حالہ فقضی الیہ حاجتہ ثم استاذن عمر فاذن لہ وھو علی تلک الحالۃ فقضی الیہ حاجتہ ثم انصرف ثم استاذن عثمان فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصلح علیہ ثیابہ وقال اجمعی علیک ثیابک فاذن لہ فقضی الیہ حاجتہ ثم انصرف قالت فقلت یا رسول اللہ ارک فزعت لابی بکر وعمر کما فزعت لعثمان فقال یا عائشۃ ان عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت لہ علی تلک الحالۃ ان لا یبلغ الی حاجتہ اخرجہ مسلم وفی روایۃ الا استحیی ممن تستحیی منہ الملائکۃ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ ابوبکر نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (اندر آنے کے لیے) پروانگی مانگی اور حالانکہ آپ بستر پر لیٹے ہوے تہے آپ پر میری لوئی تہی آپنے اوسی حال مین اونکو پروانگی دی سو انہون نے آپسے اپنی حاجت پوری کی پہ عمر فاروق نے اجازت مانگی آپنے اونکو بھی اوسی حال مین اجازت دی انہون نے بہی آپسے اپنی حاجت پوری کی پہر پہرے پہر عثمان نے پروانگی مانگی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھ بیٹھے اور کپڑے اپنے بدن پر درست کر لیے اور مجھسے فرمایا کہ اپنے کپڑے بدن پر اچھی طرح درست کر لے پہر اونکو اجازت دی سو انہون نے بہی آپسے اپنا کام پورا کیا پہر پہیلے عائشہ کہتی ہین مینے کہا یا حضرت آپ ابوبکر اور عمر کے لیے ایسے نہین گہبرائے تہے جیسے عثمان کے لیے گہبرائے تو آپنے فرمایا اے عائشہ مقرر عثمان شرم دار مرد ہے اور مین ڈرا کہ اگر مین اسی حالت پر رہتا تو اونکی حاجت پوری نہو مسلم اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کیا مین نہ شرماؤن اوس سے جس سے فرشتے شرماتے ہین۔

(۲) وعن عثمان بن عبد اللہ بن موھب قال جاء رجل من اھل مصر یرید الحج فرای قوما جلوسا فقال من ھؤلاء قالوا قریش قال فمن الشیخ فیھم قالوا عبد اللہ بن عمر قال یا ابن عمر انی سائلک عن شیء فحدثنی

هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ
اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ وَلّٰى فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنُ
لَكَ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ
فَاِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَقِمْ مَعَهَا وَلَكَ اَجْرُ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ
مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ فَبَعَثَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِلٰى مَكَّةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ
فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ وَكَانَتْ يُسْرٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ اَيْمَانِهِمْ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِلرَّجُلِ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مصر والون مین سے ایک مرد حج کا ارادہ لیے آیا سو اوسنے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے دیکھے تو
پوچھا کہ یہ کون ہین لوگون سے کہا قریش کے لوگ ہین اوسنے کہا انمین بڈہا شخص کون ہے لوگون نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر
ہیں۔ تو اوسنے کہا اے ابن عمر مین تجھسے ایک بات پوچھتا ہون سو مجھسے بیان کر کیا تو جانتا ہے کہ عثمان جنگ احد کے
دن بہاگ گئے تھے انہوں نے کہا ہان پہر اوسنے کہا کیا تو جانتا ہے کہ وہ جنگ بدر مین حاضر ہوئے تھے انہون نے کہا ہان
اور کہا کیا تو جانتا ہے کہ وہ بیعۃ الرضوان مین بہی موجود نہ تھے انہون نے کہا کہ ہان تو اوس مرد نے کہا اللہ اکبر (یعنی بڑے افسوس
کی بات ہے کہ وہ ان مقامات متبرکہ مین حاضر نہ ہوئے) پہر وہ پیٹھ دیکر چلا تو ابن عمر نے کہا آ کہ مین تجھسے اسکا سبب بیان
کرون کہ جنگ احد کے دن ان کا بہاگنا سو مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ نے اون سے معاف کر دیا ہے اللہ تعالے نے
فرمایا کہ البتہ اللہ تعالی نے اونکا قصور معاف کر دیا اور جنگ بدر مین تو وہ اس سبب سے حاضر نہوئے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیٹی رقیہ اونکے نکاح مین تہین اور وہ بیمار تہین تو حضرت نے اون سے فرمایا کہ تم انکے پاس رہو اور تمکو جنگ
بدر مین حاضر ہونے والون مین سے ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ملیگا اور وہ بیعۃ الرضوان مین اس سبب سے حاضر نہوئے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو مکے مین بہیجا تہا اور بطن مکے مین عثمان سے زیادہ عزت دار اور کوئی نہ تہا جسکو بہیجتے اور
بیعۃ الرضوان عثمان کے جانے کے بعد ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ بائین پر رکھا اور فرمایا
کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بایان ہاتھ عثمان کے لیے بہتر تہا اونکے داہنے ہاتھ
اونکے لیے پہر ابن عمر نے اوس مرد سے کہا کہ اب ان باتون کو اپنے ساتھ لے جا بخاری و ترمذی اسکو راوی ہین

(۳) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ حِيْنَ جَهَّزَ
جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهِ فَجَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ وَيَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ
مَرَّتَيْنِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَبَّابٍ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّ عَلٰى تَجْهِيْزِ جَيْشِ الْعُسْرَةِ

ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیَّ مِائَۃُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِہَا وَاَقْتَابِہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیَّ ثَلٰثُ مِائَۃِ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِہَا وَاَقْتَابِہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ مِنْ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ترجمہ عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے کہا کہ عثمانؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار اشرفی لائے جبکہ تنگی کے لشکر کا سامان درست کیا سو اونکو آپ کی گود مین کہنڈایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اونکو پلٹنے لگے اور فرماتے تھے کہ آج کے بعد عثمان کو کوئی بد عمل ضرر نہ کریگا دو بار فرمایا اور عبدالرحمن بن خباب نے کہا کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور حالانکہ آپ لشکر تنگی کے سامان درست کرنے کی رغبت دلاتے تہے تو عثمان اوٹہے اور انہون نے کہا یا رسول اللہ مین خدا کی راہ مین سو اونٹ دونگا سمیت انکی پشت پوش اور پالانون کے پہر لشکر کے سامان درست کرنے کی رغبت دلائی پہر عثمان اوٹہے اور کہا کہ یا حضرت مین خدا کی راہ مین تین سو اونٹ دونگا سمیت اونکے پالان اور زین کے یعنے سب اسباب اور سامان کے ساتھ دونگا کہا سو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر سے اوترتے ہوئے دیکہا فرماتے تہے کہ نہین ہے عثمان پر گناہ کسی عمل کا بعد اس نیک عمل کے نہین ہے عثمان پر گناہ کسی عمل کا بعد اس نیکی کے ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذکر علی بن ابی طالبؓ
علی بن ابی طالب کے فضائل کا بیان

(۱) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَصَلّٰی عَلِیٌّ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن فوت ہوئے اور منگل کے دن علی مرتضے نے آپ پر نماز پڑہی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَصْحَابِہٖ جَاءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِکَ وَلَمْ تُوَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو آپس مین ایک دوسرے کا بہائی ٹہیرایا تو علی مرتضے روتے ہوئے آپکے پاس آئے سو انہون نے کہا یا حضرت آپنے اپنے اصحاب مین برادری کردی ہے اور مجہکو کسیکا بہائی نہین بنایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میرا بہائی ہے دنیا مین اور آخرت مین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَخْرَجَہُ

ــــــــــــــــــــ

لــہ مشکوۃ میں اس حدیث مین ایکسو اونٹ کے بعد دوسو اونٹ کا ذکر ہے اسکے بعد تین سو کا ہے شاید کاتب کا سہو ہو

کما ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا مین دوست اور مددگار
ہوتا ہون علی بہی اوسکے دوست اور مددگار رہین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا فِی غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ
بَعْدِیْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ فَتَطَاوَلَ النَّاسُ لَھَا فَقَالَ
اُدْعُوْا لِیْ عَلِیًّا فَاُتِیَ بِہٖ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْہِ وَدَفَعَ اِلَیْہِ الرَّایَۃَ فَفَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالَ وَلَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ تَعَالَوْا
نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ دَعَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلِیْ
الرمد مرض فی العین ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو مدینے مین خلیفہ
کیا تو انہون نے کہا یا حضرت کیا آپ مجہکو عورتون اور لڑکون مین خلیفہ کرتے ہین تو حضرت نے فرمایا کیا تو اس سے
راضی نہین کہ تو میرے[1] نزدیک ہو جاے ہارون کے موسی کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین شیخین
اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور مسلم اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے
دن فرمایا کہ البتہ مین کل علم دونگا اوس شخص کو جو اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکہتا ہے اور اللہ اور رسول اوسکو دوست
رکہتے ہین تو لوگون نے اسکے لئے گردن دراز کی یعنی ہر شخص اسکا امیدوار ہوا کہ مجکو یہ دولت نصیب ہو تو حضرت
نے فرمایا کہ میرے لیئے علی کو بلاؤ وہ لائے گئے اس حال مین کہ اونکی آنکہین دوکہتی تہین حضرت نے اونکی آنکہون
مین لب لگائی اور نشان اونکے حوالے کیا تو خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اور کہا کہ جب یہ آیت اوتری آؤ
ہم اپنے بیٹون اور تمہارے بیٹون کو بلا دین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو
بلایا اور فرمایا الٰہی یہ ہین میرے گہر والے اور رمد آنکہہ کی بیماری کو کہتے ہین۔

(۵) وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَاَ النَّسَمَۃَ اِنَّہٗ لَعَھْدُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
اِلَیَّ اَنْ لَا یُحِبَّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضَنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اَلْحَبَّۃُ بِفَتْحِ الْحَاءِ الْحِنْطَۃُ
والشعیر ونحوھما وبکسرھا البزورات وفلقہا شقہا للنبات والنسمہ کل شیئ فیہ روح وبرؤھا خلقہا
ترجمہ زر بن حبیش سے روایت ہے کہا سنا مینے علی سے کہتے تہے قسم ہے اوسکی جسنے دانے کو پہاڑا اور جاندار چیز کو پیدا
کیا کہ البتہ ان پڑہ پیغمبر یعنی حضرت نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ جو شخص مجہسے محبت رکہیگا وہ مومن ہے اور جو

[1] یہ جو فرمایا کہ تو میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے ہے موسی کے نزدیک یعنی جیسی ہارون کی عزت تہی موسی علیہ السلام کے نزدیک ہی ویسی تمہاری عزت
میرے نزدیک ہے اس حدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲۔

مجسے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہے مسلم اور ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور حبہ ساتھ زبر ح کے گیہون اور جو وغیرہ کو کہتے ہین اور ساتھ زیر کے تخمون کو اور فلق کے معنے ہین پھاڑنا اوسکا واسطے اوگنے کے اور نسمہ جاندار چیز کو کہتے ہین اور برء کے معنے ہین پیدا کرنا اوسکا۔

(۶) وعن جابرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاہُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاہُ مَعَ ابْنِ عَمِّہٖ فَقَالَ مَا انْتَجَیْتُہٗ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی انْتَجَاہُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ مَعْنٰی قوله ولکن اللہ انتجاہ ای امرنی ان انتجی معہٗ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ طایف کے دن علی کو بلایا اور اون سے کان مین چپکے بات مین کرنے لگے تو لوگون نے کہا کہ آپکی کانا پھوسی اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ دراز ہوئی یعنے آپ بہت اونکے ساتھ کان مین بات کرتے رہے تو حضرت نے فرمایا کہ مینے اون سے کان مین بات نہین کی ولیکن اللہ تعالیٰ نے اون سے بات کان مین کی ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ جو کہا لیکن اللہ تعالے نے اون سے بات کی تو اسکے معنے یہ ہین کہ اللہ تعالے نے ہی مجکو حکم کیا ہے کہ مین اون سے کان مین بات کرون۔

(۷) وعن انسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَۃٍ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ دَعَاہُ فَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یُّبَلِّغَ ھٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِیْ فَدَعَا عَلِیًّا فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ برارت کے ساتھ ابوبکر کو بھیجا پھر اونکو بلالیا اور فرمایا کہ نہین سزاوار ہے واسطے کسی کے یہ کہ پھونچاوے اسکو مگر وہ مرد کہ میرے اہل بیت مین سے ہو پھر حضرت[۱] نے علی کو بلایا اور برارت کا حکم اونکو دیا (یعنی تاکہ مکے مین جاکر کفار مکہ کو سورہ برارت سنا کر خبردار کر دین) ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذکر طلحۃ بن عبید اللہ

طلحہ بن عبید اللہ کے فضایل کا بیان

(۱) عن جابرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی شَھِیْدٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتے ہوئے دیکھے تو چاہیئے کہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن قیس بن ابی حازمٍ قَالَ رَاَیْتُ یَدَ طَلْحَۃَ شَلَّاءَ وَقٰی بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ الشلل فساد الید لمرض او قطع ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہا کہ مینے طلحہ کا ہاتھ بیکار دیکھا کہ اوسنے اوسکے ساتھ جنگ احد کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا بخاری اسکے راوی ہین۔

---

[۱] ان حدیثون سے علی کی بڑی فضیلت ثابت ہوگی ۱۲

مَن تَعَلَّاہُ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا مین دوست اور مددگار ہوتا ہون علی بھی اسکے دوست اور مددگار ہین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ فَتَطَاوَلَ النَّاسُ لَھَا فَقَالَ اُدْعُوْا لِیْ عَلِیًّا فَاُتِیَ بِہٖ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْہِ وَدَفَعَ اِلَیْہِ الرَّایَۃَ فَفَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالَ وَلَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ دَعَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلِیْ الرمد مرض فی العین ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو مدینے مین خلیفہ کیا تو انہون نے کہا یا حضرت کیا آپ مجھکو عورتون اور لڑکون مین خلیفہ کرتے ہین تو حضرت نے فرمایا کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو میرے[1] نزدیک ہو جاے ہارون کے موسی کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور مسلم اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ البتہ مین کل علم دونگا اوس شخص کو جو اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اوسکو دوست رکھتے ہین تو لوگون نے اسکے لیے گردن درازکی یعنی ہر شخص اسکا امیدوار ہوا کہ مجکو یہ دولت نصیب ہو) تو حضرت نے فرمایا کہ میرے لیے علی کو بلاؤ وہ لائے گئے اس حال مین کہ اونکی آنکھین دکھتی تہین حضرت صلعم نے اونکی آنکھون مین لب لگائی اور نشان اونکے حوالے کیا تو خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اور کہا کہ جب یہ آیت اوتری آؤ ہم اپنے بیٹون اور تمہارے بیٹون کو بلا دین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور فرمایا الٰہی یہ ہین میرے گہروالے اور رمد آنکھہ کی بیماری کو کہتے ہین۔

(۵) وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَاَ النَّسَمَۃَ اِنَّہٗ لَعَھْدُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اِلَیَّ اَنْ لَا یُحِبَّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضَنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ الحبۃ بفتح الحاء الحنطۃ والشعیر ونحوھما وبکسرھا البزورات وفلقہا شقہا للنبات والنسمہ کل شیٔ فیہ روح وبرؤھا خلقھا ترجمہ زر بن حبیش سے روایت ہے کہا سنا مینے علی سے کہتے تہے قسم ہے اوسکی جسنے دانے کو پہاڑا اور جاندار چیز کو پیدا کیا کہ البتہ ان پڑہ پیغمبر یعنی حضرت صلعم نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ جو شخص مجھسے محبت رکھے گا وہ مومن ہے اور جو

[1] یہ جو فرمایا کہ تو میرے نزدیک بجا ہارون کے ہے موسی کے نزدیک یعنی جیسی ہارون کی عزت تہی موسی علیہ السلام کے نزدیک تہی ویسی تمہاری عزت میرے نزدیک ہے اس حدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲ .

مجھسے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہے مسلم اور ترمذی اورنسائی اسکے راوی ہین۔ اور حبہ ساتھ زبر ح کے گیہون اور جو وغیرہ کو کہتے ہین اور ساتھ زیر کے تخمون کو اور فلق کے معنے ہین پہاڑنا اوسکا واسطے اوگنے کے اور نسمہ جاندار چیز کو کہتے ہین اور برء کے معنے ہین پیدا کرنا اوسکا۔

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ اَطَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى انْتَجَاهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ مَعْنٰى قوله ولكن الله انتجاه اى امرنی اَنْ اَنْتَجِيَ مَعَهٗ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ طایف کے دن علی کو بلایا اور اُن سے کان مین چپکے بات مین کرنے لگے تو لوگون نے کہا کہ آپکی کانا پہوسی اپنے چچیرے بہائی کے ساتہہ دراز ہوئی یعنے آپ بہت اونکے ساتھ کان مین بات کرتے رہے تو حضرت نے فرمایا کہ مینے اون سے کان مین بات نہین کی ولیکن اللہ تعالی نے اون سے بات کان مین کی ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ جو کہا لیکن اللہ تعالے نے اون سے بات کی تو اسکے معنے یہ ہین کہ اللہ تعالے ہی نے مجکو حکم کیا ہے کہ مین اُن سے کان مین بات کرون۔

(۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّبَلِّغَ هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِيْ فَدَعَا عَلِيًّا فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ برارت کے ساتھ ابوبکر کو بھیجا پہر اونکو بلا لیا اور فرمایا کہ نہین سزاوار ہے واسطے کسی کے کہ پہونچاوے اسکو مگر وہ مرد کہ میرے اہل بیت مین سے ہو پہر حضرت نے علی کو بلایا اور برارت کا حکم اونکو دیا (یعنی تا کہ مکے مین جا کر کفار مکہ کو سورہ برارت سنا کر خبردار کر دین) ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذِكْرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ
طلحہ بن عبید اللہ کے فضایل کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتے ہوئے دیکھے تو چاہیئے کہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ الشلل فساد الید لمرض او قطع ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہا کہ مینے طلحہ کا ہاتھ بیکار دیکھا کہ اوسنے اوسکے ساتہہ جنگ احد کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بچایا تہا بخاری اسکے راوی ہین۔

---

[1] ان حدیثون سے علی کی بڑی فضیلت ثابت ہوگی ۱۲

اور شل کے معنے ہین ہاتھہ کا بیکار ہوجانا بیماری کے سبب سے ہو یا کٹ جانے سے۔

ذِکْرُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
زبیر بن عوام کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَاِنَّ حَوَارِیِّ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْحَوَارِیُّ خَالِصَۃُ الْاِنْسَانِ وَصَفِیَّتُہُ الْمُخْتَصُّ بِہٖ وَقِیْلَ النَّاصِرُ

ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہے اور میرا خالص مددگار اور جان نثار زبیر ہے بیٹا عوام کا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور حواری کے معنے ہین خالص اور منتخب یار آدمی کا جو اوسکے ساتہہ خاص ہو اور بعضے کہتے ہین ناصر۔

ذِکْرُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ
سعد بن ابی وقاص کا بیان

(۱) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْدِیْ اَحَدًا غَیْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ یَقُوْلُ اِرْمِ یَا سَعْدُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ علی سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا کہ کسی پر فدا ہوتے ہون سوا سعد کے مینے آپ سے جنگ احد کے دن سنا فرماتے تہے کہ تیر مار اے سعد میرے مان باپ تجہپر قربان شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذِکْرُ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ
سعید بن زید کا بیان

(۱) عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدٍ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ اَنَا وَاُخْتَہٗ قَبْلَ اَنْ یُّسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ اَنَّ اُحُدًا انْقَضَّ لِلَّذِیْ صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَکَانَ مَحْقُوْقًا اَنْ یَّنْقَضَّ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہا کہ مینے سعید بن زید سے سنا کہتا تہا قسم ہے اللہ کی البتہ مینے اپنے تئین دیکہا اور عمر مجکو اسلام لانے پر باندہنے والے تہے مجکو اور اپنی بہن کو پہلے اس سے کہ عمر مسلمان ہون اور اگر کوئی گر جا ہتا واسطے اوس چیز کے کہ تمنے عثمان کے ساتہہ کی تو لائق تہا کہ گر پڑتا بخاری اس کے راوی ہین

لہ جب جنگ خندق کے دن کافرون کے گروہ ہون مین بہت بڑی تہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا شخص ہے جو کفار کے لشکر کی خبر لاوے زبیر نے کہا یا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے زبیر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

لہ سعید بن زید حضرت عمر کے بہنوئی تہے جب عمر فاروق کی بہن اور بہنوئی دونون مسلمان ہوئے تو ابہی اوسوقت عمر مسلمان نہوئے تہے تو عمر اپنے بہنوئی کو باندہ کر مارا کرتے تہے اور اپنی بہن کو بہی تاکہ اسلام سے پہر جائین مگر وہ باوجود اس سخت تکلیف اور مار کے اسلام سے نہ پہرے اس حدیث سے اونکی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

ذِکرِ عبدِ الرحمٰن بن عوف
عبد الرحمن بن عوف کا بیان

(۱) عَن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنسائہ ان امرکن مما یھمنی من بعدی ولیس یصبر علیکن الا الصابرون الصدیقون ثم قالت لابی سلمۃ بن عبد الرحمن سقی اللہ اباک من سلسبیل الجنۃ وکان بن عوف قد تصدق علی امہات المومنین بارض بیعت باربعین الفا وقال ابو سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف اوصی عبد الرحمن بحدیقۃ لامھات المومنین بیعت باربعمائۃ الف اخرجہ الترمذی وصححہ السلسبیل اسم عین فی الجنۃ

ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے فرمایا کہ مجھکو اپنے پیچھے تمہارا بہت فکر ہے اور نہیں صبر کرتے تمپر مگر صابر اور صدیق یعنے تمہارے خرچ نفقے مین یہی لوگ صبر کرتے ہین جو صابر اور صدیق ہون ایپہر ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے فرمایا کہ خدا تیرے باپ کو بہشت کی نہر سے پانی پلاوے اور عبد الرحمن بن عوف نے مسلمانون کی ماؤن پر ایک زمین صدقہ کی تہی جو چالیس ہزار سے بیچی گئی اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ عبد الرحمن نے امہات المؤمنین کے لیئے ایک باغ کی وصیت کی تہی جو چار لاکہ کو بیچا گیا ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو صحیح کہا ہے اور سلسبیل بہشت کی نہر کا نام ہے۔

ذِکرِ ابی عُبیدۃ بن الجراح
ابو عبیدہ بن جراح کا بیان

(۱) عَن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل امۃ امین وان امیننا ایتھا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح وفی روایۃ لمسلم ان اھل الیمن قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ابعث معنا رجلا یعلمنا السنۃ والاسلام فاخذ بید ابی عبیدۃ بن الجراح وقال ھذا امین ھذہ الامۃ اخرجہ الشیخان والترمذی ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک معتمد امانتدار ہے اور ہمارا امانتدار اے امت میری کا ابو عبیدہ ہے جراح کا بیٹا اور مسلم کی روایت مین ہے کہ یمن والے حضرتؐ پاس آئے تو انہون نے کہا کہ ہمارے ساتھ کوئی شخص بھیجیے جو ہمکو سنت اور اسلام کے احکام سکہائے تو حضرتؐ نے ابو عبیدہ بن جراح کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ یہ اس امت کا امانتدار ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذِکرِ العبّاس بن عبد المطّلب
عباس بن عبد المطلب کا بیان

(۱) عَن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذی عمی فقد اذانی وانما عم الرجل صنو ابیہ اخرجہ الترمذی الصنو المثل ترجمہ علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے میرے چچا کو تکلیف دی اوسنے مجھکو تکلیف دی

اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ آدمی کا چچا اوسکے باپ کی طرح ہے اور صنو مثل کو کہتے ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ یَا عَمِّ اِذَا کَانَ غَدَاۃَ الْاِثْنَیْنِ فَأْتِنِیْ اَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدْعُوَ لَکُمْ بِدَعْوَۃٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِہَا وَوَلَدَکَ قَالَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَہٗ فَاَلْبَسَنَا کِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَۃً ظَاہِرَۃً وَبَاطِنَۃً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰہُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ فِیْ رِوَایَۃٍ وَاجْعَلِ الْخِلَافَۃَ بَاقِیَۃً فِیْ عَقِبِہٖ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا کہ اے چچا جب پیر کے دن کی صبح ہو تو تم اپنی اولاد سمیت میرے پاس آئیو تاکہ مین تمہارے لیئے دعا کرون جو تمکو اور تمہاری اولاد کو فائدہ پہونچائے ابن عباس نے کہا سو عباس صبح کو گئے اور ہم بھی اونکے ساتھ گئے حضرتؐ نے ہمکو ایک کملی مین چھپا لیا پھر فرمایا الٰہی بخشدے عباس کو اور اوسکی اولاد کو بخشنا ظاہر اور باطن جو کوئی گناہ نہ چھوڑے الٰہی نگہہ رکھ اوسکو اوسکی اولاد مین ترمذی اسکے راوی ہین اور رزین نے ایک روایت مین زیادہ کیا ہے اور خلافت کو اوسکی پشت مین باقی رکھ۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَایَاتٌ سُوْدٌ لَا یَرُدُّہَا شَیْءٌ حَتّٰی تُنْصَبَ بِاِیْلِیَاءَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلین گے خراسان سے جھنڈے سیاہ نہ پھیر سکے گی اونکو کوئی چیز یہانتک کہ گاڑے جاوینگے بیت المقدس مین ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذِکْرُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍؓ

جعفر بن ابی طالبؓ کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلَائِکَۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے جعفر کو دیکھا کہ بہشت مین فرشتون کے ساتھ اوڑتا پھرتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْہُ قَالَ کُنْتُ اُلْصِقُ بَطْنِیْ بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ کُنْتُ لَاَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْاٰیَۃَ وَاَنَا اَعْلَمُ بِہَا کَیْ یَنْقَلِبَ بِیْ فَیُطْعِمَنِیْ وَکَانَ خَیْرَ النَّاسِ لِلْمَسَاکِیْنِ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ کَانَ یَنْقَلِبُ بِنَا فَیُطْعِمُنَا مَا کَانَ فِیْ بَیْتِہٖ حَتّٰی اِنْ کَانَ لَیُخْرِجُ اِلَیْنَا الْعُکَّۃَ لَیْسَ فِیْہَا شَیْءٌ فَنَشُقُّہَا فَنَلْعَقُ مَا فِیْہَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ الْعُکَّۃُ ظَرْفُ السَّمْنِ وَاللَّعْقُ اَخْذُ الطَّعَامِ بِالْاَصَابِعِ وَلَحْسُہَا وَذٰلِکَ لِقِلَّۃِ الشَّیْءِ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہا کہ مین پتھرون سے اپنا پیٹ ملایا کرتا تھا بھوک کے سبب سے اور مقرر مین کسی مرد سے آیت پوچھتا اور حالانکہ وہ مجھکو معلوم ہوتی تھی تاکہ مجھکو اپنے ساتھ لیجاوے اور کھانا کھلاوے اور سب لوگون مین بہتر مسکینون کیلیئے جعفر بن ابی طالب تھے کہ ہمکو ساتھ لے جاتے تھے اور جو اونکے گھر مین موجود ہوتا تھا کھلاتے تھے یہانتک کہ

ہماری طرف کبھی نکالتے تھے حسین کہ چیز بولی اور ہم اوسکو پیار کرو کہ اوسین ہوتا چاٹتے تھے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ عکہ گھی کے برتن کو کہتے ہین اور لعق کے معنے ہین لینا کھانے کا ساتھ اونگلیون کے اور چاٹنا اونکا اور یہ چیز کے کم ہونے کے سبب ہوتا ہے۔

(۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَشْبَھْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا کہ تو صورت اور سیرت مین میرے مشابہ ہے۔

ذِکْرُ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

حسنؓ حسینؓ کا بیان

(۱) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلٰی عَاتِقِهٖ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا ترجمہ براءؓ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حالانکہ حسنؓ آپکے مونڈھے پر تھے فرماتے تھے یعنی یہ دعا کرتے تھے کہ الٰہی مین اس سے محبت رکھتا ہون سو تو بھی اس سے محبت رکھ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ اور حسینؓ کو دیکھا سو فرمایا الٰہی مین ان سے محبت رکھتا ہون سو تو بھی ان سے محبت رکھ۔

(۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ ثُمَّ خَرَجَ یَمْشِیْ وَمَعَهٗ عَلِیٌّ فَرَاَی الْحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰی عَاتِقِهٖ وَقَالَ بِاَبِیْ شَبِیْهٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَبِیْهًا بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ یَضْحَكُ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہا کہ ابوبکر صدیقؓ نے عصر کی نماز پڑھی پھر نکلکر چلے اور اونکے ساتھ علیؓ تھے تو انہون نے حسنؓ کو لڑکون مین کھیلتے ہوئے دیکھا سو اونکو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہا کہ میرا باپ قربان کہ یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے علیؓ کے مشابہ نہین اور علیؓ ہنستے تھے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَھْلِ بَیْتِكَ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَکَانَ یَضُمُّھُمَا وَیَشُمُّھُمَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپکے نزدیک اپنے اہل بیت مین سے کون زیادہ تر پیارا ہے فرمایا کہ حسنؓ حسینؓ اور حضرت اونکو گلے لگاتے تھے اور سونگھتے تھے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا اَلْحُسَیْنُ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ السبط ولد الولد واسباط بنی اسرائیل

اَوْلَادِ یَعْقُوْبَ وَهُمْ فِیْهِمْ کَالْقَبَائِلِ فِی الْعَرَبِ وَلَمْ یَجْعَلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُسَیْنًا وَاحِدًا مِنْ اَوْلَادِ الْاَنْبِیَاءِ ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسین میرا ہے اور میں حسین کا ہوں جو حسین سے محبت رکھے اللہ اوس سے محبت رکھیگا اور حسین سبط ہے اسباط میں سے ترمذی اسکے راوی ہیں اور سبط پوتو کو کہتے ہیں اور اسباط بنی اسرائیل سے مراد یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے اور وہ اونمیں عرب کے قبیلوں کیطرح ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنہا حسین کو پیغمبروں کی اولاد سے ٹھیرایا۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن حسین بہشتی جوانوں کے سردار ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے۔

(۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِحْدٰی صَلَاتَیِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا اَوْ حُسَیْنًا فَتَقَدَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ ثُمَّ کَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ فَاَطَالَ سَجْدَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا الصَّبِیُّ عَلٰی ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوةَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ سَجَدْتَ بَیْنَ ظَهْرَیْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً اَطَلْتَهَا حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ اَوْ اَنَّهُ یُوْحٰی اِلَیْكَ قَالَ کُلُّ ذٰلِكَ لَمْ یَکُنْ وَلٰکِنَّ ابْنِیْ ارْتَحَلَنِیْ فَکَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ عبداللہ بن شداد سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے رات کی ایک نماز میں (یعنی شام میں یا عشا میں) اور حالانکہ آپ حسن یا حسین کو اٹھائے ہوئے تھے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑہے اور اونکو رکھا پھر نماز کے لیئے اللہ اکبر کہا سو آپ نے نماز کا ایک سجدہ دراز کیا تو مینے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ لڑکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت پر تہا اور آپ سجدہ میں تہے پھر میں سجدے میں چلا گیا پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو کسی نے کہا یا حضرت آپنے نماز کے درمیان ایک سجدہ بہت دراز کیا یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی نئی بات پیدا ہوئی یا آپ کی طرف وحی کیگئی فرمایا ان باتوں میں سے کوئی بات نہیں ہوئی لیکن میرا بیٹا مجھپر چڑھ بیٹھا تہا سو مینے ناگوار جانا کہ اوسکو جلدی اوتاروں یہانتک کہ وہ اپنی حاجت پوری کرے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ سَلْمٰی امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ وَهِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْكِ قَالَتْ رَاَیْتُ الْاٰنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِهٖ وَلِحْیَتِهِ التُّرَابُ وَهُوَ یَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ایک انصاری عورت سلمٰی سے روایت ہے کہ

لہ اس سے امام حسن حسین کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ اتنے فعل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

کہا کہ مین ام سلمہ کے پاس گئی اور حالانکہ وہ رو رہی تہین تو مینے کہا کہ تم کیون رولی ہو کہا کہ مینے ابہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا اور آپکے سر اور داڑہی پر گرد پڑی ہوئی تہی اور آپ رو رہے تہے تو مینے کہا یا حضرت آپ کیون روتے ہین فرمایا کہ ابہی میرے سامنے حسین قتل ہوے ہین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَیْنِ فَجُعِلَ فِیْ طَسْتٍ فَجَعَلَ یَضْرِبُ بِقَضِیْبٍ فِی اَنْفِہٖ وَیَقُوْلُ مَا رَأَیْتُ مِثْلَ ھٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ اَمَا اِنَّہٗ کَانَ اَشْبَھَھُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد امام حسین کا سر لایا اور ایک طشت مین رکہا تو ایک چہڑی اونکی ناک مین مارنے لگا اور کہتا تہا کہ مینے ایسا خوبصورت کوئی نہین دیکہا پس مینے کہا خبردار ہو کہ بیشک وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ سب سے زیادہ ترمشابہ تہے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہین اور لفظ ترمذی اسکے ہین۔

(۹) وَعَنْ عُمَارَۃَ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ لَمَّا جِیْئَ بِرَأْسِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ وَاَصْحَابِہٖ نُضِّدَتْ رُءُوْسُھُمْ فِیْ رَحْبَۃِ الْمَسْجِدِ فَانْتَھَیْتُ اِلَیْھِمْ وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَاِذَا حَیَّۃٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّءُوْسَ حَتّٰی دَخَلَتْ فِیْ مَنْخِرِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ فَمَکَثَتْ ھُنَیْھَۃً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَھَبَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَدَخَلَتْ فِیْہِ فَعَلَتْ ذٰلِکَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا اَخْرَجَہٗ وَصَحَّحَہٗ نُضِّدَتْ اَیْ جُعِلَ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ مُرَتَّبًا **ترجمہ** عمارہ بن عمیر سے روایت ہے کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اوسکے ساتہیون کے سر لائے گئے تو مسجد کے چبوترے مین رکہے گئے اور مین وہان پہونچا اور حالانکہ لوگ کہتے تہے کہ البتہ آگیا ہے آگیا ہے سو ناگاہ کیا دیکہتا ہون کہ ایک سانپ آیا اور سرون کے بیچ مین گہسنے لگا یہانتک کہ عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی مین گہس گیا اور تہوڑی دیر ٹہیرا پہر نکلا اور چلا گیا پہر آیا اور اوسکی نتہنی مین گہس گیا اسی طرح اوسنے دو یا تین بار کیا۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور اوسکو صحیح کہتے ہین اور نضدت کے معنے ہین کہ نیچے اوپر بار ترتیب رکہے گئے۔

ذکر زید بن حارثۃ وابنہ اسامۃ رضی اللہ عنہما

زید بن حارثہ اور اوسکے بیٹے اسامہ کا بیان

(۱۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمَارَۃِ وَاِنْ کَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَہٗ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ یُقَالُ فُلَانٌ خَلِیْقٌ بِھٰذَا الْاَمْرِ اِذَا کَانَ اَھْلًا لَہٗ وَھُوَ بِہٖ حَقِیْقٌ **ترجمہ** ابن عمر

لہ جس وقت ام سلمہ نے خواب مین دیکہا تہا اوسی وقت امام حسین شہید ہوے تہے ۶۱ھ دعبہ کن رہگذ تو کہتے ہیں [illegible]

سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور اسامہ بن زید کو لشکر کا سردار کیا تو بعضے لوگون نے اونکی سرداری مین طعنہ کیا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اب طعنہ کرتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری مین سو البتہ تم تو پہلے اوسکے باپ یعنی زید کی سرداری مین بہی طعنہ کرتے تہے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تہا اور مقرر وہ مجہکو سب لوگون سے زیادہ پیارا تہا اور البتہ یہ اسامہ اوسکے بعد میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ پیارا ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور جب کوئی کسی کام کے لائق ہو تو کہتے ہین خلیق ہے ساتھ اسکام کے۔

(۲) **وَعَنْهُ** قَالَ فَرَضَ عُمَرُ لِأُسَامَةَ رض فِي ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِي فِي ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقُلْتُ لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِي إِلٰى مَشْهَدٍ فَقَالَ يَا بُنَيَّ كَانَ زَيْدٌ أَحَبَّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيكَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَآثَرْتُ حُبَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّي أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے اسامہ کے لئے تین ہزار پانچ (سو درہم) وظیفہ مقرر کیا اور میرے لئے (صرف) تین ہزار وظیفہ مقرر کیا مینے کہا کہ تمنے اسامہ کو مجہپر فضیلت کیون دی یعنی تمنے اونکی تنخواہ مجہسے زیادہ زیادہ کیون ہیرائی سو قسم ہے اللہ کی کہ وہ کسی جنگ مین مجہسے آگے نہین بڑہے انہون نے کہا اے بیٹا زید اسامہ کا باپ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تیرے باپ سے زیادہ پیارا تہا اور اسامہ حضرتم کے نزدیک تجہسے زیادہ پیارا تہا سو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے کو اپنے پیارے پر مقدم کیا ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذِكْرُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رض

عمار بن یاسر رض کا بیان

(۱) **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی سے روایت ہے کہ عمار نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپنے فرمایا کہ اوسکو اذن دو مرحبا ہو پاک کو اور پاک کئے گئے کو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهِ عَلِيٍّ انْطَلِقَا إِلٰى أَبِي سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ فَانْطَلَقْنَا فَسَمِعْنَا يُحَدِّثُ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَأَخْرَجَهَا أَبُو بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ وَالْإِسْمَاعِيلِيُّ وَيْحٌ كَلِمَةٌ تُقَالُ فِي حَالِ الشَّفَقَةِ وَالتَّعَطُّفِ وَوَيْسٌ كَلِمَةٌ تُقَالُ لِمَنْ يُتَرَحَّمُ عَلَيْهِ وَيُتَوَجَّعُ لَهُ ترجمہ عکرمہ سے

لہ ان حدیثون سے اسامہ اور اوسکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوبون مین داخل ہوئے ۱۲ منہ

لہ یعنی پاک تہے فی نفسہ اور پاک کیا گیا یعنے ساتھہ عمل شریعت کے ۱۲

روایت ہے کہ ابن عباس نے مجھے اور اپنے بیٹے علی سے کہا کہ چلو ابوسعید کے پاس اور اون سے حدیث سنو سو ہم گئے
اور ہمنے اون سے سنا حدیث بیان کرتے تھے یہانتک کہ مسجد کے بنانے کا حکم ذکر آیا سو اونہوں نے کہا کہ ہم تو ایک
ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمار دو دو اینٹیں لاتے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا سو اونکے بدن
سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرماتے تھے کہ افسوس ہے عمار پر کہ اوسکو باغی گروہ قتل کریگا وہ تو اونکو بہشت کی طرف
بلاویگا اور وہ اونکو دوزخ کی طرف بلاوینگے بخاری اسکے راوی ہیں اور بخاری نے قتل کا ذکر نہیں کیا اور ابوبکر برقانی
اور اسماعیلی بھی اسکے راوی ہیں۔ اور ویح ایک لفظ ہے جو شفقت اور مہربانی کے وقت کہا جاتا ہے۔ اور ویس
بھی ایک لفظ ہے جو کہ اوس شخص کے لیئے کہا جاتا ہے جسپر رحم کیا جاوے۔

(٣) **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما خیر عمار بین امرین الا اختار ایسرھما اخرجہ الترمذی **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اختیار دیا گیا عمار کو دو کاموں میں مگر کہ اوسنے دونوں میں سے آسان تر کو اختیار کیا یعنے جو غیر کے حق میں آسان ہو ترمذی اسکے راوی ہیں

(٤) **وعن** عمرو بن شرحبیل عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملیٔ عمار ایمانا الی مشاشہ اخرجہ النسائی المشاش جمع مشاشۃ وھی رؤس العظام اللینۃ التی یمکن مضغھا **ترجمہ** عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صحابی سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھر گیا ہے عمار ایمان سے ہڈیوں کے سر تک نسائی اسکے راوی ہیں اور مشاش جمع ہے مشاشہ کی اور مشاشہ نرم ہڈیوں کے سر کو کہتے ہیں۔

ذکر عبد اللہ بن مسعودؓ
عبد اللہ بن مسعود کا ذکر

(١) **عن** عبد الرحمن بن زید قال سألت حذیفۃ عن رجل قریب السمت والدل والھدی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ناخذ عنہ فقال ما نعلم احدا اقرب سمتا ودلا وھدیا من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ابن ام عبد حتی یتواری بجدار بیتہ اخرجہ البخاری والترمذی **ترجمہ** عبد الرحمن بن زید سے روایت ہے کہ میں نے حذیفہ سے پوچھا کہ کون شخص خصلت اور طریقہ اور ہدایت میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب ہے تاکہ ہم اوس سے علم سیکھیں انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ کوئی شخص خصلت اور ہدایت اور طریقے میں بہ نسبت ابن مسعود کی حضرت سے قریب تر ہو یہانتک کہ اپنے گھر کی دیواروں میں پوشیدہ ہو یعنی یہ حال معلوم نہیں کہ گھر میں جاکر کیا کرتے ہیں باہر تو حضرت کی سنت کے موافق عمل کرنے والا اون سے زیادہ تر کوئی نہیں نظر آتا بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(٢) **وعن** مسروق وشقیق قالا قال عبد اللہ والذی لا الہ غیرہ ما نزلت سورۃ من کتاب اللہ الا وانا اعلم

أين أنزلت ولا أنزلت آية من كتاب الله تعالى إلا وأنا أعلم فيما أنزلت ولو أعلم أحدا أعلم مني بكتاب الله تعالى تبلغه الإبل لركبت إليه أخرجه الشيخان والنسائي ترجمہ مسروق اور شقیق سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے سوائے کوئی لائق بندگی کے نہین کہ قرآن کی کوئی سورت نہین اوتری کہ مین اوسکے اوترنے کی جگہ جانتا ہون جہان اوتری اور قرآن کی کوئی آیت نہین اوتری مگر کہ مین جانتا کہ کس معاملے مین اوتری یعنے مین ہر آیت کا شان نزول جانتا ہون۔ اور اگر کوئی مجھکو مجھسے زیادہ تر قرآن کا جاننے والا معلوم ہوتا اوس تک اونٹ پہونچ سکتے تو مین سوار ہوکر اوسکے پاس جاتا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

(۳) وعن أبي موسى قال قدمت أنا وأخي من اليمن فمكثنا حينا وما نرى ابن مسعود وأمه إلا من أهل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم من كثرة دخولهم على رسول الله صلى الله عليه وسلم ولزومهم له أخرجه الشيخان والترمذي ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے کہ مین اور میرا بھائی یمن سے آئے اور ہم کچھ دن مدینے مین رہے تو ہم ابن مسعود اور اونکی مان کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہی مین سے خیال کرتے تھے اسلئے کہ وہ آپکے پاس بہت آتے جاتے اور بہت رہتے تھے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن ابن مسعود قال لما نزلت ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا إذا ما اتقوا الآية قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أنت منهم أخرجه مسلم والترمذي ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اوتری کہ نہین اون لوگون پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کوئی گناہ اوس چیز مین جو کھالی جبکہ پرہیزگار رہین اخیر آیت تک تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ تو اونہین مین سے ہے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذكر أبي ذر الغفاري رضی
ابوذر غفاری رض کا ذکر

(۱) عن أبي ذر قال لقد صليت قبل أن ألقى النبي صلى الله عليه وسلم بثلاث سنين قيل فأين توجهت قال حيث يوجهني ربي أصلي عشاء حتى إذا كان آخر الليل ألقيت كأني خفاء حتى تعلوني الشمس فقلت لأخي أنيس إن لي بمكة حاجة فاكفني فانطلق حتى أتى مكة فراث علي ثم جاء فقلت ما صنعت قال لقد لقيت رجلا بمكة على دينك يزعم أن الله تعالى أرسله قلت فما يقول الناس قال يقولون إنه شاعر كاهن ساحر وكان أنيس أحد الشعراء فقلت ما تقول أنت قال لقد سمعت قول الكهنة فما هو بقولهم ولقد وضعت قوله على أقراء الشعر فليس بشعر والله إنه لصادق وإنهم لكاذبون قلت فاكفني حتى أذهب فأنظر قال فأتيت مكة فتضعفت رجلا منهم فقلت أين هذا الرجل الذي يدعونه الصابئ فأشار إلي فقال الصابئ الصابئ فمال علي أهل الوادي بكل مدرة وعظم حتى خررت مغشيا علي قال فارتفعت

حِيْنَ ارْتَفَعْتُ حَتّٰى كَاَنِّيْ نُصُبٌ اَحْمَرُ فَاَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ ثَلٰثِيْنَ
مَابَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا كَانَ لِيْ طَعَامٌ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ وَمَا وَجَدْتُ عَلٰى كَبِدِيْ سُخْفَةَ
جُوْعٍ فَبَيْنَا اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ اِضْحِيَانٍ اذ ضرب على اصمختهم فما يطوف بالبيت احد واذا امرأتان
منهم تدعوان اسافا ونائلة قال فاتتا على في طوافهما فقلت انكحا احدهما الاخرى انكحا احدهما الاخرى
فما تناهتا عن قولهما فاتتا على فقلت هن مثل الخشبة فانطلقتا تولولان وتقولان لوكان ههنا
احد من انفارنا فاستقبلهما رسول الله صلى الله عليه وسلم وابوبكر وهما هابطان فقالا ما لكما قالتا الصابئ
بين الكعبة واستارها قالا ما قال لكما قالتا انه قال كلمة تملا الفم فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى استلم الحجر فطاف بالبيت هو وصاحبه ثم صلى فلما قضى صلوته كنت اول من حياه بتحية الاسلام
فقال وعليك ورحمة الله ثم قال من انت قلت من غفار قال فاهوى بيده فوضع اصابعه على جبهته
فقلت في نفسي كره ان انتميت الى غفار فذهبت اخذ بيده فقدعني صاحبه وكان اعلم به مني ثم رفع
راسه فقال متى كنت ههنا فقلت منذ ثلثين بين ليلة ويوم قال من كان يطعمك قلت ما كان لي من طعام
الا ماء زمزم فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما اجد على كبدي سخفة جوع فقال انها مباركة وانها طعام طعم
فقال ابوبكر يارسول الله ائذن لي في طعامه الليلة فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وانطلقت معهما ففتح ابوبكر بابا
فجعل يقبض لنا من زبيب الطائف فكان ذلك اول طعام اكلته بها ثم غبرت ما غبرت ثم اتيت رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال اني قد وجهت الى ارض ذات نخل لا اراها الا يثرب فهل انت مبلغ عني
قومك عسى الله ان ينفعهم بك ويأجرك فيهم فاتيت انيسا فقال ما صنعت قلت اني قد اسلمت وصدقت
فقال ما بي رغبة عن دينك واني قد اسلمت وصدقت قال فاتينا امنا فقالت ما بي رغبة عن دينكما واني قد
اسلمت وصدقت فاحتملنا حتى اتينا قومنا غفارا فاسلم نصفهم وقال نصفهم اذا قدم رسول الله صلى الله عليه
وسلم المدينة اسلمنا فلما قدم المدينة اسلم النصف الباقي وجاءت اسلم فقالت يارسول الله اخواننا نسلم
على الذي سلموا عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله تعالى اخرجه
مسلم وهذا لفظه وفي رواية له وللبخاري لما بلغ اباذر مبعث النبي صلى الله عليه وآله وسلم تزود وحمل شنة
له فيها ماء حتى قدم مكة فاتى المسجد والتمس النبي صلى الله عليه وسلم وهو لا يعرفه وكره ان يسأل عنه حتى ادركه
الليل فاضطجع فراه علي فعرف انه غريب فلما راه تبعه فلم يسأل واحد منهما صاحبه عن شئ حتى اصبح
ثم احتمل قربته وزاده الى المسجد فظل ذلك اليوم ولا يرى النبي صلى الله عليه وسلم حتى امسى فعاد الى
مضجعه فمر به علي فقال اما ان للرجل ان يعرف منزله فقام فتبعه ولا يسأل واحد منهما صاحبه عن شئ

حتى اذا كان يوم الثالث فعمل ذلك فاقامه على معه ثم قال الا تحدثني ما الذي اقدمك هذا البلد
قال ان اعطيتني عهدا وميثاقا لترشدني فعلت ففعل فاخبره فقال انه حق وهو رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاذا اصبحت فاتبعني فاني ان رأيت شيئا اخاف عليك قمت كاني اريق الماء فان مضيت فاتبعني
حتى تدخل مدخلي ففعل فانطلق يقفوه حتى دخل على النبي صلى الله عليه وآله وسلم ودخل معه وسمع من
قوله واسلم مكانه فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ارجع الى قومك فاخبرهم حتى ياتيك امري فقال
والذي نفسي بيده لاصرخن بها بين ظهرانيهم فخرج حتى اتى المسجد فنادى باعلى صوته اشهد ان لا اله
الا الله واشهد ان محمدا رسول الله وثار القوم فضربوه حتى اضجعوه فاتى العباس فاكب عليه فقال ويلكم
الستم تعلمون انه من غفار وان طريق تجاركم الى الشام عليهم فانقذه منهم ثم عاد من الغد لمثلها فثاروا
عليه فضربوه فاكب عليه العباس فانقذه منهم فكان هذا اول اسلام ابي ذر الخفا بكسر الخاء المعجمة
كساء يطرح على السقاء وقوله فراث اي ابطأ او قراء الشعر طرائقه وانواعه واحدها قرو بفتح القاف و
المدرة الطينة اما متحجرة وقوله كاني نصب احمر اراد انهم ضربوه حتى ادموه فصار كانه نصب احمر
والنصب الحجر او الصنم الذي كانوا ينصبونه في الجاهلية ويذبحون عليه فيحمر من دم القربان والذبائح
وسخفة الجوع رقته وهزاله وليلة اضحيان اي مضيئة لا غيم فيها والاصمخة جمع صماخ وهو ثقب الاذن
والضرب ههنا المنع من الاستماع وكنى به عن النوم المفرط واساف ونائلة صنمان تزعم العرب انهما كانا
رجلا وامرأة فزنيا في الكعبة فمسخا والهن عنى به الذكر والولولة الاستغاثة والصياح والانفار الجماعة
من اصحابنا وجماعتنا وهو من النفر الذين من الثلثة الى العشرة وقوله كلمة تملأ الفم ارادتا انها
عظيمة لا تقال والقذع المنع والكهف وطعام طعم اي طعام شبع يعني انه يشبع ويكف الجوع ويكفي منه
والغابر ههنا الباقي وهو من الاضداد وظهراني القوم والاسراي وسطه وفيما بينه **ترجمہ** ابوذر سے
روایت ہے کہا کہ البتہ مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے تین برس پہلے نماز پڑہی ہے کسی نے
پوچہا کہ تم کس طرف نماز پڑہا کرتے تہے کہا کہ جسطرف میرا رب مجکو متوجہ کرتا مین رات کو نماز پڑہا کرتا تہا یہانتک
کہ جبکہ پچہلی رات ہوتی تہی تو مین ڈالا جاتا تہا یعنے لیٹ رہتا تہا گویا کہ مین ایک کپڑا ہون پڑا ہوا یعنے جیسے
کپڑا بے حس وحرکت پڑا ہوا ہوتا ہے اوسیطرح مین بہی پڑا رہتا تہا یہانتک کہ سورج مجہپر چڑہ آتا اور اوسکی گرمی
مجکو پہنچتی تو مینے اپنے بہائی اونیس سے کہا کہ مجہکو مکے مین ایک کام ہے سو تو میرا کام کر آ (یعنی اور مینے
اوسکو اپنا کام بتلایا) سو وہ چلا یہانتک کہ جب وہ مکے مین گیا تو اوسنے مجہپر دیر لگائی اور پہر آیا مینے کہا کہ تونے
کیا کیا بولا مینے کہا کہ مین مکے مین ایک مرد سے ملا جو تیرے ہی دین پر ہے وہ کہتا ہے کہ خدا تعالے نے اوسکو پیغمبر کیا ہے

مینے کہا کہ لوگ کیا کہتے ہین کہا کہتے ہین کہ وہ شاعر ہے کاہن ہے جادوگر ہے اور اونیس بہی ایک شاعر تہا مینے کہا
تو کیا کہتا ہے اوس نے کہا کہ مینے کاہنون کی باتین سنی ہین وہ کاہنون کی سی بات تو نہین کہتا اور مینے اوسکے
قول کو شعر کے سر وزن پر بہی تولا ہے وہ شعر بہی نہین قسم ہے اللہ کی بیشک وہ سچا ہے اور لوگ جہوٹے ہین مینے
کہا سو مجہکو کفایت کرتا کہ مین خود جاکر دیکہون کہا پہر مین مکے مین آیا اور اونمین سے ایک مرد کو ضعیف سمجھکر پوچہا
کہ وہ مرد کہان ہے جسکو صابی کہتے ہین تو وہ میری طرف اشارہ کر کے کہنے لگا کہ یہ صابی ہے یہ صابی ہے یعنی
دین سے پہرا ہوا تو سب مکے والے کنگر اور ہڈیون کے ساتھ مجہپر جہکے یعنے مجہکو مارنے لگے یہانتک کہ مین بیہوش
ہوکر گر پڑا پہر مین اوٹھا جبکہ اوٹہا یہانتک گویا کہ مین سُرخ بت ہون پہر مین زمزم پر آیا اور مینے اپنے بدن سے
لہو کو دہویا زمزم کا پانی پیا اور البتہ مین تیس دن رات ٹہیر ارہا اور حالانکہ میرے واسطے زمزم کے سوائے کوئی
کہانا نہ تہا اور مین موٹا ہو گیا یہانتک کہ میرے پیٹ کے شکن ٹوٹ گئے اور مینے اپنے پیٹ پر بہوک کا ضعف
نہ پایا سو جس حال مین کہ مکے والے ایک صاف چاندنی رات مین تہے کہ اچانک اونکے کانون کے سوراخ بند
کیئے گئے یعنی سب لوگ سو گئے اوسوقت خانے کعبے کے گرد کوئی طواف نہ کرتا تہا اور اچانک مینے دیکہا کہ اونمین سے
دو عورتین ہین کہ اساف اور نائلہ (دو بت کے نام ہین) کو پکارتی ہین کہا سو وہ طواف کرتی ہوئین میرے پاس آئین تو
مینے کہا کہ ایک کا دوسرے سے نکاح کردو یعنی اساف کا نائلہ سے سو وہ اپنے قول یعنی اساف اور نائلہ کے پکارنے
سے باز نہ آئین یہانتک کہ جب طواف کرتی ہوئین مجہہ تک پہونچین تو مینے کہا کہ اساف اور نائلہ کے فرج مین ذکر
دو یعنی مینے اساف اور نائلہ کو برا کہا تو دونو چلین چلاتی ہوئین کہتی تہین کہ اگر ہمارے مردون مین سے یہان کوئی
ہوتا تو ہمارا بدلا لیتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اونکو سامنے سے آتے ہوئے ملے اور حالانکہ وہ اوچان سے
اوتر رہے تہے تو دونون نے پوچہا کہ تمکو کیا ہوا کہنے لگین کہ خانے کعبے مین اور اوسکے غلافون مین ایک بیدین ہے
اونہون نے پوچہا کہ اوسنے تمسے کیا کہا کہنے لگین اوسنے ایسی بات کہی ہے کہ اوس سے منہ بہر جاتا ہے یعنے اوسنے بہت بُری بات
کہی ہے پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خانے کعبے مین آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور اپنے ساتہی کے سمیت خانے کعبے
کا طواف کیا پہر آپنے نماز پڑہی پہر جب نماز پڑہ چکے تو سب سے پہلے مین ہی نے آپکو اسلامی طور پر دعاخیر دی یعنی مینے
کہا السلام علیک یارسول اللہ تو آپنے جواب مین کہا وعلیک اور تجہپر بہی سلام ہو اور اللہ کی رحمت پہر فرمایا کہ تو کون
لوگون مین سے ہے مینے کہا قوم غفار مین سے۔ کہا کہ پہر آپنے اپنا ہاتھ جہکایا اور اپنی اونگلیان اپنی پیشانی پر رکہین مینے
اپنے جی مین کہا کہ شاید آپنے برا مانا ہے یہ کہ مینے اپنے تئین غفار کی طرف نسب کیا تو مین آپکا ہاتھ پکڑنے لگا تو
آپکے ساتہی نے مجہکو روکا اور وہ آپکی مراد کو مجہسے زیادہ تر جانتے تہے پہر حضرت نے اپنا سر اوٹہایا اور فرمایا کہ تو یہان
کب سے ہے مینے کہا کہ تیس دن رات سے فرمایا کہ تجہکو کہانا کون کہلاتا تہا مینے کہا کہ زمزم کے پانی کے سوا میرے پاس کچہہ کہانا

نہ تہا سو مین موٹا ہوگیا یہانتک کہ میرے شکم کے شکن لوٹ گئے اور مینے اپنے پیٹ مین بہوک کا ضعف نہین پایا
حضرتؐ نے فرمایا کہ زمزم کا پانی برکت والا ہے کہانا ہے آسودگی کا یعنے جیسے کہانا کہانے سے آدمی کو آسودگی
حاصل ہوتی ہے ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر بہوک دفع کرنے کی نیت سے پیوے تو بہوک دفع ہوجاتی ہے
تو ابوبکر نے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو حکم ہو کہ مین آج رات اسکو کہانا کھلاؤن پہر حضرتؐ چلے اور مین بہی دونو کے ساتھ
چلا پہر ابوبکر نے دروازہ کہولا اور مٹہی بہر بہر ہمکو طایف کے خشک چہوہارے دینے لگے سو وہ پہلا کہانا تہا جو مینے
مکے مین کہایا پہر باقی رہا جو باقی رہا پہر مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپنے فرمایا کہ البتہ مجکو خواب
مین کہجورون والی زمین نمودار ہوئی یعنے ہم مکے سے ہجرت کرکے اوسی زمین مین جاوینگے اور مدینے کے سوا ویسی
کوئی اور زمین میرے خیال مین نہین آتی سو کیا تو میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پونچائیگا کہ وے ایمان لاوین شاید
خدا اونکو تیرے سبب فائدہ پونچاوے اور تجہکو اوسمین ثواب دے پہر مین (مکے سے پہرکر) اپنے بہائی اونیس کے پاس
آیا اوسنے کہا کہ تونے کیا کیا مینے کہا کہ مقرر مین مسلمان ہوگیا ہون اور حضرت کو سچا پیغمبر مانا اوسنے کہا کہ مین تیرے
دین سے منہ نہین پہیرتا اور مقرر مین بہی مسلمان ہوا اور آپکو سچا جانا کہا کہ پہر ہم اپنی مان کے پاس آئے تو اوسنے
کہا کہ مین بہی تمہارے دین سے نہین پہر سکتی ہون اور مقرر مین بہی مسلمان ہوئی اور پیغمبر کو سچا جانا پہر ہمنے اپنے
تئین اوٹہایا اور چلے یہانتک کہ ہم اپنی قوم غفار کے پاس آئے سو آدہے تو مسلمان ہوگئے اور آدہون نے
کہا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین آوینگے تو ہم اسلام لاوینگے پہر جب حضرت مدینے مین آئے تو باقی
آدہے بہی اسلام لائے پہر قوم اسلم کے لوگ آئے تو اونہون نے کہا یا حضرت ہمارے بہائی ہین ہم مسلمان ہوئے
جیسے وہ مسلمان ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قوم غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم کو سلامت رکہا
یا اون سے راضی ہوا اسلم اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ مسلم کے ہین اور اوسکی ایک روایت اور بخاری کی روایت مین
ہے کہ جب ابوذر کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر پونچی تو انہون نے خرچ راہ لیا اور ایک مشکیزہ پانی کا
اوٹہایا یعنے اور چلے یہانتک کہ مکے مین پہونچے پہر خانے کعبے کی مسجد مین آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
تلاش کیا اور حالانکہ حضرت کو نہ پہچانتے تہے اور برا جانا کہ کسی سے حضرت کا پتہ پوچہین یہانتک کہ اونکو رات
پڑگئی سو لیٹ گئے تو علی نے اونکو دیکہا اور پہچان لیا کہ یہ مسافر ہے یعنی اور علیؓ نے کہا کہ میرے ساتھ آؤ وہ اونکو
دیکہکر اونکے ساتھ گئے لیکن دونو مین سے کسی نے دوسرے سے کچہہ نہ پوچہا یہانتک کہ صبح ہوئی پہر اپنا مشکیزہ
اور خرچ راہ اٹہاکر مسجد مین چلے آئے اور تمام دن مسجد مین رہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکہا یہانتک کہ
شام ہوئی اور لیٹنے کی جگہ مین پہر آئے پہر علی اونپر گذرے تو فرمایا کہ اس مرد کے لیئے ابہی وقت نہین آیا کہ
اپنی اوترنے کی جگہ پہچانے یعنے اور انہون نے کہا کہ میرے ساتھ آ تو ابوذر اٹہکر اونکے ساتھ چلے گئے اور کسی نے دوسرے

سے کچھہ نہ پوچھا یہانتک کہ جب تیسرا دن ہوا تو انہون نے پہر اوسیطرح کیا تو علی اونکو اوٹھا کر پہر اپنے ساتھ لے گئے
پہر ابوذر سے کہا کیا تو مجھکو نہین بتلاتا کہ تو اس شہر مین کیون آیا ہے تو ابوذر نے کہا کہ اگر تو مجھسے عہد و پیمان کرے
تو مجھکو میرے مطلوب کی راہ بتلائیگا تو مین تجھسے بیان کرونگا پہر انہون نے حضرت علی کو اپنا مطلب بتلایا تو علی
نے کہا کہ بیشک وہ سچے ہین اور وہ اللہ کے رسول ہین سو جب تو صبح کرے تو میرے پیچھے پیچھے چلے آیو پہر اگر مین
کوئی چیز دیکھی جس سے تجھپر خوف کرون تو مین ٹہر جاؤنگا گو یا کہ مین پیشاب کرتا ہون یعنی اور تم آگے بڑہ جایو اور اگر
مین بدستور چلا گیا تو میرے پیچھے چلے آیو یہانتک کہ جہان مین داخل ہون وہان گہس جایو تو انہون نے اسیطرح
کیا سو اونکے پیچھے پیچھے چلے یہانتک کہ علی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر داخل ہوئے اور ابوذر بہی اونکے ساتھ
آپکے پاس داخل ہوئے پہر ابوذر نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سنا اور اوسی جگہ مسلمان ہوگئے تو حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قوم کی طرف پہر جا اور اونکو خبر کردے یہانتک کہ میرا حکم تمہارے پاس پہونچے تو ابوذر نے
کہا قسم ہے اوس ذات کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین بلند آواز سے اونکے درمیان کلمہ پکارونگا تو ابوذر
حضرت کے پاس سے نکلکر خانہ کعبے کی مسجد مین آئے اور بلند آواز سے پکار کر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے اور
گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول اللہ کے ہین اور کفار قریش اوٹھے اور اوسکو مارنے لگے یہانتک کہ انہون نے اوسکو
بیہوش کردیا پہر عباس آئے اور اوسپر اوندہے ہوئے اور کہا تمکو خرابی ہوکیا تم نہین جانتے کہ وہ قوم غفار مین سے
ہے اور تمہارے سوداگرون کی راہ شام کو انہین کے درمیان سے جاتی ہے سو عباس نے اوسکو اون سے چھوڑایا
پہر اگلے دن بہی ابوذر نے اسیطرح کیا یعنے مسجد مین پکار کر کلمہ شہادت پڑہا پہر انہون نے اوسپر حملہ کیا اور اوسکو مارنے
لگے اور عباس اوسپر اوندہے ہوئے اور اوسکو ان سے چھوڑایا سو یہی ہے بیان ابوذر کے اول مسلمان ہونے کا۔
غفار ساتھ زیر غا نقطے دار کے کملی یا چادر ہے جو مشک پر ڈالی جاتی ہے آور رث کے معنے ہین دیر کی اور اقرا الشعر
کے معنے مین طریقے اور قسمین اوسکی اوسکا واحد قر ہے ساتھ زیر قاف کے اور مدرہ پکائی گئی مٹی کو کہتے
ہین اور یہ جو کہا کانی نصب احمر تو مراد یہ ہے کہ انہون نے اوسکو مارا یہانتک کہ اوسکو خون آلودہ کیا یعنے اوسکے
تمام بدن سے خون جاری ہوا سو ہوگیا جیسے کہ وہ سرخ بت ہے اور نصب کے معنے ہین پتہر یا بت جسکو کفر کے زمانے
مین کہڑا کیا کرتے تہے اور اوسپر جانور ذبح کیا کرتے تہے تو وہ اون جانورون کے لہو سے سرخ ہوجاتا تہا اور سخفۃ
الجوع کے معنے ہین اوسکا ضعف اور دبلا پن اور لیلۃ اضحیان کے معنے ہین رات روشن جسمین ابر وغیرہ نہو اور
اصمخہ جمع ہے صماخ کی اور وہ کان کی سوراخ کو کہتے ہین اور ضرب سے مراد اس جگہ منع ہے سننے سے اور مراد یہ ہے
کہ وہ سو گئے اور اساف اور نائلہ دو بت تہے عرب لوگ گمان کرتے تہے کہ انمین ایک مرد تہا اور ایک عورت تہی

سو دونون نے کعبے مین زنا کیا تو وہ دونو پتہر ہو گئے اور ہن سے مراد ذکر ہے اور وکولہ فریاد کرنے اور چلانے کو کہتے ہین اور انفار کے معنے ہین جماعت یعنے ہمارے ساتہیون اور جماعت سے اور وہ تین سے دس تک کو کہتے ہین اور یہ جو کہا کہ اوس بات سے منہ بہر جاتا ہے یعنی وہ بڑی بہاری بات ہے زبان پر نہین آ سکتی اور قرع کے معنے ہین منع کرنا اور روکنا اور یہ جو کہا وہ طعام ہے یعنی وہ پیٹ کو بہر دیتا ہے اور بہوک کو روکتا ہے اور بہوک سے کفایت کرتا ہے اور غابر کے معنے ہین باقی اور یہ اضداد مین سے ہے اور ظہرانی القوم کے معنے ہین اوسکے بیچ مین اور اس کے درمیان۔

ذِکرُ حُذَیفَۃَ بنِ الیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا

حذیفہ بن یمان کا بیان

(۱) عَن حُذَیفَۃَ قَالَ سَأَلَتنِی اُمِّی مَتیٰ عَہدُکَ بِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قُلتُ مُنذُ کَذَا وَکَذَا فَدَعَتنِی اِلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّی مَعَہُ المَغرِبَ وَاَسأَلُہُ اَن یَستَغفِرَ لِی وَلَکِ فَاَتَیتُہُ فَصَلَّیتُ مَعَہُ المَغرِبَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی حَتّٰی صَلَّی العِشَاءَ فَتَبِعتُہُ فَسَمِعَ صَوتِی فَقَالَ مَن ھٰذَا حُذَیفَۃُ قُلتُ نَعَم قَالَ مَا حَاجَتُکَ غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لَکَ وَلِاُمِّکَ اِنَّ ھٰذَا مَلَکٌ لَم یَنزِلِ الاَرضَ قَطُّ قَبلَ ھٰذِہِ اللَّیلَۃِ اِستَأذَنَ رَبَّہُ اَن یُسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِی اَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھلِ الجَنَّۃِ وَاَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَینَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھلِ الجَنَّۃِ اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ میری ماں نے مجہسے پوچہا کہ تو کب سے مسلمان ہوا ہے مینے کہا کہ ابتدا ایسے ایسے وقت سے اور مجہکو چہوڑ کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤن اور آپکے ساتہہ مغرب کی نماز پڑہون اور آپ سے سوال کرون کہ میرے اور تیرے لیے بخشش کی دعا مانگین سو مین حضرت کے پاس گیا اور مین نے آپکے ساتہ مغرب کی نماز پڑہی پہر آپ کہڑے ہوئے اور نماز پڑہنے لگے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑہی اور مین آپکے پیچہے چلا آپنے میری آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے حذیفہ مینے کہا کہ ہان فرمایا تیرا کیا کام ہے خدا نے تجہکو اور تیری ماں کو بخشدیا مقرر یہ فرشتہ ہے کہ اس رات سے پہلے کبہی زمین پر نہین اوترا اوسنے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجہکو سلام کرے اور مجکو بشارت دے کہ فاطمہ بہشتی عورتون کی سردار ہین اور مقرر حسن حسین بہشتی جوانون کے سردار ہین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنہُ قَالَ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ لَوِ استَخلَفتَ فَقَالَ اِنِّی اِنِ استَخلَفتُ فَعَصَیتُم خَلِیفَتِی عُذِّبتُم وَلٰکِن مَا حَدَّثَکُم بِہٖ حُذَیفَۃُ فَصَدِّقُوہُ وَمَا اَقرَأَکُم عَبدُ اللّٰہِ بنُ مَسعُودٍ فَاقرَؤُوہُ اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ ترجمہ انہین سے روایت ہے کہ لوگون نے کہا یا حضرت اگر آپ کسی کو خلیفہ کر دین تو بہتر ہو تو آپنے فرمایا کہ اگر مین خلیفہ کرون اور تم میرے خلیفے کی نافرمانی کرو تو تمپر عذاب نازل ہو لیکن جو حذیفہ تم سے بیان کرے اوسکو سچا جانو اور جو عبد اللہ بن مسعود تمکو پڑہائین اوسکو پڑہو یعنی اسلیئے کہ وہ آخرت کے حالات سے ڈرانے والے ہین ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذکر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عن البراء قال اُھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبۃ من سندس وکان ینھی عن الحریر فعجب الناس منھا وفی روایۃ ثوب حریر فجعلنا نلمسہ ونتعجب منہ فقال والذی نفس محمد بیدہ لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنۃ خیر من ھذہ اخرجہ الشیخان والترمذی السندس مارق من الابریسم والاستبرق ماغلظ منہ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ریشمی جبہ تحفہ بھیجا اور آپ ریشمی کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا کرتے تھے تو اصحاب نے اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا اور ایک روایت مین ہے کہ ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا اور ہم اسکو چھوتے تھے اور اوسکی نرمی سے تعجب کرتے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ سعد بن معاذ کے رومال بہشت مین اس سے عمدہ اور نرم تر ہین شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور سندس باریک ریشم کو کہتے ہین اور استبرق موٹے ریشم کو کہتے ہین۔

(۲) وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اھتز العرش وفی روایۃ اھتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ اخرجہ الشیخان والترمذی واھتزاز العرش کنایۃ عن ارتیاحہ بروحہ حین صعد بھا لکرامتہ علی ربہ وکل من خف لامر وارتاح لہ فقد اھتز لہ والمعنی فرح اھل العرش بقدومہ علی اللہ لما رأوا من منزلتہ وکرامتہ وفضلہ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنبش کی عرش نے اور ایک روایت مین ہے کہ خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت کا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور عرش کے جنبش کرنے سے یہ مراد ہے کہ اونکی روح سے خوش ہوا جبکہ وہ چڑہائی گئی واسطے بزرگ ہونے اونکی روح کے اونکے رب کے نزدیک اور جو کسی کام سے خوش ہو تو کہا جاتا ہے کہ اوسنے اوسکے لئے جنبش کی اور معنے اسکے یہ ہین کہ عرش کے رہنے والے اونکی روح کی آمد سے خوش ہوئے بسبب اسکے کہ انھوں نے اوسکی قدر اور بزرگی اور فضیلت دیکھی

(۳) وعن انس قال لما حملت جنازۃ سعد بن معاذ قال المنافقون ما اخف ما کانت جنازتہ یعنون لحکمہ فی بنی قریظۃ فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال ان الملائکۃ کانت تحملہ اخرجہ الترمذی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب سعد بن معاذ کا جنازہ اوٹھایا گیا تو منافقون نے کہا کہ اونکا جنازہ کیا ہلکا ہے یعنے اون کی مراد یہ تھی کہ انہون نے قوم بنی قریظہ کے قبیلہ کو قتل اور قید کروایا تھا اس لیئے اونکا جنازہ ہلکا ہے یعنے طعن کیا کہ اوسکی کچھ عزت نہین رہی تو یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا کہ فرشتے اونکے جنازے کو اٹھائے ہوئے تھے ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذکر عبد اللہ بن العباس رضی اللہ عنہما

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر

(۱) عن ابن عباس رض قال ضمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی صدرہ وقال اللھم فقھہ فی الدین وفی روایۃ اللھم علمہ الکتاب وفی اخری الحکمۃ اخرجہ الشیخان و الترمذی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اپنے سینے سو لگایا اور فرمایا الٰہی اسکو دین مین بوجھ دیدے اور ایک روایت مین ہے کہ الٰہی اسکو قرآن کا علم سکہلادے اور ایک روایت مین ہے کہ اسکو حکمت سکہلادے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذکر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال رأیت کان بیدی قطعۃ من استبرق ولیس مکان اریدہ من الجنۃ الا طارت الیہ قال فقصصتھا علی حفصۃ فقصتھا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخاک رجل صالح لو کان یقوم من اللیل قال فما ترکت قیام اللیل بعد ذلک اخرجہ الشیخان والترمذی۔ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ مینے دیکہا کہ گویا کہ میرے ہاتھ مین ایک ریشمی ٹکڑا ہے اور مین بہشت مین جہان چاہتا ہون مجکو اوڑالے جاتا ہے کہا سو مینے یہ حال اپنی بہن حفصہ سے بیان کیا انہون نے یہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپنے فرمایا کہ تیرا بہائی نیک مرد ہے اگر رات کو (تہجد کی نماز کے لیے) اوٹہا کرتا عبداللہ نے کہا سو مینے اوسکے بعد کبہی رات کا اوٹہنا یعنی تہجد کی نماز پڑہنا نہین چھوڑا۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذکر عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما کا ذکر

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت اول مولود ولد فی الاسلام عبد اللہ بن الزبیر فاتوا بہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخذ تمرۃ فلاکھا ثم ادخلھا فی فیہ فاول ما دخل بطنہ ریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ الشیخان ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ پہلا لڑکا جو اسلام مین پیدا ہوا وہ عبداللہ بن زبیر ہے اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے حضرت نے ایک کہجور لیکے چبائی اور اوسکے حلق مین لگائی سو پہلے پہل اوسکے پیٹ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہوک ہی داخل ہوئی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْهُ حَتَّى أُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کے گھر مین چراغ جلتا ہوا دیکھا تو فرمایا اے عائشہ مین نہین دیکھتا اگر اسما نے بچہ جنا سو اوسکا نام تم نہ رکھنا مین خود اوسکا نام رکھونگا تو آپنے اوسکا نام عبداللہ رکھا اور اپنے ہاتھ سے اوسکے حلق مین کھجور (چبا کر) لگائی ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذکر بلال بن رباح رضی اللہ عنہ
بلال بن رباح کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ مَا عَمِلْتُ فِي الْإِسْلَامِ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّي لَا أَتَطَهَّرُ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِي رِوَايَةِ بُخَارِيٍّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ خَشْفُ نَعْلَيْكَ أَيْ تَحَرُّكُهُمَا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال بتلاوے مجکو بڑے فائدے کا امیدواری والا عمل جو تونے اسلام مین اپنے نزدیک کیا ہے یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر نفع کی امید کس عمل پر ہے اسواسطے کہ مینے تیرے دونو جوتون کی آہٹ بہشت مین اپنے آگے سنی تو بلال نے کہا کہ مینے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر نفع کی امید کا جب مینے رات دن کی کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑہی شیخین اسکے راوی ہین اور بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ عمر کہا کرتے تھے کہ ابو بکر صدیق ہمارے سردار ہین اور انہون نے ہمارے سردار کو آزاد کیا یعنی بلال کو اور خشف نعلیک کے معنے جوتون کے ہلانے کی آواز۔

ذکر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي اللّٰهُ تَعَالَى لَكَ قَالَ نَعَمْ فَبَكَى أُبَيٌّ رضی اللہ عنہ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہے کہ مین تیرے آگے لم یکن الذین کی سورت پڑہون تو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان تو ابی بن کعب خوشی کے مارے[۱] رونے لگے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

[۱] ابی بن کعب انصاری صحابی ہین قرآن کے بڑے قاری تھے سو حضرت نے اونکی استادی کی سند کر دی تاکہ اور مسلمان اون سے قرآن سیکھین اس حدیث سے اونکی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

ذكر ابي طلحة الانصاري

ابوطلحہ انصاری کا ذکر

(۱) عن ابي هريرة رضه قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني مجهود فارسل الى بعض نسائه فقالت والذي بعثك بالحق ما عندنا الا ماء ثم ارسل الى اخرى فقالت مثل ذلك فقال صلى الله عليه وسلم من يضيفه يرحمه الله فقام ابو طلحة رضه فقال انا يا رسول الله فانطلق به الى رحله فقال لامرأته هل عندك شئ فقالت لا الا قوت صبياني قال فعلليهم بشئ ثم نوميهم فاذا دخل ضيفنا فاريه انا ناكل فاذا اهوى بيده لياكل فقومي الى السراج كي تصلحيه فاطفئيه ففعلت وقعدوا واكل الضيف وباتا طاويين فلما اصبح غدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له صلى الله عليه وسلم لقد عجب الله البارحة من صنيعكما بضيفكما فنزل قوله تعالى ويوثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة اخرجه الشيخان المجهود المهزول الجائع وتعليل الطفل وعده وتسريفه وتمنيته وصرفه عما يراد صرفه عنه واذا نام الصائم ولم يفطر فهو طاو والخصاصة الحاجة والفاقة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اوسنے کہا کہ مین بہوکا ہون تو آپنے اپنی کسی بی بی کو کہلا بہیجا تو اوسنے کہا قسم اوس ذات کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچہہ نہین پہر اور بی بی کو کہلا بہیجا اوسنے بھی اسیطرح کہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا ہے جو اسکی مہمانی کرے خدا اوسپر رحم کریگا تو ابوطلحہ اوٹھ کہڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا حضرت مین اسکی مہمانی کرتا ہون تو ابوطلحہ اوسکو اپنے گہر لے گئے اور اپنی عورت سے کہا کہ کیا تمہارے پاس کچہہ کہانا ہے اوسنے کہا کچہہ نہین مگر میرے لڑکون کا کہانا رکھا ہے ابوطلحہ نے کہا کہ اونکو بہلا کر سلا دے پہر جب ہمارا مہمان داخل ہو تو اوسکو دکھلا یو کہ گویا ہم کہانا کہا رہے ہین اور جب کہانا کہانے کے لیے ہاتہ جہکاوے تو چراغ کو درست کرنے کے بہانے سے اوٹھکر گل کر دینا تو اوس عورت نے اوسیطرح کیا اور بیٹھے رہے اور مہمان نے کہانا کہایا اور آپ دونو بہوکے سو رہے پہر صبح کو ابوطلحہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت نے اون سے فرمایا کہ خدا کو بہت بہلا معلوم ہوا اور بہت راضی ہوا آجکی رات تمہارے کام سے جو تم دونون نے اپنے مہمان سے کیا اور خدا نے یہ آیت اوتاری یعنی پیغمبر کے اصحابؓ اپنی جانو پر غیرونکو مقدم رکھتے ہین اگرچہ اونکو تنگی اور حاجت ہو شیخین اسکے راوی ہین اور مجہود دبلے اور بہوکے کو کہتے ہین اور تعلیل لڑکے کی یہ ہے کہ اوسکو جہوٹا وعدہ اور شوق اور آرزو دلاوے اور اوسکی مزدے اوسکو پہیرے یعنی اوسکو درا بہلا کر اور خیال مین لگا وے اور جب روزیدار سو رہے بغیر افطار کرنے کے تو کہا جاتا ہے کہ یہ طاوی ہے اور خصاصہ کے معنے ہین حاجت اور فاقہ۔

لہ سبحان اللہ اصحاب حضرت پر کیا فدا تہے کہ محتاجی مین اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تہے ۱۲

ذِكْرُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيّ

سلمان فارسی کا ذکر

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ فَقَالُوا مَنْ يُسْتَبْدَلُ بِنَا فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مَنُوطًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ المنوط المعلق بالشئ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی کہ اگر تم پہر جاؤ گے تو بدل دیگا کوئی لوگ سوا تمہارے تو اصحاب نے کہا کہ ہمارے بعد کون لوگ لاویگا تو حضرت نے سلمان کے مونڈہے پر ہاتھ مارا پہر فرمایا کہ یہ اور قوم اوسکی قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ اگر ایمان پردین[1] پر لٹکا ہوا ہوتا تو بھی فارسی لوگ اوسکو پا جاتے ترمذی اسکے راوی ہین ۔ منوط لٹکی ہوئی چیز ہے ۔

ذِكْرُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيّ

ابوموسے اشعری کا ذکر

(۱) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَأَيْتَنِي الْبَارِحَةَ وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ فِي رِوَايَةِ الْبُرْقَانِي عَنْ مُسْلِمٍ لَوْ عَلِمْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ تَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِي لَحَبَّرْتُهُ لَكَ تَحْبِيرًا التحبير التحسين **ترجمہ** ابوموسے سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکہتا جس وقت کہ مین رات کو تیرا قرآن پڑہنا سنتا تہا تو مجکو بہلا معلوم ہوتا البتہ تجہکو بانسری ہی داؤد کی بانسریونمین سے یعنے تیری آواز بانسری کی طرح دلکش ہے اور تیری آواز مین لحن داودی کا اثر ہے شیخین اسکے راوی ہین اور برقانی نے مسلم سے اتنا زیادہ کیا ہے قسم ہے اللہ کی یا حضرت اگر مین جانتا کہ آپ میرا قرآن سن رہے ہین تو مین اوسکو آپکے لیئے خوب اچہی طرح سے پڑہتا تحبیر کے معنے اچہی طرح کرنا سنوارنا ۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

عبد اللہ بن سلام کا ذکر

(۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَفِيهِ نَزَلَتْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ الْآيَةَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا کہ کسی زندہ شخص کے حق مین کہا ہو کہ وہ بہشتی ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے لیئے اور اونہین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی کہ بنی اسرائیل سے

---

[1] پردین اون چند تارون کا نام ہے جو نہایت گھنے اور آپس مین ملے ہوئے ہین سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر کام نہین کرتی تو بھی فارسیون کو نصیب ہوتا اس حدیث سے فارسیون کی باریک بینی اور استعداد ایمان ثابت ہوئی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے پیدا ہوئے ۔ جیسے امام اعظم رح اور بخاری اور مسلم کہ سب اسی ملک مین پیدا ہوئے ۔

[2] ابوموسیٰ نہایت خوش آواز تہے رات کو قرآن پڑہ رہے تہے کہ حضرت ادہر سے گذرے اور کہڑے ہو کر سنتے رہے صبح کو یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ابوموسے کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

ذکر ابی طلحة الانصاری رضی اللہ عنہ

ابو طلحہ انصاری کا ذکر

(۱) عن ابی ھریرة قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی مجھود فارسل الی بعض نسائہ فقالت والذی بعثک بالحق ما عندنا الا ماء ثم ارسل الی اخری فقالت مثل ذلک فقال صلی اللہ علیہ وسلم من یضیفہ رحمہ اللہ فقام ابو طلحة فقال انا یا رسول اللہ فانطلق بہ الی رحلہ فقال لامرأتہ ھل عندک شیء فقالت لا الا قوت صبیانی قال فعللیھم بشیء ثم نومیھم فاذا دخل ضیفنا فاریہ انا ناکل فاذا اھوی بیدہ لیاکل فقومی الی السراج کی تصلحیہ فاطفئیہ ففعلت وقعدوا واکل الضیف وباتا طاویین فلما اصبح غدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد عجب اللہ البارحة من صنیعکما بضیفکما فنزل قولہ تعالی ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصة اخرجہ الشیخان المجھود المھزول الجائع وتعلیل الطفل وعدہ وتسویفہ وتمنیتہ وصرفہ عما یراد صرفہ عنہ واذا نام العشاء ثم ولم یفطر فھو طاو والخصاصة الحاجة والفاقة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اوسنے کہا کہ مین بہوکا ہون تو آپنے اپنی کسی بی بی کو کہلا بہیجا تو اونسے کہا قسم اوس ذات کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کیا کہ ہمارے پاس بجز پانی کے کچہ نہین پہر اور بی بی کو کہلا بہیجا اونسے بھی اسیطرح کہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا ہے جو اسکی مہمانی کرے خدا اوسپر رحم کریگا تو ابوطلحہ اوٹھ کہڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا حضرت مین اسکی مہمانی کرتا ہون تو ابوطلحہ اوسکو اپنے گہر لے گئے اور اپنی عورت سے کہا کہ کیا تمہارے پاس کچہ کہانا ہے اوسنے کہا کچہ نہین مگر میرے لڑکون کا کھانا رکھا ہے ابوطلحہ نے کہا کہ اونکو بہلا کر سولادے پہر جب ہمارا مہمان داخل ہو تو اوسکو دکھلایو کہ گویا ہم کہانا کہارہے ہین اور جب کہانا کہانے کے لیے ہاتھ جہکاوے تو چراغ کو درست کرنے کے بہانے سے اوٹھکر گل کردینا تو اوس عورت نے اسیطرح کیا اور بیٹھے رہے اور مہمان نے کہانا کہایا اور آپ دونو بہوکے سورہے پہر صبح کو ابوطلحہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت نے اون سے فرمایا کہ خدا کو بہت بہلا معلوم ہوا اور بہت راضی ہوا آجکی رات تمہارے کام سے جو تم دونون نے اپنے مہمان سے کیا اور خدانے یہ آیت اوتاری یعنی پیغمبر کے اصحاب[1] اپنی جانو پر غیر و نکو مقدم رکھتے ہین اگرچہ اونکو تنگی اور حاجت ہو مجہول اسکے راوی ہین اور مجہود دبلے اور بہوکے کو کہتے ہین اور تعلیل لڑکے کی یہ ہے کہ اوسکو جہوٹا وعدہ اور شوق اور آرزو دلاوے اور اوسکی مزدے اوسکو پہیرے یعنی اوسکو درا بہلاکر اور خیال مین لگاوے اور جب روزیدار سو رہے بغیر افطار کرنے کے تو کہا جاتا ہے کہ یہ طاوی ہے اور خصاصہ کے معنے ہین حاجت اور فاقہ۔

---

[1] سبحان اللہ اصحاب حضرت پر کیا فدا تہے کہ محتاجی مین اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکہتے تہے ۱۲

ذِكْرُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ
سلمان فارسی کا ذکر

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ فَقَالُوا مَنْ يُسْتَبْدَلُ بِنَا فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مَنُوطًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ المنوط المعلق بالشیٔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی کہ اگر تم پہر جاؤ گے تو بدل دیگا کوئی لوگ سوائے تمہارے تو اصحابؓ نے کہا کہ ہمارے بدلے کون لوگ لاویگا تو حضرت نے سلمان کے مونڈہے پر ہاتھ مارا پہر فرمایا کہ یہ اور قوم اوسکی قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ اگر ایمان پروین[1] پر لٹکا ہوا ہوتا تو بہی فارسی لوگ اوسکو پا جاتے ترمذی اسکے راوی ہین۔ منوط لٹکی ہوئی چیز ہے۔

ذِكْرُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
ابوموسے اشعری کا ذکر

(۱) عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَأَيْتَنِي الْبَارِحَةَ وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ فِي رِوَايَةِ الْبَرْقَانِي عَنْ مُسْلِمٍ لَوْ عَلِمْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ تَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِي لَحَبَّرْتُهُ لَكَ تَحْبِيرًا التحبير التحسين ترجمہ ابوموسےؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکہتا جس وقت کہ مین رات کو تیرا قرآن پڑہنا سنتا تہا تو مجکو بہلا معلوم ہوتا البتہ تجہکو بانسری ملی داؤدؑ کی بانسریونمین سے یعنے تیری آواز بانسری کی طرح دلکش ہے اور تیری آواز مین لحن داؤدی کا اثر ہے شیخین اسکے راوی ہین اور برقانی نے مسلم سے اتنا زیادہ کیا ہے قسم ہے اللہ کی یا حضرت اگر مین جانتا کہ آپ میرا قرآن سنتے ہین تو مین اوسکو آپکے لیئے خوب اچہی طرح سے پڑہتا تحبیر کے معنے اچہی طرح کرنا سنوارنا۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ
عبداللہ بن سلام کا ذکر

(۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَفِيهِ نَزَلَتْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى مِثْلِهِ الْآيَةَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا کہ کسی زندہ شخص کے حق مین کہا ہو کہ وہ بہشتی ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیئے اور اونہین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی کہ بنی اسرائیل سے

---

[1] پروین اون چند تارون کا نام ہے جو نہایت گہنے اور آپس مین ملے ہوئے ہین سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر کام نہین کرتی تو بہی فارسیون کو نصیب ہوتا اس حدیث سے فارسیون کی باریک بینی اور استعداد ایمان ثابت ہوئی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے پیدا ہوئے۔ جیسے امام اعظمؒ اور بخاری اور مسلم کہ سب اسی ملک مین پیدا ہوے۔

[2] ابوموسی نہایت خوش آواز تہے رات کو قرآن پڑہ رہے تہے کہ حضرت اُدہر سے گذرے اور کہڑے ہو کر سنتے رہے صبح کو یہ حدیث فرمائی اس سے ابوموسے کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

ایک گواہ نے گواہی دی اسکی مثل پر الآیۃ شیخین اسکے راوی ہین

ذکر جریر بن عبد اللہ
جریر بن عبد اللہ کا ذکر

(۱) عن جریر قال ما حجبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رانی الا تبسم فی وجھی ولقد شکوت الیہ انی لا اثبت علی الخیل فضرب فی صدری وقال اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا اخرجہ الشیخان واللفظ لھما والترمذی ترجمہ جریر سے روایت ہے کہا جب مین مسلمان ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پردہ نہین کیا اور نہ کبھی آپنے مجھکو دیکھا مگر کہ میرے منہ پر مسکرائے اور مینے آپکے پاس گلہ کیا کہ مین گھوڑے پر نہین ٹہر سکتا تو آپنے میرے سینے مین اپنا ہاتھ مارا اور دعا کی کہ الہی اسکو ٹہرا دے اور کر اوسکو ہدایت کرنے والا راہ یاب شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور الفاظ شیخین کے ہین۔

ذکر جابر بن عبد اللہ وابیہ
جابر بن عبد اللہ اور اونکے باپ کا ذکر

(۱) عن جابر قال لقد استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین مرۃ اخرجہ الترمذی وصححہ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی رات میرے لیے پچیس بار دعا کی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وعنہ قال لقینی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مرۃ وانا مھتم فقال لی ما لی اراک منکسرا فقلت استشھد ابی یوم احد وترک عیالا ودینا فقال الا ابشرک بما لقی اللہ بہ اباک قلت بلی قال ما کلم اللہ احدا قط الا من وراء حجاب وانہ احیا اباک وکلمہ کفاحا فقال یا عبدی تمن علی اعطک فقال یا رب تحیینی فاقتل ثانیۃ فقال سبحانہ وتعالی انہ قد سبق منی انھم لا یرجعون فنزلت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم الایۃ اخرجہ الترمذی کلمہ کفاحا ای مواجھۃ لا من وراء حجاب ترجمہ انہین سے روایت ہے کہا کہ ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے ملے اور مین غمگین تھا تو آپنے مجھسے فرمایا کہ مین تجھکو دلگیر کیون دیکھتا ہون مینے کہا کہ جنگ احد کے دن میرا باپ شہید ہوا اور اوسنے عیال اور قرض چھوڑا (یعنی اور مین اوسکے عیال اور قرض مین فکرمند ہون) آپنے فرمایا کیا مین تجھکو بشارت نہ دون اوس چیز کی جسکے ساتھ باپ تیرا خدا سے ملا مینے کہا کیون نہین فرمایا کہ خدا نے کبھی کسی سے بدون حجاب کے کلام نہین کیا اور مقرر اوسنے تیرے باپ کو زندہ کیا اور اوس سے روبرو کلام کیا پہر اوسنے فرمایا اے میرے بندے کچھ مجھسے مانگ مین تجھکو دونگا تو اوسنے کہا اے رب مجھکو زندہ کر کہ مین دوبارہ تیری راہ مین شہید ہون اللہ سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ مینے یہ بات پہلے سے تقدیر مین لکھ رکھی ہے کہ وہ دنیا مین پھر نہ آئینگے تو یہ آیت اوتری کہ نہ گمان کر اون لوگون کو جو خدا کی راہ مین شہید ہوئے کہ وہ مردے ہین بلکہ وہ زندہ ہین اپنے رب کے نزدیک ترمذی اسکے راوی ہین کفاحا کے معنے ہین روبرو بدون حجاب کے۔

ذکر انس بن مالک
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خَادِمُکَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰہَ تَعَالٰی لَہٗ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ ام سلیم (میری ماں) نے کہا یا رسول اللہ اپنے خادم انس کیواسطے دعا کیجیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی اوسکے مال اور اولاد کو بہت کردے اور برکت کر اوسمین جو تو نے اوسکو دیا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ اَبِیْ خَلْدَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَۃِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَہٗ وَکَانَ لَہٗ بُسْتَانٌ یَحْمِلُ فِی السَّنَۃِ الْفَاکِھَۃَ مَرَّتَیْنِ وَکَانَ فِیْہِ رَیْحَانٌ یَجِیْءُ مِنْہُ رِیْحُ الْمِسْکِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ ابو خلدہ سے روایت ہے کہ مینے ابو العالیہ سے کہا کہ انس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اونہوں نے کہا کہ انس دس سال آپکی خدمت مین رہے ہین اور حضرت نے اونکے لیئے دعا کی ہے اور اونکے باغ سال مین دوبار پھلتے تھے اور اوس مین پھول تھے جس سے مشک (کستوری) کی خوشبو آتی تھی ترمذی اسکے راوی ہین

ذکر البراء بن مالک
براء بن مالک کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَہُ لَہٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ مِنْھُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِکٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ الاشعث البعید العھد بالدھن والتسریح والغسل والطمر الثوب الخلق ولا یؤبہ لہ ای لا یعرف ولا یعلم بہ لحقارتہ وقولہ لابرہ ای ابر قسمہ ای صدقہ وجعلہ فیہ بارا لا یحنث ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان گرد آلودہ پرانے کپڑے والے حقیر اگر خدا کے بھروسے پر کسی بات پر قسم کہا بیٹھین تو خدا اونکی قسم کو سچا کردیوے اونہین مین سے براء بن مالک ہین۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اشعث وہ ہے جسکو تیل لگائے کنگھی اور غسل کیے ہوئے بہت دن ہوئے ہون اور طمر پرانے کپڑے کو کہتے ہین اور لا یؤبہ لہ کے معنے ہین کہ نہ پہچانا جاتا ہوا ور نہ معلوم ہوسکتا ہو واسطے حقیر ہونے اوسکے کے اور لابرہ کے معنے ہین کہ اوسکی قسم کو سچا کردیتا ہے اور سچا ٹھیراتا ہے اور اوسکو قسم کا پورا کرنے والا نہ توڑنے والا۔

ذکر ثابت بن قیس
ثابت بن قیس کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ افْتَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَابِتَ بْنَ قَیْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَعْلَمُ لَکَ عِلْمَہٗ فَاَتَاہُ فَوَجَدَہٗ جَالِسًا فِیْ بَیْتِہٖ مُنَکِّسًا رَاْسَہٗ فَقَالَ مَا شَاْنُکَ فَقَالَ شَرٌّ کَانَ یَرْفَعُ صَوْتَہٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَاَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ

لہ آپکی دعا کی برکت سے انس ایکسو بیس برس تک زندہ رہے اور انکے گھر مین ایکسو بیس لڑکے پیدا ہوئے اور انکی ہیشہ بکری کہ تو کچھ شمار ہی نہیں تہا۔

فقال اذهب الیه فقل له انک لست من اهل النار ولکنک من اهل الجنة اخرجه الشیخان وفی روایة مسلم لما نزل قوله تعالی یا ایها الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الایة جلس ثابت یبکی فی بیته فالتمسه النبی صلی الله علیه وسلم وذکر الحدیث ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت بن قیس کو تلاش کیا تو ایک مرد نے کہا یا حضرت مین آپکے لیے اوسکا حال معلوم کرتا ہون وہ اوسکے پاس گیا اور اوسکو اپنے گہر مین نیچے سر جہوکائے بیٹہا روتا ہوا پایا تو اوسنے کہا کہ کیا حال ہے تیرا اوسنے کہا کہ میرا حال بدتر ہے کہ مین نے اپنی آواز حضرت کی آواز سے اونچی کی سو البتہ میرا عمل باطل ہوا اور وہ یعنی مین دوزخیون مین سے ہون تو اوس مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر خبر دی تو آپنے فرمایا کہ اوسکی پاس جا اور اوس سے کہو کہ تو دوزخیون مین سے نہین ولیکن تو بہشتیون مین سے ہے شیخین اسکے راوی ہین اور مسلم کی روایت مین ہے کہ جب یہ آیت اوتری کہ اے ایمان والو نہ اونچی کرو اپنی آواز کو پیغمبر کی آواز سے تو ثابت اپنے گہر مین بیٹھکر رونے لگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو تلاش کیا اور ذکر کی حدیث ۔

ذکر عدی بن حاتم

عدی بن حاتم کا بیان

(۱) عن عدی قال اتیت عمر بن الخطاب فی نفر من قومی فجعل یفرض لرجل من طی الفین ویعرض عنی فاستقبلته فاعرض عنی ثم اتیته من حیال وجهه فاعرض عنی فقلت یا امیر المؤمنین اتعرفنی فضحک وقال نعم واللہ انی لاعرفک امنت اذ کفروا واقبلت اذ ادبروا ووفیت اذ غدروا وان اول صدقة بیضت وجه رسول الله صلی الله علیه ووجوه اصحابه صدقة طی جئت بها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم اخذ یعتذر ثم قال انما فرضت لقوم اجحفت بهم الفاقة وهم سادة عشائرهم لما ینوبهم من الحقوق قلت فلا ابالی اذا اخرجه الشیخان یفرض ای یوجب له هذا المقدار فی العطاء وحیال الشیئ تلقاءه ومایواجهه واجحفت به الفاقة اذا افقرته واذهبت ماله وجعلته محتاجا الی عشیرته والفاقة الفقر والحاجة واراد بقوله لما ینوبهم ما یتجدد لهم من الحوادث التی یحتاجون الی الانفاق فیها ترجمہ عدی رضی سے روایت ہے کہ مین اپنی قوم کے کچہ لوگون کے ساتہ عمر فاروق کے پاس آیا تو انہون نے قوم طے کے ایک مرد کے لیے دو ہزار وظیفہ مقرر کیا اور مجہسے منہ پہیرا تو مین اونکے سامنے ہوا پہر بہی انہون نے مجہسے منہ پہیر لیا پہر مین اونکے منہ کے مقابل سے آیا پہر بہی انہون نے مجہسے پہیر لیا ۔ تب مین نے کہا کہ اے امیر المؤمنین کیا تم مجہے پہچانتے ہو تو وہ ہنسنے لگے اور کہا کہ ہان قسم ہے اللہ کی البتہ مین تجہکو پہچانتا ہون کہ تو ایمان لایا تہا جبکہ وے کافر ہوئے اور تو سامنے آیا جبکہ انہون نے پیٹہ دی اور تو نے قول پورا کیا جبکہ اونہون نے عہد توڑا اور مقرر پہلا صدقہ جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے مونہ کو روشن کیا قوم طے کا صدقہ تہا کہ تو اوسکو حضرت کے پاس لایا تہا پہر عذر کرنے لگے پہر فرمایا کہ صدقہ تو

اونہین لوگون کے واسطے فرض ہوا ہے جنکو فقر فاقہ نے محتاج کردیا ہو حالانکہ وہ اونکی قوم مین شریف ہین لسبب اونکے
کہ اونپر بار بار حقوق پڑتے ہین مینے کہا تو اب مین کچھہ پرواہ نہین کرتا شیخین اسکے راوی ہین یفرض کے معنے ہین کہ
اوسکے لیئے عطامین سے اس مقدار پر واجب اور مقرر کرتے تھے اور خیال الشی کے معنے ہین اوسکے سامنے اور جو
اوسکے روبرو ہو اور اجحفت الفاقہ کے معنے ہین جبکہ اوسکو فقیر کردے اور اوسکے مال کو تباہ کردے اور اوس کو
قرابتیون کا محتاج بنادے اور نائبہ کے معنے ہین فقر اور حاجت اور ما ینوبہم سے مراد وہ ضروری کام ہین جو روز
بروز نئے پیش آتے ہین جنمین اونکو مال خرچ کرنے کی حاجت پڑتی ہے ۔

ذِكْرُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْمَعُ مِنْكَ اَشْیَاءَ فَلَا اَحْفَظُهَا فَقَالَ اُبْسُطْ رِدَائَكَ فَبَسَطْتُهُ فَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا كَثِیْرًا فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا حَدَّثَنِیْ بِهٖ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مینے کہا یا حضرت مین
آپسے بہت چیزین سنتا ہون اور بھول جاتا ہون تو حضرت نے فرمایا کہ اپنا کپڑا پھیلا مینے کپڑا پھیلایا پھر آپنے مجھسے
بہت حدیثین بیان کین سو مین کوئی چیز نہین بھولا جو آپنے مجھسے بیان کی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین
اور یہ لفظ ترمذی کے ہین

ذِكْرُ جُلَیْبِیْبٍ
جلیبیب رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَغْزًی لَهٗ فَاَفَاءَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ
مِنْ اَحَدٍ فَقَالُوْا لَا قَالَ لٰكِنِّیْ اَفْقِدُ جُلَیْبِیْبًا فَاطْلُبُوْهُ فَوَجَدُوْهُ اِلٰی جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوْهُ فَاَتَاهُ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ
ثُمَّ وَضَعَهٗ عَلٰی سَاعِدَیْهِ وَلَیْسَ لَهٗ سَرِیْرٌ اِلَّا سَاعِدَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حُفِرَ لَهٗ وَوُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ
وَلَمْ یَذْكُرْ غُسْلًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ فَاَفَاءَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اَلْفَیْءُ مَا یَحْصُلُ لِلْمُسْلِمِیْنَ مِنْ اَمْوَالِ الْكُفَّارِ وَاَهْلِیْهِمْ
وَدِیَارِهِمْ بِغَیْرِ قِتَالٍ وَلَا حَرْبٍ ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگ مین تھے
یعنی اور بہت اصحاب حضرت کے اوسمین شہید ہوے اور خدا نے آپکو مال عطا کیا تو حضرت نے فرمایا کیا تم کسی
تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پھر فرمایا کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو
اصحاب نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پھر فرمایا کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو اونہون نے

۱؎ ابوہریرہ کو حضرت کی ہزارون حدیثین یاد تہین لوگون کو اونکی یاد پر تعجب ہوا تب آپنے اونہون نے یہ اسکا سبب بتلایا ۱۲

اور فاطمہ کے واسطے واللہ اعلم۔

ذِکرُ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا
فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بیان

(۱) عَن جُمَیعِ بنِ عُمَیرٍ قَالَ دَخَلتُ مَعَ عَمَّتِی عَلیٰ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا فَسُئِلَت اَیُّ النِّسَاءِ کَانَ اَحَبَّ اِلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَت فَاطِمَۃُ قِیلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَت زَوجُہَا اِن کَانَ مَا عَلِمتُ صَوَّامًا وَقَوَّامًا اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ مین اپنی پہپی کے ساتھ عائشہ کے پاس گیا تو مینے پوچھا کہ حضرت کے نزدیک سب عورتون مین سے زیادہ تر محبوب کون تہین کہا کہ فاطمہ کہا گیا اور مردون مین سے کون بہت پیارا تھا کہا کہ اونکے خاوند یعنی حضرت علی کمقرر وہ میرے علم مین روزہ دار اور تہجد گذار رہتے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَن اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا قَالَت دَعَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ عَامَ الفَتحِ فَنَاجَاہَا فَبَکَت ثُمَّ نَاجَاہَا فَضَحِکَت قَالَت فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سَاَلتُہَا عَن بُکَائِہَا وَضِحکِہَا قَالَت اَخبَرَنِی اَنَّہٗ یَمُوتُ فَبَکَیتُ ثُمَّ اَخبَرَنِی اَنِّی سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَہلِ الجَنَّۃِ اِلَّا مَریَمَ بِنتَ عِمرَانَ فَضَحِکتُ اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہ کو بلایا اور ان کان مین چپکے بات کی فاطمہ رونے لگین پہر اُن سے کان مین بات کی تو وہ ہنسنے لگین کہا ام سلمہ نے پہر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو مین نے فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچہا کہا کہ حضرت نے مجہے خبر دی کہ اب کا انتقال ہوگا تو مین روئی پہر آپنے مجہے خبر دی کہ مین بہشت کی عورتون کی سردار ہون سوائے مریم عمران کی بیٹی کے تو مین ہنسی ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذِکرُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۱) عَن عَائِشَۃَ رض قَالَت قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشُ ہٰذَا جِبرِیلُ یُقرِئُکِ السَّلَامَ فَقُلتُ وَعَلَیہِ السَّلَامُ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَہُوَ یَرٰی مَا لَا اَرٰی اَخرَجَہُ الخَمسَۃُ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا کہ اے عائشہ یہ جبریل ہین تجہکو سلام کرتے ہین مینے کہا اور اونکو بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اوسکی برکتین کہا اور آپ دیکہتے تہے جو مین نہ دیکہتی تہی یعنی جبریل کو پانچون اسکے راوی ہین۔

ملہ ثرید یہ ہے کہ روٹی کو توڑ کر شوربے مین بھگو کر کہایا جاوے یہ کہانا سب کو بہت پسند تہا ۱۲ مراد یہ ہے کہ یہ عورتین تمام فضائل اور نیک خصلتون مین کمال اور انتہا کو پہونچ گئی ہین ۱۲

(۲) وَعَنْ اَبِی مُوسیٰ قَالَ مَا اَشْکَلَ عَلَیْنَا اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَۃَ عَنْہُ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا مِنْہُ عِلْمًا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے کہا کہ ہم حضرت کے اصحاب پر کبھی کوئی حدیث مشکل نہیں ہوئی یعنی کسی حدیث میں شبہہ نہیں گذرا پھر ہمنے عائشہ سے اُسکا حال پوچھا مگر کہ ہمنے اونکے پاس اوسکا علم پایا یعنی وہ اونکو معلوم ہتی ترمذی اسکے راوی ہین اور اوسکو صحیح کہا۔

(۳) وَعَنْ اَبِی وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِیٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ اِلَی الْکُوفَۃِ لِیَسْتَنْفِرَھُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ اِنِّی لَاَعْلَمُ اَنَّھَا زَوْجَۃُ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ابْتَلَاکُمْ لِیَعْلَمَ اِیَّاہُ تَتَّبِعُونَ اَوْ اِیَّاھَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابووائل سے روایت ہے کہ جب علی مرتضےٰ نے عمار اور حسنؓ کو کوفہ کی طرف بھیجا تاکہ اون سے جنگ کیلیے طلب کرین تو عمار نے خطبہ پڑہا اور کہا کہ مقرر مین جانتا ہون کہ وہ یعنی عائشہ تمہارے پیغمبر کی بی بی ہے دنیا اور آخرت مین لیکن اللہ نے تمکو مبتلا کیا ہے تاکہ معلوم کرے کہ تم علیؓ کی تابعداری کرتے ہو یا عائشہ کی بخاری اسکے راوی ہین۔

ذِکْرُ صَفِیَّۃَ بِنْتِ حُیَیِّ بْنِ اَخْطَبَ
صفیہ بنت حیی بن اخطب کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِیَّۃَ اَنَّ حَفْصَۃَ قَالَتْ اِنَّھَا بِنْتُ یَھُودِیٍّ فَبَکَتْ فَدَخَلَ عَلَیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ تَبْکِی فَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ قَالَتْ لِی حَفْصَۃُ اَنْتِ ابْنَۃُ یَھُودِیٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکِ لَابْنَۃُ نَبِیٍّ وَاِنَّ عَمَّکِ لَنَبِیٌّ وَاِنَّکِ لَتَحْتَ نَبِیٍّ فَبِمَ تَفْخَرُ عَلَیْکِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِی اللّٰہَ یَا حَفْصَۃُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ صفیہ کو خبر پہونچی کہ حفصہ کہتی ہین کہ وہ یہودی کی بیٹی ہے وہ رونے لگین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس آئے اور حالانکہ وہ رو رہی تہین تو آپنے پوچھا کہ تمہارے رونے کا کیا سبب ہے کہا کہ حفصہ نے مجہسے کہا ہے کہ تو یہودی کی بیٹی ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تو تو پیغمبر کی بیٹی ہے اور مقرر تیرے چچا پیغمبر ہین اور تو پیغمبر کے نکاح مین ہے پہر وہ کس سبب سے تجہپر فخر کرتی ہے پہر فرمایا اے حفصہ اللہ سے ڈر ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین اور ترمذی اسکو صحیح کہتے ہین۔

ذِکْرُ سَوْدَۃَ بِنْتِ زَمْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا
سودہ زمعہ کی بیٹی کا بیان

(۱) عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مَاتَتْ سَوْدَۃُ فَسَجَدَ فَقِیْلَ لَہٗ فِی ذٰلِکَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمْ اٰیَۃً فَاسْجُدُوْا وَاَیُّ اٰیَۃٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَھَابِ اَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلَمْ یُسَمِّیَاھَا وَذَکَرَہٗ رَزِیْنٌ فِی رِوَایَۃٍ وَسَمَّاھَا ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ ...

نماز کے بعد کسی نے ابن عباسؓ سے کہا کہ سودہ (حضرت کی بی بی) فوت ہو گئیں انہوں نے سنکر سجدہ کیا کسی نے اسکا سبب پوچھا کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کیا کرو اور کون نشانی بڑھکر ہوگی حضرت کی بیبیوں کے فوت ہو جانے سے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ دونوں نے اونکا نام نہیں لیا اور رزین نے اپنی روایت میں اونکا نام لیا ہے۔

ذِکرُ اُمِّ اَیمَنَ رَضِیَ اللہُ عَنہَا
ام ایمن کا ذکر

(۱) **عَن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوبَکرٍ لِعُمَرَ بَعدَ وَفَاۃِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنطَلِق بِنَا اِلٰی اُمِّ اَیمَنَ نَزُورُھَا کَمَا کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَزُورُھَا فَلَمَّا انتَھَینَا اِلَیھَا بَکَت فَقَالَا لَھَا مَا یُبکِیکِ اَمَا تَعلَمِینَ اَنَّ مَا عِندَ اللہِ خَیرٌ لِرَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَت بَلٰی اِنِّی لَاَعلَمُ اَنَّمَا عِندَ اللہِ خَیرٌ لِرَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِن اَبکِی اَنَّ الوَحیَ قَدِ انقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَھَیَّجَتھُمَا عَلَی البُکَاءِ فَجَعَلَا یَبکِیَانِ مَعَھَا اَخرَجَہٗ مُسلِمٌ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمرؓ سے کہا کہ ہمکو ام ایمن کے پاس لے چلو کہ ہم اوسکی زیارت کریں جیسے حضرت اوسکی زیارت کیا کرتے تھے پھر جب دونوں اوسکے پاس گئے تو وہ رونے لگی دونوں نے کہا کہ تمہارے رونے کا کیا سبب ہے کیا تم نہیں جانتی ہو کہ جو خدا کے پاس ہے وہ رسول کے لیے بہتر ہے اونے کہا ہاں میں جانتی ہوں کہ جو خدا کے نزدیک ہے وہ حضرت کے لیے بہتر ہے ولیکن میں روتی ہوں اسواسطے کہ وحی آسمان سے بند ہو گئی تو اوس نے اونکو رولایا تو وہ دونوں بھی اوسکے ساتھ رونے لگے مسلم اسکے راوی ہیں۔

اَلفَصلُ الثَّالِثُ مِنَ البَابِ الثَّالِثِ فِی فَضَائِلِ اَھلِ البَیتِ رَضِیَ اللہُ عَنھُم
تیسری فصل تیسرے باب سے اہل بیت کے فضائل کے بیان میں

(۱) **عَن** ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللہَ لِمَا یَغذُوکُم مِن نِعَمِہٖ وَاَحِبُّونِی لِحُبِّ اللہِ وَاَحِبُّوا اَھلَ بَیتِی لِحُبِّی اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محبت رکھو اللہ سے اسواسطے کہ تمکو ہر قسم نعمت دیتا ہے اور محبت رکھو مجھسے اللہ کی محبت کے سبب یعنی تم مجھسے اسواسطے محبت رکھو کہ تم اللہ سے محبت رکھتے ہو اور تمہارے رب کی محبت میری محبت کا سبب ہوا اور محبت رکھو میرے اہل بیت سے میری محبت کے سبب سے یعنی میری محبت تمہارے نزدیک میرے اہلبیت کا سبب ہو یا جونکہ میں اون سے محبت رکھتا ہوں تو تم بھی ان سے محبت رکھو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وعن** سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الآیة ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم الآیة دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا وقال اللھم ھؤلاء اھلی اخرجہ الترمذی وصححہ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اوتری کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بھی بلائیں اور تمہارے بیٹوں کو بھی بلائیں الآیة تو حضرتؐ نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور کہا کہ الہی یہ میرے اہل بیت ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں۔

(۳) **وعن** ام سلمة قالت نزلت هذه الآیة وانا جالسة علی باب البیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا وفی البیت رسول اللہ وعلی وفاطمة والحسن والحسین فجللھم بکساء وقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا فقلت یا رسول اللہ الست من اھل البیت فقال انک الی خیر انت من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخرجہ الترمذی الرجس النجس وکل مستقذر وقیل الاثم **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ یہ آیت اوتری اور حالانکہ میں حضرت کے گھر کے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی اور اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندگی اے گھر والو اور پاک کرے تمکو پاک کرنا اوس وقت گھر میں علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین بیٹھے تو حضرتؐ نے اونکو ایک لوئی میں چھپایا اور کہا الہی یہ میرے گھر والے ہیں سو گندگی کو ان سے دور کردے اور اونکو پاک کردے ایک پاک کرنا میں نے کہا یا حضرتؐ کیا میں اہل بیت میں داخل نہیں ہوں فرمایا کہ تو میرے نزدیک بہتر ہے تو پیغمبر کی بیبیوں میں سے ہے ترمذی اسکے راوی ہیں اور رجس نجس اور ہر گندی چیز کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد گناہ ہے۔

(۴) **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین نزلت هذه الآیة انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت یمر بباب فاطمة اذا خرج الی الصلوة قریبا من ستة اشھر یقول الصلوة اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اخرجہ الترمذی **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اوتری کہ خدا تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندگی اے گھر والو تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ کے دروازے سے گذرتے تھے جبکہ نماز کی طرف نکلتے قریب چھ مہینے تک تو فرماتے کہ نماز پڑھو اے گھر والو اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندگی اے گھر والو اور پاک کرے تمکو پاک کرنا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) **وعن** عائشة قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلیہ مرط مرحل اسود فجاء الحسن فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمة فادخلھا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اخرجہ مسلم المرط کساء من خز او صوف یتغطی بہ والمرحل الموشی المنقوش الذی فیہ صور الرحال وقال الجوھری ھو ازار خز فیہ علم **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے

کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گہر سے تشریف لائے اور آپ پر نقشدار کالی کملی بچھی تھی تو امام حسن آئے حضرت نے
اونکو اوس مین داخل کیا پہر حسین آئے آپ نے اونکو بھی اوسمین لے لیا پہر فاطمہ آئین آپ نے اونکو بھی اوسمین داخل کر لیا
پہر علی آئے آپ نے اونکو بھی اوسمین داخل کر لیا پہر فرمایا کہ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کر دے تمسے گندگی اے گہر والو
اور پاک کرے تمکو پاک کرنا اوسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔ ترجمہ مرط ایک چادر ہے جسکے ساتھ ازار بند کیا جاتا ہے اور رحل
نقش کو کہتے ہین یعنی چادر کی تصویرین ہون اور کہا جوہری نے کہ وہ خز کا تہبند ہوتا ہے اوسمین نقش
ہوتے ہین۔

(٦) وعن يزيد بن حيان عن زيد بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا واني تارك فيكم
ثقلين احدهما كتاب الله هو حبل الله من اتبعه كان على الهدى ومن تركه كان على
ضلالة وفيه فقلنا من اهل بيته نساؤه قال لا ايم الله ان المرأة تكون مع الرجل العصر من
الدهر ثم يطلقها فترجع الى ابيها وقومها اهل بيته اصله وعصبته الذين حرموا الصدقة بعده اخرجه مسلم
ثقليه صلى الله عليه وسلم القرآن العزيز واهل بيته الثقلين لان الاخذ بهما والعمل بهما
ثقيل وقيل العرب تقول لكل امر خطير ثقيل فجعلهما ثقلين اعظاما لقدرهما وتفخيما لشانهما والعصبة
هم قرابته من قبل الاب ترجمہ یزید بن حیان سے روایت ہے کہ زید بن ارقم سے روایت کی
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تم مین دو چیزین چھوڑے جاتا ہون ایک خدا تعالے کی کتاب یعنی قرآن مجید
کہ وہ اللہ کی رسی ہے جو اوسکی پیروی کرے وہ ہدایت پر ہے اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہی پر ہے دوسری میری اولاد
ہے کہا کہ آپ کی بیبیان بھی اہل بیت مین داخل ہین کہا نہین قسم ہے اللہ کی کہ عورت ایک زمانہ مرد کے ساتھ رہتی ہے
پہر وہ اوسکو طلاق دیدیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے حضرت کے اہل بیت اصل مین
یعنی جزو اور عصبات ہین جنپر صدقہ حرام ہے بعد آپ کے مسلم اسکے راوی ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید
اور اپنے اہل بیت کو ثقلین کہا اسواسطے کہ اونکو پکڑنا اور اونکی واجب کی چیزون پر عمل کرنا بھاری ہے اور بعضون
نے کہا کہ عرب ہر عمدہ اور نفیس چیز کو ثقل کہتے ہین واسطے تعظیم قدر اوسکی کے اور بڑا جاننے شان اوسکے اور عصبہ
وہ لوگ ہین جو باپ دادون کی طرف سے قریبی ہون۔

(٧) وعن ابن عمر عن ابي بكر قال ارقبوا محمدا صلى الله عليه وآله وسلم في
اهل بيته اخرجه البخاري ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا
تعظیم کرو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اون کے اہل بیت مین یعنی اونکے اہل بیت کی تعظیم
کرو بخاری اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ

چوتھی فصل

انصار کے فضائل مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَکُوْا وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ فِیْ وَادِی الْاَنْصَارِ وَشِعْبِہِمْ وَلَوْلَا الْہِجْرَۃُ لَکُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ مَا ظَلَمَ اٰوَوْہُ وَنَصَرُوْہُ اَوْ کَلِمَۃً اُخْرٰی اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کی نیچے کی راہ یا اوپر کی راہ تو مین انصار کی راہ چلتا نیچے کی یا اوپر کی اور اگر ہجرت نہوتی تو مین انصاریون مین سے ایک مرد ہوتا کہا ابوہریرہ نے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون وہ یہ ہے کہ آپ پر ظلم ہوا انہون نے آپکو جگہ دی اور آپ کی مدد کی یا اور کوئی بات کہی بخاری اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِیْ اٰوِیْ اِلَیْہَا اَہْلُ بَیْتِیْ وَاِنَّ کَرِشِیَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِہِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِہِمْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار رہو کہ میرے خاص لوگ جنکی طرف مین جگہ پکڑتا ہون میرے اہل بیت ہین اور میرے رازدار انصاری لوگ ہین سو انکے بدکارون سے جو معاف کرو اور انکے نیکون کی نیکی قبول کرو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ دشمنی رکھے انصار سے کوئی جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو صحیح کہتے ہین

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَارُ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَاِنَّ النَّاسَ سَیَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِہِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِہِمْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ زَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ اُخْرٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ قَوْلِہٖ وَیَقِلُّوْنَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ قَوْلُہٗ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ اَیْ مَوْضِعُ سِرِّیْ وَاَمَانَتِیْ وَاسْتَعَارَ لِاَنَّ الْمُجْتَرَّ یَجْمَعُ عَلَفَہٗ فِیْ کَرِشِہٖ وَالرَّجُلُ یَضَعُ ثِیَابَہٗ فِیْ عَیْبَتِہٖ وَقَالَ اَبُوْ عُبَیْدٍ یُقَالُ لِلْجَمَاعَۃِ مِنَ النَّاسِ کَرِشٌ کَاَنَّہٗ اَرَادَ جَمَاعَتِیْ وَصَحَابَتِیَ الَّذِیْنَ اُطْلِعُہُمْ عَلٰی سِرِّیْ وَعَلَیْہِمْ اَعْتَمِدُ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انصار میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور لوگ بڑھ جاوینگے اور یہ گھٹ جاوینگے سو انکے نیکون کی

ف حضرت کو معلوم ہوگیا تھا کہ انصاریون پر زیادتی ہوگی سو اس حدیث مین انکی سفارش کر دی یعنی مت مدی کا حاکم کو لازم ہے کہ انکے نیکون کی تعظیم کرے اور انکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی سواے حدود کے انکی خطاؤن کو نہ پکڑے۔

نیکی قبول کرو اور اونکی بدکارون سے درگذر کرو شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور بخاری نے ابن عباس سے دوسری روایت مین اتنا زیادہ کیا ہے بعد اس قول کے کہ گہٹ جائینگے یہانتک کہ ہوجائینگے جیسے آٹے مین نمک قول آپکا کرشی وعیبتی یعنی میرے رازدار اور امانتی ہین اسواسطے کہ جانور گہاس کو اپنے پیٹ مین جمع کرتا ہے اور مرد اپنے کپڑے اپنے صندوق مین رکہتا ہے اور کہا ابوعبید نے کہ آدمیون کی ایک جماعت کو کرش کہتے ہین گویا کہ حضرت کی مراد یہ ہے کہ میری جماعت اور میرے اصحاب ہین جنپر میرا اعتماد اور اعتبار ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ فَضَائِلِ اَهْلِ بَدْرٍ وَالْعَقَبَةِ وَالشَّجَرَةِ

پانچوین فصل

اہل بدر اور عقبہ اور درخت کے فضل مین

(۱) **عَنْ** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیِّ قَالَ جَآءَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِیْکُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ وَکَذٰلِکَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَکَانَ رِفَاعَةُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَکَانَ رَافِعٌ مِنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ فَکَانَ یَقُوْلُ لِابْنِهٖ مَا یَسُرُّنِیْ اَنِّیْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے کہ جبرئیل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ تم جنگ بدر والون کو اپنے درمیان کیسا گنتے ہو حضرت نے فرمایا کہ ہم اونکو سب مسلمانون سے افضل گنتے ہین کہا اور اسیطرح جو فرشتے جنگ بدر مین حاضر ہوئے تھے وہ سب فرشتون سے افضل گنے جاتے ہین اور رفاعہ بھی اُن لوگون مین سے تھے جو جنگ بدر مین موجود تھے اور رافع اون اصحاب مین سے جو گھاٹی پر حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے تو وہ اپنے بیٹے سے کہا کرتے تھے کہ مجھکو خوش نہین لگتا کہ مین گھاٹی کے بدلے جنگ بدر مین حاضر ہوتا بخاری اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بدر والون پر واقف ہوچکا سو اونسے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے سو البتہ مین تمکو بخش چکا ہون ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ مین نہ جاوے گا کوئی اون لوگون مین سے جنہون نے درخت کے نیچے حضرت سے بیعت کی

ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِی فَضَائِلِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْاِسْلَامِیَّہ

چوتھا باب

اس امت اسلامی کے فضائل کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ قَوْمًا یَعْمَلُوْنَ لَہٗ عَمَلًا اِلَی اللَّیْلِ عَلٰی اَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا لَہٗ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَۃَ لَنَا اِلٰی اَجْرِکَ الَّذِیْ شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَھُمْ لَا تَفْعَلُوْا اَکْمِلُوْا بَقِیَّۃَ عَمَلِکُمْ وَخُذُوْا اَجْرَکُمْ کَامِلًا فَاَبَوْا وَتَرَکُوْا وَاسْتَاْجَرَ اٰخَرِیْنَ بَعْدَھُمْ فَقَالَ اَکْمِلُوْا بَقِیَّۃَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا وَلَکُمُ الَّذِیْ شَرَطْتُ لَھُمْ مِنَ الْاَجْرِ فَعَمِلُوْا حَتّٰی اِذَا کَانَ حِیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ قَالُوْا لَکَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَکَ الْاَجْرُ الَّذِیْ جَعَلْتَ لَنَا فِیْہِ فَقَالَ اَکْمِلُوْا بَقِیَّۃَ عَمَلِکُمْ فَاِنَّمَا بَقِیَ مِنَ النَّھَارِ شَیْءٌ یَسِیْرٌ فَاَبَوْا فَاسْتَاْجَرَ قَوْمًا یَعْمَلُوْنَ بَقِیَّۃَ یَوْمِھِمْ فَعَمِلُوْا فَاسْتَکْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِیْقَیْنِ کِلَیْھِمَا فَذٰلِکَ مَثَلُھُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوْا مِنْ ھٰذَا النُّوْرِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ مسلمانون اور یہود اور نصاریٰ کی مثل اوس مرد کی سی مثال ہے۔ جسنے ایک قوم کو معین مزدوری پر رات تک مزدور ٹھیرایا سو کام کیا اونھون نے دوپہر تک پھر کہنے لگے کہ ہم کو تیری مزدوری کی کچھ حاجت نہین جو تو نے ہمارے لئے مقرر کی تہی اور جو ہمنے محنت کی وہ باطل ہوئی تو اوسنے کہا کہ ایسا مت کرو اپنا باقی کام پورا کرو اور اپنی مزدوری پوری لو انہون نے نہ مانا اور چھوڑ گئے پھر اوسنے اونکے بعد اور لوگون کو مزدور ٹھیرایا اور ان سے کہا کہ تم اپنا دن پورا کرو اور جو مزدوری مینے اونکے لئے ٹھیرائی تہی وہ تمکو ملے گی تو انہون نے کام کیا یہانتک کہ جب عصر کا وقت ہوا تو کہنے لگے جو ہمنے کام کیا وہ اکارت ہوا اور جو تو نے ہمارے لیے مزدوری ٹھیرائی تھی وہ ہمنے تجھکو چھوڑ دی تو مالک نے کہا کہ اپنا باقی کام پورا کرو کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ اب تو بہت تہوڑا دن باقی رہگیا ہے انہون نے نہ مانا پھر اوسنے اور لوگون کو مزدور ٹھیرایا جو باقی دن کام کرتے تو انہون نے کام کیا اور دونون گروہ کی پوری مزدوری لی۔ پس یہ ہے مثل انکی اور مثل اوس چیز کے کہ قبول کیا انہون نے اس نور یعنی دین اسلام سے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَقَاؤُکُمْ فِیْمَا سَلَفَ قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ

صلح حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحابنے حضرت سے بیعت کی تہی کہ ہم مرجائینگے مگر حضرت کے ساتھ سے نہین پھرینگے خدا اون سے راضی ہوا ان مین سے کوئی دوزخی نہین سب جنتی ہین ۱۲

أُمَّا بَيْنَ صَلوٰةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ اُوتِيَ اَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوْا بِهَا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ فَعَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا اِلٰى صَلوٰةِ الْعَصْرِ فَعَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ اَیْ رَبِّ اَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ وَاَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا مِّنْهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ اَجْرِكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِیْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اسکے کچھ مثل نہین ہوسکتی کہ تمہاری زندگی اور عمر اے مسلمانو اگلی امتون کی زندگی اور عمر کے مقابلے مین ایسی ہوسکتی ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک توریت والے یعنی یہود کو توراۃ دئے گئے انہون نے اوسپر عمل کیا یہانتک کہ دوپہر ہوئی پہر عاجز ہوئے سو اونکو ایک ایک قیراط مزدوری ملی پہر نصارے کو انجیل ملی تو انہون نے عصر کی نماز تک اوسپر عمل کیا پہر وہ بھی عاجز ہوئے تو وہ بھی ایک ایک قیراط مزدوری دیئے گئے پہر ہم قرآن دیئے گئے سو ہمنے سورج ڈوبنے تک عمل کیا تو ہمکو دو دو قیراط مزدوری ملی تو پہلی دو کتاب والے کہین گے کہ اے ہمارے رب تونے انکو دو دو قیراطین دین اور ہمکو ایک ایک قیراط دی اور ہمارا کام اونسے زیادہ ہے تو خدا فرماویگا کہ کیا مینے تمہاری مزدوری مین کچھ ظلم کیا یعنے جو مزدوری ٹہیرگئی تہی اوسمے کچھ کم دیا کہین گے کہ نہین جو ٹہیرا تہا وہ دے دیا فرماویگا یہ یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جسکو چاہون دون بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جنازہ گذرا تو اصحاب نے اوسکی تعریف کی اور اوسکو نیک کہا تو آپنے فرمایا کہ واجب ہوئی پہر دوسرا جنازہ گذرا تو لوگون نے اوسکو بد کہا تو آپنے فرمایا کہ واجب ہوئی تو عمر فاروقؓ نے کہا یا حضرت کیا چیز واجب ہوئی فرمایا کہ جسکی تمنے تعریف کی اوسکے لیئے بہشت واجب ہوئی اور جسکو تم نے بد کہا اوسکے لیئے دوزخ واجب ہوئی تم خدا کے گواہ زمین مین ابو داؤد کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر وقت کے دیندار گواہ ہین اونکے نیک اور بد کہنے کو بڑا دخل ہے اور فاسق کی تعریف اور بد کہنے کا کچھ اعتبار نہین یہ مثلا مشہور بیشک ہے سے زبان خلق نقارۂ خدا۔

ف یعنی یہود اور نصارے کی ہر چند عمرین زیادہ نہین اور عبادت بہی بہت لیکن اُمت محمدی کو باوجود کم عمر اور کمی عبادت کی اون سے تواب سوا ہے یہ خدا کا فضل ہے اپنے حبیب کی ضعیف امت پر الہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ ہمکو اپنے حبیب کی امت مین کیا۔

(۴) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَضَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ الْيَهُوْدُ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ النَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِنَا فَهَدٰنَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِي الدُّنْيَا الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالْمَقْضِىُّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَبْلَ الْخَلَائِقِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِىُّ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بہکا دیا اللہ تعالےٰ نے جمعہ سے اونکو جو ہمسے پہلے تھے سو یہودیون کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کیواسطے یکشنبہ کا دن ہوا پہر خدا نے ہمکو پیدا کیا سو خدا نے ہمکو جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ ٹہیرایا یعنے جمعے کو ہفتے اور یکشنبہ پر مقدم کیا اور اسیطرح وے لوگ قیامت کے دن ہمارے پیچھے ہونگے ہم دنیا مین تو پچہلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے مسلم اور نسائی اسکے راوی ہین ۔

(۵) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ فَيُنَادٰى بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُخْرِجَ بَعْثًا اِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَحِيْنَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيْبُ الْوَلِيْدُ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى تَغَيَّرَتْ وُجُوْهُهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ اَنْتُمْ فِى النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِى الثَّوْرِ الْاَبْيَضِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِى الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کہیگا اے آدم تو وہ کہیگا کہ حاضر ہون تیری خدمت مین اور اطاعت مین اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھون مین ہے پہر آواز سے پکارا جاویگا کہ اللہ تعالیٰ تجکو حکم کرتا ہے کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جائینگے اونکو جدا کر آدم کہین گے کہ الٰہی کسقدر ہے دوزخ کا حصہ خداوند فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو اور ننانوے یعنی ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی تب پیٹ والی اپنا بچہ گرادیگی اور لڑکا بڈہا ہوجاویگا اور تو دیکہیگا کہ لوگون کو بیہوش اور دیوانے اور حالانکہ نہ ہونگے وہ بیہوش ولیکن عذاب اللہ کا سخت ہے تو یہ بات لوگونپر سخت گذری یہانتک کہ اونکے چہرون کے رنگ بدل گئے تو اصحاب نے کہا یا حضرت ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار مین ایک ہی بہشتی تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش رہو اسواسطے کہ یاجوج ماجوج مین سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بہرنے کیواسطے کیا یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گہبراتے ہو پہر تم لوگون مین یعنی تمہاری مثل اور امتون مین جیسی سیاہ بال کی مثل سفید بیل کی کہال مین یا سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کہال مین یعنی اسکی اونکی

لہ یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتون کی نہایت کم ہے دوزخ کیواسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کا ذکر کیا کم ہین ۱۲

(٦) **وعن** ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعدني ربي ان يدخل من امتي الجنة سبعين الفا لا حساب عليهم ولا عقاب ومع كل الف سبعون الفا وثلث حثيات من حثيات ربي اخرجه الترمذي الحثية الغرفة بالكف **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ داخل کریگا بہشت میں میری امت میں سے ستر ہزار نہ انکا حساب ہوگا اور نہ ان پر عقاب اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوگا اور تین لپین میری رب کی لپون سے ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور حثیہ کے معنے ہین ہتھیلی سے لپ بھرنی۔

(٧) **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم باب امتي الذي يدخلون منه الجنة عرضه مسيرة الراكب المجد المسرع المجود ثلاثا ثم انهم يتضاغطون عليه حتى تكاد مناكبهم تزول وهم شركاء الناس في سائر الابواب اخرجه الترمذي سوى قوله وهم شركاء الناس الى اخره فهو من زيادة رزين وللترمذي في اخرى عن بريدة اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون من هذه الامة واربعون من سائر الامم التضاغط الازدحام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دروازے سے میری امت بہشت مین داخل ہوگی اوسکی چوڑائی مین خوب تیز چلانے والا سوار تین سال چلیگا پھر وہ مقرر اوسپر ہجوم کرینگے یہانتک کہ اونکے مونڈھے جدا ہونے لگینگے اور وہ باقی دروازون مین بھی لوگون کے ساتھ شریک ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین سوائے اس قول کے کہ وہ باقی دروازون مین بھی لوگون کے ساتھ شریک ہونگے کہ یہ زیادتی رزین کی روایت مین ہے اور ترمذی کی دوسری روایت مین بریدہ سے یون آیا ہے کہ بہشتیون کی ایک سو بیس صفین ہونگی انمین سے اسی صفین اس امت کی ہونگی اور چالیس باقی امتون کی التضاغط کے معنے ہین ہجوم کے۔

(٨) **وعن** ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يموت رجل مسلم الا ادخل الله مكانه النار يهوديا او نصرانيا اخرجه مسلم **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے کہ نہین مرتا کوئی مرد مسلمان مگر اوسکے بدلے اللہ ایک یہودی یا نصرانی کو دوزخ مین داخل کرتا ہے مسلم اسکے راوی ہین۔

(٩) **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كل امتي يدخلون الجنة الا من ابى قالوا ومن يابى قال من اطاعني دخل الجنة ومن عصاني فقد ابى اخرجه البخاري **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری سب امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ نہ مانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنے والا کون ہے فرمایا جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی اوسنے نہ مانا اور وہی منکر ہوا بخاری اسکے راوی ہین۔[1]

[1] اس حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہے اور بدعت پر انکار ہے ۱۲

(۱۰) **وَعَنْ** اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَارَکُمُ اللّٰہُ مِنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا یَدْعُوْ عَلَیْکُمْ نَبِیُّکُمْ فَتَھْلِکُوْا جَمِیْعًا وَاَنْ لَّا یُظْھِرَ اللّٰہُ اَھْلَ الْبَاطِلِ عَلٰی اَھْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلَالَۃٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے تمکو تین چیزون سے پناہ دی ہے ایک یہ کہ پیغمبر تمپر بد دعا کرے اور تم سب ہلاک ہوجاؤ دوسری یہ کہ نہ غالب کریگا اللہ جہوٹ والون کو سچ والون پر تیسری یہ کہ نہ جمع ہونگے گمراہی پر ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۱) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ مَّرْحُوْمَۃٌ لَیْسَ عَلَیْھَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابُھَا فِی الدُّنْیَا اَلْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابوموسےٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مرحوم امت ہے یعنے اللہ نے اونپر رحم کردیا ہے آخرت مین انپر کچہہ عذاب نہین ہے اونکا عذاب دنیا مین فتنے فساد اور زلزلے قتل ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۲) **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیَّ اَمَانَیْنِ لِاُمَّتِیْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَاِذَا مَضَیْتُ تَرَکْتُ فِیْھِمُ الْاِسْتِغْفَارَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** اونہین سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے میری امت کے لیئے مجہپر دو امان اوتارے ہین ایک یہ آیت ہے کہ نہین ہے اللہ کہ اونکو عذاب کرے جبتک کہ تو اونمین اور دوسری یہ آیت اور نہین اللہ اونکو عذاب کرنے کا اور حالانکہ وہ استغفار کرتے ہون سو جب مین چلا گیا یعنی فوت ہوگیا تو اونمین استغفار چہوڑ جاؤنگا قیامت تک یعنی جبتک لوگ توبہ استغفار کرتے رہینگے اونپر عذاب نازل نہین ہوگا اور یہ امان اس امت مین قیامت تک باقی ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۳) **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِیْ مُعَاوِیَۃَ فَرَکَعَ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَدَعَا رَبَّہٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَیْنَا فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یَجْعَلَ بَاْسَھُمْ بَیْنَھُمْ فَمَنَعَنِیْھَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ اَلسَّنَۃُ الْجَدْبُ وَالْقَحْطُ **ترجمہ** عامر بن سعد روایت ہے اونے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی معاویہ کی مسجد مین داخل ہوئے اور اوسمین دو رکعتین نماز پڑہی اور ہمنے بہی آپکے ساتہہ نماز پڑہی اور بہت دیر تک اپنے رب سے دعا کرتے رہے پہر ہماری طرف پہرے سو فرمایا کہ مینے اپنے رب سے تین چیزین مانگین سو خدا نے مجہکو دو چیزین دین یعنی میری دو دعائین قبول ہوئین اور ایک چیز مجہکو نہ دی ایک دعا تو مین نے اپنے رب سے یہ مانگی تہی کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے سو خدا نے میری یہ دعا قبول کی اور مینے دوسری دعا یہ مانگی تہی کہ میری امت کو ڈباکر ہلاک نہ کردیوے سو خدا نے میری یہ دعا بہی قبول کی اور تیسری دعا مینے یہ مانگی تہی

کر اونکی آپسمین لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو یہ دعا میری قبول نہوئی مسلم اسکے راوی ہین اور سنتہ جدب اور قحط کو کہتے ہین۔

(۱۴) وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان من امتی من یشفع فی الفئام من الناس ومنہم من یشفع فی القبیلۃ ومنہم من یشفع فی العصبۃ ومنہم من یشفع فی الواحد حتی یدخلوا الجنۃ اخرجہ الترمذی وزاد رزین وانما شفاعتی فی اہل الکبائر من امتی وانہ لیؤتی برجل الی النار فیمر برجل قد سقاہ شربۃ ماء علی ظما فیعرفہ فیقول الا تشفع لی فیقول من انت فیقول الست انا سقیتک الماء یوم کذا وکذا فیشفع لہ فینفع لہ فیرد من النار الی الجنۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین سے بعض شخص آدمیون کی شفاعت کریگا اور اونمین بعض قبیلے کی شفاعت کریگا اور بعض جماعت کی شفاعت کریگا اور بعض فقط ایک آدمی کی شفاعت کریگا یہانتک کہ بہشت مین داخل ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین اور رزین نے اتنا زیادہ کیا ہے اور میری شفاعت تو میری امت کے کبیرے گناہون والون کے حق مین ہوگی اور قدر شان یہ ہے کہ البتہ ایک مرد کو آگ کی طرف لے جانیکا حکم ہوگا سو وہ ایک مرد پر گذریگا جسکو اوسنے ماس پر پانی کا ایک گھونٹ پلایا ہوگا سو وہ اوسکو پہچان لیگا تو اوس سے کہے گا کہ کیا تو میری شفاعت نہین کرتا وہ کہے گا تو کون ہے کہیگا کہ کیا مینے تجکو فلانے فلانے دن پانی نہین پلایا تہا تو وہ اوسکو پہچان لیگا سو اوسکے لئے شفاعت کریگا تو وہ دوزخ سے بہشت کی طرف پہیرا جائیگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۵) وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امتی مثل المطر لا یدری اخرہ خیر ام اولہ اخرجہ الترمذی وصححہ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مینہ کی مثل ہے معلوم نہین کہ اوسکا آخر بہتر ہے یا اول[2] ترمذی اسکے راوی ہین اور اوسکو صحیح کہا ہے۔

(۱۶) وعن المغیرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یزال ناس من امتی ظاہرین حتی یاتیہم امر اللہ وہم ظاہرون اخرجہ الشیخان وقال البخاری وہم اہل العلم ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین سے ایک گروہ ہمیشہ قائم اور غالب رہیگا جبتک کہ قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے شیخین اسکے راوی ہین کہا بخاری نے کہ وہ اہل علم ہین۔

---

[1] قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوگا اور نہ ہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہوجائے جیسے اگلی امتین ہلاک ہوئین لیکن جنگ لڑائی ہوتی جاتی ہے ۱۲

[2] اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ شریعت کے احکام کے پہیلانے مین اور بدعات کو مٹانے مین نہین تو اسمین کچھ شک نہین کہ قرن اول کے اصحاب سب امت سے افضل ہین پہر تابعین پہر تبع تابعین پس مراد یہ ہے کہ بعض افراد امت جمیع وجوہ سے بعض سے افضل نہین اس واسطے کہ حیثیتین مختلف ہین ۱۲

(۱۷) وعن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیہ واٰلہٖ وسلم لا یزال اھل الغرب ظاھرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ اخرجہ مسلم ترجمہ سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک مسلم اسکے راوی ہین۔

(۱۸) وعن معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسد اھل الشام فلا خیر فیکم ولا تزال طائفۃ من امتی منصورین لا یضرھم من خذلھم حتی تقوم الساعۃ قال علی بن المدینی رحمہ اللہ تعالیٰ ھم اصحاب الحدیث اخرجہ الترمذی ترجمہ معاویہ بن قرہ سے انہنے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب شام والے بگڑ جائین تو بہتر تم مین کوئی خیر نہین اور ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ غالب رہینگے نہ ضرر کریگا اونکو جو اونکو ذلیل کیا چاہے گا یہانتک کہ قیامت قائم ہو کہا علی بن مدینی نے کہ وہ اہل حدیث ہین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۹) وعن عمران ابن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین علی من ناواھم حتی یقاتل اٰخرھم المسیح الدجال اخرجہ ابو داؤد المناواۃ المعاداۃ ترجمہ عمران حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین سے ایک گروہ ہمیشہ حق دین پر لڑتے رہینگے اور اپنے دشمنون پر غالب رہینگے یہانتک کہ اونکا پچھلا گروہ مسیح دجال سے لڑیگا ابو داؤد اسکے راوی ہین مناواۃ کے معنے دشمنی۔

(۲۰) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشد امتی لی حبا ناسا یکونون بعدی یود احدھم لو رأنی باھلہ ومالہ اخرجہ مسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین مجھسے نہایت محبت رکھنے والے وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے اونمین سے ہر شخص چاہیگا کہ کاش مجھے دیکھتا اپنے اہل اور مال سے مسلم اسکے راوی ہین۔

(۲۱) وعن عبد اللہ بن بسر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی یوم القیامۃ غر من السجود محجلین من الوضوء اخرجہ الترمذی ترجمہ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت کے چہرے روشن ہونگے سجدے کے سبب اور ہاتھ پاؤن روشن ہونگے وضو کے سبب سے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۲) وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان اللہ اذا اراد رحمۃ امۃ قبض

۱؎ بعض کہتے ہین کہ مغرب کے لوگ مراد ہین یا شام والے ۱۲ ۲؎ یعنی اگر اونکو دیکھتا تو اپنا اہل و مال آپ پر قربان کرتا اور مراد یہ ہے کہ میرے زمانے کے بعض افراد سے یا حکماً یا حقیقۃً ۱۲

نبیها قبلها فجعله لها فرطا وسلفا بین یدیها واذا اراد هلکة امة عذبها ونبیها حی فاهلکها وهو حی ینظر فاقر عینه بهلاکها حین کذبوه وعصوا امره اخرجه مسلم ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنے کا تو اوس امت سے پہلے اونکے پیغمبر کی روح قبض کرلیتا ہے یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہے اور اوس پیغمبر کو اپنی امت کا میر سامان بنا دیا جاتا ہے اور پیشوا بھیجتا ہے امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہے تو امت پر عذاب بھیجتا ہے اوس امت کے پیغمبر کے جیتے جی اور تاب امت کو پیغمبر کے سامنے تاکہ پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈک اور روشنی بخشے اوس امت کو مٹا کر جبکہ اوسکو اون کافرون نے جھوٹا کہا اور اوسکا حکم نہ مانا۔[۲]

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِیْ فَضْلِ جَمَاعَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ یَاْتِیْ تَفْصِیْلُهُمْ وَفِیْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

پانچوان باب

متفرق جماعتون کے فضائل مین جنکی تفصیل آویگی اور اسمین پانچ فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِ قُرَیْشٍ

پہلی فصل قریش کے فضائل مین

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین قریش کے تابعدار ہین[۱] مسلم اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَکَالًا

---

[۱] یعنے سرداری ہمیشہ قریش مین رہیگی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی اونکے سرداری اور حکومت کسی کا حق نہین ہے ۱۲

[۲] یعنی جس امت پر خدا رحمت کیا چاہتا ہے تو اوسکو پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہے تاکہ امت اوسکے غم مین صبر کرے تو ثواب پاوے اور شریعت پر عمل کرین تو دونا ثواب حاصل ہو اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہے تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہے تاکہ پیغمبر کا دل ٹھنڈا ہو اسواسطے کہ اوس امت کم بخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نہ جانی۔ الحمدﷲ مین حضرت نے اپنی امت کو دلا دیا ہے کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہون میری وفات کو غضب الٰہی نہ جانین بلکہ خدا کی رحمت سمجھین اسیواسطے اسکا امت کو مرحومہ کہتے ہین ۱۲

فَاَذِقْ اٰخِرَهَا نَوَالًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ النَّكَالُ الْعَذَابُ وَالْمَشَقَّةُ وَالنَّوَالُ الْعَطَاءُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی تو نے قریش کے اول لوگون کو وبال چکھایا ہے یعنی جنگ بدر کے دن تو اونکے پچھلے لوگون کو انعام چکھا ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو صحیح کہتے ہین نکال عذاب کو کہتے ہین اور مشقت کو اور نوال عطا کو کہتے ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَحْنَاهُ مِنَ الْحُنُوِّ وَهُوَ الْعَطْفُ وَالشَّفَقَةُ وَاَرْعَاهُ مِنَ الْمُرَاعَاةِ وَالْحِفْظُ وَالْاِحْتِيَاطُ وَالرِّفْقُ بِهٖ وَتَخْفِيْفُ الْكُلَفِ وَالْاَثْقَالِ عَنْهُ وَذَاتُ يَدِهٖ مَا يَمْلِكُ مِنْ مَالٍ وَغَيْرِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ قوم قریش کی عورتین ان تمام عورتون سے بہتر ہین جو کہ اونٹ کی سواری کرتی ہین بہت مہربان ہین چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کی مال کی اور ابوہریرہ کہتے تھے کہ مریم عمران کی بیٹی کبھی اونٹ پر سوار نہین ہوئین شیخین اسکے راوی ہین احناہ حنو سے ماخوذ ہے مہربانی اور شفقت کو کہتے ہین۔ اور ارعا کے معنے رعایت اور نگہبانی اور احتیاط اور نرمی اور اوسکی تکلیف اور بوجھ کو ہلکا کرنا اور ذات یدہ سے مراد وہ چیز ہے جو مال وغیرہ کا مالک ہو۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيْعٍ وَكَانَ اِسْمُهُ الْعَاصِيَ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيْعًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لَا يُقْتَلُ بِجَزْمِ اللَّامِ وَرُوِيَ بِضَمِّهَا وَوَجْهُ الْجَزْمِ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُقْتَلَ قُرَشِيٌّ صَبْرًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُ الْحُمَيْدِيِّ الضَّمَّ بِاَنَّ مَعْنَاهُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ صَبْرًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ مُرْتَدٌّ عَلَى الْكُفْرِ ترجمہ عبداللہ بن مطیع اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد قیامت تک اور نہین مسلمان ہوا تھا کوئی قریش کے گنہگارون سے سوائے مطیع کے اور اوسکا نام پہلے عاصی تھا پھر حضرت نے اوسکا نام مطیع رکھا اور قول آپکا لا یقتل ساتھ جزم لام کے ہے اور پیش کے بھی مروی ہے اور جزم کی حالت مین معنے یہ ہین کہ آپنے منع کر دیا ہے کہ کوئی قریشی قید سے قتل نہ کیا جائے قیامت تک اور پیش کی حالت مین اوسکے معنے یہ ہین کہ نہ قتل ہوگا کوئی قرشی بعد اس دن کے قید سے قیامت تک اور حالانکہ وہ مرتد ہوا ہو کفر پر۔[1]

---

[1] یہ حدیث آپنے ابن خطل کے قتل کرنے کے بعد فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہو جاوینگے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اسطرح قید ہو کر مارا جاوے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے نہ مارا جاویگا اسواسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے

ترمذی اسکے راوی ہین۔ مراد نواصبین سے منافق لوگ ہین۔

(۲) وعن المستورد القرشي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول تقوم الساعة والروم اكثر الناس فقال عمرو بن العاص ابصر ما تقول قال اقول ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان قلت ذلك ان فيهم خصالا اربعة انهم لاحلم الناس عند فتنة واسرعهم افاقة عند مصيبة واوشكهم كرة بعد فرة وخيرهم لمسكين ويتيم وضعيف وخامسة حسنة جميلة وامنعهم من ظلم الملوك اخرجه مسلم۔ ترجمہ مستورد قرشی سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ قیامت قائم ہوگی اس حال مین کہ رومی لوگ ..... سب لوگون سے زیادہ ہوجائینگے تو عمرو بن عاص نے کہا دیکھ کیا کہتا ہے کہا مین کہتا ہون جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہا اگر تو یہ کہتا ہے سو مقرر انمین چار خصلتین ہین مقرر یہ زیادہ تر بردبار ہین سب لوگون سے وقت فتنہ فساد کے اور مصیبت کے وقت جلد تر ہوش مین آجاتے ہین اور جلد تر پھر آنیوالے ہین بعد بھاگنے کے اور زیادہ تر خاطرداری کرنے والے ہین مسکین اور یتیم اور ضعیف کی اور پانچوین نیک خوبی ہے اور زیادہ تر منع کرنے والے ہین بادشاہون کے ظلم سے مسلم اسکے راوی ہین۔

الفصل الخامس فی فضل جماعة من خير الصحابة تعين اسماؤهم

پانچوین فصل

خیر اصحاب کی ایک جماعت کے فضائل مین جن کے نام متعین ہین

اویس القرنی
اویس قرنی کی فضیلت کا بیان

(۱) عن اسير بن جابر قال كان عمر اذا اتى عليه امداد اهل اليمن سألهم افيكم اويس بن عامر حتى اتى على اويس بن عامر فقال انت اويس بن عامر قال نعم قال من مراد ثم من قرن قال نعم قال فكان بك برص فبرأت منه الا موضع درهم قال نعم قال الك والدة قال نعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول ياتي عليكم اويس بن عامر مع امداد اهل اليمن من مراد ثم من قرن كان به برص فبرأ منه الا موضع درهم له والدة هو بها بر لو اقسم على الله لابره فان استطعت ان يستغفر لك فافعل فاستغفر لي فاستغفر له فقال له عمر اين تريد قال الكوفة قال الا اكتب لك الى عاملها قال اكون في غبراء الناس احب الي قال فلما كان العام المقبل حج رجل من اشرافهم فوافق عمر فسأله عن اويس فقال تركته رث البيت قليل المتاع فاخبره عمر بما سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رجع الرجل اتى اويسا فقال استغفر لي فقال انت احدث عهدا بسفر صالح فاستغفر لي فقال لقيت

عُمَرُ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ الْأَمْدَادُ جمع مَدَدٍ وَهُمُ الْأَعْوَانُ الَّذِينَ كَانُوا يَجِيئُونَ لِنَصْرِ الْإِسْلَامِ وَغَبْرَاءُ النَّاسِ بَقَايَاهُمْ واراد ان يكون مع المتأخرين لا من المتقدمين المشهورين **ترجمہ** اسیر بن جابر سے روایت ہے کہ جب یمن کی مدد عمر فاروق پاس آتی تو انہون نے اون سے پوچھا کہ کیا تم مین اویس بن عامر بھی ہے یہانتک کہ اویس بن عامر کے پاس آئے اور پوچھا کہ تو اویس بن عامر ہے اوسنے کہا کہ ہان کہا کہ تم قوم مراد مین سے پہر قرن مین سے ہو کہا کہ ہان کہا کہ کیا تمکو سفید داغ کی بیماری تہی پہر تو اوس سے اچھا ہوگیا مگر بقدر درہم کے ایک داغ باقی ہے اوسنے کہا کہ ہان پہر عمر فاروق نے پوچھا کہ کیا تیری مان بہی زندہ ہے اوسنے کہا کہ ہان کہا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر یمن کی مددون کے ساتھ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے قبیلے سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تہی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہوگیا مگر درہم کے برابر ایک داغ باقی ہے اوسکی ایک مان ہے کہ اوسکا وہ بڑا خدمتگذار اور نیکوکار ہے اور اگر وہ خدا کے بہروسے پر کسی چیز کی قسم کہا بیٹہے تو خدا اوسکو سچا کردیوے۔ سو اگر یہ تجہسے ہوسکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو یعنی اوس سے دعا کروائیو سو میرے واسطے مغفرت کی دعا مانگو تو اویس قرنی نے اونکے لیے مغفرت کی دعا کی پہر عمر فاروق نے اوسسے کہا کہ اب تو کہان کا ارادہ رکھتا ہے کہا کہ کوفہ کا کہا کہ کیا مین تمہارے واسطے اپنے تحصیلدار کی طرف نہ لکہدون کہا کہ خراب خستہ حال لوگون مین رہنا مجکو زیادہ پسند ہے پہر جب آیندہ سال ہوا تو اونکے شریفون سے ایک مرد نے حج کیا وہ عمر فاروق سے ملا اونہون نے اوسسے اویس کا حال پوچہا اوسنے کہا کہ مینے اوسکو چہوڑا ہے اوس حال مین کہ کم حیثیت اور تنگ گذران ہے تو عمر فاروق نے اوسکو خبر دی اوس حدیث کی جو حضرت سے سنی پہر جب وہ مرد پلٹا تو اویس کے پاس گیا اور اون سے کہا کہ میرے لیے مغفرت کی دعا کرو انہون نے کہا کہ تو ابہی نیک سفر سے آیا ہے پہر اوسنے کہا کہ میرے لیے بخشش کی دعا کیجیے اویس نے کہا کہ کیا تو عمر فاروق سے ملا تہا اوسنے کہا کہ ہان تب انہون نے اوسکو لیے مغفرت کی دعا کی پہر لوگ اونکا حال بلکئے تو وہ کہین نکلکر چلے گئے مسلم اسکے راوی ہین۔ امداد جمع مدد کی ہے اور وہ مددگارون کو کہتے ہین جو اونکے پاس اسلام کی مدد کو آتے تہے اور غبراء الناس کے معنے ہین بقایا لوگ اور اویس نے چاہا کہ پچہلے یعنی غیر مشہور لوگون مین رہین نہ اگلے مشہور لوگون مین۔

النجاشی رح
نجاشی کے فضائل کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ رح كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ جب نجاشی رح حبش کا بادشاہ مرگیا تو ہم سنتے تہے اور آپس مین چرچا کرتے تہے کہ ہمیشہ اوسکی قبر پر روشنی نظر آتی ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

کراونپر بد دعا کرتے ہین سو فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور اونکو (مسلمان کرکے) میرے پاس لے آ۔ شیخین اسکے راوی ہین۔

(۸) وعن جابر ان الصحابۃ رضی اللہ عنہم قالوا یا رسول اللہ احرقتنا نبال ثقیف فادع اللہ علیہم فقال اللھم اھد ثقیفا اخرجہ الترمذی ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ اصحاب نے کہا یا حضرت قوم ثقیف کے تیرون نے ہمکو جلا دیا ہے آپ اونپر بد دعا کیجئے تو آپنے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر قوم ثقیف کو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۹) وعن ابی برزۃ الاسلمی قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی حی من احیاء العرب رجلا فسبوہ وضربوہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم لو ان اھل عمان اتیت ما سبوک ولا ضربوک اخرجہ مسلم ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی ایک قوم کی طرف ایک مرد کو بھیجا تو انہون نے اوسکو گالی دی اور مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگون کے پاس جاتا تو نہ تجکو گالی دیتے نہ مارتے مسلم اسکے راوی ہین

(۱۰) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد یعنی الیمن اخرجہ الترمذی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہی قریش مین ہے یعنی لائق ہے کہ اونہین رہے اور قضا انصار مین اور اذان حبشیون مین اور امانت ازدیون مین یعنی یمن مین ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۱) وعن ابی سکینۃ رجل من المحررین عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوا الحبشۃ ما ودعوکم واترکوا الترک ما ترکوکم اخرجہ ابوداود ترجمہ ابو سکینہ ایک غلام آزاد کیا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو حبشیون کو جبتک تمکو چھوڑے رہین اور چھوڑ دو ترکیون کو جبتک تمکو چھوڑے رہین ابو داؤد اسکے راوی ہین

(۱۲) وعن عمران بن حصین قال مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یکرہ ثلثۃ احیاء ثقیفا وبنی حنیفۃ وبنی امیۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور حالانکہ وہ تین گروہ کو برا جانتے تھے ثقیف کو اور بنی حنیفہ کی قوم کو اور بنی امیہ کی قوم کو ترمذی اسکے راوی ہین۔

سلہ مطلب یہ کہ آپکی یہ دعا قبول کی اور وہ قوم مسلمان ہوکر حضرت کے پاس آئی ۱۲ سلہ عمان شام یا یمن کے ملک مین ایک شہر کا نام ہے حضرت نے وہان کی لوگون کی خوش خلقی بیان کی ۱۲ سلہ قضا سے مراد نقیب ہونا ہے یا تحصیلدار ہونا مراد ہے کہ معاذ کو یمن مین تحصیلدار کرکے بھیجا اور بلال کہ حبشی تھے اور ازد یمن کی ایک قوم ہے ۱۲ سلہ یعنی جبتک وے لڑائی نہ کرین اونکو نہ چھیڑو ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ فَضْلِ الْعَرَبِ

تیسری فصل عرب کے فضائل مین

(۱) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِیْ فَتُفَارِقَ دِیْنَكَ قُلْتُ وَكَیْفَ اُبْغِضُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَبِكَ ھَدَانِیَ اللّٰہُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ سلمان فارسی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ مجھسے دشمنی نہ رکھیو کہ تو اپنے دین سے جدا ہوجاویگا مینے کہا کہ مین آپ سے کیون دشمنی کرونگا اور حالانکہ آپکے سبب سے اللہ نے مجھکو ہدایت کی فرمایا کہ تو نے عرب سے دشمنی رکھی تو مجھسے دشمنی رکھی ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْہُ مَوَدَّتِیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عرب کے لوگون سے دغا کیا وہ میری شفاعت مین داخل نہین ہوگا اور میری دوستی اوسکو نہ پاویگی ترمذی اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ فَضْلِ الْعَجَمِ وَالرُّوْمِ

چوتھی فصل

عجم اور روم کی فضائل کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُوْرَۃَ الْجُمُعَۃِ فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ قَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِنَا فَوَضَعَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ وَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِّنْ ھٰؤُلَاءِ وَفِیْ اُخْرٰی رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ جمعہ پڑہی اور جب اس آیت پر پوہنچے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ یعنی اور اون کی طرف جو ابہی عرب کو نہین ملے تو ایک مرد نے کہا یا حضرت یہ کون لوگ ہین جو ابہی ہمکو نہین ملے تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر ایمان پروین پر ہوتا تو بہی فارسی لوگ اوسکو پا جاتے اور ایک روایت مین ہے کہ فارسیون مین سے ایک مرد اوسکو پا جاتا۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْہُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاَنَا بِھِمْ اَوْ بِبَعْضِھِمْ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجمیونکا ذکر ہوا تو آپنے فرمایا کہ البتہ مجکو ان سب پر یا بعض پر زیادہ تر اعتماد ہے بہ نسبت تمہارے یا بعض تمہارے کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ فَضْلِ قَبَائِلَ مَخْصُوْصَۃٍ مِنَ الْعَرَبِ

فصل دوسری

عرب کے خاص قبیلون کے فضایل مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قوم اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور قوم غفار کو خدا نے بخشا شیخین اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُھَیْنَۃُ وَمُزَیْنَۃُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَھُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** اور اونہین سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم قریش اور قوم انصار اور قوم جہینہ اور قوم مزنیہ اور قوم اسلم اور قوم اشجع اور قوم غفار کا مددگار اور دوست خدا اور رسول ہے اور کوئی نہین شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَۃِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَھُمْ مِنْ اَصْوَاتِھِمْ بِاللَّیْلِ بِالْقُرْاٰنِ وَاِنْ کُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَھُمْ بِالنَّھَارِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَلَھُمَا فِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ وَقَلَّ طَعَامُ عِیَالِھِمْ بِالْمَدِیْنَۃِ جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَھُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْہُ بَیْنَھُمْ بِاِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِیَّۃِ فَھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ اَرْمَلُوْا یَعْنِیْ نَفِدَ زَادُھُمْ **ترجمہ** ابوموسے سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مین آواز پہچان جاتا ہون اشعری[1] لوگون کے قرآن پڑہنے کی جبکہ وے رات کو مدینے مین داخل ہوتے ہین اور مین اونکے مکان پہچانتا ہون رات انکی قرائتکی آواز سے اگرچہ دن کو مینے اونکے اوترنے کے مکان نہین دیکہے شیخین اسکے راوی ہین اور اونکی ایک روایت مین اونہین سے آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہوجاتے ہین یا مدینے مین اونکی جورو لڑکون کا کھانا کم ہوجاتا ہے تو جو کچہ اونکے پاس ہو ایک کپڑے مین یکجا کرتے ہین پہر ایک برتن سے آپس مین برابر بانٹ لیتے ہین سو وے میرے ہین اور مین اونکا ہون یعنی مین اُن سے راضی ہون اور ارملوا کے معنے ہین کہ اونکا خرچ کم ہوجاتا ہے۔

---

[1] اشعری یمن کی ایک قوم ہے جنمین سے ابوموسے اشعری اس حدیث کے راوی ہین حضرت نے اونکی یہ عادت پسند کی تاکہ اور لوگ بھی اسیطرح آپس مین اتفاق کرین ۱۲

(۴) وعن ابی هریرة قال لا ازال احب بنی تمیم بعد ثلث سمعتها من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقولها فیهم سمعته یقول هم اشد امتی علی الدجال وجاءت صدقاتهم فقال صلی اللہ علیہ وسلم هذه صدقات
قومنا وکانت سبیة منهم عند عائشة رضی اللہ عنها فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتقیها فانها من ولد
اسمعیل اخرجه الشیخان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مین ہمیشہ قوم بنی تمیم سے محبت رکھتا ہون جب سے مین نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین باتین اونکے حق مین سنین مینے آپ سے سنا فرماتے تھے کہ میری امت مین وے بہت
سخت ہین دجال پر یعنی جبکہ دجال نکلے گا تو بنی تمیم کی قوم پر اوسکا قابو نہ چلے گا اور اونکے زکوۃ کے مال آئے
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین اور عائشہؓ کے پاس اُن ہین سے ایک بندی عورت
تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو آزاد کردے اسلیئے کہ مقرر وہ اسمعیل کے اولاد سے ہے شیخین اس کے
راوی ہین

(۵) وعنہ ان رجلا من قیس قال یا رسول اللہ العن حمیرا فاعرض عنه فاعاد علیه فقال صلی اللہ
علیه وسلم رحم اللہ حمیرا افواههم سلام وایدیهم طعام وهم اهل امن وایمان اخرجه الترمذی ترجمہ
اور اونہین سے روایت ہے کہ قوم قیس ہین سے ایک مرد نے کہا کہ یا حضرت قوم حمیر کو لعنت کیجیے آپنے اوس سے
منہ پھیر لیا اوسنے پھر یہی حضرت سے کہا تو آپنے فرمایا کہ اللہ رحم کرے قوم حمیر پر اونکے منہ مین سلام ہے اور ہاتھون مین
کھانا ہے یعنی سلام کرتے ہین اور محتاجون کو کھانا کھلاتے ہین اور وہ امن اور ایمان والے ہین ترمذی اسکے راوی ہین

(۶) وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الازد ازد اللہ فی الارض یرید الناس ان یضعوهم
ویابی اللہ الا ان یرفعهم ولیاتین علی الناس زمان یقول الرجل فیه یا لیتنی کنت ازدیا ویا لیت امی
کانت ازدیة اخرجه الترمذی وقال قد روی موقوفا علی انس وهو عندنا اصح ترجمہ انس سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم ازد اللہ کی قوم ہے زمین مین لوگ چاہتے ہین کہ اونکو نیچا کرین یعنی اونکو ذلیل
کرین اور اللہ چاہتا ہے کہ اونکو اونچا کرے اونکی عزت کرے اور البتہ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اوسمین
آدمی کہیگا کہ کاش مین ازدی ہوتا اور کاش میری ماں ازد کی قوم مین سے ہوتی ترمذی اسکے راوی ہین اور کہا کہ
یہ انس پر موقوف مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

(۷) وعن ابی هریرة قال جاء الطفیل بن عمرو الدوسی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان
دوسا قد هلکت عصت وابت فادع اللہ علیهم فظن الناس انه یدعو علیهم فقال اللهم اهد دوسا وائت
بهم اخرجه الشیخان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اوسنے
کہا کہ دوس کی قوم ہلاک ہوئی انہون نے نافرمانی کی اور انکار کیا ہے آپ اونپر بد دعا کیجیے تو لوگون نے گمان کیا

زَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

زید بن عمرو بن نفیل کا بیان ۔

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحَ وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فِيْهَا لَحْمٌ فَاَبٰى زَيْدٌ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ اِنِّيْ لَا اٰكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰى اَنْصَابِكُمْ وَلَا اٰكُلُ اِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَكَانَ يَعِيْبُ عَلٰى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُوْلُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللّٰهُ وَاَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَاَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاَنْتُمْ تَذْبَحُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ اسْمِ اللّٰهِ اِنْكَارًا لِذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ يَسْاَلُ عَنِ الدِّيْنِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِّنَ الْيَهُوْدِ فَسَاَلَهُ عَنْ دِيْنِهِمْ وَقَالَ لَعَلِّيْ اَنْ اَدِيْنَ دِيْنَكُمْ فَقَالَ لَا تَكُوْنُ عَلٰى دِيْنِنَا حَتّٰى تَاْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ غَضَبِ قَالَ زَيْدٌ مَا اَفِرُّ اِلَّا مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا اَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْئًا اَبَدًا وَاَنَا اَسْتَطِيْعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِيْ عَلٰى غَيْرِهٖ فَقَالَ مَا اَعْلَمُهُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَنِيْفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيْفُ قَالَ دِيْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِّنْ عُلَمَاءِ النَّصَارٰى فَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَنْ تَكُوْنَ عَلٰى دِيْنِنَا حَتّٰى تَاْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ قَالَ مَا اَفِرُّ اِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا اَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ شَيْئًا اَبَدًا وَاَنَا اَسْتَطِيْعُ فَهَلْ تَدُلُّنِيْ عَلٰى غَيْرِهٖ فَقَالَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَنِيْفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيْفُ قَالَ دِيْنُ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى فَلَمَّا رَاٰى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلْحَنِيْفُ الْمَائِلُ وَهُوَ فِي الْوَضْعِ الشَّرْعِيِّ الْمَائِلُ عَنِ الْاَدْيَانِ كُلِّهَا اِلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ زید بن عمرو سے بلدحؔ کے نوان مین اوتر ملنا حضرت پر وحی اترنے سے پہلے یعنے پیغمبر ہونے سے پہلے تو حضرتؐ اوسکے آگے دسترخوان لیگئے جسپر گوشت تہا تو اوسنے کہانے سے انکار کیا پہر زید نے کہا کہ مین نہین کہایا کرتا جو تم اپنے بتون پر ذبح کرتے ہو اور مین نہین کہاتا مگر جسپر خدا کا نام لیا جاوے اور قریش کے ذبح کئے ہوئے جانورونپر عیب کرتا تہا اور کہتا تھا کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا ہے اور اوسکے لئے آسمان سے پانی اوتارا اور زمین سے گہانس اوگایا اور تم اوسکو خدا کے سوائے یعنے بتون کے نام پر ذبح کرتے ہو یہ اس کام سے انکار کے لئے کہتا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ زید بن عمرو شام کی طرف نکلا دین تلاش کرنے اور پوچھنے کو سو ایک یہودی عالم سے ملا اور اوس سے اونکا دین پوچھا اور کہا کہ البتہ مجہپر لازم ہے کہ مین تمہارے دین کی پیروی کرون اوسنے کہا کہ اگر تو ہمارا دین قبول کریگا تو غضب الہی کا حصہ لیگا زید نے کہا کہ مین تو اللہ تعالی کے غضب ہی سے بہاگا پہرتا ہون اور باوجود قدرت کے مین خدا کا غضب کبہی کچہہ نہین اوٹہاونگا یا مین غضب الہی سے کبہی کچہہ نہین اوٹہا سکتا سو کیا تو مجکو کوئی اور دین بتلاتا ہے یعنی بتلا اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا مگر یہ کہ تو

حنیف ہو جاوے زیدنے کہا اور حنیف کس کو کہتے ہین کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کا دین نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور خدا کے سوائے کسی کی عبادت نہین کرتے تھے پہر زید (وہان سے) نکلا اور نصرانی ایک عالم سے ملا اور اس سے بہی اوسیطرح ذکر کیا تو اوسنے کہا کہ اگر تو ہمارے دین پر ہوگا تو خدا کی لعنت کا حصہ لیگا اوسنے کہا کہ مین تو اللہ کی لعنت ہی سے بہاگا پہرتا ہون باوجود قدرت کے خدا کی لعنت کبہی کچھ نہین اوٹھاونگا سو کیا تو مجکو کوئی اور دین بتلاتا ہے یعنی مجکو کوئی اور دین بتلا اوسنے کہا مین نہین جانتا مگر یہ کہ تو حنیف ہو جاوے زیدنے کہا اور حنیف کس کو کہتے ہین کہا کہ دین ابراہیم علیہ السلام کا کہ نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور اللہ کے سوائے کسی کی عبادت نہین کرتے تہے پہر جب زیدنے اونکا قول ابراہیم علیہ السلام کے حق مین ایک دیکہا تو باہر نکلکر اپنے دونو ہاتھ اوٹھائے اور کہا الٰہی مین گواہی دیتا ہون کہ مین ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہون بخاری اسکے راوی ہین اور حنیف میل کرنے والے کو کہتے ہین اور وہ شرع کے اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین جو سب دینون کو چہوڑکر دین اسلام کی طرف میل کرے۔

(۲) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ رَاَیْتُ زَیْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ قَآئِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَی الْكَعْبَةِ يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْكُمْ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ غَيْرِيْ وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُدَةَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقْتُلَ بِنْتَهٗ اَنَا اَكْفِيْكَ مُؤْنَتَهَا فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِاَبِيْهَا اِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكَ وَاِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مُؤْنَتَهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلْمَوْءُدَةُ اَلطِّفْلَةُ كَانُوْا اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِهِمْ بِنْتٌ حَفَرَ لَهَا حُفْرَةً وَدَفَنَهَا وَهِيَ حَيَّةٌ غَيْرَةً وَاَنَفَةً فَحَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ **ترجمہ** اسمار ابوبکر کی بیٹی سے روایت ہے کہ مینے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکہا اپنے بیٹھ سے خانے کعبے کو تکیہ کئے ہوئے کہتا تہا اے گروہ قریش کے قسم ہے اللہ کی کہ تم مین سے کوئی میرے سوائے ابراہیم علیہ السلام کے دین پر نہین اور مؤدہ کو یعنی جو لڑکی زندہ زمین مین گاڑی جاوے اوسکو زندہ کرتا تہا جب کوئی شخص اپنی بیٹی کو زمین مین گاڑنا چاہتا تہا تو اوس سے کہتا تہا کہ (اسکو مت مار) مین تجکو خرچ دونگا تو اوسکو اوس سے لے لیتا تہا پہر جب چلنے پہرنے لگتی تہی تو اوسکے باپ سے کہتا تہا کہ اگر تو چاہے تو تیرے حوالے کردون اور اگر تو چاہے تو مین اوسکے خرچ سے تجہکو کفایت کرون بخاری اسکے راوی ہین اور مؤدہ لڑکی کو کہتے ہین کہ جب کسی کے ہان لڑکی پیدا ہوتی تہی تو اوسکو عار اور غیرت سے گڑہا کھودکر زندہ دبا دیتا تہا سو اللہ تعالی نے یہ کام حرام کردیا۔

ابوطالب کا بیان

(۱) عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ اَلْوَفَاةُ جَآءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ اَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ لَهٗ اَیْ عَمِّ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ اَنَا عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ

علیہ وسلم واللہ لاستغفرن لک مالم انہ عنک فانزل اللہ عز وجل ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی الایۃ وانزل فی ابی طالب انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء الایۃ اخرجہ الشیخان والنسائی ترجمہ سیب بن حزن سے روایت ہے کہ جب ابوطالب کو موت آئی یعنے قریب المرگ ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے پاس تشریف لائے اور اوسکے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ موجود پائے تو آپنے اوس سے فرمایا کہ اے چچا کہہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اس کلمہ کو کہ مین خدا کے پاس اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے جہگڑونگا یعنے تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجکو بخشاؤنگا تو ابوجہل اور عبداللہ نے کہا کہ کیا تو عبدالمطلب کے دین سے منہ پہیرتا ہے سو حضرت تو باربار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ دونو یہی بات بار بار دوہراتے تھے یہانتک کہ ابوطالب نے آخرش کو یہی کہا کہ مین عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون اور کلمہ لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی البتہ مین تیرے لئے مغفرت کی دعا کرونگا جبتک کہ مین اوس سے منع نہ کیا جاونگا تو خدا تعالے نے یہ آیت اوتاری کہ نہین جائز ہے پیغمبر کو اور ایمان دارون کو کہ مشرکون کے لئے مغفرت کی دعا مانگین اگرچہ قرابتی ہون الایۃ اور ابوطالب کے حق مین یہ آیت اتری کہ اے پیغمبر تو نہین ہدایت کر سکتا جسکو چاہے ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے الایۃ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن ابی سعید قال ذکر ابوطالب عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال لعلہ تنفعہ شفاعتی یوم القیمۃ بان یجعل فی ضحضاح من نار یبلغ کعبیہ یغلی منہ دماغہ اخرجہ الشیخان الضحضاح الماء القلیل فاستعارہ للنار وشبہ بہ فی القلۃ ما یکون فیہ ابوطالب من النار القلیلۃ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابوطالب کا ذکر ہوا فرمایا امید ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت اوسکو نفع دیگی اسکو کہ تہوڑی آگ مین ڈالا جاوے گا جو اوسکے ٹخنون تک پہونچے کہ اوس سے اوسکا دماغ اوبلیگا شیخین اسکے راوی ہین اور ضحضاح تہوڑے پانی کو کہتے ہین پہر اوسکو آگ کے واسطے استعارہ کیا اور کمی مین اوسکے ساتہ تشبیہ دی اوس تہوڑی آگ کو جسمین ابوطالب ہوگا

(۳) وعن العباس قال قلت یا رسول اللہ ھل اغنیت عن عمک فانہ کان یحوطک ویغضب لک قال نعم ھو فی ضحضاح من نار ولولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار اخرجہ الشیخان یحوطک یحفظک ویصونک ویذب عنک ویتوفر علی مصالحک ترجمہ عباس سے روایت ہے کہ مینے کہا یا حضرت کیا آپنے چچا کو کچہ فائدہ پونچایا کہ وہ آپکی نگہبانی کیا کرتا تہا اور آپکے لئے غصہ کیا کرتا تہا فرمایا کہ ہان وہ تہوڑی آگ مین ہے اور اگر مین نہ ہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ مین ہوتا شیخین اسکے راوی ہین اور یحوطک کے معنے ہین کہ آپکی حفاظت کیا کرتا تہا اور بچاتا تہا آپکو اور آپکے دشمن کو دفع کرتا تہا۔ اور آپ کی بہلائی مین بہت کوشش کرتا تہا۔

مالك بن انس رحمه الله
مالک بن انس کا بیان

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل فی طلب العلم فما یجدون احدا اعلم من عالم المدینۃ قال عبد الرزاق فی حدیثہ ھو مالک بن انس اخرجہ الترمذی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ لوگ علم کی طلب مین اونٹون پر سفر کرینگے سو مدینے کے عالم سے کوئی زیادہ عالم نہ پائینگے کہا عبد الرزاق اپنی حدیث مین کہ وہ مالک بن انس ہین ترمذی اسکے راوی ہین۔

الباب السادس فی فضائل الازمنۃ والامکنۃ وفیہ فصلان

چھٹا باب

زمانون اور مکانون کے فضائل مین اور اس مین دو فصل ہین

الفصل الاول فی فضائل الازمنۃ

پہلا فصل زمانون کے فضائل مین

العید
عیدون کی فضیلت کا بیان

(۱) عن عبد اللہ بن قرط قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اعظم الایام عند اللہ یوم النحر ثم یوم القر اخرجہ ابو داود یوم القر ھو الیوم الثانی من ایام التشریق ترجمہ عبد اللہ بن قرط سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب دنون سے افضل عید قربانی کا دن ہے پھر دن نفر کا ابو داود اسکے راوی ہین اور یوم النفر وہ ایام التشریق کا دوسرا دن ہے۔

(۲) وعن انس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ ولھم یومان یلعبون فیھما فقال ما ھذان الیومان قالوا کنا نلعب فیھما فی الجاھلیۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم قد ابدلکم اللہ خیرا منھما یوم الاضحی ویوم الفطر اخرجہ ابو داود والنسائی ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور وہان انکا دو دن تہے کہ وہ انمین کھیلا کرتے تہے تو آپنے فرمایا کہ یہ کیسے دن ہین اصحاب نے کہا کہ ہم کفر کے وقت انمین کھیلا کرتے تہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ اللہ نے تمکو ان سے بہتر دو دن بدل دیئے ہین یعنی عید قربانی کا دن اور عید فطر کا دن ابو داود اور نسائی اسکے راوی ہین۔

عشر ذی الحجۃ - ذیحجہ کے پہلے دس دنون کا بیان

(۱) عن ابن عباس قال

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْھِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا وَلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِھَادُ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ یُخَاطِرُ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ بِشَیْءٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ زَادَ التِّرْمِذِیُّ فِیْ اُخْرٰی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِنْھَا بِصِیَامِ سَنَۃٍ وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِنْھَا بِقِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسے نہین جسمین نیک عمل کرنا خدا کے نزدیک بہت پیارا ہوا ان دنون سے یعنے ذیحجہ کے دس دنون سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بہی ان سے افضل نہین فرمایا اور جہاد بہی اس سے افضل نہین مگر اس مرد کا جہاد اس سے افضل ہے جو نکلا اپنی جان اور مال نثار کرتا ہوا پہر کچہ چیز بہی لیکر نہ پہرا یعنی شہید ہو گیا بخاری اور ترمذی اور ابو داؤد اسکے راوی ہین اور ترمذی نے دوسری روایت مین ابو ہریرہ سے اتنا زیادہ کیا ہے کہ انمین سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے اور اسکی ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ **ف** اس حدیث سے عشرہ ذیحجہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

یَوْمُ عَرَفَۃَ
عرفہ کے دن کا بیان

(۱) **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ فِیْہِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَاِنَّ اللّٰہَ لَیَدْنُوْ ثُمَّ یَتَجَلّٰی ثُمَّ یُبَاھِیْ بِھِمُ الْمَلَائِکَۃَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہین جسمین خدا بندون کو دوزخ سے بہت آزاد کرتا ہو مقرر اللہ تعالے بہت قریب ہوتا ہے اور ظہور فرماتا ہے پہر خدا حج کرنے والون کے سبب سے فرشتون مین فخر کرتا ہے یعنی اور کرم سے فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہین **ف** عرفہ نوین تاریخ ذیحجہ کا نام ہے اس دن حج ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہے۔

(۲) **وَعَنْ** طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ کَرِیْزٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَیَّامِ یَوْمُ عَرَفَۃَ وَافَقَ یَوْمَ جُمُعَۃٍ وَھُوَ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ حَجَّۃً فِیْ غَیْرِ یَوْمِ جُمُعَۃٍ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَاَفْضَلُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَخْرَجَہُ مَالِکٌ مِنْ قَوْلِہٖ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَاَخْرَجَہُ بِطُوْلِہٖ رَزِیْنٌ **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب دنون سے افضل عرفے کا دن ہے جو جمعہ کے دن سے موافق پڑے یعنی عرفے کا دن جمعہ ہو اور وہ افضل ہے ستر حج سے جمعہ کے غیر دن مین اور افضل دعا وہ ہے جو عرفہ کے دن دعا کیجاوے اور افضل ذکر جو مینے اور مجھسے پہلے نبیون نے کہا یہ ذکر ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک (یعنے خدا کے سوا کوئی چیز لائق عبادت کے نہین وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہین مالک اس کے راوی ہین افضل الدعا سے آخر تک اور رزین نے پوری نقل کی ہے۔

نصف شعبان
شعبان کی پندرھوین کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ ترجمہ روایت ہے عائشہ سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی ماہ شعبان کی پندرہوین رات کو پہلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے پھر قوم کلب کی بکریون کے بالون سے زیادہ آدمیون کو بخشتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ ان لوگون مین سے جو دوزخ کے مستحق ہین۔

یوم الجمعة
جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَةُ وَفِیْہِ الصَّعْقَةُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ قَالُوْا وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ اَیْ بَلِیْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دلون مین سے افضل جمعہ کا دن ہے اسیدن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی مین اونکی وفات ہوئی اور اسی دن مین صور پھونکا جاویگا اور اسی دن مین قیامت قائم ہوگی سو اس دن مین مجھپر درود زیادہ پڑہا کرو اسلئے کہ تمہارا درود اس دن میرے سامنے کیا جاتا ہے یعنی مجھکو اوسکی اطلاع پہونچتی ہے اصحاب نے کہا ہمارا درود کس طرح آپکے پیش جاویگا اور حالانکہ آپ کا جسم گل چکا ہوگا تو فرمایا کہ اللہ تعالے نے زمین پر پیغمبرون کے بدن کو کہانا حرام کردیا ہے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اَوْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاہُ اللّٰہُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان دن جمعہ کے رات یا جمعے کے دن مرجاوے اوسکو اللہ قبر کے فتنے سے بچالیتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِیْہِ سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ یُقَلِّلُھَا اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَةُ وَالنَّسَآئِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جمعہ کے دن ذکر ہوا سو تو فرمایا کہ جمعے کے دن مین ایک ساعت ہے کہ جو مرد مسلمان اوسکو پاوے اور اوسمین خدا سے کوئی چیز مانگے اور حالانکہ وہ کہڑا نماز پڑہتا ہو تو خدا اوسکو وہ چیز دیتا ہے اور اشارہ کیا ہے اپنے ہاتھ سے کہ وہ کم ہے یعنے تھوڑا وقت ہے تینون اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْ** اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابوبردہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ جمعے کے مقبول ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۵) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ تلاش کرو جمعے کی مقبول ساعت کو عصر کے بعد سے آفتاب کی سرخی ڈوبنے تک ترمذی اسکے راوی ہین ف بہت حدیثون مین ثابت ہے کہ جمعے مین ایک ایسی گہڑی ہے کہ اوسمین مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اسمین اختلاف ہے کہ وہ گہڑی کونسی ہے سو یہی دو قول اونمین نہایت صحیح ہین جو ابوبردہ اور انس کی حدیث مذکور مین آئے ہین۔

المحرم
محرم کا بیان

(۱) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے خدا کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ کی رات کی نماز یعنی تہجد کی نماز ہے بخاری کے سوا پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** عَلِيٍّ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ اَيُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَسْاَلُ عَنْ هٰذَا اِلَّا رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهٗ شَهْرُ اللّٰهِ فِيْهِ تَابَ عَلٰى قَوْمٍ وَيَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰى اٰخَرِيْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی سے روایت ہے اور کسی مرد نے اون سے پوچہا کہ مجہکو رمضان کے بعد کس مہینے کے روزہ رکہنے کا حکم ہے تو انہون نے کہا کہ مینے کوئی نہین سنا جسنے یہ مسئلہ پوچہا ہو مگر ایک شخص نے میرے روبرو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا تہا سو اوسنے کہا یا حضرت مجہکو رمضان کے بعد کس مہینے کے روزہ رکہنے کا حکم ہے سو فرمایا کہ اگر تو رمضان کے بعد روزہ رکہنا چاہے تو محرم کا روزہ رکھ مقرر وہ اللہ کا مہینا ہے اسی مین خدا نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اسی مین اور لوگون کی توبہ قبول کریگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

اللیل
رات کی فضیلت کا بیان

(۱) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے

روشن کردیگے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُحَجَّنَّ ھٰذَا الْبَیْتُ وَلَیُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ یاجوج ماجوج کے بعد بھی اس خانہ کعبے کا حج اور عمرہ ہوگا بخاری اسکے راوی ہین ف یعنی اوس وقت مین بھی لوگ خانے کعبے کا حج اور عمرہ کیا کرینگے۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُھِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَیَثْنِیَنَّھُمَا اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ احرام باندھینگے ابن مریم حج کا یا عمرہ کا یا دونونکا اکٹھے روحا کی راہ سے مسلم اسکے راوی ہین ف روحا ایک مقام کا نام ہے مکے اور مدینے کے درمیان اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب عیسی علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے اترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے۔ اور خانے کعبے کا حج عمرہ کرینگے۔

(۶) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ جَیْشٌ الْکَعْبَۃَ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ وَفِیْھِمْ اَسْوَاقُھُمْ وَمَنْ لَیْسَ مِنْھُمْ قَالَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِھِمْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ اَلْبَیْدَاءُ الْاَرْضُ الْوَاسِعَۃُ وَقَدْ جَاءَ اَنَّ الْمُرَادَ بِہِ الْبَیْدَاءُ الَّتِیْ بِالْقُرْبِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَھِیَ مَعْرُوْفَۃٌ بِقُرْبِ ذِی الْحُلَیْفَۃِ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر (کفار کا) خانے کعبے سے لڑنے کو آویگا پھر جبکہ وے زمین کے میدان مین پہونچینگے تو اونکے اگلے پچھلے سب زمین مین دھسائے جاوینگے مین نے کہا یا رسول اللہ سب اگلے پچھلے کیونکر دھسائے جاوینگے۔ اور اونمین بازاری لوگ بھی ہونگے اور وہ لوگ جو اونمین سے نہین یعنی اونکا کیا قصور ہے کہ وہ بھی عذاب مین شریک ہونگے آپنے فرمایا کہ پہلے پچھلے سب دھسائے جاوینگے پھر قیامت مین اوٹھینگے اپنی اپنی نیت پر شیخین اسکے راوی ہین اور الفاظ بخاری کے ہین بیدا کشادہ زمین کو کہتے ہین جسمین پانی نہو اور یہ بھی آیا ہے کہ مراد وہ بیدا ہے جو مدینے کے قریب ہے اور وہ معروف ہے قریب ذوالحلیفہ کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بد ون کے ساتھ نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملے گا

(۷) وَعَنْ شَقِیْقٍ اَنَّ شَیْبَۃَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ الْکَعْبَۃَ فَرَاٰی مَا فِیْھَا مِنَ الْمَالِ فَقَالَ لَا اَخْرُجُ حَتّٰی اُقَسِّمَ مَالَ الْکَعْبَۃِ قُلْتُ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ بَلٰی قُلْتُ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ رَاٰی مَکَانَہٗ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَھُمَا اَحْوَجُ مِنْکَ اِلَی الْمَالِ وَلَمْ یُخْرِجَاہُ فَقَامَ فَخَرَجَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِیْ دَاوٗدَ ترجمہ شقیق سے روایت ہے کہ شیبہ بن عثمان نے کہا کہ عمر فاروق کعبے مین داخل ہوئے
اور اوسمین جو مال تہا سو دیکہا تو انہون نے کہا کہ مین باہر نہین نکلونگا یہانتک کہ کعبے کا مال تقسیم کرون مین نے
کہا کہ تو یہ نہین کر سکتا اُنہون نے کہا کیون نہین مینے کہا کہ تو یہ نہین کر سکتا انہون نے کہا کیون مین نے کہا اس
واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر کا مکان مصرف دیکہا اور اونکو مال کی تم سے زیادہ حاجت ہتی اور
اُنہون نے اوسکو نہین نکالا تو عمر فاروق ادہر نکل آئے یعنے اوسکو تقسیم نہ کیا بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی
ہین اور یہ الفاظ ابو داؤد کے ہین۔

(۸) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْمُرَادُ لَا یُقْصَدُ
مَوْضِعٌ مِّنَ الْمَوَاضِعِ بِنِیَّةِ الْعِبَادَةِ وَالتَّقَرُّبِ اِلَی اللّٰهِ اِلَّا هٰذِهِ الْاَمَاکِنُ الثَّلٰثَةُ تَعْظِیْمًا لِشَاْنِهَا وَتَشْرِیْفًا ترجمہ
ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندہے جاوین یعنی سفر کرنا سوائے ان
تین مسجدون کے درست نہین ایک تو اول المسجد یعنی خانہ کعبہ دوسری مدینے مین حضرت کی مسجد تیسری ملک شام مین بیت
المقدس سلیمان کی بنائی ہوئی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور مراد یہ ہے کہ عبادت اور تقرب کیلئے اللہ کی نیت
سے ان مسجدون کے سوا اور کسی جگہ کی طرف قصد نہ کیا جاوے کہ ان مسجدون کی عظمت اور بزرگی زیادہ ہے ف اکثر احتیاط
والے عالم موجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ اولیا اور بزرگون کی قبرون پر سفر کر کے جانا درست نہین۔

(۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ وَ
فِیْ رِوَایَةٍ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ میری اس مسجد مین نماز پڑہنا افضل ہے اور ایک روایت مین ہے کہ بہتر ہے ہزار نماز پڑہنے سے اور مسجد
مین سوائے خانے کعبے کی مسجد کے ابو داؤد کے سوائے چہیون اسکے راوی ہین۔ ایک حدیث مین آیا ہے کہ خانے کعبے
کی مسجد مین ایک نماز پڑہنے کا ثواب لاکہ نماز کے برابر ہے۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ اِئْذَنْ لِیْ
اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ یَقُوْلُ بَعْدَ حَمْدِ اللّٰهِ
وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِ اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ
بِهَا دَمًا اَوْ یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ
وَلَمْ یَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ
الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا

وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ الْعَضُدُ الْقَطْعُ بِالْحَدِيدِ وَالْفَارُّ الْهَارِبُ وَالْخَرْبَةُ الْعَيْبُ وَالْمُرَادُ بِهَا هٰهُنَا التَّفَرُّدُ بِالشَّرِّ وَاسْتُغْلِبَ عَلَيْهِ مِمَّا لَا يُجِيزُهُ الشَّرِيعَةُ وَقَدْ جَاءَ فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ أَنَّ الْخَرْبَةَ الْخِيَانَةُ وَالْبَلِيَّةُ ترجمہ ابوشریح عدوی سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے عمرو بن سعید اموی عبدالملک کی طرف سے مدینہ پر حاکم تھا سے کہا اور حالانکہ وہ (ابن زبیر سے لڑنے کیواسطے) مکے کی طرف لشکر بھیج رہا تھا کہ اے امیر مجکو حکم ہو تو میں تجھے ایک حدیث بیان کرون جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح کے دن صبح کو فرمائی ہے آپ سے سنا کہ خدا کی حمد اور ثنا کے بعد فرمایا کہ مکہ بیشک خدا نے حرام کیا ہے آدمیوں نے اوسکو حرام نہیں کیا سو جو مرد کہ خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اوسکو حلال نہیں کہ اوسمیں کسی کا خون بہاوے یا مکے کا درخت کاٹے پھر اگر کوئی اوسمین خون کرنا درست جانے حضرت کے قتل کرنے کی دلیل سے تو اوسے کہدینا کہ مقرر خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو حکم نہیں دیا اور مجکو بھی فقط دن کی ایک ہی ساعت میں اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اوسوقت حاضر ہیں وے غائب لوگوں کو یہ حکم پہونچا دین کسی نے ابو شریح سے پوچھا کہ عمرو نے تجھسے کیا کہا یعنی کیا جواب دیا کہا کہ اوسنے کہا کہ اے ابو شریح میں اسکو تجھسے زیادہ جانتا ہوں کہ حرم مکہ نہ گنہگار کو پناہ دیتا ہے نہ خونی کو نہ چور کو جو خون یا چوری کرکے مکے میں بھاگ آئے ابوداود کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں عضد کے معنے ہیں لوہے سے کاٹنا اور فار بھاگنے والے کو کہتے ہیں اور خربہ کے معنے میں عیب اور مراد ہے اس جگہ تنہا ہونا ہے ساتھ شر کے اور اوس پر جبرا غلبہ کرنا جسکو شریعت جائز نہ رکھے اور سیاق حدیث میں بخاری سے آیا ہے کہ خربہ خیانت اور بلا ہے **ف** اوسوقت عبداللہ بن زبیر مکے میں امام حق تھے اور یہ قول اوسکا کہ مکہ خونی کو پناہ نہیں دیتا بظاہر حق تھا اور درحقیقت باطل تھا اسواسطے کہ عبداللہ بن زبیر نے کسی کا خون ناحق نہیں کیا تھا کہ اونکو اوسکے قصاص میں مارا جاتا اور نہ چوری وغیرہ کوئی جرم موجب حد کیا تھا بلکہ وہ عبدالملک بن مروان سے خلافت کا زیادہ حقدار تھا۔

(۱۱) **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ تَعَالٰى إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ تَعَالٰى إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا أَيْ عَلَى الدَّوَامِ خِلَافِ غَيْرِهَا فَإِنَّهُ يُعَرَّفُ بِسَنَةٍ وَاحِدَةٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہیں ہے ہجرت بعد فتح ہونے مکے کے لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے اور جب جہاد کے لیے تمکو بلایا جاوے تو نکلو پھر مقرر اس شہر کو خدا نے حرام کیا ہے جسدن کہ آسمان اور زمین کو پیدا کیا

سو وہ حرام ہے اللہ کے حرام کرنے سے قیامت تک اور تحقیق شان یہ ہے کہ مجھسے پہلے کسی کو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا
اور میرے لئے بھی دن کی ایک ساعت ہی حلال ہوئی سو وہ حرام ہے خدا کے حرام کرنے سے قیامت تک مکے کا خار دار
درخت کاٹا جاوے اور نہ اوسکا شکار بہگایا جاوے اور نہ اوسکی گری پڑی چیز اوٹھائی جاوے مگر اوسکے لئے جو اوسکو
لوگون مین مشہور کرے اور نہ اوسکی گہاس کاٹی جاوے تو عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گہاس کاٹنے کی
اجازت دیجئے تو حضرت نے فرمایا کہ مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے۔ ترمذی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین اور یہ جو کہا
مکے کی گری پڑی چیز حلال نہین مگر اوسکے لئے جو مشہور کرے یعنی ہمیشہ مشہور کرتا رہے لیکن اگر سوا مکے کے اور کسی
جگہ کوئی چیز گری پڑی پاوے تو اوسکو فقط ایک ہی سال تک مشہور کرے پہر اپنے کام مین لاوے۔

(۱۲) **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یحل لاحد ان یحمل بمکۃ السلاح
اخرجہ مسلم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حلال کسی کو کہ مکے مین ہتھیار
اوٹھاوے مسلم اسکے راوی ہین۔

(۱۳) **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمکۃ ما اطیبک من بلد واحبک الی ولولا
ان قومی اخرجونی منک ما سکنت غیرک اخرجہ الترمذی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے مکے کے حق مین فرمایا کہ تو کیا پاک شہر ہے اور مجھکو کیا پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھکو یہان سے نہ
نکالتی تو مین تیرے سوا کسی جگہ مین نہ رہتا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۴) **وعن** یعلی بن امیۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتکار الطعام فی الحرم الحاد فیہ
اخرجہ ابو داود الاحتکار ادخار الطعام والاقوات لیغلو اسعارھا وتباع علی المسلمین والالحاد الظلم
واصلہ المیل والعدول عن الشیء **ترجمہ** یعلے بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرم مکہ مین
اناج کا بند رکھنا گرانی کی انتظار پر اوسمین بیدینی ہے ابو داود اسکے راوی ہین اور احتکار کہتے ہین اسکو اناج
اور کہانے کی چیزون کو بند کر رکھے تاکہ جب گران ہو تب مسلمانون پر بیچے اور الحاد کے معنے ہین ظلم اور اصل الحاد میل
کرنا ہے ایک شئے سے۔

(۱۵) **وعن** عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الم تری ان قومک حین بنوا الکعبۃ
اقتصروا عن قواعد ابراھیم فقلت یا رسول اللہ الا تردھا علی قواعد ابراھیم فقال لولا حدثان قومک
بالکفر لفعلت فقال ابن عمر لئن کانت عائشۃ سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اری ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک استلام الرکنین اللذین یلیان الحجر الا ان البیت لم یتمم علی قواعد
ابراھیم اخرجہ الستۃ الا ابا داود حدثان الشیء اولہ والمراد بہ قرب عھدھم بالجاھلیۃ وان الاسلام

لم يَتَمَكَّن بَعْدُ وَكَانُوا يَنْفِرُوْنَ وَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَغَيَّرْتُ هَيْئَتَهَا **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جبکہ کعبے کو بنایا تو انہوں نے ابراہیم کی
بنیادون سے کم کر دیا تو مین نے کہا یا حضرتؐ آپ اسکو پہر کے بنائے ابراہیم کی بنیاد پر تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب ہوتا تو مین یون ہی کرتا تو ابن عمرؓ نے کہا کہ اگر عائشہ نے یہ حدیث حضرتؐ
سے سنی ہی ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ نہین ترک کیا حضرتؐ نے بوسہ دینا اون دونو کونون کو جو حطیم کے متصل
ہین مگر اسیواسطے کہ خانہ کعبہ ابراہیم کی بنیادون پر پورا نہین ہوا ابو داؤد کے سوائے چہیون کے اسکے راوی ہین یا
حدثان الشرک کے معنے ہین اول اوسکا اور انتہی یہ ہے کہ اونکے کفر کا زمانہ قریب ہے اور ابہی اسلام نے جگہ نہین پکڑی
سو گویا کہتے تہے وہ نفرت کرتے اس سے کہ خانہ کعبہ ڈھایا جاوے اور اوسکی شکل بدل جاوے۔ **ف** کفر کے زمانے مین
کفار قریش نے خانہ کعبہ بنایا تہا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف حد ہر حطیم ہے سات
ہاتہ کم کر دیا تہا حضرت نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش تازہ مسلمان ہوئے تہے اونکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے
ہماری بنائی ہوئی عمارت کو مٹایا شاید اسلام سے پہر جاتے۔

(۱۶) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔۔ وَالْعَبَّاسُ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلْ اِزَارَكَ
عَلٰى رَقَبَتِكَ يَقِيْكَ الْحِجَارَةَ فَفَعَلَ وَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ
فَقَالَ اِزَارِيْ اِزَارِيْ فَشَدَّهُ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدُ عُرْيَانًا
ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ مینے جابر بن عبد اللہ سے سنا کہتے تھے کہ جب خانہ کعبہ بنایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور عباس پتہر لانے لگے تو عباسؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ اپنے تہ بند کو اپنی گردن پر رکھ لو جو کہ تمکو پتہرون
کی تکلیف سے بچاوے حضرت نے یون ہی کیا اور یہ واقعہ حضرت کے پیغمبر ہونے سے پہلے تہا تو حضرت زمین پر گر پڑے
اور آپ کی دونو آنکہین آسمان کی طرف لگ گئین تو فرمایا کہ میرا تہ بند مجکو دو میرا تہ بند مجہکو دو پہر آپکے بدن پر
تہ بند باندہا شیخین اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ بیہوش ہوکر گر پڑے پہر اسکے بعد کبہی ننگے نہین دیکہے گئے

(۱۷) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَائِطٌ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَبَنٰى حَوْلَهُ حَائِطًا جُدُرُهُ قَصِيْرَةٌ فَعَلَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ
اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابی زبیر سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے زمانے مین خانے کعبے کی چار
دیواری نہ تہی خانے کعبے کے گرد نماز پڑہا کرتے تہے یہانتک کہ عمر فاروق کا زمانہ آیا اور اوسکے گرد احاطہ بنایا اوسکی دیوارین
چہوٹی تہین پہر ابن زبیر نے اوسکو اونچا کیا بخاری اسکے راوی ہین

(١٨) **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة أخرجه الشيخان والنسائي وفي رواية للبخاري عن ابن عباس كأني به أسود أفحج يقلعها حجرا حجرا يعني الكعبة إنما صغر السويقتين لانه اراد ضعفهما ودقتهما وذلك غالب في سوق الحبشة والفحج بعد ما بين الساقين **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ڈہا دیگا کعبے کو ایک حبشی چہوٹی پتلی پنڈلیاں والا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین اور بخاری کی ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہے کہ گویا کہ مین اوس کعبے ڈہانے والے کالے پنڈی کو دیکہتا ہون کہ خانے کعبے کے پتہر پتہر کو اوکہیڑیگا اور اوسکی پنڈلیون کو چہوٹا کہا تو اسواسطے کہ مراد اوس سے اوسکا کمزور اور پتلا ہونا ہے اور اکثر حبشیون کی پنڈلیان اسطرح کی ہوتی ہین اور فحج مابین الساقین کے بعد کو کہتے ہین **ف** قیامت کے قریب ایک حبشی ضعیف الخلقت کعبے کو ڈہا دیگا۔ اسکی حکمت خداکو معلوم ہے۔

(١٩) **وعن** ابن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستخرج كنز الكعبة الا ذو السويقتين أخرجه أبو داود الكنز المال المدفون والمراد به مال الكعبة الذي كان معدا للهدايا والنذور والقناديل وغيرها **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چہوڑ دو حبشیون کو جبتک تمکو چہوڑے رہین اسواسطے کہ نہین نکالیگا خزانہ کعبے کا مگر چہوٹی پتلی پنڈلیان والا ابوداؤد اسکے راوی ہین اور کنز پوشیدہ مال کو کہتے ہین اور مراد اس سے کعبے کا مال ہے جو ہدایا نذرون وغیرہ کا وہان رکہا رہتا تہا

الفرع الثاني في فضل مدينة الرسول صلى الله عليه وسلم

دوسری فرع
مدینہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا بیان

(١) **عن** انس قال حرم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المدينة ما بين كذا (الى كذا) فمن أحدث فيها حدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل الله منه يوم القيامة صرفا ولا عدلا أخرجه الشيخان وفي رواية لهما أنه صلى الله عليه وسلم أقبل حتى بدا له أحد فقال هذا جبل يحبنا ونحبه فلما أشرف على المدينة قال اللهم إني أحرم ما بين جبليها مثل ما حرم إبراهيم مكة اللهم بارك لهم في مدهم وصاعهم الحدث الأمر الحادث المنكر الذي ليس بمعتاد ولا معروف في السنة **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ حرام کیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو درمیان فلانی اور فلانی جگہ کی سو جو اوسمین کوئی بدعت نکالے تو اوسپر خدا کی

اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہے خدا نہ قبول کریگا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو شیخین اسکے راوی ہین اور اونکی ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے سے آئے پہاڑ تک کہ آپکو لیے احد کا پہاڑ ظاہر ہوا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہمکو چاہتا ہے اور ہم اسکو چاہتے ہین پھر جب مدینے پر جھانکے تو فرمایا الٰہی مین حرام کرتا ہون جو مدینے کے دونو پہاڑ وان کے درمیان ہے جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا ہے الٰہی برکت کر اونکے مد اور صاع مین حدث نئے کام کو کہتے ہین جو منکر ہو نہ معتاد ہو نہ سنت مین معروف ہو۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حرم مکے مین درخت کاٹنا اور شکار کرنا حرام ہے ویسے ہی مدینے کے حرام مین بھی درست نہین اور یہی ہے مذہب اکثر اماموں کا۔

(۲) **وعن** علیؓ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فِيْ ذِمَّتِهٖ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ زَادَ اَبُوْدَاوُدَ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ لُقْطَتُهَا اِلَّا لِمَنْ اَشَادَهَا وَلَا يَصْلُحُ لِرَجُلٍ اَنْ يَحْمِلَ فِيْهَا السِّلَاحَ لِقِتَالٍ وَلَا يُقْطَعُ مِنْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا اَنْ يَعْلِفَ الرَّجُلُ بَعِيْرَهُ عَيْرٌ وَثَوْرٌ جَبَلَانِ بِالْمَدِيْنَةِ وَقِيْلَ لَيْسَ بِهَا ثَوْرٌ وَلٰكِنَّهُ بِمَكَّةَ وَلَعَلَّ الْحَدِيْثَ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى اُحُدٍ وَالصَّحِيْحُ اَنَّ بِهَا ثَوْرًا وَالْمُحْدِثُ بِكَسْرِ الدَّالِ فَاعِلُ الْحَدَثِ وَبِفَتْحِهَا الْاَمْرُ الْمُبْتَدَعُ وَخَفَرْتُ الرَّجُلَ اِذَا اَمَّنْتَهُ وَاَخْفَرْتُهُ اِذَا نَقَضْتَ عَهْدَهُ وَالصَّرْفُ النَّافِلَةُ وَالْعَدْلُ الْفَرِيْضَةُ وَالْاِشَادَةُ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالشَّيْءِ وَالْمُرَادُ تَعْرِيْفُ اللُّقَطَةِ وَاِنْشَادُهَا **ترجمہ** علی سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھہ نہین لکھا مگر قرآن اور جو اس ورق مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہے عیر اور ثور کے درمیان کہ دو پہاڑ ہین مدینے کی دونو طرف مین سو جو اوسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہے خدا نہ اوسکی نفل نماز کو قبول کریگا نہ فرض کو مسلمانون کا ذمہ ایک ہے اونکا اونے آدمی بھی اوسکے ساتھ کوشش کیا جاوے یعنی اگر مسلمانون مین سے کوئی اونے آدمی بھی کسی کافر کے ساتھ عہد و پیمان کرے تو مسلمانون کو چاہیے کہ اسکا ذمہ نہ توڑین اور جو کسی مسلمان کا عہد توڑے تو اوسپر بھی خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہے نہ اللہ اوسکی نفل عبادت کو قبول کریگا نہ فرض کو پانچون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ شیخین کے ہین اور ابوداؤد نے زیادہ کیا ہے کہ نہ حرم مدینے کا درخت کاٹا جاوے اور نہ اوسکا شکار رمہکایا جاوے اور نہ اوسکی گری پڑی چیز اوٹھائی جاوے مگر جو اوسکو مشہور کرے اور نہین جائز ہے کسی مرد کو کہ اوسمین لڑائی کے لیے ہتھیار اوٹھاوے اور نہ اسکا

درخت کاٹا جاوے لیکن اگر کوئی مرد اپنے اونٹ کو گھانس کھلاوے تو جائز ہے اور عیر اور ثور مدینے مین دو پہاڑ ہین اور بعض نے کہا کہ مدینے مین ثور کسی پہاڑ کا نام نہین ہے لیکن وہ مکے مین ہے اور شاید حدیث یون ہے کہ عیر سے احد پہاڑ تک اور صحیح یہ ہے کہ وہان بھی ثور ہے اور محدث ساتھ زیر دال کے بدعت نکالنے والے کو کہتے ہین اور ساتھ زبر کے بدعت کو کہتے ہین اور خفرت الرجل کے معنے ہین جبکہ توڑ اوسکے عہد و پیمان کو توڑے اور صرف نفل کو کہتے ہین اور عدل فرض کو اور اشاد کے معنے ہین کسی چیز کو پکار کر مشہور کرنا اور مراد مشہور کرنا ہے گری پڑی چیز کا اور کہنڈانا اوسکا۔

(۳) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یصبر علی لاواء المدینۃ وشدتہا احد من امتی الا کنت لہ شفیعا او شہیدا یوم القیمۃ اخرجہ مسلم والترمذی وزاد مسلم لا یدعہا احد رغبۃ عنہا الا ابدل اللہ فیہا من ہو خیر منہ اللاواء الشدۃ وما تعظم مشقتہ علی الانسان من ضیق عیش او قحط او خوف ونحوہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کے قحط اور سختی پر صبر کریگا اور اوسمین ٹھیرا رہیگا مین اوسکو قیامت کے دن بخشاونگا یا اوسکا گواہ ہونگا مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے مسلم نے یہ کہ نہ چھوڑیگا کوئی مدینے کو برا جانکر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوسمین بہتر کو لادیگا اور لاوا شدت کو کہتے ہین اور جسمین آدمی پر بڑی مشقت ہو تنگ گذران یا قحط یا خوف وغیرہ سے **ف** ان حدیثون سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے رہنے والون کو عمدہ بشارت ہے۔

(۴) وعن سفین بن ابی زہیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تفتح الیمن فیاتی قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون وتفتح الشام فیاتی قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون وتفتح العراق فیاتی قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون اخرجہ الثلثۃ ومعنی یبسون یسوقون بہا سائرین عن المدینۃ الی غیرہا والاصل فیہ ان بس بس کلمۃ زجر للابل **ترجمہ** سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا سو آوینگے ایک قوم جلد کرتی ہوئی سو اوٹھا لیجاوینگی اپنے گھر والون کو اور جو اونکا کہا مانیگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہے اگر وہ جانتے اور فتح ہوگا شام کا ملک سو بعضے لوگ آوینگے جلدی کرتے ہوئے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکا کہا مانیگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہوگا اگر اونکو سمجھ ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک سو بعضے لوگ آوینگے جلدی کرتے ہوئے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکا کہا مانیگا اور حالانکہ مدینے مین رہنا اونکے لیے بہتر ہے اگر وہ جانتے تینون اسکے راوی ہین اور معنے یبسون کے یہ ہین کہ اپنے چوپایون کو ہانک لے جاوینگے مدینے کو چھوڑ کر اور طرف چلے جاوینگے اور اصل اسکا

یہ ہے کہ لفظ لس اب اونٹ کے جھر ینکیلیئے بولا جاتا ہے۔ **ف** یعنی فتح اسلام کے بعد لوگ ملک شام اور یمن وغیرہ مین
جا بسینگے اور حالانکہ مدینے کا چھوڑنا اور اوسکی برکات سے محروم رہنا اونکے حق مین بہتر نہ ہوگا۔

(۵) **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُمرت بقریۃ تاکل القریٰ یقولون
یثرب وہی المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید اخرجہ الثلثۃ وفی روایۃ لمسلم خبث الفضۃ
ومعنی تاکل القریٰ ان اللہ ینصر الاسلام باہلہا وہم الانصار تفتح القریٰ علی ایدیہم ویغنمہم ایاہا
فیاکلونہا وہذا من باب الاتساع والاختصار وحذف المضاف والتقدیر تاکل اہلہا اموال القریٰ وغیّر
صلی اللہ علیہ وسلم اسم یثرب بطیبۃ وطابۃ کراہۃ لما فیہ التثریب وہو المبالغۃ فی اللوم والتعنیف والتعییر
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مجکو اوس بستی مین جانیکا حکم ہوا جو سب بستیون کو کھا ویگی لوگ اوسکو یثرب کہتے
ہین اوسکا عمدہ نام تو مدینہ ہے برے لوگون کو یہ نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل نکالدیتی ہے تینون اسکے
راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ میل چاندی کا اور تاکل القریٰ کے معنے یہ ہین کہ اللہ مدینے والون سے اسلام
کی مدد کریگا اور وہ انصاری لوگ ہین اور اونکے ہاتھ پر شہر فتح ہونگے اور وہ غنیمت کا مال لوٹینگے سو وہ اوسکو کہا
اور یہ باب اتساع اور اختصار سے ہے اسمین مضاف محذوف ہے اور کلام در اصل یون ہے کہ شہرون کے مالون
کو کہا جاویگا اور حضرت نے یثرب کا نام بدلکر مدینے کا نام طیبہ اور طابہ رکھا واسطے مکروہ جاننے تثریب کے اور وہ مبالغہ
ملامت مین اور عتی اور عار دلانے مین۔ **ف** مدینے کا نام اول یثرب تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بدلکر
طابہ اور مدینہ رکھا۔

(۶) **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینۃ
فلیمت بہا فانی اشفع لمن یموت بہا اخرجہ الترمذی وصححہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس سے ہو سکے یہ کہ مدینے مین مرے تو چاہیے کہ اوسمین مرے اسواسطے کہ جو مدینے مین مریگا
مین اوسکی شفاعت کرونگا ترمذی اسکے راوی۔

(۷) **وعن** عائشۃ قالت لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وعک ابوبکر وبلال رضی اللہ عنہما
فدخلت علیہما فقلت یا ابت کیف تجدک ویا بلال کیف تجدک وکان ابوبکر اذا اخذتہ الحمی یقول

کل امرء مصبح فی اہلہ ۔۔۔ والموت ادنی من شراک نعلہ

وکان بلال رضی اللہ عنہ اذا اقلع عنہ الحمی یرفع عقیرتہ ویقول۔

الا لیت شعری ہل ابیتن لیلۃ ۔۔۔ بواد وحولی اذخر وجلیل
وہل اردن یوما میاہ مجنۃ ۔۔۔ وہل یبدون لی شامۃ وطفیل

قَالَتْ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ کَحُبِّنَا مَکَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا وَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ اَلْوَعْكُ اَلْاَلَمُ وَقِیْلَ هُوَ اَلَمُ الْحُمّٰی وَالْعَقِیْرَةُ الصَّوْتُ وَالْجَلِیْلُ اَلثُّمَامُ وَهُوَ مِنْ نَبْتِ الْبَادِیَةِ وَمَجَنَّةُ مَوْضِعٌ مَعْرُوْفٌ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ مَکَّةَ سِتَّةُ اَمْیَالٍ وَکَانَ لِلْعَرَبِ فِیْهِ سُوْقٌ وَشَامَةُ وَطَفِیْلُ جَبَلَانِ بِاَرْضِ مَکَّةَ وَمَا وَالَاهَا **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آئے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ تپ کی بیماری سے بیمار ہوئے تومین اونکے پاس خبر کو گئی مینے کہا لمے باپ تمہارا کیا حال ہے اور لمے بلال تمہارا کیا حال ہے اور ابوبکر کا تو یہ حال تہا کہ جب اونکو تپ ہوتی تو یہ شعر پڑہتے ؎ ہر آدمی صبح کیا گیا ہے اپنے گہر والون مین اور موت قریب تر ہے اوسکی جوتی کے تسمے سے اور بلال کا یہ حال تھا کہ جب اونکی تپ اوترتی تہی تو مکے کے اشتیاق مین بلند آواز سے یہ شعر پڑہنے لگتے تہے ؎ خبردار کاش مجہکو معلوم ہوتا کہ کیا مین کوئی رات کاٹونگا مکے کے نالے مین اور حالانکہ میرے گرد اذخر اور جلیل ہوا اور کیا مین اوترونگا کسی دن مجنہ کے پانیون پر اور کیا مین دیکہونگا شامہ اور طفیل کو کہا عائشہؓ نے سو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکی خبر دی تو آپنے دعا کی کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر دے جیسے ہمکو مکے کی محبت ہے یا اوس سے بہی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی مدینے کی آب وہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیے اوسکے مد اور صاع مین اور لیجا اوسکی تپ کو سو ڈال دے اوسکی جحفہ مین تینون اسکے راوی ہین اور وعک کے معنے ہین تکلیف درد اور بعضون نے کہا کہ وہ تپ کی تکلیف ہے اور عقیرہ کے معنے ہین آواز اور جلیل جنگل کی ایک گہاس کو کہتے مین اور مجنہ ایک مشہور جگہ ہے مکے سے چھ میل پر اور وہان عرب کا بازار لگا کرتا تہا اور شامہ اور طفیل دو پہاڑ ہین مکے کی زمین مین۔

(۸) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّةَ مِنَ الْبَرَکَةِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی کہ الٰہی مدینے مین مکے سے دونی برکت کر دے تینون اسکے راوی ہین۔

(۹) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِاَوَّلِ التَّمَرِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَکَةً مَعَ بَرَکَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَکَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَکَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ ثُمَّ یُعْطِیْهِ اَصْغَرَ مَنْ یَحْضُرُهٗ مِنَ الْوِلْدَانِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستور تہا کہ جب کوئی پہلا پہل آپکے پاس لاتا تو یون دعا کرتے الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور ہمارے پہلون مین اور ہمارے مد مین اور ہمارے صاع مین برکت پر برکت الٰہی ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر اور تیرا دوست تہا اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اوسنے تجہسے مکے کے واسطے دعا کی تہی اور مین تجہسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون جیسے اوسنے تجہے

ملک کے لیے دعا کی دراوسکے ساتھ وسکے برابر اور بھی پہر جو جیتا رہیگا وہان موجود ہوگا اوسکو وہان پہنچے سلام ترمذی اسکے راوی ہین۔ صاع اور مد دو تولہ ہے کے نام ہین اور مراد اوس سے اناج کی برکت ہے

(۱۰) **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلَائِکَۃٌ لَا یَدْخُلُہَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَہِمَّتُہُ الْمَدِیْنَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِکَۃُ وَجْہَہُ قِبَلَ الشَّامِ وَہُنَالِکَ یَہْلِکُ النَّقْبُ الْمُضِیْقُ بَیْنَ الْجِبَالِ ... دُبُرُ اُحُدٍ خَلْفَہُ **ترجمہ** اونہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینے کے راہون پر فرشتے تعینات ہین نہ اوسمین طاعون داخل ہوگی اور نہ دجال تینون اور ترمذی اسکے راوی ہین اور مسلم نے زیادہ کیا ہے کہ دجال پورب کی طرف سے آویگا اور اوسکا قصد مدینے کا ہوگا یہانتک کہ پہاڑ احد کے پیچھے اوتریگا پہر فرشتے اوسکا منہ پہیر دینگے شام کی طرف اور وہین جاکر ہلاک ہوجاویگا اور نقب کہتے ہین تنگ راہ کو جو دو پہاڑون کے درمیان ہو اور دبر احد سے مراد یہ ہے کہ احد کے پیچھے۔

(۱۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ لَیْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِہَا اِلَّا عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَہَا فَیَنْزِلُ السَّبْخَۃَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِیْنَۃُ بِاَہْلِہَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ کُلُّ کَافِرٍ وَمُنَافِقٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنے سب جگہ اوسکا عمل ہوجائیگا سوائے مکے اور مدینے کے اوسکے دروازون مین سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندہے نگہبانی نہ کرتے پہر دجال آویگا مدینے کے قریب شور زمین مین پہر مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھ کانپے گا تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق شیخین اسکے راوی ہین۔

(۱۲) **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے بہشت کے باغون مین سے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا یعنے قیامت مین تینون اسکے راوی ہین۔

(۱۳) **وَعَنْ** الْخُدْرِیِّ قَالَ تَمَارٰی رَجُلَانِ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی فَقَالَ رَجُلٌ ہُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ رَجُلٌ ہُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ مَسْجِدِیْ ہٰذَا اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَہٰذَا لَفْظُہُ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** خدری سے روایت ہے کہ دو مرد جہگڑے اوس مسجد کے حق مین جو تقوے پر بنائی گئی یعنی وہ مسجد

کونسی ہے تو ایک مرد نے کہا کہ وہ مسجد قبا ہے اور ایک مرد نے کہا کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میری یہی مسجد ہے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ ترمذی کے ہین۔
(١٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْیَةٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَةُ
اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کے شہرون مین سب سے مدینہ پیچھے
خراب ہوگا یعنے جب مدینے کے سوائے کہین اسلام نرہے گا اوسوقت مدینہ ویران ہوگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔
(١٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتْرُکُوْنَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ لَا یَغْشَاهَا
اِلَّا الْعَوَافِیْ السِّبَاعُ وَالطَّیْرُ وَاٰخِرُ مَنْ یُّحْشَرُ رَاعِیَانِ مِنْ مُّزَیْنَةَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَةَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَیَجِدَانِهَا
مُلِئَتْ وُحُوْشًا حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰی وُجُوْهِهِمَا اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ اَلْعَوَافِیْ جَمْعُ عَافِیَةٍ وَهِیَ کُلُّ طَالِبٍ
مِنْ سَبُعٍ وَطَیْرٍ وَدَابَّةٍ وَغَیْرِ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ کَثُرَ اسْتِعْمَالُهُ وَغَلَبَ عَلَی السِّبَاعِ وَالطَّیْرِ وَنَعَقَ الرَّاعِیْ بِالْغَنَمِ اِذَا دَعَاهَا
لِیَعُوْدَ اِلَیْهِ ترجمہ اونہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر نرہینگے وہان
مگر وحشی جانور اور چڑیان اور پیچھے جمع ہونے والون مین دو بکریان چرانے والے ہونگے مزینہ کی قوم سے ارادہ کرینگے مدینے
کا کہ آواز دیکر وہان کی بکریان ہانک لیجا مین سو دیکھینگے مدینے کو جانورون کو بھرا ہوا یہانتک کہ جب وہ ثنیۃ
الوداع پر پہونچین گے تو دونون منہ کے بل گر پڑینگے یعنے مرجاوینگے تینون اسکے راوی۔ عوافی جمع عافیہ کی اور اسکے
معنے ہین طلب کرنیوالا درندہ ہو یا پرندہ یا چوپایہ وغیرہ لیکن اکثر استعمال مین درندے اور پرندون کو کہتے ہین اور
نعق الراعی بالغنم کے معنے مین ریوڑ والا بکریون کو بلاوے تاکہ اوسکی طرف پھر آوین ف ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام
ہے پاس مدینے کے اس حدیث مین خبر ہے کہ قیامت کے قریب مدینہ اجاڑ ہوجاویگا۔
(١٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا
اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ لَیَاْرِزُ یَنْضَمُّ وَیَلْتَجِیْ ترجمہ اور اونہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹ
جاویگا مدینے کی طرف جیسے سانپ سمٹ جاتا ہے اپنے بل کی طرف شیخین اسکے راوی ہین لیارز کے معنے ہین کہ جمع جاویگا
اور جگہ پکڑیگا ف قیامت کے وقت کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایماندار سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین
امام مہدی کے پاس جمع ہونگے۔
(١٥) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَمَّی اللّٰهُ الْمَدِیْنَةَ طَابَةَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ نے مدینے کا نام طابہ رکھا ہے مسلم
اسکے راوی ہین۔
(١٦) وَعَنْ [illegible]

الحجاز
حجاز کا بیان

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّۃِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَھُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ سُنَّتِیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ لَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ اَیْ لَیَعْتَصِمُ وَیَلْتَجِیُٔ وَیَحْتَمِیْ وَالْاُرْوِیَّۃُ الْوَاحِدَۃُ مِنْ شِیَاہِ الْجَبَلِ **ترجمہ** عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ دین عرب کی ملک کی طرف سمٹ جاویگا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ جاتا ہے اور البتہ ٹھکانا پکڑے گا دین ملک حجاز میں جیسے جگہ پکڑتی ہے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر اور بیشک ابتدا میں دین اسلام تھا ہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسے پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافروں کو اور وہ لوگ وہی ہیں جو درست کرتے ہیں جو لوگوں نے میری سنت بگاڑی ترمذی اسکے راوی ہیں۔ لیعقلن الدین کے معنے ہیں ہاتھ ماریگا اور جگہ پکڑے گا اور حمایت میں رہیگا اور ارویہ ایک پہاڑی بکری کو کہتے ہیں

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِیْ اَھْلِ الْمَشْرِقِ وَالْاِیْمَانُ فِیْ اَھْلِ الْحِجَازِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دلوں کی سختی مشرق کے لوگوں میں ہے اور ایمان حجاز کے لوگوں میں ہے مسلم اسکے راوی ہیں **ف** یعنی مشرق کی طرف مضر کی قوم رہتی تھی وہ نہایت سخت لوگ ہیں عرب میں حجاز وہ ملک ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے۔

جَزِیْرَۃُ الْعَرَبِ
عرب کے جزیرے کا ذکر

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یَّعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَھُمْ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ اَلتَّحْرِیْشُ الْاِغْرَاءُ وَاِیْقَاعُ الْفِتَنِ بَیْنَ النَّاسِ وَنَحْوُ ذٰلِکَ

ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو میں اوسکو پوجیں لیکن دنیوی فتنہ فساد ڈالنے کا اوسکو قابو ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔ تحریش کے معنے ہیں جوش دلانا اور لوگوں کے درمیان فساد ڈلوانا **ف** شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہے عرب کے ملک بت پرستی کبھی نہیں ہوگی البتہ فتنے و فساد بہت ہونگے اور ہونگے اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ دِیْنَانِ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ فَفَحَصَ عَنْ ذٰلِکَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰی اَتَاہُ الثَّلْجُ وَالْیَقِیْنُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ [illegible] فَاَجْلٰی یَھُوْدَ خَیْبَرَ [illegible] فَخَرَجُوْا مِنْھَا لَیْسَ لَھُمْ مِنَ الثَّمَرِ وَلَا [illegible] نِصْفُ الْاَرْضِ [illegible]

بن يومئذ ان ... فنبات ... ثم اعطط هو يقين ... والاجلاء ... منها الفحص البحث عن حقيقة الامر وكشفه و التبيين ... ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے جزیرے مین دین جمع نہو نگے یعنے یکے کہ مین کوئی کافر نہ رہنے پائیگا کہا ابن شہاب نے کہ عمر فاروق نے اسبات کی تحقیق کی یہانتک کہ اونکو یقین ہو گیا ... ہو اکہ بیشک حضرت نے یہ فرمایا ہے تو اونہوں نے یہود کو خیبر سے نکالدیا مالک اسکے راوی ہین اور کہا کہ عمر فاروق نے نجران اور فدک کے یہود کو بھی جلاوطن کیا پہر خیبر کے یہود تو وہان سے خالی ہاتھ نکلے پہلوان اور زمینو نسے کوئی چیز اونکو نہ ملی لیکن فدک کے یہود سو اونکو آدھے پہل اور آدہی زمین کی قیمت اور اونٹون اور رسیون اور پالانون کی قیمت سونے چاندی سے دیکر ... پہر اونکو قیمت دیکر وطن سے نکالدیا اور فحص کے معنے ہین کسی کام کی حقیقت دریافت کرنا اور اوسکا کہولنا اور ثلج کے معنے ہین یقین۔

(۳) وعن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لاخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب فلا اترك فيها الا مسلما قال سعيد بن عبد العزيز جزيرة العرب ما بين الوادي الى اقصى اليمن الى تخوم العراق الى البحر اخرجه مسلم وابوداود والترمذي ترجمہ عمر سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ مقرر مین نکالدونگا یہود اور نصارے کو عرب کے ٹاپو سے سو مین مسلمان کے سوائے اوسمین کسی کو نہ چہوڑونگا کہا سعید بن عبد العزیز نے کہ عرب کا ٹاپو وہ ملک ہے جو وادی (نالے) سے یمن کی پرلی طرف تک ہے اور عراق کے کنارے سے سمندر تک مسلم ابوداود ترمذی اسکے راوی ہین۔

الیمن
یمن کا ذکر

(۱) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاكم اهل اليمن هم ارق افئدة والين قلوبا الايمان يمان والحكمة يمانية وراس الكفر قبل المشرق والفخر والخيلاء في اهل الابل والسكينة والوقار في اهل الغنم اخرجه الثلثة والترمذي الافئدة جمع فؤاد والخيلاء الكبر والعجب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یمن والے تمہارے پاس آئے اونکے دل نرم اور ملائم ہین عمدہ ایمان یمن والون کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے اور چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور فخر اور بڑائی مارنا اور تکبر کرنا اونٹ والون مین ہے اور غریبی اور چین بکری والون مین ہے تینون ترمذی اسکے راوی ہین افئدہ جمع فواد کی ہے دل کو کہتے ہین اور خیلاء کے معنے تکبر اور خود بینی۔ ف اکثر فتنے فساد مشرق کی طرف سے ہوئے وجال بھی اس طرف سے نکلے گا پہر فرمایا کہ جانورون کی صحبت کی بھی تاثیر ہوجاتی ہے شتربان اکثر بدخلق سخت ہوتے ہین اور بکری چرانے والے اکثر مسکین نرم دل ہوتے ہین اسیواسطے پیغمبرون نے بکریان چرائی ہین اور حکمت اوس علم کو کہتے ہین جس سے دین و دنیا آراستہ ہوجائے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے یمن والون کو۔

الشام
ملک شام کا ذکر

(۱) **عن** ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستکون ہجرۃ بعد ہجرۃ فخیار اہل الارض الزمہم مہاجر ابراہیم ویبقی فی کل ارض اذ ذلک شرار اہلہا تلفظہم ارضوہم تقذرہم نفس اللہ عز وجل وتحشرہم الی النار مع القردۃ والخنازیر اخرجہ ابوداؤد تلفظہم ای تلقیہم کما ترمی اللافظۃ من الفم وقولہ تقذرہم نفس اللہ معناہ یکرہ اللہ خروجہم الیہا ومقامہم بہا فلا یوفقہم لذلک فیصیروا بالرد وترک القبول کالشیء الذی تقذرہ فلا تقبلہ۔ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی سو زمین والون مین بہتر وہی شخص ہوگا جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کو لازم پکڑیگا یعنے ملک شام کو اور اوسوقت ہر زمین مین وہی لوگ باقی رہجاوینگے جو اہل زمین مین بدتر ہونگے اونکی زمین اونکو پھینکدیگی اللہ عزوجل کا نفس پاک اونکو برا جانیگا اور اونکا حشر آگ کی طرف بندرون اور سورون کے ساتھ ہوگا ابوداؤد اسکے راوی ہین تلفظہم کے معنے ہین کہ اونکو پھینکدیگا جیسے لفظ منہ سے پھینکا جاتا ہے اور تقذرہم نفس اللہ کے معنے یہ ہین کہ برا جانیگا اللہ اونکے نکلنے کو طرف اوسکی اور اونکے ٹھیرنے کو ساتھ اوسکے سو اونکو اسکی توفیق نہ دیگا تو ہوجاوینگے ساتھ رد ہونے اور قبول نہونے کی مثل اوس چیز کو کہ نفس اوسکو گندی جانتا ہے اور نہین قبول کرتا۔

(۲) **وعن** زید بن ثابت قال کنا یوما عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نؤلف القرآن فی الرقاع فقال صلی اللہ علیہ وسلم طوبی للشام فقلت لم ذاک یا رسول اللہ فقال لان الملائکۃ علیہم الصلوۃ والسلام باسطۃ اجنحتہا علیہا اخرجہ الترمذی۔ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ہم ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قرآن کو چمڑے کے ٹکڑون مین جمع کر رہے تھے سو فرمایا کہ خوشی ہو جیو شام والون کو مینے یارسول اللہ کیون فرمایا اسواسطے کہ فرشتون نے اوسکو اپنے پرون سے ڈھانکا ہوا ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) **وعن** ابن حوالۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیصیر الامر الی ان تکونوا جنودا مجندۃ جند بالشام وجند بالعراق فقلت خر لی یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال فعلیک بالشام فانہا خیرۃ اللہ من ارضہ یجتبی الیہا خیرتہ من عبادہ فاما ان ابیتم فعلیکم بیمنکم واسقوا من غدرکم فان اللہ توکل لی بالشام واہلہ اخرجہ ابوداؤد قولہ خر لی بکسر الخاء المعجمۃ ای اختر لی الاصلح والاجتباء الاختیار والاصطفاء۔ ترجمہ ابن حوالہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ انجام کار یہ ہوگا کہ تم کئی گروہ ہو جاؤگے ایک گروہ شام مین ہوگا اور ایک گروہ یمن اور ایک گروہ عراق مین تو مینے کہا یارسول اللہ میرے لئے اختیار کرو اگر مین یہ وقت پاؤن تو کس فوج کے ساتھ ہون فرمایا سو تو اپنے اوپر لازم جان شام کو کہ وہ خدا کی چیدہ اور بہتر زمین ہے چنے جاتے ہین طرف اوسکی بندے اوسکے اور اگر تم نہ مانو پھر تم اپنے اوپر یمن کو لازم پکڑو اور پانی پلاؤ اپنے حوضون سے اسواسطے کہ اللہ ضامن ہوا ہے میرے لئے

شام کا اور وہان کے رہنے والون کا ابوداؤد اسکے راوی ہین اور خلی ساتھ زیر خ لفظے دار کے
یعنے میرے لیے بہتر جگہ منتخب کرو کہ ہین ان آن اور اجتبا کے معنے ہین پسند کرنا اور چن لینا۔

(۴) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ الْمَلْحَمَۃِ بِالْغُوْطَۃِ اِلٰی جَانِبِ مَدِیْنَۃٍ یُقَالُ لَھَا دِمَشْقُ وَھِیَ مِنْ خَیْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالْمُرَادُ بِالْفُسْطَاطِ ھٰھُنَا الْبَلَدُ الْجَامِعَۃُ لِلنَّاسِ وَالْمَلْحَمَۃُ الْحَرْبُ وَالْقِتَالُ وَالْغُوْطَۃُ اِسْمٌ لِلْبَسَاتِیْنِ وَالْمِیَاہِ الَّتِیْ عِنْدَ دِمَشْقَ وَھِیَ غُوْطَۃُ دِمَشْقَ **ترجمہ** ابودردا رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانون کا خیمہ لڑائی کے دن غوطہ مین ہوگا اوس شہر کی جانب مین جسکو دمشق کہا جاتا ہے اور وہ شام کے سب شہرون سے بہتر ہے ابوداؤد اس کے راوی اور مراد فسطاط سے اس جگہ شہر ہے جسمین بہت آدمی جمع ہون اور ملحمہ لڑائی کو کہتے ہین اور غوطہ نام ہے اُن باغون اور پانیون کا جو دمشق کے پاس ہین اور وہ غوطہ دمشق کا کہلاتا ہے۔

(۵) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ سَیَاْتِیْ مَلِکٌ مِّنْ مُّلُوْکِ الْعَجَمِ یَظْھَرُ عَلَی الْمَدَائِنِ کُلِّھَا اِلَّا دِمَشْقَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** عبدالرحمن بن سلیمان سے روایت ہے کہا کہ عجم کے بادشاہون سے ایک بادشاہ آویگا سو وہ سب شہرون پر غالب ہو جاویگا سواے دمشق کے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

بَیْتُ الْمَقْدِس
بیت المقدس کا ذکر

(۱) عَنْ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْتِنَا فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ ائْتُوْہُ فَصَلُّوْا فِیْہِ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْہُ فَابْعَثُوْا بِزَیْتٍ یُسْرَجُ فِیْ قَنَادِیْلِہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** میمونہ رضی سے روایت ہے مینے کہا کہ یا حضرت ہمکو بیت المقدس کا حکم بتلا دیجئے فرمایا کہ وہان جاؤ اور اُسمین نماز پڑھو اور اگر وہان نہ جاؤ تو تیل بھیجو اوسکی قندیلون مین جلایا جاوے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

وَجّ
وج کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ صَیْدَ وَجٍّ وَعِضَاھَہٗ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَوَجٌّ وَادِیْ الطَّائِفِ وَ مَکَّۃَ قَالَ الْخَطَّابِیُّ وَلَا اَعْلَمُ لِتَحْرِیْمِہٖ مَعْنًی اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ عَلٰی سَبِیْلِ الْحِمٰی لِنَوْعٍ مِّنْ مَّنَافِعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّہٗ حَرَمٌ وَقْتًا مَخْصُوْصًا ثُمَّ اُحِلَّ یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ قَوْلُہٗ فِیْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ قَبْلَ نُزُوْلِہِ الطَّائِفَ لِحِصَارِ ثَقِیْفٍ ثُمَّ عَادَ الْاَمْرُ فِیْہِ اِلَی الْاِبَاحَۃِ **ترجمہ** ابن زبیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وج کا شکار اور درخت حرم ہے اسنے

حرام کر دیاہے ابو داؤد اسکے راوی ہین وج ایک نالا ہے طائف اور مکے کے درمیان کہا خطابی نے کہ مین اس کے حرام ہونے کے کوئی معنے نہین جانتا یعنے وہ حرام نہین مگر یہ کہ بطور رکھ اور رمنے کے ہو کہ اوس سے مسلمانون کو ایک قسم کا فائدہ پہونچے اور یا یہ کہ آپنے ایک خاص وقت مین حرام کیا ہو پہر حلال کر دیا ہو۔ دلالت کرتاہے اسپر قول ابن اثیر کا جامع الاصول مین پہلے اُترنے آپکے طائف مین واسطے محاصرہ ثقیف کے پہر بدستور مباح ہوگیا۔

مَسْجِدُ الْعَشَّارِ
مسجد عشار کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُهَدَآءَ لَا یَقُوْمُ مَعَهُمْ شُهَدَآءُ بَدْرٍ غَیْرُهُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ الْمَسْجِدُ بِالْاُبُلَّةِ مِمَّا یَلِی النَّهْرَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ مقرر خدا تعالی قیامت کے دن مسجد عشار سے شہید لوگ اٹھائیگا کہ انکے سوائے بدر کے شہیدون کے ساتھ کوئی برابر نہوگا ابوداؤد اس کے راوی ہین اور کہا کہ یہ مسجد ایلہ مین ہے متصل نہر کے۔

اَنْهَارٌ مَخْصُوْصَةٌ
خاص نہرون کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین مسلم اسکے راوی ہین **ف** سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنے ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

قَدْ تَمَّتْ ثَلٰثَةُ اَرْبَاعِ الْکِتَابِ بِفَضْلِ اللّٰهِ الْمُیَسِّرِ لِلصِّعَابِ

(بیان) تین ربع کتاب کے تمام ہوئے ساتھ فضل اللہ کے

جو مشکلون کا آسان کرنے والا ہے

الباب السابع في فضائل اعمال واقوال متفرقة وفيه ثلثة فصول

ساتواں باب

فضائل اعمال اور اقوال متفرقہ کے بیان میں اور اسمیں تین فصل ہیں

الفصل الاول في فضل صلوٰت مخصوصة

پہلی فصل خاص نمازوں کے فضائل کے بیان میں

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان کفارات لما بینھن ما لم تغش الکبائر اخرجہ مسلم والترمذی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہوں کا اتارا ہیں جبتک کبیرے گناہ ظاہر ہوں مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف معلوم ہوا کہ نیکیاں صرف صغیرے گناہوں کو دور کرتے ہیں بشرطیکہ کبیرے گناہوں سے بچے اور کبیرے توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور حق العباد آدمی کے معاف کرنے پر موقوف ہے۔

(۲) وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی الصبح فھو فی ذمۃ اللہ فلا یتبعنکم اللہ بشیء من ذمتہ اخرجہ الترمذی وزاد رزین فانہ من تطلبہ یدرکہ ثم لا یفلتہ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھے وہ اللہ کے امان میں آجاتا ہے سو کہیں ایسا ہو کہ خدا تمسے مطالبہ کرے کسی باب میں اپنی امان کے سبب سے ترمذی اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے یہ کہ سو خدا جسکو ڈھونڈتا ہے پکڑ لیتا ہے پھر اوسکو کبھی نہ چھوڑے گا۔

(۳) وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنھار ویجتمعون فی صلوۃ الفجر وصلوۃ العصر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسألھم وھو اعلم بکم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون اخرجہ الثلثۃ والنسائی یتعاقبون ای یجیئ طائفۃ بعد طائفۃ ای ان ملائکۃ اللیل تصعد وتنزل ملائکۃ النھار وبالعکس ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں آگے پیچھے آتے جاتے ہیں فرشتے ہر ایک رات اور دن میں اور جمع

ہوئے ہین عصر اور فجر کی نماز مین پہر آسمان پر چڑہ جاتے ہین وہ فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان رہے ہے تو خدا اُن سے پوچھتا ہے اور حالانکہ وہ تمہارا حال اون سے زیادہ تر جانتا ہے کہ تم نے میرے بندون کو کس حال مین چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑہتے اور جاتے وقت پایا اونکو نماز پڑہتے تینون اور نسائی اسکے راوی ہین یتعاقبون یعنے گروہ بعد گروہ آتا ہے یعنی رات کے فرشتے چڑہتے ہین اور دن کے فرشتے اوترتے ہین و بالعکس **ف** معلوم ہوا کہ ہر دن رات مین اخبار نویس فرشتون کی دوبارہ بدلی ہوتی ہے اور بندون کا حال دوبار دربار الٰہی مین حاضر ہوتا ہے مگر آدمی کو کچھہ خیال نہین کہ احکم الحاکمین کے جاسوس میرے سب کارگذاری دوبارہ دربار الٰہی مین عرض کرتے ہین ضعف ایمان کا سبب ہے جو غفلت مین عمر گذرتی ہے۔

(۴) **وعن** عمارۃ ابن رویبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لن یلج النار احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا یعنی الفجر والعصر اخرجہ مسلم وابوداود والنسائی ترجمہ عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ مین کبھی داخل نہین ہوگا جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑہی یعنی نماز فجر اور عصر کی مسلم اور ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) **وعن** معاذ الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا غفر اللہ لہ خطایاہ ان کانت اکثر من زبد البحر اخرجہ ابوداود التسبیح ہہنا صلوۃ النافلۃ ترجمہ معاذ جہنی سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد اپنے نماز پڑہنے کی جگہ بیٹھا رہے یہانتک کہ چاشت کی دو رکعتین پڑہے نیک بات کے سوا اور کچھ زبان سے نہ کہے تو خدا اوسکے گناہون کو بخشدیتا ہے اگرچہ دریا کی جھاگ سے زیادہ ہون ابوداؤد اسکے راوی ہین اور تسبیح سے مراد یہان نفل نماز ہے۔

(۶) **وعن** ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یصلی للہ تعالی کل یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ من غیر الفریضۃ الا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ قالت فما ترکتہا منذ سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ الخمسۃ الا البخاری ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوائے بارہ رکعتین سنت خدا کیواسطے پڑہے مگر کہ خدا اوسکے واسطے بہشت مین گھر بناتا ہے کہا سو مینے اونکو نہین چھوڑا جب سے مینے اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا بخاری کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث مین بارہ رکعت سنت موکدہ کی فضیلت کا بیان ہے یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھہ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی۔

(۷) **وعن** زید بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن وضوءہ ثم صلی رکعتین

لا يسهو فيهما غفر الله له ما تقدم من ذنبه اخرجه ابو داؤد ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اون میں بھولے نہیں تو خدا اوسکے گناہ بخشدیتا ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۸) وعن ابن المسیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیننا وبین المنافقین شهود العشاء والصبح لا یستطیعونهما اخرجه مالک ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق عشا اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا ہے وہ لوگ نہیں آسکتے مالک اسکے راوی ہیں

(۹) وعن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة المرء فی بیته افضل من صلوته فی مسجدی هذا الا المکتوبة اخرجه الاربعة الا النسائی ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنا آدمی کا اپنے گھر میں افضل ہے اوسکے نماز پڑھنے سے میری اس مسجد میں سوائے فرض نماز کے یعنی فرض نماز کا مسجد میں پڑھنا افضل ہے نسائی کے سوائے چاروں اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وعن عبد الواحد یرفعه قال صلوة الرجل فی الفلاة اذا اتمها تضاعف علی صلوته فی الجماعة بمثلها اخرجه رزین ترجمہ عبد الواحد سے مرفوع روایت ہے کہ نماز پڑھنا مرد کا بیابان میں جبکہ اوسکو پورے طور پر ادا کرے جماعت کی نماز سے دونا ثواب رکھتا ہے مثل اوسکی یعنی جسقدر جماعت کی نماز کا ثواب ہے اوس سے دونا ثواب اوسکو ملتا ہے رزین اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة الجماعة افضل من صلوة الفذ بسبع وعشرین درجة وروی بخمس وعشرین اخرجه الستة الا ابا داؤد الفذ الفرد ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس درجے یا پچیس حصے افضل ہے ابو داؤد کے سوائے چھوں اسکے راوی ہیں اور فذ اکیلے کو کہتے ہیں۔

(۱۲) وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ثلثة فی قریة ولا بدو لا تقام فیهم الصلوة الا قد استحوذ علیهم الشیطان فعلیکم بالجماعة اخرجه ابو داؤد والنسائی وزاد رزین وان ذئب الانسان الشیطان اذا خلا به اکله الاستحواذ الاستیلاء علی الشیء والغلبة ترجمہ ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تین آدمی گاؤں میں یا جنگل میں ہوں اور اونمیں جماعت سے نماز نہ پڑھی جاوے تو اوسپر شیطان غالب ہو جاتا ہے سو لازم پکڑو اپنے اوپر جماعت کو ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ آدمی کا بھیڑیا شیطان ہے جب اوسکو تنہا پاتا ہے تو کھا جاتا ہے استحوذ کے معنے غلبہ کے ہیں

(۱۳) وعن ابی سعید قال جاء رجل وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقام یصلی فقال

صلی اللہ علیہ وسلم الا رجل یتجر علی ہذا فیصلی معہ فقام رجل فصلی معہ اخرجہ ابوداؤد والترمذی یتجر یعنی المتناۃ تحت واسکان المثناۃ فوق وضم الجیم ای یحصل لنفسہ بالصلوۃ معہ مکتسبا من الثواب

ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے سو وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا کوئی مرد ہے کہ اسپر سوداگری کرے اور اوسکے ساتھ نماز پڑھے تو ایک مرد نے اوٹھکر اوسکے ساتھ نماز پڑھی ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین اور یتجر کے معنے ہین کہ اوسکے ساتھ نماز پڑھکر اپنے واسطے ثواب حاصل کرے۔

(۱۴) وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوۃ العشاء فی جماعۃ فکانما قام نصف اللیل ومن صلی الفجر فی جماعۃ فکانما قام اللیل کلہ اخرجہ مسلم ومالک وابوداؤد والترمذی

ترجمہ عثمان سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عشا کی نماز جماعت سے پڑھے تو گویا کہ وہ آدہی رات نفل پڑھتا رہا اور جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھے تو گویا کہ وہ ساری رات نفل پڑھتا رہا مسلم اور مالک ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۵) وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی اربعین یوما فی جماعۃ لم تفتہ تکبیرۃ الاحرام کتب اللہ لہ براءتین براءۃ من النار وبراءۃ من النفاق اخرجہ الترمذی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چالیس دن جماعت سے نماز پڑھے تکبیر تحریمہ اوس سے فوت نہو تو اللہ تعالی اوسکے لیے دو براتین لکھتا ہے ایک برات دوزخ سے اور ایک برات نفاق سے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۶) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللہم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین اخرجہ ابوداؤد والترمذی قولہ ضامن ای ان صلوۃ المقتدین بہ فی عہدتہ وصحتہا مقرونۃ بصحۃ صلوتہ فہو ضامن لہم صحۃ صلوتہم والمؤذن مؤتمن القوم الذین یثقون بہ ویأتمنونہ علی اوقات صلاتہم وصیامہم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضامن ہے اور موذن امانت دار ہے الہی امامون کو ہدایت کر اور موذنون کو بخشدے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین قول ضامن ایکا معنی یہ ہے یعنی مقتدیون کی نماز کا ضامن ہے اور اونکی نماز کی صحت اوسکی نماز کی صحت پر موقوف ہے تو وہ اونکی نماز کے صحیح ہونیکا ضامن ہے اور موذن امانتدار ہے اون لوگون کا جو اوسپر اعتماد رکھتے ہین اور اپنی نماز اور روزے کے وقتون کا اوسکو امانتدار جانتے ہین۔

(۱۷) وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الرجل فی جماعۃ تضعف علی صلوتہ فی بیتہ وفی سوقہ خمسا وعشرین ضعفا وذلک انہ اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لا یخرجہ

إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَالَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَالَمْ يُحْدِثْ : مَا يُحْدِثُ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَالَمْ يَفْسُ أَوْ يَضْرِطْ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا النَّسَائِيُّ

ترجمہ اور اوہتین سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت مین اوسکی گہر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے اور اوسکا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے اچہی طرح وضو کیا پہر مسجد کی طرف نکلا اس حال مین کہ نماز کے سواے اوسکے نکلنے کا کوئی سبب ہو تو ایسا شخص کوئی قدم نہین چلتا مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکا ایکدرجہ بلند کرتا ہے اور اوسکی جہت سے اوسکا ایک گناہ دور کرتا ہے پہر جب نماز پڑہنے لگے تو ہمیشہ فرشتے اوسکو دعا کرتے رہتے ہین جبتک کہ اوس مکان مین بیٹہا رہے جسمین نماز پڑہ چکا۔ فرشتے کہتے ہین الٰہی اوسپر مہر کر الٰہی اوسپر رحم کر الٰہی اوسکی توبہ قبول کر یہ وعدہ اس شرط پر ہے جبتک کہ مسجد مین کسی کو تکلیف نہ دیوے جبتک کہ مسجد مین دنیا کی بات نہ کہے یا وضو نہ توڑے کسی نے کہا کہ حدث سے کیا مراد ہے ابوہریرہ نے کہا جبتک کہ ... نہ کرے اور ہمیشہ تم مین سے ہر کوئی نماز ہی مین ہے جبتک کہ نماز کی انتظار کرتا رہے نسائی کے سوا ے چہون اسکے راوی ہین ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کی انتظار مین گذرتی ہے وہ سب نماز ہی مین داخل ہے نماز کر انتظار کا ثواب بھی نماز کے برابر ملتا ہے بشرطیکہ سواے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین نہ ٹہیرا ہو۔

(۱۸) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَحْتُضِرَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنِّيْ مُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا مَا اُحَدِّثُكُمُوْهُ إِلَّا احْتِسَابًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى إِلَى الصَّلٰوةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَلَا وَضَعَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى إِلَّا حَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً فَلْيُقَرِّبْ اَوْ لِيُبَعِّدْ فَإِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِيْ جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ فَصَلّٰى مَا اَدْرَكَ وَاَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذٰلِكَ وَإِنْ اَتٰى وَقَدْ صَلَّوْا فَصَلّٰى وَاَتَمَّ الصَّلٰوةَ كَانَ كَذٰلِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد کہ مرنے لگا سو اوسنے کہا کہ مین تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہون مین اوسکو تم سے بیان نہین کرتا مگر ثواب کے واسطے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب تم مین کوئی اچہی طرح وضو کرے پہر نماز کو چلے تو اپنا داہنا پاؤن نہین اوٹھاتا مگر کہ خدا اوسکے سبب سے .. اوسکے لیے ایک نیکی لکہتا ہے اور وہ اپنا بایان پاؤن نہین رکھتا مگر کہ اوسکی ایک بدی دور کرتا ہے سو چاہے قریب ہووے یا دور رہے پہر اگر مسجد مین آوے اور اوسمین جماعت سے نماز پڑہے تو اوسکو بخشدیتا ہے اور اگر مسجد مین آوے اور کچہہ نماز جماعت ہو چکی ہو اور کچہہ باقی ہو پہر جو پاوے سو پڑہے اور جو باقی ہو تمام کرے تو بھی اوسکو اسیطرح ثواب ملتا ہے اور اگر مسجد مین آوے اور حالانکہ لوگ جماعت سے نماز پڑہ چکے ہون پہر نماز پڑہے اور نماز تمام کرے تو بھی اسیقدر ثواب ملتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۹) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ مُتَطَہِّرًا اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ اَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِیْحِ الضُّحٰی لَا یَنْصِبُہٗ اِلَّا ذٰلِکَ کَانَ اَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوۃٌ عَلٰی اِثْرِ صَلٰوۃٍ لَا لَغْوَ بَیْنَہُمَا کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤٗدَ اَلنَّصَبُ اَلتَّعَبُ وَاللَّغْوُ اَلْھَذْرُ مِنَ الْقَوْلِ وَعِلِّیُّوْنَ اَعْلٰی مَکَانٍ فِی الْجَنَّۃِ **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خوب پاک ہو کر اپنے گھر سے فرض نماز کی طرف نکلے تو اوسکو حاجی احرام والے کے برابر ثواب ہے اور جو شخص چاشت کے نفلون کے لیے تمام کے سوائے اوسکے تکلیف کا کوئی سبب نہو تو اوسکو عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کہ جنکے درمیان کوئی لغو بات نہو علیین مین لکھی جاتی ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین النصب مشقت کو کہتے ہین اور لغو بیہودہ بات کو کہتے ہین اور علیین بہشت کا اعلے درجہ ہے۔

(۲۰) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَکُمْ فَاَقَامُوْا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اَلْاِحْتِسَابُ اِدِّخَارُ الْاَجْرِ عِنْدَ اللّٰہِ بِفِعْلِ الْخَیْرِ وَالْاٰثَارُ اٰثَارُ مَشْیِہِمْ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ قوم بنو سلمہ نے ارادہ کیا مسجد نبوی کے پاس جا رہنے کا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے قدمون کو موجب ثواب نہین جانتے بخاری اسکے راوی ہین۔ احتساب کے معنے ہین خدا کے پاس ثواب کا جمع کرنا نیکی کرنے سے اور آثار سے مراد اونکے چلنے کا نشان ہے **ف** مطلب یہ ہے کہ ہر ہر قدم کے بدلے ثواب ملتا ہے تو جسقدر تم مسجد دور رہو گے اوسیقدر زیادہ ثواب ملیگا پس اپنے قدیم مکان ہی مین رہے۔

(۲۱) وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اندہیری راتون مین مسجدون کی طرف چلتے ہین اونکو بشارت دو پوری روشنی کی قیامت کے دن ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ فَضْلِ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ

دوسری فصل

بیمار کی خبر پوچھنے کی فضیلت کے بیان مین

رز **وَفِیْہِ حَدِیْثُ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَا مِنْ رَجُلٍ یَعُوْدُ مَرِیْضًا مُمْسِیًا وَحَدِیْثُ اَنَسٍ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ وَحَدِیْثُ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا وَزَارَ اَخًا لَہٗ فِی اللّٰہِ وَلَقَدْ مَرَّتْ ہٰذِہِ الْاَحَادِیْثُ فِیْ کِتَابِ الصُّحْبَۃِ مِنْ حَرْفِ الصَّادِ فِی الْفَصْلِ الثَّالِثَ عَشَرَ مِنْہُ فِیْ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَمَعَ مِثْلِہَا ترجمہ علی کی

حدیث ہے کہ جو کسی بیمار کی خبر کو جاوے شام کے وقت اور حدیث انس کی کہ جو اچھی طرح وضو کرے اور اپنے بھائی مسلمان کی خبر کو جاوے اور حدیث ابوہریرہ کی کہ جو اللہ کے واسطے کسی بیمار کی خبر پوچھے یا اپنے بھائی کی ملاقات کو جاوے اور پہلے گذر چکی ہیں یہ حدیثیں کتاب الصحت میں حرف صاد کی بارہویں فصل میں بیمار کی عیادت اور اوسکی فضیلت کے بیان میں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی فَضْلِ اَعْمَالٍ وَاَقْوَالٍ مُشْتَرَکَۃِ الْاَحَادِیْثِ وَمُتَفَرِّقَہٖ

تیسری فصل

اعمال اور اقوال کی فضیلت میں جنمیں مشترک اور متفرق حدیثیں آئی ہیں۔

(۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ یَوْمًا قَرِیْبًا مِّنْہُ وَنَحْنُ نَسِیْرُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ فَقَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَّسَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ شِعَارُ الصَّالِحِیْنَ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اِلٰی قَوْلِہٖ جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِھَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِمِلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ بَلٰی قَالَ کُفَّ عَلَیْکَ ھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِہٖ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا مُعَاذُ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْ قَالَ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلشِّعَارُ الْعَلَامَۃُ وَالْمُرَادُ بِذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ اَعْلٰی مَوْضِعٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَشْرَفُہٗ وَمِلَاکُ الْاَمْرِ بِفَتْحِ الْمِیْمِ وَکَسْرِھَا قِوَامُہٗ وَمَا یَتِمُّ بِہٖ وَالْحَصَائِدُ جَمْعُ حَصِیْدَۃٍ وَھِیَ مَا یُحْصَدُ مِنَ الزَّرْعِ شُبِّہَ اللِّسَانُ وَمَا یَقْتَطِعُ بِہٖ مِنَ الْقَوْلِ بِحَدِّ الْمِنْجَلِ وَمَا یُقْطَعُ بِہٖ مِنَ النَّبَاتِ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو میں نے ایک دن آپکے قریب صبح کی اور ہم چلتے تھے تو میں نے کہا یا حضرت مجھکو ایسا عمل بتلایئے جو مجھکو بہشت میں لے جاوے اور آگ سے دور ڈالے تو آپنے فرمایا کہ تو نے بڑی بات پوچھی اور البتہ وہ آسان ہے جسپر خدا آسان کرے (وہ عمل یہ ہے کہ) تو خدا کی عبادت کر اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراوے اور نماز کو پڑھے اور زکوٰۃ دیوے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور خانہ کعبے کا حج کرے پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں تجھکو دروازے خیر کے میں نے کہا یا حضرت کیوں نہیں بتلائے فرمایا روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو ہٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو

بجہاتا ہے اور رات کو نماز پڑہنا نیکون کی علامت ہے پہر آپنے یہ آیت پڑہی کہ جدا ہوتے ہین اونکے پہلو بسترون سے اس
قول تک کہ یہ بدلا ہے اوسکا جو عمل کرتے تہے پہر فرمایا کہ کیا نہ بتلاؤن تجہکو چوٹی امر دین کی اور اوسکا ستون اور اوسکے
کوہان کی بلندی جہاد ہے پہر فرمایا کیا مین تجہکو ان سب کامون کے مضبوط کرنیوالی چیز نہ بتلاؤن مینے کہا کیون
نہین فرمایا اسکو قابو رکہ اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا مینے کہا یا حضرت کیا ہم اپنی باتون سے پکڑے جاوینگے
فرمایا کہ تیری مان تجہکو روئے اے معاذ اور نہین ڈالینگے لوگون کو آگ مین منہ کے بل یا فرمایا کہ ناکون کے بل مگر
بول اونکی زبانون کے ترمذی اسکے راوی ہین اور شعار کے معنے ہین علامت اور مراد ذروہ سنام سے اعلےٰ اور عمدہ
جگہ ہے بہشت مین اور ملاک الامر ساتھ زبر میم اور زیر کے وہ چیز ہے جس سے وہ قائم رہ اور تمام ہو اور حصائد جمع ہے حصیدہ
کی کٹی ہوئی کہیتی کو کہتے ہین زبان اور اوسکے بولون کو درانتی اور اوس سے کاٹی ہوئی انگوری کے ساتھ تشبیہ دی یعنی
جیسے درانتی ہر انگوری کو کاٹتی چلی جاتی ہے گیلی سوکہی اچہی بری مین تمیز نہین کرسکتی اسیطرح بعضے لوگون
کی زبان ہے کہ صبح سے شام تک بکتے چلے جاتے ہین اچہی بری بات مین کچہہ تمیز نہین کرسکتے۔

(٢) **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقام الصلوۃ واتی الزکوۃ ومات لا یشرک باللہ شیئا کان حقا علی اللہ ان یغفر لہ ہاجر او مات فی ارضہ التی ولد فیہا فقلنا یا رسول اللہ الا نخبر بہا الناس فیستبشروا قال ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اعدہا اللہ للمجاہدین فی سبیلہ ولولا ان اشق علی المؤمنین ولا اجد ما احملہم علیہ ولا تطیب انفسہم ان یتخلفوا بعدی قعدت خلف سریۃ ولوددت انی اقتل ثم احیی ثم اقتل اخرجہ النسائی ترجمہ
ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دے اور مرجاوے اس
حال مین کہ خدا کے ساتہ کسی چیز کو شریک نہ ٹہیراتا ہو تو اللہ پر حق ہوجاتا ہے کہ اوسکو بخشدے خواہ اوسنے ہجرت کی
ہو یا اوسی زمین مین مرجاوے جس مین پیدا ہوا ہمنے کہا یا حضرت کیا ہم لوگون کو اسکی خبر نہ کرین کہ وہ سنکر خوش ہون
فرمایا کہ بہشت مین سو درجے ہین ہر دو درجون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین مین خدا نے اونکو اپنے راہ کے
غازیون کے واسطے تیار کیا ہے اور اگر مین ایمان والون پر مشکل نہ جانتا اور مین سب کے لیئے سواری بہی نہین پاتا اور اونکے
دل خوش نہین ہوتے کہ میرے پیچہے رہین تو مین کسی چہوٹے لشکر کے پیچہے نہ رہتا اور البتہ مین دوست رکہتا ہون
کہ خدا کی راہ مین شہید ہون پہر زندہ کیا جاؤن پہر شہید ہون نسائی اسکے راوی ہین۔

(٣) **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی من اداء ما افترضت علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ

الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ وَإِنِ اسْتَعَاذَنِي أَعَذْتُهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ
الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مُسَاءَتَهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ التَّرَدُّدُ فِي حَقِّ اللّٰهِ مُحَالٌ وَمَعْنَاهُ مَا تَرَدَّدَتْ رُسُلِي فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ
كَتَرَدُّدِهِمْ إِيَّاهُمْ فِي نَفْسِ الْمُؤْمِنِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ
جو شخص میرے ولی سے عداوت کرے تو مین اوسکو لڑائی سے خبردار کرتا ہون اور میرے بندے نے میری نزدیکی کسی چیز
سے نہین چاہی جو مجھکو بہت پیاری ہو فرض ادا کرنے کے سوا اور میرا بندہ ہمیشہ نفل عبادتون کے ذریعہ سے میری نزدیکی
چاہا کرتا ہے یہانتک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون اور جب مین اوسکو چاہنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہو جاتا
ہون جس سے سنتا ہے اور اوسکی آنکھ ہو جاتا ہون جس سے دیکھتا ہے اور اوسکا ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے پکڑتا ہے
اور اوسکا پاؤن ہو جاتا ہون جس سے چلتا ہے اگر وہ مجھسے کچھ مانگے تو مین اوسکو دیتا ہون اور اگر مجھسے پناہ مانگے
تو البتہ اوسکو پناہ مین رکھتا ہون اور مجھکو کسی چیز مین تردد نہین ہوتا جیسے مجھکو ایماندار کی روح قبض کرنے
مین تردد ہوتا ہے وہ موت کو مکروہ جانتا ہے اور مین اوسکے ملول ہونے کو برا جانتا ہون بخاری اسکے راوی ہین
اور تردد کرنا اللہ تعالی کے حق مین محال ہے اور اوسکے معنے یہ ہین کہ میرے بھیجے ہوئے فرشتے کسی چیز مین تردد نہین
کرتے جسکا مین کرنے والا ہون جیسے مین انکو مومن کی قبض کرنے مین تردد کرتا ہون **ف** ولی سے مراد اس حدیث
مین متقی ہے چنانچہ قرآن مین ہے کہ اولیاء اللہ وے ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور ہرچند خدا تردد سے
پاک ہے لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہے یعنی جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے
دوسری حدیث مین بیماری اور بھوک پیاس کو اپنی طرف نسبت کیا حالانکہ بھوک پیاس بندے کو ہوتی ہے نہ خدا کو کہ
اوس کی ذات اوس سے پاک ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہین اور یہ جو کہا کہ مین
اوسکا کان آنکھ وغیرہ ہو جاتا ہون یعنی اوسکے آنکھ کان ہاتھ پاؤن کو گناہ سے روکتا ہون اور یہ مطلب نہین کہ
بندہ عین اللہ ہو جاتا ہے کہ یہ صریح کفر اور الحاد ہے اور جیسے کہ بھوک و پیاس خدا تعالی کے حق مین محال ہے ویسے
ہی یہ حدیث بھی اوسکی مثال ہے پس مرزا قادیانی نے جو تبلیغ مین اس حدیث سے اپنے خدا ہونے پر استدلال کیا ہے تو بس یہی
ایک دلیل کافی ہے اوسکے کذاب اور دجال ہونے پر اسلئے کہ اس حدیث کے آخیر الفاظ صاف ثابت ہے کہ بندہ بندہ ہی
رہتا ہے خود خدا نہین بن جاتا اسواسطے کہ بندے کو سائل اور مستعیذ ٹھیرایا ہے اور سائل اور مسئول اور مستعیذ اور معیذ
کا ایک شے ہونا محال ہے اور بالبداہت باطل۔

(۴) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ رَجُلٌ خَرَجَ
غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ
وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالَى فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ

بسلام فهو ضامن على الله اخرجه ابوداود قوله ضامن فاعل بمعنى مفعول وتعنى مضمون على الله وقوله
دخل بيته بسلام اى دوام لزوم البيت وطلب السلامة من الفتن ترغيبا فى العزلة وتقليل الخلطة ترجمہ
ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہین کہ سب اللہ کی ضمانت مین ہین ایک
وہ شخص جو خدا کی راہ مین جہاد کو نکلا کہ وہ اللہ تعالی کی ضمانت مین ہے یہانتک کہ خدا اسکو موت دیوے اور اسکو بہشت
مین داخل کرے یا اوسکو اجر یا غنیمت کے ساتھ گھر مین پھیر لاوے دوسرا وہ مرد ہے کہ مسجد کی طرف نکلا سو وہ بھی
اللہ تعالی کی ضمانت مین ہے یہانتک کہ خدا اوسکی روح قبض کرے اور اوسکو بہشت مین لیجاوے تیسرا وہ مرد ہے جو اپنے
گھر مین سلامت سے داخل ہوا کہ وہ بھی اللہ کی ضمانت مین ہوا ضامن فاعل ہے ساتھ معنے مفعول کا اور اوسکے معنے مین کہ
ضمانت کیا گیا ہے اللہ پر اور یہ جو کہا کہ داخل ہوا اپنے گھر مین سلام سے تو مراد اسکے گھر کا لازم پکڑنا ہے اور طلب سلامت
ہے فتنون سے سو یہ رغبت دلانی ہے گوشہ گیری کی لوگون سے۔

(۵) وعن معاذ بن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصلوة والصيام والذكر تضاعف
على النفقة فى سبيل الله بسبعمائة ضعف اخرجه ابوداود ترجمہ معاذ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اور روزہ اور ذکر خدا کی راہ مین خرچ کرنے سے سات سو حصے زیادہ ثواب رکھتا ہے ابوداود
اسکے راوی ہین

(۶) وعن جابر قال قال النعمان بن نوقل يا رسول الله ارأيت اذا صليت المكتوبة وصمت رمضان
واحللت الحلال وحرمت الحرام ولم ازد على ذلك شيئا ادخل الجنة قال نعم قال والله لا ازيد على ذلك
شيئا اخرجه مسلم ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ نعمان بن نوقل نے کہا یا حضرت بتلاؤ تو کہ اگر مین فرض نماز پڑھون
اور رمضان کا روزہ رکھون اور حلال کو حلال جانون اور حرام کو حرام جانون اور اوسپر کچھ چیز زیادہ نہ کرون تو مین بہشت مین
داخل ہونگا فرمایا کہ ہان تو اوسنے کہا قسم ہے اللہ کی مین اسپر کچھ چیز زیادہ نہین کرونگا مسلم اسکے راوی ہین۔

(۷) وعن الحارث الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تبارك وتعالى امر يحيى بن
زكريا عليهما السلام بخمس كلمات ان يعمل بها ويأمر بنى اسرائيل ان يعملوا بها وانه كاد ان يبطئ بها
فقال له عيسى عليه السلام ان الله امرك بخمس كلمات ان تعمل بها وتأمر بنى اسرائيل ان يعملوا بها فاما ان
تأمرهم بها واما ان آمرهم انا بها فقال يحيى عليه السلام اخشى ان سبقتنى بها ان يخسف بى او اعذب
فجمع الناس فى بيت المقدس فامتلأ المسجد وقعدوا على الشرف فقال ان الله امرنى بخمس كلمات ان اعمل
بهن وآمركم ان تعملوا بهن اولهن ان تعبدوا الله لا تشركوا به شيئا فان مثل من اشرك بالله كمثل
رجل اشترى عبدا من خالص ماله بذهب او ورق وقال هذه دارى وهذا عملى فاعمل وأد الى فكان يعمل

وَيُؤَدِّي إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ فَأَيُّكُمْ يَرْضَى أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذَلِكَ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ
فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلٰوتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَأَمَرَكُمْ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ
رَجُلٍ فِي عِصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةٌ فِيهَا مِسْكٌ وَكُلُّهُمْ يُعْجِبُهُ رِيحُهَا وَإِنَّ رِيحَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَأَمَرَكُمْ
بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَأَوْثَقُوا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ وَقَدَّمُوهُ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَقَالَ أَنَا أَفْدِي
نَفْسِي مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ فَفَدَى نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَأَمَرَكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ
الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّى أَتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا
بِذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللّٰهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْجِهَادِ
وَالْهِجْرَةِ وَالْجَمَاعَةِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ وَمَنْ دَعَا
دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى فَادْعُوا بِدَعْوَى
اللّٰهِ الَّذِي سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللّٰهِ تَعَالَى أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ **ترجمہ** حارث اشعری سے
روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالے نے یحیے بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتون کا حکم کیا کہ
خود اونپر عمل کرین اور بنی اسرائیل کو بتلا مین کہ وہ بھی اونپر عمل کرین اور تحقیق وہ گویا کہ تو ہے کہ اونمین دیر کرین تو عیسے
علیہ السلام نے اون سے کہا کہ اللہ تعالے نے تمکو حکم کیا ہے پانچ باتون پر عمل کرنیکا اور بنی اسرائیل کو حکم کرنے کہ وہ بھی اونپر
عمل کرین سو یا تو تم اونکو اون باتون کا حکم کرو اور یا مین اونکو اونکا حکم کرتا ہون تو یحیے علیہ السلام نے کہا کہ اگر تمنے مجہ سے
پہلے اونپر عمل کرلیا تو مین ڈرتا ہون کہ زمین مین دہنسایا جاؤن یا عذاب کیا جاؤن پہر تو انہون نے لوگون کو بیت المقدس
مین جمع کیا اور مسجد بہر گئی اور اونچی جگہ مین بیٹہے سو فرمایا کہ مقرر خدا نے مجہے حکم کیا ہے پانچ باتونپر عمل کرنیکا اور یہ کہ مین تمکو
بہی اونپر عمل کرنیکا حکم کرون اونمین پہلی بات یہ ہے کہ تم خاص خدا کی بندگی کرو اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نٹہراؤ
اسواسطے کہ شرک باللہ کی مثل اوس شخص کی مثل ہے جسنے اپنے خالص مال سے یا چاندی سے غلام خریدا اور اوس سے کہا کہ
یہ میرا گہر ہے اور یہ میرا کام ہے سو کام کر اور مزدوری مجکو دیں سو وہ کام کرتا تہا اور مزدوری اپنے مالک کے سوا اور کو دیتا تہا
سو تم مین کون راضی ہے کہ اوسکا غلام ایسا ہو اور تحقیق خدا نے تمکو نماز کا حکم کیا ہے پہر جب تم نماز پڑہنے لگو تو اودہر اودہر
نہ دیکہو اسواسطے کہ اللہ تعالی نماز مین اپنا منہ اپنے بندہ کے سامنے رکہتا ہے جبتک کہ وہ ادہر اودہر نہ دیکہے اور حکم کیا ہے
خدا نے تمکو روزے کا سو مقرر روزہ دار کی مثال اوس شخص کی سی مثل ہے جو ایک گروہ مین بیٹہا ہو اور اوسکے ساتہ مشک کی ایک
ہتیلی ہو سب کو اوسکی خوشبو خوش لگتی ہو اور یہ کہ روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے افضل ہے اور
خدا نے تمکو حکم کیا ہے زکوة خیرات کا سو مقرر زکوة دینے والے کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہے جسکو دشمن نے قید کرلیا اور
انہون نے اوسکے دونون ہاتہ اوسکی گردن مین باندہے اور اوسکو آگے کیا تا کہ اوسکی گردن ماریں تو اوسنے کہا کہ مین

اپنا تہوڑا و بہت مال بدلا دیکر اپنی جان تمسے چھڑاتا ہون سو اسنے بدلا دیکر اپنی جان کو دشمن سے چھوڑایا اور خدانے تمکو
حکم کیا ہے کہ اللہ کو یاد کرو سو مقرر ذاکر کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہے کہ دشمن اوسکے پیچھے دوڑا یہانتک کہ وہ ایک
مضبوط قلعہ مین پہونچ گیا اور وہان اوسنے پناہ دی سو اپنی جان کو اوسنے بچایا اور اسیطرح بندہ اپنے تئین شیطان سے
نہین بچا سکتا مگر اللہ تعالی کے ذکر سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور مین بھی تمکو حکم کرتا ہون پانچ چیزون کا
کہ اللہ تعالے نے مجھکو اونکا حکم کیا ہے سننے اور کہا ماننے اور جہاد اور ہجرت کرنے اور جماعت لازم پکڑنیکا اسواسطے
کہ جو جدا ہوا جماعت سے بالشت بہر تو اوسنے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اوتارا مگر یہ کہ رجوع کرے اور جو کفر کا بول بولے تو وہ
دوزخ مین ڈالا جاویگا تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ روزہ دار اور نماز گذار ہو فرمایا اگرچہ روزہ دار اور نماز گذار
ہو سواے اللہ کے بندون کا بول بولو جسنے تمہارا نام مسلمان اور مومن رکھا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنِ ابنِ عبّاسٍ قال قال رسولُ اللهِ اتانی اللیلۃَ اٰتٍ من ربّی وفی روایۃٍ اتانی ربّی فی احسنِ صورۃٍ فقال یا محمّدُ
فقلتُ لبّیک ربّی وسعدیک قال هل تدری فیم یختصمُ الملأُ الاعلٰی قلتُ لا فوضع یدہٗ بینَ کتفیَّ حتّٰی وجدتُّ
بردَها بینَ ثدییَّ فعلمتُ ما فی السمٰوٰتِ وما فی الارضِ ثمّ قال یا محمّدُ اتدری فیم یختصمُ الملأُ الاعلٰی قلتُ نعم فی
الدرجاتِ والکفّاراتِ ونقلِ الاقدامِ الی الجماعاتِ واسباغِ الوضوءِ فی السَّبَراتِ وانتظارِ الصلٰوۃِ بعدَ الصلٰوۃِ
ومن حافظَ علیهنّ عاشَ بخیرٍ وماتَ بخیرٍ وکان من ذنوبه کیومِ ولدتْه امُّه ثمّ قال یا محمّدُ قلتُ لبّیک و
سعدیک قال اذا صلّیتَ فقل اللّٰهمّ انّی اسألک فعلَ الخیراتِ وترکَ المنکراتِ وحبَّ المساکینِ واذا اردتَ
بعبادِک فتنۃً فاقبضنی الیک غیرَ مفتونٍ قال والدرجاتُ افشاءُ السلامِ واطعامُ الطعامِ والصلٰوۃُ باللیلِ والناسُ
نیامٌ اخرجه الترمذیُّ اطلاقُ الصورۃِ علی اللهِ لا یجوزُ والمرادُ بما جاء فی الحدیثِ انّه اتاہ فی احسنِ
صفۃٍ او یکونُ المعنی عائدًا الی النبیِّ صلّی اللهُ علیه وآله وسلّم ای اتانی ربّی وانا فی احسنِ صورۃٍ والملأُ
الاعلی الملائکۃُ المقرّبون والسبراتُ باسکانِ الموحّدۃِ جمعُ سبرۃٍ وهی شدّۃُ البردِ وفی بعضِ النسخِ المکروهاتُ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس رات کو کوئی آنے والا میرے رب کی طرف
سے اور ایک روایت مین ہے کہ میرا رب میرے پاس آیا نہایت عمدہ صورت مین تو اوسنے کہا کہ اے محمد مینے کہا کہ حاضر ہون خدمت
مین بار بار اور حاضر ہون فرمایا کیا تو جانتا ہے کس بات مین جھگڑتے ہین بلند رہنے والے لوگ مینے کہا کہ مین نہین جانتا
سو خدا نے اپنا ہاتھ میرے دونو مونڈھون کے درمیان رکھا یہانتک کہ مینے اوسکی ٹھنڈک اپنی چھاتی مین پائی سو مجھکو
ہوگیا جو آسمانون اور زمین مین ہے پھر فرمایا کہ اے محمد کیا تو جانتا ہے کس بات مین جھگڑتے ہین بلند رہنے والے لوگ مینے
کہا کہ ہان درجون اور کفارون مین یعنی کن عملون سے درجے بلند ہوتے ہین اور کن عملون سے گناہ جھڑتے ہین یعنی اور گناہون
کے اوتارنے والے یہ اعمال ہین جماعت کی نماز کے واسطے قدمون سے چلکر جانا اور نہایت سردی مین وضو کا کامل کرنا اور

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنا اور جسنے انکی نگہبانی کی وہ خیر سے جیا اور خیر سے مرا اور پاک ہو جاتا ہے گناہون سے مثل اوس دن کے کہ اوسکی ماں نے اوسے جنا پھر کہا اے محمد کہا کہ حاضر ہون خدمت مین بار بار اور حاضر ہون کہا کہ جب تو نماز پڑہا کرے تو یہ دعا مانگا کر [illegible] تجہسے مانگتا ہون نیکیون [illegible] اور برے کامون کا چہوڑنا [illegible] سے محبت رکھنا اور جب تو اپنے بندون کو [illegible] کو درجات کے بلند کرنیوالے یہ عمل [illegible] اسکے راوی ہین اور یہ کہنا جائز نہین [illegible] صورت [illegible] حضرت کی طرف پہرتے ہین یعنی میرا رب میرے پاس آیا [illegible] والے فرشتے ہین اور سیرت سخت سردی کو [illegible]

(۹) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لِمَنْ [illegible] وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** علی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین ایسے محل ہین کہ اونکا باہر اندر سے نظر آتا ہے اور اونکا اندر باہر سے نظر آتا ہے تو ایک گنوار [illegible] کہا یا حضرت وہ کس کیواسطے ہین فرمایا اوسکے واسطے جو اچہا کلام کرے [illegible] کو کہانا کہلاوے اور ہمیشہ روزے رکہے اور رات کو نماز پڑہے اور حالانکہ لوگ سوتے ہون ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ فَاِذَا ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ فَاِنْ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ مَشْيًا اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا بلند اور بزرگ فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے گمان کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکہے اور مین اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہون جسدم کہ مجہکو یاد کرتا ہے پہر اگر بندہ مجہکو اپنے جی مین یاد کرے تو مین بہی اوسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجہکو مجمع مین یاد کرے تو مین اوسکے اوس مجمع مین یاد کرتا ہون اوسکے مجمع سے بہتر ہے یعنی مین اوسکا ذکر فرشتون مین کرتا ہون اور اگر بالشت بہر قریب ہووے تو مین اوس سے ہاتہ بہر قریب ہوتا ہون اور اگر ہاتہ بہر مجہسے قریب ہووے تو مین اوس سے کلاوا بہر نزدیک ہوتا ہون اور اگر وہ میری طرف چلکر آوے تو مین اوسکی طرف دوڑکر آتا ہون شیخین اسکے راوی ہین **ف** یعنی بندہ جتنا خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اوسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہے اوسکا مددگار رہکر دین کے مشکل کام اوس پر آسان کر دیتا ہے اس حدیث مین ذکر کی فضیلت اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور اگر گناہ پر اڑکر یون کہے کہ خدا

بلکہ بخشش گناہ تو بہ سے اور طریق میں اسلام اور بہتر ہے۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَآءُ سَیِّئَۃٍ مِّثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ قُرَابُ الْاَرْضِ مَا یُقَارِبُ مِلْأَھَا **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ جو ایک نیکی کرے تو اسکو اوسکے دس گنا ثواب ہے اور اس سے بھی زیادہ اور جو ایک بدی کرے تو بدی کا بدلا اوسی برابر ہے یا میں بخشتا ہوں اور جو بالشت بھر مجھسے قریب ہو تو میں ہاتھ بھر اوس سے قریب ہوتا ہوں اور جو مجھسے ملے زمین بھر گناہ لیکر [illegible] کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھیراتا ہو تو میں ویسے ہی اوتنی ہی مغفرت سے ساتھ ملتا ہوں مسلم اسکے راوی ہیں قراب الارض کے معنے جو اوسکے بھر ہونیکے قریب ہو۔

(۱۲) وَعَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَآنِ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوۃُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ وَالصَّبْرُ ضِیَآءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّۃٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَہٗ فَمُعْتِقُھَا اَوْ مُوْبِقُھَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مُوْبِقُھَا اَیْ مُھْلِکُھَا **ترجمہ** ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ بھر دیتا ہے ترازو کو اور سبحان اللہ اور الحمد للہ بھر دیتے ہیں زمین اور آسمان کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے صدق ایمان پر اور صبر باعث روشنی کا موجب ہے اور قرآن حجت ہے تیرے لئے یا تجھپر سب لوگ صبح کو کام پر جاتے ہیں سو بعض آدمی اپنے نفس کو بیچکر اوسکو آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور بعض اوسکو ہلاک کرنیوالا ہے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا مَنْ اَصْبَحَ الْیَوْمَ مِنْکُمْ صَآئِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ الْیَوْمَ مِنْکُمْ جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ رَجُلٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں آج کون روزہ دار ہے صدیق اکبر نے کہا کہ میں ہوں پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہے ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھانا کھلایا ہے ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں پھر حضرت نے فرمایا کسنے آج بیمار کو پوچھا ہے ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ چاروں کام اکیدن میں جمع ہوں وہ بہشت میں داخل ہوگا مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِھِمْ قَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ بِہٖ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃً وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَھْیٌ عَنْ مُّنْکَرٍ صَدَقَۃٌ وَّفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ

بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ
مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ نَزَلُوْا فَقَامَ رَجُلٌ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْا اٰيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَانْهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ
اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَاَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَالشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین کو دوست رکھتا ہے اللہ محبت رکھتا ہے اور تین سے دشمنی رکھتا ہے جن
مین اللہ محبت رکھتا ہے (اونمین سے) ایک وہ مرد ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور اونکو اللہ کے نام سے سوال کیا قرابت کے سبب سے
سوال نکیا سو اونہونے اوسکو کچھہ نہ دیا پھر ایک مرد اونکی ایڑیون پر پیچھے ہٹا اور اوسکو کچھہ صدقہ چھپے دیا اوسکو صدقہ کو کوئی
نہین جانتا مگر اللہ اور وہ شخص جسنے اوسکو دیا اور دوسری وہ قوم کہ رات بہر چلتی رہے یہانتک کہ جب سو جانا اونکو بہت پیارا
ہوا اوس چیز سے کہ اوسکے برابر ہو تو وہ اوترے تو ایک مرد اونمین سے کہڑا ہوا میری خوشامد کرنے لگا اور میری آیتین پڑہنے لگا
تیسرا وہ مرد کہ ایک لشکر مین تہا پہر وہ دشمن سے ملا سو لوگ بہاگ گئے اور وہ اپنے سینہ سے دشمن کے سامنے ہوا یہانتک کہ قتل
کیا جاوے یا اوسکی فتح ہو لیکن وہ تین آدمی جنسے اللہ دشمنی رکھتا ہے سو بڈہا ہے زنا کرنیوالا اور محتاج تکبر کرنے والا اور مالدار ظلم کرنیوالا
ترمذی نسائی اسکے راوی ہین۔

(١٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ
اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا
عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ
فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاؤُدَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایہ مین رکھیگا جسدن اوسکے
سایہ کے سوا کہین سایہ نہ ہوگا یعنی قیامت مین ایک تو منصف حاکم دوسرا وہ جوان جو اپنی جوانی سے خدا کی بندگی
مین مشغول ہوگا تیسرا وہ جسکا دل مسجدون مین لگا رہتا ہے یہانتک کہ اوسکی طرف پہر جاوے یعنے جماعت کا فکر رکھتا ہے
اور جماعت کے واسطے مسجد مین جاتا ہے چوتھے وے دو مرد ہین جو خدا ہی کیواسطے آپسمین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اوسی
پر اور جدا ہوتے ہین تو اوسی پر پانچوان وہ مرد ہے جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنے بدکاری کیواسطے
تو اوسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہانتک کہ نہین جانتا اوسکا بایان
ہاتھہ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھہ نے ساتوان وہ مرد ہے جسنے اللہ کو یاد کیا خالی مکان مین سو اوسکی دونو آنکھون سے
آنسو جاری ہوئے یعنی خوف الٰہی سے رویا ابوداؤد کے سوا چھیون اسکے راوی ہین۔

(١٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ
مَنِ اتَّبَعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنِ اتَّبَعَهٗ

لَا يَنْقُصُ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہدایت کی طرف بلاوے تو اوسکو اوس شخص کے برابر ثواب ہوتا ہے جو اوسکی تابع ہوا اونکے ثواب سے کچھ چیز کم نہین ہوتی یعنی سب کو برابر ملتا ہے اور جو گمراہی کی طرف بلاوے تو اوسپر اونکے برابر گناہ ہوتا ہے جو اوسکے تابع ہوا اونکے گناہون سے کچھ چیز کم نہوگی مسلم مالک ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۰) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نیکی کا کام بتلاوے اوسکو اوسکے کرنے والے کے برابر ثواب ہوتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِعَمَلِ سَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَاِذَا عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ وَاحِدَةً وَاِنْ تَرَكَهَا لِاَجْلِيْ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً وَاِذَا هَمَّ بِعَمَلِ حَسَنَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتون سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کرنیکا قصد کرے تو اوسکو اوسپر مت لکھو یہانتک کہ اوسکو کرے پہر اگر وہ اوس بدکام کو کرے تو اوسپر ایک بدی لکھو اور اگر وہ اوسکو میرے خوف سے چھوڑدے تو اوسکو اوسکے لئے ایک نیکی لکھو اور اگر نیکی کرنیکا قصد کرے اور اوسکو کرے نہین تو اوسکو اوسکے لئے ایک نیکی لکھو پہر اگر وہ اوس نیکی کو کرے تو اوسکو اوسکے لئے دس گنا لکھو یعنی اوسکے واسطے دس گنا ثواب لکھو سات سو گنا تک شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین ف سبحان اللہ کیا اوسکی رحمت اپنے بندون پر بے حساب ہے کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھا وے اور نیک کام کے قصد کو بدون کئے لکھاوے اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے۔

(۲۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا اِلَى اللّٰهِ مَا حَفِظَا مِنْ عَمَلِ عَبْدٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ فَيَجِدُ اللّٰهُ فِيْ اَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَاٰخِرِهَا خَيْرًا اِلَّا قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دو نگہبان فرشتے نہین کہ خدا کی طرف اوٹھاوین جو انہون نے بندے کے عمل سے نگاہ رکھا ہے رات مین یا دن مین پہر اللہ تعالیٰ نامہ اعمال کے اول اور آخر مین خیر کو پاوے مگر کہ فرشتون سے کہتا ہے کہ مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے اپنے بندے کو بخشدیا جو نامہ اعمال کے دونون کنارون کے درمیان ہے یعنی اوسکے گناہون کو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ اَوْ لَمْ يَبْلُغْهُمْ كَانَ لَهٗ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَمَنْ اَعْتَقَ

رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ لَهُ فِدَاءً مِنَ النَّارِ عُضْوًا بِعُضْوٍ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا اللَّفْظُ لِلنَّسَائِيِّ ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بڈھا ہوا اسلام مین بڈھا ہونا یعنی اوسکے بال سفید ہجو) تو وہ اوسکے لیے قیامت کے دن نور ہوگا اور جسنے خدا کی راہ مین تیر پھینکا پہر وہ دشمن تک پہنچا یا نہ پہونچا تو اوسکو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور جسنے مسلمان غلام کو آزاد کیا تو وہ آگ سے اوسکا بدلہ ہوگا اوسکا ہر ہر عضو (یعنے اوسکا ہر عضو اوسکے عضو کے بدلے آزاد ہوگا اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور یہ لفظ نسائی کے ہین۔

(۲۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَهٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اِنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا اسْتَطْعَمَکَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اِنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا اسْتَسْقَاکَ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اِنَّکَ لَوْ سَقَیْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی قیامت کے دن فرماویگا کہ اے آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا سو تو نے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ اے میرے رب مین تجھکو کیونکر پوچھتا اور حالانکہ تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے (یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہے بیمارسی اور خالق سے کیا نسبت) خدا فرماویگا کیا تجھکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تہا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نہ کی کیا تجھکو معلوم نہین کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو اوسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے مینے تجھسے کہانا مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ کھلایا بندہ کہیگا اے میرے رب مین تجھکو کیونکر کہانا کہلاتا اور حالانکہ تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہین کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے کہانا مانگا تھا سو تو نے اوسکو نہ کھلایا تجھکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اوسکو کھانا کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے مینے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ پلایا بندہ کہیگا اے میرے رب مین تجھکو کیونکر پانی پلاتا اور حالانکہ تو سارے جہان کا پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے اوسکو نہ پلایا ہان جان رکھ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا مسلم اسکے راوی ہین ف اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہے کہ اونکی ضرورت اور حاجت کو اپنی ذات پاک کیطرف نسبت کیا حالانکہ وہ ذات مقدس سب ضرورتون سے پاک ہے اس حدیث مین بہوکے پیاسے مسلمان کو کہانا کہلانے اور پانی پلانے کی ترغیب ہے۔

(۲۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْیَوْمَ فِی النَّاسِ کَثِیْرٌ قَالَ فَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ اَخْرَجَهُ

التِّرمِذِیُّ وَالمُرَادُ بِالبَوَائِقِ هٰهُنَا الغَوَائِلُ وَالشُّرُوْرُ وَالظُّلمُ وَالغِشُّ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو حلال پاک مال کھاوے اور سنت کے موافق عمل کرے اور لوگون کو اپنی شرارتون سے امن مین رکھے وہ بہشت مین داخل ہوگا تو ایک مرد نے کہا کہ یا رسول اللہ ایسے مرد تو اسوقت لوگون مین بہت ہین کیا آیندہ بھی ہونگے سو فرمایا کہ ایسا مرد میرے بعد کے زمانون مین بھی پایا جاویگا یعنے پچھلے زمانون مین بھی ایسے لوگ ہونگے لیکن بہ نسبت پہلے زمانون کے کمتر ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور مراد بوائق سے اس جگہ آفتین اور شرارت اور ظلم اور دغا ہے۔

(٢٦) وَعَنِ البَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى ضَالًّا زُقَاقًا اَوْ اَسْقٰى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً اَخْرَجَهُ التِّرمِذِیُّ وَالمِنْحَةُ العَطِيَّةُ وَالمَنِيْحَةُ النَّاقَةُ وَالشَّاةُ تُعَارُ لِيُنْتَفَعَ بِلَبَنِهَا ثُمَّ تُعَادُ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عطا کرے دودہ والا جانور یا بھولے یا اندہے کو راہ بتلاوے تو اوسکو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور منحہ عطیہ کو کہتے ہین اور منیحہ وہ اونٹنی اور بکری ہے کہ مانگی لیجاوے تاکہ اوسکے دودہ سے نفع اوٹھاکر پھر پھیر دیجاوے۔

(٢٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ يَعْمَلُ العَمَلَ سِرًّا فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ اَعْجَبَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ العَلَانِيَةِ اَخْرَجَهُ التِّرمِذِیُّ المَعْنٰى اَعْجَبَهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ بِالخَيْرِ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الاَرْضِ اَمَّا اِذَا اَعْجَبَهُ لِيَعْلَمَ النَّاسُ بِهٖ وَيُكْرِمُوْهُ وَيُعَظِّمُوْهُ بِذٰلِكَ فَهٰذَا رِيَاءٌ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ اَعْجَبَهُ اِطِّلَاعُ النَّاسِ عَلَيْهِ رَجَاءَ اَنْ يُعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ فَيَكُوْنَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا حضرت کہ آدمی ایک عمل چھپے کرتا ہے پہر جب کوئی اوسپر اطلاع پائے تو اوس سے خوش ہوتا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اوسکو دوہرا ثواب ہے ایک ثواب چھپے کرنیکا اور ایک کہلے کرنے کا ترمذی اسکے راوی ہین اور اعجبہ کے معنے ہین کہ لوگ اوسکی تعریف کرین وہ اس سے خوش ہووے اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ تم خدا کے گواہ ہو زمین مین لیکن اگر وہ اس بات سے خوش ہو کہ لوگ میرا حال معلوم کرکے اس سبب سے میری تعظیم اور تکریم کرینگے تو یہ ریا ہے اور بعضون نے کہا کہ اوسکے معنے یہ ہین کہ خوش ہووے اس امید کہ لوگ اوسپر اطلاع پاکر اوسکے موافق عمل کرین تو جو اوسپر عمل کریگا اوسکے برابر اوسکو بھی ثواب ہوگا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو نیک رسم جاری کرے اوسکو اوسکا ثواب ہوتا ہے اور جو اوسپر عمل کرے اوسکے برابر بھی اوسکو ثواب ہے۔

(٢٨) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الخَيْرَ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى المُؤْمِنِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کسی نے کہا یا حضرت آدمی نیک کام کرتا ہے اور اوسپر لوگ اوسکی تعریف کرتے ہین تو فرمایا کہ یہ مسلمان کو دنیا مین بشارت ہے مسلم اسکے راوی ہین۔

(٢٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ اَلغَازِیْ وَالحَاجُّ وَالمُعْتَمِرُ اَخْرَجَهُ

اللہ سے ملتا ہے یعنی مرکر اور حالانکہ اوسپر کوئی گناہ نہیں ہوتا مالک اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ شَدِيْدًا فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاءُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ يُقَالُ جَاءَ الْقَوْمُ الْاَمْثَلُ اَوِ الْاَمْثَلُ اَيْ جَاءَ مِنْهُمْ فِيْهِمْ وَاَجَلُّهُمْ وَخَيْرُهُمْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فِي الرُّتْبَةِ وَالْمَنْزِلَةِ

ترجمہ مصعب اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ مینے کہا یا حضرت سب لوگوں میں زیادہ تکلیف بیماری کس کو ہوتی ہے فرمایا کہ پیغمبروں کو پھر اوس کے بعد ان لوگوں کو جو درجے میں اونسے کمتر ہیں پھر جو ان سے کمتر ہیں وعلی ہذا القیاس ہر آدمی اپنے دین کے موافق مبتلا ہوتا ہے سو اگر اپنے دین میں مضبوط اور سخت ہو تو اوسکو بیماری بھی سخت آتی ہے اور اگر دین میں سست اور نرم ہو تو اوسکو دین کے موافق اللہ بیماری میں مبتلا کرتا ہے پھر ہمیشہ بیماری بندے کے ساتھ رہتی ہے یہانتک کہ اوسکو چھوڑتی ہے اور حالانکہ اوسپر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا ترمذی اسکے راوی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آئے لوگ امثل پھر امثل یعنی آئے اونکے اشرف اور بزرگ یک بعد دیگرے موافق اپنے اپنے رتبے کے۔

(۹) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِنَ الدُّنْيَا اُرِيْدُ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِيْ عُنُقِهٖ بِسُقْمٍ فِيْ بَدَنِهٖ اَوْ اِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهٖ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ۔ الْاِقْتَارُ التَّضْيِيْقُ عَلَى الْاِنْسَانِ فِي الرِّزْقِ

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ قسم میری عزت اور بزرگی کی کہ میں نہیں نکالونگا کسی کو دنیا سے جسکو میں بخشنا چاہوں یہانتک کہ میں پورا لوں اوسکے ہر گناہ کو کہ اوسکی گردن میں ہے اوسکے بدن کو بیماری سے یا رزق کی تنگی یعنی بیمار رہتا ہے یا تنگدست یہانتک کہ اوسپر کوئی گناہ باقی نرہے رزین اسکے راوی ہیں۔ اقتار کے معنے ہیں آدمی پر رزق کی تنگی کرنا۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهٗ عَنْهُ مَرَضٌ اَوْ سَفَرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ كَصَالِحِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ مُقِيْمٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ

ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ نیک عمل کر رہا ہو پھر کوئی بیماری یا سفر اوسکو اوس سے روکے تو اللہ تعالے اوسکے لئے نیک عمل کا ثواب لکھتا ہے حالت صحت اور اقامت میں کیا کرتا تھا بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ مَوْتِ الْاَوْلَادِ

دوسری فصل

اولاد کے مرنے کے بیان میں۔

(۱) عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ النِّسَآءُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ غَلَبَنَا عَلَیْکَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا یَوْمًا مِنْ نَفْسِکَ فَوَعَدَھُنَّ یَوْمًا فَوَعَظَھُنَّ وَاَمَرَھُنَّ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ لَھُنَّ .. مَا مِنْکُنَّ اِمْرَاَۃٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَۃً مِنْ وَلَدِھَا اِلَّا کَانَ لَھَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاثْنَیْنِ قَالَ وَاثْنَیْنِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ عورتون نے کہا یا حضرت آپکے پاس مو ہمیر غالب ہوئے ہین یعنی ہر دم آپ کی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین ہمکو موقع نہین ملتا سو ہمارے واسطے ایکدن اپنی طرف سے مقرر فرمایئے حضرت نے ایکدن کا اون سے وعدہ کیا پہر آپنے اونکو وعظ کیا اور حکم فرمایا اور جو آپنے اون سے فرمایا تہا اوسمین ایک یہ بات ہتی کہ فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہین جو آگے بہیج چکی ہو تین لڑکے یعنی اوسکے تین لڑکے مر گئے ہون مگر کہ وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی اوسکو دوزخ سے بچاوینگے پہر ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر کسی کے دو لڑکے مر گئے ہون فرمایا اور دو بھی اوسکو آگ سے بچاوینگے شیخین اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثَۃٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَفِیْ اُخْرٰی لِلتِّرْمِذِیِّ اِثْنَانِ وَوَاحِدٌ وَمَعْنٰی تَحِلَّۃِ الْقَسَمِ اَیْ لَا تَمَسُّہُ النَّارُ اِلَّا مَسَّۃً یَسِیْرَۃً مِثْلَ تَحْلِیْلِ قَسَمِ الْحَالِفِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مر گئے ہون اوسکو دوزخ کی آنچ نہ لگیگی مگر بقدر قسم سچے کرنے کے چہیون اسکے راوی ہین اور ترمذی کی ایک روایت مین آیا ہے کہ دو اور ایک لڑکے کا بھی یہی حکم ہے اور تحلۃ القسم کے معنے یہ ہین کہ اوسکو تہوڑی آگ لگے گی جیسے کوئی قسم خورندہ اپنی قسم کہولے۔

(۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِھِمَا قَالَتْ عَائِشَۃُ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ قَالَ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ یَا مُوَفَّقَۃُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ یَکُنْ لَہٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِکَ قَالَ اَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَنْ یُصَابُوْا بِمِثْلِیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلْفَرَطُ السَّابِقُ الْمُتَقَدِّمُ عَلَی الْقَوْمِ فِیْ طَلَبِ الْمَاءِ وَالْمَنْزِلِ وَاِذَا مَاتَ لِلْاِنْسَانِ وَلَدٌ صَغِیْرٌ فَھُوَ فَرَطٌ لَہٗ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین سے جسکے لیے دو فرط ہون وہ اونکے سبب سے بہشت مین داخل ہوگا عایشہ نے کہا اور جسکے لیے ایک فرط ہو وہ بھی اے موفقہ عائشہ نے کہا اور جسکا کوئی فرط نہو آپ کی امت سے فرمایا کہ مین اپنی امت کا میر سامان ہون میرے مرنے کے برابر اونکو کوئی مصیبت نہین پونچی ترمذی اسکے راوی ہین اور فرط اوسکو کہتے ہین جو پانی اور اترنے کی جگہ تلاش کرنے کے لیے قوم سے آگے بڑھکر چلا جائے جسکو میر سامان کہتے ہین اور جب کسی آدمی کا چھوٹا لڑکا مر جائے تو وہ اسکے لئے میر سامان ہے۔

اَلفَصْلُ الثَّالِثُ فِی حُبِّ المَوْتِ وَلِقَاءِ اللّٰہِ

تیسری فصل

موت اور ملاقات اللہ کی محبت کے بیان مین

(۱) عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اِنَّا لَنَکْرَہُ الْمَوْتَ قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰہِ وَکَرَامَتِہٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعُقُوبَتِہٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَہَ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَکَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا چاہے موت اور آخرت چاہے خدا اوسکے ملنے کو چاہتا ہے اور جو خدا کا ملنا برا جانے خدا اوسکے ملنے کو برا جانتا ہے تو عائشہ نے کہا کہ موت تو ہمکو بری معلوم ہوتی ہے فرمایا یہ اسکا مطلب نہین لیکن جب ایماندار قریب المرگ ہوتا ہے تو اوسوقت اوسکو فرشتے خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سناتے ہین تو اوسکو موت ہر چیز سے زیادہ تر پیاری لگتی ہے سو وہ خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہے تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہے اور جب کافر مرنے لگتا ہے تو فرشتے اوسکو عذاب الٰہی اور دکھ کی خبر سناتے ہین تو اوسکو موت ہر چیز سے زیادہ تر بری لگتی ہے تو وہ خدا کا ملنا برا جانتا ہے اور خدا بھی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہے ابوداؤد کے سوا پانچون اسکے راوی ہین۔

کِتَابُ الْفَرَائِضِ وَالْمَوَارِیثِ وَفِیْہِ ثَلٰثَۃُ فُصُولٍ

کتاب ہے

فرائض اور وراثتون کے بیان مین اور اسمین تین فصلین ہین۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی اَسْبَابِ الْمِیرَاثِ وَمَوَانِعِہٖ

پہلی فصل

اسباب میراث اور اوسکی منع کرنے والی چیزون کے بیان مین

(۱) عَنْ اُسَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَلَمْ یَذْکُرْ مَالِکٌ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ ترجمہ اسامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث نہ پاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی نسائی کے سوائے چھیوں اسکے راوی ہین اور
نہین ذکر کیا مالک نے یہ جملہ کہ نہ کافر مسلمان کی **ف** یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین اگر ایک کا باپ کافر ہو
تو مسلمان بیٹا اوسکا حصہ نہین پا سکتا و بالعکس اور یہی مذہب چارون امامون کا ہے ۔

(۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص اور جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مختلف مذہب والے آپسمین ایکدوسرے کے وارث نہین ہو سکتے ابوداؤد اسکے راوی ہین ابن عمرو سے اور ترمذی جابر سے ۔

(۳) **وَعَنْ** اُسَامَةَ اَنَّہٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ لَمْ يَرِثْہُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ اَخْرَجَہُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** اسامہ سے روایت ہے کہ اونے کہا یا حضرت آپ کل مکے مین اپنے گہر کہان اترینگے فرمایا کہ کیا عقیل نے ہمارے واسطے کوئی گہر یا مکان چھوڑا ہے اور عقیل اور طالب ابوطالب کے وارث ہوے تھے اور جعفر اور علی اوسکے وارث نہین ہوئے اسواسطے کہ وہ دونو مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اور طالب اوسوقت کافر تھے شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہین **ف** ابوطالب کے چار بیٹے تھے علی اور جعفر اور عقیل اور طالب پہلے دونون صاحبون نے حضرت کا ساتھ دیا ہجرت کرکے مدینے مین چلے گئے اور عقیل اوسوقت ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے مین رہگئے اپنے باپ کے وارث ہوگئے اور سکانات سب بیچڈالے ۔

(۴) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل اپنے مقتول کا وارث نہین ہو سکتا ترمذی اسکے راوی ہین ۔

(۵) **وَعَنِ** ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ اَبٰى عُمَرُ اَنْ يُوَرِّثَ اَحَدًا مِنَ الْاَعَاجِمِ اِلَّا اَحَدٌ وُلِدَ فِي الْعَرَبِ اَخْرَجَہُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَامْرَاَةٌ جَاءَتْ حَامِلًا فَوَلَدَتْ فِي الْعَرَبِ فَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ مَاتَتْ وَتَرِثُہٗ اِنْ مَاتَ مِيْرَاثَہٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰى **ترجمہ** ابن مسیب سے روایت ہے کہ انکار کیا عمر نے یہ کہ وارث کرین کسی کو عجمیون مین سے مگر وہ شخص کہ عرب مین پیدا ہوا ہو مالک اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے رزین نے اور کوئی عورت عجمی حمل سے آوے پہر عرب مین بچہ جنے پہر اگر وہ عورت مرجاے تو وہ اوسکا وارث ہوگا اور اگر لڑکا مرجاے تو وہ اوسکی وارث ہوگی اوسکی میراث خدا کی کتاب میں ہے

(۶) **وَعَنْ** اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ اُتِيَ مُعَاذٌ بِمِيْرَاثِ يَهُوْدِيٍّ وَارِثُہٗ اَخٌ لَہٗ مُسْلِمٌ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى وَيَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** ابوالاسود سے روایت ہے کہ معا

کے پاس ایک یہودی کی میراث لائی گئی اوسکا ایک بیٹا مسلمان تہا اونہون نے اوسکو اوسکا وارث ٹہیرایا اور کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام اونچا ہوتا ہے نیچا نہین ہوتا اور بڑہتا ہے گھٹتا نہین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنَا لَا يَرِثُ مِنْ اَبِيْهِ وَلَا يَرِثُهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا يَرِثُهٗ اَلْمُعَاهَرَةُ الزِّنَا وَالْعَاهِرُ الزَّانِيْ وَعَهَرَ بِهَا اِذَا زَنٰى بِهَا ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ وہ اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کرے پہر اوس زنا سے بچہ پیدا ہو تو وہ حرام کا لڑکا ہے نہ وہ اپنے باپ کا وارث ہوگا اور نہ باپ اوسکا وارث ہوگا راوی اسکے ترمذی ہین اور نہین ذکر کیا اونہون نے لفظ ولا یرثہ کا اور معاہرۃ زنا کو کہتے ہین اور عاہر زانی ہے اور عہر بہا کے معنے ہین کہ اوسکے ساتھ زنا کیا تھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ اَحْكَامِ الْفَرَائِضِ وَذِكْرِ الْوَارِثِيْنَ

دوسری فصل

احکام وراثت اور وارثون کے بیان مین

اَلْجَدُّ وَالْجَدَّةُ
دادے اور دادی کی وراثت کا بیان

(۱) وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَيْهِ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ اَمَّا الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُهٗ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ مَنْزِلَةَ الْاَبِ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَعْنَاهُ جَعَلَ لِلْجَدِّ فِيْ مَنْزِلَةِ الْاَبِ وَاَعْطَاهُ مَا يَاْخُذُهُ الْاَبُ مِنَ الْمِيْرَاثِ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ کوفے والون نے اونکی طرف دادے کے حصے کی بابت لکھا تو ابن زبیر نے کہا کہ جسکے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر مین اس امت سے کسی کو جانی دوست ٹہیراتا تو اوسی کو ٹہیراتا سو انہون نے تو اوسکو بجائے باپ کے اوتارا ہے یعنی ابوبکر صدیق نے بخاری اسکے راوی ہین اور اوسکے معنے یہ ہین کہ ابوبکر صدیق نے دادے کو بجائے باپ کے ٹہیرایا ہے اور جو حصہ میراث سے باپ لیتا ہے وہی اوسکو دلایا ہے۔

۲- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِيْ مَاتَ فَمَا لِيْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ قَتَادَةُ فَلَا يَدْرُوْنَ مَعَ اَيِّ شَيْءٍ وَرَّثَهٗ وَاَقَلُّ شَيْءٍ وَرِثَ الْجَدُّ السُّدُسُ يُقَالُ اَعْطَاهُ هٰذَا الشَّيْءَ طُعْمَةً اِذَا اَعْطَاهُ زَائِدًا عَلٰى حَقِّهٖ اَوْ اَعْطَاهُ شَيْئًا لَا يُعْطٰى غَيْرُهٗ مِثْلَهٗ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اونے کہا کہ میرا پوتا

مرگیا ہے تو مجھکو اوسکی میراث سے کیا حصہ پہنچتا ہے فرمایا کہ تجھکو چھٹا حصہ ملیگا جب اوسنے پیٹھ پھیری تو اوسکو بلایا اور
اور فرمایا کہ دوسرا چھٹا حصہ تیرے لیے انعام ہے ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین ابوداؤد کہتا ہے کہ قتادہ نے کہا نہین
جانتے کہ کس سبب سے اوسکو وارث کیا اور کم سے کم دادے کا حق چھٹا حصہ ہے کہا جاتا ہے کہ اوسنے یہ چیز اوسکو بطور طعمہ کی
دی جبکہ اوسکے حق سے اوسکو زیادہ دے یا اوسکو ایسی چیز دے جو اوسکے غیر کو ایسی چیز نہین دی جاتی۔

۳۔ وَعَنْ مُعٰوِيَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُ عَنِ الْجَدِّ فَكَتَبَ اِلَيْهِ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْجَدِّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ
ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يَكُنْ يَقْضِيْ فِيْهِ الْاُمَرَاءُ يَعْنِي الْخُلَفَاءَ وَقَدْ حَضَرْتُ الْخَلِيْفَتَيْنِ قَبْلَكَ يُعْطِيَانِهِ النِّصْفَ مَعَ الْاَخِ الْوَاحِدِ
وَالثُّلُثَ مَعَ الْاِثْنَيْنِ فَصَاعِدًا اِلَّا يُنْقَصُ مِنَ الثُّلُثِ وَاِنْ كَثُرَ الْاِخْوَةُ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے
کہ اوسنے زید بن ثابت کیطرف لکھا دادا کا حصہ پوچھنے کو تو زید نے اوسکی طرف لکھا کہ تو نے مجھکو لکھا ہے دادا کا
حصہ پوچھنے کو اور اللہ خوب جانتا ہے سو یہ مسئلہ اوس قسم سے ہے کہ نہین حکم کیا اوسمین خلیفون نے اور البتہ
تجھسے پہلے دو خلیفون کے میرے روبرو اوسکو آدہا مال دلایا ہے ساتھ ایک بھائی سگے کے اور تہائی ساتھ دو بھائیون
کے یا زیادہ کے اور تہائی سے اوسکا حصہ کم نہ کیا جائے۔ اگرچہ بھائی بہت ہون مالک اسکے راوی ہین۔

۴۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَكُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ اَخْرَجَهُ اَبُوْ
دَاؤدَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کے واسطے چھٹا حصہ ٹھیرایا ہے جبکہ اوس
نیچے مان نہو ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْبَنَاتُ وَالْاَخَوَاتُ
بیٹون اور بہنون کے حصے کا بیان

(۱) عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَتَانَا مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَاَمِيْرًا
فَسَاَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَةً وَاُخْتًا فَقَضٰى لِلْاِبْنَةِ بِالنِّصْفِ
وَلِلْاُخْتِ النِّصْفَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَخْرَجَهُ
الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَاَبُوْدَاؤدَ ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے کہ معاذ ہمارے پاس یمن مین آئے معلم اور سردار بنکر
تو ہمنے اُن سے پوچھا کہ ایک مرد مرگیا ہے اور اوسنے ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی ہے سو اونہون نے حکم کیا کہ آدہا بیٹی
کو ملے اور آدہا بہن کو دیا جاوے اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تہے بخاری ابوداؤد اسکے راوی ہین اور
یہ الفاظ بخاری کے ہین۔

(۲) وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ سُئِلَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنْ بِنْتٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَاُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ
وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ
الْمُهْتَدِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَقْضِيْ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِاِبْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ
تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ لِلْاُخْتِ فَاُخْبِرَ اَبُوْ مُوْسٰى فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ مَادَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيْكُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْحَبْرُ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَکَسْرِهَا الْعَالِمُ ترجمہ ہزیل بن شرحبیل سے روایت ہے کہ ابوموسے سے
کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مرگیا ہے اور اوسنے ایک بیٹی ایک پوتی ایک بہن چھوڑی ہے تو انہون نے کہا کہ آدہا
ترکہ بیٹی کا ہے اور آدہا بہن کا یعنی اور پوتی کو کچھ نہین ملے گا پھر ابن مسعود پوچھنے لگے اور خبر دیئے گئے ساتھ قول
ابوموسے کے تو ابن مسعود نے کہا کہ اگر مین یہی حکم کرون تو البتہ مین گمراہ ہوا اور نہین مین راہ پانے والون سے پھر انہون نے
کہا کہ مین اسمین حکم کرتا ہون جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہے کہ آدہی میراث بیٹی کی ہے اور چھٹا
حصہ پوتی کا واسطے پورا کرنے دو تہائیون کے اور باقی یعنی تہائی بہن کو ملے گی تو کسی نے ابوموسے کو اسکی خبر دی
تو انہون نے کہا کہ جبتک یہ عالم تم مین موجود ہے مجھسے مسئلہ نہ پوچھا کرو بخاری ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی
ہین۔ اور حبر کے معنے ہین عالم۔

اَلْاِخْوَةُ
بہائیون کے حصے کا بیان

(۱) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِنَّکُمْ تَقْرَؤُنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَیْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالدَّیْنِ قَبْلَ الْوَصِیَّةِ وَاَنَّ اَعْیَانَ بَنِی الْاُمِّ یَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ یَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِیْهِ لِاَبِیْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ اَلْاَعْیَانُ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَالْعَلَّاتُ الَّذِیْنَ اَبُوْهُمْ وَاحِدٌ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی ترجمہ علیؓ سے روایت ہے کہ مقرر تم پڑہتے ہو اس آیت کو من بعد وصیۃ توصون بہا او دین یعنی بعد وصیت کے جو تم کردیا قرض ہے اور مقرر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہے ساتھ ادا کرنے قرض کے پہلے وصیت سے اور البتہ عینی بہائی وارث ہوتے نہ علاتی بہائی آدمی وارث ہوتا ہے اپنے بہائی جو ماں باپ دونون کی طرف سے ہو نہ وہ بہائی جو صرف باپ کی طرف سے ہو یعنی عینی بہائی کے ہوتے علاتی بہائی وارث نہین ہوتے ترمذی اسکے راوی ہین اعیان وہ بھائی ہین جو باپ اور ماں دونون مین شریک ہون اور علاتی وہ بھائی ہین جنکا باپ ایک ہو اور مائین جدی جدی ف یعنی قرض اگرچہ ذکر مین موخر ہے لیکن حکم مین مقدم ہے اسیواسطے حضرت نے قرض کو وصیت سے پہلے ادا کیا اور موخر کرنا اوسکا ذکر مین اہتمام شان وصیت کی ہے ۱۲ لمعات۔

اَلْجَنِیْنُ
پیٹ کے بچے کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنِیْنِ امْرَاَةٍ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ تُوُفِّیَتِ الْمَرْاَةُ الَّتِیْ قَضٰی لَهَا بِالْغُرَّةِ فَقَضٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِیْرَاثَهَا لِبَنِیْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰی عَصَبَتِهَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْغُرَّةُ عِنْدَ الْعَرَبِ الْعَبْدُ وَالْاَمَةُ وَعِنْدَ الْفُقَهَاءِ مَا بَلَغَ ثَمَنُهٗ مِنَ الْعَبِیْدِ نِصْفَ عُشْرِ الدِّیَةِ وَالْعَقْلُ الدِّیَةُ وَالْعَاقِلَةُ اَقَارِبُ الرَّجُلِ الَّذِیْنَ یُؤَدُّوْنَ عَنْهُ مَا یَلْزَمُهٗ مِنَ الدِّیَةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا بچے مین کہ ایک عورت کے پیٹ سے مردہ گرا کہ اوسکے بدلے ایک بردہ دیگو غلام ہو یا لونڈی پھر

جس عورت کے حق مین حضرت نے بردے کا حکم کیا تھا وہ بہی مرگئی تو حضرتؐ نے حکم کیا کہ اوسکی میراث اوسکے بیٹون کو اور اوسکے خاوند کو ملے گی اور اوسکی دیت اوسکی برادری کے لوگون پر ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین - اور غرہ عرب کے نزدیک غلام لونڈی کو کہتے ہین اور فقہا کے نزدیک غرہ وہ غلام ہے جسکی قیمت نصف عشر دیت کو پہونچے یعنے دیت کے بیسوین حصے کو اور عقل دیت کو کہتے ہین اور عاقلہ مرد کے وہ قرابتی ہین جو اوسکے ہین اور اوسکی طرف سے جو لازم ہو اوسکو دیتے ہین -

(۲) **وَعَنْهُ** قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَوْلُوْدَ اِذَا اسْتَهَلَّ ثُمَّ مَاتَ وَرِثَ وَوُرِثَ وَاِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ فَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ اِسْتَهَلَّ الْمَوْلُوْدُ اِذَا بَكٰى عِنْدَ وِلَادَتِہٖ وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا مِنْ حَيٍّ وَكَذَا اِذَا وُجِدَ مِنْہُ اَمَارَۃٌ تَدُلُّ عَلٰى حَيٰوۃٍ **ترجمہ** اور اونہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے کہ لڑکا جب پیدا ہو کر آواز کرے چلائے پہر مر جائیگا تو وارث ہوتا ہے اور وارث کیا جاتا ہے اور جب آواز نہ کرے تو نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ کوئی اوسکا وارث ہوتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین - کہا جاتا ہے استہل المولود جبکہ پیدا ہونیکے وقت چلائے اور یہ نہین واقع ہوتا مگر زندہ سے اور اسیطرح حکم ہے جبکہ اوس سے کوئی نشانی زندگی کی معلوم ہو

وَلَدُ الْمُلَاعِنَۃِ
لعان کرنیوالی عورت کے بچہ کا بیان

(۱) **عَنْ مَكْحُوْلٍ** قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَ ابْنِ الْمُلَاعِنَۃِ لِاُمِّہٖ ثُمَّ لِوَرَثَتِهَا مِنْ بَعْدِهَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ اَلْمُلَاعِنَۃُ الَّتِیْ لَاعَنَهَا زَوْجُهَا وَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا **ترجمہ** مکحول سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان والی کے بیٹے کی میراث اوسکی ماں کے لیے ٹہیرائی ہے پہر اوسکے بعد اوسکے وارثون کے لیے ابوداؤد اسکے راوی ہین ملاعنہ وہ عورت ہے جس سے اوسکے خاوند نے لعان کیا ہو اور اوسکے بیٹے سے انکار کیا ہو کہ میرا نہین

۲- **وَعَنْ** وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُ الْمَرْاَۃُ ثَلٰثَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَنْہُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَللَّقِيْطُ اَلطِّفْلُ الَّذِیْ يُوْجَدُ مَرْمِيًّا عَلَى الطَّرِيْقِ لَا يُعْرَفُ اَبُوْہُ وَلَا اُمُّہٗ وَهُوَ حُرٌّ وَلَا وَلَاءَ عَلَيْہِ لِاَحَدٍ عِنْدَ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَذَهَبَ بَعْضُهُمْ اِلٰى اَنَّ وَلَاءَہٗ لِمُلْتَقِطِہٖ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ بِحُجَّۃٍ عِنْدَ الْاَكْثَرِ وَلَا ثَابِتٌ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ النَّقْلِ **ترجمہ** واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تین میراثون کو جمع کرتی ہے یعنی اوسکو تین شخصون کی میراث پہونچتی ہے اپنے آزاد کئے ہوئے غلام کی اور گرے پڑے بچے اوٹہائے ہوئے کی اور اپنے بیٹے کی جس سے لعان کیا ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین اور لقیط اُس لڑکے کو کہتے ہین جو راہ مین گرپڑا پایا جاوے اوسکے ماں باپ معلوم نہون اور وہ آزاد ہے اکثر فقہا کے نزدیک اوسکی آزادی کا حق کسی کو نہین پہونچتا یعنی وہ عورت اوسکی وارث نہین ہوتی جسنے اوسکو لیجا کر پالا اور بعضون نے کہا کہ اوسکی وارث ہوتی ہے اور اوسنے حجت پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے

اور یہ حدیث اکثر کے نزدیک حجت نہیں اور نہ اکثر اہل نقل کے نزدیک ثابت ہے۔

المعتدۃ
عدت والی عورت کا بیان

(۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ قَالَ كَانَ عِنْدَ جَدِّي حَبَّانَ امْرَأَتَانِ هَاشِمِيَّةٌ وَأَنْصَارِيَّةٌ فَطَلَّقَ الْأَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تُرْضِعُ فَمَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ هَلَكَ وَلَمْ تَحِضْ فَقَالَتْ أَنَا أَرِثُهُ لَمْ أَحِضْ فَاخْتَصَمُوا إِلَى عُثْمَانَ فَقَضَى لَهَا بِالْمِيرَاثِ فَلَامَتْهُ الْهَاشِمِيَّةُ فَقَالَ هٰذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِّكِ هُوَ أَشَارَ عَلَيْنَا بِهٰذَا يَعْنِي عَلِيًّا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ محمد بن یحیے سے روایت ہو کہا کہ میرے دادا حبان کے پاس دو عورتیں تہین ایک ہاشمیہ اور ایک انصاریہ سو اونہو نے انصاریہ کو طلاق دی اور حالانکہ وہ بچے کو دودہ پلاتی تہی سو اوس عورت پر ایک سال گذرا پہر حبان مرگیا اور حالانکہ اوسکو حیض نہوا تھا تو اوس عورت نے کہا کہ مین اسکی وارث ہون مجہکو حیض نہین آیا تو وہ حضرت عثمان کے پاس جہگڑا لے گئے انہون نے اوس عورت کو اوسکی میراث دلائی ہاشمیہ عورت نے عثمان کو ملامت کی تو انہونے کہا کہ یہ عمل تیرے چچیرے بہائی کا ہے اشارہ کیا اونسے ہم پر ساتہ اسکے یعنی حضرت علی نے مالک اسکے راوی ہین۔

۲- وَعَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَرَّثَ نِسَاءَ ابْنِ مُكْمِلٍ مِنْهُ وَكَانَ طَلَّقَهُنَّ وَهُوَ مَرِيضٌ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے ابن مکمل کی عورتون کو اوسکا وارث کر دیا بحالیکہ ابن مکمل نے اپنی بیماری مین طلاق دیا ہوا تھا۔

۳- وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَأَلَتِ امْرَأَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْهُ الطَّلَاقَ فَقَالَ إِذَا طَهُرْتِ فَآذِنِينِي فَآذَنَتْهُ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ أَوْ تَطْلِيقَةً كَانَتْ بَقِيَتْ لَهَا وَهُوَ مَرِيضٌ يَوْمَئِذٍ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ مِنْ زَوْجِهَا مِيرَاثَهَا بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے روایت ہے کہا کہ عبدالرحمن بن عوف کی عورت نے اوس سے طلاق طلب کی تو انہونے کہا کہ جب تو حیض سے پاک ہو تو مجہکو خبر کر دینا اوسنے اوسکو خبر دی تو انہون نے اوسکو بائن طلاق دی یا ایک طلاق اوسکی باقی تہی اور عبدالرحمن اوسوقت بیمار تھے (یعنے سو مرگئے) تو عثمان نے اوسکو اوسکے خاوند کی میراث دلائی بعد گذرنے اوسکی عدت کے مالک اسکے راوی ہین۔

الکلالۃ
کلالہ کا بیان

۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهُ يَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ الْآيَةُ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي الصَّيْفِ فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ قَالَ رَاوِيَةٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ وَهُوَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا وَالِدًا قَالَ كَذٰلِكَ ظَنُّوا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَآيَةُ الشِّتَاءِ الْآيَةُ الَّتِي فِي أَوَّلِهَا يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الآية ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلالہ کا حکم پوچہا تو آپنے اوس سے فرمایا کہ کافی ہے تجہکو اس سے وہ آیت جو اتاری

گئی گرمی کے موسم مین سورہ نسار کے آخر مین راوی کہتا ہے کہ مینے ابو اسحاق سے کہا کہ کلالہ اوسکو کہتے ہین جو مر جاوے اور نہ اولاد چھوڑے نہ باپ یعنی نہ اوسکا باپ ہو نہ اولاد اونے کہا کہ اسیطرح کہتے ہین مالک اسکے راوی ہین۔ اور جو آیت کہ گرمی کے موسم مین اوتاری گئی سورہ نسار کے اخیر مین یہ ہے یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَةِ یعنے حکم پوچھتے ہین تجھسے تو کہدے کہ اللہ حکم دیتا ہے کلالہ مین اور آیت سردی کے موسم کی جو اوسکے اول مین ہے یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ الآیہ یعنی اللہ وصیت کرتا ہے تمکو تمہاری اولاد کے حق مین۔

ذُو الْاَرْحَامِ
ذوالارحام کا بیان

(۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ کَثِیْرًا یَقُوْلُ کَانَ عُمَرُ کَثِیْرًا یَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تَرِثُ وَلَا تُوْرَثُ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** محمد بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہے کہ اوسنے اپنے باپ سے بہت کہتے ہوئے سنا کہ عمر فاروق بہت کہا کرتے تھے کہ عجب ہے کہ پھپھی وارث ہوتی ہے یعنے وقت نہونے اور وارثون کے اور اوسکا کوئی وارث نہین ہوتا مالک اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھپھی ذوالارحام مین سے ہے اور یہ کہ ذوالارحام وارث ہوتے ہین یعنی جبکہ اور کوئی وارث نہو۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ عَنْ اَنَسٍ وَعِنْدَهٗ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کا بھانجا اونہین مین داخل ہے ابو داؤد اسکے راوی ہین اور روایت کیا ہے اوسکو نسائی نے انس سے کہ بھانجا قوم اونکے جانون مین سے ہے **ف** یعنی جب اور کوئی وارث نہو تو بھانجا وارث ہوتا ہے۔

مِیْرَاثُ الدِّیَةِ
دیت کی میراث کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ الدِّیَةُ عَلَی الْعَاقِلَةِ وَهُمْ یَرِثُوْنَهَا وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا فَقَالَ لَهُ الضَّحَّاکُ ابْنُ سُفْیَانَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلَیَّ اَنْ اُوَرِّثَ امْرَاَةَ اَشْیَمَ الضِّبَابِیِّ مِنْ دِیَةِ زَوْجِهَا وَکَانَتْ مِنْ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ فَرَجَعَ عُمَرُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ **ترجمہ** ابن مسیب سے روایت ہے کہ عمر فاروق فرماتے تھے دیت عاقلہ پر ہے اور وہ اوسکے وارث ہوتے ہین یعنی جبکہ اور کوئی وارث نہو اور نہین وارث ہوتی عورت اپنے خاوند کی دیت سے تو ضحاک بن سفیان نے اوس سے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری طرف لکھا تھا کہ مین اشیم ضبابی کی عورت کو اوسکے خاوند کی دیت کا وارث کرون در حالانکہ وہ دوسرے لوگون مین سے تھی تو عمر فاروق اپنے قول سے رجوع کیا ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

مِیْرَاثُ الصَّدَقَةِ
صدقہ کی میراث کا بیان

(۱) عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِوَلِیْدَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَکَتْ

الوليدة فقال قد وجب اجرك وردها عليك الميراث اخرجه مسلم وابو داؤد والترمذي ترجمہ بریدہ
روایت ہے کہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اوسنے کہا کہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی خیرات کر دی تھی
اب میری ماں مرگئی ہے اور اوسنے لونڈی چھوڑی تو آپنے فرمایا کہ تیرا ثواب واجب ہوا اور میراث نے اوسکو تیری طرف پھیر دیا
(یعنے وہ لونڈی میراث میں تجھکو پہونچی اوسکے اور پھیر لینے میں تیرا ثواب باطل نہیں ہوا) مسلم ابو داؤد و ترمذی اسکو راوی ہیں

۲- وعن مالك انه بلغه ان رجلا من الانصار تصدق على ابويه بصدقة فهلكا فورث ابنهما
المال وكان نخلا فسأل النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال له لقد اجرت في صدقتك وردها عليك الميراث
ترجمہ مالک سے روایت ہے اونکو خبر پہونچی کہ ایک انصاری مردنے اپنے ماں باپ پر کچھ صدقہ کیا پھر وہ دونوں مرگئے تو اونکا بیٹا
اونکے مال کا وارث ہوا اور وہ کھجوروں کے درخت تھے پھر اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ
تجھکو تیرے صدقہ کا ثواب ملا اور میراث نے وہ صدقہ تجھکو پھیر دیا۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ کی
ہوئی چیز اگر میراث میں پھر ہاتھ لگے تو اوس سے صدقہ کا ثواب باطل نہیں ہوتا۔

جماعة الوارث
وارثوں کی جماعت کا بیان

۱- عن ابن عباس قال كان المال للولد والوصية للوالدين فنسخ
الله من ذلك ما احب فجعل للذكر مثل حظ الانثيين وجعل للابوين
لكل واحد منهما السدس والثلث وجعل للمرأة الثمن والربع وللزوج
الشطر والربع اخرجه البخاري ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ میت کے مال کی وارث اولاد ہوا کرتی تھی اور ماں
باپ کے واسطے وصیت واجب تھی سو اللہ تعالے نے جو کچھ اوس سے چاہا منسوخ کر دیا مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر
ٹھیرایا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کیواسطے چھٹا اور تیسرا حصہ ٹھیرایا اور عورت کیواسطے آٹھواں اور چوتھا حصہ ٹھیرایا اور خاوند کیواسطے
آدھا اور چوتھا حصہ مقرر فرمایا بخاری اسکے راوی ہیں۔

۲- وعن زيد بن ثابت قال ولد الابناء بمنزلة الابناء اذا لم يكن دونهم ابناء ذكرهم كذكرهم وانثاهم
كانثاهم يرثون كما يرثون ويحجبون كما يحجبون ولا يرث ولد الابن مع ابن ذكر فان ترك ابنة وابن ابن
ذكرا فللبنت النصف ولابن الابن ما بقي لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم الحقوا الفرائض باهلها
فما بقي فهو لاولى رجل ذكر اخرجه البخاري ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہا کہ پوتے بجائے بیٹوں
کے ہیں جبکہ اون سے ورے بیٹے موجود نہوں اونکے مرد اونکے مردوں کی مثل ہیں اور اونکی عورتیں اونکی عورتوں کی مثل ہیں جیسے
بیٹے وارث ہوتے ہیں ویسی ہی وہ وارث ہوتے ہیں اور محروم کرتے ہیں جیسے وہ محروم کرتے ہیں اور نرینہ اولاد کے ساتھ
پوتے وارث نہیں ہوتے پھر اگر ایک بیٹی اور ایک نرینہ پوتا چھوڑے تو بیٹی کو آدھا مال متروکہ ملیگا اور جو باقی ہو سو
پوتے پاویگا واسطے دلیل قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والوں سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر

رشتہ دار مرد کا ہے ف فرائض مقرری حصّون کو کہتے ہین جو قرآن مین مذکور ہین جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ مان کا اور آٹھوان حصہ بیوی کا سو میت کے مال سے اول مقرر حصے والون کو دیا جائے اگر کچھ مال باقی رہے تو حصہ باپ کا بخاری اسکے راوی ہین ترجمے ہین۔

۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ ابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِأُمٍّ وَالْآخَرُ زَوْجٌ فَقَالَ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْآخَرِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ ترجمہ علی سے روایت ہے کہ وہ پوچھے گئے دو چچیرے بھائیون سے کہ ایک میت کا اخیافی بھائی ہے اور دوسرا خاوند ہے تو انہون نے فرمایا کہ آدھا مال خاوند کو ملیگا اور چھٹا حصہ اخیافی بھائی پا ویگا اور جو باقی رہے سو دونون کے درمیان آدھون آدھ تقسیم ہوگا رزین اسکے راوی ہین۔

۴۔ وَعَنْ زَيْنَبَ قَالَتِ اشْتَكَى نِسَاءٌ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضِيقَ مَنَازِلِهِنَّ فَأَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوَرَّثَ دُورَ الْمُهَاجِرِينَ النِّسَاءُ فَمَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَرِثَتْهُ امْرَأَتُهُ دَارًا بِالْمَدِينَةِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ زینب سے روایت ہے کہ بعض مہاجر عورتون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے گھرون کی تنگی کی شکایت کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ مہاجرین کے گھرون کی عورتین وارث ہون پھر ابن مسعود مر گئے تو اونکی عورت مدینہ مین اونکے گھر کی وارث ہوئی ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

مِيرَاثُ الْوَلَاءِ
ولار کی میراث کا بیان

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونسے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آزاد غلام کے مال کا وہی شخص وارث ہوتا ہے جو مال کا وارث ہو یعنی اگر باپ کا آزاد کیا ہو غلام مرجائے تو اوسکو مال کا وارث آزاد کرنے والے کا بیٹا ہوگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

۲۔ وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِلْأَكْبَرِ مِنَ الذُّكُورِ وَلَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا وَلَاءَ مَنْ أَعْتَقْنَ أَوْ أَعْتَقَ مَنْ أَعْتَقْنَ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آزاد غلام کے مال کا وارث وہ شخص ہوگا جو اوسکے وارث مردون مین بڑا ہو اور عورتین حق ولار کی وارث نہین ہوتین مگر اوسکے مال کی جسکو انہون نے خود آزاد کیا ہو یا اوسکے آزاد کرنیوالے کو آزاد کیا رزین اسکے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا فَأَبَى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ عائشہ نے ارادہ کیا کہ ایک لونڈی خرید کر آزاد کردین تو اوسکے مالکون نے انکار کیا مگر اس شرط سے کہ حق آزادی کا ہمارے واسطے ہو تو عائشہ نے یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپنے فرمایا کہ تجھکو آزاد

کرنے سے یہ بات مانع نہو کہ آزاد غلام کے مال کا وارث وہی شخص ہے جسنے آزاد کیا مسلم اسکے راوی ہین ف یعنی اگر لونڈی غلام کچھ چھوڑ کر مرجائے تو اوسکا وارث آزاد کرنیوالا ہے۔

۴- وَعَن اَبِی بَکرِ بنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ الحَارِثِ بنِ ہِشَامٍ قَالَ اِنَّ العَاصَ ابنَ ہِشَامٍ ہَلَکَ وَتَرَکَ ثَلٰثَ بَنِینَ اِثنَانِ لِاُمٍّ وَاٰخَرُ لِعَلَّۃٍ فَہَلَکَ اَحَدُ الَّذَینِ لِاُمٍّ وَتَرَکَ مَالًا وَمَوَالِیَ فَوَرِثَہٗ اَخُوہُ الَّذِی لِاَبِیہِ وَاُمِّہٖ المَالَ وَوَلَاءَ مَوَالِیہِ ثُمَّ ہَلَکَ الَّذِی وَرِثَ المَالَ وَالوَلَاءَ وَتَرَکَ اِبنَہٗ وَاَخَاہُ لِاَبِیہِ فَقَالَ اِبنُہٗ اَنَا اَحرَزتُ مَا اَحرَزَ اَبِی فَقَالَ الاَخُ لَیسَ کَذٰلِکَ اِنَّمَا اَحرَزتَ المَالَ فَقَط وَاَمَّا وَلَاءُ المَوَالِی فَلَا اَرَاَیتَ لَو مَاتَ اَخِی الیَومَ اَلَستُ اَرِثُہٗ اَنَا فَاختَصَمَا اِلٰی عُثمَانَ فَقَضٰی بِالوَلَاءِ لِاَخِی المَیِّتِ وَبِالمَالِ لِابنِ المَیِّتِ اَخرَجَہٗ مَالِکٌ **ترجمہ** ابوبکر بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ عاص بن ہشام مرگیا اور اوسنے تین بیٹے چھوڑے دو باہم سگے بھائی تھے اور ایک علاتی سو دونو عینی بھائیون مین سے ایک مرگیا اور اوسنے مال اور غلام آزاد چھوڑے تو اوسکا عینی بھائی اوسکے مال اور اوسکے آزاد غلامون کے مال کا وارث ہوا پھر وہ بھی مرگیا جو مال اور ولا کا وارث ہوا تھا۔ اور اوسنے ایک بیٹا اور اخیافی بھائی چھوڑا تو اوسکے بیٹے نے کہا کہ مین مال لونگا جو میرے باپ نے لیا تھا اور بھائی نے کہا کہ یون نہین کہ تو فقط مال پاویگا لیکن آزاد غلامون کی آزادی کا حق سو تو نہین پاویگا بھلا بتا تو اگر میرا بھائی آج مرتا تو کیا مین اوسکا وارث نہوتا سو وہ دونو عثمان کے پاس جھگڑا لے گئے تو اونہون نے حکم کیا کہ آزاد غلامون کے مال کا وارث بھائی ہے اور میت کا مال اوسکا بیٹا پاویگا مالک اسکے راوی ہین۔

مِیرَاثُ العَصَبَۃِ
عصبے کی میراث کا بیان

(۱) عَن اَبِی ہُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَولٰی بِالمُؤمِنِینَ مِن اَنفُسِہِم فَمَن مَاتَ وَعَلَیہِ دَینٌ وَلَم یَترُک وَفَاءً فَعَلَینَا قَضَاؤُہٗ وَمَن تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ وَفِی رِوَایَۃٍ وَمَن تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ عَصَبَتِہٖ مَن کَانُوا اَخرَجَہُ الخَمسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین قریب تر ہون سا تھ مومنون کے اونکی جانون سے یعنی مین اونکا زیادہ خیرخواہ ہون اسسے کہ وہ اپنی ذاتون کے خیرخواہ ہین سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جائے تو اوسکا ادا کرنا ہمپر لازم ہے اور جو مال چھوڑے سو اوسکے وارثون کا حق ہے اور ایک روایت مین ہے اور جو مال چھوڑ جائے تو اوسکے وارث اوسکے عصبے ہین جو ہون نسائی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین۔

۲- وَعَن المِقدَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن تَرَکَ کَلًّا فَاِلَیَّ وَمَن تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ وَاَنَا وَارِثُ مَن لَا وَارِثَ لَہٗ اَعقِلُ عَنہُ وَاَرِثُہٗ وَالخَالُ وَارِثُ مَن لَا وَارِثَ لَہٗ یَعقِلُ عَنہُ وَیَرِثُہٗ وَفِی رِوَایَۃٍ اَنَا وَارِثُ مَن لَا وَارِثَ لَہٗ اَخرَجَہٗ اَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرمِذِیُّ عَن عَائِشَۃَ مَرفُوعًا الخَالُ وَارِثُ مَن لَا وَارِثَ لَہٗ بِلَفظِ الکَلِّ العِیَالُ وَالثِّقلُ **ترجمہ** مقدام سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عیال چھوڑے تو مین اوسکا کفیل ہ

ہون اور جو مال چھوڑے سو اوسکے وارثون کا حق ہے اور جسکا کوئی وارث نہو اوسکا مین وارث ہون مین اوسکی دیت بھرونگا اور جسکا کوئی وارث نہو اوسکا وارث مامون ہے وہی اوسکی دیت بھریگا اور اوسکے قیدی کو چھوڑاویگا اور اوسکا وارث ہوگا ابو داؤد اسکے راوی ہین اور ترمذی مین عائشہ سے نحو روایت ہے حضرت اسیقدر ہے کہ جسکا کوئی وارث نہو اوسکا وارث ہے اور کل عیال اور بوجھ کو کہتے ہین ۔

(۳) وعن عائشة ان مولى للنبي صلى الله عليه وسلم مات وترك شيئا ولم يدع حميما ولا ولدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم اعطوا ميراثه رجلا من اهل قريته اخرجه ابو داؤد والترمذي الحميم القرابة **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام آزاد فوت ہوا اور اوسنے کچھ مال چھوڑا اور کوئی قریبی اور اولاد نہ چھوڑی تو حضرت نے فرمایا کہ اوسکا متروکہ اوسکے گاؤن کے کسی مرد کو دیدو ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہین حمیم کے معنے ہین قرابت

(۴) وعن بريدة ان رجلا اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان عندي ميراث رجل من الازد ولست اجد ازديا ادفعه اليه قال فاذهب فالتمس ازديا حولا فاتاه بعد الحول فقال يا رسول الله لم اجد ازديا ادفعه اليه قال فانظر اول خزاعي تلقاه فادفعه اليه فلما ولى قال علي بالرجل فلما جاءه قال انظر كبر خزاعة فادفعه اليه اخرجه ابو داؤد الكبر بضم الكاف في جمع الاكابر وهم المشائخ وقيل اراد به اقربهم الى الجد الاول ولم يرد به السن واخذ بهذا الحديث قوم على توريث الرجل ممن يسلم على يده من الكفار وخالفهم اكثر الفقهاء وجعلوا معنى الحديث كالايثار والبر ورعي الذمام والصلة وهو ذلك وضعفوا هذا الحديث **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اوسنے کہا کہ ایک ازدی مرد کی میراث میرے پاس ہے اور مین کوئی ازدی نہین پاتا کہ اوسکو دون فرمایا کہ ایک سال تک کوئی ازدی تلاش کر وہ سال کے بعد آپکے پاس آیا تو اوسنے کہا کہ مینے کوئی ازدی نہین پایا جسکے حوالے کرون تو فرمایا کہ دیکھ یعنی تلاش کر سو جس ازدی کو تو پہلے پہل ملے اوسکو دیدینا پھر جب پیٹھ دیکر چلا تو فرمایا کہ اوس مرد کو میرے پاس لاؤ جب وہ آیا تو اوسنے فرمایا کہ دیکھ جو شخص تو خزاعہ مین بڑا ہو اوسکو دیدینا ابو داؤد اسکے راوی ہین اور کبر ساتھ پیش کاف کے جمع اکبر کی ہے اور وہ مشائخ لوگ ہین یا مراد وہ شخص ہے جو پہلے دادے کی طرف قریب تر ہو اور بڑی عمر والا مراد نہین ہے اور بعض لوگونے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو کافر کسی مسلمان کے ہاتھ اسلام لاوے پھر مر جاوے تو اوسکے مال کا وارث وہی مسلمان ہے جسکے ہاتھ پر وہ مسلمان ہوا تھا اور اکثر فقہا اسکے مخالف ہین وہ کہتے ہین کہ معنے حدیث کے مقدم کرنا ہے بھلائی اور سلوک وغیرہ وغیرہ مین اور انہون نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے ۔

۵ - وعن ابن عباس قال مات رجل ولم يدع وارثا الا غلاما له كان اعتقه فجعل النبي صلى الله عليه وسلم ميراثه له اخرجه ابو داؤد والترمذي **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرد مر گیا اور اوسنے کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام

اپنا جسکو اوسنے آزاد کیا ہوا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی میراث اوسکو دلوائی ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

۶- وَعَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ اللَّقِيْطُ حُرٌّ وَمَالُہٗ لِبَيْتِ الْمَالِ وَكَذَا السَّائِبَةُ اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ ترجمہ عمر سے روایت ہے کہ جو لڑکا پڑا ہوا اوٹھایا جاوے وہ آزاد ہے اور اوسکا مال بیت المال مین رکھا جاوے اور یہی حکم ہے سانڈہ کا رزین اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِىْ مِيْرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا خَلَفَهٗ

تیسری فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث کے بیان مین اور جو آپنے چھوڑا

۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَتْ فَاطِمَةُ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يَّقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ اِلَّا لَيَالِىَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ فَاَمَّا صَدَقَتُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ اِلٰى عَلِىٍّ وَّعَبَّاسٍ وَاَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِىْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ وَاَمْرُهُمَا اِلٰى مَنْ وَّلِىَ الْاَمْرَ بَعْدَهٗ قَالَ فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِىَّ وَلَفْظُ الْبُخَارِىِّ مُخْتَصَرٌ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ نے ابو بکر صدیق سے سوال کیا کہ اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم کر دین تو ابو بکر صدیق نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جائین سو راہ خدا مین صدقہ ہے سو فاطمہ ناراض ہوئین اور ابو بکر کی ملاقات ترک کر دی سو ہمیشہ ناراض ہی رہین یہانتک کہ فوت ہوئین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کچھ دن کم چھ مہینے زندہ رہین پہر عمر نے یہ کام کیا لیکن جو مال حضرت کے صدقہ کا مدینے مین تھا سو اوسکو عمر فاروق نے علی اور عباس کے حوالے کر دیا اور خیبر اور فدک کو اپنے پاس رکھا اور کہا کہ یہ حضرت کے دونو صدقے تھے آپکے حقوق اور ضروری کامون کے واسطے تھے جو آپکو پیش آتے تھے اور انکا اختیار اوس شخص کی طرف ہے جو آپکے بعد خلیفہ ہو سو وہ اسی حال پر ہین آجتک ترمذی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین اور لفظ بخاری کے مختصر ہین۔

۲- وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَّرِثُكَ فَقَالَ اَهْلِىْ وَوَلَدِىْ قَالَتْ فَمَا لِىْ لَا اَرِثُ اَبِىْ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰكِنْ اَعُوْلُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُهٗ وَاُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِىُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ ابوبکر صدیق کے پاس آئین اور ان سے کہا یعنی پوچھا کہ تمہارا کون وارث ہوگا اونہون نے کہا کہ میرے گھر والے اور میری اولاد فاطمہ نے کہا تو پہر کیا سبب کہ مین اپنے باپ کی وارث نہین ہوئی ابوبکر نے کہا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا لیکن مین لازم جانونگا خرچ اوسکا جسکا خرچ حضرت لازم سمجھتے تھے اور خرچ کرونگا جسپر حضرت خرچ کرتے تھے ترمذی اسکے راوی ہین۔

۲- وعن عائشۃ قالت ان ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ان یبعثن عثمان الی ابی بکر فیسألنہ میراثھن فقالت عائشۃ الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا صدقۃ اخرجہ الثلثۃ وابوداؤد ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ کی بیبیوں نے چاہا کہ عثمان کو ابوبکر کے پاس بھیجیں اپنی میراث مانگنے کو تو عائشہ نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہمنے چھوڑا سو صدقہ ہے راہ خدا میں تینوں اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

ذکر ما خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متروکہ کا بیان

۱- عن عمرو بن الحارث الخزاعی قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درھما ولا عبدا ولا امۃ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلھا لابن السبیل صدقۃ اخرجہ البخاری والنسائی ترجمہ عمرو بن حارث خزاعی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ غلام نہ لونڈی اور نہ کچھ اور چیز سوائے سفید خچر اور ہتھیاروں کے اور زمین جسکو مسافروں کے واسطے وقف فرمایا بخاری اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۲- وعن عائشۃ قالت ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درھما ولا شاۃ ولا بعیرا ولا اوصی بشیئ اخرجہ مسلم وابوداؤد والنسائی ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ نہیں چھوڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دینار اور نہ درہم اور نہ بکرے اور نہ اونٹ اور نہ کچھ وصیت کی ابوداؤد مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں

(۳) وعن یونس بن عبید مولی محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن القاسم الی البراء بن عازب اسأل عن رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کانت فقال کانت سوداء مربعۃ من نمرۃ اخرجہ ابوداؤد والترمذی النمرۃ بردۃ من صوف یلبسھا الاعراب ترجمہ یونس بن عبید سے جو محمد بن قاسم کا غلام آزاد ہے روایت ہے کہ محمد بن قاسم نے مجھکو براء بن عازب کے پاس بھیجا تاکہ میں اُس سے پوچھوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان کیسا تھا اونے کہا کہ سیاہ چوگوشہ نمرہ سے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ نمرہ اون کی چادر ہے جسکو گنوار لوگ پہنتے ہیں

۴- وعن جابر قال کان لواء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم دخل مکۃ ابیض اخرجہ الترمذی ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم جس دن مکے میں داخل ہوئے سفید تھا ترمذی اسکے راوی ہیں

۵- وعن ابن عباس قال کانت رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوداء ولواؤہ ابیض اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا سیاہ تھا اور علم سفید تھا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۶- وعن سماک عن رجل من قومہ عن اخر منھم قال رأیت رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفراء

بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى إِذَا رَأَيْتُمْ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ
فَعَلَيْكَ بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ كَالْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ
أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ الشُّحُّ الْبُخْلُ الشَّدِيدُ وَطَاعَتُهُ اِتِّبَاعُ الْإِنْسَانِ
هَوَى نَفْسِهِ بِبُخْلِهِ وَانْقِيَادُهُ لَهُ وَقَوْلُهُ دُنْيَا مُؤْثَرَةً أَيْ مَحْبُوبَةً مُشْتَهَاةً **ترجمہ** ابی امیہ شعبانی سے روایت ہے میں نے
کہا کہ اے ابو ثعلبہ تو کیا کہتا ہے اس آیت میں کہ اے ایمان والو بچاؤ اپنی جانوں کو تو اونسے کہا ہاں قسم ہے اللہ کی البتہ
تو نے باخبر سے پوچھا ہے میں نے اسکا مطلب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا فرمایا کہ نیک کام بجا لاؤ اور برے
کام سے باز رہو یہانتک کہ جب تم لوگون کو دیکھو بخل کے مطیع خواہش کے تابعدار دنیا کو مقدم کرنیوالے دین پر اور ہر
شخص اپنی رائے پر مغرور تو بچا اپنی جان کو اور عام لوگون کو اپنے حال پر چھوڑ دے اسواسطے کہ تمہارے پیچھے ایسے دن
آوینگے کہ اونمین صبر کرنا ایسا سخت ہوگا جیسے انگار کو ہاتھ مین پکڑنا جو اونمین عمل کریگا اوسکو پچاس آدمی کے برابر
ثواب ہوگا جو تم جیسا عمل کریں ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین شح سخت بخل کو کہتے ہین اور اوسکا مطیع ہونا تابعدار ہونا
آدمی کا اپنے خواہش نفس کو واسطے بخل کے اور اوسکا فرمانبردار ہو جانا اور دنیا موثرہ کے معنے ہین کہ دنیا
پیاری ہو جاوے دل کو۔

(۲) **وَعَنْ** وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ شَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَصَابِعَهُ وَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَصَارُوا
هٰكَذَا قَالَ فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تَأْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ وَتُقْبِلُ عَلَى خَاصَّتِكَ وَتَدَعُهُمْ وَعَوَامَّهُمْ
أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ وَلَيْسَ هُوَ فِي أَكْثَرِ النُّسَخِ الْحُثَالَةُ مَا يَسْقُطُ مِنْ قِشْرِ الشَّعِيرِ وَنَحْوِهِ إِذَا نُقِّيَ
وَكَأَنَّهُ الرَّدِيءُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَمَرِجَتْ عُهُودُهُمْ أَيِ اخْتَلَطَتْ وَاخْتَلَفَتْ **ترجمہ** واقد بن محمد سے روایت ہے اونکے
اپنے باپ سے روایت کی اونسے عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھون کی انگلیون کو قینچی
کیا اور فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمرو تو کیا کریگا جبکہ تو باقی رہجائیگا کوڑا قسم لوگون مین جنکے عہد وپیمان اور امانت داریان
بگڑ جاینگی اور اونمین پھوٹ پڑ جائیگی تو وے لوگ اسطرح ہوجاوینگے عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ یا رسول اللہ مین اوسوقت
کیا کرون فرمایا جو بات کہ شرع کے موافق تجھکو معلوم ہو اوسکو لیجیو اور جو خلاف شرع ہو اوسکو چھوڑ دیجیو اور خاص اپنے
حال پر متوجہ ہونا اور عام لوگون کو اونکے حالات پر چھوڑ دینا بخاری اسکے راوی ہین کہا حمیدی نے اور یہ اکثر نسخون
مین نہین ہے اور حثالہ اوسکو کہتے ہین جو جو کی چھیل گرے جبکہ پاک صاف کیا جائے گویا کہ وہ ردی ہے ہر چیز سے
اور مرجت کے معنے ہین کہ مل جائین اور مختلف ہون۔

(۳) **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ

سَعْدَیْکَ قَالَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ یَکُوْنُ الْبَیْتُ فِیْهِ بِالْوَصِیْفِ قُلْتُ مَا خَارَ لِیَ اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ قَالَ عَلَیْکَ بِالصَّبْرِ اَوْ قَالَ تَصْبِرُ ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ
کَیْفَ اَنْتَ اِذَا رَاَیْتَ اَحْجَارَ الزَّیْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَ لِیَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عَلَیْکَ بِمَنْ اَنْتَ
مِنْهُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اٰخُذُ سَیْفِیْ فَاَضَعُهٗ عَلٰی عَاتِقِیْ قَالَ شَارَکْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ
تَلْزَمُ بَیْتَکَ قُلْتُ فَاِنْ دُخِلَ عَلَیَّ بَیْتِیْ قَالَ اِنْ خَشِیْتَ اَنْ یَّبْهَرَکَ شُعَاعُ السَّیْفِ فَاَلْقِ ثَوْبَکَ عَلٰی وَجْهِکَ
یَبُوْءُ بِاِثْمِکَ وَاِثْمِهٖ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْمُرَادُ بِالْبَیْتِ هٰهُنَا الْقَبْرُ وَالْوَصِیْفُ الْعَبْدُ وَالْمَعْنٰی اَنَّ الْقَتْلٰی
تَکْثُرُ لِکَثْرَةِ الْفِتَنِ حَتّٰی یُشْتَرٰی مَوْضِعُ قَبْرٍ یُدْفَنُ فِیْهِ الْمَیِّتُ بِعَبْدٍ لِضِیْقِ الْمَکَانِ عَنْهُمْ اَوْ لِاَنَّهٗ لِاشْتِغَالِ بَعْضِهِمْ
بِبَعْضٍ لَا یُوْجَدُ مَنْ یَّحْفِرُ قَبْرَ مَیِّتٍ وَّیَدْفِنُهٗ اِلَّا اَنْ یُّعْطٰی وَصِیْفًا اَوْ قِیْمَتَهٗ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر مین نے کہا حاضر ہون خدمت مین بار اور حاضر ہون فرمایا کیا حال ہوگا
تیرا جبکہ لوگون کو موت پہونچے گی کہ اوسمین ایک گہر غلام سے بکیگا مینے کہا کہ جو اللہ اور اوسکا رسول میرے واسطے
پسند کرے فرمایا کہ اپنے اوپر صبر کو لازم جان یا فرمایا صبر کرنا پہر مجھسے فرمایا اے ابا ذر مینے کہا حاضر ہون خدمت مین
یا رسول اللہ اور حاضر ہون فرمایا کیا حال ہوگا تیرا جبکہ تو زیت کے پتھرون کو خون مین ڈوبے ہوئے دیکھیگا مینے
کہا کہ جو اللہ اور رسول میرے واسطے پسند کرین فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان اوسکو کہ تو اوس سے ہے یعنی اپنے گہر والون اور
قرابتیون مین پہر آپنے کہا یا حضرت کیا مین اپنی تلوار پکڑ کر اپنے مونڈہے پر نہ رکھ لون یعنی جہاد نہ کرون (فرمایا کہ
تو بھی اوسوقت لوگون کے ساتھ فتنے مین شریک گنا جائیگا مینے کہا پھر مجکو کیا حکم ہے فرمایا اپنے گھر کو لازم
پکڑنا مینے کہا کہ اگر میرے گہر مین کوئی آگھسے تو پہر کیا کرون فرمایا اگر تو ڈرے کہ تلوار کی چمک تجپر غالب ہوگی تو
اپنے منہ پر کپڑا ڈال لے کہ وہ پہرے تیرے گناہ اور اپنے گناہ لیکر ابو داؤد اسکے راوی ہین اور مراد بیت سے اسجگہ قبر ہے
اور وصیف کے معنے ہین غلام اور معنے یہ ہین کہ فتنہ فساد کی کثرت کے سبب سے بہت خلقت قتل ہوگی یہانتک
کہ ایک قبر کی جگہ غلام سے خریدی جاویگی تاکہ میت اوسمین دفن کیجاوے یعنی اتنی کثرت سے خلقت قتل ہوگی کہ
جگہ مشکل ملے گی جگہ کی بہت تنگی ہوجاویگی یا اسواسطے کہ لوگ آپسمین ایکدوسرے کے ساتھ فتنہ مین مشغول ہونگے
کوئی میت کو قبر کھودنے والا ہاتھ نہ لگے گا مگر یہ کہ قبر کھودنے کی مزدوری مین غلام دیا جاوے یا قیمت اوس کی
تت اور منہ پر کپڑا ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ تلوار کو میان کر لے اور زیت ایک جگہ کا نام ہے مدینے مین یزید کے وقت
یہان سخت لڑائی ہوئی اور اتنے اصحاب مارے گئے کہ یہان کے پتھر لہو مین غرق ہوئے اور جیسا آپنے فرمایا ویسا
ہی واقع ہوا۔ خلاصہ یہ کہ ایسے وقت مین گوشہ گیری افضل ہے۔

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ

الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ بَعْدَ السَّاعِي قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ قِطَعُ اللَّيْلِ طَائِفَةٌ مِنْهُ وَأَرَادَ فِتَنًا مُظْلِمَةً سَوْدَاءَ تَعْظِيمًا لِشَأْنِهَا وَأَرَادَ بِقَوْلِهِ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ بَنِي آدَمَ ابْنَ آدَمَ لِصُلْبِهِ هَابِيلَ الَّذِي قَتَلَهُ أَخُوهُ قَابِيلُ وَبِمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي أَمْرِهِمَا لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي الْآيَةَ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے پہلے فتنے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی تاریکی یعنے اندھا دھند زمانہ ہوجائیگا کہ اوسمین آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر ہوجائیگا اوسمین بیٹھا ہوا آدمی بہتر ہوگا کھڑے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا اوسمین دوڑنے والے سے سو اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا اور چلون کو کاٹ ڈالنا اور تلواروں کو پتھروں پر مارنا یعنی تاکہ بیکار ہوجائین پھر اگر کوئی تم مین سے کسی پر گھس آوے تو چاہیئے کہ آدم کے دونو بیٹون مین بہتر کی طرح ہو ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور ابو داؤد نے ساعی کے بعد اتنا زیادہ کیا ہے اصحاب نے عرض کیا پھر ہمکو کیا حکم ہے فرمایا کہ اپنے گھرون مین گھس رہنا رات کا قطع ایک ٹکڑا ہے اور مراد یہ ہے کہ فتنے اندھیرے اور سیاہ ہونگے یعنے نہایت اندھا دھند اور مراد ابنے آدم سے اونکا صلبی بیٹا ہے یعنے ہابیل جسکو اوسکے بھائی قابیل نے قتل کیا تھا۔ اور جو کچھ کہ اللہ تعالےٰ نے اونکے حق مین فرمایا کہ اگر تو اپنا ہاتھ میرے مارنے کو لئے دراز کریگا تو مین اپنا ہاتھ نہین اوٹھاونگا الآیۃ۔

۵۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ مَوَاقِعُ الْقَطْرِ الْمَوَاضِعُ الَّتِي يَنْزِلُ بِهَا الْمَطَرُ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے چرتے کو پھریگا پہاڑون کی چوٹیون پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بہاگتا پھریگا فتنے فسادون کے سبب سے بخاری مالک ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین۔ مواقع القطر سے وہ جگہہ مراد ہے جہان مینہ اوترتا ہے ف یعنے فتنے فساد کے وقت مین گوشہ گیری بہتر ہے کہ لوگونکے ملنے ایسے وقت ایمان سلامت نہین رہتا

۶۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ الْهَرْجُ هُنَا الِاخْتِلَافُ وَالْفِتَنُ ترجمہ معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنہ فساد کے وقت عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا مسلم ترمذی اسکے راوی ہین ہرج کے معنے یہان ہیگے اختلاف اور فتنے کے ف یعنے ہجرت کے برابر ثواب ہے۔

۷۔ وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا

اخرجہ ابوداؤد واھا کلمۃ یقولہا المتاسف علی الشی والمتعجب منہ ترجمہ مقداد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک بخت وہ شخص ہے جو فتنوں سے بچے اور جو مصیبت میں مبتلا ہو کر صبر کرے سو آہا ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور آہا ایک لفظ ہے جو افسوس اور تعجب کرنے والا کہتا ہے۔

۸۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یدہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرابی ہے واسطے عرب کے اس بلا سے جو نزدیک ہو چکی خلاص ہوا وہ شخص جسے اپنا ہاتھ روکا ابوداؤد اسکے ہیں۔

الفصل الثانی فیما ورد ذکرہ من الفتن والاھواء الحادثۃ فی الزمان

دوسری فصل

اون فتنوں اور خواہشوں کے ذکر میں جو زمانے میں پیدا ہونے والے ہیں۔

ذکر الفتن المسماۃ
معین فتنے فسادوں کا ذکر

(۱) عن حذیفۃ قال کنا عند عمر فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ فقلت انا قال انک لجری وکیف قال قلت سمعتہ یقول فتنۃ الرجل فی اھلہ ومالہ و ولدہ ونفسہ وجارہ یکفرھا الصیام والصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف والنھی عن المنکر فقال عمر لیس ھذا ارید انما ارید التی تموج کموج البحر قال فقلت مالک وھا یا امیر المومنین ان بینک و بینھا بابا مغلقا قال فیکسر الباب او یفتح قال قلت لا بل یکسر قال ذلک احری ان لا یغلق ابدا فقلنا لحذیفۃ ھل کان عمر یعلم من الباب قال نعم کما یعلم ان دون غد لیلۃ انی حدثتہ حدیثا لیس بالاغالیط فقیل لحذیفۃ من الباب قال عمر اخرجہ الشیخان والترمذی وفی روایۃ المسلم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر عودا عودا فای قلب اشربھا نکتت فیہ نکتۃ سوداء وای قلب انکرھا نکتت فیہ نکتۃ بیضاء حتی تصیر علی قلبین قلب ابیض مثل الصفاء فلا تضرہ فتنۃ ما دامت السموت والارض والاخر اسود مربادا کالکوز مجخیا لا یعرف معروفا ولا ینکر منکرا الا ما اشرب من ھواہ وفیہ قال حذیفۃ ان بینک وبینھا بابا مغلقا یوشک ان یکسر قال عمر اکسرا لا ابالک فلو انہ فتح کان لعلہ یعاد قال وحدثتہ ان ذلک الباب رجل یقتل او یموت حدیثا لیس بالاغالیط فقلت لسعد بن طارق ما اسود مربادا قال شدۃ البیاض فی سواد قلت فما الکوز مجخیا قال منکوسا والجراۃ الاقدام علی الامر العظیم والاغالیط جمع اغلوطۃ وھی المسائل التی یغلط بھا والاحادیث التی تذکر التکذیب

وَقَوْلُهُ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا مَعْنَاهُ اَنَّ الْقُلُوْبَ تُحِيْطُ بِهَا الْفِتَنُ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْهَا كَالْمَحْصُوْرِ وَالْمَحْبُوْسِ يُقَالُ اَحْصَرَهُ الْقَوْمُ اِذَا اَحَاطُوْا بِهٖ وَضَيَّقُوْا عَلَيْهِ وَقَوْلُهُ عَوْدًا عَوْدًا بِفَتْحِ الْعَيْنِ اَىْ مَرَّةً اُشْرِبَهَا اَىْ دَخَلَتْ فِيْهِ وَقَبِلَهَا وَسَكَنَ اِلَيْهَا وَالنُّكْتَةُ الْاَثَرُ وَالْمُرْبَادُّ الَّذِىْ فِىْ لَوْنِهٖ رُبْدَةٌ وَهِىَ لَوْنٌ بَيْنَ السَّوَادِ وَالْغُبْرَةِ وَالْمُجَخِّى الْمَائِلُ عَنِ الْاِسْتِقَامَةِ وَالْاِعْتِدَالِ هٰهُنَا ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم عمر فاروق کے پاس بیٹھے تھے سو کہا کہ تم مین کون یاد رکھتا ہے حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتنے کے باب مین مینے کہا کہ البتہ تو بڑا دلیر ہے (اس معنے مین) اور آپ نے کسطرح فرمایا ہے کہا مینے حضرت سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو مرد سے اپنے گھر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور جان اور لڑکون اور ہمسائیون کے حق مین قصور ہوا اوسکو روزہ اور نماز اور خیرات کرنا اور نیک بات بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کردیتا ہے یعنی بندے کا یہ قصور ان عبادتون سے معاف ہوجاتا ہے تو عمر نے کہا کہ میری یہ مراد ہے (بلکہ) میری مراد وہ فتنہ ہے جو موج ماریگا جیسے دریا موج مارتا ہے مینے کہا کہ تجھکو اوس سے کیا مطلب ہے اے امیر المومنین کہ مقرر تیرے اور اوسکے درمیان دروازہ ہے بند کیا ہوا کہا کہ دروازہ ٹوٹ جائیگا یا کھل جائیگا مینے کہا کہ نہین بلکہ ٹوٹ جائیگا کہا عمر نے پھر لایق ہے کہ کبھی بند نہو یعنی جب ٹوٹ گیا تو پھر کبھی بند نہین ہوویگا (راوی کہتا ہے) ہمنے حذیفہ سے کہا کہ کیا عمر فاروق جانتے تھے کہ دروازے سے کیا مراد ہے حذیفہ نے کہا کہ ہان جیسے جانتے تھے کہ آیندہ روز سے پہلے رات ہے مینے ان سے ایسی حدیث بیان کی ہے جو غلط نہین تو کسی نے حذیفہ سے پوچھا کہ دروازے سے کیا مراد ہے کہ عمر شیخین اور ترمذی اوسکے راوی ہین اور مسلم کی روایت مین ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ سامنے آتے ہین دلون پر فتنے جیسے چٹائی بنتے وقت ریشے پے درپے آتے ہین یا لکڑی پے درپے آتی ہے یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم ہوتا ہے سو جو دل کہ اون فتنون کو پلایا گیا تو اوسمین ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے اور جس دل نے اون فتنون سے انکار کیا تو اوسمین ایک نکتہ سفید ڈالا جاتا ہے تو دو قسم کے دل ہوگئے ایک سفید ہوجاتا ہے جیسے سنگ مرمر سو اوسکو کسی طرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جبتک کہ آسمان اور زمین قایم ہے اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہے جیسے اوندھا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے اپنی خواہش نفسانی کے سوا وہ کچھ نہین جانتا اور اوسی حدیث مین یہ بھی ہے کہ تیرے اور اوسکے درمیان دروازہ ہے بند کیا گیا عنقریب ٹوٹ جائیگا عمر نے کہا کہ کیا ٹوٹ جائیگا تیرا باپ نہو سو اگر وہ کھلتا تو امید تھی کہ پھر بند ہوجاتا کہا حذیفہ نے کہ مینے ان سے بیان کیا کہ مراد اس دروازے سے ایک مرد ہے جو قتل کیا جاویگا یا مرجائیگا یہ حدیث ایسی ہے کہ غلط نہین ہے سے سعد بن طارق سے کہا کہ اسود مرباد کے کیا معنے ہین کہا کہ نہایت سفیدی سیاہی مین مینے کہا کہ مجخیا کے معنے کیا ہین کہا کہ اوندھا اولٹا یا گیا اور جرت کے معنے ہین بڑے کام کی طرف آگے بڑھنا اور اغالیط جمع ہے اغلوطہ کی اور مراد وہ مسائل ہین جو جنکو غلط ٹھیرایا جاتا ہے اور وہ حدیثین جو تکذیب کے واسطے ذکر کی جاتی ہین اور کالحصیر عودًا عودًا اسکے معنے یہ ہین کہ فتنے دلون کو گھیر لیتے ہین یہانتک کہ دل اونمین ایسا

ہوجاتا ہے جیسے کوئی چیز قید اور بند ہو اور قول آپکا عوداً ساتھ ساتھ بمعنی کے ہے یعنے بار بار اور اشربھا
کے معنے ہین کہ فتنہ دل مین داخل ہوجاتا ہے اور دل اوسکو قبول کرلیتا ہے اور اوسکے ساتھ آرام پکڑتا ہے اور مراد
نکتہ سے نشان ہے اور ربدہ وہ ہے جسکے رنگ مین ربدہ ہو اور وہ رنگ سیاہ اور خاکی کے درمیان ہے اور مراد
مجخی سے اس جگہ وہ ہے جو سیدھا نہ رہے بڑا ہو جائے۔

۲۔ وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل اناس من امتی بغائط یسمے البصرۃ عند
نہر یقال لہ دجلۃ یکون علیہ جسر یکثر اھلھا وتکون من امصار المھاجرین فاذا کان فی اخر الزمان
جاء بنو قنطوراء عراض الوجوہ صغار الاعین حتی ینزلوا علی شط النھر فیتفرق اھلھا ثلث فرق
فرقۃ یاخذون ذلک البقر والبریۃ وھلکوا وفرقۃ یاخذون لانفسھم وکفروا وفرقۃ یجعلون ذراریھم
خلف ظھورھم ویقاتلونھم فھم الشھداء۔ اخرجہ ابوداود۔ الغائط المطمئن من الارض
والبصرۃ الحجارۃ البیض الرخوۃ وبھا سمیت البصرۃ وبنو قنطوراء ھم الترک یقال ان قنطوراء اسم
جاریۃ کانت لابراھیم الخلیل علیہ السلام ولدت لہ اولادا جاء من نسلھم الترک ترجمہ ابوبکرہ سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ ایک کشادہ زمین مین اترینگے جسکا نام بصرہ ہے
پاس نہر کے جسکا نام دجلہ ہے اوسپر پل ہوگا اوسکے لوگ بہت ہوجاوینگے اور وہ مہاجرین کے شہرون مین سے
ہوگا پھر جب اخیر زمانہ ہوئیگا تو آوینگے ترکی لوگ چوڑے چہرے والے چھوٹی آنکھ والے یہانتک کہ نہر کے کنارے
تو اوسکے رہنے والے تین گروہ ہوجاوینگے ایک فرقہ تو گاؤن کی دم اور جنگل مین ٹھکانا پکڑینگے یعنی لڑائی سے ڈرکر
بیلون پر سوار ہوکر خلاصی کیلئے جنگل کو بھاگین گے اور جنگل مین ہلاک ہونگے اور ایک فرقہ اپنی جانون کے فکر مین
رہینگے یعنی اپنی جان بچانے کے واسطے دشمنون سے امان مانگین گے وہ بھی ہلاک ہونگے اور ایک فرقہ اپنی عورتون
اور بچون کو پس پشت ڈالین گے اور لڑینگے سو وہی شہید ہونگے ابوداود اسکے راوی ہین۔ اور غائط باقرار زمین
کو کہتے ہین اور بصرہ سفید نرم پتھرون کو کہتے ہین اور اسی سبب سے اوسکا نام بصرہ رکھا گیا اور بنو قنطورا ترکون کا نام
ہے کہتے ہین کہ قنطورا ایک لونڈی کا نام ہے جو ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس تھی اوسکے اولاد پیدا ہوئی
ابراہیم علیہ السلام سے تو یہ ترک لوگ اونہین کی نسل سے ہین۔

۳۔ وعن حسان بن عطیۃ عن جبیر بن نفیر عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال
لہ ذو مخبر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستصالحون الروم صلحا امنا تغزون انتم وھم عدوا من
ورائھم فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم ترجعون حتی تنزلوا بمرج ذی تلول فیرفع رجل
من اھل النصرانیۃ الصلیب فیقول غلب الصلیب فیغضب رجل من المسلمین فیدقہ فعند

ذٰلِكَ تَغْدُرُ الرُّوْمُ وَيَجْتَمِعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ الْمَرْجُ الْاَرْضُ الْوَاسِعَةُ ذَاتُ النَّبَاتِ تَمْرُجُ فِيْهَا الدَّوَابُّ اَيْ تَسْرَحُ مُخْتَلِطَةً كَيْفَ شَاءَتْ وَالتُّلُوْلُ الْاَمَاكِنُ الْمُرْتَفِعَةُ مِنَ الْاَرْضِ وَالْمَلْحَمَةُ مُعْظَمُ الْقِتَالِ **ترجمہ** حسان بن عطیہ سے روایت ہے اونہو جبیر بن نفیر سے روایت کی اونہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جسکا نام ذومخبر تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم رومیوں سے صلح کرو گے صلح امن کی پہر تم اور وہ ملکر اونکے سوائے اور دشمنوں سے لڑو گے سو تم فتح پاؤ گے اور لوٹ لاؤ گے اور سلامت آؤ گے پہر تم پلٹ کر ایک ٹیلوں والی سبزہ زار زمین میں اترو گے تو عیسائیوں میں سے ایک مرد صلیب اوٹھاویگا اور کہیگا کہ غالب ہوئی سولی تو مسلمانوں میں سے ایک مرد (اسکو) غضبناک ہوگا اور اسکو توڑ ڈالے گا تو اوسوقت رومی عہد توڑ ڈالیں گے اور لڑائی کے واسطے جمع ہونگے اور مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف کود اوٹھیں گے اور آپس میں لڑینگے تو اللہ تعالیٰ اس گروہ کو شہادت سے بزرگی دیگا ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور مرج کشادہ سبزہ دار زمین کو کہتے ہیں جسمیں چرپائے مواشی بافراغت چریں چگیں اور تلول زمین کی اونچی جگہوں کو کہتے ہیں اور ملحمہ کہتے ہیں بڑی لڑائی کو۔

۴۴ **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَأْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ كَارِهًا فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَّمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِيْهِمْ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهِ اِلَى الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ وَقَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ تِسْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ قَوْلُهُ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهِ اَيْ يَقِرُّ قَرَارَهُ وَيَسْتَقِيْمُ كَمَا اَنَّ الْبَعِيْرَ اِذَا بَرَكَ وَاسْتَرَاحَ مَدَّ جِرَانَهُ عَلَى الْاَرْضِ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلیفے کے مرنے کے وقت اختلاف ہوگا تو مدینہ والوں میں سے ایک مرد (یعنی امام مہدی) نکلیگا نکلکے کو بہاگتا ہوا تو مکہ والوں میں سے کچھ لوگ اوسکے پاس آوینگے اور اوسکو گہر سے نکالینگے بیعت کے لئے اور حالانکہ وہ اوس سے ناخوش ہوگا پہر رکن اور مقام کے درمیان اوس سے بیعت کرینگے پہر اوسپر شام سے لشکر کفار بہیجا جائیگا تو وہ مکے اور مدینے کے درمیان بیدار (ایک جگہ کا نام ہے) پر زمین میں دہنسائے جاوینگے پہر جب لوگ یہ حال دیکہیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کے اشراف اوسکو پاس آوینگے اور اوس سے بیعت کرینگے پہر قریش میں سے ایک مرد مہدی کا مخالف پیدا ہوگا اوسکے ماموں قوم کلب میں سے ہونگے تو وہ مہدی کی طرف لشکر بہیجیگا

تو مہدی کے ساتھی اونپر غالب ہونگے اور یہ لشکر قوم کلب کا ہوگا اور ناامید ہے جو کلب کی غنیمت میں حاضر نہو پھر مہدی اونمین مال غنیمت تقسیم کرینگے اور پیغمبر کی سنت کے موافق عمل کرینگے پہر قوت پائیگا اور قرار پکڑیگا اسلام زمین مین پھر مہدی سات یا نو سال زندہ رہین گے پہ مرجائینگے اور مسلمان اونکا جنازہ پڑہینگے ابوداؤد اسکے راوی ہین اور یلقی الاسلام بجرانہ الی الارض یعنے قرار پکڑیگا اور قدرت پائیگا زمین مین جیسے اونٹ کہ جب بیٹھ جاتا ہے اور آرام پاتا ہے تو اپنے گردن کی اگلی طرف زمین پر پڑ رہتا ہے۔

۵۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعَی الْاَکَلَۃُ اِلٰی قَصْعَتِھَا فَقَالَ قَائِلٌ وَّمِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ قَالَ لَا بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ وَّلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَھَابَۃَ مِنْکُمْ وَلَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَھْنَ قِیْلَ وَمَا الْوَھْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاھِیَۃُ الْمَوْتِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ اَلتَّدَاعِیْ اَلتَّتَابُعُ اَیْ یَدْعُوْ بَعْضُھَا بَعْضًا فَیُجِیْبُ وَالْاَکَلَۃُ جَمْعُ اٰکِلٍ وَالْغُثَاءُ مَا یُلْقِیْہِ السَّیْلُ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ امتین ایکدوسرے کو بلائینگی تمسے لڑنے کو کھانے والے ایکدوسرے کو رکابی کی طرف بلاتے ہین تو کسی نے کہا کہ ہم اوسوقت کم ہونگے فرمایا کہ نہین بلکہ تم اوسوقت بہت ہوگے لیکن تم اوسدن کوڑا ہوگے جیسے بہاؤ کا کوڑا البتہ اللہ دشمنون کے سینے سے تمہارا خوف کھینچ لیگا اور تمہارے دل مین سستی اور ضعف ڈالدیگا کسی نے کہ دھن کیا ہے فرمایا کہ دنیا کو چاہنا اور موت کو ناخوش جاننا ابوداؤد اسکے راوی ہین تداعی کے معنے ہین کہ ایکدوسرے کو بلائینگے سو ایک دوسری کی مدد کو آئینگے اور اکلہ جمع آکل کی ہے اور غثا وہ کوڑا ہے جو بہاؤ ڈالتا ہے۔

۶۔ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَۃٍ اِلٰی اِنْقِضَاءِ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَّعَہٗ ثَلٰثَمِائَۃٍ فَصَاعِدًا اِلَّا سَمَّاہُ لَنَا بِاسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَقَبِیْلَتِہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ کہا قسم ہے اللہ کی مین نہین جانتا کہ میرے ساتھی بہول گئے یا تم بہول گئے قسم ہے اللہ کی کہ نہین چہوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص فتنہ اٹھانیوالا دنیا کے تمام ہونے تک یعنی قیامت تک جسکے ساتھ تین سو آدمی تابع ہو یا زیادہ مگر کہ ہمکو اوسکا نام اور اوسکے باپ اور قبیلہ کا نام بتلایا ابوداؤد اسکے راوی ہین ف فتنہ انگیز گمراہی کی طرف بلانے والا۔

ذِکْرُ الْفِتَنِ غَیْرِ الْمُسَمَّاۃِ

غیر معین فتنون کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّیُمْسِیْ کَافِرًا وَّیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَّیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک عملی

شتابی کرلو فسادون سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندہیری رات کی تاریکی یعنے اندہادہند زمانہ ہوجائیگا حق وباطل کی کچہہ تمیز نہ رہیگی صبح کے وقت آدمی مسلمان ہوگا اورشام کو کافر ہوجاویگا اورشام کو مومن ہوگا اورصبح کو کافر ہوجائیگا اپنے دین کو بیچیگا دنیا کے مال سے مسلم ترمذی اسکے راوی ہین ف اس حدیث مین اول فسادون کی خبر ہے جو یزید اورسلطنت مروان مین واقع ہوئے۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَرْبَعُ فِتَنٍ فِیْ اٰخِرِھَا الْقَتْلُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت مین چار فتنے ہونگے اخیری فتنہ قتل ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَرْفَجَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ ھَنَاتٌ وَھَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَھِیَ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَنْ کَانَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاقْتُلُوْہُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اَلْھَنَاتُ جَمْعُ ھَنَۃٍ وَھِیَ الْخَصْلَۃُ مِنَ الشَّرِّ دُوْنَ الْخَیْرِ ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب برے کام ہونگے یعنے فتنے فساد ہونگے سو جو چاہے کہ اس امت کی جمعی جمائی ریاست مین پہوٹ ڈالے تو اوسکو تلوار سے مار ڈالو خواہ کوئی ہو اور ایک روایت مین ہے کہ اوسکو قتل کر ڈالو مسلم ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہین ہنات جمع ہے ہنہ کی اور وہ بدخصلت کو کہتے ہین سوا خیر کے۔

(۴) وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا اِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَاِنَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ سَیَخْرُجُ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰی بِھِمُ الْاَھْوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ بِصَاحِبِہٖ لَا یَبْقٰی مِنْہُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصَلٌ اِلَّا دَخَلَہٗ وَالتَّجَارِیْ تَفَاعُلٌ مِّنَ الْجَرْیِ وَھُوَ الْوُقُوْعُ فِی الْاَھْوَاءِ الْفَاسِدَۃِ وَالتَّدَاعِیْ فِیْھَا تَشْبِیْھًا بِجَرْیِ الْفَرَسِ وَالْکَلْبُ بِتَحْرِیْکِ اللَّامِ دَاءٌ مَّعْرُوْفٌ یَعْرِضُ لِلْکَلْبِ اِذَا عَضَّ اِنْسَانًا عَرَضَتْ لَہٗ اَعْرَاضٌ رَدِیَّۃٌ فَاسِدَۃٌ قَاتِلَۃٌ فَاِذَا تَجَارٰی بِالْاِنْسَانِ وَتَمَادٰی اَھْلَکَ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین کہڑے ہوئے اور فرمایا خبردار ہو کہ جو تمسے پہلے کتاب والے تھے یعنے یہود ونصاریٰ پہوٹ کر بہتر فرقے ہوئے اور عنقریب یہ امت تہتر فرقے ہوجاویگی اونمین سے بہتر فرقے دوزخی ہونگے اور ایک فرقہ بہشتی ہوگا اور وہ جماعت ہین یعنی اہل علم جو حضرت کی سنت کے اتباع پر جمع ہین ابوداؤد اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین زیادہ ہے کہ عنقریب میری امت سے بعضے لوگ نکلینگے کہ اونمین بدعتین دخل کرینگی جیسے دخل کرتی ہے بیماری ہلکانے کی جسکو ہو کہ اوسکے ہر رگ ریشے جوڑ توڑ مین سرایت کرتی ہے اور تجارے تفاعل ہے جری سے اور وہ واقع ہونا ہے فاسد خواہشون مین اور رغبت کرنا اونمین یہ تشبیہ ہے گہوڑے کی چال سے اور کلب ساکن

حرکت لام کے ایک بیماری ہے مشہور کہ کتّے کو پیدا ہوتی ہے اوس سے کتا دیوانہ ہوجاتا ہے اور جب وہ کسی آدمی کو کاٹے
تو اوسکو بھی بیماری مہلک ہوجاتی ہے پھر جب آدمی کے جوڑوں میں اثر کرجائے اور دراز ہو تو آدمی مرجاتا ہے۔

(۵) وعن ابن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیأتین علی امتی ما اتی علی بنی
اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منھم من اتی امہ علانیۃ لیکونن فی امتی من یصنع ذلک وان بنی
اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وستفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھا فی النار الا ملۃ
واحدۃ قالوا من ھی قال من کان علی ما انا علیہ واصحابی اخرجہ الترمذی حذو النعل بالنعل ای مثل النعل
لان احدی النعلین تقطع وتقدر علی حذو النعل الاخری والحذو التقدیر قال الخطابی فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم
ستفترق امتی دلالۃ علی ان ھذہ الفرقۃ غیر خارجۃ عن الملۃ والدین اذ جعلھم من امتہ ترجمہ ابن عمرو
بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میری امت پر وہ زمانہ آویگا جو بنی اسرائیل کی قوم پر
آیا تھا جیسا جوتا جوتے سے برابر ہوتا ہے یہانتک کہ اگر اون میں کسی نے اپنی ماں سے کھلے زنا کیا ہوگا تو میری امت
میں بھی بعض آدمی ایسے ہونگے جو یہ کام کرینگے اور یہ کہ بنی اسرائیل پھوٹ کر بہتر فرقے ہو گئے تھے اور میری امت تہتر فرقے
ہوجاویگی سب دوزخی ہونگے سوا ایک فرقے کے اصحاب نے کہا وہ کون لوگ ہیں فرمایا کہ جو میرے طریقے اور میرے اصحاب
کے طریقے پر ہونگے ترمذی اسکے راوی ہیں حذو النعل بالنعل کے معنے ہیں مثل جوتے کی اسواسطے کہ ایک جوتا دوسرے
جوتے کی مقدار پر قطع کیا جاتا اور حذو کے معنے ہیں اندازہ کرنے کے کہا خطابی نے کہ یہ جو حضرت نے فرمایا امت میری
تو اسمیں دلالت ہے اسپر کہ یہ فرقہ دین اور ملت سے خارج نہیں اسواسطے کہ حضرت نے اوسکو اپنی امت سے ٹھیرایا ہے۔

(۶) وعن عایشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یذھب اللیل والنھار حتی تعبد اللات
والعزی فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ تعالی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی
ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ان ذلک تاما قال انہ سیکون من ذلک ما شاء اللہ تعالی ثم یبعث اللہ
ریحا طیبۃ فتتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون
الی دین آبائھم اخرجہ مسلم ترجمہ عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ جاینگے رات اور دن
یعنی قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ لات اور عزی پوجے جائیں میں نے کہا یا حضرت مجھکو گمان تھا جبکہ خدا تعالی
نے یہ آیت اوتاری کہ وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اوسکو سب دینوں پر غالب
کرے کہ یہ دین قیامت تک غالب رہیگا یعنے تو پھر لات عزی کیونکر پوجے جاینگے فرمایا کہ یہ رہیگا جبتک اللہ چاہیگا
پھر اللہ تعالی ایک عمدہ ہوا بھیجے گا سو مر جایگا جسکے دل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا اور بے ایمان لوگ باقی
رہجاینگے سو وہ اپنے باپ دادون کے دین کی طرف پھر آینگے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(٧) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ الْاَئِمَّۃَ الْمُضِلِّیْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْہَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ الْاَوْثَانَ وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلٰثُوْنَ کَذَّابًا کُلُّہُمْ یَدَّعِیْ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ لَا یَضُرُّہُمْ مَنْ خَالَفَہُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ وَہُمْ عَلٰی ذٰلِکَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ ہُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ مُفَرَّقًا وَاَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ بِہٰذَا اللَّفْظِ

ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تو اپنی امت پر گمراہ کرنے والے حاکمون سے ڈرتا ہون اور جب میری امت مین تلوار ڈالی گئی تو پہر اوس سے قیامت تک نہ اوٹھے گی یعنی جب میری امت مین خونریزی شروع ہوئی تو پہر قیامت تک موقوف نہوگی اور قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ میری امت کی کئی قومین کافرون مین جا ملینگی اور یہانتک کہ میری امت کی کئی قومین بت پوجینگے اور مقرر شان یہ ہے کہ میری امت مین تیس جہوٹے پیدا ہونگے ہر ایک گمان کریگا کہ وہ پیغمبر ہے اور حالانکہ مین مُہر ہون سب پیغمبرون پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہین اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ دین حق پر غالب رہیگا اونکا مخالف اونکو ضرر نہ کریگا یہانتک کہ خدا کا حکم آوے یعنی قیامت قایم ہوگی اور وہ حالانکہ غالب ہی ہونگے علی بن مدینی نے کہا کہ وہ اہل حدیث ہی ابوداؤد اسکے راوی ہین اور ترمذی اور یہ لفظ رزین کے ہین۔

٨۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قُتِلَ قِیْلَ وَکَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ الْہَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کو کس بات مین اوسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات مین مارا گیا مسلم اسکے راوی ہین۔

٩۔ وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ ہَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّیْ لَاَرٰی مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ اَلْاُطُمُ بِنَاءٌ مُرْتَفِعٌ وَجَمْعُہٗ اٰطَامٌ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے بلندیون سے ایک بلندی پر چہڑہے سو فرمایا کہ کیا تم دیکہتے ہو جو مین دیکہتا ہون لوگون نے کہا کہ نہین فرمایا کہ البتہ مین دیکہتا ہون تمہارے گہرون کے اندر فتنہ فساد کے مقامون کو جیسے مینہ گرنے کے مقام معلوم ہوتے ہین شیخین اسکے راوی ہین اطم اونچی عمارت کو کہتے ہین۔

١٠۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَۃٌ عِنْدَ فُرْقَۃٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ تَقْتُلُہَا اَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ تَمْرُقُ اَیْ تَخْرُجُ طَائِفَۃٌ مِنَ النَّاسِ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَتُحَارِبُہُمْ وَالْمَارِقُ

الخارج عن الطاعة المفارق للجماعة ترجمہ ابوسعید روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکلیگا ایک گروہ مسلمانون کی ایک جماعت کے نزدیک سواوسکو قتل کریگا وہ جو دونو گروہ مین سے حق کے قریب تر ہوگا ابوداؤد اسکے راوی ہین اور تمرق کے معنے ہین کہ آدمیون کا ایک گروہ مسلمانون مین لڑنے کو نکلیگا اور اون سے لڑیگا اور مارق کہتے ہین اوسکو جو امام کی حکم برداری سے نکلے اور جماعت مسلمانون سے جدا ہو جاوے۔

(۱۱) وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتها ابناء الملوک فارس والروم سلط شرارها علی خیارها اخرجه الترمذی المطیطاء بضم المیم والمد التبختر ومشیة المتکبرین المتجبرین ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت اترا کر چلیگی اور فارس اور روم کے شہزادے اونکی خادم ہونگے تو اللہ تعالی اونکے بدون کو نیکون پر غالب کردیگا ترمذی اسکے راوی ہین اور مطیطا ساتھ پیش میم کے اور مد کے اترا کر اور لٹک کر چلنا ہے اور یہ چال متکبرون اور ظالمون کی ہے۔

(۱۲) وعن ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن ابن عوف نکون کما امرنا اللہ تعالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل تتنافسون وتتحاسدون ثم تتدابرون وتتباغضون ثم تنطلقون الی مساکین المهاجرین فتحملون بعضهم علی رقاب بعض اخرجه مسلم المنافسة علی الشیء المغالبة علیه والانفراد به والتدابر کنایة عن الاختلاف والافتراق ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمپر فارس اور روم کے خزانے فتح ہونگے تم کون قوم ہوگے یعنی شکرگذار یا ناشکر عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ ہم شکرگذار ہونگے جیسا ہمکو اللہ تعالے نے حکم کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ تم لالچ کروگے اور آپس مین حسد کروگے پھر آپسمین ایکدوسرے کو پیٹھ دوگے پھر آپسمین ایکدوسرے سے بغض عداوت رکھوگے پھر تم محتاج مہاجرین کی طرف چلوگے۔ وا دنکے بعضون کو بعضون کی گردنون پر چڑہاؤگے یعنی ایک کو دوسرے کے قابو مین کروگے یا اونکو تکلیف مالا یطاق دوگے مسلم اسکے راوی ہین اور منافسہ کے معنے ہین ایک چیز پر غالب ہونا اور تنہا اوسکو لیا دوسرے کو اوسمین سے کچھ نہ دینا اور تدابر سے مراد اختلاف اور پھوٹ ہے **ف** یزید اور مروانیہ کی سلطنت مین جو جو زیادتیان اور ظلم مہاجرین اصحاب پر ہوے سارا عالم جانتا ہے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا یہ حدیث معجزہ ہے حضرت کا۔

(۱۳) وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت امراؤکم خیارکم واغنیاؤکم سمحاءکم وامورکم شوری بینکم فظهر الارض خیر لکم من بطنها واذا کانت امراؤکم شرارکم واغنیاؤکم بخلاءکم وامورکم الی نساءکم فبطن الارض خیر لکم من ظهرها اخرجه الترمذی ترجمہ ابوہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے بہتر اور متقی لوگ تمہارے سردار ہوں اور تمہارے مالدار سخی ہوں اور تمہارا کام تمہارے درمیان مشورے سے ہو تو زمین کا ظاہر تمہارے لئے بہتر ہے اسکے باطن سے یعنی جینا مرنے سے بہتر ہے اور جب تمہارے سردار تمہارے بدتر ہوں اور تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارا کام عورتوں کے اختیار میں ہو تو تمکو مرنا جینے سے بہتر ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا فسق فتیانکم وطغی نساؤکم قالوا یا رسول اللہ وان ذلک لکائن قال نعم واشد کیف انتم اذا لم تامروا بالمعروف قالوا یا رسول اللہ وان ذلک لکائن قال نعم واشد کیف بکم اذا رأیتم المعروف منکرا والمنکر معروفا قالوا یا رسول اللہ وان ذلک لکائن قال نعم

اخرجہ رزین ترجمہ علی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری لونڈیاں گناہ کریں اور تمہاری عورتیں سرکشی کریں تو تمہارا کیا حال ہوگا لوگوں نے کہا یا حضرت یہ بات ہونے والی ہے فرمایا کہ ہاں اور اس سے بھی سخت تر فرمایا کیا حال تمہارا جبکہ تم نہ نیک بات بتلاؤ گے نہ برے کام سے روکو گے لوگوں نے کہا یا حضرت کیا یہ بات ہونیوالی ہے فرمایا کہ ہاں اور اس سے بھی سخت تر اور کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ تم بدکام بتلاؤ گے اور نیک کام سے روکو گے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اور یہ بات بھی ہونے والی ہے فرمایا کہ ہاں اور اس سے بھی سخت تر کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ نیک بات کو برا جانوں گے اور برے کام کو نیک سمجھیں گے لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اور یہ بات بھی ہونیوالی ہے فرمایا کہ ہاں رزین اسکے راوی ہیں۔

(۱۵) وعن ابی مالک او ابی عامر الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکونن من امتی قوم یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف ولینزلن اقوام الی جنب علم تروح علیہم سارحۃ لہم فیاتیہم رجل لحاجۃ فیقولون ارجع الینا غدا فیبیتہم اللہ تعالی ویضع العلم ویمسخ اخرین قردۃ وخنازیر الی یوم القیمۃ اخرجہ البخاری الحر بکسر الحاء المہملۃ وبعدہا راء مہملۃ المراد بہ الزنا والعلم الجبل والعلامۃ وتروح علیہم سارحۃ السارحۃ المواشی التی تسرح الی المرعی وتروح الی اہلہا بالعشی وبیتہم العدو اذا طرقہم لیلا وہم غافلون ترجمہ ابو مالک یا ابو عامر اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میری امت میں کچھ لوگ ہونگے جو حلال جانیں گے زنا کو اور ریشمی کپڑے کو اور شراب کو اور راگ باجوں کو اور مقرر ایک قوم ایک علم کے پہلو میں اوترے گی اونکے مواشی شام کو چرکر اونکے پاس آوینگے تو ایک مرد محتاج اونکے پاس آویگا تو کہیں گے کہ کل پھر آیو تو رات کو عذاب الٰہی اونپر نازل ہوگا اور علم کو رکھیگا اور دوسرے لوگوں کو صورت بدلکر بندر اور سور کر دیگا قیامت تک بخاری اسکے راوی ہیں اور حر ساتھ زیر حائے بے نقطہ کے کہ بعد اوسکے رائے بے نقطہ ہے زنا کو کہتے ہیں اور علم سے مراد پہاڑ اور نشان ہے اور سارحہ کے معنے ہیں مواشی جو چراگاہ کی طرف چرنے کو جاتے ہیں اور شام کو مالکوں کے پاس آتے ہیں اور

ف دو لا عضو مہم اور عورتوں کا اختیار

يُبَيِّتُهُمُ الْعَدُوُّ کے معنے ہین جبکہ دشمن رات کو رات اونپر ٹوٹ پڑے اور وہ بیخبر سوتے ہون۔

(۱۶) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ فَقُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنِي اِنْ اَدْرَكَنِي ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُو دَاوُدَ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ لوگ حضرت سے خیر پوچھا کرتے تھے اور مین شر پوچھا کرتا تھا اس ڈر سے کہ کہین مجھکو پا نہ جائے مینے کہا یا حضرت کہ (ہم اسلام سے پہلے) کفر اور شر مین تھے پھر خدا نے ہمکو یہ خیر عنایت کی تو کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا فرمایا کہ ہان مینے کہا اور پھر اس شر کے بعد بھی خیر ہے فرمایا کہ ہان اور اوسمین کدورت اور میل بھی ہے مینے کہا کہ اوسکی کدورت کیا ہے فرمایا کہ کچھ لوگ میری سنت چھوڑ کر اور چیز کی پیروی کرینگے اور میری ہدایت چھوڑ کر اور راہ چلین گے تو اونکے بعضے کام موافق شرع دیکھیگا اور بعضے خلاف شرع دیکھیگا مینے کہا اور اس خیر کے بعد بھی شر ہے فرمایا کہ ہان دوزخ کے دروازے پر بلانے والے کھڑے ہین (یعنی جو لوگون کو گمراہی کی طرف بلاتے ہین) سو جو اونکا دوزخی کی دعوت قبول کریگا اوسکو اوسمین پھینکدینگے .. (یعنے کہا یا حضرت ہمارے واسطے اونکا حال بیان کیجیئے فرمایا کہ وہ ہماری قوم یا ہمارے ہی اہل دین مین سے ہونگے اور ہماری ہی زبانون سے کلام کرینگے مینے کہا یا رسول اللہ پھر مجھکو کیا حکم ہے اگر مجھکو یہ وقت پا جانے فرمایا کہ تم مسلمانون کی جماعت اور اونکے حاکم کا ساتھ لازم پکڑیو مینے کہا کہ اگر جماعت اور امام نہو تو پھر کیا حکم ہے فرمایا کہ ان سب فرقون سے الگ رہو اگرچہ تو درخت کی جڑ چبانے پر قناعت کرے یہانتک کہ تجھکو اسی حالت مین موت آوے شیخین ابو داؤد اسکے راوی ہین **ف** مراد پہلی شر سے وہ فتنے ہین جو حضرت عثمان کی قتل ہونے کے بعد واقع ہوئے اور ساتھ خیر دوسرے سے جو عمر بن عبد العزیز کی خلافت ہین واقع ہوئی اور پھر اوسکے بعد بعضے سنت پر عمل کرتے تھے اور بعضے بدعت کی طرف بلاتے تھے اور بعضون نے کہا کہ مراد دوسری خیر سے صلح حسن کی ہے ساتھ معاویہ کے اور مراد دخن سے وہ زیادتی ہے جو ابن زیاد وغیرہ سے عراق مین ہوئی

(۱۷) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ مُجْتَمِعُونَ اِلَيْهِ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ اِذْ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ

ويُنذرهم شرّ ما يعلمه لهم وإنّ أمّتكم هذه جُعل عافيتها في أوّلها وسيصيب آخرها بلاءٌ وأمورٌ تنكرونها فتجيء
فتنةٌ فيرقّق بعضها بعضا فيقول المؤمن هذه مُهلكتي ثم تنكشف وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه هذه فمن أحبّ
أن يُزحزح عن النار ويُدخل الجنّة فلتأته منيّته وهو يؤمن بالله واليوم الآخر وليأت إلى الناس ما يُحبّ أن
يُؤتى إليه ومن بايع إماما فأعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليُطعه ما استطاع فإن جاء آخر يُنازعه
فاضربوا عنق الآخر قال فدنوت منه فقلت أنشدك الله آنت سمعت هذا من رسول الله صلّى الله عليه وسلّم
فأهوى إلى أذنيه وقلبه بيده وقال سمعته أذناي ووعاه قلبي فقلت إنّ ابن عمّك معاوية يأمرنا أن نأكل
أموالنا بيننا بالباطل ونقتل أنفسنا والله تعالى يقول يا أيها الذين آمنوا لا تأكلوا أموالكم بينكم
بالباطل إلّا أن تكون تجارةً عن تراضٍ منكم ولا تقتلوا أنفسكم إنّ الله كان بكم رحيما فسكت ساعةً
ثمّ قال أطعه في طاعة الله واعصه في معصية الله أخرجه مسلم والنسائي الجشر المال من المواشي التي ترعى
حول البيوت ولا تروح إلى أهلها ليلا ويرقّق بعضها بعضا أي يدنو بسرعة ويردّه عليه وروي يُزهق
بالهاء بدل اللام والإزهاق الإعجال ترجمہ عبد الرحمن بن عبد رب کعبہ سے روایت ہے کہ مین جانے کعبے کی مسجد مین داخل
ہوا سو ناگاہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص کعبے کے سائے مین بیٹھے ہوئے نظر پڑے اور لوگ کعبے کے سائے مین اونکے پاس
جمع تھے مین بھی اونکے پاس بیٹھ گیا تو انہون نے کہا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھے سو ہم ایک منزل
مین اوترے سو ہم مین سے بعضا اپنا خیمہ درست کرتا تھا اور بعض تیر اندازی کرتا تھا اور بعض اہل مواشی مین تھا کہ ناگاہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا الصَّلٰوۃُ جامعۃ یعنی نماز ہے جمع کرنیوالی ہم آپکے پاس جمع ہوے
تو فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ مجھسے پہلے کوئی نبی نہین ہوا مگر کہ اوسپر ضرور تھا کہ اپنی اُمّت کو بتلاوے جو اونکے واسطے
بہتر جانے اور ڈراوے اونکو اُس سے جو اونکے حق مین برا جانے اور مقرر تمہاری اس امت کے شروع مین خدا کے نزدیک
عافیت ٹھیر چکی ہے اور پچھلی امت مصیبت مین مبتلا ہوگی اور وہ کام ہونگے جنکو تم بُرا جانوگے پھر ایک فتنہ آویگا
تو بعض بعضے کو پھسلا دیگا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا تو ایماندار کہیگا کہ میری اسمین بربادی ہے
پھر وہ فساد مٹے گا اور دوسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہے گا کہ یہی میری موت ہے یہی میری موت ہے سو جو چاہے کہ اوسکو دوزخ
سے دور ڈالی اور بہشت مین جاوے تو چاہیے کہ اوسکی موت اُس حالت مین آوے کہ وہ خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو
یعنی با ایمان مرے اور چاہیے کہ لوگون کے ساتھ وہ کام کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہے یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا
ہے وہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے کسی امام سے بیعت کی ہو اوسکے ساتھ خالص دلی عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکی
تابعداری کرے اگر اوسکو طاقت ہو پھر اگر کوئی دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے
کی گردن مارو کہا عبد الرحمن نے پھر مین اون سے قریب ہوا اور مین نے کہا کہ مین تمکو اللہ کی قسم دیتا ہون کہ تمنے یہ حدیث

منہ سے نکل جائے۔

(۲۲) وَعَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّھْلِکَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِھِمْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤدَ وَمَعْنٰی یُعْذِرُوْا اَلَّا یُھْلِکَھُمُ اللّٰہُ حَتّٰی تَکْثُرَ ذُنُوْبُھُمْ وَعُیُوْبُھُمْ فَتَقُوْمَ الْحُجَّۃُ عَلَیْھِمْ وَیَنْقَطِعَ لَھُمْ عُذْرٌ مَنْ یُّعَاقِبُھُمْ ترجمہ ابو البختری سے روایت ہو کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے جس نے حضرت سے سنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ کبھی ہلاک نہین ہونگے یہانتک کہ اونکی جانون سے اونپر عذر قائم ہو ابوداؤد اسکے راوی ہین اور معنے یعذروا کے یہ ہین کہ اللہ اونکو ہلاک نہ کریگا یہانتک کہ اونکے گناہ اور عیب بہت ہون اور اونپر محبت قائم ہو اور جو اونکو عذاب کرے اوسکا عذر اونکے نزدیک ظاہر ہو۔

(۲۳) وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَیْنَا السَّیْفَ فَلَیْسَ مِنَّا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہم مسلمانون پر تلوار کھینچے وہ ہمارے طریقے پر نہین مسلم اسکے راوی ہین۔

(۲۴) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَطْ قَوْلُہٗ فَلَیْسَ مِنَّا اَیْ اِذَا حَمَلَہٗ عَلٰی مُسْلِمٍ لِکَوْنِہٖ مُسْلِمًا فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ وَاَمَّا اِذَا حَمَلَہٗ بِغَیْرِ ذٰلِکَ فَمَعْنَاہُ لَیْسَ مِثْلَنَا وَلَیْسَ مُتَخَلِّقًا بِاَخْلَاقِنَا وَاَفْعَالِنَا ترجمہ ابو موسے اور ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہمپر ہتھیار اوٹھائے وہ ہم مین سے نہین شیخین اسکے راوی اور نسائی نے ابن عمر سے صرف یہ روایت کی ہے کہ وہ ہم مین سے نہین یعنی جبکہ اوسپر حملہ کرے اس سبب سے کہ وہ مسلمان کیون ہوا تو وہ مسلمان نہین اور اگر کسی اور وجہ سے حملہ کیا ہو تو اوسکے معنے یہ ہین کہ ہماری مثل نہین اور ہماری اُسمین بو نہین ہے۔

(۲۵) وَعَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَھَرَ سَیْفَہٗ ثُمَّ وَضَعَہٗ فَدَمُہٗ ھَدَرٌ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ اَلْھَدَرُ الَّذِیْ لَا یُطْلَبُ بِثَارِہٖ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تلوار کھینچی پھر رکھدی تو اوسکا خون معاف ہے نسائی اسکے راوی ہین ہدر کے معنے ہین کہ اوسکا بدلہ طلب نہ کیا جائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ ذِکْرِ الْعَصَبِیَّۃِ وَالْاَھْوَاءِ

فصل تیسری

حمیت اور خواہش نفسانی کے ذکر مین

(۱) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَایَۃٍ عُمِّیَّۃٍ یَدْعُوْ لِعَصَبِیَّۃٍ اَوْ یَنْصُرُ عَصَبِیَّۃً فَقِتْلَتُہٗ جَاھِلِیَّۃٌ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ اَلْعُمِّیَّۃُ بِتَشْدِیْدِ الْیَاءِ الْجَھَالَۃُ وَالضَّلَالَۃُ . . . . . .

دعوى قبلية من العمى والتعصيب المحاماة والمدافعة عن الإنسان الذي يلزمك أمره وتلتزمه لغرض والقتلة
بكسر القاف حالة القتل أي تقتله قتل جاهلية ترجمہ جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو مارا گیا اندھا دھند جھنڈے کے نیچے لوگوں کو بلاتا ہو برادری کی جماعت اور بچے کے واسطے نہ خدا کے واسطے اور مدد کی ہو تو برادری
کی حمایت کے واسطے تو اوسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہوا مسلم نسائی اسکے راوی ہیں عمیہ ساتھ دو تشدید کے جہالت اور گمراہی
کو کہتے ہیں اور وہ فعلیہ کا وزن ہے عمے سے اور تعصب معنے ہیں حمایت کرنا اور ہٹانا دشمن کا اوس شخص سے جسکا حکم لازم ہو
یا کسی غرض سے لازم کر لیا ہو اور قتلہ ساتھ زیر قاف کے قتل کی حالت ہے یعنی اوسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہے۔

(۲) وعن سراقة بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خيركم المدافع عن عشيرته ما لم
يأثم أخرجه أبو داود ترجمہ سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے
قرابتیوں سے دشمن کو ہٹائے جبتک کہ گناہ نہ ہو ابوداود اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن واثلة بن الأسقع قال قلت يا رسول الله ما العصبية قال أن تعين قومك على الظلم أخرجه
أبو داود ترجمہ واثلہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت برادری کی حمایت کیا ہے فرمایا کہ تو اپنی قوم کی مدد کرے
ظلم پر ابوداود اسکے راوی ہیں

(۴) وعن عمرو بن أبي قرة قال كان حذيفة بالمدائن يذكر أشياء قالها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
لأناس من أصحابه في الغضب فينطلق ناس ممن سمع ذلك من حذيفة فيأتون سلمان فيذكرون ذلك له
فيقول سلمان حذيفة أعلم بما يقول فيرجعون إلى حذيفة فيقولون له قد ذكرنا قولك لسلمان فما صدقك ولا كذبك
فأتى حذيفة سلمان فقال ما يمنعك أن تصدقني فيما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغضب فيقول
في الغضب ويرضى فيقول في الرضى ثم قال يا حذيفة أما تنتهي حتى تورث رجالا حب رجال ورجالا بغض رجال
وحتى توقع اختلافا وفرقة ولقد علمت أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خطب فقال اللهم إني أتخذ
عندك عهدا أيما رجل من أمتي سببته سبة أو لعنته لعنة في غضبي فإنما أنا من ولد آدم أغضب كما يغضبون
وإنما بعثني رحمة للعالمين فاجعلها عليهم صلاة يوم القيامة والله لتنتهين يا حذيفة أو لأكتبن
إلى عمر بن الخطاب رضي الله عنه أخرجه أبو داود ترجمہ عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے کہ حذیفہ مدائن شہر
میں تھے اپنے ساتھیوں کے آگے حضرت کی حدیثیں ذکر کرتے تھے جو غصے کی باتیں ہیں تو لوگ یہ حذیفہ سے سنکر سلمان کے پاس
جاتے تھے اور اونکے آگے ذکر کرتے تھے تو وہ کہتے کہ حذیفہ دانا تر ہیں ساتھ اوسکے جو کہتے ہیں پھر وہ حذیفہ کے پاس
پلٹ آتے تو اوس سے کہتے تھے کہ ہمنے تمہاری بات سلمان سے ذکر کی سو نہ اونہوں نے تمکو سچا کہا اور نہ جھوٹا تو حذیفہ سلمان
کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو کس چیز نے منع کیا میری تصدیق کرنے سے اوس میں جو تمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

منہ سے نکل جائے۔

(۲۲) وَعَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّھْلِکَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِھِمْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤدَ وَمَعْنٰی یُعْذِرُوْا لَا یُھْلِکُھُمُ اللّٰہُ حَتّٰی تَکْثُرَ ذُنُوْبُھُمْ وَعُیُوْبُھُمْ فَتَقُوْمُ الْحُجَّۃُ عَلَیْھِمْ وَیَتَّضِحُ لَھُمْ عُذْرُ مَنْ یُّعَاقِبُھُمْ ترجمہ ابو البختری سے روایت ہے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے جسنے حضرت سے سنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ کبھی ہلاک نہین ہونگے یہانتک کہ اونکی جانون سے اونپر عذر قایم ہو ابوداؤد اسکے راوی ہین اور معنے یعذروا کے یہ ہین کہ اللہ اونکو ہلاک نہ کریگا یہانتک کہ اونکے گناہ اور عیب بہت ہون اور اونپر حجت قایم ہو اور جو اونکو عذاب کرے اوسکا عذر اونکے نزدیک ظاہر ہو۔

(۲۳) وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَیْنَا السَّیْفَ فَلَیْسَ مِنَّا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہم مسلمانون پر تلوار کھینچے وہ ہمارے طریقے پر نہین مسلم اسکے راوی ہین۔

(۲۴) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَطْ قَوْلُہٗ فَلَیْسَ مِنَّا اَیْ اِذَا حَمَلَہٗ عَلٰی مُسْلِمٍ لِکَوْنِہٖ مُسْلِمًا فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ وَاَمَّا اِذَا حَمَلَ بِغَیْرِ ذٰلِکَ فَمَعْنَاہُ لَیْسَ مِثْلَنَا وَلَیْسَ مُتَخَلِّقًا بِاَخْلَاقِنَا وَاَفْعَالِنَا ترجمہ ابو موسے اور ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہمپر ہتھیار اوٹھائے وہ ہم مین سے نہین شیخین اسکے راوی اور نسائی نے ابن عمر سے صرف یہ روایت کی ہے کہ وہ ہم مین سے نہین یعنی جبکہ اوسپر حملہ کرے اس سبب سے کہ وہ مسلمان کیون ہوا تو وہ مسلمان نہین اور اگر کسی اور وجہ سے حملہ کیا ہو تو اوسکے معنے یہ ہین کہ ہماری مثل نہین اور ہماری اوسمین بو نہین ہے۔

(۲۵) وَعَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَھَرَ سَیْفَہٗ ثُمَّ وَضَعَہٗ فَدَمُہٗ ھَدَرٌ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ اَلْھَدَرُ الَّذِیْ لَا یُطْلَبُ بِثَارِہٖ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے تلوار کھینچی پھر رکھدی تو اوسکا خون معاف ہے نسائی اسکے راوی ہین ہدر کے معنے ہین کہ اوسکا بدلہ طلب کیا جائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ ذِکْرِ الْعَصَبِیَّۃِ وَالْاَھْوَاءِ

فصل تیسری

حمیت اور خواہش نفسانی کے ذکر مین

(۱) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَایَۃٍ عِمِّیَّۃٍ یَدْعُوْ لِعَصَبِیَّۃٍ اَوْ یَنْصُرُ عَصَبِیَّۃً فَقِتْلَتُہٗ جَاھِلِیَّۃٌ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ اَلْعِمِّیَّۃُ بِتَشْدِیْدَتَیْنِ الْجَھَالَۃُ وَالضَّلَالَۃُ

وَهِيَ فِعِّيلَةٌ مِنَ الْعَمَى وَالتَّعَصُّبُ الْمُحَامَاةُ وَالْمُدَافَعَةُ عَنِ الْإِنْسَانِ الَّذِي يَلْزَمُكَ أَمْرُهُ أَوْ تَلْتَزِمُهُ لِغَرَضٍ وَالْقِتْلَةُ بِكَسْرِ الْقَافِ حَالَةُ الْقَتْلِ أَيْ فَقِتْلَتُهُ قِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ترجمہ جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مارا گیا اندھا دھند جھنڈے کے تلے لوگوں کو بلاتا ہو برادری کی جماعت اور بچے کیواسطے نہ خدا کیواسطے اور مدد کی ہو تو برادری کی حمایت کیواسطے تو اوسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہوا مسلم نسائی اسکے راوی ہیں عمیہ ساتھ دو تشدید کے جہالت اور گمراہی کو کہتے ہیں اور وہ فعلیہ کا وزن ہے عمے سے او تعصب معنے ہیں حمایت کرنا اور ہٹانا دشمن کا اوس شخص سے جسکا حکم لازم ہو یا کسی غرض سے لازم کر لیا ہو اور قتلہ ساتھ زیر قاف کے قتل کی حالت ہے یعنی اوسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہے۔

(۲) وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهٖ مَا لَمْ يَأْثَمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے قرابتیوں سے دشمن کو ہٹائے جبتک گناہ نہ کرے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ واثلہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت برادری کی حمایت کیا ہے فرمایا کہ تو اپنی قوم کی مدد کرے ظلم پر ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ فِي الْغَضَبِ فَيَنْطَلِقُ نَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ حُذَيْفَةَ فَيَأْتُونَ سَلْمَانَ فَيَذْكُرُونَ ذٰلِكَ لَهُ فَيَقُولُ حُذَيْفَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ فَيَرْجِعُونَ إِلَى حُذَيْفَةَ فَيَقُولُونَ لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ فَمَا صَدَّقَكَ وَلَا كَذَّبَكَ فَأَتَى حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَدِّقَنِي فِيمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضَبُ فَيَقُولُ فِي الْغَضَبِ وَيَرْضَى فَيَقُولُ فِي الرِّضَى ثُمَّ قَالَ يَا حُذَيْفَةُ أَمَا تَنْتَهِي حَتَّى تُوَرِّثَ رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ وَحَتَّى تُوقِعَ اخْتِلَافًا وَفُرْقَةً وَلَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَبْتُهُ سَبَّةً أَوْ لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فِي غَضَبِي فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وُلْدِ آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ وَإِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ صَلٰوةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ يَا حُذَيْفَةُ أَوْ لَأَكْتُبَنَّ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے کہ حذیفہ مدائن شہر میں تھے اپنے ساتھیوں کے آگے حضرت کی حدیثیں ذکر کر رہے تھے غصے کے باب میں تو لوگ یہ حذیفہ سے سنکر سلمان کے پاس جاتے تھے اور اونکے آگے ذکر کرتے تھے تو وہ کہتے کہ حذیفہ دانا تر ہیں ساتھ اسکے جو کہتے ہیں پھر وہ حذیفہ کے پاس پلٹ آتے تو اوس سے کہتے تھے کہ ہمنے تمہاری بات سلمان سے ذکر کی سو نہ اونہوں نے تمکو سچا کہا اور نہ جھوٹا تو حذیفہ سلمان کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو کس چیز نے منع کیا میری تصدیق کرنے سے اوس میں جو تمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

منہ سے نکل جائے۔

(۲۲) وعن ابی البختری قال حدثنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لن یھلک الناس حتی یعذروا من انفسھم اخرجہ ابو داؤد ومعنی یعذروا ان لا یھلکھم اللہ حتی تکثر ذنوبھم وعیوبھم فتقوم الحجۃ علیھم وتنفتح لھم عذر من یعاقبھم ترجمہ ابو البختری سے روایت ہے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے جس نے حضرت سے سنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ کبھی ہلاک نہین ہونگے یہانتک کہ اونکی جانون سے اونپر عذر قائم ہو ابو داؤد اسکے راوی ہین اور معنے یعذروا کے یہ ہین کہ اللہ اونکو ہلاک نہ کریگا یہانتک کہ اونکے گناہ اور عیب بہت ہون اور اونپر حجت قائم ہو اور جو اونکو عذاب کرے اوسکا عذر اونکے نزدیک ظاہر ہو۔

(۲۳) وعن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سل علینا السیف فلیس منا اخرجہ مسلم ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہم مسلمانون پر تلوار کھینچے وہ ہمارے طریقے پر نہین مسلم اسکے راوی ہین۔

(۲۴) وعن ابی موسی وابن عمر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمل علینا السلاح فلیس منا اخرجہ الشیخان والترمذی واخرجہ النسائی عن ابن عمر فقط قولہ فلیس منا اذا حملہ علی مسلم لکونہ مسلما فلیس بمسلم واما اذا حملہ لغیر ذلک فمعناہ لیس مثلنا ولیس متخلقا باخلاقنا واعمالنا ترجمہ ابو موسے اور ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہمپر ہتھیار اوٹھائے وہ ہم میں سے نہین شیخین اسکے راوی اور نسائی نے ابن عمر سے صرف یہ روایت کی ہے کہ وہ ہم مین سے نہین یعنی جبکہ اوسپر حملہ کرے اس سبب سے کہ وہ مسلمان کیون ہوا تو وہ مسلمان نہین اور اگر کسی اور وجہ سے حملہ کیا ہو تو اوسکے معنے یہ ہین کہ ہماری مثل نہین اور ہماری خصلتین اوسمین نہین ہے۔

(۲۵) وعن ابن الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھر سیفہ ثم وضعہ فدمہ ھدر اخرجہ النسائی الھدر الذی لا یطلب بثارہ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تلوار کھینچی پھر رکھدی تو اوسکا خون معاف ہے نسائی اسکے راوی ہین ہدر کے معنے ہین کہ اوسکا بدلہ طلب نہ کیا جائے۔

الفصل الثالث فی ذکر العصبیۃ والاھواء

فصل تیسری

حمیت اور خواہش نفسانی کے ذکر مین

(۱) وعن جندب بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل تحت رایۃ عمیۃ یدعو لعصبیۃ ۔۔۔۔۔ او ینصر عصبیۃ فقتلتہ جاھلیۃ اخرجہ مسلم والنسائی العمیۃ بکسر العین وتشدید الیاء الجھالۃ والضلالۃ

دعوی قبیلۃ من الحمیۃ والتعصب المحاماۃ والمدافعۃ عن الانسان الذی یلزمک امرہ اوتلتزمہ لغرض والقتلۃ
بکسر القاف حالۃ القتل ای نعتلہ قتلۃ جاھلیۃ ترجمہ جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو مارا گیا اندھا دھند جھنڈے کے تلے لوگوں کو بلاتا ہو برادری کی جماعت اور پیچھے کے واسطے نہ خدا کے واسطے اور مدد کی ہو تو برادری
کی حمایت کے واسطے تو اوسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہوا مسلم نسائی اسکے راوی ہیں عمیہ ساتھ دو تشدید کے جہالت اور گمراہی
کو کہتے ہیں اور وہ فعیلہ کا وزن ہے عمے سے اور تعصب معنے میں حمایت کرنا اور ہٹانا دشمن کا اوس شخص سے جسکا حکم لازم ہو
یا کسی غرض سے لازم کر لیا ہو اور قتلہ ساتھ زیر قاف کے قتل کی حالت ہے یعنی اوسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہے۔

(۲) وعن سراقۃ بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیرکم المدافع عن عشیرتہ مالم
یاثم اخرجہ ابوداؤد ترجمہ سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے
قرابتیوں سے دشمن کو ہٹائے جبتک گنہ گار نہ ہو ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن واثلۃ بن الاسقع قال قلت یارسول اللہ ما العصبیۃ قال ان تعین قومک علی الظلم اخرجہ
ابوداؤد ترجمہ واثلہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت برادری کی حمایت کیا ہے فرمایا کہ تو اپنی قوم کی مدد کرے
ظلم پر ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۴) وعن عمرو بن ابی قرۃ قال کان حذیفۃ بالمدائن یذکر اشیاء قالھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لاناس من اصحابہ فی الغضب فینطلق ناس ممن سمع ذلک من حذیفۃ فیاتون سلمان فیذکرون ذلک لہ
فیقول سلمان حذیفۃ اعلم بما یقول فیرجعون الی حذیفۃ فیقولون لہ قد ذکرنا قولک لسلمان فما صدقک ولا کذبک
فاتی حذیفۃ سلمان فقال ما یمنعک ان تصدقنی بما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغضب فیقول
فی الغضب ویرضی فیقول فی الرضی ثم قال یا حذیفۃ اما تنتہی حتی تورث رجالا حب رجال ورجالا بغض رجال
وحتی توقع اختلافا وفرقۃ ولقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطب فقال اللھم انی اتخذ
عندک عھدا ایما رجل من امتی سببتہ سبۃ او لعنتہ لعنۃ فی غضبی فانما انا من ولد آدم اغضب کما یغضبون
وانما بعثنی رحمۃ للعالمین فاجعلھا علیھم صلوۃ یوم القیمۃ واللہ لتنتھین یا حذیفۃ او لاکتبن
الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے کہ حذیفہ مدائن شہر
میں تھے اپنے ساتھیوں کے آگے حضرت کی حدیثیں ذکر کرتے تھے غصے کی باتیں تو لوگ یہ حذیفہ سے سنکر سلمان کے پاس
جاتے تھے اور اونکے آگے ذکر کرتے تھے تو وہ کہتے کہ حذیفہ دانا تر ہیں ساتھ اوسکے جو کہتے ہیں پھر وہ حذیفہ کے پاس
پلٹ آتے تو اوس سے کہتے تھے کہ ہمنے تمہاری بات سلمان سے ذکر کی سو نہ اونہوں نے تمکو سچا کہا اور نہ جھوٹا تو حذیفہ سلمان
کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو کس چیز نے منع کیا میری تصدیق کرنے سے اوس میں جو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

منہ سے نکل جائے۔

(۲۲) وعن ابی البختری قال حدثنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لن یہلک الناس حتی یعذروا من انفسہم اخرجہ ابو داؤد ومعنی یعذروا الا یہلکہم اللہ حتی تکثر ذنوبہم وعیوبہم فتقوم الحجۃ علیہم وتنفع لہم عذر من یعاقبہم ترجمہ ابو البختری سے روایت ہے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے جسنے حضرت سے سنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ کبھی ہلاک نہین ہونگے یہانتک کہ اونکی جانون سے اونپر عذر قایم ہو ابو داؤد اسکے راوی ہین اور معنے یعذروا کے یہ ہین کہ اللہ اونکو ہلاک نہ کریگا یہانتک کہ اونکے گناہ اور عیب بہت ہون اور اونپر حجت قایم ہو اور جو اونکو عذاب کرے اوسکا عذر اونکے نزدیک ظاہر ہو۔

(۲۳) وعن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سل علینا السیف فلیس منا اخرجہ مسلم ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہم مسلمانون پر تلوار کھینچے وہ ہمارے طریقے پر نہین مسلم اسکے راوی ہین۔

(۲۴) وعن ابی موسی وابن عمر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمل علینا السلاح فلیس منا اخرجہ الشیخان والترمذی واخرجہ النسائی عن ابن عمر فقط قولہ فلیس منا ای اذا حملہ علی مسلم لکونہ مسلما فلیس بمسلم واما اذا حمل بغیر ذلک فمعناہ لیس مثلنا ولیس متخلقا باخلاقنا واعمالنا ترجمہ ابو موسے اور ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہمپر ہتھیار اٹھائے وہ ہم مین سے نہین شیخین اسکے راوی اور نسائی نے ابن عمر سے صرف یہ روایت کی ہے کہ وہ ہم مین سے نہین یعنی جبکہ اوسپر حملہ کرے اس سبب سے کہ وہ مسلمان کیون ہوا تو وہ مسلمان نہین اور اگر کسی اور وجہ سے حملہ کیا ہو تو اوسکے معنے یہ ہین کہ ہماری مثل نہین اور ہماری اخلاق اوسمین نہین ہے۔

(۲۵) وعن ابن الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شہر سیفہ ثم وضعہ فدمہ ہدر اخرجہ النسائی الہدر الذی لا یطلب بثارہ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے تلوار کھینچی پھر رکھدی تو اوسکا خون معاف ہے نسائی اسکے راوی ہین ہدر کے معنے ہین کہ اوسکا بدلا طلب کیا جائے۔

الفصل الثالث فی ذکر العصبیۃ والاہواء

فصل تیسری

حمیت اور خواہش نفسانی کے ذکر مین

(۱) وعن جندب بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل تحت رایۃ عمیۃ یدعو لعصبیۃ او ینصر عصبیۃ فقتلتہ جاہلیۃ اخرجہ مسلم والنسائی العمیۃ بکسر العین وتشدید المیم والیاء التی الجہالۃ والضلالۃ . . . . . .

دعی فعلیة من العمی والتعصیب المحاماة والمدافعة عن الانسان الذی یلزمک امره او تلتزمه لغرض والقتلة
بکسر القاف حالة القتل ای تعتلہ قتل جاھلیۃ ترجمہ جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو مارا گیا اندھا دھند جھنڈے کے تلے لوگوں کو بلاتا ہو برادری کی جماعت اور پیچھے کے واسطے نہ خدا کیواسطے اور مدد کی ہو تو برادری
کی حمایت کیواسطے تو اوسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہوا مسلم نسائی اسکے راوی ہیں عمیہ ساتھ دو تشدید کے جہالت اور گمراہی
کو کہتے ہیں اور وہ فعلیہ کے وزن ہے عمی سے او تعصب معنے ہیں حمایت کرنا اور ہٹانا دشمن کا اوس شخص سے جسکا حکم لازم ہو
یا کسی غرض سے لازم کر لیا ہو اور قتلہ ساتھ زیر قاف کے قتل کی حالت ہے یعنی اوسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہے ۔

(۲) وعن سراقة بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیرکم المدافع عن عشیرتہ ما لم
یاثم اخرجہ ابوداؤد ترجمہ سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے
قرابتیوں سے دشمن کو ہٹائے جبتک گناہ نہ ہو ابوداؤد اسکے راوی ہیں ۔

(۳) وعن واثلة بن الاسقع قال قلت یا رسول اللہ ما العصبیة قال ان تعین قومک علی الظلم اخرجہ
ابوداؤد ترجمہ واثلہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت برادری کی حمایت کیا ہے فرمایا کہ تو اپنی قوم کی مدد کرے
ظلم پر ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۴) وعن عمرو بن ابی قرة قال کان حذیفة بالمدائن فیذکر اشیاء قالہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لاناس من اصحابہ فی الغضب فینطلق ناس ممن سمع ذلک من حذیفة فیأتون سلمان فیذکرون ذلک له
فیقول سلمان حذیفة اعلم بما یقول فیرجعون الی حذیفة فیقولون له قد ذکرنا قولک لسلمان فما صدقک ولا کذبک
فاتی حذیفة سلمان فقال ما یمنعک ان تصدقنی فیما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغضب فیقول
فی الغضب ویرضی فیقول فی الرضی ثم قال یا حذیفة اما تنتہی حتی تورث رجالا حب رجال ورجالا بغض رجال
وحتی توقع اختلافا وفرقة ولقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطب فقال اللہم انی اتخذ
عندک عہدا ایما رجل من امتی سببتہ سبة او لعنتہ لعنة فی غضبی فانما انا من ولد آدم اغضب کما یغضبون
وانما بعثنی رحمة للعالمین فاجعلہا علیہم صلوة یوم القیمة واللہ لتنتہین یا حذیفة او لاکتبن
الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ عمرو بن ابی قرة سے روایت ہے کہ حذیفہ مدائن شہر
میں تھے اپنے ساتھیوں کے آگے حضرت کی حدیثیں ذکر کررہے تھے غصے کے باب میں تو لوگ یہ حذیفہ سے سنکر سلمان کے پاس
جاتے تھے اور اونکے آگے ذکر کرتے تھے تو وہ کہتے کہ حذیفہ دانا تر ہیں ساتھ اسکے جو کہتے ہیں پھر وہ حذیفہ کے پاس
پلٹ آتے تو اوس سے کہتے تھے کہ ہمنے تمہاری بات سلمان سے ذکر کی سو نہ اونہوں نے تمکو سچا کہا اور نہ جھوٹا تو حذیفہ سلمان
کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو کس چیز نے منع کیا میری تصدیق کرنے سے اوسمیں جو تمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

توسلمان نے کہا کہ حضرت غصے ہوتے تھے تو غصے کے باب مین فرماتے تھے اور راضی ہوتے تھے تو رضا کے باب مین فرماتے تھے
پہر کہا کہ اے حذیفہ کہا تو باز نہین آتا یہانتک کہ تو بعضے مردون کی بعض کے دل مین محبت پیدا کرے اور بعضون کی
بعض کے دل مین دشمنی پیدا کرے اور یہانتک کہ تو اختلاف اور پھوٹ ڈالے اور البتہ مین جانتا ہون کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑہا سو فرمایا کہ الٰہی مین تیرے نزدیک عہد پکڑتا ہون کہ مین اپنی امت سے جس شخص کو غصے کی حالت
مین ہو گالی دون یا لعنت کرون تو سوائے اسکے کچھ نہین کہ مین آدمی ہون غصہ کرتا ہون جیسا لوگ غصہ کرتے ہین اور
تو نے تو مجھکو عالمون کی رحمت کو بھیجا ہے تو میری لعنت کو قیامت کے دن انپر رحمت کر دے قسم ہے اللہ کی اے حذیفہ
تم اس بات سے باز آؤ نہین تو مین عمر بن خطاب کی طرف لکھونگا ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی ذِکْرِ الْجِهَةِ الَّتِیْ تَجِیْءُ مِنْهَا الْفِتَنُ وَفِیْ مَنْ تَكُوْنُ

چوتھی فصل

اوس جہت کے بیان مین جس طرف سے فتنے آئین گے اور کن لوگون مین ہونگے

(١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِیْ اَهْلِ الْخَیْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِیْنَةُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هٰهُنَا حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ وَلِمُسْلِمٍ الْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْكُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِیْنَةُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْخَیْلِ وَالْوَبَرِ اَلْخُیَلَاءُ اَلْكِبْرُ وَالْعُجْبُ وَالْفَدَّادُوْنَ قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ هُوَ بِتَشْدِیْدِ الدَّالِ الْاُوْلٰی وَهُمُ الْمُكْثِرُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ وَهُمْ جُفَاةٌ اَهْلُ خُیَلَاءَ وَاَهْلُ الْوَبَرِ هُمُ الْاَعْرَابُ الَّذِیْنَ فِی الْبَادِیَةِ وَمَنْ لَا یَاْوِیْ اِلٰی جِدَارٍ ضِدًّا اَهْلِ الْمَدَرِ وَاَضَافَ الْاِیْمَانَ اِلَی الْیَمَنِ لِاَنَّ اَصْلَ ظُهُوْرِهٖ مِنْ مَكَّةَ وَالْكَعْبَةُ سُمِّیَ الْكَعْبَةَ الْیَمَانِیَّةَ وَقَرْنُ الشَّیْطَانِ اُمَّتُهٗ وَقِیْلَ قُوَّتُهٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جڑ کفر کی مشرق کی طرف ہے اور تکبر کرنا گھوڑے اور اونٹ والون مین ہے اور شور
کرنے والون مین جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور آرام بکری والون مین ہے تینون اسکے راوی ہین اور بخاری کی ایک روایت
مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن والون کا ہے اور فتنہ اس جگہ سے ہے جہان شیطان کا سینگ
نکلتا ہے یعنے آفتاب اور مسلم کی روایت مین ہے کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اور کفر مشرق کی طرف سے اور غریبی اور سکینی بکری
والون مین ہے اور فخر اور بڑائی کرنا شور کرنیوالے گھوڑے اونٹ والون مین ہے اور خیلا کے معنے ہین تکبر اور خود پسندی
اور کہا ابو عبیدہ نے کہ فدادین کے معنے مین بہت اونٹ رکھنے والے اور وہ سخت خو اور متکبر ہوتے ہین اور اہل وبر گنوار لوگ
ہین جو جنگلون مین رہتے ہین اور کسی دیوار کے پاس ٹھکانا نہین پکڑتے ضد اہل مدر کے ہین اور ایمان کو یمن کیطرف

نسبت کیا اسواسطے کہ ایمان پہلے پہل مکے سے ظاہر ہوا اور کعبے کو کعبہ یمانیہ کہتے ہین اور قرن شیطان سے مراد اسکی قوم ہے یا قوت ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي قِتَالِ الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

پانچوین فصل

آپس مین مسلمانون کی لڑائی کے بیان مین۔

(۱) **عَنْ** الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ أُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَحْنَفُ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَدَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** احنف بن قیس سے روایت ہے کہ مین نکلا اس مرد کا ارادہ کرتا ہوا تو ابوبکرہ مجھسے ملا اوسنے کہا کہ تو کہان کا ارادہ کرتا ہے مینے کہا کہ مین ارادہ کرتا ہون کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی یعنے علیؓ کی مدد کرون اوسنے کہا کہ پھر جا اسواسطے کہ مینے حضرت سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب دو مسلمان تلوارون سے آپسمین ایکدوسرے کا مقابلہ کرین تو قاتل اور مقتول دونو دوزخی ہین تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ قاتل تو دوزخی ہوا پس کیا حال ہے مقتول کا یعنے وہ کیون دوزخی ہوا فرمایا کہ وہ بھی اپنے ساتھی کے مارنے کی حرص رکھتا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے ترمذی کے سواے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِرْ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلنَّزْغُ بِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ اَلْفَسَادُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کیطرف ہتھیار سے اشارہ نکرے اسواسطے کہ کسی کو معلوم نہین کہ شاید شیطان اوسکے ہاتھ سے تلوار کھینچ لے اور وہ دوزخ کے گڑھے مین گرے شیخین ترمذی اسکے راوی ہین اور نزغ کے معنے مین فساد **ف** یعنے شاید کوئی مسلمان اس سے قتل ہوا اور قاتل دوزخ مین جاے تو معلوم ہوا کہ ہتھیار سے اشارہ کرنا حرام ہے

(۳) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ قِيلَ هٰذَا مَحْمُولٌ عَلَى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ تَأْوِيلٍ وَقِيلَ قَالَهُ عَلَى جِهَةِ التَّغْلِيظِ لَا أَنَّ قِتَالَهُ كُفْرٌ يُخْرِجُ عَنِ الْمِلَّةِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان

کو گالی دینا گناہ ہے اور اوسکو ناحق قتل کرنا کفر ہے ابوداؤد کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین بعضون نے کہا یہ اوسکے حق مین ہے جو بدون تاویل کے قتال کرے اور بعضون نے کہا کہ یہ بطور تغلیظ کے ہے یعنے بہت سخت گناہ ہے نہ یہ کہ اوسکا قتل کرنا کفر ہے کہ دین اسلام سے نکالدیتا ہے ۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيرَةِ أَبِيهِ وَلَا بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ قِيلَ مَعْنَى لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا أَيْ فِرَقًا مُخْتَلِفَةً يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَتَشْبَهُونَ الْكُفَّارَ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِالْعَدَاوَةِ وَالْجَرِيرَةِ الذَّنْبُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جاؤ کہ تم سے بعضا بعضے کی گردنین مارے ترمذی اسکے راوی ہین اور روایت کیا ہے اوسکو ابوداؤد و نسائی نے ابن عمر سے اور زیادہ کیا ہے نسائی نے ایک روایت مین ابن مسعود سے کہ نہ بیٹا باپ کے گناہ سے پکڑا جاوے اور نہ کوئی بھائی کے گناہ سے پکڑا جاوے بعضون نے کہا کہ یہ جو فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جاؤ تو اسکے معنے یہ ہین کہ جدی جدی فرقے نہو جاؤ کہ تمہارا بعضا بعضے کو قتال کرے اور تم کافرون کے مشابہ ہو جاؤ کہ وہ عداوت سے ایکدوسرے کو قتل کرتے ہین اور جریرہ کے معنے مین گناہ

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِيمَا وَقَعَ بَيْنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ مِنَ الْقِتَالِ وَالْاِخْتِلَافِ

چھٹی فصل

اصحاب اور تابعین کی لڑائیون اختلاف کے بیان مین

مقتل عثمان

عثمان کے قتل ہونیکا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ أَخِي عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى عُثْمَانَ لَمَّا أُرِيدَ قَتْلُهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرَتِكَ قَالَ اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانًا فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ وَنَزَلَ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى نَزَلَ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ وَنَزَلَ فِيَّ قُلْ كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ لِلَّهِ سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ نَبِيُّكُمْ فَاللهَ اللهَ فِي هَذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللهِ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَيُسَلَّنَّ سَيْفُ اللهِ الْمَغْمُودُ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن اخی عبداللہ بن سلام سے روایت ہے اوسنے اپنے چچا سے روایت کی کہ وہ

حضرت عثمان کے پاس گئے جبکہ بلوائیون نے اونکے قتل کا ارادہ کیا تو عثمان نے اوس سے کہا کہ تو کیون آیا ہے اوسنے کہا کہ مین تمہاری مدد کو آیا ہون انہونے کہا کہ باہر نکل اور لوگون کو مجھسے ہٹائے کہ تیرا باہر ہونا میرے لئے بہتر ہی اندر ہونے سے تو عبداللہ بن سلام باہر نکلے اور کہا کہ اے لوگو کفر کے وقت میرا نام فلانا تھا اور حضرت نے میرا نام عبداللہ رکھا ہے اور میرے حق مین قرآن کی کئی آیتین اوتری ہین میرے حق مین یہ آیت اوتری اور گواہی دی گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل مین سے اوسکی مثل پر سو وہ ایمان لایا اور تمنے تکبر کیا اور نیز میرے حق مین یہ آیت اوتری تو کہہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکے پاس علم کتاب کا ہے تحقیق اللہ کی تلوار تمسے غلاف مین کی گئی ہے اور مقرر فرشتے تمنے شہرون مین تمہارے ہمسائے ہین یعنی مین وہ ہون جسکے حق مین تمہارے درمیان قرآن اوترا پس ڈرو اللہ سے اس مرد کے حق مین اس سے کہ اوسکو قتل کرو سو قسم ہے اللہ کی اگر تمنے اوسکو مارڈالا تو تم اپنے ہمسائے فرشتون کو ہانک دوگے اور البتہ اللہ کی تلوار جو تمسے غلاف مین کی گئی ہے کھینچی جاویگی پھر درمیان مین نہ ہوگی قیامت تک تو انہون نے کہا کہ مارڈالو یہودی (عبداللہ بن سلام) کو اور قتل کرو عثمان کو ترمذی اسکے راوی ہین۔

وقعة الجمل

جنگ جمل کا بیان

(۱) **عن** عبد اللہ بن زیاد قال لما سار طلحة والزبیر وعائشة الی البصرة بعث علی عمار بن یاسر وحسنا فقدما علینا الکوفة فصعدا المنبر فکان الحسن فی اعلاہ وعمار اسفل منہ فاجتمعنا الیہما فسمعت عمارا یقول ان عائشة قد سارت الی البصرة وواللہ انہا لزوجة نبیکم فی الدنیا والآخرة ولکن اللہ ابتلاکم لیعلم ایاہ تطیعون ام ہی اخرجہ البخاری ترجمہ عبداللہ بن زیاد سے روایت ہے کہ جب طلحہ اور زبیر اور عائشہ بصرہ کی طرف چلے تو علی رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر اور حسن کو بھیجا سو وہ دونو ہمارے پاس کوفے مین آئے اور منبر پر چڑھے حسن اوسکے اوپر کے درجے مین تھے اور عمار نیچے کے درجے مین تو ہم اونکے پاس جمع ہوئے سو مین نے عمار سے سنا کہتے تھے کہ مقرر عائشہ بصرہ کی طرف گئین اور قسم ہے اللہ کی البتہ وہ تمہارے پیغمبر کی بی بی ہے دنیا مین اور آخرت مین لیکن اللہ نے تمکو مبتلا کیا ہے تاکہ جانے کہ تم علی کی تابعداری کرتے ہو یا عائشہ کی بخاری اسکے راوی ہین۔

(۲) **وعن** شقیق قال کنت جالسا مع ابی موسی الاشعری وابی مسعود وعمار رضی اللہ عنہم فقال ابو مسعود لعمار ما من اصحابک من احد الا لو شئت لقلت فیہ غیرک وما رأیت منک شیئا منذ صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعیب عندی من ابطائک فی ہذا الامر فقال ابو مسعود وکان موسرا یا غلام ہات حلتین فاعطی احداہما ابا موسی والاخری عمارا وقال روحا فیہما الی الجمعة اخرجہ البخاری ترجمہ شقیق سے روایت ہے کہ مین ابوموسی اشعری اور ابومسعود اور عمار کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ابومسعود نے عمار سے کہا کہ تیرے سوا تیرے ساتھیون مین ایسا کوئی آدمی نہین مگر کہ مین اگر چاہون تو اوسکا عیب کہون اور مینے اپنے نزدیک تجھ مین کوئی معیوب بات نہین دیکھی

جب تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی زیادہ تر عیب دار اس سے کہ تم اس لڑائی میں دوڑے جاتے ہو تو عمار نے کہا اے
ابو مسعود میں نے تجھ میں اور تیرے اس ساتھی میں اپنے نزدیک کوئی بری بات نہیں دیکھی جب سے تم دونوں نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی صحبت کی معیوب تر ہو اس سے کہ تم اس لڑائی میں دیر اور سستی کرتے ہو۔ اور ابو مسعود مالدار تھے انہوں نے کہا اے غلام
دو جوڑے لا ایک ابو موسیٰ کو دے اور دوسرا عمار کو پہنا اور کہا کہ یہ جوڑے پہنکر جمعے میں جایا کرو بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ أَخْبِرْنِي عَنْ مَسِيرِكَ هٰذَا أَعَهْدٌ عَهِدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمْ رَأْيٌ رَأَيْتَهُ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ وَلٰكِنَّهُ رَأْيٌ رَأَيْتُهُ أَخْرَجَهُ
أَبُو دَاوُدَ ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے علی سے کہا کہ مجھکو اپنے اس سفر کی خبر دو کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تمکو اس بارے میں کچھ وصیت کی ہے یا تمہاری اپنی رائے ہے تو انہوں نے کہا کہ حضرت نے مجھکو کچھ وصیت نہیں کی لیکن میری
اپنی رائے ہے جو میرے قیاس میں آئی ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلْخَوَارِج — خارجیوں کا بیان

(۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَكَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ
أَيُّهَا النَّاسُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ
لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ
بِشَيْءٍ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ
السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَنَكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ وَآيَةُ ذٰلِكَ
أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ لَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ فَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ
وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ
قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا السُّيُوفَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ فَرَجَعُوا
فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَمَا أُصِيبَ يَوْمَئِذٍ مِنَ النَّاسِ
إِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى أُنَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ
أَخِّرُوهُمْ فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ وَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُولُهُ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِي وَاللّٰهِ الَّذِي
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلٰثًا وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ نَحْوَهُ وَفِي أَوَّلِهِ أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ
لَمَّا خَرَجَتْ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالُوا لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ اَلتَّرَاقِي جَمْعُ تَرْقُوَةٍ
وَهِيَ الْعَظْمُ الَّذِي بَيْنَ ثُغْرَةِ النَّحْرِ وَالْعَاتِقِ وَالرَّمِيَّةُ مَا يُرْمَى مِنْ صَيْدٍ وَنَحْوِهِ قَالَ الْخَطَّابِيُّ قَدْ أَجْمَعَ عُلَمَاءُ الْمُسْلِمِينَ

علی ان الخوارج علی ضلالتهم فرقة من فرق المسلمین ورأوا مناکحتهم واکل ذبائحهم واجازوا شهادتهم
قال ومعنی یمرقون من الدین ای یخرجون من طاعة الامام المفترض طاعته ینسلخون منها ویخلوا عن امحل ای
فترو وحبتو ولایة بعلامة التی یستدیر بها وحشو برماحهم ای رموا بها والقوها من ایدیهم والتشاجر بالرماح
التطاعن بها واخذ انه فف ترجمہ زید بن وہب سے روایت ہے اور وہ حضرت علیؓ کے لشکر میں تھا جبکہ وہ خارجیوں کی طرف
چلے تو علی نے کہا کہ اے لوگو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہونگے
قرآن کو پڑھینگے کہ تمہارا قرآن پڑھنا بنسبت انکی قرآن پڑھنے کے کچھ چیز نہوگا اور نہ تمہاری نماز انکی نماز کے پاس کچھ
چیز ہوگی اور نہ تمہارا روزہ انکی روزہ کے پاس کچھ چیز ہوگا قرآن کو پڑھینگے گمان کرینگے کہ وہ انکے لئے ثواب ہے اور حالانکہ
وہ انپر وبال ہوگا انکی نماز انکے گلے کی ہنسلیوں سے آگے نہ بڑھیگی نکل جاوینگے دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیر شکار
سے اگر جانے وہ لشکر کہ انکو مارینگے جو انکے لئے انکی پیغمبر کی زبان پر ثواب ٹھیر چکا ہے تو عمل چھوڑ بیٹھیں اس قوم کی پہچان
یہ ہے کہ انمیں ایک مرد ہوگا کہ اسکا بازو ہوگا اور ہاتھ نہوگا اوسکے بازو پر پستان کی نوک کی طرح گوشت کا لوتھڑا ہوگا
اوسپر سفید بال ہونگے سو تم انکو چھوڑکر معاویہ اور اہل شام کے پاس چلے جاوگے اور وہ تمہارے پیچھے تمہارے بیوی بچوں پر آ
پڑینگے قسم ہے اللہ کی البتہ میں امید رکھتا ہوں کہ وے یہی لوگ ہیں جنکی حضرت نے خبر دی ہے کہ مقرر انہوں نے حرام لہو بہائے
یعنے ناحق خون کئے اور لوگوں کے مال مواشی لوٹے ہیں سو چلو اللہ کے نام سے سو جب ہمارا انکا مقابلہ ہوا اور حالانکہ اوسوقت
خارجیوں کا سردار عبد اللہ بن وہب راسبی تھا تو علی نے اُن سے کہا کہ نیزے پھینکدو اور تلواریں کھینچ لو سو مقرر میں ڈرتا ہوں
کہ تمکو قسم دیں جیسے انہوں نے تمکو جنگ حرورا کے دن قسم دی سو لوگ پھرے اور انہوں نے نیزے پھینک کر تلواریں
کھینچیں اور لوگوں نے انکو نیزوں سے زخمی اور مجروح کیا اور بعضے بعضوں پر مارے گئے اور اوسدن مردوں میں سے صرف دو آدمی
شہید ہوئے تو علی نے کہا کہ انمیں ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرو لوگوں نے اوسکو نہ پایا تو علی مرتضے خود اوٹھے یہانتک کہ اُن
مردوں کے پاس آئے جو ایکدوسرے کے پاس آئے جو ایکدوسرے پر پڑے تھے تو فرمایا کہ انکو ہٹا دیجئے تو لوگوں نے اونکو ہٹایا تو اوسکو اونکے
نیچے پایا تو کہا اللہ اکبر کہا کہ اللہ نے سچ فرمایا اور اوسکے پیغمبر نے پہونچایا تو عبیدہ سلمانی اوسکی طرف اٹھا سو اوسنے کہا کہ
اے امیر المؤمنین قسم ہے اوس ذات کی جسکے سوا کوئی لائق بندگی کے نہیں البتہ تمنے یہ حدیث حضرت سے سنی ہے انہوں نے
کہا کہ ہاں قسم ہے اوسکی جسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں یہانتک کہ اوسنے اُن سے تین بار قسم لی اور انہوں نے اوسکے لئے
تین بار قسم کھائی مسلم ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور مسلم نے اوسکو اسیطرح عبد اللہ بن رافع سے روایت کیا ہے اور اوسکے اول میں
ہے کہ جب خارجی لوگ علی مرتضے سے باغی ہوئے تو کہنے لگے کہ اللہ کے سوائے کسی کا حکم نہیں تو حضرت علی نے فرمایا کہ یہ بات
حق ہے اور مراد اس سے باطل ہے اور تراقی جمع ہے ترقوہ کی اور ترقوہ وہ ہڈی ہے جو سر سینہ اور مونڈھے کے درمیان ہے
اور رمیہ شکار جانور کو کہتے ہیں جسکو تیر مارا جاتا ہے کہا خطابی نے اجماع ہے مسلمانوں کا اسپر کہ خارجی لوگ باوجود

گمراہی کے مسلمانون مین سے ایک فرقہ ہے اونسے نکاح کرنا اور اونکے ذبح کئے ہوئے جانور کا کھانا اور گواہی لینا جائز ہے اور
یمرقون من الدین کے معنے مین کردے نکل جاوینگے امام حق کے تابعداری سے جسکے تابعداری فرض ہے اور اوس سے
الگ ہو جائینگے اور ابطلوا کے معنے ہین کہ سست اور بزدل ہو جائینگے اور آیت کے معنے علامت جس سے راہ لی جاوے
اور وحشوا کے معنے ہین کہ نیزون کو پھینکا اور اپنے ہاتھون سے ڈالدیا اور تشاجر بالرماح کے معنے ہین اونکے ساتھ زخمی کرنا
اور مخدج کے معنے ہین ناقص۔

(۲) **وَعَنْ** سُوَیْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا فَوَاللّٰہِ لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْلَ عَلَیْہِ مَا لَمْ یَقُلْ وَاِذَا حَدَّثْتُکُمْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَیَخْرُجُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَهُ خَمْسَةٌ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ اَیْ شَبَابٌ لَمْ یَکْبَرُوْا حَتّٰی یَعْرِفُوا الْحَقَّ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ اَلسَّفَهُ الْخِفَّةُ فِی الْعَقْلِ وَالْجَهْلِ وَالْاَحْلَامُ الْعُقُوْلُ

ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب مین تم سے حضرت کی کوئی حدیث بیان کرون تو البتہ میرا آسمان سے گرپڑنا مجھکو محبوب تر ہے اس سے کہ مین حضرت پر جھوٹ باندھون اور آپسے جھوٹ حدیث بیان کرون اور اگر مین تم سے اپنے اور تمہارے درمیان کی کوئی بات کہون تو مقرر لڑائی فریب ہے یعنے اوسمین کچھ کمی بیشی ہو جاویگی۔ اور البتہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا کلام قرآن کو پڑھینگے اونکا ایمان اونکے نرخرون کے نیچے نہ اوترے گا یعنی دل مین ایمان کا کچھ اثر نہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے سو تم جہان کہین اونسے ملو تو اونکو قتل کر ڈالو اسواسطے کہ اونکے قتل کرنے مین قتل کرنیوالے کو ثواب ہے قیامت مین خدا کے نزدیک ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین حدثاء الاسنان یعنے جوان ہونگے بڑھے نہونگے تاکہ حق کو پہچانین اور سفہاء الاحلام سے مراد ہے کم عقل اور احلام کے معنے ہین عقلین۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَنَسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ یُحْسِنُوْنَ الْقِیْلَ وَیُسِیْئُوْنَ الْفِعْلَ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ثُمَّ لَا یَرْجِعُوْنَ حَتّٰی یَرْتَدَّ عَلٰی فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ طُوْبٰی لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ یَدْعُوْنَ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَلَیْسُوْا مِنْهُ فِیْ شَیْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ کَانَ اَوْلٰی بِاللّٰہِ مِنْهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا سِیْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِیْقُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِلشَّیْخَیْنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ نَحْوَهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سِیْمَاهُمْ اَلتَّحْلِیْقُ وَالتَّسْبِیْدُ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمْ فَاَنِیْمُوْهُمْ اَلْفُوْقُ وَالْفُوْقُ مَوْضِعُ وُقُوْعِ الْوَتَرِ مِنَ السَّهْمِ **ترجمہ** ابو سعید اور انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ عنقریب میری اُمّت مین اختلاف ہوگا اور ایک فرقہ پیدا ہوگا بات اچھی کرینگے اور کام برا کرینگے تو انکو پڑہینگے اونکے گلے کی ہنسلیون
سے آگے نہ بڑہیگا یعنے دل مین کچھ اثر نہ ہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہی شکار سے پہر نہ پہرینگے یہانتک کہ پہر آوے تیر اپنی
زہ مین وے سب خلق سے بدترین خوشی ہی اوس شخص کیلیے جو اونکو قتل کرے اور جسکو وہ قتل کرین قرآن کی طرف لوگونکو بلاوینگے اور حالانکہ
خود اونکو قرآن سے کچھ نسبت نہوگی جو اون سے لڑے وہ قریب ہی ساتھ اللہ کے اون سے لوگون نے کہا یا رسول اللہ اونکی نشانی کیا ہی فرمایا کہ سر منڈانا
ابوداؤد اسکے راوی ہین اور شیخین نے اسکی مثل ابوسعید سے روایت کی ہے اور ایک روایت مین انس سے آیا ہے کہ اونکا نشان سر منڈانا
اور صاف کرانا ہے سو جب تم اونسے ملو تو اونکو مار ڈالو اور فوق وہ جگہ ہی جہان تانت مین تیر کا ایک سرا پہینکتے وقت رکھتے مین

(۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا وَيُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ
إِنْ لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ
يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَإِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ
السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ جنگ حنین سے پلٹتے وقت حضرت کے پاس ایک مرد
آیا اور بلال کے کپڑے مین چاندی تہی اور حضرت اسمین سے مٹھی بہر بہر کر لوگون کو دے رہے تہے تو اوسنے کہا کہ محمد آپ انصاف کیجیے یعنی انصاف
سے تقسیم کیجیے تو آپنے فرمایا تجہپر خرابی پڑے جب مین نے انصاف نہ کیا تو کون انصاف کریگا البتہ تو نا امید ہوا اور ٹوٹے مین پڑا اگر مینے انصاف
نہ کیا تو عمر فاروق نے کہا کہ یا رسول اللہ حکم ہو تو اس منافق کی گردن مارون تو حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ لوگ چرچا کرینگے کہ محمد اپنے ساتہیون
کو مارتا ہی اور یہ اور اوسکے ساتھی قرآن کو پڑہینگے اونکے نرخرون سے آگے نہ بڑہیگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہی شکار سے شیخین
اسکے راوی ہین اور لفظ مسلم کے ہین۔

أَمْرُ الْحَكَمَيْنِ وَبَيْعَةُ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ
دو حاکمون کا اور یزید کی بیعت کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ وَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ فَقَالَتْ الْحَقْ النَّاسَ هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ
خَطَبَ مُعَاوِيَةُ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ
مَسْلَمَةَ فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَهَلَّا أَجَبْتَهُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَخَشِيتُ
أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمِيعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ فِي الْجِنَانِ فَقُلْتُ حُفِظْتَ وَ
عُصِمْتَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ مین حفصہ اپنی بہن پر داخل ہوا سو مینے کہا کہ جو لوگون کا حال ہی
سو تم دیکہتی ہو اور میرا کچھ اختیار نہین تو انہون نے کہا کہ لوگون سے جا مل وہ تیری انتظار مین ہین اور مین ڈرتی ہون کہ تو اونکے
پاس نہ پہونچے تو پہوٹ پڑے تو حفصہ ابن عمر کو یہ بات کہتی رہین یہانتک کہ وہ گئے پہر جب لوگ جدا جدا ہوے تو معاویہ نے خطبہ

پڑہا اور کہا کہ جو شخص اس حکومت مین کچہ کلام کیا چاہے تو چاہیے کہ اپنا سینگ ہمارے لئے نکالے یعنے ہمارے سامنے ظاہر ہووے سو ہم اوس سے اور اوسکے باپ سے زیادہ ترحقدار ہین حبیب بن سلمہ کہتا ہی مینے ابن عمر سے کہا کہ تمنے اوسکو کیون جواب دیا انہون نے کہا البتہ مینے قصد کیا تہا کہ مین کہون کہ حکومت کا تجہسے زیادہ ترحقدار وہ شخص ہے جو تجہسے اور تیرے باپ سے اسلام لانے پر لڑا ہے پہر مین ڈرا کہ مبادا لوگون مین اس بات سے پہوٹ پڑے اور خونریزی ہو یا اسکے کچہ اور مراد لیجاوے سو مین نے یاد کیا جو اللہ تعالیٰ نے بہشت مین تیار کیا ہی تو مینے کہا کہ مینے نگاہ رکہا اور بچا لیا یعنے لوگون کو بخاری اوسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ لَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ يُقَالُ فُلَانٌ لَا طَبَاخَ لَهُ أَيْ لَا عَقْلَ لَهُ وَلَا خَيْرَ عِنْدَهُ وَالْمُرَادُ أَنَّهَا لَمْ تُبْقِ فِي النَّاسِ مِنَ الصَّحَابَةِ أَحَدًا ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ جب پہلا فتنہ فساد واقع ہوا یعنی قتل ہونا حضرت عثمان کا تو اوسنے جنگ بدر والے اصحاب مین سے کسی کو نہ چہوڑا پہر جب دوسرا فتنہ یعنی جنگ حرہ واقع ہوا تو اوسنے حدیبیہ والے اصحاب مین سے کسی کو نہ چہوڑا پہر جب تیسرا فساد واقع ہوا تو اوسنے کسی کی عقل اور ہوش نہ چہوڑی بخاری اسکے راوی ہین کہا جاتا ہی عرب کے محاورے مین فلان لا طباخ یعنی نہ اوسکی عقل ہے نہ اوسکے پاس بہتر اور مراد اسسے یہ ہے کہ اوسنے لوگون مین کوئی صحابی نہین چہوڑا۔

ایّامُ ابنِ الزُّبیر
ابن زبیر کے دنونکا بیان

(۱) عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ وَالنَّاسُ تَمُرُّ عَلَيْهِ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ ثَلَاثًا أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هَذَا وَإِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ إِلَّا صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللَّهِ لَأُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا لَأُمَّةُ خَيْرٍ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ إِلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ فَأَبَتْ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا آتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي فَقَالَ أَرُونِي سِبْتَيَّ فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللَّهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللَّهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّذِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا أَمَّا الْكَذَّابُ فَقَدْ رَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ رَزِينٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ دَخَلْتُ إِلَيْهَا لِأُجْزِيَهَا فَأَخْزَتْنِي قُرُونُ الْمَرْأَةِ ظَفَائِرُهَا وَالتَّوَذُّفُ التَّبَخْتُرُ وَقِيلَ الْإِسْرَاعُ وَالسِّبْتِيَّتَانِ النَّعْلَانِ وَأَصْلُهُ مِنَ السِّبْتِ وَهُوَ جُلُودُ الْبَقَرِ الْمَدْبُوغَةُ بِالْقَرَظِ يُعْمَلُ مِنْهَا النِّعَالُ نُسِبَتْ إِلَيْهَا وَقِيلَ مِنَ السَّبْتِ وَهُوَ حَلْقُ الشَّعْرِ لِأَنَّ شَعْرَ الْجُلُودِ يُرْمَى عَنْهَا ثُمَّ تُعْمَلُ مِنْهَا النِّعَالُ وَالْمُبِيرُ الْمُهْلِكُ ترجمہ ابو نوفل سے روایت ہی کہ مینے عبداللہ بن زبیر کو مدینے کی گہاٹی پر (سولی پر) دیکہا تو قریش اور لوگ اوسپر گذرنے لگے یعنے دیکہنے کو یہانتک کہ عبداللہ بن عمر اوسپر گذرے اور اوسکے پاس ٹہیرے اور کہا کہ سلام تجہ پر

اے ابا حبیب (یہ عبد اللہ بن زبیر کی کنیت ہے) تین بار کہا خبردار قسم ہے اللہ کی البتہ مین تجھکو اس جھگڑے سے منع کیا کرتا تھا اور البتہ تو میرے علم مین تو بہت روزہ دار نماز گذار قرابتیون سے سلوک کرنیوالا تہا خبردار ہو قسم ہے اللہ کی یہ امت جسکے اعتقاد مین تو بدتر ہے بہتر امت ہے پہر عبد اللہ بن عمر کے وہان ٹہیرنے .... اور انکی بات کی خبر حجاج ظالم کو پہونچی جسنے ابن زبیر کو سولی دیا تھا تو اوسنے اوسکی مان اسما بنت ابی بکر کو بلا بہیجا اوسنے اوسکے پاس آنے سے انکار کیا ایلچی پہر اوسکے پاس گیا کہ تو میرے پاس چلی آ نہین تو مین تیرے پاس اُس شخص کو بہیجونگا جو تجھکو سر کی چوٹیون سے گھسیٹ کر لا وے اوسنے انکار کیا اور کہا قسم ہے اللہ کی مین تیرے پاس نہین آونگی یہانتک کہ تو اُس شخص کو بہیجے جو مجھکو چوٹیون سے گھسیٹے حجاج نے کہا کہ میری دونو جوتی مجھکو دکھلا دو اوسنے جوتی لیکر پاون مین ڈالی اور چلا اکڑتا اور اترتا ہوا یہانتک کہ اوسکے پاس اندر گیا اور اس سے کہنے لگا کہ تو نے دیکھا مین خدا کے دشمن کا کیا حال کیا اسما نے کہا کہ مینے تجھکو دیکھا کہ تو نے اوسکی دنیا کو تباہ کیا اور اوسنے تیری آخرت کو تباہ کر دیا مجھکو خبر پہونچی تو کہتا ہے کہ اے ذات النطاقین کے بیٹے قسم ہے اللہ کی مین ذات النطاقین ہون یعنی دو کمر بند والی ایک سے تو مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اپنے باپ کا کھانا زمین کے جانورون سے اوٹھا یا (یعنے ہجرت کرنے کیوقت) اٹھا رکھتی تھی اور دوسرا سو عورت کا کمر بند ہے جس سے وہ الگ نہین ہو سکتی خبردار ہو مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے حدیث بیان کی ہے کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک بہت جھوٹا ہوگا اور ایک ظالم خونریز ہوگا سو کذاب کو تو ہمنے دیکھہ لیا اور لیکن ظالم خونریز سو مین نہین خیال کرتی مگر تو ہی ہے تو حجاج اوٹھ کھڑا ہوا اور اوسکو کچھہ جواب نہ دیا مسلم اسکے راوی ہین اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ حجاج نے کہا کہ مین اوسکے پاس گیا تھا کہ اوسکو غمگین کرون سو اوسنے اولٹا مجھکو غمگین کر دیا قرون المرئۃ اوسکی چوٹیان ہین اور توذف کے معنے ہین لٹک کر چلنا اور بعض نے کہا کہ جلدی چلنا اور سبتیا کے معنے جوتیان ہین اور اوسکی اصل سبت سے ماخوذ ہے اور وہ گائے کا چمڑا ہے رنگا ہوا سلم کے پتون سے کہ اوس سے جوتی بنائی جاتی ہین اور اوسکی طرف منسوب ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ سبت سے ماخوذ ہے اور وہ بالون کا منڈانا ہے اسواسطے کہ کہالون کے بال اوڑائی جاتی ہین پہر اوس سے جوتا بنایا جاتا ہے اور مبیر ہلاک کرنیوالے کو کہتے ہین

ذکر الحجاج | **حجاج کا ذکر**

(۱) **عن** الزبیر بن عدی قال دخلنا علی انس بن مالک فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا والذی بعدہ شر منہ حتی تلقوا ربکم سمعت ھذا من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ البخاری والترمذی ترجمہ زبیر بن عدی کی روایت ہے کہ ہم انس بن مالک پر داخل ہوے تو ہمنے اونکی پاس حجاج کے ظلم کی شکایت کی تو انہون نے فرمایا کہ صبر کرو سو مقرر شان یہ ہے کہ تمپر کوئی زمانہ نہیں آویگا مگر کہ اوسکے پیچہلا اس سے بدتر ہوگا یہانتک کہ تم اپنے رب سے ملو مینے یہ حدیث تمہارے پیغمبر سے سنی ہے بخاری ترمذی اسکے راوی ہین —

(۲) **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثقیف کذاب ومبیر اخرجہ الترمذی وقال یقال الکذاب المختار بن ابی عبید والمبیر الحجاج بن یوسف ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثقیف کی قوم مین ایک بڑا جھوٹا اور ایک ظالم خونریز ہوگا ترمذی اسکے راوی ہین کہتے ہین کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ہے اور مبیر سے حجاج ہے —

(۳) **وعن** ھشام بن حسان قال احصی ما قتل الحجاج صبرا فوجدوا مائۃ الف وعشرین الفا اخرجہ الترمذی قولہ صبرا القتل صبرا کل من قتل فی غیر حرب ولا اختلاط بل تضرب عنقہ او یحبس الی ان یموت او یصلب ونحو ذلک من ھیئات القتل کلھا

ابن زبیر کی طرف ایک آدمی بھیجا کہ سولی سے اتارا اور یہودیون کے قبرستان مین پھینکدیا

مقتول صبرا ترجمہ ہشام بن حسان سے روایت ہے کہ گنی گئی جو حجاج نے قید کرکے مارے تھے تو انہون نے ایک لاکھ بیس ہزار آدمی پائے ترمذی اسکے راوی ہین اور صبر اسے مراد وہ شخص ہے جو بدون لڑائی اور جلد پکڑ لینے کے مارا جاوے جیسے کسی کی گردن ماری جاوے یا بند کیا جاوے یہانتک کہ مرجاوے یا سولی دیا جاوے اور کسی وجہ سے قتل کیا جاوے تو اوسکو قید مین مارا گیا کہتے ہین

بنو مروان - مروان کی اولاد کا بیان

(۱) عن سعید بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال اخبرنی جدی قال کنت جالسا مع ابی ہریرۃ فی مسجد المدینۃ ومعنا مروان فقال ابو ہریرۃ سمعت الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ہلکۃ امتی علی یدی اغیلمۃ من قریش قال مروان لعنۃ اللہ علیہم فقال ابو ہریرۃ لو شئت ان اقول فلان وفلان لفعلت قال سعید فخرجت مع جدی الی الشام حین ملکہ بنو مروان فاذا راٰہم غلمانا احداثا فقال علی ان یکونوا ہؤلاء الذین عنی ابو ہریرۃ فقلت انت اعلم اخرجہ البخاری الصادق المصدوق ہو النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فی قولہ وما اخبر بہ وصدق فیما جیٔ بہ الیہ من الوحی واغیلمۃ تصغیر اغلمۃ

ترجمہ سعید بن عمرو بن ... عاص سے روایت ہے کہا کہ میرے دادا نے مجھے خبر دی کہ مین ابوہریرہ کے ساتھ مدینے کی مسجد مین بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ مروان تھا تو ابوہریرہ نے کہا کہ مینے صادق مصدوق یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈون کے ہاتھ پر ہوگی مروان نے کہا کہ اونپر خدا کی لعنت ہو ابوہریرہ نے کہا اگر مین چاہون تو اونکے نام بھی لے دون کہ فلانا اور فلانا ہے کہا سعید نے سو مین اپنے دادا کے ساتھ شام کی طرف نکلا جبکہ مروان کی اولاد شام کی بادشاہ ہوگئے پھر جب دادا نے اونکو کم عمر لڑکے دیکھا تو کہا امید ہے کہ یہی وہ لوگ ہون جو ابوہریرہ مراد رکھتے تھے مینے کہا کہ تو دانا تر ہے بخاری اسکے راوی ہین اور صادق مصدوق سے مراد نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہین سچ کہا آپنے اپنی قول مین اور جو خبر دی اور تصدیق کئے گئے جو لائی گئی وحی سے اور غیلمہ تصغیر علمہ کی

(۲) وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا لی کم یلفظ بالاسلام قلنا یا رسول اللہ لتخاف علینا ونحن ما بین الستمائۃ الی السبعمائۃ قال انکم لا تدرون لعلکم ان تبتلوا قال فابتلینا حتی جعل الرجل منا لا یصلی الا سرا اخرجہ الشیخان فی الحرب لہما عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیردن علی حوضی اقوام فیختلجون فاقول صحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فیختلجون ای ینتزعون ویجذبون ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے واسطے گنو کتنے مسلمان ہین ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا آپ ہمپر ڈرتے ہین اور حالانکہ ہم چھ سو اور سات سو کے درمیان ہین فرمایا کہ تم نہین جانتے شاید تم مصیبت مین مبتلا ہو جاؤ کہا سو ہم مبتلا ہوئے یہانتک کہ ہم مین سے کوئی آدمی نماز نہین پڑہتا تھا مگر چھپکر شیخین اسکے راوی ہین اور انکی ایک روایت مین انہین سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض پر وارد ہونگے بعضے لوگ تو وہ حوض سے ہٹا دئے جاوینگے تو مین کہونگا کہ یہ تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا کہ تو نہین جانتا کہ انہون نے تیرے بعد کیا کیا بدعتین نکالین یختلجون کے معنے ہین نکالے اور کھینچے جاوینگے ۔

(۳) وعن المسیب بن رافع قال لقیت البراء بن عازب فقلت طوبی لک صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبایعتہ تحت الشجرۃ فقال یا ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ اخرجہ البخاری وقال قال خلف بن حوشب کانوا یستحبون ان یتمثلوا بہذہ الابیات عند الفتن ؞ الحرب اول ما تکون فتیۃ ؞ تسعی بزینتہا لکل جہول ؞ حتی اذا اشتعلت وشب ضرامہا ؞ ولت عجوزا غیر ذات خلیل ؞ شمطاء ینکر لونہا وتغیرت ؞ مکروہۃ للشم والتقبیل

ترجمہ مسیب بن رافع سے روایت ہے کہ مین براء بن عازب سے ملا اور مینے اونسے کہا کہ تمکو خوشی ہو جیو کہ تمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی اور درخت کے تلے آپسے بیعت کی تو اونھونے کہا کہ اے بھائی تو نہین جانتا کہ ہمنے آپکے بعد کیا کیا نئے کام نکالے بخاری اسکے راوی ہین اور کہا خلف بن حوشب نے کہ مستحب جانتے تھے کہ فتنے کے وقت بطور مثال کے یہ شعر پڑہین سو کہ لڑائی اول ابتدا مین جوان ہوتی ہے ۔ دوڑتی اپنی زینت دکھلانے کو واسطے ہر جاہل کے ۔ یہانتک کہ جب روشن ہو جاتی ہے اور جوان ہوتی ہے بھڑک اوسکی تو پیٹھ پھیرلی اوسنے حال مین کہ بڈھی ہوتی ہے بدون یار کے مع سفید بال والی کہ اسکا رنگ ناخوش ہوتا ہے اور بدل جاتی ہے ۔ نہ اوسکو سونگنے کو جی چاہتا ہے نہ چومنے کو

حَرفُ القَافِ وَفِيهِ تِسعَةُ فُصُولٍ

حرف قاف کا اور اس مین نو کتابین ہین ❖

اَلتَّقدِيرُ	اَلقَنَاعَةُ	اَلقَضَاءُ	اَلقَتلُ	اَلقِصَاصُ	اَلقَسَامَةُ	اَلقَرضُ	اَلقِصَصُ	اَلقِيمَةُ
تقدیر	قناعت	قضا	قتل	قصاص	قسامت	قرض	قصے	قیامت

كِتَابُ القَدَرِ وَفِيهِ خَمسَةُ فُصُولٍ

کتاب ہے تقدیر کے بیان مین اور اسمین پانچ فصل ہین

اَلفَصلُ الاَوَّلُ فِي الاِيمَانِ بِالقَدَرِ

پہلی فصل

تقدیر پر ایمان لانے کے بیان مین

(۱) **عَنْ** جابرٍ قال قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لا يُؤمنُ عبدٌ حتى يُؤمنَ بالقدرِ خيرِهِ وشرِّهِ حتى يعلمَ أنَّ ما أصابه لم يكن ليُخطئَه وما أخطأه لم يكن ليُصيبَه أخرجه الترمذي **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کا ایمان کامل نہین ہوتا یہانتک کہ تقدیر پر ایمان لاوے اُسکی نیکی اور بدی کو مانے یہانتک کہ یقین جانے کہ جو مصیبت اسکو پہونچی وہ اُس سے چوکنے والی نہ تھی اور جو اُس سے چوک گئی وہ نہ ممکن تھی کہ اسکو پہونچتی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** عبادةَ بنِ الصامتِ أنه قال لابنِه عند الموتِ يا بُنيَّ إنك لن تجدَ طعمَ حقيقةِ الإيمانِ حتى تعلمَ أنَّ ما أصابك لم يكن ليُخطئَك وما أخطأك لم يكن ليُصيبَك فإني سمعتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقول إنَّ أوَّلَ ما خلق اللهُ القلمُ فقال له اكتبْ قال يا ربِّ وما أكتبُ قال اكتبْ مقاديرَ كلِّ شيءٍ حتى يومِ القيمةِ يا بُنيَّ سمعتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ من مات على غيرِ هذا فليس مني أخرجه أبو داود وهذا لفظه والترمذي

مقتول صبرًا ترجمہ ہشام بن حسان سے روایت ہے کہ گنے گئے جو حجاج نے قید کرکے مارے تھے تو انہوں نے ایک لاکھ بیس ہزار آدمی پائے ترمذی اسکے راوی ہیں اور صبر اسے مراد وہ شخص ہے جو بغیر لڑائی اور جلد بلا لینے کے مارا جاوے جیسے کسی کی گردن ماری جاوے یا بند کیا جاوے یہانتک کہ مرجاوے یا سولی دیا جاوے اور کسی وجہ سے قتل کیا جاوے تو اسکو قید میں مارا گیا کہتے ہیں

بنو مروان - مروان کی اولاد کا بیان

(۱) عن سعید بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال اخبرنی جدی قال کنت جالسًا مع ابی ھریرۃ فی مسجد المدینۃ ومعنا مروان فقال ابو ھریرۃ سمعت الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ھلکۃ امتی علی یدی اغیلمۃ من قریش قال مروان لعنۃ اللہ علیھم فقال ابو ھریرۃ لو شئت ان اقول فلان وفلان لفعلت قال سعید فخرجت مع جدی الی الشام حین ملکہ بنو مروان فاذا راٰھم غلمانا احداثا قال علی ان یکون ھؤلاء الذین عنی ابو ھریرۃ فقلت انت اعلم اخرجہ البخاری الصادق المصدوق ھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فی قولہ وما اخبر بہ وصدق فیما جیٔ بہ الیہ من الوحی واغیلمۃ تصغیر اغلمۃ

ترجمہ سعید بن عمرو بن ... عاص سے روایت ہے کہا کہ میرے دادا نے مجھے خبر دی کہ میں ابو ہریرہ کے ساتھ مدینے کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ مروان تھا تو ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے صادق مصدوق یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈوں کے ہاتھ پر ہوگی مروان نے کہا کہ ان پر خدا کی لعنت ہو ابو ہریرہ نے کہا اگر میں چاہوں تو انکا نام بھی لے دوں کہ فلانا اور فلانا ہے کہا سعید نے سو میں اپنے دادا کے ساتھ شام کی طرف نکلا جبکہ مروان کی اولاد شام کی بادشاہ ہوگئے پھر جب انکو کم عمر لڑکے دیکھا تو کہا امید ہے کہ یہی وہ لوگ ہوں جو ابو ہریرہ مراد رکھتے تھے میں نے کہا کہ تو دانا تر ہے بخاری اسکے راوی ہیں اور صادق مصدوق سے مراد نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں سچ کہا آپ نے اپنے قول میں اور جو خبر دی اور تصدیق کئے گئے جو لائے گئے وحی سے اور اغیلمہ تصغیر غلمہ کی

(۲) وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا لی کم یلفظ بالاسلام قلنا یا رسول اللہ اتخاف علینا ونحن ما بین الستمائۃ الی السبعمائۃ قال انکم لا تدرون لعلکم ان تبتلوا قال فابتلینا حتی جعل الرجل منا لا یصلی الا سرًّا اخرجہ الشیخان وفی اخری لھما عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیردن علی حوضی اقوام فیختلجون فاقول صحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فیختلجون ای ینتزعون ویجذبون ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے واسطے گنو کتنے مسلمان ہیں ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ ہم پر ڈرتے ہیں اور حالانکہ ہم چھ سو اور سات سو کے درمیان میں فرمایا کہ تم نہیں جانتے شاید تم مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ کہا سو ہم مبتلا ہوئے یہانتک کہ ہم میں سے کوئی آدمی نماز نہیں پڑھتا تھا مگر چھپکر شیخین اسکے راوی ہیں اور انکی ایک روایت میں انہیں سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض پر وارد ہونگے بعضے لوگ تو وہ حوض سے ہٹا دئیے جاوینگے تو میں کہونگا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعتیں نکالیں یختلجون کے معنے ہیں نکالے اور کھینچے جاوینگے۔

(۳) وعن المسیب بن رافع قال لقیت البراء بن عازب فقلت طوبی لک صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبایعتہ تحت الشجرۃ فقال یا ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ اخرجہ البخاری وقال قال خلف بن حوشب کانوا یستحبون ان یتمثلوا بھذہ الابیات عند الفتن:

الحرب اول ما تکون فتیۃ ٭ تسعی بزینتھا لکل جھول

حتی اذا اشتعلت وشب ضرامھا ٭ ولت عجوزا غیر ذات حلیل

شمطاء ینکر لونھا وتغیرت ٭ مکروھۃ للشم والتقبیل

ترجمہ مسیب بن رافع سے روایت ہے کہ میں براء بن عازب سے ملا اور میں نے کہا کہ تمکو خوشی ہو جیو کہ تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی اور درخت کے تلے آپ سے بیعت کی تو اس نے کہا کہ اے بھائی تو نہیں جانتا کہ ہم نے آپکے بعد کیا کیا نئے کام نکالے بخاری اسکے راوی ہیں اور کہا خلف بن حوشب نے کہ مستحب جانتے تھے کہ فتنے کے وقت بطور مثال کے یہ شعر پڑھیں سو کہ لڑائی اول ابتدا میں جوان ہوتی ہے۔ دوڑتی اپنی زینت دکھلانے کو واسطے ہر جاہل کے یہانتک کہ جب روشن ہو جاتی ہے اور جوان ہوتی ہے بھڑک اسکی تو پیٹھ پھیرتی ہے اسحال میں کہ بڑھیا ہوتی ہے بدون خاوند کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ

پہلی فصل

تقدیر پر ایمان لانے کے بیان مین

(۱) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ وَمَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کا ایمان کامل نہین ہوتا جبتک کہ تقدیر پر ایمان لاوے اسکی نیکی اور بدی کو مانے یہانتک کہ یقین جانے کہ جو مصیبت اسکو پہونچی وہ اس سے چوکنے والی نہ تھی اور جو اس سے چوک گئی وہ نہ ممکن تھی کہ اسکو پہونچتی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ لِابْنِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ يَا بُنَيَّ اِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيْقَةِ الْاِيْمَانِ حَتّٰى تَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمُ فَقَالَ لَهٗ اكْتُبْ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا اَكْتُبُ قَالَ اكْتُبْ مَقَادِيْرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا فَلَيْسَ مِنِّيْ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ

عمل پر ہوگا اور دوزخی کا خاتمہ دوزخیوں کے عمل پر ہوگا پھر اپنے دونو ہاتھ سے اشارہ کیا اور دونوں کو پھینکدیا یعنے عالم الغیب کے سپرد کیا پھر فرمایا کہ تمہارا رب بندوں کے کام سے فارغ ہو چکا ایک گروہ بہشتی ہوا اور ایک دوزخی ترمذی اسکے راوی ہیں سداد کے معنی ہیں قول اور عمل کو ٹھیک کرنا اور مقاربت کے معنے ہیں امین میانہ روی کرنی۔

(۲) **وعن** علی رض قال کنا فی جنازة ببقیع الغرقد فاتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقعد وقعدنا حوله ومعه مخصرة فجعل ینکت بها الارض ثم قال ما منکم من احد الا وقد کتب مقعده من النار ومقعده من الجنة قالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا وندع العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق له اما من کان من اهل السعادة فسیصیر لعمل السعادة واما من کان من اهل الشقاوة فسیصیر لعمل الشقاوة ثم قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسره للیسری الآیة اخرجه خمسة الا النسائی. المخصرة قضیب ونحوه مما یمسکه الانسان بیده من عصا ونحوها والنکت ضرب الشیء بقضیب وعصا ونحوهما۔ **ترجمہ** علی سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع الغرقد میں تھے یعنی قبرستان میں تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی آپکے گرد بیٹھ گئے اور آپکے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی تو آپ اس سے زمین کھودنے لگے پھر فرمایا تم میں سے ایسا کوئی نہیں مگر لکھا ہے اسکا مکان بہشت سے اور اسکا مکان دوزخ سے سب لکھا ہے یعنی بہشتی ہے یا دوزخی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر بھروسہ نہ کریں یعنی تقدیر کے اور عمل کو چھوڑ دیں تب حضرت نے جواب میں فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی کام آسان ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا ہے سو جو نیک بختوں سے ہوگا تو اسپر نیک کام آسان ہونگے جسسے سعید ہو جائیگا اور جو بدبختوں سے ہوگا تو وہ بدکام پر آسانی سے شقی ہو جائیگا پھر حضرت نے پڑھی اس مضمون کی آیت قرآن سے پڑھی کہ خدا فرماتا ہے سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور سچ جانا دین یعنے اسلام کو تو ہم اسپر آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پرواہ بنا اور اس نے نیک دین کو جھوٹا جانا تو اسپر ہم آسان کر دینگے کفر کی راہ نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں اور مخصرہ کوڑا وغیرہ ہے جو آدمی اپنے ہاتھ میں لاٹھی وغیرہ سے پکڑے رہتا ہے نکت کے معنی ہیں لاٹھی یا ہاتھ کسی چیز کو مارنا تاکہ اس میں اثر کرے **ف** معلوم ہوا کہ عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں بلکہ نیک عمل بہشت کا سبب ہے اور بدعمل دوزخ کا سبب ہے جیسے کسب رزق کا سبب ہے اور کوئی اسکو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر پر ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث و گفتگو کرنا حرام ہے

(۳) **وعن** جابر رض قال جاء سراقة بن مالک بن جعشم رض فقال یا رسول اللہ بین لنا دیننا کانا خلقنا الآن فیم العمل الیوم افیما جفت به الاقلام وجرت به المقادیر ام فیما نستقبل قال فیما جفت به الاقلام وجرت به المقادیر قال ففیم العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق له وکل عامل بعمله اخرجه مسلم۔ **ترجمہ**

جابر سے روایت ہے کہ سراقہ بن مالک بن جعشم آیا تو اس نے کہا یا حضرت ہمارے واسطے ہمارا دین بیان کیجیے کہ
ہم اب پیدا ہوئے ہیں سو آج عمل کرنا کس چیز میں ہے کیا اس چیز میں ہے جسکے ساتھ قلمیں خشک ہو چکیں اور
اور تقدیریں جاری ہوئیں یا اس چیز میں کہ آئندہ ہوگی یعنے یہ چیز پہلے سے مقدر ہو چکی ہے اور ہر روز تازہ ہوتی ہے
فرمایا اس چیز میں ہے کہ اسکے ساتھ قلمیں سوکھ گئیں اور تقدیریں جاری ہو چکیں یعنے یہ بات مقدر ہو چکی ہے کوئی کام
تقدیر سے باہر نہیں اُسنے کہا تو پھر عمل کرنے کا کیا فائدہ ہے فرمایا کہ عمل کیے جاؤ کہ ہر شخص کو وہی کام آسان ہوگا جسکے
واسطے وہ پیدا کیا گیا ہے اور ہر عمل کرنیوالا جو عمل کرتا ہے سو اسکے لیے اوسی میں ہے۔

(٤) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ
اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ
ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِيْ
لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ
[illegible] اَهْلِ الْجَنَّةِ [illegible] اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَزَادَ [illegible] فَقَالَ اِذَا وَقَعَتِ النُّطْفَةُ صَارَتْ
فِي الرَّحِمِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَقَةً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَكُوْنُ مُضْغَةً [illegible] يَوْمًا فَاِذَا بَلَغَتْ اَنْ تُخْلَقَ نَفْسًا
بَعَثَ اللّٰهُ [illegible] يُصَوِّرُهَا [illegible] بَيْنَ اُصْبَعَيْهِ فَيَخْلِطُ فِيْ مُضْغَةٍ ثُمَّ يَعْجِنُهٗ ثُمَّ يُصَوِّرُهَا ثُمَّ يُؤْمَرُ
فَيَقُوْلُ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ [illegible] وَمَا رِزْقُهٗ وَمَا اَثَرُهٗ وَمَا مَصَائِبُهٗ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ فَيَكْتُبُ [illegible] فَاِذَا مَاتَ
الْجَسَدُ [illegible] حِيْنَئِذٍ [illegible] ذٰلِكَ [illegible] النُّطْفَةُ الْمَاءُ الْقَلِيْلُ وَالْكَثِيْرُ وَالْمُرَادُ بِهٖ هٰهُنَا الْمَنِيُّ وَالْعَلَقَةُ الدَّمُ
الْجَامِدُ وَالْمُضْغَةُ الْقِطْعَةُ الصَّغِيْرَةُ مِنَ اللَّحْمِ بِقَدْرِ مَا يُمْضَغُ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حدیث بیان
کی ہمسے رسول اللہ علیہ وسلم نے اور حالانکہ وہ سچے تصدیق کیے گئے ہیں کہ مقرر ہے آدمی نطفہ اُسکی ماں کے پیٹ میں
چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہوتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر
خدا فرشتے کو اُسکی طرف چار باتوں کے ساتھ بھیجتا ہے یعنی اسکو حکم کرتا ہے کہ اُسکی روزی لکھتا ہے کہ محتاج ہوگا یا مالدار
اور اسکی عمر لکھتا ہے کہ اتنے سال زندہ رہے گا اور اسکے عمل لکھتا ہے کہ کیا کریگا اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا
بدبخت دوزخی ہوگا پھر اسمین روح پھونکتا ہے سو قسم ہے اوسکی جسکے سوائے کوئی لائق بندگی کے نہین کہ بیشک تم لوگون میں
کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوسکے اور بہشت کے درمیان ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے
پھر تقدیر کا لکھا اُسپر غالب آجاتا ہے سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ مین جاتا ہے اور بیشک تم لوگون میں
کوئی دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اُسکے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اسپر
غالب آتا ہے سو وہ بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت مین جاتا ہے نسائی کے سوائے پانچون اسکے راوی مین

اور زرین نے زیادہ کیا ہے کہ جب نطفہ واقع ہوتا ہے تو چالیس دن رحم مین اُترتا ہے پہر چالیس دن لہو کی پھٹکی
ہوجاتا ہے پہر چالیس دن بوٹی بن جاتا ہے پہر جب اس حد کو پہونچے کہ اُس سے جی پیدا کیا جاوے تو خدا اُسکی طرف
فرشتے کو بہیجتا ہے جو اُسکی صورت مورت بناوے تو فرشتے اپنی دو انگلیون کے درمیان مٹی لاتا ہے اور اُسکو اُس بوٹی
مین ملاتا ہے پہر اُسکو گوندہتا ہے پہر اُسکی صورت بناتا ہے جیسے اُسکو حکم کرتا ہے پہر کہتا ہے یعنی عرض کرتا ہے کہ کیا
مرد ہوگا یا عورت بدبخت ہوگا یا نیک بخت اور اُسکی عمر کتنی ہوگی اور اسکا رزق کتنا ہوگا اور اسکا نشان کیا ہوگا اور اُسکو
کیا کیا مصیبتین پیش آئینگی پہر اللہ فرماتا ہے اور فرشتہ لکہتا ہے پہر جب جسم مرجاتا ہے تو دفنایا جاتا ہے جہان سے مٹی
لی گئی نطفہ کہتے ہین پانی کو تہوڑا ہو یا بہت اور مراد اس جگہ منی ہے اور علقہ جمے ہوے لہو کو کہتے ہین اور مضغہ گوشت
کا تہوڑا سا ٹکڑا ہے بقدر اسکے کہ چبایا جاتا ہے۔

(۵) **وَعَنْ** عامر ابن واثلة قال سمعت عبد الله بن مسعود رض يقول الشقي من شقي في بطن امه والسعيد من وعظ بغيره فاتى رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقال له حذيفة فحدثه بقول ابن مسعود فقال وكيف يشقى رجل بغير عمل قال اتعجب من ذلك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا مر بالنطفة ثنتان واربعون ليلة بعث الله اليها ملكا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها وعظامها ثم قال يا رب اذكر ام انثى فيقضي ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يقول يا رب اجله فيقضي ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يخرج الملك بالصحيفة في يده فلا يزيد على ذلك شيئا ولا ينقص اخرجه مسلم **ترجمہ** عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہا کہ مین نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہتے تہے کہ بدبخت وہ ہے جو اپنی مان کے پیٹ سے بدبخت ہوا اور نیک بخت وہ ہے جو غیر کے حال کو دیکہہ کر نصیحت پکڑے پہر عامر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صحابی کے پاس آیا جنکا نام حذیفہ تہا اور ان سے ابن مسعود کا قول بیان کیا سو کہا کہ کس طرح بدبخت ہوا بغیر عمل کے حذیفہ نے کہا کیا تو اس سے تعجب کرتا ہے سو تحقیق مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ جب نطفے پر بیالیس رات گذرتے ہین تو خدا اسکی طرف فرشتے کو بہیجتا ہے وہ اُسکی تصویر کہینچتا ہے اور اُسکا کان اور آنکہہ اور چمڑا اور گوشت بناتا ہے پہر عرض کرتا ہے اے رب کیا مرد ہوگا یا عورت سو تیرا رب حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور فرشتہ حکم لکہہ لیتا ہے پہر عرض کرتا ہے اے رب اُسکی عمر کتنی ہے سو حکم کرتا ہے تیرا رب جو چاہتا ہے اور فرشتہ لکہہ لیتا ہے پہر کہتا ہے اے رب اسکا رزق کیا ہے تو حکم کرتا ہے تیرا رب جو چاہتا ہے اور فرشتہ حکم الہی لکہہ لیتا ہے پہر فرشتہ کاغذ ہاتہہ مین لیکر نکلتا ہے پہر اسمین نہ بڑہاتا ہے نہ گہٹاتا ہے مسلم اسکے راوی ہین۔

(۶) **وَعَنْ** ابن مسعود رض قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما فقال لا يعدي شيء شيئا فقال اعرابي يا رسول الله ما بال الابل يكون بها بعير الاجرب الحشفة فيجربها كلها فقال صلى الله عليه وسلم فمن اعدى الاول لا عدوى ولا صفر ان الله خلق كل نفس وكتب حياتها وموتها ورزقها ومصائبها ومعائبها اخرجه الترمذي **ترجمہ**

تَعَالٰی وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُہٗ اِسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا قَضَی اللّٰہُ تَعَالٰی اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نیک بختی سے ہے یہ بات کہ خدا کی تقدیر پر راضی ہووے اور آدمی کی بدبختی سے ہے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ نہ کرے اور آدمی کی بدبختی سے ہے یہ بات کہ خدا کے تقدیر سے ناراض ہو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مضبوط ایمان والا خدا کے نزدیک بہتر اور محبوب تر ہے کمزور اور سست ایماندار سے اور ہر ایماندار میں خیر اور بہتری ہے حرص کر اس چیز کی جو تجھکو نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز ہو کر نہ بیٹھ جا اور اگر تجھے کچھ مصیبت پہونچے تو یوں نہ کہہ کہ اگر میں فلانہ کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا لیکن کہو کہ خدا نے اسیطرح مقدر کیا تھا اور جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ حُکْمِ الْاَطْفَالِ

چوتھی فصل

لڑکوں کے حکم کے بیان میں ہے

(۱) **عَنْ** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ تُوُفِّیَ صَبِیٌّ فَقُلْتُ طُوْبٰی لَہٗ عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْنَ اَنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِھٰذِہٖ اَھْلًا وَّلِھٰذِہٖ اَھْلًا اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکا فوت ہوا تو میں نے کہا اسکو خوشی ہو جیو کہ بہشت کی چڑیوں سے ایک چڑیا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا اور دوزخ کو پیدا کیا پھر بہشت والے پیدا کیے اور دوزخ والے پیدا کیے مسلم ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِذْ خَلَقَھُمْ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کافروں کی اولاد کا حکم پوچھا تو فرمایا کہ جب خدا نے انکو پیدا کیا تو وہ دانا تر ہے جو عمل کرتے ترمذی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ **ف** یعنی توقف ہے

(۳) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

فقال انت الذی اخرجت الناس من الجنۃ بذنبک واشقیتہم فقال آدم یا موسی انت الذی اصطفاک اللہ

برسالتہ وبکلامہ اتلومنی علی امر کتبہ اللہ علی قبل ان یخلقنی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحج آدم موسی

اخرجہ النسائی لا انہ فی المحاجۃ نحو دلالۃ و المخاصمۃ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا بحث کی آدم سے موسے نے سو کہا کہ تو وہی ہے جسنے اپنے گناہ کے سبب لوگون کو بہشت سے نکالا اور انکو بدبخت کیا

تو آدم نے موسے سے کہا کہ تو وہی ہے کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری اور کلام سے برگزیدہ کیا پھر تو مجکو ملامت کرتا ہے

اور الزام دیتا ہے اُس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکہا تھا میرے پیدا کرنے سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا تو غالب آئے آدم موسے پر نسائی کے سوا جنہون نے اسکے راوی دیئے ہین اور محاجہ کے معنی مین لڑنا اور جہگڑنا۔

(۴) **وعن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی یا رب ارنا آدم الذی اخرجنا

ونفسہ من الجنۃ فاراہ اللہ آدم فقال انت ابونا آدم فقال لہ آدم نعم فقال انت الذی نفخ اللہ فیک من روحہ وعلمک الاسماء کلہا

وامر الملائکۃ فسجدوا لک قال نعم قال فما حملک علی ان اخرجتنا ونفسک من الجنۃ فقال

لہ آدم ومن انت قال انا موسی قال انت نبی بنی اسرائیل الذی کلمک اللہ

من وراء الحجاب لم یجعل بینک وبینہ رسولا من خلقہ قال نعم قال فما وجدت ان ذلک کان فی کتاب اللہ

قبل ان اخلق قال بلی قال فیم تلومنی فی شیء سبق من اللہ تعالی فیہ القضاء قبلی قال صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک

فحج آدم موسی فحج آدم موسی اخرجہ ابوداود **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ

وسلم نے فرمایا کہ موسے نے کہا اے رب ہمکو آدم دکہلا جسنے ہمکو اور اپنے تئین بہشت سے نکالا تو خدا نے انکو آدم دکہلا

سو کہا کہ تم ہی ہو باپ آدم سو کہا کہ ہان پہر کہا تو وہی ہے کہ تجہین اللہ نے اپنی روح پہونکی اور تجکو سب چیزون کے نام

بتلائے اور فرشتون کو حکم کیا تو انہون نے تجکو سجدہ کیا آدم نے کہا کہ ہان تو کہا کہ تجکو کیا باعث ہوا کہ تو نے ہمکو اور

اپنے تئین بہشت سے نکالا آدم نے کہا کہ تو کون ہے کہا کہ مین موسے ہون کہا کہ تو وہی ہے جسکو خدا نے اپنی پیغمبری

سے برگزیدہ کیا تو نبی ہے بنی اسرائیل کا پیغمبر ہے کہ تجسے خدا نے پس پردہ کلام کیا اور تیرے اور اپنے درمیان اپنی مخلوق

سے کوئی ایلچی نہ ٹہیرایا کہا کہ ہان مین وہی ہون کہا کیا تو نے نہین پایا کہ یہ خدا کی کتاب مین لکہا ہوا تہا میرے پیدا

ہونے سے پہلے کہا کہ کیون نہین کہا تو کیا تو مجکو ملامت کرتا ہے اُس کام پر جو خدا کی تقدیر مین لکہا تہا میرے

پیدا ہونے سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت غالب ہوئے آدم موسے پر غالب ہوئے آدم موسی پر یہ

ابوداود سے راوی ہین **ف** یہ گفتگو حضرت موسے کی انتقال کے بعد عالم ارواح مین ہوئے اور یہ ثابت نہین ہوتا

کہ آدمی اپنے گناہون کو تقدیر کے حوالے کرے اور آپ کو بے قصور سمجہے اسواسطے کہ جب تک حضرت آدم اس عالم

مین زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اور عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین ہے۔

اَلفَصلُ الخَامِسُ فِی ذَمِّ القَدَرِیَّۃِ

پانچوین فصل قدریہ کی مذمت کے بیان مین

(۱) عَنْ حُذَیْفَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ لِکُلِّ اُمَّۃٍ مَجُوْسٌ وَمَجُوْسُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ اَنْ لَا قَدَرَ فَمَنْ مَاتَ مِنْھُمْ فَلَا تَشْھَدُوْا جَنَازَتَہٗ وَمَنْ مَرِضَ مِنْھُمْ فَلَا تَعُوْدُوْہُ وَھُمْ شِیْعَۃُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُلْحِقَھُمْ بِالدَّجَّالِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَلَہٗ فِیْ رِوَایَۃٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا اَلْقَدَرِیَّۃُ مَجُوْسُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ وَلَہٗ اَیْضًا فِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ مَرْفُوْعًا لَا تُجَالِسُوْا اَھْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْھُمْ بِالْکَلَامِ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کیواسطے مجوس مین اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ تقدیر کچھہ نہین سو جو انمین سے مرجائے اسکے جنازے مین نہ جاؤ اور جو بیمار ہو جائے اسکی بیمار پرسی نکرو اور وہ دجال کا گروہ ہے اور اللہ پر حق ہے کہ انکو دجال کے ساتھ ملا وے ابوداؤد نے روایت کی ہین اور اوسکی ایک روایت مین مرفوع آیا ہے کہ قدریہ اس امت کے مجوسی ہین اگر بیمار ہوون تو انکی خبر نہ پوچھو اور اگر مر جاوین تو انکے جنازے مین نہ جاؤ اور نیز اوسکی ایک روایت مین ہے مرفوعا آیا ہے کہ قدریون کے پاس نہ بیٹھو اور پہلے ان سے کلام نکرو۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاِسْلَامِ نَصِیْبٌ اَلْمُرْجِئَۃُ وَالْقَدَرِیَّۃُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلْقَدَرِیَّۃُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ الْخَیْرُ مِنَ اللّٰہِ وَالشَّرُّ مِنَ الْاِنْسَانِ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یُرِیْدُ اَفْعَالَ الْعُصَاۃِ وَالْمُرْجِئَۃُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا یَضُرُّ مَعَ الْاِیْمَانِ مَعْصِیَۃٌ وَھُمْ ضِدَّ الْقَدَرِیَّۃِ فَاِنَّ مَذْھَبَھُمْ تَخْلِیْدُ صَاحِبِ الْکَبِیْرَۃِ فِی النَّارِ اِذَا لَمْ یَتُبْ مِنْھَا وَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا وَکِلَاھُمَا مُخَالِفَانِ لِاَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین دو قسم کے لوگ ہین جو اسلام سے بےنصیب مین مرجیہ اور قدریہ ترمذی نے اسکو روایت کی ہین قدریہ وے لوگ ہین جو کہتے ہین کہ خیر اللہ کی طرف سے ہے اور بدی آدمی کی طرف سے ہے اور کہتے ہین کہ اللہ تعالی گناہ گارون کے کامون کا ارادہ نہین کرتا بلکہ وہ بلا ارادہ خدا کے ان سے صادر ہوتے ہین اور مرجیہ وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ ایمان کے ساتھہ کوئی گناہ ضرر نہین کرتا یعنے ایماندار خواہ کتنے ہی گناہ کرے اسکے ایمان مین کچھہ نقصان نہین ہوتا اور وہ قدریہ کے مخالف ہین اسواسطے کہ قدریہ کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص کبیرہ گناہ کرے وہ ہمیشہ دوزخ مین رہے گا جبکہ اس سے توبہ نہ کرے اگرچہ مومن ہو اور یہ دونو گروہ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہین۔

(۳) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عُمَرَ رض فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ لِرَجُلٍ مِنْ اَھْلِ الشَّامِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض اِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ التَّکْذِیْبَ بِالْقَدَرِ فَاِنْ کَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْہُ مِنِّیْ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

ندہ قوتُ یومِہٖ فکانّما حِیزت لہُ الدُّنیا بحذافیرِھا اخرجہ الترمذی قولہ آمنا فی سِربہٖ ای فی نفسہٖ والحذ
برا علی شیءٍ ونواحیہٖ واحدھا حذفار یقال اعطاہ الدنیا بحذافیرِھا ای باسرِھا **ترجمہ** عبید اللہ بن محصن خطمی
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو اپنی جان کا امن اور بدن کا آرام ہو اسکے پاس ایک دن گذارہ
موجود ہو تو گویا کہ اسکے واسطے تمام دنیا جمع کی گئی یعنے اسکو تمام دنیا مل گئی ترمذی اسکے راوی ہین فی سربہ یعنی اپنی ذات
مین اور حذافیر اونچی طرف اور کنارون کو کہتے ہین اسکا واحد حذفار ہے عرب کہتے ہین اعطاہ الدنیا بحذافیرہا یعنے
اسکو تمام دنیا دیدی۔

۲۔ **وَعَنْ** عثمانَ قال قال رسولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہِ وسلّم لیس لابنِ آدمَ حقٌّ فی سِوی ھٰذہِ الخصالِ بیتٌ
یسکنہ وثوبٌ یواری بہٖ عورتہٗ وجلفُ الخبزِ والماءِ اخرجہ الترمذی الجِلف الخبز وحدہٗ لا ادام معہٗ وقیل ھو
الخبز الغلیظ الیابس **ترجمہ** عثمان سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تین چیزون کے سواے اور
ابن آدمی کا حق نہین ایک گھر جسمین رہے اور ایک کپڑا جس سے بدن ڈھانکے اور سوکھی روٹی اور پانی ترمذی اسکے راوی
ہین اور جلف خالی روٹی کو کہتے ہین جسکے ساتھ سالن نہو اور بعضون نے کہا کہ موٹی خشک روٹی کو کہتے ہین۔

۳۔ **وَعَنْ** فضالۃَ بنِ عُبید انہٗ قال قال رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہِ وسلّم طوبٰی لمن ھُدِیَ الی الاسلامِ وکان عیشہٗ
کفافًا وقنع اخرجہ الترمذی **ترجمہ** فضالہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اوسکے واسطے
جسکو اسلام کی طرف ہدایت ہوئی اور اسکی گذران بقدر قوت کے ہو اور قناعت کرے ترمذی اسکے راوی ہین۔

۴۔ **وَعَنْ** ابی سعیدٍ الخدری قال ان ناسًا من الانصارِ سالوا رسولَ اللّٰہ فاعطاھم ثم سالوہ فاعطاھم حتی اذا
نفِد ما عندہٗ قال ما یکون عندی من خیرٍ فلن ادخرہٗ عنکم ومن یستعفف یعفّہ اللّٰہ ومن یستغن یُغنہ اللّٰہ ومن
یتصبّر یصبّرہ اللّٰہ وما اُعطی احدٌ عطاءً ھو خیرٌ لہٗ واوسع من الصبرِ اخرجہ الستۃ الا الترمذی قال رزین رحمۃ اللّٰہ تعالٰی
قد افلح من اسلم ورُزق کفافًا وقنعہ اللّٰہ بما اٰتاہ وھٰذہ الزیادۃ رزین اخرجہا مسلم والترمذی من روایۃ ابن
عمرو بن العاص واللّٰہ اعلم الکفاف الذی لا یفضل عن الحاجۃ ولا ینقص **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ
بعضے انصاری صحابیون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا حضرت نے انکو دیا پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا یہانتک کہ
سب حضرت کے پاس کچھ باقی نہ رہا تو فرمایا کہ جو مال میرے پاس ہوگا اسکو مین تم سے چھپا کر جمع نہ کرونگا اور جو شخص
سوال اور حرام کامون سے آپ کو بچاوے پرہیزگار رہنے کے ارادے پر تو خدا اسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا
سے بے پرواہی کی نیت رکھیگا تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص مصیبت میں
صبر کریگا تو خدا اسکو سچا صابر کر دیگا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسی کو نعمت نہین ملی جستون اسکے
راوی ہین اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ البتہ مراد کو پہونچا جو مسلمان ہوا اور اسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور

خدا نے اُسکو قناعت دیا اور یہ قناعت نصیب کی مین کہتا ہون کہ اس زیادت کو مسلم ترمذی نے ابن عمرو بن عاص کی روایت سے بیان کیا ہے اور کفاف اُسکو کہتے ہین جو حاجت زائد نہو اور نہ کم **ف** یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خوبدلی ممکن ہے لیکن دل بدخو چہوڑانے مین محنت کرنی پڑتی ہے۔

(۵) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ الْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ يَدُ الْمُعْطِي لِأَنَّهَا بِالْحَقِيقَةِ عَنْهُ عَلَى يَدِ السَّائِلِ صُورَةً وَمَعْنًى **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے آدم کے بیٹے کہ تیرا حاجت سے زیادہ مال کو خرچ کرنا تیرے واسطے بہتر ہے اور اوسکا بند رکھنا یعنی خرچ نہ کرنا تیرے واسطے بدتر ہے اور تجکو ضرورت کی قدر پر ملامت نہین اور اول اپنے اہل و عیال سے دینا شروع کر اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے مسلم ترمذی اسکے راوی ہین اور اونچا ہاتھ دینے والے کا ہاتھ ہے اسواسطے کہ وہ درحقیقت سائل کے ہاتھ سے اونچا ہے ظاہر اور باطن مین بھی۔

(۶) **وَعَنْ** عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْخِمَاصُ جَمْعُ خَمِيصٍ أَيِ الْخَالِيَاتُ الْبُطُونِ مِنَ الْغِذَاءِ وَالْبِطَانُ الشِّبَاعُ الْمُمْتَلِئَاتُ الْبُطُونِ **ترجمہ** عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم خدا پر توکل کرتے حق اوسکے توکل کا تو البتہ تمکو روزی دیتا جیسے پرندون کو روزی دیتا ہے صبح کو خالی پیٹ جاتے ہین اور شام کو پیٹ بہرکر آتے ہین ترمذی اسکے راوی ہین خماص جمع خمیص کی ہے جسکا پیٹ غذا سے خالی ہو اور بطان بہرے پیٹ والے کو کہتے ہین۔

غنی النفس
غنا النفس کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ الْعَرَضُ مَا يَتَمَوَّلُهُ الْإِنْسَانُ وَيَقْتَنِيهِ مِنَ الْمَالِ وَغَيْرِهِ **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے غنی ہونا تو حقیقت مین دل کی بے پرواہی ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین عرض وہ چیز ہے جسکو آدمی مال ٹہیراتا ہے اور حاصل کرے اسکو مال وغیرہ سے **ف** یعنے غنی اور تونگر اسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو بلکہ حقیقت مین غنی اور بے پرواہ قناعت والا ہے جسکا دل غنی ہے اسواسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کچہہ حاجت نہ رہے۔

اور اونہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج مسکین وہ نہین جسکو ایک دو لقمے اور ایک دو
چھوہارے کی طمع در بدر پھراوے حقیقت مین محتاج تو وہ ہے جو نہین پاتا اسقدر مال جو اوسکو بے پرواہ کردے اور نہ
اوسکا حال معلوم ہوسکے کہ اسپر صدقہ کیا جائے اور نہ وہ اٹھکر لوگون سے سوال کرتا ہو ترمذی کے سوا چھون
اسکے راوی ہین۔

اَلرِّضٰی بِالْقَلِیْلِ
تھوڑے پر راضی ہونیکا بیان

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْہُ فَذٰلِکَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ فِیْ رِوَایَةٍ قَالَ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَةَ رَحِمَہُ اللّٰہُ کُنْتُ اَصْحَبُ الْاَغْنِیَاءَ فَمَا کَانَ اَحَدٌ اَکْثَرَ ھَمًّا مِنِّیْ کُنْتُ اَرٰی دَابَّةً خَیْرًا مِنْ دَابَّتِیْ وَثَوْبًا خَیْرًا مِنْ ثَوْبِیْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ صَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ اَلْاِزْدِرَاءُ اَلْاِحْتِقَارُ وَالْعَیْبُ وَالْاِنْتِقَاصُ۔ **ترجمہ** ابوہریرہ رض
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی اور دیکھے اوسکو جو اوس سے مال اور پیدائش مین زیادہ
ہو یعنے اور اوسکو پر مال و دولت جو معلوم ہوا تو چاہیے کہ نظر کرے اوسکو جو اوس سے کمتر ہو سو یہ تمہارے حق مین بہتر
کہ تم خدا کی نعمت کو حقیر نہ جانو جو تمپر عطا کی **ف** یعنے جو لوگ تم سے مال اور تندرستی مین کمتر ہین انکے حال کو دیکھو تاکہ خدا کا
شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تم سے افضل ہون اونکو نہ دیکھو کہ نہین تو ناشکری زبان سے نکلے گی
شیخین ترمذی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے رزین نے اپنی روایت مین کہ عون بن عبد اللہ نے کہا کہ مین مالدارون
سے صحبت رکھتا تھا سو مجھسے زیادہ تر فکر مند کوئی نہ تھا اونہین کوئی نہ تھا مین جو چوپایہ دیکھتا اپنے چوپایہ سے بہتر دیکھتا
تھا اور کپڑا بہتر اپنے کپڑے سے بہتر دیکھتا تھا پھر جب مین نے یہ حدیث سنی تو مینے محتاجون کی صحبت اختیار کی
اور مین نے آرام پایا یعنے اسواسطے کہ رشک جاتا رہا ازدراء کے معنے ہین احتقار و عیب اور نقص۔

ذَمُّ الْمَسْئَلَةِ
سوال کی مذمت کا بیان

(۱) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِاَحَدِکُمْ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ وَلَیْسَ بِوَجْھِہٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ اَلْمُزْعَةُ اَلْقِطْعَةُ مِنَ اللَّحْمِ صَغِیْرَةً کَالنُّتْفَةِ مِنَ الشَّیْءِ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی ہمیشہ مانگا کرتا ہے یہانتک کہ ملے گا اللہ سے یعنے قیامت مین اور حالانکہ اوسکے
چہرے پر گوشت کی بوٹی نہوگی شیخین نسائی اسکے راوی ہین مزعہ گوشت کے چھوٹے ٹکڑے کو کہتے ہین۔

(۲) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَسَائِلُ کُدُوْحٌ یَکْدَحُ بِھَا الرَّجُلُ وَجْھَہٗ فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰی عَلٰی وَجْھِہٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَکَہٗ اِلَّا اَنْ یَّسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ فِیْ اَمْرٍ لَا یَجِدُ مِنْہُ بُدًّا اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْکُدُوْحُ اَلْخُمُوْشُ وَسُؤَالُ السُّلْطَانِ قِیْلَ اَرَادَ بِہٖ اَنْ یَّطْلُبَ حَقَّہٗ مِنْ بَیْتِ الْمَالِ۔ **ترجمہ** سمرہ بن جندب رض

خدا نے اسکو قناعت دیا اور یہ قناعت نصیب کی مین کہتا ہون کہ اس زیادت کو مسلم ترمذی نے ابن عمرو بن عاص کی روایت سے بیان کیا ہے اور کفاف اسکو کہتے ہین جو حاجت زیادہ نہو اور نہ کم **ف** یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خوبدلی ممکن ہے لیکن دل بدخو ہو جانے مین محنت کرنی پڑتی ہے۔

(۵) **وَعَنْ** اَبِی اُمَامَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاِنْ تُمْسِکْہُ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْیَدُ الْعُلْیَا ھِیَ الْیَدُ الْمُعْطِی لِاَنَّھَا بِالْحَقِیْقَۃِ تَعْلُوْ عَلٰی یَدِ السَّائِلِ صُوْرَۃً وَّمَعْنًی **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے آدم کے بیٹے اگر تو حاجت سے زیادہ مال کو خرچ کرتا تیرے واسطے بہتر ہے اور اوسکا بند رکھنا نہ خرچ کرنا تیرے حق مین بدتر ہے اور تجکو بقدر قوت پر ملامت نہین اور اول اپنے اہل عیال سے دینا شروع کر اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے مسلم ترمذی اسکے راوی ہین اور اونچا ہاتھ دینے والے کا ہاتھ ہے اسواسطے کہ وہ درحقیقت سائل کے ہاتھ سے اونچا ہے ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی۔

(۶) **وَعَنْ** عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلْخِمَاصُ جَمْعُ خَمِیْصٍ اَلْخَالِیَاتُ الْبُطُوْنِ مِنَ الْغِذَاءِ وَالْبِطَانُ الشِّبَاعُ الْمُمْتَلِئَاتُ الْبُطُوْنِ **ترجمہ** عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم خدا پر توکل کرتے حق اوسکے توکل کا تو البتہ تمکو روزی دیتا جیسے پرندون کو روزی دیتا ہے صبح کو خالی پیٹ جاتے ہین اور شام کو پیٹ بھرکر آتے ہین ترمذی اسکے راوی ہین خماص خمیص کی جمع ہے اوسکو کہ جسکا پیٹ غذا سے خالی ہو اور بطان بھرے پیٹ والے کو کہتے ہین۔

غِنَی النَّفْسِ غنائے نفس کا بیان	**عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْعَرَضُ مَا یَقْتَنِیْہِ الْاِنْسَانُ مِنَ الْمَالِ وَغَیْرِہٖ **وَعَنْہُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ

تَرُدُّہُ اللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰکِنَّ الْمِسْکِیْنَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُّغْنِیْہِ وَلَا یُفْطَنُ بِہٖ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْہِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْأَلَ النَّاسَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے غنی ہونا تو حقیقت مین دل کی بے پرواہی ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین عرض وہ چیز ہے جسکو آدمی مال جمع اپنا درحاصل کرے اسکو مال وغیرہ سے **ف** یعنے غنی اور تونگر اسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو بلکہ حقیقت مین غنی اور بے پرواہ قناعت والا ہے جسکا دل غنی ہے اسواسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کچھہ حاجت نہ رہے۔

آور اونہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج مسکین وہ نہین جسکو ایک دو لقمے اور ایک دو چھوہارے کی طمع در بدر پہراوے حقیقت مین محتاج تو وہ ہے جو نہین پاتا اسقدر مال جو اوسکو بے پرواہ کردے اور نہ اوسکا حال معلوم ہوسکے کہ اسپر صدقہ کیا جاے اور نہ وہ اٹھہ کر لوگون سے سوال کرتا ہو ترمذی کے سواے چھہون اسکے راوی ہین۔

الرضی بالقلیل
تہوڑے پر راضی ہونیکا بیان

عن ابی هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله وسلم اذا نظر احدكم الى من فضل عليه في المال والخلق فلينظر الى من هو اسفل منه فذلك احدر ان لا تزدروا نعمة الله عليكم اخرجه الشيخان والترمذي وزاد رزين في رواية قال عون بن عبد الله بن عتبة رحمه الله كنت اصحب الاغنياء فما كان احد اكثر هما مني كنت ارى دابة خيرا من دابتي وثوبا خيرا من ثوبي فلما سمعت هذا الحديث صحبت الفقراء فاسترحت الازدراء الاحتقار والعيب والانتقاص۔ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی اوسکو دیکھے جو اوس سے مال اور پیدایش مین زیادہ ہو یعنے اور اوسکو اپنا مال وحال حقیر معلوم ہوا تو چاہیے کہ نظر کرے اوسکو جو اوس سے کمتر ہو سو یہ تمہارے حق مین بہتر ہے کہ تم خدا کی نعمت کو حقیر نہ جانو جو تمپر عطا کی **ف** یعنے جو لوگ تمسے مال اور تندرستی مین کمتر ہین انکے حال کرو تاکہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون انکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلے گی شیخین ترمذی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے رزین نے اپنی روایت مین کہ عون بن عبد اللہ نے کہا کہ مین مالدارون سے صحبت رکہتا تھا سو مجھسے زیادہ تر فکر مین کوئی نہین کوئی نہ تھا چوپایہ اغیار کا اپنے چوپایے سے بہتر دیکہتا تھا اور کپڑا بہتر اپنے کپڑے سے بہتر دیکہتا تھا جب مین نے یہ حدیث سنی تو مینے محتاجون کی صحبت اختیار کی اور مین نے آرام پایا یعنے اسواسطے کہ رشک جاتا رہا ازدرا کے معنی ہین احتقار و عیب اور نقص۔

ذم المسئلة
سوال کی مذمت کا بیان

(١) عن ابن عمر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال المسئلة باحدكم حتى يلقى الله وليس بوجهه مزعة لحم اخرجه الشيخان والنسائي المزعة القطعة من اللحم صغيرة كالنتفة من شئ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی ہمیشہ مانگا کرتا رہے یہانتک کہ ملے گا اللہ سے یعنے قیامت مین اور حالانکہ اسکے چہرے پر گوشت کی بوٹی نہوگی شیخین نسائی اسکے راوی ہین مزعہ گوشت کے چہوٹے ٹکڑے کو کہتے ہین۔

(٢) وعن سمرة بن جندب رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل كدوح يكدح بها الرجل وجهه فمن شاء ابقى على وجهه ومن شاء ترك الا ان يسأل ذا سلطان في امر لا يجد منه بدا اخرجه اصحاب السنن الكد وح الخموش وسؤال السلطان قيل اراد به ان يطلب حقه من بيت المال۔ **ترجمہ** سمرہ بن جندب رض

سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کرنا زخم ہیں کہ اس سے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے
سو جو چاہے اپنے چہرے پر قائم رکھے اور جو چاہے ترک کرے مگر آدمی بادشاہ سے کسی ضروری کام سوال کرے
تو عیب نہیں ہے صحیح نسائی اسکے راوی ہیں کدوح چہرے کو کہتے ہیں اور بادشاہ سے سوال یہ ہے کہ اپنا حق بیت المال
کا اس سے مانگے۔

(۳) وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاہُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَہٗ عَلٰی اُسْکُفَّۃِ الْبَابِ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْمَسْأَلَۃِ مَا مَشٰی اَحَدٌ اِلٰی اَحَدٍ یَسْأَلُہٗ شَیْئًا اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ۔
ترجمہ عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حضرت نے اسکو دیا پھر جب اس نے اپنا پاؤں دروازے کی چوکھٹ کی لکڑی پر رکھا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تم جانتے جسقدر کہ سوال میں گناہ ہے تو کوئی کسی طرف مانگنے کو نہ جاتا نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنِ الزُّبَیْرِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ اَحْبُلَہٗ ثُمَّ یَاْتِیَ الْجَبَلَ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَۃٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰی ظَہْرِہٖ فَیَبِیْعَہَا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ
ترجمہ زبیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیاں لیوے پھر پہاڑ میں جا پھرے اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاوے پھر اسکو بیچ کر اپنی آبرو رکھے تو یہ اسکے حق میں بہتر ہے اس سے کہ لوگوں سے سوال کرے اسکو دیویں یا نہ دیویں بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ ثَوْبَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّتَکَفَّلُ لِیْ اَنْ لَّا یَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا اَتَکَفَّلُ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ ثَوْبَانُ رض اَنَا فَکَانَ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ثوبان رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ضامن ہو میرے لیے اس بات کا کہ لوگوں سے سوال نہ کرے کسی سے کچھ نہ مانگے تو میں اسکے لیے بہشت کا ضامن ہوتا ہوں تو ثوبان نے کہا کہ میں اس بات کا ضامن ہوتا ہوں پھر وہ کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْاَلَۃِ فَوَاللّٰہِ لَا یَسْاَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا فَتُخْرِجَ لَہٗ مَسْاَلَتُہٗ مِنِّیْ شَیْئًا وَاَنَا لَہٗ کَارِہٌ فَیُبَارَکَ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتُہٗ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ اَلْاِلْحَافُ اَلْاِلْحَاحُ فِی الْمَسْاَلَۃِ وَالْاِکْثَارُ مِنْہَا **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم میں کوئی مجھسے مانگے گا اور مجھکو ناخوش کرکے کچھ پاویگا تو جو میں اسکو دونگا اس میں برکت نہو گی یعنے وہ مال بے برکت ہوگا مسلم نسائی اسکے راوی ہیں الحاف کے معنی ہیں سوال میں پیچھا کرنا اور بہت چمٹ کر مانگنا **ف** معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصاً چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہے

(٧) وَعَنْ اِبْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ اَبَاهُ رضہ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَسْأَلُ فَقَالَ لَا وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِيْنَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن فراسی سے روایت ہی کہ اُسنے باپنے کہا یا رسول اللہ مین سوال کرون فرمایا کہ نہ اور اگر تو لاچار ہو تو نیکون سے سوال کر ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔

(٨) وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِيْ وَجْهِهِ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگون سے سوال کرے اور حالانکہ اسکے پاس اسقدر مال ہو جو اسکو بے پرواہ کرے تو وہ قیامت کے دن آویگا اس حال مین کہ اسکے سوال کے سبب اسکے چہرے مین زخم ہوگا کسی نے کہا اور کسقدر مال اسکو غنی بے پرواہ کرتا ہے فرمایا کہ پچاس درہم یا اسکی قیمت سونا یعنے جسکے پاس اسقدر پہونچ جاوے وہ غنی ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جو آدمی لوگون سے مانگے تو سوائے اسکے کچھ نہین کہ وہ انگارا مانگتا ہے سو خواہ کم طلب کرے یا زیادہ مسلم اسکے راوی ہین۔

(١٠) وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ رضہ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْأَلُهُ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلْحَمَالَةُ بِفَتْحِ الْحَاءِ اَنْ يَقَعَ حَرْبٌ بَيْنَ فَرِيْقَيْنِ فَيَقَعُ بَيْنَهُمْ قَتْلٌ فَيَدْخُلُ رَجُلٌ بَيْنَهُمْ وَيَتَحَمَّلُ دِيَاتِ الْقَتْلٰى مِنْ عِنْدِهِ طَلَبًا لِلصُّلْحِ وَاتِّقَاءً لِلْفِتْنَةِ وَالْجَائِحَةُ الْآفَةُ الَّتِيْ تَعْرِضُ لِلْاِنْسَانِ فَيَذْهَبُ مَالُهُ وَيَصِيْرُ فَقِيْرًا اِلَى النَّاسِ وَالْقِوَامُ مَا يَقُوْمُ بِهِ اَمْرُ الْاِنْسَانِ مِنْ مَالٍ وَنَحْوِهِ وَالسِّدَادُ بِكَسْرِ السِّيْنِ مَا يُسَدُّ بِهِ وَالسُّحْتُ الْحَرَامُ سُمِّيَ بِهِ لِاَنَّهُ يَسْحَتُ الْبَرَكَةَ اَيْ يُذْهِبُهَا اَوْ لِاَنَّهُ يُهْلِكُ اٰكِلَهُ ترجمہ قبیصہ سے روایت ہے کہ مین نے ایک بوجھ اوٹھایا یعنی مین کسی کا مال ضامن ہوا تو مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تو ٹھیر جا جب زکوۃ مال ہمارے پاس آویگا تو ہم تجکو اوس سے دینگے پھر فرمایا کہ اے قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر اسکو جو تین قسم

کے آدمیون سے ہوا ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا یعنے کسی کا مال ضامن ہوا سو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اوتنا مال پاوے پھر باز رہے اور دوسرا وہ مرد ہے جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اوسکا مال برباد ہوگیا سو اوسکو بھی سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے موافق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کے سوا حاصل کرے۔ اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقے کی نوبت پہونچی یہانتک کہ اسکی قوم کی تین دانا آدمی کھڑے ہوکر گواہی دین کہ فلانے کو فاقہ کی نوبت پہونچی یعنے ہوگا ہے تو اسکو بھی سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے موافق مال حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی سدامق حاصل کرے اور ان تین کے سوائے سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے کہاتا ہے سوال کرنیوالا حرام ہے مسلم ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین مالہ ساتیہ پر حاشیہ یہ ہے کہ دو گروہ مین لڑائی واقع ہوا اور وہین لوگ قتل ہون تو ایک شخص یہ بات اپنی ذمہ لے لیوے کہ مین ان مقتولون کی دیت خون بہا اپنے پاس سے ادا کردونگا واسطے صلح طلب کرنیکے یا فتنہ فساد مٹانے کے اور جائحہ آفت کو کہتے ہین جو آدمی پر آپڑے اور اسکے مال کو برباد کرڈالے اور اسکو لوگون کی طرف محتاج کردے اور قوام وہ ہے جس سے آدمی کا کام قائم ہو مال اور مانند اسکی سے اور سداد ساتھ زیر سین کے وہ چیز ہے جو کفایت کرے اور سحت حرام ہے اور سکو سحت اسواسطے کہا گیا کہ یہ برکت کھودیتا ہے یا اپنے کہانے والے کو ہلاک کردیتا ہے۔

(۱۱) **وعن** انس رضی اللہ عنہ قال ان رجلا من الانصار اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فی بیتک شئی قال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ وقعب نشرب فیہ الماء فقال ائتنی بھما فاتاہ بھما فاخذھما صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من یشتری ھذین قال رجل انا اخذھما بدرھم قال رسول اللہ صلی من یزید علی درھم مرتین او ثلثا قال رجل انا اخذھما بدرھمین فاعطاھما ایاہ واخذ الدرھمین فاعطاھما الانصاری وقال اشتر باحدھما طعاما فانبذہ الی اھلک واشتر بالاخر قدوما فائتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال اذھب فاحتطب وبع ولا اربنک خمسة عشر یوما ففعل ثم جاء وقد اصاب عشرة دراھم فاشتری ببعضھا ثوبا وببعضھا طعاما فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا خیر لک من ان تجیء المسئلة نکتة فی وجھک یوم القیمة ان المسئلة لاتصلح الا لثلث لذی فقر مدقع اولذی غرم مفظع اولذی دم موجع اخرجہ ابوداؤد وھذا لفظہ والترمذی باختصار **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوال کرنے کو آیا تو فرمایا کہ کیا تیرے گہر مین کچھ چیز ہے اوس نے کہا کہ ہان اونٹ کی پشت کا ایک کمال ہے کچھ بچھا لیتے ہین اور کچھ بچھا لیتے ہین اور ایک پیالہ ہے جسمین ہم پانی پیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ دونون کو میرے پاس لے آ

وہ انکو آپ کے پاس لے گیا حضرت نے دونوں کو ہاتھ مین لیا اور فرمایا کہ کوئی انکو خریدتا ہے ایک مرد نے کہا کہ مین دونوں
کو ایک درہم سے لیتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی درہم سے زیادہ بھی دیتا ہے دو یا تین بار فرمایا ایک مرد
نے کہا کہ مین انکو دو درہم سے لیتا ہون حضرت نے دونوں اسکو بیچ دے اور دونوں درہم لے پھر وہ دونوں اس مرد کو دیے اور
فرمایا کہ ایک درہم سے اناج خرید کر اپنے گھر والون کے حوالے کر اور دوسرے سے کلہاڑی خرید کر میرے پاس لا وہ
کلہاڑی خرید کر کے آپکے پاس لایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسمین لکڑی باندھی یعنی لگائی اور فرمایا
کہ جا اور لکڑی لا اور بیچکر گذارہ کر اور پندرہ دن میرے سامنے نہ آیو اس نے کیا جو آپنے فرمایا پھر آیا اور حالانکہ اس نے دس
درہم پائے یعنی کمائے تھے تو اسنے کچھ درہمون سے کپڑا خریدا اور کچھ سے اناج لیا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ تیرے
واسطے بہتر ہے اس سے کہ سوال قیامت کے دن تیرے چہرے مین زخم ہو سو نہیں سوال کرنا حلال نہین مگر اسکے
واسطے جسکو فقر و فاقہ خاک مین ملاوے یا قرض رسوا کرے یا خون درد پہونچاوے یعنی خون بہا دینا لازم آوے ابوداؤد
اسکے راوی ہین اور ترمذی نے اسکو مختصر روایت کیا ہے۔

(۱۲) **وَعَنْ** حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رض قَالَ اَتَی اَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَاَخَذَ
بِطَرَفِ رِدَائِہٖ فَسَاَلَہٗ اِیَّاہُ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ فَذَھَبَ بِہٖ فَعِنْدَ ذٰلِکَ حُرِّمَتِ الْمَسْاَلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَلَا تَحِلُّ اِلَّا لِذِیْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ [illegible] وَمَنْ
سَاَلَ النَّاسَ لِیُثْرِیَ بِہٖ مَالَہٗ کَانَ خُمُوْشًا فِیْ وَجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَرَضْفًا یَاْکُلُہٗ مِنْ جَھَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْیُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ
فَلْیُکْثِرْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی [illegible]
وَجَاعِلُھَا فِیْ بَطْنِہٖ وَمَا ھِيَ اِلَّا [illegible] فَھُوَ [illegible] رَسُوْلُ اللّٰہِ [illegible]
[illegible] مَا اَتَی [illegible] قَالُوْا وَمَا [illegible]
وَالسَّوِيُّ التَّامُّ الْخَلْقِ السَّلِیْمُ مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ ھُوَ [illegible]
وَقِیْلَ ھُوَ سُوْءُ احْتِمَالِ الْفَقْرِ وَالْغُرْمُ [illegible] مَا تَکَلَّفْتَ بِہٖ وَالْمُفْظِعُ الشَّدِیْدُ الشَّنِیْعُ [illegible] اَنْ یَتَحَمَّلَ الْاِنْسَانُ
دِیَةً فَیَسْعٰی فِیْھَا حَتّٰی یُؤَدِّیَھَا اِلٰی اَوْلِیَاءِ الْمَقْتُوْلِ [illegible] عَنْہُ وَھُوَ [illegible] فَیُوْجِعُہٗ قَتْلُہٗ
وَالرَّضْفُ جَمْعُ رَضْفَةٍ وَھِيَ الْحِجَارَةُ الْمُحْمَاةُ **ترجمہ** حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ آپ عرفات مین کھڑے تھے تو اسنے آپکی چادر کا کونا پکڑا اور آپ سے سوال
کیا آپنے اوسکو دیا اور اپنے ساتھ لے گئے سو اوسی وقت سے سوال کرنا حرام ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ صدقہ حلال نہین مالدار بے پرواہ کو اور نہ قوت والے تندرست کو اور حلال نہین مگر اوسکے واسطے جسکو فقر خاک
مین ملاوے یا قرض رسوا کرے یا خون بہا لازم آوے اور جو مال جمع کرنے کے واسطے لوگون سے سوال کیے

کے آدمیون سے ہوا ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا یعنے کسی کا مال ضامن ہوا سو اوسکو سوال
کرنا حلال ہے یہانتک کہ اوتنا مال پاوے پہر باز رہے اور دوسرا وہ مرد ہے جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اُسکا
مال برباد ہوگیا سو اوسکو بہی سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے موافق حاصل کرے
یا یون فرمایا کہ زندگی کے سوا حاصل کرے۔ اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقے کی نوبت پہونچی یہانتک کہ اسکی قوم کی
تین دانا آدمی کہڑے ہوکر گواہی دین کہ فلانے کو فاقہ کی نوبت پہونچی یعنے ہوکا ہے تو اسکو بہی سوال کرنا حلال
ہے یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے موافق مال حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی سدا مق حاصل کرے اور
ان تین کے سوائے سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے کہاتا ہے سوال کرنیوالا حرام ہے مسلم ابوداؤد نسائی اسکے راوی
ہین حالہ ساتہ بر جاکے یہ ہے کہ دو گروہ مین لڑائی واقع ہوا اور اوسمین لوگ قتل ہوان تو ایک شخص یہ بات اپنے
ذمے لیوے کہ مین ان مقتولون کی دیت خون بہا اپنے پاس سے ادا کردونگا واسطے صلح طلب کرنیکے یا فتنہ
فرو کرنے کے اور جائحہ آفت کو کہتے ہین جو آدمی پر آپڑے اور اُسکے مال کو برباد کرڈالے اور اُسکو لوگون
کی طرف محتاج کردے اور قوام وہ ہے جس سے آدمی کا کام قایم ہو مال اور مانند اُسکی سے اور سداد ساتہ زیر سین
کے وہ چیز ہے جو کفایت کرے اور سحت حرام ہے اور سکو سحت اسواسطے کہا گیا کہ یہ برکت کہوے جاتا ہے یا اپنے
کہانے والے کو ہلاک کردیتا ہے۔

(۱۱) وَعَنْ انس قَالَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فِیْ بَیْتِکَ شَیْءٌ
قَالَ بَلٰی حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَہٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَہٗ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِیْہِ الْمَاءَ قَالَ اِئْتِنِیْ بِھِمَا فَاَتَاہُ بِھِمَا فَاَخَذَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْ ھٰذَیْنِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُھُمَا بِدِرْھَمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّزِیْدُ عَلٰی دِرْھَمٍ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُھُمَا بِدِرْھَمَیْنِ فَاَعْطَاھُمَا اِیَّاہُ وَاَخَذَ الدِّرْ
ھَمَیْنِ فَاَعْطَاھُمَا الْاَنْصَارِیَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِھِمَا طَعَامًا فَانْبِذْہُ اِلٰی اَھْلِکَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِیْ
بِہٖ فَاَتَاہُ بِہٖ فَشَدَّ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُوْدًا بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ اذْھَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَیَنَّکَ
خَمْسَةَ عَشَرَ یَوْمًا فَفَعَلَ ثُمَّ جَاءَ وَقَدْ اَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاھِمَ فَاشْتَرٰی بِبَعْضِھَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِھَا طَعَامًا فَقَالَ
لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تَجِیْءَ الْمَسْئَلَةُ نُکْتَةً فِیْ وَجْھِکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَصْلُحُ
اِلَّا لِثَلٰثَةٍ لِذِیْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ لِذِیْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ اَوْ لِذِیْ دَمٍ مُّوْجِعٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَھٰذَا لَفْظُہٗ وَالتِّرْمِذِیُّ
بِاخْتِصَارٍ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوال کرنے
کو آیا تو فرمایا کہ کیا تیرے گہر مین کچہہ چیز ہے اُس نے کہا کہ ہان ونٹ کی پشت کا ایک کمال ہے کچہہ پہن لیتے
ہین اور کچہہ بچہا لیتے ہین اور ایک پیالہ ہے جسمین ہم پانی پیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ دونون کو میرے پاس لے آ

وہ انکو آپ کے پاس لے گیا حضرت نے دونو کو ہاتھ مین لیا اور فرمایا کہ کوئی انکو خرید تا ہے ایک مرد نے کہا کہ مین دونو
کو ایک درہم سے لیتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی درہم سے زیادہ بھی دیتا ہے دو یا تین بار فرمایا ایک مرد
نے کہا کہ مین انکو دو درہم سے لیتا ہون حضرت نے دونو اسکو بیدے اور دونو درہم لے پہر وہ دونو اس مرد کو دیئے اور
فرمایا کہ ایک درہم سے اناج خرید کر اپنے گہر والون کے حوالے کر اور دوسرے سے کلاڑی خرید کر میرے پاس لا وہ
کلاڑی خرید کر کے آپکے پاس لایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسمین لکڑی باندہی یعنے لگائی اور فرمایا
کہ جا اور لکڑی لا اور بیچکر گذارہ کر اور پندرہ دن میرے سامنے نہ آیو اس نے کہا جو آپنے فرمایا پہر آیا اور حالانکہ اسنے دس
درہم پائے یعنے کمائے تہے تو اسنے کچہہ درہمون سے کپڑا خریدا اور کچہہ سے اناج لیا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ تیرے
واسطے بہتر ہے اس سے کہ سوال قیامت کے دن تیرے چہرے مین زخم ہو سو تم سوال کرنا حلال نہین مگر اسکے
واسطے جسکو فقہ فاقہ خاک مین ملاوے یا قرض رسوا کرے یا خون درد پہونچاوے یعنی خون بہا دینا لازم آوے ابوداؤد
اسکے راوی ہین اور ترمذی نے اسکو مختصر روایت کیا ہے۔

(۱۲) وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رض قَالَ اَتَى اَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] بِعَرَفَةَ فَاَخَذَ
بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَاَلَهُ اِيَّاهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَذَهَبَ بِهِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ [illegible]
اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَلَا تَحِلُّ اِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ [illegible] وَمَنْ
سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَاْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ [illegible] فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ
فَلْيُكْثِرْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ [illegible]
[illegible] فِيْ بَطْنِهِ [illegible]
[illegible]
وَالسَّوِيُّ التَّامُّ الْخَلْقِ السَّلِيْمُ مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ [illegible]
وَقِيْلَ هُوَ سُوْءُ احْتِمَالِ الْفَقْرِ وَالْغُرْمُ [illegible] الشَّنِيْعُ [illegible] الْاِنْسَانُ
دِيَةً فَيَسْعٰى فِيْهَا حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا [illegible] عَنْهُ وَهُوَ [illegible] قَتَلَهُ
وَالرَّضْفُ جَمْعُ رَضْفَةٍ وَهِيَ [illegible] **ترجمہ** حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ آپ عرفات مین کہڑے تہے تو آپکی چادر کا کنارہ پکڑا اور آپ سے سوال
کیا آپنے اوسکو دیا اور اپنے ساتہہ لے گئے سو اوسیوقت سے سوال کرنا حرام ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ صدقہ حلال نہین مالدار بے پرواہ کو اور نہ قوت والے تندرست کو اور حلال نہین مگر اوسکے واسطے جسکو فقر خاک
مین ملاوے یا قرض رسوا کرے یا خون بہا لازم آوے اور جو مال جمع کرنے کے واسطے لوگون سے سوال کرے

تو وہ قیامت کے دن اُسکے چہرے مین زخم ہوگا اور دوزخ کا انگارہ ہے کہ اُسکو کہائے گا سو جو چاہے کم لیوے
ترمذی اسکے راوی ہین اور رزین نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ مقرر مین ایک مرد کو کچھ عطا کرتا ہون تو وہ اسکو اپنی بغل مین
دبا کر چلتا ہے یا اپنے پیٹ مین ڈالتا ہے اور وہ نہین ہے مگر آگ تو عمر فاروق رضؓ نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ جو چیز آگ
ہے وہ آپ کیون دیتے ہین فرمایا کہ خدا نے میرے واسطے بخل کو انکار کیا ہے یعنی مجھ مین بخل نہین اور لوگ بھی میرے
سوال سے باز نہین رہتے لوگون نے عرض کیا اور غنی ہونے کی حد کیا ہے جسکے ہوتے سوال حلال نہین فرمایا
جسقدر اسکو صبح و شام کافی ہو - مرہ بکسرہ میم کے مضبوطی اور قوت کو کہتے ہین اور سوی اُسکو کہتے ہین جسکا
جسم پورا اور تمام ہو اور نقصون سے سلامت ہو اور فقر مدقع وہ ہے جو فقیر کو خاک مین ملاوے یعنی نہایت سخت محتاج
اور بعضون نے کہا کہ وہ بدا وہی نافقہ کا ہے اور غرم مفظع وہ ہے قرض جسکے ادا کرنے کا مکلف ہو اور منقطع شدہ یا کہتے
ہین اور دم موجع یہ ہے کہ آدمی دوسرے کا خون بہانے کا ذمہ دار ہو سو امین کوشش کرے یہانتک کہ مقتول کے
وارثون کو ادا کیا کرے اور اگر وہ ادا نہ کرے تو مال ضامن کو قتل کیا جاوے یا اسکی قرابت اور رفاقت ہو اور اسکو
قتل ہونا درد پہونچے اور ضعف گریتہ پر کو کہتے ہین

(۱۳) **وعن** ابن مسعود رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نزلت بہ فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن نزلت بہ فاقۃ فانزلہا باللہ فیوشک اللہ لہ برزق عاجل او آجل اخرجہ ابو داود والترمذی وصححہ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسپر فاقہ اترے اور وہ اوسکو لوگون پر اوتارے یعنی لوگون سے مانگے، تو اسکا فاقہ بند نہین ہوتا اور جسکو فاقہ اوترے اور وہ اوسکو خدا کے آگے لے جاوے یعنی خدا سے مانگے، تو عنقریب خدا اُسکو روزی دیگا دنیا مین یا آخرت مین
ابوداود ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۴) **وعن** ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الناس الذی یسأل بوجہ اللہ تعالی ولا یعطی بہ وقال لا تسألوا بوجہ اللہ الا منہ اخرجہ رزین **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون مین بدتر وہ شخص ہے جس سے خدا کے نام پر مانگا جاوے اور اور وہ نہ دے اور فرمایا کہ خدا کے نام پر نہ مانگو مگر اوسی سے رزین اسکے راوی ہین۔

(۱۵) **وعن** علی رض انہ سمع رجلا یسأل الناس یوم عرفۃ فقال أفی ہذا الیوم وفی ہذا المکان تسأل من غیر اللہ وخفقہ بالدرۃ اخرجہ رزین **ترجمہ** علی رض سے روایت ہے کہ اُسنے سنا کہ عرفہ کے دن ایک شخص سوال کر رہا ہے تو فرمایا کہ کیا تو آج اس مکان مین غیر اللہ کے سوال کرتا ہے اور اُسکو دُرّے سے مارا۔ رزین اسکے راوی ہین۔

(۱۶) **وعن** عمر رض قال تعلموا ایها الناس ان الطمع فقر وان الیاس غنی وان المرء اذا ایس عن شیء استغنی عنه اخرجه رزین **ترجمہ** عمر رض سے روایت ہے فرمایا کہ اے لوگو جان لو کہ طمع محتاجی ہے اور لوگون کے مال سے ناامید ہونا اور غنی ہونا اور بے پرواہی ہے اور جب آدمی کسی چیز سے ناامید ہو تو اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ رزین اسکے راوی ہین۔

قبول العطاء
عطا قبول کرنیکا بیان

(۱) **عن** ابن عمر رض ان عمر رض قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطه من هو افقر الیه منی فیقول خذه وما جاءک من هذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذه فتموله فان شئت کله وان شئت تصدق به وما لا فلا تتبعه نفسک قال سالم فلاجل ذلک کان عبد الله لا یسأل احدا شیئا ولا یرد شیئا اعطیه اخرجه الشیخان والنسائی والمراد بقوله وانت غیر مشرف ای غیر طامع فیه ولا طالب له وقوله وما لا فلا تتبعه نفسک ای ما لا یکون علی هذه الصفة بل اثرته نفسک ومالت الیه فاترکه **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجکو مال عطا کرتے تھے (یعنی جزیہ اور زکوۃ میں سے) تو مین کہتا کہ جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اُس کو دیجیے تو آپ فرماتے کہ اسکو لے لے اور جو تیرے اُس مال سے آوے اس حال مین کہ تو تاک لگانیوالا اور مانگنے والا نہو تو اوسکو لے لے اور اُس سے مالدار بن پھر اگر تو چاہے تو اُسکو کھا اور چاہے تو خیرات کر اور جو ایسا مال نہو تو اسکے پیچھے اپنی جان مت ڈال سالم نے کہا پس اسی سبب عبد اللہ کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور جو خود بخود مل جاتا اُسکو واپس نہ کرتے تھے شیخین نسائی اسکے راوی ہین اور انت غیر مشرف کے یہ معنی ہین کہ تجکو اوسکی کچھ طمع اور طلب نہو اور یہ جو فرمایا ومالا فلا تتبعه نفسک تو اسکے معنی یہ ہین کہ جو مال اس صفت پر نہو بلکہ تیرے نفس نے اوسکی طمع کی اور اسطرف جھکا ہو تو اسکو نہ لے۔

(۲) **وعن** عمرو بن تغلب قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بمال او بشیء فقسمه فاعطی رجالا وترک رجالا فبلغه ان الذین ترکهم عتبوا علیه فحمد الله واثنی علیه ثم قال اما بعد فوالله انی لاعطی الرجل وادع الرجل والذی ادع احب الی من الذی اعطی ولکنی اعطی اقواما لما اری فی قلوبهم من الجزع والهلع واکل اقواما الی ما جعل الله فی قلوبهم من الغنی والخیر منهم عمرو بن تغلب فوالله ما احب ان لی بکلمة رسول الله صلی الله علیه وسلم حمر النعم اخرجه البخاری الهلع شدة الجزع والخوف **ترجمہ** عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال یا چیز لائی گئی اور آپ نے اُسکو تقسیم کیا سو بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پھر آپ کو خبر پہونچی کہ جنکو مال نہین دیا وہ آپ سے رنجیدہ ہین تو آپنے خطبہ پڑھا اور خدا کی حمد اور ثنا کی پھر فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یون ہے کہ خدا کی قسم مین دیتا ہون ایک مرد کو اور نہین دیتا دوسرے مرد کو سو جس کو مین نہین

کیا سو وہ آگ مین جائیگا اور تیسرا وہ مرد ہے جس نے بے علمی سے فیصلہ کیا سو وہ بھی دوزخ مین جائیگا ابو داؤد اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْھِبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رض قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رض اِقْضِ بَیْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَ تُعْفِیْنِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ وَمَا تَکْرَہُ مِنْ ذٰلِکَ وَقَدْ کَانَ اَبُوْکَ قَاضِیًا قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ قَاضِیًا فَقَضٰی بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یَنْقَلِبَ مِنْہُ کَفَافًا فَمَا رَاجَعَہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ یُقَالُ فُلَانٌ بِالْحَرِیِّ اَنْ یُکْرَمَ اَیْ ھُوَ خَلِیْقٌ بِذٰلِکَ وَحَقِیْقٌ بِہٖ۔ **ترجمہ** عبد اللہ بن موہب سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان نے ابن عمر سے کہا کہ تم قاضی ہو لوگون مین مقدمات فیصلہ کیا کرو ابن عمر نے کہا کہ اے امیر المومنین مجھ پر رحم کرو انہون نے کہا کہ تم کیون برا جانتے ہو حالانکہ تمہارا باپ قاضی تھا ابن عمر نے کہا اسواسطے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص قاضی ہو اور انصاف سے فیصلہ کرے تو لائق ہے کہ وہ اسکے واسطے کفاف ہوے یعنی اسکا حساب برابر ہے نہ ثواب نہ عذاب پھر اوسکے بعد پھر انہون نے انکو نہ کہا ترمذی اسکے راوی ہین۔ کہا جاتا ہے محاورے عرب مین فلان بالحری ان یکرم یعنے فلانا تعظیم کے لایق اور سزاوار ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْحَاکِمِ الْعَادِلِ وَالْجَائِرِ

دوسری فصل

حاکم عادل و ظالم کے بیان مین

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَی الْقَضَاءَ وَسَاَلَ فِیْہِ شُفَعَاءَ وُکِلَ اِلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اُکْرِہَ عَلَیْہِ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا یُسَدِّدُہٗ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حکومت چاہے اور اسمین سفارشیون سے سوال کرائے وہ اپنے نفس کی سپرد ہوتا ہے اور جو اسپر مجبور کیا جاوے اوسکی طرف خدا فرشتہ اتارتا ہے جو اوسکو مضبوط رکھے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی یَنَالَہٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُہٗ جَوْرَہٗ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَاِنْ غَلَبَ جَوْرُہٗ عَدْلَہٗ فَلَہُ النَّارُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمانون کی قضا چاہے یہانتک کہ اسکو پالے پھر اسکا انصاف اسکے ظلم پر غالب ہو تو وہ بہشت مین داخل ہوگا اور اگر اوسکا ظلم اسکے انصاف پر غالب ہو تو وہ دوزخ مین داخل ہوگا ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(٣) وَعَنْ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن ابی اوفے سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی حاکم کے ساتھ ہوتا ہے جبتک کہ ظلم نکرے پہر جب ظلم کرے تو اوس سے الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اسکا ساتھی ہوتا ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي اَجْرِ الْمُجْتَهِدِ

تیسری فصل

مجتہد کے ثواب کے بیان مین

(١) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ الْحَاكِمُ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْ دَاوُدَ **ترجمہ** عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم کسی مقدمہ کی تحقیق مین محنت اور کوشش کرے پہر حق بات پاجاوے تو اوسکو دو ثواب ہین ایک ثواب ہے تحقیق کی محنت کا شیخین ابو داود اسکے راوی ہین۔

(٢) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ كَتَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِلٰى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ اَنْ هَلُمَّ اِلَى الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَلْمَانُ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تُقَدِّسُ اَحَدًا وَاِنَّمَا يُقَدِّسُ الْاِنْسَانَ عَمَلُهُ وَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ جُعِلْتَ طَبِيْبًا تُدَاوِيْ فَاِنْ كُنْتَ تُبْرِئُ فَنِعِمَّا لَكَ وَاِنْ كُنْتَ مُتَطَبِّبًا فَاحْذَرْ اَنْ تَقْتُلَ اِنْسَانًا فَتَدْخُلَ النَّارَ فَكَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِذَا قَضٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ اَدْبَرَا عَنْهُ نَظَرَ اِلَيْهِمَا وَقَالَ ارْجِعَا اِلَيَّ اَعِيْدَا عَلَيَّ قِصَّتَكُمَا مُتَطَبِّبٌ وَاللّٰهِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ يَعْنِيْ بِالطَّبِيْبِ هٰهُنَا الْقَاضِيَ لِاَنَّ الْقَاضِيَ بِمَنْزِلَةِ الطَّبِيْبِ فِي الْاِصْلَاحِ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ كَمَا اَنَّ الطَّبِيْبَ بِمَنْزِلَتِهِ نَصِيْبٌ مِّنْ اِصْلَاحِ الْبَدَنِ وَالْمُتَطَبِّبُ هُوَ الَّذِيْ يَتَعَاطَى الطِّبَّ وَلَا يُحْسِنُهُ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہو کہ ابو درداء نے سلمان فارسی کی طرف لکہا کہ پاک زمین مین چلا آؤ تو سلمان نے اونہیں لکہا کہ زمین کسی کو پاک نہین کرتی پاک آدمی کو عمل ہی کرتا ہے اور البتہ مجہے خبر پہونچی ہے کہ تو طبیب بنایا گیا ہے سو اگر تو بیماروں کو چنگا کرتا ہے تو خوب اور اگر تو جہوٹا طبیب ہے تو بچتا رہ اس سے کہ تو کسی کو قتل کرے اور اسکے سبب دوزخ مین جاوے سو ابو درداء کا دستور تہا کہ جب دو آدمیون کے درمیان فیصلہ کرتے پہر وہ دونون پیٹہ دیتے تو انکی طرف دیکہتے تہے اور کہتے کہ مین بناوٹی طبیب ہون میری طرف پہر آؤ اور اپنا مقدمہ مجہسے پہر بیان کرو مالک اسکے راوی ہین مراد انکی طبیب سے اسجگہ قاضی ہے اسواسطے کہ قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان فیصلہ کرنے مین مثل طبیب کے ہی جو بدن کی اصلاح کرتا ہے اور طبیب وہ ہے جو طب کا دعوی کرے اور بخوبی طب نہ جانتا ہو۔

(۳) وَعَنْ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى رضه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ الْقَاضِيْ مَا لَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن ابی اوفی سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی حاکم کے ساتھ ہوتا ہے جبتک کہ ظلم نہ کرے پہر جب ظلم کرے تو اُس سے الگ ہوجاتا ہے اور شیطان اسکا ساتھی ہوتا ہے۔ ترمذی اِسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ اَجْرِ الْمُجْتَهِدِ

تیسری فصل

مجتہد کے ثواب کے بیان مین

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ الْحَاكِمُ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِنِ اجْتَهَدَ فَاَخْطَأَ فَلَهُ اَجْرٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْ دَاوُدَ **ترجمہ** عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم کسی مقدمہ کی تحقیق مین محنت اور کوشش کرے پہر حق بات پاجاوے تو اوسکو دو ثواب ملین گے اور اگر خطا کرے تو ایک ثواب ہے یعنی صرف محنت کا شیخین ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ كَتَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِلٰى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ اَنْ هَلُمَّ اِلَى الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَلْمَانُ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تُقَدِّسُ اَحَدًا وَاِنَّمَا يُقَدِّسُ الْاِنْسَانَ عَمَلُهُ وَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ جُعِلْتَ طَبِيْبًا تُدَاوِيْ فَاِنْ كُنْتَ تُبْرِئُ فَنِعِمَّا لَكَ وَاِنْ كُنْتَ مُتَطَبِّبًا فَاحْذَرْ اَنْ تَقْتُلَ اِنْسَانًا فَتَدْخُلَ النَّارَ فَكَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِذَا قَضٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ اَدْبَرَا عَنْهُ نَظَرَ اِلَيْهِمَا وَقَالَ ارْجِعَا اِلَيَّ اَعِيْدَا عَلَيَّ قِصَّتَكُمَا مُتَطَبِّبٌ وَاللّٰهِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ كَنّٰى بِالطِّبِّ هٰهُنَا عَنِ الْقَضَاءِ ... فَجَعَلَ سَبِيْلَهُ بِمَنْزِلَةِ الطَّبِيْبِ مِنْ اِصْلَاحِ الْبَدَنِ وَالْمُتَطَبِّبُ هُوَ الَّذِيْ يَتَعَاطَى الطِّبَّ وَلَا يَعْرِفُهُ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ ابودردا نے سلمان فارسی کی طرف لکہا یہ کہ پاک زمین مین چلا آ تو سلمان نے لکہا کہ زمین کسی کو پاک نہیں کرتی پاک آدمی کو عمل ہی کرتا ہے اور البتہ مجہے خبر پہونچی ہے کہ تو طبیب بنایا گیا ہے سو اگر تو بیارون کو چنگا کرتا ہے تو خوب اور اگر تو جہوٹا طبیب ہے تو بچا اس سے کہ تو کسی کو قتل کرے اور اسکے سبب سے دوزخ مین جاوے سو ابودردا کا دستور تہا کہ جب دو آدمیون کے درمیان فیصلہ کرتے پہر وہ دونون پیٹہ دیتے تو انکی طرف دیکہتے تہے اور کہتے کہ مین بناوٹی طبیب ہون میری طرف پہر آؤ اور اپنا مقدمہ مجہسے پہر بیان کرو مالک اِسکے راوی ہین مراد انکی طب سے اسجگہ فیصلہ ہے اسواسطے کہ قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان فیصلہ کرنے مین بجاے طبیب کے ہی جو بدن کی اصلاح کرتا ہے اور طبیب وہ ہے جو طب کا دعوی کرے اور بخوبی طب نہ جانتا ہو۔

ثم قال إن الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك فإذا جلس بين يديك الخصمان فلا تقضين حتى تسمع كلام الآخر كما سمعت كلام الأول فإنه أحرى أن يتبين لك القضاء قال فما زلت قاضيا أو ما شككت في قضاء بعد أخرجه أبوداود والترمذي **ترجمہ** علی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو یمن کا قاضی کرکے بھیجا یمن کو مین نے عرض کی یعنے مین تجربہ کار نہ تھا جیسے بڈھے لوگ تجربہ کار ہوتے ہین اسمین فیصلہ کرنا نہ جانتا تھا تو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تیرے دل کو راہ دیگا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا پہر جب مدعی اور مدعا علیہ دونو تیرے آگے بیٹھین تو نہ حکم کیجیو ایک کے واسطے جبتک کہ دوسرے کا کلام نہ سن لے جیسے تمنے پہلے کا کلام سنا تھا اسواسطے کہ یہ لائق تر ہے کہ تمکو اصل بات ظاہر ہو علی نے کہا سو مین ہمیشہ قاضی رہا یا کہا کہ مین نے اوسکے بعد کبھی فیصلے مین شک نہین کیا ابوداود ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) **وعن** عبد الله بن الزبير قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن الخصمين يقعدان بين يدي الحاكم أخرجه أبوداود **ترجمہ** ابن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ دونو حاکم کے آگے بیٹہین ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۳) **وعن** أبي بكرة رضي الله عنه أنه كتب إلى ابنه عبيد الله وهو قاض بسجستان أن لا تحكم بين اثنين وأنت غضبان فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحكم أحد بين اثنين وهو غضبان أخرجه الخمسة **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے کہ انہون نے اپنے بیٹے کی طرف لکہا اور حالانکہ وہ سجستان مین حاکم تھا کہ غصے کی حالت مین دو مردون کے درمیان فیصلہ نہ کرنا سواسطے کہ مین نے حضرت سے سنا ہے فرماتے تہے کہ غصے کی حالت مین دو شخصون کے درمیان کوئی فیصلہ نہ کرے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۴) **وعن** عوف بن مالك رضي الله عنه قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين رجلين فلما أدبرا قال المقضي عليه حسبي الله ونعم الوكيل فقال صلى الله عليه وسلم إن الله يلوم على العجز ولكن عليك بالكيس فإذا غلبك أمر فقل حسبي الله ونعم الوكيل أخرجه أبوداود **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصون کے درمیان حکم کیا پہر جب دونون نے پیٹہ پہیری تو مدعا علیہ نے کہا کہ کافی ہے مجکو اللہ اور اچھا کارساز ہے یعنی مدعی نے میرا مال ناحق لیا ہے، تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ ملامت کرتا ہے غفلت اور سستی پر لیکن اپنے اوپر لازم جان دانائی اور ہوشیاری کو یعنے تجکو لایق تھا کہ اپنے مقدمہ مین ہوشیاری کرتا اور مدعی کے گواہ گذرانے سے پہلے اپنا ثبوت دیتا تونے کیون غفلت کی اسپر خدا راضی نہین پہر جب تجپر کوئی بات غالب ہو یعنی اگر باوجود اسکے پہر بہی تجہپر ڈگری ہو جاے تو کہ کہ مجکو اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن عمر و علی وغیرہما رضی اللہ عنہم انہم قالوا یقضی القاضی والحاکم فی المسجد فاذا اتی علی حدٍ اُقیم خارج المسجد اخرجہ البخاری ترجمۃ **ترجمہ** حضرت علی اور عمر وغیرہ سے روایت ہے کہ قاضی اور حاکم مسجد میں کچہری کرنا جائز ہے پھر جب حد مارنے کی ضرورت پڑے تو مسجد سے باہر قائم کی جاوے بخاری اسکے راوی ہیں ترجمہ میں۔

الفصل السادس فی کیفیۃ الحکم

چھٹی فصل

کیفیت حکم کے بیان میں

(۱) **عن** الحارث بن عمرو یرفعہ الی معاذ رضی اللہ عنہ بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قال لہ کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجتہد برأیی ولا آلو قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدرہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما یرضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ ابوداؤد والترمذی لا آلو ای لا اقصر **ترجمہ** حارث بن عمرو سے روایت ہے وہ اسکو مرفوع کرتے تھے طرف معاذ کے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا کہ تو کس طرح مقدمات کا فیصلہ کریگا جب کوئی مقدمہ تیرے پیش ہو کہا کہ میں قرآن کے موافق فیصلہ کرونگا فرمایا اگر تو قرآن میں اسکا حکم نہ پاوے تو کیا کریگا کہا حضرت کی سنت کے موافق حکم کرونگا فرمایا اگر تو رسول کی سنت میں بھی اوسکا حکم نہ پاوے تو کیا کریگا میں نے کہا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا اور میں کوشش میں قصور نہیں کرونگا پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سینے میں ہاتھ مارا اور فرمایا کہ سب تعریف واسطے اللہ کے جسنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کو توفیق دی اوس کے جس سے پیغمبر خدا راضی ہیں ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں لا آلو کے معنی یہ ہیں میں قصور نہیں کرونگا۔

(۲) **وعن** ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلبۃ خصم بباب حجرتہ فخرج الیہم فقال انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم ولعل بعضہم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انہ صادق فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ہی قطعۃ من النار فلیحملہا او لیذرہا اخرجہ الستۃ وفی روایۃ للشیخین انما انا بشر وانکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ نحو ما اسمع فمن قضیت لہ بشیء من حق اخیہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار ومعنی الحن بحجتہ ای اقوم بہا منہ واقدر علیہا من اللحن بفتح

الحدیث وهو بقطعة **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑ
والون کا شور و غل سنا تو آپ انکی طرف نکلے سو فرمایا کہ مین بھی تو آخر آدمی ہی ہون اور البتہ میرے پاس مدعی
اور مدعا علیہ آتے ہین سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور بطونی ہوتا ہے تو مین گمان کرتا ہون کہ وہ سچا
ہے سو فیصلہ کر دیتا ہون اُسی کے حق مین سو دہو کے سے جسکو مین کسی مسلمان کا حق دلا دون تو وہ اُسکے حق
مین دوزخ کا ٹکڑا ہے چاہے اوسکو اوٹھا لیوے چاہے چھوڑ دیوے چھیون اسکے راوی ہین اور شیخین کی ایک
روایت مین ہے کہ فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہی ہون اور البتہ تم میرے پاس جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو۔ او
شاید تم لوگون مین بعضا آدمی زیادہ گو اور باطنی ہوتا ہے اپنی دلیل ملکیت کے بیان مین بہ نسبت دوسرے آدمی کے
سو فیصلہ کر دیتا ہوں مین جیسا کہ اُس سے سنتا ہون سو مین جس شخص کو اُسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کر دلا دون
تو وہ شخص نہ لیوے بیگانے حق کو سوائے اسکے کچھ نہین کہ مین اوسکو دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون اور لحن بحجتہ کے معنی ہ
کہ دوسری سے دلیل مین مضبوط ہو اور اسپر قادر ہو ماخوذ ہے لحن سے اور وہ دانائی اور فراست ہے **ف** اس حد
سے معلوم ہوا کہ حاکم اور قاضی کا حکم فقط ظاہر مین نافذ ہوتا ہے باطن مین نافذ نہین ہوتا یعنے وہان اسکے ح
مین خدا کے نزدیک حلال نہین ہوتا بلکہ حرام ہے اور اسکا انجام دوزخ ہے۔

(۳) **وَعَنِ** الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ اشْتَرَى رَقِيقًا مِنَ الْخُمُسِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فِي
ثَمَنِهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاخْتَرْ رَجُلًا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ أَنْتَ
بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ
بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارَكَانِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَخْرَجَ النَّسَائِيُّ مِنْهُ الْمُسْنَدَ فَقَطْ

ترجمہ اشعث بن قیس سے روایت ہو کہ اُسنے عبد اللہ سے خمس کے غلام بیس ہزار کو خریدے تو عبد اللہ نے او
انکا مول منگوا بھیجا تو اُس نے کہا کہ مین نے انکو دس ہزار سے خریدا ہے عبد اللہ نے کہا کہ تو اپنے اور میرے
دو آدمی منصف پسند کر لے تو اشعث نے کہا کہ تو خود ہی میرے اور اپنے نفس کے درمیان منصف بن تو عبد اللہ نے
کہا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب بائع اور مشتری اختلاف کرین اور انکے د
کوئی گواہ نہو تو معتبر وہ بات ہے جو بائع کہے یا دونون چھوڑ دین یعنے بیع کو ابو داود اسکے راوی ہین اور نسا
نے فقط مسند روایت کی ہے **ف** یعنی پس جبکہ مین بائع ہون تو اعتبار میرے قول کا ہوگا موافق الحدیث
کے نہ تیرے قول کا تو اب مین تجھسے بیس ہزار لینے کا مستحق ہون۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِي الدَّعَاوِي وَالْبَيِّنَاتِ

ساتوین فصل

دعوؤن اور گواہون کے بیانمین

(١) عَنْ ابنِ عَمرِو بنِ العَاصِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلّے اللہ ؐ البَيِّنَةُ عَلَى المُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى المُدَّعَى عَلَيهِ اَخرَجَهُ التِّرمِذِيُّ ـ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ مدعی پر ہین اور قسم مدعا علیہ پر ترمذی اسکے راوی ہین۔

(٢) وَعَنْ ابنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ امرَأتَينِ كَانَتَا تَخرِزَانِ فِي بَيتٍ فَخَرَجَت اِحدَاهُمَا وَقَد اُنفِذَ بِاِشفىٍ فِي كَفِّهَا فَادَّعَت عَلَى الأُخرَى فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى ابنِ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَو يُعطَى النَّاسُ بِدَعوٰهُم لَادَّعَى رِجَالٌ دِمَاءَ قَومٍ وَاَموَالَهُم وَلٰكِنَّ البَيِّنَةَ عَلَى المُدَّعِي وَاليَمِينَ عَلَى مَن اَنكَرَ ذَكِّرُوهَا بِاللهِ وَاقرَءُوا عَلَيهَا اِنَّ الَّذِينَ يَشتَرُونَ بِعَهدِ اللهِ وَاَيمَانِهِم ثَمَنًا قَلِيلًا الآيَة فَذَكَّرُوهَا فَاعتَرَفَت اَخرَجَهُ الخَمسَةُ وَهٰذَا اللَّفظُ لِلبُخَارِي ـ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہو کہ دو عورتین ایک گہر مین سے رہی تہین سوا نہین سے ایک باہر آئی اور حالانکہ اُسکی ہتہیلی مین سوی چبی ہوئی تہی اُس نے دوسری پر دعوے کیا تو تو یہ قضیہ ابن عباس کی طرف اوٹھایا گیا تو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ کے صرف دعوے پر لوگون کو دلایا جاوے تو البتہ بعضے لوگ اور مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوے کرین ولیکن گواہ مدعی پر ہین اور قسم منکر یعنے مدعا علیہ پر اُس عورت کو اللہ سے ڈراؤ اور اسپر یہ آیت پڑہو کہ تحقیق جو لوگ اللہ کے درمیان دیکر اور جہوٹی قسمین کہا کر تہوڑا سا مال دنیا لیتے ہین انکو آخرت مین کچہ حصہ نہین الاتیہ لوگون نے اوسکو اللہ سے ڈرایا تو اُسنے مان لیا پانچون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ بخاری کے ہین۔

(٣) وَعَنهُ رض قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ اَخرَجَهُ مُسلِمٌ وَاَبُو دَاؤدَ **ترجمہ** اور انہین سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی کی قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کیا ہے مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(٤) وَعَنْ عَبدِ اللهِ بنِ عُبَيدِ اللهِ بنِ اَبِي مُلَيكَةَ اَنَّ بَنِي صُهَيبٍ رض ادَّعَوا عِندَ مَروَانَ بَيتَينِ وَحُجرَةً اَعطَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ صُهَيبًا رض فَقَالَ مَروَانُ مَن يَشهَدُ لَكُم بِذٰلِكَ فَقَالُوا ابنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَعطَى صُهَيبًا بَيتَينِ وَحُجرَةً فَقَضَى مَروَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُم اَخرَجَهُ البُخَارِيُّ **ترجمہ** عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہو کہ صہیب کے دو بیٹون نے مروان کے پاس دو گہر اور ایک حجرے کا دعوے کیا جو رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے صہیبؓ کو دیئے تہے اور مروان نے کہا کہ اسپر تمہارا گواہ کون ہے اُنہون نے کہا کہ ابن عمرؓ ہے مروان نے ابن عمر کو بلایا انہون نے

الحديث وهو بقطنه **ترجمه** ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑ
والوں کا شور وغل سنا تو آپ اونکی طرف نکلے سو فرمایا کہ میں بھی تو آخر آدمی ہی ہوں اور البتہ میرے پاس مدعی
اور مدعا علیہ آتے ہیں سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور لطوفی ہوتا ہے تو میں گمان کرتا ہوں کہ وہ سچا
ہے سو فیصلہ کر دیتا ہوں اسی کے حق میں سو جو ہو کے سو جسکو میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ اسکے حق
میں دوزخ کا ٹکڑا ہے چاہے اوسکو اوٹھا لیوے چاہے چھوڑ دیوے چھیوں اسکے راوی ہیں اور شیخین کی ایک
روایت میں ہے کہ فرمایا کہ میں بھی آخر آدمی ہی ہوں اور البتہ تم میرے پاس جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو۔ اور
شاید تم لوگوں میں بعضا آدمی زیادہ گویا اور باطنی ہوتا ہے اپنی دلیل ملکیت کے بیان میں بہ نسبت دوسرے آدمی کے
سو فیصلہ کر دیتا ہوں میں جیسا کہ اس سے سنتا ہوں سو میں جس شخص کو اسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کر دلا دوں
تو وہ شخص نہ لیوے بیگانے حق کو سوائے اسکے کچھ نہیں کہ میں اوسکو دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہوں اور لحن بحجتہ کے معنی ہیں
کہ دوسری سے دلیل میں مضبوط ہو اور اسپر قادر ہو ماخوذ ہے لحن سے اور وہ دانائی اور فراست ہے **ف** اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ حاکم اور قاضی کا حکم فقط ظاہر میں نافذ ہوتا ہے باطن میں نافذ نہیں ہوتا یعنے وہاں اسکے حق
میں خدا کے نزدیک حلال نہیں ہوتا بلکہ حرام ہے اور اسکا انجام دوزخ ہے۔

(۳) **وعن** الاشعث بن قيس قال اشترى رقيقا من الخمس من عبد الله بعشرين الفا فارسل اليه عبد الله في
ثمنهم فقال انما اخذتهم بعشرة الاف فقال عبد الله فاختر رجلا يكون بيني وبينك فقال الاشعث انت
بيني وبين نفسك فقال عبد الله سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اختلف البيعان وليس
بينهما بينة فهو ما يقول رب السلعة او يتتاركان اخرجه ابوداود واخرج النسائي منه المسند فقط۔

ترجمه اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ اسنے عبد اللہ سے خمس کے غلام بیس ہزار کو خریدے تو عبد اللہ نے اوسکے
انکا مول منگوا بھیجا تو اس نے کہا کہ میں نے انکو دس ہزار سے خریدا ہے عبد اللہ نے کہا کہ تو اپنے اور میرے درمیان
دو آدمی منصف پسند کر لے تو اشعث نے کہا کہ تو خود ہی میرے اور اپنے نفس کے درمیان منصف بن تو عبد اللہ نے
کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب بائع اور مشتری اختلاف کریں اور انکے درمیان
کوئی گواہ نہو تو معتبر وہ بات ہے جو بائع کہے یا دونوں چھوڑ دیں یعنے بیع کو۔ ابو داود اسکے راوی ہیں اور نسائی
نے فقط مسند روایت کی ہے **ف** یعنی پس جبکہ میں بائع ہوں تو اعتبار میرے قول کا ہوگا موافق الحدیث
کے نہ تیرے قول کا تو اب میں تجھسے بیس ہزار لینے کا مستحق ہوں۔

الفصل السابع في الدعاوى والبينات

ساتوین فصل
دعوؤن اور گواہون کے بیان مین

(۱) عَنْ اِبنِ عَمرِو بنِ العَاصِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِی وَالْیَمِینُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیہِ اَخرَجَهُ التِّرمِذِیُّ۔ ترجمہ ابن عمرو بن عاص رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ مدعی پر ہین اور قسم مدعا علیہ پر ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ ابنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ امرَأَتَینِ کَانَتَا تَخرُزَانِ فِی بَیتٍ فَخَرَجَت اِحدَاهُمَا وَقَد اُنفِذَ بِاَشْفٰی فِی کَفِّهَا فَادَّعَت عَلَی الاُخرٰی فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَی ابنِ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَو یُعطَی النَّاسُ بِدَعوَاهُم لَادَّعٰی رِجَالٌ دِمَاءَ قَومٍ وَاَموَالَهُم وَلٰکِنَّ اَلْبَیِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِی وَالْیَمِینَ عَلٰی مَن اَنکَرَ ذَکِّرُوهَا بِاللہِ وَاقرَءُوا عَلَیهَا اِنَّ الَّذِینَ یَشتَرُونَ بِعَهدِ اللہِ وَاَیمَانِهِم ثَمَنًا قَلِیلًا الاٰیَةَ فَذَکَّرُوهَا فَاعتَرَفَت اَخرَجَهُ الْخَمسَةُ وَهٰذَا اللَّفظُ لِلْبُخَارِیِّ۔ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ دو عورتین ایک گہر مین سے رہتی تہین سو انمین سے ایک باہر آئی اور حالانکہ اُسکی ہتھیلی مین سوی چبہی ہوئی تہی اُس نے دوسری پر دعوے کیا تو تو یہ قضیہ ابن عباس کی طرف اوٹھایا گیا تو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ کے صرف دعوے پر لوگون کو دلایا جاوے تو البتہ بعضے لوگ اور مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوے کرین ولیکن گواہ مدعی پر ہین اور قسم منکر یعنے مدعا علیہ پر اُس عورت کو اللہ سے ڈراؤ اور اسپر یہ آیت پڑہو کہ تحقیق جو لوگ اللہ کے درمیان دیکر اور جہوٹی قسمین کہہ کر تہوڑا سا مال دنیا لیتے ہین انکو آخرت مین کچہ حصہ نہین الاتیہ لوگون نے اوسکو اللہ سے ڈرایا تو اُسنے مان لیا پانچون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ بخاری کے ہین۔

(۳) وَعَنْهُ رض قَالَ قَضٰی رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِیَمِینٍ وَشَاهِدٍ اَخرَجَهُ مُسلِمٌ وَاَبُو دَاؤُدَ ترجمہ اور انہین سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی کی قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کیا ہے مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَبدِ اللہِ بنِ عُبَیدِ اللہِ بنِ اَبِی مُلَیکَةَ اَنَّ بَنِی صُهَیبٍ رض اِدَّعَوا عِندَ مَروَانَ بَیتَینِ وَحُجرَةً اَعطَاهَا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ صُهَیبًا رض فَقَالَ مَروَانُ مَن یَّشهَدُ لَکُم بِذٰلِكَ فَقَالُوا ابنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَعطٰی صُهَیبًا بَیتَینِ وَحُجرَةً فَقَضٰی مَروَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُم اَخرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہی کہ صہیب کے دو بیٹون نے مروان کے پاس دو گہر اور ایک حجرے کا دعوے کیا جو رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے صہیب رض کو دیئے تہے اور مروان نے کہا کہ اسپر تمہارا گواہ کون ہے انہون نے کہا کہ ابن عمر رض ہے مروان نے ابن عمر کو بلایا انہون نے

الحدیث وھو بلفظہ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑ والون کا شور غل سنا تو آپ اونکی طرف نکلے سو فرمایا کہ مین بھی تو آخر آدمی ہی ہون اور البتہ میرے پاس مدعی اور مدعا علیہ آتے ہین سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور بطونی ہوتا ہے تو مین گمان کرتا ہون کہ وہ سچا ہے سو فیصلہ کر دیتا ہون اُسی کے حق مین سو دہو کے سو جسکو مین کسی مسلمان کا حق دلا دون تو وہ اُسکے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہے چاہے اوسکو اوٹھا لیوے چاہے چھوڑ دیوے چہیون اسکے راوی ہین اور شیخین کی ایک روایت مین ہے کہ فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہی ہون اور البتہ تم میرے پاس جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو۔ اور شاید تم لوگون مین بعضا آدمی زیادہ گویا اور باطنی ہوتا ہے اپنی دلیل ملکیت کے بیان مین بہ نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہون مین جیسا کہ اس سے سنتا ہون سو مین جس شخص کو اُسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کر دلا دون تو وہ شخص نہ لیوے بیگانے حق کو سوائے اُسکے کچھ نہین کہ مین اوسکو دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون اور لحن بحجتہ کے معنی یہ ہین کہ دوسری سے دلیل مین مضبوط ہوا اور اسپر قادر ہوا ماخوذ ہے لحن سے اور وہ دانائی اور فراست ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور قاضی کا حکم فقط ظاہر مین نافذ ہوتا ہے باطن مین نافذ نہین ہوتا یعنے وہان اُسکے حق مین خدا کے نزدیک حلال نہین ہوتا بلکہ حرام ہے اور اسکا انجام دوزخ ہے۔

(۳) **وَعَنِ** الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّهُ اشْتَرٰى رَقِيْقًا مِّنَ الْخُمُسِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ ثَمَنِهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَخَذْتُهُمْ بِعَشْرَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاخْتَرْ رَجُلًا يَّكُوْنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فَقَالَ الْاَشْعَثُ اَنْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُوْلُ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ يَتَتَارَكَانِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاَخْرَجَ النَّسَائِيُّ مِنْهُ الْمُسْنَدَ فَقَطْ۔

ترجمہ اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ اُسنے عبد اللہ سے خمس کے غلام بیس ہزار کو خریدے تو عبد اللہ نے اوسکے انکا مول منگوا بھیجا تو اُس نے کہا کہ مین نے انکو دس ہزار سے خریدا ہے عبد اللہ نے کہا کہ تو اپنے اور میرے درمیان دو آدمی منصف پسند کر لے تو اشعث نے کہا کہ تو خود ہی میرے اور اپنے نفس کے درمیان منصف بن تو عبد اللہ نے کہا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب بائع اور مشتری اختلاف کرین اور انکے درمیان کوئی گواہ نہو تو معتبر وہ بات ہے جو بائع کہے یا دونون چھوڑ دین یعنے بیع کو یہ ابو داود اسکے راوی ہین اور نسائی نے فقط مسند روایت کی ہے **ف** یعنی پس جبکہ مین بائع ہون تو اعتبار میرے قول کا ہوگا موافق الحدیث کے نہ تیرے قول کا تو اب مین تجھسے بیس ہزار لینے کا مستحق ہون۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِي الدَّعَاوِيْ وَالْبَيِّنَاتِ

ساتوین فصل

دعوؤن اور گواہون کے بیان مین

(۱) عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ۔ ترجمہ ابن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ مدعی پر ہین اور قسم مدعا علیہ پر ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ امْرَأَتَیْنِ کَانَتَا تَخْرُزَانِ فِیْ بَیْتٍ فَخَرَجَتْ اِحْدَاھُمَا وَقَدْ اُنْفِذَ بِاِشْفًی فِیْ کَفِّھَا فَادَّعَتْ عَلَی الْاُخْرٰی فَرُفِعَ ذٰلِکَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوَاھُمْ لَادَّعٰی رِجَالٌ دِمَاءَ قَوْمٍ وَاَمْوَالَھُمْ وَلٰکِنَّ الْبَیِّنَۃَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنَ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ ذَکِّرُوْھَا بِاللّٰہِ وَاقْرَءُوْا عَلَیْھَا اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اَلْاٰیَۃَ فَذَکَّرُوْھَا فَاعْتَرَفَتْ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ ۔ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ دو عورتین ایک گھر مین سے رہتی تہین سوا انمین سے ایک باہر آئی اور حالانکہ اُسکی ہتہیلی مین سوی چبہی ہوئی تہی اُس نے دوسری پر دعوے کیا تو یہ قضیہ ابن عباس کی طرف اوٹھایا گیا تو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ کے صرف دعوے پر لوگون کو دلایا جاوے تو البتہ بعضے لوگ اور مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوے کرین ولیکن گواہ مدعی پر ہین اور قسم منکر یعنے مدعا علیہ پر اُس عورت کو اللہ سے ڈراؤ اور اسپر یہ آیت پڑہو کہ تحقیق جو لوگ اللہ کے درمیان دیکر اور جہوٹی قسمین کہا کر تہوڑا سا مال دنیا لیتے ہین انکو آخرت مین کچہ حصہ نہین الآیہ لوگون نے اوسکو اللہ سے ڈرایا تو اُسنے مان لیا پانچون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ بخاری کے ہین۔

(۳) وَعَنْہُ رض قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَمِیْنٍ وَشَاھِدٍ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ اور انہین سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی کی قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کیا ہے مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ بَنِیْ صُھَیْبٍ رض ادَّعَوْا عِنْدَ مَرْوَانَ بَیْتَیْنِ وَحُجْرَۃً اَعْطَاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُھَیْبًا رض فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ یَّشْھَدُ لَکُمْ بِذٰلِکَ فَقَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاہُ فَشَھِدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی صُھَیْبًا بَیْتَیْنِ وَحُجْرَۃً فَقَضٰی مَرْوَانُ بِشَھَادَتِہٖ لَھُمْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہی کہ صہیبؓ کے دو بیٹون نے مروان کے پاس دو گہر اور ایک حجرے کا دعوے کیا جو رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے صہیبؓ کو دیئے تہے اور مروان نے کہا کہ اسپر تمہارا گواہ کون ہے اُنہون نے کہا کہ ابن عمرؓ ہے مروان نے ابن عمر کو بلایا انہون نے

گواہی دی کہ بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب کو دو گھر اور ایک حجرہ عطا کیا تھا تو مروان نے ابن عمر کی گواہی سے انکے حق مین فیصلہ کیا بخاری اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَبِی مُوسٰی اَنَّ رَجُلَیْنِ اِدَّعَیَا بَعِیْرًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَیْنِ فَقَسَمَهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمَا نِصْفَیْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابو موسےؓ سے روایت ہے کہ دو مردون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک اونٹ کا دعوے کیا تو دونون مین سے ہر ایک نے دو گواہ بھیجے تو حضرت نے اوسکو دونون کے درمیان نصفو نصف کر دیا ابو داؤد نسائی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ عَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَاَسْرَعُوْا اِلَیْهَا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْهِمَ بَیْنَهُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّهُمْ یَحْلِفُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو قسم دینے کے واسطے کہا تو سب قسم کہانے کے واسطے جلدی یعنی سب قسم کہانے پر تیار ہوے آپ نے حکم کیا کہ انکے درمیان قرعہ ڈالا جاے کہ کون قسم کہاوے بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ اَبِی غَطْفَانَ بْنِ طَرِیْفٍ قَالَ اخْتَصَمَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مُطِیْعٍ اِلٰی مَرْوَانَ فِیْ دَارٍ کَانَتْ بَیْنَهُمَا فَقَضٰی مَرْوَانُ عَلٰی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْیَمِیْنِ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ زَیْدٌ اَحْلِفُ لَهٗ مَکَانِیْ هٰذَا فَقَالَ مَرْوَانُ لَا وَاللّٰهِ اِلَّا عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوْقِ فَجَعَلَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ رض یَحْلِفُ اَنَّ حَقَّهٗ لَحَقٌّ وَاَبٰی اَنْ یَّحْلِفَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ یَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** ابو غطفان سے روایت ہے کہ زید بن ثابت اور ابن مطیع لڑے ایک گھر کے مین جھگڑا ہوے مروان کے پاس گئے تو مروان نے زید بن ثابت پر حکم کیا کہ منبر نبوی پر قسم کہا وے زید نے کہا کہ مین اسی جگہ اسکے واسطے قسم کہاتا ہون مروان نے کہا کہ نہین مگر نزدیک جگہ جدا کرنے حقوق کے یعنی منبر پر تو زید نے قسم کہائی کہ مقرر اسکا حق سچ ہے اور منبر پر قسم کہانے سے انکار کیا تو مروان اس سے خوش ہونے لگا مالک اسکے راوی ہین۔

صُوْرَةُ الْیَمِیْنِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهٗ اِحْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَالَهٗ عِنْدَكَ شَیْءٌ یَعْنِیْ لِلْمُدَّعِیْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ صورت قسم کا بیان** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے فرمایا جس نے قسم کا ارادہ کیا تھا کہ اسطرح قسم کہ مین قسم کہتا ہون اس اللہ کی جسکے سوائے کوئی لایق بندگی کے نہین کہ اوسکی کوئی چیز تیرے پاس نہین یعنی مدعی کی ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِی عَدَالَةِ الشُّهَادَةِ

آٹھوین فصل عدالت اور گواہون کے بیان مین

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا زَانٍ وَّلَا زَانِیَةٍ وَّلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْهِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَ رِوَایَةُ التِّرْمِذِیِّ عَنْ عَائِشَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ خَائِنَةٍ وَّلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَّلَا مُجَرَّبٍ شَهَادَةَ زُوْرٍ وَّلَا الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَیْتِ وَلَا ظَنِیْنٍ فِیْ وَلَاءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ قَالَ الْفَزَارِیُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ وَالْمُرَادُ بِالْخَائِنِ الْخِیَانَةُ فِی الدِّیْنِ وَالْمَالِ وَالْاَمَانَةِ فَاِنَّ مَنْ ضَیَّعَ شَیْئًا مِّنْ اَوَامِرِ اللّٰهِ اَوْ رَکِبَ شَیْئًا مِّنْ مَنَاهِیْهِ لَا یَکُوْنُ عَدْلًا وَالْقَانِعُ التَّابِعُ مِثْلُ الْاَجِیْرِ وَالْوَکِیْلِ تُرَدُّ شَهَادَتُهٗ لِلتُّهْمَةِ فِیْ جَرِّ النَّفْعِ اِلٰی نَفْسِهٖ لِاَنَّ التَّابِعَ لِاَهْلِ الْبَیْتِ یَنْتَفِعُ بِمَا یَصِیْرُ اِلَیْهِمْ **ترجمہ** عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ اُنھون نے اپنے باپ اونھون نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ خیانت کرنے والے مرد کی گواہی جائز ہے اور نہ خیانت کرنے والی عورت کی اور نہ حرام کار مرد کی اور نہ حرام کار عورت کی اور نہ کینہ رکھنے والے کی اپنے بھائی پر ابوداؤد اسکے راوی ہین اور ترمذی کی روایت مین بعد خائنہ کے یہ ہے کہ نہ خائن عورت کی یہ ہے اور نہ اُسکی جو حد مین کوڑے مارا گیا ہو اور نہ اوسکی جو گواہی مین آزمایا گیا ہو یعنے گواہی کو پیشہ ٹھیرالیا ہو اور نہ تابعدار کی واسطے گھر والون کی اور نہ اُسکے جو ولا اور قرابت مین متہم ہو یعنے غیر کو اپنا مالک یا باپ ٹھیراوے کہا فزاری نے کہ قانع تابعدار کو کہتے ہین اور مراد خائن سے خیانت دین و مال و امانت مین ہے اسواسطے کہ جو خدا کے حکمون مین سے کسی چیز کو ضایع کرے یا اوسکی منع کی چیزون سے کسی چیز کا مرتکب ہووے تو وہ عادل نہین تھا یعنے بلکہ وہ فاسق ہے اور قانع سے معنی ہین تابع جیسے نوکر اور وکیل اُسکی گواہی اسواسطے جائز نہین کہ وہ متہم ہے اسبات مین کہ اپنی ذات کے لیے نفع حاصل کرے اسواسطے کہ جو گھر والون کا تابع ہو وہ فائدہ پاتا ہے اُس چیز سے جو اُنکی طرف پہنچے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِیٍّ عَلٰی صَاحِبِ قَرْیَةٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِنَّمَا کُرِهَ شَهَادَةُ الْبَدَوِیِّ لِمَا فِیْهِ مِنَ الْجَفَاءِ فِی الدِّیْنِ وَالْجَهَالَةِ بِاَحْکَامِ الشَّرِیْعَةِ وَلِعَدَمِ ضَبْطِ الشَّهَادَةِ فِی الْغَالِبِ عَلٰی وَجْهِهَا لِقِلَّةِ مَعْرِفَتِهٖ بِشَرْطِهَا وَاِلَیْهِ ذَهَبَ مَالِكٌ وَالنَّاسُ عَلٰی خِلَافِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگلی آدمی کی گواہی گاؤن والے پر درست نہین ابوداؤد اسکے راوی ہین اور جنگلی کی گواہی اسواسطے مکروہ ہے کہ دین مین جاہل اور بے علم ہوتے ہین اور احکام شریعت سے ناواقف ہوتے ہین اور اکثر اوقات گواہی کو کما حقہ

یاد نہین رکھتے اسواسطے کہ اونکو گواہی کے شرائط کی پہچان کم ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک کا اور لوگ انکے مخالف ہین۔

(۵) وعن أيمن بن خريم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عدلت شهادة الزور إشراكا بالله ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الأوثان واجتنبوا قول الزور أخرجه أبو داود والترمذي إلا أن أبا داود قال عن خريم بن فاتك وخريم صحابي وأيمن ابنه بل قال الترمذي لا نعرف له سماعا من النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ایمن بن خریم سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے برابر کی گئی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ بچو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی گواہی سے ابو داود و ترمذی اسکے راوی ہین لیکن ابو داود نے خریم بن فاتک کہا ہے اور خریم صحابی ہے اور جو ایمن کی بیٹی ہے سو ترمذی نے کہا کہ نہین اسکا سماع حضرت سے پہنچتا۔

(۶) وعن زيد بن خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أخبركم بخير الشهداء الذي يأتي بشهادته قبل أن يسألها أخرجه مسلم ومالك وأبو داود والترمذي قال مالك هو الذي يخبر بالشهادة التي لا يعلم بها الذي هي له فيأتي بها الإمام فيقضي له بها۔ **ترجمہ** زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ بتلاؤن مین تمکو بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دے مسلم ابو داود مالک ترمذی اسکے راوی ہین کہا مالک نے وہ شخص وہ ہے جسکی گواہی مالک کو معلوم نہ ہو اور وہ اوسکو آکر خبر دی کہ میرے پاس تیری گواہی ہے پھر حاکم کے پاس جا کر اسکے لئے گواہی دے اور حاکم اوسکی گواہی سے اسکے حق مین ڈگری کرے۔

(۷) وعن خزيمة بن ثابت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ابتاع فرسا من أعرابي فاستتبعه إلى منزله ليقضيه فأسرع صلى الله عليه وسلم وأبطأ الأعرابي وطفق رجال يعترضون الأعرابي ليساومونه بالفرس ولا يشعرون أن النبي صلى الله عليه وسلم قد ابتاعه فنادى الأعرابي النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن كنت مبتاعا هذا الفرس وإلا بعته فقام النبي صلى الله عليه وسلم حين سمع نداء الأعرابي فقال أوليس قد ابتعته منك فقال لا والله ما بعتكه فقال صلى الله عليه وسلم بل قد ابتعته منك فطفق الأعرابي يقول هلم شاهدا فقال خزيمة أنا أشهد أنك بايعته فأقبل صلى الله عليه وسلم على خزيمة فقال بم تشهد قال بتصديقك يا رسول الله فجعل شهادة خزيمة شهادة رجلين أخرجه أبو داود والنسائي وزاد رزين فقال الأعرابي هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أبو هريرة كفى بك جهلا أن لا تعرف نبيك صدق الله الأعراب أشد كفرا ونفاقا وأجدر أن لا يعلموا حدود ما أنزل الله على رسوله وأعرف

الْاَعْرَابِیُّ بِالْبَیْعِ **ترجمہ** خزیمہ بن ثابت سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار سے گہوڑا خرید اور اس کو اپنے ساتہ ہمرا لے گئے تاکہ اوسکو مول ادا کرین سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑہے اور گنوار نے دیر کی یعنی حضرت سے پیچہے رہگیا اور کچہ مرد گنوار سے سامنے ہوکر گہوڑے کا مول چکانے لگے اور نہ جانتے تہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو خرید لیا ہے تو گنوار نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا کہ اگر تم اس گہوڑے کو خریدتے ہو تو فبہا نہین تو مین اُسکو بیچ ڈالتا ہون پہر جب حضرت نے گنوار کی پکار سنی تو ٹہیر گئے سو فرمایا کیا مین نے تجہسے گہوڑا مول نہین لیا گنوار نے کہا قسم ہے اللہ کی مین نے اُسکو تیرے ہاتہ نہین بیچا تو حضرت نے فرمایا کہ بلکہ مین نے اوسکو تجہسے خرید لیا ہے گنوار کہنے لگا کہ اپنا گواہ لا تو خزیمہ نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تو نے گہوڑا حضرت کے ہاتہ بیچا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خزیمہ پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم کیون گواہی دیتے ہو یعنی تم تو گہوڑا مول لینے کے وقت وہان موجود نہ تہے خزیمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو سچا جانتا ہون تو حضرت نے خزیمہ کی گواہی دو مردون کے برابر ٹہیرائی ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے رزین نے کہ گنوار نے کہا کہ کیا یہی پیغمبر ہین تو ابوہریرہؓ نے کہا کہ تجکو یہی جہالت کافی ہے کہ تو اپنے پیغمبر کو نہین پہچانتا اللہ نے سچ فرمایا کہ گنوار لوگ سخت تر کفر اور نفاق مین اس قابل ہین کہ نہ پہچانین دین قرآن کے جو خدا نے اپنے رسول پر اُتارا پہر گنوار نے بیع کا اقرار کرلیا۔

شَهَادَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ
اہل کتاب کی گواہی کا بیان

(۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّكُمْ اَحْدَثُ الْكُتُبِ بِاللّٰهِ تَقْرَؤُنَهٗ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَغَيَّرُوْهُ وَكَتَبُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْاَلَتِهِمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہی انہون نے کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے تم اہل کتاب یعنی یہود و نصاری سے کیون پوچہتے ہو اور حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے پیغمبر پر اوتاری گئی خدا کی طرف سے تازہ اُتری ہے تم اُسکو پڑہتے ہو اس حال مین کہ خالص ہے اسمین کچہ ملاوٹ نہین ہوئی البتہ اللہ نے تم سے بیان کردیا ہے کہ اہل کتاب نے خدا کی کتاب کو بدل ڈالا اور متغیر کردیا اور اپنے ہاتہون سے کتاب لکہی اور کہا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے تاکہ اوسکے بدلے تہوڑا مول دنیا کا لین کیا جو علم تمکو ملا ہے وہ تمکو اُنکے سوال سے منع نہین کرتا اور قسم ہے اللہ کی کہ ہمنے اونمین سے کبہی کوئی مرد نہین دیکہا کہ تمسے پوچہتا ہو جو تمپر اوتارا گیا بخاری اسکے راوی ہین۔

(٢) **وعن** الشعبي أن رجلا من المسلمين حضرته الوفاة بدقوقا ولم يجد أحدا من المسلمين يشهده على وصيته فأشهد رجلين من أهل الكتاب على وصيته فقدما الكوفة فأتيا أبا موسى الأشعري فأخبراه وقدما بتركته ووصيته فقال أبو موسى هذا أمر لم يكن بعد الذي كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأحلفهما بعد العصر بالله إنهما ما خانا ولا كذبا ولا بدلا ولا كتما ولا غيرا وإنها لوصية الرجل وتركته فأمضى شهادتهما أخرجه أبو داود **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے کہ ایک مسلمان مرد کو دقوقا (ایک جگہ کا نام ہے) موت حاضر ہوئی اور اُس نے کسی مسلمان کو نہ پایا جو اُسکے وصیت پر گواہ ہو تو اُسنے اہل کتاب کے دو مردون کو اپنی وصیت پر گواہ کیا یہ دونو کوفے مین آئے اور ابو موسے اشعری کے پاس حاضر ہوے سو دونون نے اُنکو خبر دی اور اُسکا ترکہ اور وصیت لائے تو ابو موسیٰ نے کہا کہ یہ ایسا مقدمہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد نہین واقع ہوا تو ابو موسے نے اُن سے عصر کے بعد اللہ کی قسم لی یہ کہ دونون نے خیانت نہین کی اور نہ جھوٹ بولا اور نہ کچھ بدلا اور نہ کچھ چھپایا اور نہ کچھ تغیر کیا اور مقرر یہی اُس مرد کی وصیت ہے اور یہی اوسکا ترکہ ہے تو ابو موسے نے انکی گواہی جائز رکھی ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کی گواہی جائز ہے جبکہ اُس طور سے لی جاوے جو کہ اس حدیث مین مذکور ہے۔

الفصل التاسع في الحبس والملازمة

نوین فصل

قید کرنے اور ساتھ رہنے کے بیان مین

(١) **عن** بهز بن حكيم عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حبس رجلا في تهمة ثم خلى سبيله أخرجه أصحاب السنن **ترجمہ** بہز بن حکیم سے روایت ہے اُنسے اپنے باپ سے اُنہنے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو تہمت مین قید کیا پھر چھوڑ دیا اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(٢) **وعنه** أيضا عن أبيه عن جده أن أخاه أو عمه قام إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يخطب فقال جيراني بما أخذوا فأعرض عنه ثم ذكر شيئا فقال صلى الله عليه وسلم خلوا عن جيرانه أخرجه أبو داود **ترجمہ** اور انہین سے روایت ہے کہ اُسکا بھائی یا چچا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اوٹھا اور حالانکہ آپ خطبہ پڑھ رہے تھے سو اُسنے کہا کہ میرے ہمسائے کیون قید کیے گئے آپنے اُس سے منہ پھیرا پھر اُسنے کچھ ذکر کیا تو حضرت نے فرمایا کہ اُسکے ہمسایون کو اُسکے لیے چھوڑ دو

کوشش سے پس اسکے واسطے قید ہے **ف** قید یہ ہے کہ کسی کو حالت غفلت مین قتل کرے یعنی مومن کو ایمان
سے کسی کو خبر قتل نکرے یہانتک کہ اسکا ایمان دریافت کرے کہ مسلمان ہے یا کافر ہے۔

(۶) **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن
ادم الاول کفل من دمہا لانہ اول من سن القتل اخرجہ الخمسۃ الا ابا داؤد الکفل الحظ والنصیب **ترجمہ**
ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل کی جاوے مگر
آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اوسکے خون کا حصہ ہوتا ہے یعنی وہ بھی گنہ مین شریک ہوتا ہے اسواسطے
کہ پہلے پہل خون کرنے کی راہ اس نے نکالی روایت کیا اسکو سواے ابوداؤد کے پانچون نے اور کفل کے معنی مین
حظ اور حصہ۔

(۷) **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجی المقتول اخذا بید القاتل فیقول یا رب ہذا
قتلنی فیقول اللہ لم قتلتہ فیقول لتکون العزۃ لک فیقول انہا لی ویجی الرجل اخذا بید الرجل فیقول
یا رب ہذا قتلنی فیقول اللہ لم قتلتہ فیقول لتکون العزۃ لفلان فیقول انہا لیست لفلان فیبوء باثمہ
اخرجہ النسائی **ترجمہ** اونہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت مین ایک مرد دوسرے
کا ہاتھ پکڑے آویگا سو کہے گا کہ اے میرے رب اس نے مجکو قتل کیا تھا تو اللہ تعالی فرماویگا کہ تو نے اسکو قتل کیون کیا
وہ کہے گا کہ فلانے کی عزت کرنے کو یہ فرماویگا کہ وہ عزت فلانے کیواسطے نہین تو پہرے گا اسکا گناہ لیکر نسائی اسکو
راوی ہین۔

(۸) **وعن** المقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ انہ قال یا رسول اللہ ارایت ان لقیت رجلا من الکفار فقاتلنا فضرب احدی
یدی بالسیف فقطعہا ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اسلمت للہ اقتلہ بعد ان قالہا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تقتلہ فقال یا رسول اللہ انہ قطع احدی یدی ثم قال ذلک فقال یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ان تقتلہ وانت بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال
اخرجہ الشیخان وابوداؤد ذی النحو والحمی وقولہ فانہ بمنزلتہ فی اباحۃ الدم لان الکافر قبل
ان یسلم مباح الدم فاذا اسلم فقتلہ احد فان قاتلہ مباح الدم بحق القصاص **ترجمہ** مقداد بن اسود
سے روایت ہے اسنے کہا یا رسول اللہ بھلا بتلاے تو کہ اگر مین کافرون سے کسی مرد کو ملون یعنے جنگ جہاد مین پہر
اسکا مقابلہ ہو پہر ہم آپس مین لڑین اور وہ تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے پہر مجھسے ایک درخت کی پناہ پکڑے
اور کہے کہ مین اللہ کا اسلام لایا یعنے کلمہ پڑہے تو کیا مین اسکو قتل کرڈالون بعد اسکے کلمہ پڑہنے کے تو حضرت
نے فرمایا کہ مت مار اسکو جواب مسلمان ہوگیا تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ پہلے اسنے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا پھر

کوشش سے پس اسکے واسطے قید ہے **ف** فتک یہ ہے کہ کسی کو حالت غفلت مین قتل کرے یعنی مومن کو ایمان مانع ہے کہ کسی کو خبر قتل نہ کرے یہانتک کہ اسکا ایمان دریافت کرے کہ مسلمان ہے یا کافر ہے۔

(٦) **وعن** ابن مسعود رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن ادم الاول کفل من دمها لانہ اول من سن القتل اخرجه الخمسة الا ابا داود الکفل الحظ والنصیب **ترجمہ** ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل کی جاوے مگر ادم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اوسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ پہلے پہل خون کرنے کی راہ اسی نے نکالی ہے روایت کیا اوسکو سواے ابو داود کے پانچون اسکے راوی ہین کفل کے معنی ہین خط اور حصہ۔

(٧) **وعنه** رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجیء الرجل اخذا بید الرجل فیقول یا رب هذا قتلني فیقول اللہ له لم قتلته فیقول لتکون العزة لک فیقول فانها لي ویجیء الرجل اخذا بید الرجل فیقول یا رب هذا قتلني فیقول اللہ له لم قتلته فیقول لتکون العزة لفلان فیقول انها لیست لفلان فیبوء باثمه اخرجه النسائي **ترجمہ** انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت مین ایک مرد دوسرے کا ہاتھ پکڑے آئیگا سو کہے گا کہ اے میرے رب اسنے مجکو قتل کیا تھا تو اللہ تعالی فرماویگا کہ تونے اسکو قتل کیون کیا وہ کہے گا کہ فلانے کی عزت کے لیے یہ فرماویگا کہ وہ عزت فلانے کیواسطے نہین تو پھرے گا اسکا گناہ لیکر نسائی اسکے راوی ہین۔

(٨) **وعن** المقداد بن الاسود رضہ انه قال یا رسول اللہ ارأیت ان لقیت رجلا من الکفار فقاتلني فضرب احدی یدي بالسیف فقطعها ثم لاذ مني بشجرة فقال اسلمت للہ افاقتله بعد ان قالها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتله فقال یا رسول اللہ انه قطع احدی یدي ثم قال ذلک فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتله فان قتلته فانه بمنزلتک قبل ان تقتله وانک بمنزلته قبل ان یقول کلمته التي قال اخرجه الشیخان وابو داود وقوله لاذ اي التجأ واحتمی وقوله وانک بمنزلته في اباحة الدم لان الکافر قبل ان یسلم مباح الدم فاذا اسلم فقتله احد فان قاتله مباح الدم بحق القصاص **ترجمہ** مقداد بن اسود سے روایت ہے اسنے کہا یا رسول اللہ بھلا بتلاے تو کہ اگر مین کافرون سے کسی مرد کو ملون یعنے جنگ جہاد مین میرا اسکا مقابلہ ہو پھر ہم آپس مین لڑین اور وہ تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے پھر مجھسے ایک درخت کی پناہ پکڑے اور کہے کہ مین اللہ کا اسلام لایا یعنے کلمہ پڑہے تو کیا مین اسکو قتل کر ڈالون بعد اسکے کلمہ پڑہنے کے تو حضرت نے فرمایا کہ مت مار اسکو جواب مسلمان ہوگیا تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ پہلے اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا پھر

(٢) **وعنه** رض قال شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر فقال لرجل ممن يدعي الإسلام هذا من أهل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل قتالا شديدا فأصابته جراحة فقيل يا رسول الله الذي قلت آنفا إنه من أهل النار قد قاتل اليوم قتالا شديدا وقد مات فقال صلى الله عليه وسلم إلى النار فكاد بعض المسلمين أن يرتاب فبينما هم على ذلك إذ قيل إنه لم يمت ولكن به جراحة شديدة فلما كان من الليل لم يصبر على الجراح فأخذ ذباب سيفه فتحامل عليه فقتل نفسه فأخبر بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الله أكبر أشهد أني عبد الله ورسوله ثم أمر بلالا فنادى في الناس أنه لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة وإن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر أخرجه الشيخان **ترجمہ** انہین سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ خیبر مین حاضر ہوے تو آپنے ایک شخص اہل اسلام کے حق مین فرمایا کہ یہ دوزخی ہے پھر جب وہ لڑائی مین حاضر ہوا تو بہت سخت لڑا سو اسکو زخم لگا تو کسی نے کہا یا رسول اللہ جو ابھی آپنے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اس نے سخت لڑائی کی اور بیشک وہ مر گیا ہے سو آپنے فرمایا کہ دوزخ مین گیا پس قریب تھا کہ بعضے مسلمان شک مین پڑین سو وہ اسی حالت مین تھے کہ ناگاہ اسکے حق مین کہا گیا کہ وہ مرا نہین لیکن اسکو سخت زخم لگے ہین پھر جب رات ہوئی تو زخم پر صبر نہ کرسکا سو اسنے تلوار کی نوک پکڑی اور اپنے پیٹ مین رکھکر اسپر اپنا بوجھ ڈالا اور اپنی جان کو قتل کیا پھر کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر دی تو آپنے فرمایا کہ اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک مین اللہ کا بندہ اور اسکا رسول ہون پھر آپنے بلال کو حکم کیا تو انہون نے لوگون مین پکار دیا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ مسلمان آدمی کے سوائے کوئی بہشت مین نہ جاویگا اور تحقیق خدا اس دین کی مدد کرتا ہے فاجر آدمی سے شیخین اسکے راوی ہین۔

(٣) **وعن** جابر بن سمرة رضي الله عنهما قال أخبر النبي صلى الله عليه وسلم برجل قتل نفسه فقال لا أصلي عليه أخرجه أبو داود **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ ایک شخص نے اپنے تئین مار ڈالا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اسکا جنازہ نہین پڑھتا ابوداود اسکے راوی ہین

الفصل الرابع فيما يجوز قتله من الحيوان وما لا يجوز

چوتھی فصل

ان جانورون کے بیان مین جنکا قتل کرنا جائز ہے اور جن کا ناجائز ہے۔

(١) **عن** عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس من الدواب كلهن فاسق يقتلن في الحرم الغراب والحدأة والعقرب والفأرة والكلب العقور أخرجه الستة ولمسلم في رواية قالت أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل خمس فواسق في الحل والحرم وأبدل أبو داود وفي رواية له عن أبي هريرة رض مكان الغراب

اَلْحَيَّةِ وَقِيْلَ لِهٰذِهِ الْحَيَوَانَاتِ الْخَمْسِ فَوَاسِقُ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِسْتِعَارَةِ لِخُبْثِهَا۔ **ترجمہ** عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وہ سب موذی اور بدذات ہین مار ڈالے جائین حرم مکہ مین کوا
چیل اور بچھوا ور چوہا اور کتا بہت کاٹنے والا بخاری و مسلم اسکے راوی ہین اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم کیا پانچ موذی جانور کے قتل کرنے کا حل اور حرم مین اور ابو داؤد نے اپنی روایت مین ابوہریرہؓ سے کوتی
کے بدلے سانپ کو ذکر کیا ہے اور ان پانچ جانورون کو فاسق تو استعارہ کر کہا گیا ہے انکو خبیث ہونے کے سبب سے۔

(٢) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلٰتُ
عُرْفًا فَاِنَّهُ لَيَتْلُوْهَا وَاِنِّيْ لَاَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا
لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت
ہے کہا جس حالت مین ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ مین تھے کہ آپ پر سورہ مرسلات اوتری اور آپ اوسکو
پڑھ رہے تھے اور ہم اوسکو آپکے منہ سے سیکھتا تھا اور آپکی زبان تر رہتے تھے کہ ناگاہ ہماری طرف ایک سانپ کو دا ہم لیا
کہ اسکو مار ڈالو ہم اسکے مارنے کو جھپٹے وہ ہم سے آگے بڑھ گیا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اسکو تمہارے شر سے بچایا جیسا کہ
تمکو اسکے شر سے بچایا شیخین و نسائی اسکے راوی ہین۔

(٣) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَ
اقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رضہ فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً لِاَقْتُلَهَا
نَادَانِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ اِنَّهُ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ
عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ تَثْنِيَةُ الْخَطَّانِ الْاَسْوَدَانِ عَلٰى ظَهْرِ الْحَيَّةِ بِالطُّفْيَتَيْنِ
وَالطُّفْيَةُ خُوْصَةُ الْمُقْلِ شَبَّهَ بِهِمَا وَقِيْلَ الطُّفْيَةُ الْحَيَّةُ وَالْمُرَادُ عَلٰى هٰذَا اقْتُلُوْا كُلَّ حَيَّةٍ مَا كَانَ لَهُ وَلَوْنُهُمَا
لَا ذَنَبَ لَهُ وَهُوَ الْاَبْتَرُ وَالْعَوَامِرُ الْحَيَّاتُ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي الْبُيُوْتِ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِطُوْلِ اَعْمَارِهَا **ترجمہ** ابن عمرؓ سے
روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا منبر پر فرماتے تھے کہ مار ڈالو سانپون کو اور مار ڈالو دو لکیر والے
سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وہ دونو آنکھ کو اندھا کر دیتے ہین اور عورتون کے حمل گرا دیتے ہین سو جس حالت مین کہ
مین ایک سانپ پر دوڑ کرتا تھا مارنے کو اسکو مارون سو ابو لبابہ نے مجھے پکارا کہ مت مار مین نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سانپون کے مارنے کا حکم کیا ہے انہون نے کہا کہ اوسکے بعد گھرون کے سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے
اور وہ جن ہین جو گھرون مین رہتے ہین نسائی کے سوا چھہ امام اسکے راوی ہین اور بعضون نے کہا کہ طفیہ سانپ کو کہتے
ہین اور مراد اسپر یہ ہوگی کہ مار ڈالو ہر سانپ کو جسکی اولاد ہو اور جسکی دم نہو۔ اور وہ ابتر ہے اور عوامر ان سانپون کو کہتے
ہین جو گھرون مین رہتے ہین انکو عوامر اسواسطے کہتے ہین کہ انکی عمر دراز ہوتی ہے۔

پھر اگر اسکے بعد تمکو نظر آئے تو اسکو مار ڈالو کہ سوائے اسکے کچھ نہیں کہ وہ شیطان ہے مسلم مالک ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں اور ہمارے نزدیک معنی یہ ہیں کہ اگر وہ تیسری بار ہمارے سامنے نکلے گا تو تنگی میں پڑے گا پھر اگر ہم تجھ پر تنگی کریں تو دفع کرنے اور اپنے بچانے سے ہم پر الزام نہیں

(۵) **وَعَنْ** ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ أَبُو لَيْلَى سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ نُوحٌ وَأَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذُونَا فَإِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کے جنوں کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا کہ جب تم ان میں سے کسی چیز کو اپنے گھروں میں دیکھو تو اوس سے کہدو کہ ہم تجھ سے طلب کرتے ہیں وہ عہد جو نوح علیہ السلام نے تم سے لیا اور قسم دیتے ہیں ہمکو اس عہد کی جو سلیمان علیہ السلام نے تم سے لیا کہ ہمکو ایذا مت دو اور ہمکو نظر مت آؤ اسکے بعد پھر ظاہر ہوں تو انکو مار ڈالو ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں

(۶) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي وَفِي رِوَايَةٍ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سب سانپوں کو اور جو انکے بدلا لینے سے ڈرے وہ ہم سے نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ مار ڈالو سب سانپوں کو مگر جو سانپ کہ چاندی کی چھڑی کی طرح سفید ہو اسکو نہ مارو ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۷) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نہ مارے سانپوں کو انکے بدلا لینے کے ڈر سے وہ ہم سے نہیں یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہمنے ان سے صلح نہیں کی جب سے ہمنے انکو دشمن ٹھیرایا ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وَعَنْ** الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هٰذِهِ الْحَيَّاتِ الصِّغَارِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم چاہتے ہیں کہ زمزم کے کوئیں کو پاک صاف کریں اور اسمیں یہ چھوٹے سانپ ہیں سو آپ نے انکو حکم کیا انکے مار ڈالنے کا ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۹) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو فاسق کہا اور میں نے آپ کو نہیں سنا کہ اسکے مارنے کا حکم کیا ہو شیخین نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاہُ فُوَیْسِقًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے گرگٹ کے مارڈالنے کا اور اسکا نام فاسق رکہا مسلم و ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَۃً فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَۃٍ کُتِبَ لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَفِی الثَّانِیَۃِ دُوْنَ ذٰلِکَ وَفِی الثَّالِثَۃِ دُوْنَ ذٰلِکَ اَخْرَجَہٗ [illegible] وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرۃ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی چوٹ مین مارڈالے اوسکے واسطے سونیکی لکہی جاتی ہے اور جو دوسری چوٹ مین مارے اسکو اوس سے کم اور جو تیسری مین مارے اسکو اوس سے بھی کم مسلم اسکے راوی ہین۔

اَلْکِلَابُ
کتون کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ فَقِیْلَ [illegible] عُمَرَ [illegible] یَقُوْلُ اَوْ کَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ اِنَّ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ زَرْعًا [illegible] فَلَا نَدَعُ کَلْبًا اِلَّا قَتَلْنَاہُ حَتّٰی اِنَّا لَنَقْتُلُ کَلْبَ الْمَرْاَۃِ مِنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ [illegible] اِلَّا اَبَادَاوٗدَ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کے مارڈالنے کا سوا کتے شکاری کے اور کتے بکریون اور کتے مواشی کے یعنی شکار کے واسطے اور بکریون اور مواشی کی حفاظت کے واسطے کتا رکہنا جائز ہے [illegible] تو ابن عمر سے کہا گیا کہ ابوہریرہ کہتے ہین کہ جو کتا کہیتی کی حفاظت کے واسطے [illegible] تو ابن عمر نے کہا کہ ابوہریرہ کہیتی رکہتے ہین یعنے وہ شاید کہیتی کے لالچ سے اوسکو بھی مستثنےٰ کرتے ہین و [illegible] حقیقت مین مستثنےٰ نہین ایکبار اور ہم مدینے مین اور اسکی اطراف مین بہیجے جاتے تہے سو ہم جو کتا دیکہتے تہے مارڈالتے تہے یہانتک کہ اگر کسی جنگلی عورت کے ساتہ کتا پاتے تہے تو اوسکو بھی مارڈالتے تہے ابوداود کے سوا سب محدثون اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی [illegible] کَلْبًا اِلَّا انْتَقَصَ مِنْ عَمَلِھِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ حَرْثٍ اَوْ غَنَمٍ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ **ترجمہ** ابوہریرۃ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گہر والے کتا رکہین تو انکے عمل سے ہر روز قیراط بہر ثواب گہٹایا جاتا ہے سوائے کتے شکاری کے اور کہیتی اور بکریون کے رزین اسکے راوی ہین۔

اَلنَّمْلُ
چیونٹی کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَۃِ وَالنَّحْلَۃِ وَالْھُدْھُدِ وَالصُّرَدِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانورون کے مارنے سے منع کیا چیونٹی سے اور شہد کی مکہی سے اور ہدہد

سے اور سفید چوپایاں سے ابوداؤد اسکے راوی ہین

كِتَابُ الْقِصَاصِ وَفِيهِ أَرْبَعَةُ فُصُولٍ

کتاب ہے قصاص کے بیان مین اور اسمین ہے فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي النَّفْسِ

پہلی فصل

قصاص نفس کے بیان مین

اَلْعَمْدُ - قتل عمد یعنی جان بوجہ کر مارنیکا بیان

(۱) **عَنْ** اَبِي شُرَيْحٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ مَنْ قُتِلَ عَمْدًا بِغَيْرِ حَقٍّ فَلِوَلِيِّهِ اَنْ يَخْتَارَ اِحْدَى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يَقْتَصَّ وَاِمَّا اَنْ يَعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ تَلَا فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** ابو شریح سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جان بوجہ کر قتل کیا جاوے تو اسکے ولی کو جائز ہے کہ تین باتون مین جو بات چاہے اختیار کرلے یا تو خون کے بدلے خون لیوے یا معاف کردیوے یا قتل سے خون بہا لیوے پہر اگر چوتہی بات چاہے تو اسکا ہاتہ پکڑلو پہر یہ آیت پڑہی اور جو اسکے بعد تعدی کرے تو اسکے واسطے عذاب ہے دردناک ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مُؤْمِنًا فَهُوَ قَوَدٌ بِهِ فَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ اَلصَّرْفُ النَّفْلُ وَالْعَدْلُ الْفَرْضُ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی ایماندار آدمی کو قتل کرے وہ اسکے بدلے مین مارا جاوے اور جو ولی کو قصاص لینے سے روکے تو اوسپر خدا کی لعنت اور غضب ہے خدا نہ قبول کریگا اوسکی نفل عبادت کو نہ فرض کو رزین اسکے راوی ہین صرف کے معنے ہین نفل اور عدل کے معنی ہین فرض۔

اَلْخَطَاءُ وَعَمْدُ الْخَطَاءِ - قتل خطاء اور خطاء عمد کا بیان

(۱) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا فِي رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ قَالَ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِالْعَصَاءِ فَهُوَ خَطَاءٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلْعِمِّيَّا بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَالتَّشْدِيْدِ الْمِيْمِ الْمَكْسُوْرَةِ وَالْقَصْرِ مَصْدَرٌ وَمَعْنَاهُ اَنْ يُوْجَدَ بَيْنَهُمْ قَتِيْلٌ يَعْمٰى

قُرَّةٌ وَلَا يَبِيْنُ قَاتِلُهُ فَحُكْمُهُ حُكْمُ قَتِيْلِ الْخَطَاءِ تَجِبُ فِيْهِ الدِّيَةُ **ف** خطا دو قسم ہے ایک خطا محض اور ایک خطا شبہ عمد
خطا محض یہ ہے کہ دور سے کسی چیز کو شکار گمان کر کے تیر مارا اور وہ حقیقت میں آدمی تھا اور شبہ عمد یہ ہے کہ کسی کو قصداً
مارے ایسی چیز سے جس سے غالباً آدمی قتل ہوتا ہو اور مر جائے جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اندھا دھند میں مارا جائے کہ انکے درمیان پتھر بازی ہو یا کوڑہ بازی یا لاٹھیوں کی
مار میں تو وہ قتل خطا ہے اور اسکی دیت خطا کی دیت ہے اور جو جان بوجھ کر مارا جائے یا مارا جائے تو اوسکا قصاص ہے اور
جو ولی کو قصاص لینے سے روکے تو اسپر اللہ کی لعنت اور غضب ہے نہ اوسکی نفلی عبادت قبول کریگا نہ فرض کو ابو داؤد و نسائی
اسکے راوی ہیں عمیا سات زیر عین سے اور تشدید میم مکسورہ کے اور قص کے مصدر ہے اور مراد یہ ہے کہ انکے درمیان ایک
آدمی مقتول پایا جائے اور سکا مشتبہ ہوا اوسکا قاتل ظاہر نہو تو حکم اوسکا حکم مقتول خطا کا ہے اسمیں دیت واجب ہے
(یعنی قصاص نہیں)

(۲) **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْدُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هٰذَا قَتَلَ أَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلْتَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ فَقَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ
قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِيْ وَأَغْضَبَنِيْ فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلٰى قَرْنِهِ فَقَتَلْتُهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيْهِ عَنْ
نَفْسِكَ قَالَ مَا لِيْ مِنْ مَالٍ إِلَّا كِسَائِيْ وَفَأْسِيْ قَالَ أَتَرٰى قَوْمَكَ يَشْتَرُوْنَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلٰى قَوْمِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَرَمٰى إِلَيْهِ
بِنِسْعَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِسْعَتِهِ وَقَالَ دُوْنَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ قُلْتَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَمَا أَخَذْتُهُ إِلَّا بِأَمْرِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُرِيْدُ أَنْ يَبُوْءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ قَالَ فَرَمٰى بِنِسْعَتِهِ وَخَلّٰى
سَبِيْلَهُ اَلنِّسْعَةُ سَيْرٌ يُضْفَرُ عَلٰى شَكْلِ الْأَعِنَّةِ تُشَدُّ بِهِ الرِّحَالُ وَقَوْلُهُ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ يَحْتَمِلُ وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ
لَمْ يَرَ لِصَاحِبِ الدَّمِ أَنْ يَقْتُلَهُ لِأَنَّهُ ادَّعٰى أَنَّ قَتْلَهُ كَانَ خَطَأً أَوْ كَانَ شِبْهَ عَمْدٍ فَأَوْرَثَ شُبْهَةً فِيْ نَفْيِ الْقَوَدِ وَالثَّانِيْ
أَنَّهُ أَرَادَ أَنَّهُ مِثْلُهُ فِيْ حُكْمِ الْبَوَاءِ فَصَارَا مُتَسَاوِيَيْنِ لَا فَضْلَ لِلْمُقْتَصِّ حَيْثُ اسْتَوْفٰى حَقَّهُ مِنَ الْمُقْتَصِّ مِنْهُ **ترجمہ**
وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو رسی سے کھینچتا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا سو
اُس نے کہا یا رسول اللہ اسنے میرے بھائی کو قتل کیا ہے حضرتؐ نے فرمایا کیا تو نے اُسکو قتل کیا ہے اسنے کہا
کہ اُسنے اقرار نہ کیا تو میں اسپر گواہ قائم کرونگا تو اُسنے کہا کہ ہاں فرمایا تو نے اسکو کس طرح قتل کیا کہا کہ میں اور وہ
دو نو درخت سے پتے جھاڑ کر جمع کر رہے تھے سو اُسنے مجھکو گالی دی اور غصہ لایا تو میں نے اُس کے سر
میں کلھاڑی ماری سو میں نے اسکو قتل کر ڈالا مسلم ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہیں اور ابو داؤد نے اتنا زیادہ کیا کہ

ارادہ اوسکی قتل کا نہ تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ ہے کہ تو اپنی جان کی دیت دی
اسنے کہا کہ میرے پاس کچھ مال نہین سوائے میری چادر اور کلاڑی کے فرمایا کیا تو دیکھتا ہے کہ تیری قوم تجکو خرید لے
اُسنے کہا کہ مین اپنی قوم پر اُس سے ذلیل تر ہون یعنے قوم کی نزدیک میری ایسی عزت نہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے رسی اسکی طرف پھینکدی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کو پکڑ لے وہ مرد اُسکو لے چلا پھر جب اُسنے مونہہ پھیری تو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اُس نے اوسکو قتل کیا تو وہ اسکی مثل ہو جاویگا وہ آپ کی طرف پلٹ آیا اور کہا مجکو خبر پہونچی کہ
آپنے فرمایا کہ اگر اُسنے اُسکو قتل کیا تو وہ بھی اوسکی مثل ہے اور مین نے اوسکو نہین پکڑا مگر آپکے حکم سے تو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نہین جانتا کہ وہ اپنا گناہ اور تیرے بھائی کا گناہ ایکر پھرے اُس نے کہا کیون نہین اے نبی اللہ کے
فرمایا سو یہ اسی طرح ہے تو اُسنے اوسکی رسی پھینکدی اور اوسکو چھوڑ دیا اور نسعہ چمڑے کی رسی کو کہتے ہین جو آگ کی طرح
گوندی جاتی ہے۔ اُس سے کچھ وے باندھے جاتے ہین۔ اور جو فرمایا کہ اگر اُس نے اُسکو قتل کیا تو اوسکی طرح ہوجاویگا
تو اس مین دو معنون کا احتمال ہے ایک یہ کہ آپنے نہ جایز دیکہا کہ ولی مقتول کا اُسکو قتل کرے اسواسطے کہ اُس نے
دعوے کیا تھا کہ اُسنے چوک کر مارا ہے یا اوسکی قتل شبہ عمد تھی سو اُسنے پیدا کیا قصاص کے نہ واجب ہونے مین دوسری
یہ مراد ہے کہ وہ اوسکی مثل ہے گناہ کے حاصل کرنے مین سو دونو برابر ہوجاوینگے قصاص لینے والے کو واسطے کوئی
فضیلت نہ رہیگی اسواسطے کہ اُس نے مقتول سے اپنا حق پورا پالیا۔

(۳) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهٗ اِلٰی وَلِیِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهٗ فَقَالَ لِلْوَلِیِّ اَمَا اِنَّهٗ اِنْ
کَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهٗ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلّٰی سَبِیْلَهٗ وَکَانَ مَکْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ یَجُرُّ نِسْعَتَهٗ فَسُمِّیَ ذُو النِّسْعَةِ اَخْرَجَهٗ
اَصْحَابُ السُّنَنِ۔ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک مرد نے دوسرے مرد کو
قتل کیا تو وہ حضرتؐ کی طرف اوٹھایا گیا آپنے اوسکو ولی مقتول کے حوالے کر دیا قاتل نے کہا یا حضرت مین نے
اُسکے قتل کا ارادہ نہ کیا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے ولی سے فرمایا کہ خبردار ہو اگر وہ سچا ہوا اور تو نے
اسکو قتل کیا۔ تو آگ مین داخل ہوگا۔ اُس نے اُسکو چھوڑ دیا اور چمڑے کی رسی سے اوسکی مشکین باندھی ہوئی تھین
سو وہ اپنی ناڑی کو گھسیٹتا ہوا نکلا تو اُسکا وہ النسعہ پڑ گیا اصحاب سنن اُسکے راوی ہین۔

اَلْوَالِدُ وَالْوَلَدُ
باپ بیٹے کے قتل کرنیکا بیان

(۱) عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُقِیْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا یُقِیْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِیْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** سراقہ
بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے روبرو باپ کا بدلہ
بیٹے سے لیا اور بیٹے کا بدلہ باپ سے نہ لیا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن ابی رمثة قال انطلقت مع ابی نحو رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لابی ابنك هذا قال ای ورب الكعبة فقال حقا قال اشهد به فتبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلفه ومن ثبت شبهی من ابی ثم قال اما انه لا یجنی علیك ولا تجنی علیه اخرجه ابو داود والنسائی۔ ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا پھر آپ نے میرے باپ سے فرمایا کہ یہ تیرا بیٹا ہے میں نے کہا ہاں بیٹا ہے اور قسم ہے کعبہ کے رب کی آپ نے فرمایا کہ سچ سچ کہا کہ میں اسکی گواہی دیتا ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اوسکی قسم سے اور میرے باپ کے ساتھ میری مشابہ ہونے سے پھر فرمایا کہ خبردار نہ اسکا قصور تیرے پر پڑے گا اور نہ تیرا قصور اوسپر پڑے گا یعنی ایک کے قصور کے بدلے دوسرا نہ پکڑا جائیگا۔ ابوداود نسائی اسکے راوی ہیں۔

الجماعة بالواحد والحر بالعبد

ایک شخص کے خون کے بدلے جماعت کو قتل کرنے اور آزاد کے غلام کے بدلے قتل کیے جانیکا بیان

(۱) عن ابن عمر رض ان غلاما قتل غیلة فقال عمر رض لو اشترك فیه اهل صنعاء لقتلتهم به وفی روایة ان اربعة قتلوا صبیا وذكر نحوه اخرجه البخاری وعند مالك ان عمر رض قتل نفرا خمسة او سبعة برجل واحد قتلوه غیلة وقال لو تمالأ علیه اهل صنعاء لقتلتهم جمیعا۔ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک لڑکا فریب سے مارا گیا تو عمر فاروق رض نے کہا کہ اگر صنعاء (ایک شہر کا نام ہے) والے اسکے خون میں شریک ہوتے تو میں اون کے بدلے سب کو قتل کر ڈالتا اور ایک روایت میں ہے کہ چار شخصوں نے ایک لڑکے کو قتل کیا اور ذکر کی حدیث مثل اسکی بخاری اس کے راوی ہیں اور مالک کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر رض نے پانچ یا سات آدمیوں کو ایک مرد کے بدلے قتل کیا جنہوں نے اوسکو فریب دیکر مارا تھا اور کہا کہ اگر صنعاء کے رہنے والے اسپر جمع ہوتے تو میں انکے بدلے سب کو قتل کرتا **ف** غیلہ یہ ہے کہ فریب دیکر کسی شخص کو ایسی پوشیدہ جگہ میں لے جاوے جہاں کوئی نہ دیکھتا ہو پھر وہاں اُس کو مار ڈالے۔

(۲) وعن سمرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه اخرجه اصحاب السنن وزاد النسائی ومن خصی عبده خصیناه قال الخطابی رحمه الله تعالی ومعناه من فعل ذلك بعبده بعد عتقه ایاه۔ ترجمہ سمرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو قتل کرے اوسکو ہم قتل کرینگے اور جو اسکے ہاتھ پاؤں کاٹے اوسکے ہم ہاتھ پاؤں کاٹینگے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اور نسائی نے زیادہ کیا ہے کہ جو اپنے غلام کو خصی کر ڈالے ہم اسکو خصی کرینگے کہا خطابی نے اسکا مطلب یہ ہے کہ جو آزاد کرنے کے بعد اس کے ساتھ کام کرے۔

المسلم بالكافر

قتل کرنا مسلمان کا بدلے کافر کے۔ (۱) عن ابی جحیفة رض قال قلت

لِعَلِيٍّ رض يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ سَوْدَاءَ فِيْ بَيْضَاءَ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ اِلَّا فَهْمًا يُعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ مین نے علی مرتضےٰ سے کہا کہ اے امیر المومنین کیا تمہارے پاس کچہ سیاہ سفید پر لکہا ہوا ہے جو خدا کی کتاب مین نہین انہون نے فرمایا کہ نہین قسم ہے اوسکی جسنے دانے کو پہاڑا اور جاندار چیز کو پیدا کیا مین اُسکو نہین جانتا (یعنے سوائے قرآن کے ہمارے پاس کچہ وصیت نامہ حضرت کا لکہا ہوا نہین ہے) مگر جو کچہ کہ خدا کسی مرد کو قرآن مین سمجہائے اور جو ورق میرے پاس ہے مین نے کہا اس ورق مین کیا ہے کہا کہ حکم دیت کا اور چہوڑنا قیدی کا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جاوے بخاری ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ النَّخَعِيُّ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَاِذَا فِيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهِ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** قیس بن عبادہ سے روایت ہو کہا کہ مین اور اشتر نخعی دونو حضرت علی کی طرف چلے تو ہمنے اُن سے کہا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو کچہ خاص وصیت کی ہے جو عام لوگون کو نہین کی فرمایا کہ نہین مگر جو اسمین ہے سو انہون نے اپنی تلوار کے غلاف سے ایک مکتوب نکالا تو ناگاہ اُس مین لکہا ہوا تہا کہ سب مسلمانون کے خون برابر ہین (یعنی کسی طرح کا فرق نہین) اور انکا ہاتہ ایک ہے اپنے غیرون پر (یعنی ایک دوسرے کی مدد کرنے مین) اور کوشش کیا جائے انکے عہد و پیمان مین ادنے اونکا (یعنے اگر کوئی ادنی مسلمان کسی کافر کے ساتہ عہد و پیمان کرے تو باقی مسلمانون کو اسکا عہد توڑنا جائز نہین) خبردار ہو مسلمان کو کافر کے بدلے نہ مارا جاوے اور نہ عہد والا اپنے عہد مین اور جو کوئی بدعت نکالے تو اسکا وبال اُسکی جان پر ہے اور جو نئی بات نکالے یا بدعتی کو جگہ دے تو اُسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہے ابو داؤد ونسائی اسکے راوی ہین

اَلْمَجْنُوْنُ وَالسَّكْرَانُ
دیوانے اور نشے والے کا بیان

(۱) **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهُ اُتِيَ اِلَيْهِ بِمَجْنُوْنٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اعْقِلْهُ وَلَا تُقِدْ مِنْهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمَجْنُوْنِ قَوَدٌ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** یحیی ابن سعید سے روایت ہے کہ مروان نے معاویہ بن ابوسفیان کی طرف لکہا کہ میرے پاس ایک دیوانہ لایا گیا اوس نے

فَكَتَبَ اِلٰى اَبِي مُوسٰى لِيَسْاَلَ لَهٗ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رض فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ مَا وَقَعَ بِاَرْضِي عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّي فَقَالَ لَهٗ اَبُو مُوسٰى اِنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَيَّ بِهٖ اَنْ اَسْاَلَكَ فِيهِ فَقَالَ عَلِيٌّ رض اَنَا اَبُو الْحَسَنِ اِنْ لَمْ يَأْتِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطِ بِرُمَّتِهٖ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ اَلرُّمَّةُ الْحَبْلُ وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَبْلُ الَّذِي يُقَادُ بِهِ الْجَانِي -

ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ شام والون سے ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتھ ایک مرد زنا کرتے پایا تو اوسنے دونونکو قتل کر ڈالا مرد کو بھی اور عورت کو بھی تو معاویہ پر اس مقدمے مین فیصلہ کرنا مشکل ہوا تو اوسنے ابو موسے کی طرف لکھا کہ اوسکے واسطے علی مرتضیٰ سے پوچھین تو علی رض نے فرمایا کہ یہ مقدمہ میری زمین مین تو واقع نہین ہوا ہے تجکو قسم دیتا ہون کہ مجکو خبر دے تو ابو موسے نے اون سے کہا کہ معاویہ نے مجکو شام سے لکھا ہے کہ مین اوسکے واسطے پوچھون تو علی رض نے فرمایا کہ مین ابو الحسن ہون اگر قاتل چار گواہ نہ لاوے تو اپنی رسی دیوے مالک اسکے راوی ہین - اور رمہ کے معنی ہین رسی اور مراد وہ رسی ہے جسکے ساتھ قصور والا کھینچا جاتا ہے **ف** یعنی اوس سے قصاص لیا جاوے ۱۲

اَلْقَتْلُ بِالْمُثَقَّلِ

بھاری چیز سے قتل کرنیکا بیان

(۱) **عَنْ** اَنَسٍ رض اَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ لَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقِيلَ لَهَا اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَأْسِهَا اَنْ لَا ثُمَّ قِيلَ لَهَا اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَأْسِهَا اَنْ لَا ثُمَّ قِيلَ لَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَاَشَارَتْ بِرَأْسِهَا فَقَتَلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ رَضَخَ رَأْسَهٗ بَيْنَهُمَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَعِنْدَ بَعْضِهِمْ اَنَّ الْيَهُودِيَّ الَّذِي قَتَلَهَا لَمَّا اُخِذَ اَقَرَّ وَاعْتَرَفَ اَلْاَوْضَاحُ الْحُلِيُّ مِنَ النُّقْرَةِ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو زیور کے لالچ سے مار ڈالا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی اور اوسمین تھوڑی سی زندگی باقی تھی تو اوس سے کہا گیا کہ کیا تجھے فلانے نے قتل کیا تب اوسنے سر سے اشارہ کیا کہ نہین پھر کہا گیا کہ کیا فلانے نے تجکو قتل کیا ہے اسنے سر سے اشارہ کیا کہ نہین پھر اس سے تیسری بار پوچھا گیا تو اس نے سر سے اشارہ کیا کہ ہان تو حضرت نے اوسکو دو پتھرون سے قتل کیا اوسکا سر دونون کے درمیان کچلا گیا پانچون اسکے راوی ہین اور بعض کے نزدیک ہے کہ جس یہودی نے اوسکو مارا تھا جب وہ پکڑا گیا تو اسنے اقرار کیا اور مان لیا کہ مین نے مارا ہے اور اوضاح چاندی کے زیور کو کہتے ہین - **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھاری چیز سے قتل کرنا موجب قصاص ہے -

اَلْقَتْلُ بِالطِّبِّ وَالسَّمِّ

طب اور زہر سے قتل کرنیکا بیان

(۱) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ اَخْرَجَهُ اَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اسنے اپنے باپ اوسنے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جو شخص علم طب کو عمل مین لاوے اور کسی بیمار کا دوا کرے اور نہ مشہور ہو طب مین یعنی اور بیمار اُسکو معالجہ سے مرجاے تو وہ ضامن ہے ابوداؤد نسائی اُسکے راوی ہین۔ ف یعنی اوسپر دیت لازم ہے اور قصاص ساقط ہو واسطے اجازت دینے بیمار کے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ اِمْرَأَةً مِّنَ الْیَهُوْدِ اَهْدَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَسْمُوْمَةً فَمَا عَرَضَ لَهَا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ ایک یہودی عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری زہرآلودہ تحفہ بھیجی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کچہ نہ کہا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اَلدَّابَّةُ وَالْبِئْرُ وَالْمَعْدَنُ

چوپایے اور کوئین اور کان کا بیان

فِیْهِ حَدِیْثُ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَتَقَدَّمَ فِی الزَّکٰوةِ۔

اس مین یہ حدیث آئی ہے کہ چوپایے کا قصور معاف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ قِصَاصِ الْاَطْرَافِ

دوسری فصل

قصاص ہاتہ پاؤن وغیرہ کے بیان مین

اَلسِّنُّ

دانت کا بیان

(۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رض قَالَ عَضَّ رَجُلٌ یَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَهَا مِنْ فِیْهِ فَوَقَعَتْ ثَنِیَّتَاهُ فَاخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَعَضُّ اَحَدُکُمْ یَدَ اَخِیْهِ کَمَا یَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِیَةَ لَکَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاؤدَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ فَاَنْزَلَ اللهُ وَالْجُرُوْحُ قِصَاصٌ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِیْ اُخْرٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَاْمُرُنِیْ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اٰمُرَهُ اَنْ یَدَعَ یَدَهُ فِیْ فِیْکَ تَقْضِمُهَا کَمَا یَقْضِمُ الْفَحْلُ اِدْفَعْ یَدَکَ حَتّٰی یَقْضِمَهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا **ترجمہ** عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے دوسرے کا ہاتہ کاٹ کہایا تو اُس نے اپنا ہاتہ اوسکے منہ مین کہینچ تو کاٹنے والے کے اگلے دو دانت گر پڑے تو دونو جہگڑتے ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنے بھائی کا ہاتہ چبالیتا ہو جیسے اونٹ چبالیتا ہے تجکو دیت نہین ابوداؤد کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے ترمذی نے سو خدا نے یہ حکم اوتارا اور زخمون کا بدلا ہے اور مسلم نے دوسری روایت مین زیادہ کیا ہے، تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو مجکو کیا کہتا ہے یہ کہتا ہے کہ مین اوسکو حکم کرون کہ اپنا ہاتہ تیرے منہ مین رہنے دے کہ تو اُسکو چبالے جیسے اونٹ چبالیتا ہے اپنا ہاتہ اوسکے منہ مین ڈال دیا تک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ اَهْلِ الْاَرْضِ تَعْلَمُوْنَ اَكْرَمُ عَلَى اللهِ فَقَالُوْا اَنْتَ فَقَالَ اِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوْا اَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوْا اَحْيَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِكَ فَاسْتَغْفِرْ لَنَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرد نے انکے کفر کے زمانے کے باپ پر طعنہ کیا۔ عباس نے اوسکو طمانچہ مارا اوسکی قوم ہتیار پہن کر آئی۔ اور کہا کہ ہم بھی اوسکو طمانچہ مارتے ہین جیسے اوسنے اوسکو طمانچہ مارا۔ یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ منبر پر چڑہے اور فرمایا لوگو تم زمین والون مین سے کسی کو خدا کے نزدیک زیادہ تر بزرگ جانتے ہین انہون نے عرض کیا۔ کہ آپکو۔ تو فرمایا کہ عباس میرے لیے ہے اور مین اسکا ہون ہمارے مردون کو برا مت کہا کرو۔ کہ ہمارے زندون کو ایذا پہونچا پہر وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ کہ ہم آپکے غصے سے خدا کی پناہ مانگتے ہین۔ آپ ہمارے واسطے مغفرت کی دعا کیجیے نسائی اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طمانچہ کا بدل نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ اِسْتِيْفَاءِ الْقِصَاصِ

تیسری فصل

پورا قصاص لینے کے بیان مین

(۱) **عَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً اَهْلُ الْاِيْمَانِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف کرلوگون سے قتل ایمان والون کا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** عبداللہ بن زید انصاری سے روایت ہے کہ منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چیز اوچک لینے سے اور ہاتہ پاؤن ناک کان کاٹنے سے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِيْ فِرَاسٍ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهٖ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابوفراس نے عمر فاروق سے روایت کی کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی جان سے بدلا لیتے تہے نسائی اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْعَفْوِ

چوتھی فصل

معاف کرنے کے بیان مین

یہ اگر قصاص والوں نے معاف نہ کیا تو بدلا دلوایا۔

(۲) وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا قَتَلَ اَخِیْ قَالَ اذْھَبْ فَاقْتُلْہُ کَمَا قَتَلَ اَخَاکَ فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ اتَّقِ اللّٰہَ وَاعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِاَجْرِکَ وَخَیْرٌ لَّکَ وَلِاَخِیْکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَخَلّٰی عَنْہُ فَاُخْبِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ لَہٗ قَالَ فَاَعْتَقَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ کَانَ خَیْرًا لَّہٗ مِمَّا ھُوَ صَانِعٌ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ یَا رَبِّ سَلْ ھٰذَا فِیْمَ قَتَلَنِیْ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** بریدہ رض سے روایت ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا سو اُسنے کہا کہ اُسنے میرے بھائی کو قتل کیا ہے فرمایا کہ جا اسکو مار ڈال جیسے اُس نے تیرے بھائی کو مارا تو قاتل نے اُسکو کہا کہ اللہ سے ڈر اور مجکو خون معاف کرنے کہ اسمین تجکو بہت ثواب ہوگا اور قیامت مین تیرے اور تیرے بھائی کے واسطے بہتر ہوگا تو اُسنے اُسکو چھوڑ دیا تو کسی نے حضرت کو خبر دی جو قاتل نے اُس سے کہا تو اوس نے اُسکو آزاد کر دیا فرمایا خبردار یہ قصاص اسکے واسطے بہتر تھا اُس سے جو قیامت کے دن اُسکے ساتھ کرنیوالا تھا کہے گا اے میرے رب اس سے پوچھ اُس نے مجھے کیون قتل کیا نسائی اُسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمُقْتَتِلِیْنَ اَنْ یَّنْحَجِزُوْا الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَاِنْ کَانَتْ اِمْرَاَۃً اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَعِنْدَہٗ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ الْمُقْتَتِلِیْنَ بِفَتْحِ التَّائَیْنِ وَبَیَانُ ذٰلِکَ اَنْ یُّقْتَلَ رَجُلٌ وَّ وَرَثَتُہٗ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ فَاَیُّھُمْ عَفَا وَاِنْ کَانَ اِمْرَاَۃً سَقَطَ الْقَوَدُ وَاسْتَحَقُّوا الدِّیَۃَ وَاَرَادَ بِالْاَوَّلِ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتول کے وارثون پر لازم ہے کہ باز رہین بدلا لینے سے جبکہ قریب تر سے وارث معاف کرے پہ قریب تر اگرچہ عورت ہو ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین اور اسکے روایت مین ہے کہ پہلا پہر پہلا اور مقتتلین دونون تاکی زبر سے ہے اور اسکا بیان یون ہے کہ ایک شخص مارا جائے اور اسکے وارث مرد اور عورتین ہون اور انمین سے کوئی وارث معاف کر دے تو قصاص واجب نہین رہتا اگرچہ عورت معاف کرے لیکن وہ دیت خون بہا لینے کے مستحق ہین۔

کتاب القسامۃ

قسامت کا بیان۔

ف قسامت کے معنی یہ ہین کہ ایک شخص مرا ہوا کہین پایا گیا اور نہ معلوم ہوا کہ کس نے اسکو مارا ہے تو اسکے آس پاس جن لوگون

شک ہوا ان مین سے پچاس آدمی قسم کہاوین جیسا کہ حدیث مین اسکا بیان آتا ہے ۔

۱ عن ابن عباس رض قال ان اول قسامة كانت في الجاهلية لفينا بني هاشم كان رجل من بني هاشم استأجره رجل من قريش من فخذ اخرى فانطلق معه في ابله فمر به رجل من بني هاشم وقد انقطعت عروة جوالقه فقال اغثني بعقال اشد به عروة جوالقي لا تنفر الابل فاعطاه عقالا اشد به فلما نزلوا عقلت الابل الا بعيرا واحدا فقال الذي استأجره ما بال هذا البعير لم يعقل فقال ليس له عقال فقال فاين عقاله فحذفه بعصا كان فيه اجله فمر به رجل من اهل اليمن فقال اتشهد الموسم قال ما اشهده وربما شهدته قال فهل انت مبلغ عني رسالة مرة من الدهر قال نعم قال اذا شهدت الموسم فناد يا آل قريش فاذا اجابوك فناد يا آل بني هاشم فاذا اجابوك فسل عن ابي طالب فاخبره ان فلانا قتلني في عقال ومات المستأجر فلما قدم الذي استأجره اتاه ابو طالب فقال ما فعل صاحبنا قال مرض فاحسنت القيام عليه ووليت دفنه قال قد كان اهل ذلك منك فمكث حينا ثم ان الرجل الذي اوصى اليه وافى الموسم فقال يا آل قريش قالوا هذه قريش قال يا آل بني هاشم قالوا هذه بنو هاشم قال اين ابو طالب قالوا هذا ابو طالب قال امرني فلان ان ابلغك رسالة ان فلانا قتله في عقال فاتاه ابو طالب فقال اختر منا احدى ثلث ان شئت ان تؤدي مائة من الابل فانك قتلت صاحبنا وان شئت حلف خمسون من قومك انك لم تقتله فان ابيت قتلناك به فاتى قومه فاخبرهم فقالوا نحلف فاتت امرأة من بني هاشم كانت تحت رجل منهم قد ولدت منه فقالت يا ابا طالب احب ان تجيز ابني هذا برجل من الخمسين ولا تصبر يمينه حيث تصبر الايمان ففعل فاتاه رجل منهم فقال يا ابا طالب اردت خمسين رجلا ان يحلفوا مكان مائة من الابل يصيب كل واحد منهم بعيران هذان بعيران فاقبلهما مني ولا تصبر يميني حيث تصبر الايمان فقبلهما وجاءت ثمانية واربعون فحلفوا قال ابن عباس رض فوالذي نفسي بيده ما حال الحول ومن الثمانية والاربعين عين تطرف اخرجه البخاري والنسائي القسامة الايمان يقسم بها المتهمون على استحقاقهم دم صاحبهم او يقسم المتهمون على نفي القتل عنهم وهو مصدر يقال اقسم يقسم قسما وقسامة اذا حلف والفخذ دون القبيلة وتجيز ابني روي بالراء والزاي ومعناه بالراء تؤمنه منها وبالزاي تأذن له في ترك اليمين والمجير هو الذي يقوم بامر اليتيم ويمين الصبر هي التي يلزمها المأمور بها ويكره عليها ويحكم عليه بها **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ پہلی قسامت کا مقدمہ کفر کے وقت ہم بنی ہاشم کے درمیان ہوا کہ ایک قریشی مرد نے ایک ہاشمی مرد کو مزدور یعنے نوکر رکہا تھا تو وہ اسکو اپنے ساتھ اپنے اونٹوں مین لے چلا پہر بنی ہاشم کا ایک مرد اسپر گذرا اور حالانکہ اسکے لوگون کی دستاویز یعنے دستی ٹوٹ پڑی تھی تو اس نے کہا کہ میری فریادرسی مجکو رسی دے کہ مین اس سے اپنی لوگون کا قبضہ باندھون تاکہ اونٹ نہ بدکین اس نے اسکو رسی دی کہ اس نے اسکو باندہا پہر جب اوتری تو سب اونٹون کے گہٹنے باندہے گئے مگر ایک اونٹ کہلا رہا تو نوکر رکہنے والے نے کہا کہ اب حال

(١) عن انس رض قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع اليه شئ فيه قصاص الا امر فيه
بالعفو اخرجه ابو داود والنسائي ترجمه انس رض سے روایت ہے کہ میں نے روبرو جو قصاص کا مقدمہ حضرت صلی اللہ
کے پاس لایا گیا آپ نے اسمین معاف کرنے کا حکم کیا ابو داود اسکے راوی ہین ف یعنی اول معاف کرنے کو فرمایا
پھر اگر قصاص والون نے معاف نہ کیا تو بدلا دلوایا۔

(٢) وعن بريدة رض قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل فقال ان هذا قتل اخي
قال اذهب فاقتله كما قتل اخاك فقال له الرجل اتق الله واعف عني فانه اعظم لاجرك وخير لك
ولاخيك يوم القيمة فخلى عنه فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم بما قال له قال فاعتقه قال اما انه كان
خيرا له مما هو صانع به يوم القيمة يقول يا رب سل هذا فيم قتلني اخرجه النسائي ترجمه بریدہ رض سے
روایت ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا سو اسنے کہا کہ اسنے میرے بھائی کو
قتل کیا ہے فرمایا کہ جا اسکو مار ڈال جیسے اس نے تیرے بھائی کو مارا تو قاتل اسکو کہا کہ اللہ سے ڈر اور مجکو خون معاف
کر دے کہ اسمین تجکو بہت ثواب ہوگا اور قیامت مین تیرے اور تیرے بھائی کے واسطے بہتر ہوگا تو اسنے اسکو چھوڑ دیا
تو کسی نے حضرت کو خبر دی جو قاتل نے اس سے کہا تو اوس نے اسکو آزاد کر دیا فرمایا خبردار یہ قصاص اسکے واسطے
بہتر تھا اس سے جو قیامت کے دن اسکے ساتھ کریگا آکے گلے میرے رب اس سے پوچھ اسنے مجھے کیون قتل
کیا نسائی اسکے راوی ہین۔

(٣) وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على المقتتلين ان يتحجزوا الاول فالاول
وان كانت امرأة اخرجه ابو داود والنسائي وعنده الاول فالاول المقتتلين بفتح التائين وبيان ذلك
ان يقتل رجل وترثه رجال ونساء فايهم عفا وان كانت امرأة سقط القود واستحقوا الدية واراد بالاولى الاقرب
فالاقرب ترجمه عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتول کے وارثون پر لازم ہے کہ باز رہین بدلا لینے
سے جبکہ قریب تر وارث معاف کرے پھر قریب تر اگرچہ عورت ہو ابو داود و نسائی اسکے راوی ہین اور اسکے روایت مین ہے کہ پہلا پھر
پہلا اور مقتتلین دونون تا کی زبر سے ہے اور اسکا بیان یون ہے کہ ایک شخص مارا جاوے اور اسکے وارث مرد اور عورتین ہون اور انمین
سے کوئی وارث معاف کر دے تو قصاص واجب نہیں رہتا اگرچہ عورت معاف کرے لیکن وہ دیت خون بہا لینے کے مستحق ہین۔

كتاب القسامة

قسامت کا بیان۔

ف قسامت کے معنی یہ ہین کہ ایک شخص مرا ہوا کہین پایا گیا اور نہ معلوم ہوا کہ کس نے اسکو مارا ہے تو اسکے آس پاس جن لوگون

نیک ہوا اُن میں سے پچاس آدمی قسم کہاوین جیسا کہ حدیث مین اسکا بیان آتا ہے۔

۱۱ **عَن** ابنِ عبّاسٍ رض قال اِنّ اَوّلَ قَسامَةٍ کانت فِی الجاهِلِیّةِ لَفِینا بَنِی هاشِمٍ کانَ رَجُلٌ مِن بَنِی هاشِمٍ اِستَأجَرَهٗ رَجُلٌ مِن قُرَیشٍ مِن فَخِذٍ اُخرٰی فَانطَلَقَ مَعَهٗ فِی اِبِلِهٖ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ مِن بَنِی هاشِمٍ وَقَدِ انقَطَعَت عُروَةُ جُوالِقِهٖ فَقالَ اَغِثنِی بِعِقالٍ اَشُدُّ بِهٖ عُروَةَ جُوالِقِی لا تَنفِرُ الاِبِلُ فَاَعطاهُ عِقالًا فَشَدَّ بِهٖ فَلَمّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الاِبِلُ اِلّا بَعِیرًا واحِدًا فَقالَ الَّذِی استَأجَرَهٗ ما بالُ هٰذا البَعِیرِ لَم یُعقَل فَقالَ لَیسَ لَهٗ عِقالٌ فَقالَ فَاَینَ عِقالُهٗ فَحَذَفَهٗ بِعَصًا کانَ فِیها اَجَلُهٗ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ مِن اَهلِ الیَمَنِ فَقالَ اَتَشهَدُ المَوسِمَ قالَ ما اَشهَدُ وَرُبَّما شَهِدتُهٗ قالَ هَل اَنتَ مُبَلِّغٌ عَنِّی رِسالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهرِ قالَ نَعَم قالَ اِذا شَهِدتَ المَوسِمَ فَنادِ یا لَقُرَیشٍ فَاِذا اَجابُوکَ فَنادِ یا لَبَنِی هاشِمٍ فَاِذا اَجابُوکَ فَسَل عَن اَبِی طالِبٍ فَاَخبِرهُ اَنَّ فُلانًا قَتَلَنِی فِی عِقالٍ وَماتَ المُستَأجَرُ فَلَمّا قَدِمَ الَّذِی استَأجَرَهٗ اَتاهُ اَبُو طالِبٍ فَقالَ ما فَعَلَ صاحِبُنا قالَ مَرِضَ فَاَحسَنتُ القِیامَ عَلَیهِ وَوَلِیتُ دَفنَهٗ قالَ قَد کانَ اَهلَ ذٰلِکَ مِنکَ فَمَکَثَ حِینًا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِی اَوصٰی اِلَیهِ وافَی المَوسِمَ فَقالَ یا لَقُرَیشٍ قالُوا هٰذِهٖ قُرَیشٌ قالَ یا لَبَنِی هاشِمٍ قالُوا هٰذِهٖ بَنُو هاشِمٍ قالَ اَینَ اَبُو طالِبٍ قالُوا هٰذا اَبُو طالِبٍ قالَ اَمَرَنِی فُلانٌ اَن اُبَلِّغَکَ رِسالَةً اَنَّ فُلانًا قَتَلَهٗ فِی عِقالٍ فَاَتاهُ اَبُو طالِبٍ فَقالَ اِختَر مِنّا اِحدٰی ثَلٰثٍ اِن شِئتَ اَن تُؤَدِّیَ مِائَةً مِنَ الاِبِلِ فَاِنَّکَ قَتَلتَ صاحِبَنا وَاِن شِئتَ حَلَفَ خَمسُونَ مِن قَومِکَ اَنَّکَ لَم تَقتُلهُ فَاِن اَبَیتَ قَتَلناکَ بِهٖ فَاَتٰی قَومَهٗ فَاَخبَرَهُم فَقالُوا نَحلِفُ فَاَتَتِ امرَأَةٌ مِن بَنِی هاشِمٍ کانَت تَحتَ رَجُلٍ مِنهُم قَد وَلَدَت لَهٗ فَقالَت یا اَبا طالِبٍ اُحِبُّ اَن تُجِیزَ ابنِی هٰذا بِرَجُلٍ مِنَ الخَمسِینَ وَلا تُصبِرَ یَمِینَهٗ حَیثُ تُصبَرُ الاَیمانُ فَفَعَلَ فَاَتاهُ رَجُلٌ مِنهُم فَقالَ یا اَبا طالِبٍ اَرَدتَ خَمسِینَ رَجُلًا اَن یَحلِفُوا مَکانَ مِائَةٍ مِنَ الاِبِلِ یُصِیبُ کُلَّ واحِدٍ مِنهُم بَعِیرانِ هٰذانِ بَعِیرانِ فَاقبَلهُما مِنِّی وَلا تُصبِرَ یَمِینِی حَیثُ تُصبَرُ الاَیمانُ فَقَبِلَهُما وَجاءَ ثَمانِیَةٌ وَاَربَعُونَ فَحَلَفُوا قالَ ابنُ عَبّاسٍ رض فَوَالَّذِی نَفسِی بِیَدِهٖ ما حالَ الحَولُ وَمِنَ الثَّمانِیَةِ وَالاَربَعِینَ عَینٌ تَطرِفُ اَخرَجَهُ البُخارِیُّ وَالنَّسائِیُّ

اَلقَسامَةُ الاَیمانُ یُقسِمُ بِها المُتَّهَمُونَ عَلَی استِحقاقِهِم دَمَ صاحِبِهِم اَو یُقسِمُ المُتَّهَمُونَ عَلٰی نَفیِ القَتلِ عَنهُم وَهُوَ مَصدَرٌ یُقالُ اَقسَمَ یُقسِمُ قَسمًا وَقَسامَةً اِذا حَلَفَ وَالفَخِذُ دُونَ القَبِیلَةِ وَتُجِیزُ ابنِی یُروٰی بِالرّاءِ وَالزّایِ وَمَعناهُ بِالرّاءِ تُؤمِنُهٗ مِنها وَبِالزّایِ تَأذَنُ لَهٗ فِی تَرکِ الیَمِینِ وَالمُجِیرُ هُوَ الَّذِی یَقُومُ بِاَمرِ الیَتِیمِ وَیَمِینُ الصَّبرِ هِیَ الَّتِی یَلزَمُها المَأمُورُ بِها وَیُکرَهُ عَلَیها وَیُحکَمُ عَلَیهِ بِها **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ پہلے پہل قسامت کا مقدمہ کفر کے وقت ہم بنی ہاشم کے درمیان ہوا کہ ایک قریشی مردنے ایک ہاشمی مرد کو مزدوری یعنے نوکر رکہا تہا تو وہ اسکو اپنے ساتہ اپنے اونٹوں میں سے چلا پہر بنی ہاشم کا ایک مرد اسپر گذرا اور حالانکہ اسکے لوگوں کی دستاویز یعنے رسی ٹوٹ پڑی تہی تو اسنے کہا کہ میری فریاد سن مجکو رسی دے کہ میں اس سے اپنے لوگوں کا قبضہ باندہوں تاکہ اونٹ نہ بدکیں اُس نے اسکو رسی دی پس اسکو باندہا پہر جب اوتری تو سب اونٹوں کے گہٹنے باندہے گئے مگر ایک اونٹ بیکار رہا تو نوکر رکہنے والے نے کہا کہ کیا حال

(۱) عن انس رض قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع اليه شيء فيه قصاص الا امر فيه بالعفو اخرجه ابو داود والنسائي **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ کبھی روبرو جو قصاص کا مقدمہ حضرت صلی اللہ کے پاس لایا گیا آپنے اوسمین معاف کرنے کا حکم کیا ابو داود اسکے راوی ہین **ف** یعنی اول معاف کرنے کو فرمایا پہر اگر قصاص والون نے معاف نہ کیا تو بدلا دلوایا۔

(۲) وعن بريدة رض قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل فقال ان هذا قتل اخي قال اذهب فاقتله كما قتل اخاك فقال له الرجل اتق الله واعف عني فانه اعظم لاجرك وخير لك ولاخيك يوم القيمة فخلى عنه فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم بما قال له قال فاعتقه قال اما انه كان خيرا له مما هو صانع به يوم القيمة يقول يا رب سل هذا فيم قتلني اخرجه النسائي **ترجمہ** بریدہ رض سے روایت ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا سو اُسنے کہا کہ اُسنے میرے بھائی کو قتل کیا ہے فرمایا کہ جا اسکو مار ڈال جیسے اُس نے تیرے بھائی کو مارا تو قاتل اُسکو کہا کہ اللہ سے ڈر اور مجکو خون معاف کرنے کہ اسمین تجکو بہت ثواب ہوگا اور قیامت مین تیرے اور تیرے بھائی کے واسطے بہتر ہوگا تو اُسنے اُسکو چھوڑ دیا تو کسی نے حضرت کو خبر دی جو قاتل نے اُس سے کہا تو اوس نے اُسکو آزاد کر دیا فرمایا خبردار یہ قصاص اسکے واسطے بہتر تھا اُس سے جو قیامت کے دن اُسکے ساتھ کرنیوالا تھا کہے گا اے میرے رب اس سے پوچھ اُسنے مجھے کیون قتل کیا نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على المقتتلين ان ينحجزوا الاول فالاول وان كانت امراة اخرجه ابو داود والنسائي وعنده الاول فالاول المقتتلين بفتح التائين وبيان ذلك ان يقتل رجل ورثته رجال ونساء فايهم عفا وان كان امراة سقط القود واستحقوا الدية واراد بالاولى الاقرب فالاقرب **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتول کے وارثون پر لازم ہے کہ باز رہین بدلا لینے سے جبکہ قریب سے قریب وارث معاف کر دے پہر قریب تر اگرچہ عورت ہو ابو داود و نسائی اسکے راوی ہین اور اسکے روایت مین ہے کہ پہلا پہر پہلا اور مقتتلین دونون تاکی زبر سے ہی اور اسکا بیان یون ہے کہ ایک شخص مارا جائے اور اسکے وارث مرد اور عورتین ہون اور انمین سے کوئی وارث معاف کر دے تو قصاص واجب نہین رہتا اگرچہ عورت معاف کرے لیکن وہ دیت خون بہا لینے کے مستحق ہین۔

كتاب القسامة

قسامت کا بیان

ف قسامت کے معنی یہ ہین کہ ایک شخص مرا ہوا کہین پایا گیا اور نہ معلوم ہوا کہ کس نے اسکو مارا ہے تو اسکے آس پاس جن لوگون

پر شک ہوا اُن میں سے پچاس آدمی قسم کہاوین جیسا کہ حدیث میں اسکا بیان آتا ہے۔

(۱) **عن** ابن عباس رض قال إن أول قسامة كانت في الجاهلية لفينا بني هاشم كان رجل من بني هاشم استأجره رجل من قريش من فخذ أخرى فانطلق معه في إبله فمر به رجل من بني هاشم وقد انقطعت عروة جوالقه فقال أغثني بعقال أشد به عروة جوالقي لا تنفر الإبل فأعطاه عقالا فشد به فلما نزلوا عقلت الإبل إلا بعيرا واحدا فقال الذي استأجره ما بال هذا البعير لم يعقل فقال ليس له عقال فقال فأين عقاله فحذفه بعصا كان فيها أجله فمر به رجل من أهل اليمن فقال أتشهد الموسم قال ما أشهد وربما شهدته قال هل أنت مبلغ عني رسالة مرة من الدهر قال نعم قال إذا شهدت الموسم فناد يا لقريش فإذا أجابوك فناد يا لبني هاشم فإذا أجابوك فسل عن أبي طالب فأخبره أن فلانا قتلني في عقال ومات المستأجر فلما قدم الذي استأجره أتاه أبو طالب فقال ما فعل صاحبنا قال مرض فأحسنت القيام عليه ووليت دفنه قال قد كان أهل ذلك منك فمكث حينا ثم إن الرجل الذي أوصى إليه وافى الموسم فقال يا لقريش قالوا هذه قريش قال يا لبني هاشم قالوا هذه بنو هاشم قال أين أبو طالب قالوا هذا أبو طالب قال أمرني فلان أن أبلغك رسالة أن فلانا قتله في عقال فأتاه أبو طالب فقال اختر منا إحدى ثلاث إن شئت أن تؤدي مائة من الإبل فإنك قتلت صاحبنا وإن شئت حلف خمسون من قومك أنك لم تقتله فإن أبيت قتلناك به فأتى قومه فأخبرهم فقالوا نحلف فأتت امرأة من بني هاشم كانت تحت رجل منهم قد ولدت له فقالت يا أبا طالب أحب أن تجيز ابني هذا برجل من الخمسين ولا تصبر يمينه حيث تصبر الأيمان ففعل فأتاه رجل منهم فقال يا أبا طالب أردت خمسين رجلا أن يحلفوا مكان مائة من الإبل تصيب كل واحد منهم بعيران هذان بعيران فاقبلهما مني ولا تصبر يميني حيث تصبر الأيمان فقبلهما وجاءت ثمانية وأربعون فحلفوا قال ابن عباس رض فوالذي نفسي بيده ما حال الحول ومن الثمانية والأربعين عين تطرف أخرجه البخاري والنسائي

القسامة الأيمان يقسم بها المتهمون على استحقاقهم دم صاحبهم ويقسم المتهمون على نفي القتل عنهم وهو مصدر يقال أقسم يقسم قسما وقسامة إذا حلف والفخذ دون القبيلة وتجيز ابني روي بالراء والزاي ومعناه بالراء تؤمنه منها وبالزاي تأذن له في ترك اليمين والمجير هو الذي يقوم بأمر اليتيم ويمين الصبر هي التي يلزمها المأمور بها ويكره عليها ويحكم عليه بها

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ پہلے پہل قسامت کا مقدمہ کفر کے وقت ہم بنی ہاشم کے درمیان ہوا کہ ایک قریشی مرد نے ایک ہاشمی مرد کو مزدوری دینے نوکر کہا تھا تو وہ اسکو اپنے ساتھ اپنے اونٹوں میں لے چلا پھر بنی ہاشم کا ایک مرد اسپر گذرا اور حال یہ تھا کہ اسکے لوگوں کی دستار و ریعنی رسّی ٹوٹ گئی تھی تو اس نے کہا کہ میری فریاد سن مجکو رسی دے کہ میں اس سے اپنے لوگوں کا تھیلا باندھوں تاکہ اونٹ نہ بدکیں اُس نے اسکو رسی دی سو اسکو باندھا پھر جب اوترے تو سب اونٹوں کے گھٹنے باندھے گئے مگر ایک اونٹ کہلا رہا تو نوکر رکھنے والے نے کہا کہ کیا حال

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُفِعَ اِلَیْہِ شَیْءٌ فِیْہِ قِصَاصٌ اِلَّا اَمَرَ فِیْہِ بِالْعَفْوِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ مینے کسی مقدمہ کو جسمین قصاص ہو نہین دیکھا کہ حضرت صلی اللہ کے پاس لایا گیا آپنے اوسمین معاف کرنے کا حکم کیا ابو داؤد اسکے راوی ہین ف یعنی اول معاف کرنے کو فرمایا پہ اگر قصاص والون نے معاف نہ کیا تو بدلا دلوایا۔

(۲) وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا قَتَلَ اَخِیْ قَالَ اذْھَبْ فَاقْتُلْہُ کَمَا قَتَلَ اَخَاکَ فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ اتَّقِ اللّٰہَ وَاعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِاَجْرِکَ وَخَیْرٌ لَّکَ وَلِاَخِیْکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَخَلّٰی عَنْہُ فَاُخْبِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ لَہٗ قَالَ فَاَعْنَفَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ کَانَ خَیْرًا لَّہٗ مِمَّا ھُوَ صَانِعٌ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ یَا رَبِّ سَلْ ھٰذَا فِیْمَ قَتَلَنِیْ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ بریدہ رض سے روایت ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا سو اُسنے کہا کہ اُسنے میرے بھائی کو قتل کیا ہے فرمایا کہ جا اسکو مار ڈال جیسے اُس نے تیرے بھائی کو مارا تو قاتل اُسکو کہا کہ اللہ سے ڈر اور مجکو خون معاف کرنے کہ اسمین تجکو بہت ثواب ہوگا اور قیامت مین تیرے اور تیرے بھائی کے واسطے بہتر ہوگا تو اُسنے اسکو چھوڑ دیا تو کسی نے حضرت کو خبر دی جو قاتل نے اُس سے کہا تو اوس نے اُسکو آزاد کردیا فرمایا خبردار یہ قصاص اسکے واسطے بہتر تھا اُس سے جو قیامت کے دن اُسکے ساتھ کرے گا اسکے گلے میرے رب اس سے پوچھ اُس نے مجھے کیون قتل کیا نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمُقْتَتِلِیْنَ اَنْ یَّنْحَجِزُوْا الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَاِنْ کَانَتِ امْرَاَۃً اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَعِنْدَہُ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ الْمُقْتَتِلِیْنَ بِفَتْحِ التَّائَیْنِ وَبَیَانُ ذٰلِکَ اَنْ یُّقْتَلَ رَجُلٌ وَّرَثَتُہٗ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ فَاَیُّھُمْ عَفَا وَاِنْ کَانَ امْرَاَۃً سَقَطَ الْقَوَدُ وَاسْتَحَقُّوا الدِّیَۃَ وَاَرَادَ بِالْاَوَّلِ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتول کے وارثون پر لازم ہے کہ باز رہین بدلا لینے سے جبکہ قریب تہے وارث معاف کرے پہ قریب تر اگرچہ عورت ہو ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین اور اسکے روایت مین ہے کہ پہلا پہر پہلا اور مقتتلین دونون تاکی زبر سے ہے اور اسکا بیان یون ہے کہ ایک شخص مارا جاوے اور اسکے وارث مرد اور عورتین ہون اور انمین سے کوئی وارث معاف کردے تو قصاص واجب نہین رہتا اگرچہ عورت معاف کرے لیکن وہ دیت خون بہا کے مستحق ہین۔

کتاب القسامۃ

قسامت کا بیان

ف قسامت کے معنی یہ ہین کہ ایک شخص مرا ہوا کہین پایا گیا اور نہ معلوم ہوا کہ کس نے اسکو مارا ہے تو اسکے آس پاس جن لوگون

پر شک ہوا اُن مین سے پچاس آدمی قسم کہاوین جیسا کہ حدیث مین اسکا بیان آتا ہے ۔

(۱) عن ابن عباس رضہ قال ان اول قسامة كانت في الجاهلية لفينا بني هاشم كان رجل من بني هاشم استأجره رجل من قريش من فخذ اخرى فانطلق معه في ابله فمر به رجل من بني هاشم وقد انقطعت عروة جوالقه فقال اغثني بعقال اشد به عروة جوالقي لا تنفر الابل فاعطاه عقالا فشد به فلما نزلوا عقلت الابل الا بعيرا واحدا فقال الذي استأجره ما بال هذا البعير لم يعقل فقال ليس له عقال فقال فاين عقاله فحذفه بعصا كان فيها اجله فمر به رجل من اهل اليمن فقال اتشهد الموسم قال ما اشهد وربما شهدته قال هل انت مبلغ عني رسالة مرة من الدهر قال نعم قال اذا شهدت الموسم فناد يا القريش فاذا اجابوك فناد يا بني هاشم فاذا اجابوك فسل عن ابي طالب فاخبره ان فلانا قتلني في عقال ومات المستأجر فلما قدم الذي استأجره اتاه ابو طالب فقال ما فعل صاحبنا قال مرض فاحسنت القيام عليه ووليت دفنه قال قد كان اهل ذلك منك فمكث حينا ثم ان الرجل الذي اوصى اليه وافى الموسم فقال يا القريش قالوا هذه قريش قال يا بني هاشم قالوا هذه بنو هاشم قال اين ابو طالب قالوا هذا ابو طالب قال امرني فلان ان ابلغك رسالة ان فلانا قتله في عقال فاتاه ابو طالب فقال اختر منا احدى ثلث ان شئت ان تؤدي مائة من الابل فانك قتلت صاحبنا وان شئت حلف خمسون من قومك انك لم تقتله فان ابيت قتلناك به فاتى قومه فاخبرهم فقالوا نحلف فاتت امرأة من بني هاشم كانت تحت رجل منهم قد ولدت له فقالت يا ابا طالب احب ان تجيز ابني هذا برجل من الخمسين ولا تصبر يمينه حيث تصبر الايمان ففعل فاتاه رجل منهم فقال يا ابا طالب اردت خمسين رجلا ان يحلفوا مكان مائة من الابل يصيب كل واحد منهم بعيران هذان بعيران فاقبلهما مني ولا تصبر يميني حيث تصبر الايمان فقبلهما وجاءت ثمانية واربعون فحلفوا قال ابن عباس رضہ فوالذي نفسي بيده ما حال الحول ومن الثمانية والاربعين عين تطرف اخرجه البخاري والنسائي

القسامة الايمان يقسم بها المتهمون على استحقاقهم دم صاحبهم ويقسم المتهمون على نفي القتل عنهم وهو مصدر يقال اقسم يقسم قسما وقسامة اذا حلف والفخذ دون القبيلة ونحيز ابني دوي بالراء والزاي ومعناه بالراء تؤمنه منها وبالزاي تاذن له في ترك اليمين والمجير هو الذي يقوم بامر اليتيم ويمين الصبر هي التي يلزمها المامور بها ويكره عليها ويحكم عليه بها **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ پہلے پہل قسامت کا مقدمہ کفر کے وقت ہم بنی ہاشم کے درمیان ہوا کہ ایک قریشی مرد نے ایک ہاشمی مرد کو مزدور یعنے نوکر رکہا تھا تو وہ اسکو اپنے ساتھ اپنے اونٹون مین لے چلا پہر بنی ہاشم کا ایک مرد اسپر گذرا اور حالانکہ اسکے لوگون کی دستاویز یعنے دستگی ٹوٹ پڑی تھی تو اُس نے کہا کہ میری فریاد سن مجکو رسی دے کہ مین اُس سے اپنی لوگون کا قبضہ باندہون تاکہ اونٹ نہ بہڑکین اُس نے اسکو رسی دی اُس نے اُسکو باندہا پہر جب اوتری تو سب اونٹون کے گہٹنے باندہے گئے مگر ایک اونٹ بندہا رہا تو نوکر رکہنے والے نے کہا کہ کیا حال ہے

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُفِعَ اِلَیْہِ شَیْءٌ فِیْہِ قِصَاصٌ اِلَّا اَمَرَ فِیْہِ بِالْعَفْوِ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ میں نے کبھی نہ دیکھا کہ جو قصاص کا مقدمہ حضرت صلی اللہ کے پاس لایا گیا آپنے اُسمین معاف کرنے کا حکم کیا ابو داؤد اسکے راوی ہین **ف** یعنی اول معاف کرنے کو فرمایا یہ اگر قصاص والون نے معاف نہ کیا تو بدلہ دلوایا۔

(۲) وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا قَتَلَ اَخِیْ قَالَ اذْھَبْ فَاقْتُلْہُ کَمَا قَتَلَ اَخَاکَ فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ اتَّقِ اللّٰہَ وَاعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّہُ اَعْظَمُ لِاَجْرِکَ وَخَیْرٌ لَّکَ وَلِاَخِیْکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَخَلّٰی عَنْہُ فَاُخْبِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ لَہُ قَالَ فَاَعْنَقَہُ قَالَ اَمَا اِنَّہُ کَانَ خَیْرًا لَّہُ مِمَّا ھُوَ صَانِعٌ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ یَا رَبِّ سَلْ ھٰذَا فِیْمَ قَتَلَنِیْ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** بریدہ رض سے روایت ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا سو اُسنے کہا کہ اُسنے میرے بھائی کو قتل کیا ہے فرمایا کہ جا اسکو مار ڈال جیسے اُس نے تیرے بھائی کو مارا تو قاتل نے اسکو کہا کہ اللہ سے ڈر اور مجکو خون معاف کرنے کہ اسمین تجکو بہت ثواب ہوگا اور قیامت مین تیرے اور تیرے بھائی کے واسطے بہتر ہوگا تو اُسنے اسکو چھوڑ دیا تو کسی نے حضرت کو خبر دی جو قاتل نے اُس سے کہا تو اوس نے اُسکو آزاد کر دیا فرمایا خبردار یہ قصاص اسکے واسطے بہتر تھا اس سے جو قیامت کے دن اُسکے ساتھ کرتا کہ آکے کہتا کہ اے میرے رب اس سے پوچھ اُسنے مجھے کیون قتل کیا نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمُقْتَتِلِیْنَ اَنْ یَّنْحَجِزُوْا الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَاِنْ کَانَتِ امْرَاَۃً اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَعِنْدَہُ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ الْمُقْتَتِلِیْنَ بِفَتْحِ التَّائَیْنِ وَبَیَانُ ذٰلِکَ اَنْ یُّقْتَلَ رَجُلٌ وَّرَثَتُہٗ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ فَاَیُّھُمْ عَفَا وَاِنْ کَانَ امْرَاَۃً سَقَطَ الْقَوَدُ وَاسْتَحَقُّوا الدِّیَۃَ وَاَرَادَ بِالْاَوَّلِ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتول کے وارثون پر لازم ہے کہ باز رہین بدلا لینے سے جبکہ قریب تر کے وارث معاف کرے پہ قریب تر اگرچہ عورت ہو ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہین اور اسکے روایت مین ہے کہ پہلا پھر پہلا اور مقتتلین دونون تا کی زبر سے ہے اور اسکا بیان یون ہے کہ ایک شخص مارا جائے اور اسکے وارث مرد اور عورتین ہون ان مین سے کوئی وارث معاف کرے تو قصاص واجب نہین رہتا اگرچہ عورت معاف کرے لیکن وہ دیت خون بہا نیکے مستحق ہین۔

کِتَابُ الْقَسَامَۃِ

قسامت کا بیان

ف قسامت کے معنی یہ ہین کہ ایک شخص مرا ہوا کہین پایا گیا اور نہ معلوم ہوا کہ کس نے اسکو مارا ہے تو اسکے آس پاس جن لوگون

پر شک ہوا اُن میں سے پچاس آدمی قسم کہاوین جیسا کہ حدیث میں اسکا بیان آتا ہے ۔

(۱) **عن** ابن عباس رض قال إن أول قسامة كانت في الجاهلية لفينا بني هاشم كان رجل من بني هاشم استأجره رجل من قريش من فخذ أخرى فانطلق معه في إبله فمر به رجل من بني هاشم وقد انقطعت عروة جوالقه فقال أغثني بعقال أشد به عروة جوالقي لا تنفر الإبل فأعطاه عقالا فشد به فلما نزلوا عقلت الإبل إلا بعيرا واحدا فقال الذي استأجره ما بال هذا البعير لم يعقل فقال ليس له عقال فقال فأين عقاله فحذفه بعصا كان فيها أجله ثم مر به رجل من أهل اليمن فقال أتشهد الموسم قال ما أشهد وربما شهدته قال هل أنت مبلغ عني رسالة مرة من الدهر قال نعم قال إذا شهدت الموسم فناد يا آل قريش فإذا أجابوك فنادي يا بني هاشم فإذا أجابوك فسل عن أبي طالب فخبره أن فلانا قتلني في عقال ومات المستأجر فلما قدم الذي استأجره أتاه أبو طالب فقال ما فعل صاحبنا قال مرض فأحسنت القيام عليه ووليت دفنه قال قد كان أهل ذلك منك فمكث حينا ثم إن الرجل الذي أوصى إليه وافى الموسم فقال يا آل قريش قالوا هذه قريش قال يا بني هاشم قالوا هذه بنو هاشم قال أين أبو طالب قالوا هذا أبو طالب قال أمرني فلان أن أبلغك رسالة أن فلانا قتله في عقال فأتاه أبو طالب فقال اختر منا إحدى ثلاث إن شئت أن تؤدي مائة من الإبل فإنك قتلت صاحبنا وإن شئت حلف خمسون من قومك إنك لم تقتله فإن أبيت قتلناك به فأتى قومه فأخبرهم فقالوا نحلف فأتت امرأة من بني هاشم كانت تحت رجل منهم قد ولدت له فقالت يا أبا طالب أحب أن تجيز ابني هذا برجل من الخمسين ولا تصبر يمينه حيث تصبر الأيمان ففعل فأتاه رجل منهم فقال يا أبا طالب أردت خمسين رجلا أن يحلفوا مكان مائة من الإبل يصيب كل واحد منهم بعيران هذان بعيران فاقبلهما مني ولا تصبر يميني حيث تصبر الأيمان فقبلهما وجاءت ثمانية وأربعون فحلفوا قال ابن عباس رض فوالذي نفسي بيده ما حال الحول ومن الثمانية والأربعين عين تطرف أخرجه البخاري والنسائي القسامة الأيمان يقسم بها المتهمون على استحقاقهم دم صاحبهم أو يقسم المتهمون على نفي القتل عنهم وهو مصدر يقال أقسم يقسم قسما وقسامة إذا حلف والفخذ دون القبيلة. وتجيز ابني روي بالراء والزاي ومعناه بالراء تؤمنه منها وبالزاي تأذن له في ترك اليمين والجيز هو الذي يقوم بأمر اليتيم ويمين الصبر هي التي يلزمها المأمور بها ويكره عليها ويحكم عليه بها **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ پہلے پہل قسامت کا مقدمہ کفر کے وقت ہم بنی ہاشم کے درمیان ہوا کہ ایک قریشی مرد نے ایک ہاشمی مرد کو مزدور یعنے نوکر کیا تھا تو وہ اسکو اپنے ساتھ اپنے اونٹوں میں سے چلا پھر بنی ہاشم کا ایک مرد اسپر گذرا اور حالانکہ اسکے لوگوں کی رسّا ویز یعنے رسّی ٹوٹ پڑی تھی تو اسنے کہا کہ میری فریاد سن مجکو رسّی دے کہ میں اس سے اپنے لوگوں کا قبضہ باندھوں تاکہ اونٹ نہ بھڑکیں اس نے اسکو رسّی دی اسنے اسکو باندھا پھر جب اوتری تو سب اونٹوں کے گھٹنے باندھے گئے مگر ایک اونٹ کھلا رہا تو نوکر رکھنے والے نے کہا کہ یہ کیا حال

اس اونٹ کا کہ نہین باندہا گیا اُس نے کہا کہ اسکا کوئی زانو بند نہین اوس نے کہا کہ اسکا زانو بند کہان گیا سو اُس نے اُسکو لاٹہی
ماری قسمین اوسکو موت آئی یعنے اُس سے مرگیا تب یمن کا ایک مرد اُسپر گذرا تو اُس نے اُس سے کہا کہ کیا کہ تو موسم حج مین حاضر ہوگا
کہا کہ مین حاضر نہین ہونگا اور مین اکثر وقت حاضر رہا ہون پہر اُس نے کہا کہ تو کبہی کسی وقت ایک بار میرا پیغام پہونچاوے گا
اُس نے کہا کہ ہان کہا کہ جب تو موسم مین حاضر ہو تو پکاریو کہ اے قریش پہر جب وہ تیری پکار سن لین - تو پکاریو اے بنی ہاشم
کی اولاد پہر جب وہ تیرا کہنا قبول کرین - تو ابو طالب کو پوچہیو پہر اُسکو خبر دیجیو کہ فلانے نے مجکو ایک رسی کی بابت مارڈالا
ہے پہر وہ مرگیا پہر جب نوکر رکہنے والا آیا تو ابو طالب اُسکے پاس گیا اور کہا کہ ہمارا آدمی کہان ہے اُس نے کہا کہ وہ بیمار ہوگیا
تہا سو مین نے اچہی طرح اوسکی بیمارداری کی یعنے اور وہ مرگیا اور مین نے اسکو خود دفنایا ابو طالب نے کہا کہ وہ تیرے نزدیک
اسی لائق تہا پہر کچہ زمانہ ٹہیرا پہر جس شخص کو اُس نے وصیت کی تہی وہ موسم مین حاضر ہوا تو اُسنے کہا اے قریش لوگون نے
کہا کہ یہ قریش موجود ہین پہر اُس نے کہا اے ہاشم کی اولاد لوگون نے کہا کہ یہ ہاشم کی اولاد موجود ہے کہا کہ ابو طالب
کہان ہے لوگون نے کہا کہ یہ ابو طالب ہے کہ مجکو فلانے نے کہا تہا کہ تجکو پیغام پہونچاؤن کہ فلانے نے مجکو رسی کی بابت
مارڈالا پہر ابو طالب اوسکے پاس گیا اور کہا کہ ہماری طرف سے تین باتون سے ایک بات اختیار کر لے اگر تو چاہے تو سو
اونٹ خون بہا دے سو مقرر تو نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اور اگر تو چاہے تو تیری قوم سے پچاس آدمی قسم کہاوین
کہ تو نے اوسکو نہین مارا پہر اگر تو نہ مانے گا تو ہم تجکو مارڈالین گے وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور اونکو اس بات کی خبر دی
انہون نے کہا کہ ہم قسم کہاوینگے تو بنی ہاشم مین سے ایک عورت آئی جو اونمین سے ایک مرد کے نکاح مین تہی اُس
سے اوسکے یہان اولاد ہوئی ہوئی تہی سو اُس نے کہا اے ابو طالب مین چاہتی ہون کہ تو پچاس مین سے میرے اُس بیٹے
کو ایک مرد کے عوض چہوڑ دے یعنی پچاس سے ایک کو کم کر دے اور نہ لازم کرے اوس پر قسم کو جس جگہ قسمین لازم کی جاتی
ہین - ابو طالب نے قبول کیا پہر اونمین سے ایک مرد آیا اُس نے کہا کہ اے ابو طالب تو نے چاہا ہے کہ سو اونٹ کے بدلے پچاس
آدمی قسم کہاوین اون مین سے ہر ایک کو دو اونٹ آتے ہین میری طرف سے یہ اونٹ قبول کر اور مجپر قسم کو لازم نہ کر جہان
قسمین لازم کی جاتی ہین اوس نے وہ دو اونٹ قبول کرلے اور اٹہتالیس آدمی نے آکر قسم کہائی - ابن عباس نے کہا سو قسم ہے
اوسکی کہ سال گذرنے نہ پایا کہ اٹہتالیس مین سے کوئی زندہ نہ رہا بخاری نسائی اسکے راوی ہین قسامت قسمین ہین کہ تہمت کرنیوالے
قسم کہاوین کہ وہ اپنے آدمی کے خون کے مستحق ہین یا جنکو تہمت کی گئی وہ قسمین کہاوین کہ ہمنے نہین مارا اور قسامت مصدر
ہے اقسم تقسیم کی اسکے معنی قسم کہانیکے ہین اور فخذ قبیلے سے کم ہوتا ہے اور تجیز کے معنی ہین کہ تو اوسکو اجازت دے وہ قسم
نہ کہاوے اور مجیز وہ ہے جو یتیم کے کام کا متولی ہو اور یمین صبر وہ قسم ہے جو قسم کہانے والے پر لازم ہو اور اُسپر مجبور کیا جاوے
اور اوسکے سبب سے اسپر حکم کیا جاوے -

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَیْمٰنَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى بِهَا بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَتِيلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى يَهُودِ خَيْبَرَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت کے ایک اصحابی سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو بحال رکھا جیسے کفر کے وقت مین تہی ویسے اسلام مین بدستور رہی اوسی سے انصار کے کچہہ لوگون کے درمیان ایک مقتول شخص کا فیصلہ کیا جسکی قتل کا انہون نے یہود خیبر پر دعوے کیا تہا مسلم نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ قَوْلُهُ يَتَشَحَّطُ أَيْ يَضْطَرِبُ. وَقَوْلُهُ كَبِّرْ أَمْرٌ بِتَقْدِيمِ الْأَكْبَرِ فِي الْكَلَامِ **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود خیبر کی طرف گئے اور یہود خیبر کے ساتہ اوسوقت مین صلح تہی سو دونو جدے جدے ہوئے پہر محیصہ عبداللہ کے پاس آیا اور حالانکہ وہ اپنے لہو مین تڑپ رہا تہا قتل کیا ہوا اوس نے اوسکو دفنایا پہر مدینے مین آیا سو عبدالرحمن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ مسعود کے دونو بیٹے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو عبدالرحمن کلام کرنے لگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے کو کلام کرنے دے اور وہ انمین کم عمر تہا وہ چپ رہا سو انہون نے کلام کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم پچاس قسمین کہاتے ہو اور اپنے ساتہی کے خون کے مستحق ہو انہون نے کہا ہم کسطرح قسم کہاوین اور حالانکہ ہم وہان موجود نہ تہے اور نہ ہمنے کسی کو دیکہا ہے فرمایا پہر یہود پچاس قسمین کہا کر تمسے بری ہو جاوینگے انہون نے کہا کہ ہم کافرون کی قسم کس طرح لیوین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی چہون اسکے راوی ہین یتشحط کے معنے ہین تڑپتا تہا اور کبر کے معنے ہین کہ بڑے کو کلام کرنے مین مقدم کر۔

(۴) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْأَصْغَرَ أَصْبَحَ قَتِيلًا عَلَى أَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِمْ شَاهِدَيْنِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ أَدْفَعْهُ إِلَيْكَ بِرُمَّتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ أَيْنَ نُصِيبُ شَاهِدَيْنِ فَإِنَّمَا أَصْبَحَ قَتِيلًا عَلَى أَبْوَابِهِمْ قَالَ فَتَحْلِفُ خَمْسِينَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ أَحْلِفُ عَلَى مَا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِينَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمُ الْيَهُودُ فَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ عَلَيْهِمْ وَأَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اسنے اپنے باپ اُس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ محیصہ کا چہوٹا بیٹا خیبر کے دروازے پر مارا گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو گواہ قایم کر جسنے اوسکو مارا ہے کہ مین اوسکی رسی تیرے حوالے کردونگا انہون نے کہا یا رسول اللہ ہم کہان سے گواہ لاوین کہ وہ تو اونہین کے دروازے پر مرا ہوا پایا گیا ہے۔ فرمایا کہ تم پچاس قسمین کہاؤ انہون نے کہا یا رسول اللہ ہم کس طرح قسم کہاوین اسبات پر جو ہمکو معلوم نہین ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہر اونمین سے پچاس قسمین لو انہون نے کہا یا رسول اللہ وہ یہود ہین ہم اونکی قسمون کا کیونکر اعتبار کرین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت

کو اونپر تقسیم کیا اور یہی بہت سے ... نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْهُ اَيْضًا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَسَامَةِ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ نَصْرِ بْنِ مَالِكٍ بِبَحْرَةِ الرُّغَاءِ عَلٰى شَطِّ لِيَّةِ الْبَحْرَةِ فَقَالَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ مِنْهُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْبَحْرَةُ الْبَلْدَةُ

ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا نصر بن مالک کی اولاد سے ایک مرد کو قسامت مین بحرۃ الرغاء مین جو لیۃ البحرہ کے کنارے پر ہے اور فرمایا کہ قاتل اور مقتول دونو انہین مین ہین ابوداود اسکے راوی ہین۔ بحرہ ایک شہر کا نام ہے اور لیۃ ایک نالے کا نام ہے طائف مین۔

کِتَابُ الْقِرَاضِ

کتاب قراض کے بیان مین

(۱) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنَا عُمَرَ رض فِيْ جَيْشٍ اِلَى الْعِرَاقِ فَلَمَّا قَفَلَا مَرَّا عَلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رض وَهُوَ اَمِيْرُ الْبَصْرَةِ فَرَحَّبَ بِهِمَا وَسَهَّلَ ثُمَّ قَالَ لَوْ اَقْدِرُ لَكُمَا عَلٰى اَمْرٍ اَنْفَعُكُمَا بِهٖ لَفَعَلْتُ ثُمَّ قَالَ بَلٰى هٰهُنَا مَالٌ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ اُرِيْدُ اَنْ اَبْعَثَ بِهٖ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاُسْلِفُكُمَاهُ فَتَبْتَاعَانِ بِهٖ مَتَاعًا مِّنْ مَّتَاعِ الْعِرَاقِ ثُمَّ تَبِيْعَانِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَتُؤَدِّيَانِ رَاْسَ الْمَالِ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَكُوْنُ لَكُمَا الرِّبْحُ فَقَالَا وَدِدْنَا فَفَعَلَ وَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهُمَا الْمَالَ فَلَمَّا قَدِمَا بَاعَا فَاَرْبَحَا فَلَمَّا دَفَعَا ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ قَالَ اَكُلُّ الْجَيْشِ اَسْلَفَهٗ مِثْلَ مَا اَسْلَفَكُمَا قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ رض ابْنَا اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَسْلَفَكُمَا اَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهٗ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَسَكَتَ وَاَمَّا عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ مَا يَنْبَغِيْ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا اَرَاَيْتَ لَوْ نَقَصَ الْمَالُ اَوْ هَلَكَ ضَمِنَّاهُ فَقَالَ اَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهٗ فَسَكَتَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَاجَعَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ جَعَلْتَهٗ قِرَاضًا فَقَالَ عُمَرُ قَدْ جَعَلْتُهٗ قِرَاضًا اَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهٗ فَسَكَتَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَاجَعَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَخَذَ رَاْسَ الْمَالِ وَنِصْفَ رِبْحِهٖ وَاَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ نِصْفَ رِبْحِ الْمَالِ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ **ف** قراض مضاربت کو کہتے ہین اور مضاربت یہ ہے کہ مال ایک کا ہو اور دوسرا اسمین محنت کرے اور نفع دونو آپس مین بانٹ لین آدھوں آدھ یا جیسے ٹہیر چکا ہو۔ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے کہ اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبداللہ اور عبیداللہ عمر رض کے دونو بیٹے ایک لشکر مین عراق کی طرف نکلے پہر جب وہان سے پلٹے تو ابو موسے اشعری پر گذرے اور حالانکہ وہ بصرے کے سردار تہے ابو موسے نے انکو مرحبا وسہلا کہا پہر کہا کہ اگر مین قادر ہوتا تو تمکو کسی بات مین نفع پہونچاتا پہر کہا کیون نہو یہان کچہہ اللہ کا مال پڑا ہے مین ارادہ کرتا ہون کہ اوسکو امیر المومنین کے پاس بہیجون سو مین وہ تمکو قرض دیتا ہون تم اُس سے عراق کا اسباب خرید لو پہر مدینے مین جاکر بیچ ڈالنا پہر راس المال امیر المومنین کو ادا کر دینا اور نفع آپ رکہہ لینا دونون نے کہا کہ ہم یہ بات چاہتے ہین ابو موسے نے انکو مال دیدیا اور عمر فاروق کو لکہا کہ اُن سے مال لے لیوین پہر جب دونو مدینے مین آئے تو دونون نے مال بیچا اور نفع لیا پہر جب انہون نے راس المال عمر فاروق کے حوالے کیا تو انہون نے فرمایا کہ ابو موسیٰ نے جیسا تمکو قرض دیا ویسا سب لشکر کو دیا تہا دونون نے کہا کہ نہین فرمایا کہ تم امیر المومنین کے یعنی میرے بیٹے ہو اسیواسطے تمکو قرض دیا اصل مال اور اسکا نفع بہی سب ادا کرو عبداللہ تو چپ رہے اور عبیداللہ نے کہا کہ اے امیر المومنین آپکو یہ لائق نہین بہلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر مال گہٹ جاتا یا ہلاک ہو جاتا

توہم اوس کے ضامن تہے فرمایا کہ مال اور اسکا نفع ادا کرو عبید اللہ نے اُن کے آگے بہر وہی عذر کیا تو انکے ہم نشینوں مین سے ایک شخص نے کہا کہ اگر اوسکو قراض ٹہیرا دو یعنے باہم تقسیم کرلو تو خوب ہو فرمایا کہ البتہ مین نے قراض ٹہیرایا مال اور اسکا نفع ادا کرو سو عبید اللہ چپ رہے اور عبد اللہ نے عمر فاروق سے پہر تکرار کیا سو آدہا نفع اور راس المال تو عمرؓ نے لیا اور آدہا نفع عبد اللہ اور عبید اللہ نے لیا مالک اس کے راوی ہین ۔

(۲) **وَعَنْ** الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُثْمٰنَ بْنِ عُفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَعْطَاهُ مَالًا قِرَاضًا يَعْمَلُ فِيْهِ عَلٰى اَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ **ترجمہ** علاء بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کی کہ عثمان بن عفانؓ نے اُسکو قراض کے طور پر مال دیا کہ وہ اسمین محنت کرے اس پر کہ نفع دونوں کے درمیان مشترک ہو مالک اس کے راوی ہین ۔

كِتَابُ الْقِصَصِ

کتاب ہے قصوں کے بیان مین

ذِكْرُ قِصَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاُمِّهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اُن کی مان کے قصے کا بیان

(۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ ... اِبْرَاهِيْمُ بِاِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَاُمِّهٖ وَهِيَ تُرْضِعُهٗ مَعَهَا شَنَّةٌ حَتّٰى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ اَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيْهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَقَالَتْ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ اَنِيْسٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ مِرَارًا وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهٗ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ اِذًا لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ وَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهٗ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ حَتّٰى بَلَغَ يَشْكُرُوْنَ وَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ تُرْضِعُهٗ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَلَمَّا نَفِدَ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتَلَوّٰى فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ يَلِيْهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى اَحَدًا فَلَمْ تَرَ اَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْاِنْسَانِ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ ثُمَّ اَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا فَنَظَرَتْ هَلْ تَرٰى اَحَدًا فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعًا فَلِذٰلِكَ سَعَى النَّاسُ بَيْنَهُمَا سَبْعًا فَلَمَّا اَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهٍ تُرِيْدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ اَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ اَسْمَعْتَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ فَاِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهٖ اَوْ قَالَ بِجَنَاحِهٖ حَتّٰى ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهٗ وَتَقُوْلُ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِيْ سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُوْرُ بِقَدْرِ مَا تَغْرِفُ قَالَ [illegible] يَرْحَمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا فَشَرِبَتْ وَاَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَاِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى هٰهُنَا بَيْتًا يَبْنِيْهِ هٰذَا الْغُلَامُ وَاَبُوْهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَهْلَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْاَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَاْتِيْهِ السُّيُوْلُ فَتَاْخُذُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ

جرهم مقبلين من طريق كداء فرأوا طائرا عائفا فقالوا ان هذا الطائر ليدور على ماء وعهدنا بهذا الوادي وما
فيه ماء فارسلوا جريا أو جريين فاذا هم بالماء فرجعوا فاخبروهم فأقبلوا وام اسمعيل عند الماء فقالوا أتأذنين لنا ان
ننزل عندك فقالت نعم ولكن لا حق لكم في الماء قالوا نعم فنزلوا وارسلوا الى اهليهم فنزلوا معهم حتى اذا كان
بها أهل أبيات منهم وشب الغلام وتعلم العربية منهم وأعجبهم حين شب فلما أدرك زوجوه امرأة منهم
وماتت أم اسمعيل فجاء ابراهيم عليه السلام بعد ما تزوج اسمعيل فلم يجد اسمعيل فسأل امرأته عنه فقالت
خرج يبتغي لنا ثم سألها عن عيشهم وهيئتهم فقالت نحن بشر نحن في ضيق وشدة قال فاذا جاء زوجك فاقرئي
عليه السلام وقولي له يغير عتبة بابه فلما جاء اسمعيل كأنه آنس شيئا فقال هل جاءكم من أحد قالت نعم شيخ كذا
وكذا فسألنا عنك فأخبرته وسألني كيف عيشنا فأخبرته انا في جهد وشدة قال فهل أوصاك بشيء قالت نعم
أمرني أن أقرأ عليك السلام ويقول غير عتبة بابك قال ذاك أبي وقد أمرني أن أفارقك الحقي بأهلك
وطلقها وتزوج منهم أخرى فلبث عنهم ابراهيم ما شاء الله أن يلبث ثم أتاهم بعد فلم يجده فدخل على
امرأته فسألها عنه فقالت خرج يبتغي لنا شيئا قال كيف حالكم وسألها عن عيشهم وهيئتهم فقالت نحن
بخير وسعة وأثنت على الله عز وجل قال ما طعامكم قالت اللحم قال ما شرابكم قالت الماء قال اللهم بارك
لهم في اللحم والماء قال النبي صلى الله عليه وسلم ولم يكن لهم يومئذ حب ولو كان لهم دعا لهم فيه قال فهما لا يخلو عليهما
أحد بغير مكة الا لم يوافقاه قال فاذا جاء زوجك فاقرئي عليه السلام ومريه يثبت عتبة بابه فلما جاء اسمعيل
قال هل أتاكم من أحد قالت نعم أتانا شيخ حسن الهيئة وأثنت عليه فسألني عنك فأخبرته فسألني كيف عيشنا
فأخبرته انا بخير قال فأوصاك بشيء قالت نعم هو يقرأ عليك السلام ويأمرك أن تثبت عتبة بابك قال ذاك أبي
وأنت العتبة أمرني أن أمسكك ثم لبث عنهم ما شاء الله ثم جاء بعد ذلك واسمعيل يبري نبلا له تحت دوحة قريبا
من زمزم فلما رآه قام اليه فصنعا كما يصنع الوالد بالولد والولد بالوالد ثم قال يا اسمعيل ان الله أمرني بأمر
قال فاصنع ما أمرك ربك قال وتعينني قال وأعينك قال فان الله أمرني أن أبني بيتا ههنا وأشار الى أكمة مرتفعة
على ما حولها فعند ذلك رفعا القواعد من البيت فجعل اسمعيل يأتي بالحجارة وابراهيم يبني حتى اذا ارتفع البناء
جاء بهذا الحجر فوضعه له فقام عليه وهو يبني واسمعيل يناوله الحجارة وهما يقولان ربنا تقبل منا انك
انت السميع العليم قال فجعلا يبنيان حتى يدورا حول البيت وهما يقولان ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
أخرجه البخاري بهذا اللفظ ولم يذكر البارزي ما بعد قوله ولو كان لهم حب دعا لهم فيه الى آخر الحديث
والله أعلم الدوحة الشجرة العظيمة والثنية الطريق في العقبة وقيل ما ارتفع منها من الأرض وقولها صه أي لما
سمعت الصوت سكتت نفسها لتحققه وتحوضه أي تجعل له حوضا يجتمع الماء فيه والضيعة الضياع والحاجة
والمعين الماء الجاري الظاهر الذي لا يتعذر أخذه والعائف المتردد حول الماء وانس شيئا أي أبصر أثر
أبيه وبركته فيه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اسمعیل علیہ السلام کو اور انکی ماں کو لائے
اور حالانکہ انکی ماں نے انکو ایک سال دودھ پلایا تھا یعنے اسوقت اسماعیل ایک سال کے تھے یہانتک کہ انکو خانہ
کعبے کے پاس بڑے درخت کے قریب زمزم کے اوپر مسجد کے اوچان مین رکھا اور اسوقت مکے مین کوئی آدمی نہ تھا اور
وہان پانی بھی نہ تھا سو دونوں ماں بیٹے کو وہان بٹھایا اور انکے پاس ایک تھیلی کھجوروں کی اور ایک مشک پانی کی رکھدی

پہر ابرہیم علیہ السلام پلٹ کر چلے اور اسمعیل کی مان انکے پیچھے لگی اور کہا کہ اے ابرہیم تم کہان جاتے ہو اور ہمکو اس نالے
مین چہوڑے جاتے ہو جس مین نہ کوئی غمخوار ہے نہ اور چیز اُس نے ابراہیم علیہ السلام سے یہ کئی بار کہا انہون نے مڑ کر نہ دیکہا
پہر اُن سے کہا کہ کیا تمکو اللہ نے یہ حکم کیا ہے ابرہیم علیہ السلام نے کہا کہ ہان۔ اسمٰعیل کی مان نے کہا کہ تب تو وہ ہمکو ضائع نہ
کریگا ۔ پہر آئین اور ابرہیم چلے گئے یہانتک کہ جب پہاڑی کے پاس پہنچے۔ جہان وہ انکو نظر نہ آتے تہے تو
اپنا منہ خانے کعبے کی طرف کیا پہر ہاتہ اوٹہا کر یہ دعائین مانگین سو کہا کہ اے میرے رب مین نے بسائی اپنی کچہ اولاد
ایسے نالے مین جسمین کہیتی نہین تیرے ادب والے گہر پاس یہانتک کہ لشکرون کو پہنچے اور اسماعیل کی مان انکو دودہ
پلاتی تہین اور وہ پانی پیتی تہین پہر جب پانی نہ رہا تو انکو اور انکے بچے کو پیاس لگی تو بچے کو دیکہنے لگین تڑپتا تہا پہر وہان
چلین ایسی حالت مین بچے کو نہ دیکہہ سکین تو اپنے پاس صفا کو سب پہاڑون سے قریب تر پایا اوسپر چڑہکر کہڑی ہوئین
پہر نالے کی طرف منہ کیا تاکہ کسی کو دیکہین سو کسی کو نہ دیکہا پہر صفا سے اترین یہانتک کہ جب نالے مین پہونچین تو اپنے
پیراہن کا کنارہ اوٹہایا پہر دوڑین جیسے کوشش مین ڈالا گیا آدمی دوڑتا ہے یہانتک کہ نالے سے بڑہ گئین پہر مروہ پر آئین اور وہان
کہڑی ہوئین تاکہ کسی کو دیکہین سو کوئی نظر نہ آیا اسطرح سات بار کیا اسیواسطے لوگ انکے درمیان دوڑتے ہین پہر جب
مروہ پر جہانکین تو اُن کے کان مین آواز پڑی تو اپنے تائین کہا کہ چپ رہ پہر کان لگائے تو پہر آواز سنی سو کہا کہ تو نے اپنی آواز
سنائی اگر تو فریاد رسی کر سکتا ہے تو فریاد رسی کر سو ناگاہ انکو فرشتہ نظر پڑا زمزم کی جگہ کے پاس سو اُس نے اپنی ایڑی یا اپنے پر سے
زمین کہودی یہانتک کہ پانی ظاہر ہوا تو اسمعیل کی مان اسکو گہیرنے لگین اور اپنے ہاتہ سے اسطرح کرنے لگین اور پانی سے
چلو بہر کر اپنی مشک مین ڈالنے لگین اور جسقدر چلو بہرتی تہین اوسیقدر گہرا ہوتا جاتا تہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اللہ رحم کرے اسماعیل کی مان پر کہ اگر پانی سے چلو نہ بہرتی تو زمزم ایک نہر جاری ہو جاتی پہر پانی پیتی رہین اور اپنے بچے
کو دودہ پلاتی رہین پہر فرشتے نے اُس سے کہا کہ تو ضائع ہونیکا خوف نکر اسواسطے کہ مقرر یہان خدا کا گہر ہے یہ لڑکا اور اوسکا
باپ اسکو بنائینگے اور اللہ اس گہر والون کو ضائع نہین کرتا اور خانہ کعبہ اوسوقت زمین سے اونچا تہا مانند ٹیلے کے ۔ پہاڑ کے پانی
آتے تہے اور اُسکے دائین سے بہ جاتے تہے سو وہ اسی طرح رہی یہانتک کہ قوم جرہم کا ایک قافلہ اوسپر گذرا سامنے آتے ہوئے
کدا کی راہ سے تو انہون نے ایک پرندہ گہومتا ہوا دیکہا سو کہا کہ البتہ یہ پرندہ پانی پر گہوم رہا ہے اور ہم اس نالے کا حال جانتے
ہین ہمین پانی نہین ہے سو انہون نے ایک دو دلیر آدمی بہیجے سو ناگاہ انہون نے پانی دیکہا پہر پلٹ گئے اور ساتہیون کو
جاکر خبر دی وہ سامنے آئے اور اسماعیل کی مان پانی کے پاس تہین انہون نے کہا کہ کیا تم اذن دیتی ہو کہ ہم تمہارے پاس اترین
انکی مان نے کہا کہ ہان لیکن پانی مین تمکو کچہ نہ ہوگا۔ انہون نے کہا کہ اچہا وہ وہان اترے اور انہون نے اپنے گہر والون کو بلا بہیجا
وہ بہی انکے ساتہ اترے یہانتک کہ جب وہان اُن مین سے کئی گہر والے ہو گئے اور لڑکا جوان ہوا اور اُس نے اُن سے عربی سیکہ
لی اور انکو خوش لگا جبکہ جوان ہوا۔ پہر جب بالغ ہوا تو انہون نے اپنی قوم مین سے ایک عورت اسکو نکاح کر دی اور اسمعیل کی
مان مر گئی پہر اسماعیل علیہ السلام کے نکاح کرنیکے بعد ابرہیم علیہ السلام آئے اور اسماعیل کو اُن کے گہر مین نہ پایا اونکی عورت سے پوچہا
کہ تیرا خاوند کہان ہے اُس نے کہا کہ ہماری روزی تلاش مین نکلا ہے اور ابراہیم علیہ السلام نے اوس سے انکی گذران پوچہی اُس نے
کہا ہم بدتر حال مین ہین ہم تنگی اور سختی مین ہین فرمایا جب تیرا خاوند آوے تو اوسپر سلام پڑہیو اور اُس سے کہیو کہ اپنے دروازے
کی چوکہٹ بدل ڈال پہر جب اسمعیل آئے تو انہون نے کچہ چیز دیکہی۔ سو کہا کہ کیا کوئی تمہارے پاس آیا تہا اُس نے کہا کہ ہان
ایسا ایسا بوڑہا آدمی آیا اور اُس نے ہمسے تمہارا حال پوچہا تہا مین نے اوسکو خبر دی پہر اُس نے مجہسے ہماری گذران کا حال پوچہا مین نے

اوسکو خبر دی کہ ہم تکلیف اور تنگی مین ہین کہا اور اُس نے تجھے کچھ وصیت بھی کی تھی اوس نے کہا کہ ہان۔ اسنے مجکو حکم کیا تھا کہ تمہین تجھے اوسکا سلام پڑھون اور کہا تھا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈال۔ اسمعیلؑ نے کہا کہ وہ میرا باپ تھا۔ اور البتہ اُسنے مجکو حکم کیا ہے کہ مین تجکو طلاق دون۔ اپنے گہر والون سے جامل اور انہون نے اُسکو طلاق دیدی۔ اور انہین سے اور عورت سے نکاح کی پہر ابراہیمؑ اُن سے ٹہیرے رہے جتنا کہ اللہ نے چاہا بعد اُسکے پہر اُنکے پاس آئے تو انہون نے اسمعیلؑ کو گہر مین نہ پایا اور اُنکی عورت کے پاس گئے اور اُس سے اُنکی گذران اور حالت پوچھی عورت نے کہا کہ ہم خیر اور کشائش مین ہین اور خدا کی ثنا کی فرمایا تم کیا کہانا کہاتی ہو کہا گوشت فرمایا کیا پیتے ہو سو کہا کہ پانی فرمایا الٰہی برکت کر انکے واسطے انکے گوشت اور پانی مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسوقت مکے مین انکے واسطے کوئی اناج نہ تھا اور اگر انکے لئے کوئی اناج ہوتا تو اسمین بھی دعا کرتے حضرت نے فرمایا کہ سوائے مکے کے اور جگہ کسی کو فقط گوشت اور پانی موافق نہین پڑتا اور نہ کوئی اوسپر گذران کر سکتا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب تیرا خاوند آوے تو اسکو سلام پڑہیو اور کہیو کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھے اور رہنے دے پہر جب اسماعیل آئے تو پوچھا کہ کیا کوئی شخص تمہارے پاس آیا تھا عورت نے کہا کہ ہان ایک بوڑہا خوب حال والا ہمارے پاس آیا تھا اور اُسنے اسکی تعریف کی اور مجھسے تمہارا حال پوچھا مین نے اُنکو بتلایا پہر اُسنے ہمسے پوچھا کہ تمہاری گذران کیا ہے مین نے اسکو خبر دی کہ ہم خیر مین ہین کہا کہ اُس نے تجھے کچھ وصیت بھی کی تھی عورت نے کہا کہ ہان وہ تمکو سلام پڑہتا تہا۔ اور حکم کرتا تھا کہ تم اپنے دروازے کی چوکھٹ کو قایم .. اور ثابت رکہو فرمایا وہ میرا باپ تھا اور چوکھٹ تو ہے مجکو حکم کیا ہے کہ تجکو اپنے پاس قایم رکہیو پہر ابراہیم علیہ السلام اُن سے ٹہیرے رہے جتنا کہ اللہ نے چاہا پہر اُسکے بعد آئے اور اسمعیلؑ زمزم کے پاس درخت کے نیچے اپنے تیر ٹہیک کر رہے تھے جب انکو دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے سو دونون نے کیا جو باپ بیٹے سے کرتا ہے اور بیٹا باپ سے کرتا ہے پہر کہا اے اسمعیل اللہ نے مجکو ایک حکم کیا ہے کہا پس بجا لاؤ جو تمہارے رب نے تمکو حکم کیا ہے فرمایا اور تم میری مدد کرو کہا کہ مین تمہاری مدد کرونگا فرمایا اللہ نے مجکو حکم کیا ہے کہ مین اسجگہ گہر بناؤن اور ایک ٹیلے کی طرف اشارہ کیا ہے جو اپنے گرد سے اونچا تھا پس اوسیوقت سے انہون نے خانے کعبے کی بنیادین اوٹھائین اسمعیلؑ پتہر لاتے تہے اور ابراہیم بناتے تہے یہانتک کہ جب عمارت اونچی ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام یہ پتہر لائے اور اوسکو رکہہ کر اسپر کھڑے ہوئے وہ بناتے تہے اور اسماعیلؑ انکو پتہر پکڑاتے تہے اور دونو کہتے تہے۔ اے ہمارے رب ہمسے قبول کر تو سننے والا جاننے والا ہے سو دونون بناتے رہے یہانتک کہ کعبے کے گرد گہومتے اور کہتے تہے اے ہمارے رب ہمسے قبول کر تو ہے سننے والا جاننے والا بخاری اسکے راوی ہین ساتھ اس لفظ کے اور بخاری نے بعد قول حضرت کے ولو کان لہم جب آخر حدیث تک ذکر نہین کیا واللہ اعلم اور دوحہ بڑے درخت کو کہتے ہین اور ثنیہ گھاٹی کی راہ کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ جو زمین سی اونچا ہو۔ اسکو کہتے ہین اور یہ جو کہا صہ یعنی جب اسماعیلؑ کی مان نے آواز سنی تو اپنے تئین چپ کرایا اوسکی تحقیق کے واسطے اور تحوضہ کے معنی ہین کہ اوس پانی کے واسطے حوض بنانے لگین تاکہ اسمین پانی جمع ہو اور ضیعہ کے معنی ہین ضائع کرنا اور حاجت اور معین جاری پانی کو کہتے ہین جو ظاہر ہو جسکا لینا مشکل نہو اور عائف کے معنی ہین متردد گرد پانی کے اور انس شیئا کے معنی ہین کہ انہون نے اپنے باپ کی نشانی اور آنے کی برکت دیکھی۔

قِصَّةُ اَصْحَابِ الْاُخْدُوْدِ

اصحاب اخدود کا قصہ۔ ف اسکے معنے ہین گڑہے والے

(۱) عَنْ صُهَیْبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ مَلِکٌ وَکَانَ لَہٗ سَاحِرٌ فَلَمَّا کَبِرَ السَّاحِرُ قَالَ لِلْمَلِکِ اِنِّیْ قَدْ کَبِرْتُ۔

فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَكَانَ يَبْعَثُ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ وَكَانَ فِي طَرِيقِهِ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ
فَكَانَ كُلَّمَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَى ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ
السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ
قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ
أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ
فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي وَقَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَإِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ
عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ بِهِ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ وَكَانَ
قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ وَقَالَ هِيَ لَكَ إِنْ شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَإِنْ آمَنْتَ بِاللّٰهِ
دَعَوْتُ اللّٰهَ لَكَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ فَشَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ
فَقَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَعَذَّبَهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ
الْمَلِكُ أَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي
اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَدَعَا
بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَهُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَدَفَعَهُ
إِلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلٰى جَبَلِ كَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ
وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ
يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ آخَرِينَ وَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فِي
قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ
بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ لِلْمَلِكِ
إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ مَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلٰى
جِذْعٍ وَتَأْخُذُ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ تَضَعُ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِ فَإِنَّكَ إِذَا
فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ وَفَعَلَ مَا أَمَرَهُ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى صُدْغِهِ مَوْضِعَ
السَّهْمِ فَمَاتَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ ثَلَاثًا فَأَتَى الْمَلِكَ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ
نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأُضْرِمَ فِيهَا النِّيرَانُ وَ
قَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَلْقُوهُ فِيهَا فَفَعَلُوا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ الْغُلَامُ لَهَا يَا أُمَّهْ
اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتِّرْمِذِيُّ الْأُخْدُودُ الشَّقُّ فِي الْأَرْضِ وَجَمْعُهُ أَخَادِيدُ
وَالْمِنْشَارُ بِالنُّونِ وَالْيَاءِ مَعْرُوفٌ يُشَقُّ بِهِ الْخَشَبُ وَالْقُرْقُورُ سَفِينَةٌ صَغِيرَةٌ وَانْكَفَأَتِ السَّفِينَةُ إِذَا انْقَلَبَتْ
وَالصَّعِيدُ وَجْهُ الْأَرْضِ وَالْكِنَانَةُ الْجَعْبَةُ الَّتِي تَكُونُ فِيهَا النُّشَّابُ وَكَبِدُ الْقَوْسِ وَسَطُهَا وَالسِّكَكُ جَمْعُ
سِكَّةٍ وَهِيَ الطَّرِيقُ وَالتَّقَاعُسُ التَّأَخُّرُ وَالْمَشْيُ إِلٰى وَرَاءٍ **ترجمہ** صہیبؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اوسنے بادشاہ سے کہا
کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ میں اسکو جادو سکھلا دوں بادشاہ نے اسکے پاس ایک لڑکا

بہیجا کہ وہ اسکو جادو سکہلایا کرتا تہا تو اُس لڑکے کے راہ مین درویش رہتا تہا وہ لڑکا آتے جاتے اُسکے پاس بیٹہتا تہا
اور اسکا کلام سنتا پہر جب جادوگر کے پاس جاتا تہا تو درویش پر گذرتا اور اُسکے پاس بیٹہتا پہر جب جادوگر کے پاس
جاتا تو جادوگر اُسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کی مار کا درویش سے گلہ کیا۔ درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کہاوے
تو کہا کہ میرے گہر والون نے مجکو روکا تہا اور جب تو گہر والون سے ڈرے تو کہہ کہ مجکو جادوگر نے روکا سو لڑکا اسی حال مین
رہا کرتا تہا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قدآور جانور پر گذرا جسنے لوگون کو آنے جانے سے روکا ہوا تہا سو لڑکے نے کہا کہ آج مین
معلوم کرتا ہون کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اُسنے ایک پتہر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے
نزدیک زیادہ تر پیارا ہے جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلین پہرین پہر اُس نے پتہر مارا سو اُسکو
قتل کر ڈالا۔ اور لوگ آنے جانے لگے پہر وہ لڑکا درویش کے پاس آیا اور اُسکو یہ حال بتایا۔ درویش نے کہا اے بیٹا
تو مجہسے آج افضل ہے اور البتہ تیرا رتبہ یہانتک پونچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا۔ سو اگر تو آزمایا جاوے
تو مجکو نہ بتائیو اور اُس لڑکے کا یہ حال تہا کہ اندہے اور کوڑہی کو چنگا کرتا تہا۔ اور لوگون کا علاج کرتا تہا ہر قسم کی بیماری
سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندہا ہوگیا تہا سو اُسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ یہ سب
تیرے ہی واسطے ہے اگر تو مجکو اچہا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ مین کسی کو چنگا نہین کرتا۔ چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے
سو اگر تو خدا پر ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرون کہ وہ تجکو چنگا کر دیگا وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا خدا نے اُسکو
چنگا کر دیا یعنے اُسکو سب کچہ نظر آنے لگا پہر وہ مصاحب بادشاہ کے پاس گیا اور اُسکے پاس جا بیٹہا جیسا کہ بیٹہا کرتا
تہا تو بادشاہ نے اُس سے کہا کہ کس نے تیری آنکہین پہر روشن کر دین مصاحب نے کہا کہ میرے رب نے بادشاہ نے کہا کہ میرے
سوائے اور بہی کوئی تیرا رب ہے مصاحب نے کہا کہ میرا اور تیرا رب خدا ہے بادشاہ نے اُسکو پکڑا اور مارنا شروع کیا یہانتک
کہ اُسنے لڑکے کا پتہ بتلایا سو وہ لڑکا لایا گیا تو بادشاہ نے اُس سے کہا اے لڑکے تیرے جادو کا یہ رتبہ پہونچا کہ تو اندہے
اور کوڑہے کو اچہا کرتا ہے اور تو ایسا کر سکتا ہے اور ویسا کرتا ہے لڑکے نے کہا کہ مین کسی کو اچہا نہین کرتا۔ اچہا تو
خدا ہی کرتا ہے پہر بادشاہ نے اس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اُسکو مارا کرتا تہا یہانتک کہ اُس نے درویش کا پتا بتلایا
پہر وہ درویش پکڑا آیا اور اُس سے کہا گیا کہ تو اپنے دین سے پلٹ جا اُس نے انکار کیا پہر بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور
درویش کی سر کی چوٹی پر رکہا اور اُسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پہر وہ لڑکا بلایا گیا تو اُس سے کہا کہ اپنے دین سے
پلٹ جا اُسنے نہ مانا سو بادشاہ نے اُسکو اپنے چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا کہ اُسکو فلانے پہاڑ کی طرف
لے جاؤ اور اُسکو پہاڑ پر چڑہاؤ پہر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پہر جاوے تو بہتر ہے نہین اُسکو گرا دینا
سو وہ اُسکو لے گئے اور اُسکو پہاڑ پر چڑہایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی تو انکے شر سے بچا جسطرح چاہے سو پہاڑ نے انکو خوب ہلایا
وے لوگ پہاڑ سے گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا بادشاہ نے اُس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتہیون کا
اس نے کہا کہ خدا نے مجکو انکے شر سے بچا لیا پہر بادشاہ نے اسکو اپنے چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا کہ اسکو لے جاؤ
اور کشتی پر چڑہاؤ اور جب اُسکو دریا کے بیچ مین لے جاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پہر جاوے تو خوب ہے نہین تو اُسکو دریا مین
ڈال دینا سو وہ لوگ اُسکو لے گئے تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو انکے شر سے بچا جسطرح چاہے سو ناؤ اُنپر اوندہی ہو گئی تو
وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا بادشاہ نے کہا کہ تیرے ساتہیون کا کیا حال ہوا اُسنے کہا کہ
خدا نے مجکو اُنکے شر سے بچا لیا پہر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ مجکو نہ مار سکیگا یہانتک کہ تو وہ کام کرے جو مین مجکو بتلاؤن

بادشاہ نے کہا وہ کیا کام ہے لڑکے نے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کر اور ایک کھنبے پر مجھکو سولی دے پھر میری ترکش سے ایک تیر لیکے تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ مین مارتا ہون خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھکو تیر مار سو اگر تو ایسا کرے گا تو مجھکو قتل کر سکیگا تو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک کھنبے پر سولی دیا پھر اس نے اس کی ترکش سے تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہون پھر اس نے اس کو تیر مارا وہ اس کے کنپٹی پر تیر لگا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا اور مرگیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے تین بار کہا پھر کسی نے بادشاہ سے آکر کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجھکو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجھ پر تیرا ڈر گر پڑا البتہ لوگ ایمان لے آئے سو بادشاہ نے حکم کیا کہ راہون کی ناکون پر خندق کھودی جاوے سو خندق کھودی گئی اور وہان آگ خوب جلائی گئی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے اسکو خندق مین ڈال دو سو ایک عورت آئی اسکے ساتھ اسکا ایک لڑکا تھا وہ عورت پیچھے ہٹنے لگی تاکہ خندق مین نہ گرے تو لڑکے نے اس سے کہا اے ماں صبر کر کہ تو حق دین پر ہے مسلم ترمذی اسکے راوی ہین

اور الفاظ مسلم کے ہین اخدود کے معنے ہین زمین مین گڑھا اور اسکی جمع اخادید ہے اور منشار نون اور یا کے ساتھ معروف ہے جس سے لکڑی چیری جاتی ہے یعنے آرہ اور قرقور چھوٹی ناو کو کہتے ہین اور انکفات کے معنے ہین کشتی الٹ گئی اور صعید روے زمین کو کہتے ہین اور کنانہ تیردان کو کہتے ہین جسمین تیر ہوتے ہین اور سکک جمع ہے سکہ کی راہ ہے اور تقاعس کے معنے ہین پیچھے ہٹنا۔

قِصَّةُ الْمُتَكَلِّمِيْنَ فِي الْمَهْدِ

ہنڈولے مین کلام کرنیوالے لڑکون کا قصہ

١١ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اُمِّي وَصَلٰوتِي فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهِ فَقَالَتْ بَعْدَ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى صَوْمَعَتِهِ فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَاَنْزَلُوْهُ مِنْ صَوْمَعَتِهِ وَهَدَمُوْهَا وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهُ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالُوْا زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاؤُا بِهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ اَبُوْكَ فَقَالَ فُلَانٌ الرَّاعِيْ فَاَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُوْنَهُ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ وَقَالُوْا نَبْنِيْ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا اَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوْا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهِ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهِ وَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِيْ اِرْتِضَاعَهُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فِيْهِ يَمَصُّهَا وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ اُمُّهُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرِّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ مَرَّ رَجُلٌ

نجات نہ دے گی مگر یہ کہ تم اپنے نیک عملون کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگو سو انمین سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہے کہ میرے مان باپ بڑی عمر والے بڈہے تہے اور مین انکے واسطے بہیڑ بکریان چرایا کرتا تھا اور مین شام کو ان سے پہلے نہ جورو کو دودہ پلاتا تھا نہ چہوٹون کو اور البتہ ایک دن مجکو درخت کی تلاش نے دور ڈالا یعنے چارہ بہت دور ملا سو مین شام کو گہر مین نہ آیا یہانتک کہ سو گئے تو مین نے انکے واسطے شام کے پینے کا دودہ دوہا تو مین نے مان باپ کو سوتا پایا تو مجکو برا معلوم ہوا کہ ان سے پہلے جورو لڑکون کو دودہ پلاؤن اور مجکو ناگوار معلوم ہوا کہ انکو نیند سے جگاؤن اور لڑکے بہوک کے مارے شور کرتے تہے میرے دونون پاؤن کے پاس۔ اور پیالہ میرے ہاتہون پر تھا مین انکے جاگنے کی انتظار کرتا رہا تھا یعنے انکی انتظار مین دودہ لئے رات بہر کہڑا رہا یہانتک کہ صبح چمکی آلٰہی اگر تو جانتا ہے کہ ایسی محنت اور مشقت مین نے تیری رضامندی کے واسطے کی تہی تو ہمسے اس پتہر کو کہولدے تو کچہ پتہر کہل گیا لیکن اوس سے نکل نہ سکتے تہے اور دوسرے نے کہا آلٰہی ماجرا تو یہ ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تہی کہ وہ میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیاری تہی سو مین نے اسکی طرف مائل ہوکر اسکی ذات کو چاہا یعنے حرام کاری کا ارادہ کیا سو اسنے نہ مانا یہانتک کہ ایک سال اوسپر قحط پڑا پہر وہ میرے پاس آئی تو مینے اسکو ایک سو بیس اشرفیان دین اس شرط پر کہ مجکو اپنی جان پر قابو دیوے اسنے مجکو اپنی جان پر قابو دی یہانتک کہ جب مین اوسپر قادر ہوا تو اسنے کہا کہ مہر کو نہ توڑ۔ مگر جسطرح کہ اسکا حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی میری بکارت نہ توڑ تو مین اسکے ساتہ زنا کرنیکے گناہ سے بہاگا اور حالانکہ وہ میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیاری تہی اور مین نے سونا چہوڑ دیا یعنے معاف کر دیا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے مین نے ترک کی تہی تو ہمسے پتہر کو کہولدے تو پتہر کچہ اور کہل گیا لیکن وہ اس سے نکل نہ سکتے تہے اور تیسرے آدمی نے کہا کہ آلٰہی مین نے کچہ آدمی مزدور رکہے تہے سو مین نے انکو مزدوری دیدی سوائے ایک مرد کے کہ وہ مزدوری چہوڑ کر چلا گیا تو مین نے اوسکو اسکے واسطے بڑہایا یہانتک کہ اس سے بہت مالدار ہوگئے پہر وہ کچہ زمانے کے بعد میرے پاس آیا۔ اور کہا کہ اے خدا کے بندے میری مزدوری مجکو ادا کر دے مین نے کہا کہ جو کچہ کہ تو کہ دیکہتا ہے یعنی اونٹ غلام دیکہہ رہا ہے سب تیری مزدوری ہے۔ اوسکو ہانک لے جا۔ اسنے کہا اے اللہ کے بندے مجسے تمسخر نہ کر مین نے کہا کہ مین تجسے ٹہٹہا نہین کرتا جا انکو ہانک لے جا سو اسنے سب کچہ لے لیا۔ آلٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مین نے یہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تہی تو ہمسے پتہر کو کہولدے۔ تو پتہر کہل گیا اور وہ نکل کر چلے شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

غبوق اخیر دن کے پینے کو کہتے ہین اور یتضاغون کے معنی ہین کہ وہ بہوکہ کے مارے چلاتے تہے اور شور کرتے تہے اور اردتہا کے معنی یہ ہین کہ مین نے چاہا کہ اپنی ذات پر قدرت دے الّمت بہا سنۃ یعنے اسکو قحط پہونچا اور فض الخاتم سے مراد جماع ہے اور تحرج کے معنے ہین بہاگنا حرج اور گناہ اور تنگی سے۔

قِصَّةُ الْكِفْلِ
کفل کا قصہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ يُسَمَّى الْكِفْلَ وَكَانَ لَا يَنْزِعُ عَنْ شَيْءٍ فَاَتَى اِمْرَاَةً عَلِمَ بِهَا حَاجَةً عَلِمَ بِهَا حَاجَةً فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا فَلَمَّا اَرَادَهَا عَلٰى نَفْسِهَا ارْتَعَدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ لِاَنَّ هٰذَا عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ اَتَفْعَلِيْنَ اَنْتِ هٰذَا مِنْ مَخَافَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَنَا اَحْرٰى بِذٰلِكَ

فَاذْهَبِيْ وَلَكِ مَا أَعْطَيْتُكِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَعْصِيهِ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى نَبِيِّ زَمَانِهِمْ بِشَأْنِهِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھے پہلے اگلی امتوں میں ایک مرد تھا اوسکا نام کفل تھا کسی چیز سے باز نہ رہتا تھا سو وہ ایک عورت پاس آیا اوسکو اُسکے ساتھ حاجت معلوم ہوئی یعنے زنا کرنے کی حاجت ہوئی تو اُس نے اوس عورت کو ساٹھ اشرفیان دین پھر جب اوس نے اوس سے حرام کاری کا ارادہ کیا تو وہ عورت کانپنے اور رونے لگی اُسنے کہا تو کیون روتی ہے کہا کہ یہ کام ایسا ہے کہ مین نے کبھی نہین کیا اور ضرورت نے مجھکو اس کام پر مجبور کیا تو اُس مرد نے کہا کہ تو خدا کے خوف سے روتی ہے تو مین خدا سے ڈرنے کے زیادہ تر لایق ہون اور جو کچھ مین نے تجھکو دیا سو مین نے تجھکو بخشدیا قسم ہے اللہ کی مین اسکے بعد کبھی گناہ نہ کرونگا سو وہ اوسی رات کو مر گیا تو صبح کو اُسکے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ تحقیق خدا نے کفل کو بخشدیا سو لوگون نے اُس سے تعجب کیا یہانتک کہ خدا نے اوسوقت کے پیغمبر کو اوسکا حال وحی سے بتلایا ترمذی اسکے راوی ہین

قِصَّةُ رِيحِ عَادٍ
قوم عاد کی ہوا کا قصہ

(۱) عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ رَبِيعَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ ابْنُ يَزِيدَ الْبَكْرِيُّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسْجِدُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ وَإِذَا رَايَاتٌ سُودٌ تَخْفِقُ وَإِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدُ السَّيْفِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَقَالُوا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ نَحْوَ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ إِنَّ عَادًا لَمَّا قُحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا يَسْتَسْقِي لَهَا فَنَزَلَ عَلَى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي لَمْ آتِكَ لِمَرِيضٍ فَأُدَاوِيَهُ وَلَا لِأَسِيرٍ فَأُفَادِيَهُ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّذِي سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهُ ثَلَاثُ سَحَابَاتٍ حَمْرَاءُ وَبَيْضَاءُ وَسَوْدَاءُ فَقِيلَ لَهُ اخْتَرْ إِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ أَحَدًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ إِنَّهُ لَمْ تُرْسَلِ الرِّيحُ إِلَّا مِنْ مِقْدَارِ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِي حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَأَ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْقَحْطُ الْغَلَاءُ وَأَصْلُهُ مِنَ انْقِطَاعِ الْمَطَرِ وَهُوَ سَبَبُهُ وَالرَّمَادُ مَعْرُوفٌ وَالرِّمْدِدُ الْمُتَنَاهِي فِي الْاِحْتِرَاقِ وَالرِّقَّةِ وَالرِّيحُ الْعَقِيمُ الَّتِي لَا تُلْقِحُ وَلَا تَأْتِي بِالْمَطَرِ **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے اُسنے قوم ربیعہ کے ایک مرد سے روایت کی اور وہ حارث بن یزید بکری ہے کہا کہ مین مدینے مین داخل ہوا پھر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ مسجد لوگون سے پر تھی اور ناگہان سیاہ جھنڈے جھول رہے تھے نظر پڑے اور بلال تلوار لگا مین ڈالے حضرتؐ کے آگے بیٹھے ہوئے تھے مین نے کہا کہ کیا حال ہے لوگون کا لوگون نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا ہے کہ عمرو بن عاص کو قوم ربیعہ کی طرف بھیجین مین نے کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون کہ قوم عاد کے ایلچیون کی طرح بنون تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا حال ہے عاد کے ایلچیون کا مین نے کہا کہ آپ باخبر آدمی پر گرے ہین البتہ جب عاد کی قوم پر قحط پڑا تو انہون نے قیل (ایک شخص کا نام ہے) کو مینہ مانگنے کے لئے مکے مین بھیجا تو وہ بکر بن معاویہ

اوسی کے نام پر جسنے تجکو سفید رنگ دیا اور اچہے بال دیے اور مال اونٹ بہت دیا ہے ایک اونٹنی مانگتا ہون جو میرے
سفر مین کام آوے اُسنے کہا کہ لوگون کے حق مجہپر بہت ہین یعنے قرضدار ہون یا ہمارے خرچ سے زیادہ
مال نہین جو تجکو دون پہر فرشتے نے کہا البتہ مین تجکو پہچانتا ہون بہلا کیا تو محتاج کوڑہی نہ تہا کہ تجہسے
لوگ کراہت کرتے تہے پہر خدانے تجکو اپنے فضل سے یہ مال دیا اُسنے جواب دیا کہ مینے یہ مال پایا ہے اپنے
باپ دادا سے جو پشت بہ پشت کے نامی سردار تہے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جہوٹا ہے تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے
جیسا تو تہا پہر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اوس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اُسنے بہی ویسا ہی
جواب دیا جیسا اُسنے دیا تہا پہر فرشتے نے کہا کہ اگر تو جہوٹا ہے تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو پہلے تہا
پہر فرشتہ اندہے کے پاس گیا اپنی اوسی صورت و شکل مین اور کہا کہ مین محتاج اور مسافر آدمی ہون میرے
سفر مین سب وسیلے اور اسباب گم گئے سو مجکو آج پہونچنا مشکل ہے بغیر الہی کے اُسکے بعد پہر ون تیرے
احسان کے سو مین تجہسے اُس خدا کے نام پر مانگتا ہون جسنے تجکو آنکہہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے
سفر مین کام آوے اوسنے کہا کہ سچ مین اندہا تہا خدانے مجکو آنکہین دین سو لے جا۔ ان بکریون سے
جتنا تیرا جی چاہے اور چہوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو لے راہ خدا مین لیویگا مین تجکو مشکل

مین دونگا او ننگا یعنے تیرا ماتہ نہ پکڑونگا تو فرشتے نے کہا کہ اپنا مال اپنے پاس رکہہ تم تینون آدمی تو صرف آزمائے گئے
تہے سو تجہسے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونو ساتہیون سے ناخوش ہو ۔ عشر اسکے راوی ہین ناقہ عشراء حاملہ
اونٹنی کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ اونٹنی ہے جو دس مہینے کی حاملہ ہو اور شاۃ والد وہ بکری ہے جو مشہور
ہو کہ بہت بچے جنتی ہے اور فانتج ہذان یعنے اونٹ اور گائے والا دو لہذا یعنے بکری والا اور اسکے معنی یہ ہین
کہ ان دونے بکری کے جننے کا اہتمام کیا اور اوسکو جننے کے وقت بٹہلایا اور حبال کے معنی ہین اسباب اور معنی لابلاغ
کے یہ ہین کہ نہین ہیرے پاس وہ چیز جسکے ساتہ مین اپنی غرض کو پہونچون اور کابراعن کابر یعنے اپنے باپ
دادا سے اور لا اجہدک کے معنی یہ ہین کہ مین تجہپر مشکل نہ ڈالونگا یعنے مین احسان رکہنے مین **ف** اس حدیث مین بیان
شکرگزار اور ناحق شناس کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیا جائے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال مین ہے یعنی اول ہم سب کچہ
حقیقت نہ تہے جان و مال علم حکمت عقل ہوش وغیرہ ہر چیز اسکے کرم سے ہمکو ملی ہے سو جو ہوشیار ہے وہ خدا کا شکر
گزار ہے اور جو احمق ہے وہ ناشکر اور نمک حرام ہے ۔

قِصَّةُ الْمُقْتَرِضِ اَلْفَ دِيْنَارٍ
قصہ اس شخص کا جسنے ہزار اشرفی قرض لی تہی

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهُ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَاءِ اُشْهِدُهُمْ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا قَالَ فَأْتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَّقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْاَجَلِ الَّذِيْ اَجَّلَهٗ فَلَمْ يَجِدْ فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّصَحِيْفَةً مِّنْهُ اِلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ اَتٰى بِهَا الْبَحْرَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ تَسَلَّفْتُ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَأَلَنِيْ شَهِيْدًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَرَضِيَ بِكَ شَهِيْدًا وَّسَأَلَنِيْ كَفِيْلًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا فَرَضِيَ بِكَ كَفِيْلًا وَّاِنِّيْ جَهَدْتُّ اَنْ اَجِدَ مَرْكَبًا فَلَمْ اَجِدْ وَاِنِّي اَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَالُ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا كَسَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ وَاَتٰى بِاَلْفِ دِيْنَارٍ وَّقَالَ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِيْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لِّاٰتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُّ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ جِئْتُ فِيْهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَدّٰى عَنْكَ الَّذِيْ بَعَثْتَهٗ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ بِالْاَلْفِ دِيْنَارٍ رَاشِدًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا اَيْ سَوّٰى مَوْضِعَ النَّقْرِ وَاَصْلَحَهَا مَأْخُوْذٌ مِّنْ تَزْجِيْجِ الْحَوَاجِبِ وَهُوَ حَذْفُ زَوَائِدِ شَعْرِهَا وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مَأْخُوْذًا مِّنَ الزُّجِّ بِاَنْ يَّكُوْنَ النَّقْرُ فِيْ طَرَفِ الْخَشَبَةِ وَشَدَّ عَلَيْهِ زُجًّا لِّيُمْسِكَهٗ وَيَحْفَظَ مَا فِيْ جَوْفِهٖ

ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل مین سے ایک مرد کا ذکر جسنے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اسنے کہا گواہون کو لا کہ انکو قرض کا گواہ کرون تو اسنے کہا کہ خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے ۔ قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی لا ۔ اسنے کہا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے ۔ اسنے کہا تو نے سچ کہا پہر اسنے اسکو ہزار اشرفیان کچہ مدت ٹہیرا کر دین سو وہ سوداگری کرنیکے واسطے سمندر کے سفر مین گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پہر اسنے جہاز تلاش کی تا سوار ہو کر معین مدت کے اندر قرض دینے والے کے پاس آوے سو اسنے کوئی جہاز نہ پایا سو اس نے ایک لکڑی کو لیکر کریدا پہر اسمین اشرفیون کو بہر دیا اور اپنا ایک خط قرض دینے والے کے نام کا اسمین

ڈالا پھر اوسکے مہرے کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا اور کہا کہ الٰہی تو جانتا ہے کہ مین نے فلانے سے ہزار اشرفیان قرض لین تھین سو اُسنے مجھسے گواہ مانگا تہا مین کہا تہا کہ خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا تہا اور اُسنے مجھسے ضامن مانگا تہا تو مین نے کہا تہا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے تو وہ تیری ضامنی پر راضی ہو گیا تہا اور مین نے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز پاؤن تاکہ اسکا قرض پہونچاؤن سو مین نے نہ پایا اب مین یہ لکڑی تجکو امانت سپرد کرتا ہون پہر اُسنے اوسکو سمندر مین ڈالدیا یہانتک کہ وہ ڈوب گئی پہر وہان سے پہٹ آیا۔ پہر دیکہنے کو نکلا وہ مرد جسنے اوسکو قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اُسکا قرض مال لایا ہو سو ناگہان وہ لکڑی اوسکو نظر پڑی جسمین مال تھا سو اسکو اپنے گہر والون کے جلانے کے واسطے لیا پہر جب اوسکو چیرا تو مال اور خط کو اس مین پایا پہر مدت کے بعد جسکو قرض دیا تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین کوشش کرتا رہا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو اِس وقت کے آنے سے پہلے مین نے کوئی جہاز نہ پایا۔ قرض دینے والے نے کہا کہ البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی مین بہیجا تھا سو پہونچا دیا۔ سو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیریت سے پہر جا۔ بخاری اسکے راوی ہین زجج کے معنی یعنے کرید کی جگہ کو برابر اور ہموار کر دیا۔ اور احتمال ہے کہ زج سے ماخوذ ہو یا یہ مطلب ہو کہ اُسنے لکڑی طرف مین کرید پہر اسمین میخ گاڑی تاکہ اُسکو بند کرے اور اندر کے مال نگاہ رکہے۔ **ف** اس حدیث مین راست معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہے۔

اَحَادِیْثُ مُتَفَرِّقَةٌ
متفرق حدیثون کا بیان

(۱) **عَنْ** سَلْمَانَ رض قَالَ فَتْرَةٌ مَا بَيْنَ عِيْسٰى وَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** سلمان رض سے روایت ہے کہ فترت کا زمانہ عیسٰے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ سو برس ہے بخاری اسکے راوی ہین **ف** یعنے اس زمانے مین کوئی پیغمبر نہین ہوا۔

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض اِنَّ اَهْلَ فَارِسَ لَمَّا مَاتَ نَبِيُّهُمْ كَتَبَ لَهُمْ اِبْلِيْسُ الْمَجُوْسِيَّةَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ جب فارسیون کا پیغمبر مر گیا تو شیطان نے انکے واسطے مجوس کے مذہب کو لکہا ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَدْرِيْ تُبَّعُ اللَّعِيْنُ هُوَ اَمْ لَا وَ مَا اَدْرِيْ عُزَيْرٌ اَنَبِيٌّ اَمْ لَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ تبع پیغمبر ہے یا نہین اور مین نہین جانتا کہ عزیر پیغمبر ہے یا نہین ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ خَنِزَ اللَّحْمُ يَخْنَزُ اِذَا نَتَنَ وَ لُغَةٌ رَدِيَّةٌ وَ خِيَانَةُ حَوَّاءَ لِاٰدَمَ هِيَ تَرْكُ النَّصِيْحَةِ لَهُ فِيْ اَكْلِ الشَّجَرَةِ لَا فِيْ غَيْرِهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتین تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی شیخین اسکے راوی ہین خنز اللحم کے معنی ہین سڑ جانا گل جانا بودار ہو جانا۔ اور حضرت حوا نے آدم علیہ السلام کی یہ خیانت کی کہ انکو بہشت کے درخت کا میوہ کہلایا نہ اور چیز مین۔

كِتَابُ الْقِيٰمَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا وَفِيْهِ أَرْبَعَةُ أَبْوَابٍ

کتاب ہے قیامت اور اوسکے متعلقات کے بیان مین اور اسمین چار باب ہین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ اَشْرَاطِهَا وَعَلَامَاتِهَا وَفِيْهِ عَشَرَةُ فُصُوْلٍ

پہلا باب قیامت کی نشانیون اور علامتون کے بیان مین اور اسمین دس فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الْمَسِيْحِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَالْمَهْدِيِّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

پہلی فصل

عیسے علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى لَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض اِقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الآيه اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ اَلْحَكَمُ الَّذِيْ يَقْضِيْ بَيْنَ النَّاسِ وَالْمُقْسِطُ الْعَادِلُ ضِدُّ الْقَاسِطِ وَهُوَ الْجَائِرُ وَوَضْعُ الْجِزْيَةِ اِسْقَاطُهَا عَنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَاِلْزَامُهُمُ الْاِسْلَامَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ غَيْرُهٗ فَذٰلِكَ مَعْنٰى وَضْعِهَا **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اترسگا تم مین اے مسلمانون عیسے مریم کا بیٹا حاکم عادل ہو کر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کرے گا سور کو اور موقوف کرے گا جزیہ کو اور کثرت سے دیگا مال کو یا کثرت سے پہیل پڑے گا مال یہانتک کہ کوئی اسکو قبول نہ کریگا یہانتک کہ ہو گا ایک سجدہ بہتر تمام دنیا سے اور جو کچہ کہ دنیا مین ہے پہر ابوہریرہؓ (راوی اسحدیث کے) کہتے کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑہو کہ کوئی اہل کتاب مین سے نہین مگر کہ ایمان لاویگا عیسے پہ انکے مرنے سے پہلے نسائی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین حکم وہ ہے جو لوگون کے درمیان فیصلہ کرے اور مقسط عادل کو کہتے ہین ضد ظالم کے اور موقوف کرنا جزیہ کا گرادینا اور اسکا ہے یہود نصارے سی اور لازم کرنا اونپر اسلام کو اور اسلام کے سوائے انکی سی کچہ قبول نہین ہوگا یہی معنے ہین وضع جزیہ کے۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ دین حق پر لڑتے رہینگے اور قیامت تک غالب رہین گے پہر عیسے بن مریم آسمان سے اترین گے تو انکا سردار کہے گا کہ آو ہمکو نماز پڑہاو وہ کہین گے نہین مقرر تم مین سے بعضے بعضون پر سردار ہین یعنے امامت تمہارا ہی حق ہے کہ اللہ تعالی نے اس امت کو بزرگی دی ہے مسلم

اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن ابن مسعود رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول الله تعالیٰ ذلک الیوم حتی یبعث فیه رجلا منی او قال من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما اخرجه ابو داود واللفظ له والترمذی ۔ **ترجمہ** ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بالفرض دنیا سے ایکدن ہی باقی رہا تو اللہ تعالی اوسی دن کو دراز کر دیگا کہ میری نسل سے ایک مرد پیدا کرے یا فرمایا میرے اہل بیت مین سے اسکا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے موافق ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بہر دیگا جیسے ظلم اور تعدی سے بہری گہی ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین اور لفظ ترمذی کے ہین۔

(۴) وعن ام سلمة رض قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی من عترتی من ولد فاطمة اخرجه ابو داود ۔ **ترجمہ** ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی میری نسل سے ہوگا فاطمہ کی اولاد سے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن ابی اسحق قال قال علی رض ونظر الی ابنه الحسن رض فقال ان ابنی هذا سید کما سماه رسول الله صلی الله علیه وسلم وسیخرج من صلبه رجل یسمی باسم نبیکم یشبهه فی الخلق یملاء الارض عدلا اخرجه ابو داود ۔ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے کہ علی رض نے فرمایا کہ اور اپنے حسن کی طرف نظر کی کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا نام رکہا اور عنقریب اوسکی پشت سے ایک مرد نکلیگا کہ تمہارے پیغمبر کے نام سے موسوم ہوگا خلق مین انکے مشابہ ہوگا زمین کو انصاف سے بہر دیگا ابوداؤد اسکے راوی ہین

ف قیامت کے قریب پہلے امام مہدی پیدا ہونگے وہ سب لوگون کے سردار بنینگے پہر اُنکے وقت مین حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے اترینگے نصرانی دین کو مٹاوینگے دین محمدی پر عمل کرینگے سولی کو توڑ ڈالینگے جسکی اب نصارے تعظیم کرتے ہین کہ انکے گمان مین حضرت عیسے سولی پر مارے گئے اور جزیہ قبول نہ کرینگے اگر نصارے ایمان نہ لاوینگے تو انکو قتل کرینگے۔ **ف** اس زمانے مین ایک شخص غلام احمد نامی قوم مغل سے کادیان ضلع گورداسپور پنجاب مین پیدا ہوا ہے وہ دعوے کرتا ہے کہ عیسے بن مریم اور مہدی ہون اور پیغمبری کا دعوے بہی کرتا ہے اور ایسے ایسے کفر بکتا ہے کہ اگر اُس سے زمین و آسمان پہٹ جاوین تو کچہ عجب نہین اور بعضے ملحد اور دہری ایمان فروش اُسکے ساتہہ ہوگئے ہین اور حقیقت مین وہ ایک بڑا جہوٹا کذاب اور دجال ہے آدم علیہ السلام سے قیامت اس جیسا کوئی کافر ہوا ہے اور نہ ہوگا ایمانداروں کو لازم ہے کہ اُس شیطان ملعون سے اپنا ایمان بچاوین اور اُسکے شر سے اللہ کی پناہ چاہین۔

الفصل الثانی فی الدجال

دوسری فصل
دجال کے بیان مین

عن الشعبی عن فاطمة بنت قیس رض قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تمیما الداری کان رجلا

كتاب القيامة وما يتعلق بها وفيه اربعة ابواب

کتاب ہے قیامت اور اوسکے متعلقات کے بیان مین اور اسمین چار باب ہین

الباب الاول في اشراطها وعلاماتها وفيه عشرة فصول

پہلا باب قیامت کی نشانیون اور علامتون کے بیان مین اور اسمین دس فصل ہین

الفصل الاول في المسيح عيسى بن مريم والمهدي عليهما السلام

پہلی فصل

عیسے علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کے بیان مین

(۱) عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد حتى لا يقبله احد حتى تكون السجدة الواحدة خيرا من الدنيا وما فيها ثم يقول ابو هريرة رض اقرؤا ان شئتم وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته الآية اخرجه الخمسة الا النسائي الحكم الذي يقضي بين الناس والمقسط العادل ضد القاسط وهو الجائر ووضع الجزية اسقاطها عن اهل الكتاب والزامهم الاسلام ولا يقبل منهم غيره فذلك معنى وضعها **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اترے گا تم مین اے مسلمانون عیسے مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا صلیب کو اور قتل کرے گا سور کو اور موقوف کرے گا جزیہ کو اور کثرت سے دیگا مال کو یا کثرت سے پھیل پڑے گا مال یہانتک کہ کوئی اسکو قبول نہ کریگا یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے پھر ابوہریرہ رض راوی اس حدیث کے کہتے کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو کہ کوئی اہل کتاب مین سے نہین مگر کہ ایمان لاویگا عیسے پر اونکے مرنے سے پہلے نسائی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین حکم وہ ہے جو لوگون کے درمیان فیصلہ کرے اور مقسط عادل کو کہتے ہین ضد ظالم کے اور موقوف کرنا جزیہ کا گرا دینا اوسکا ہے یہود نصارے سے اور لازم کرنا اونپر اسلام کو اور اسلام کے سوائے اونکے سے کچھ قبول نہین ہوگا یہی معنے ہین وضع جزیہ کے۔

(۲) وعن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيامة فينزل عيسى بن مريم فيقول اميرهم تعال صل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة الله تعالى لهذه الامة اخرجه مسلم **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ دین حق پر لڑتے رہینگے اور قیامت تک غالب رہین گے پھر عیسے بن مریم آسمان سے اترین گے تو اونکا سردار کہے گا کہ آؤ ہمکو نماز پڑھاؤ وہ کہینگے نہین مقرر تم مین سے بعضے بعضون پر سردار ہین یعنے امامت تمہارا ہی حق ہے کہ اللہ تعالی نے اس امت کو بزرگی دی ہے مسلم

اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن ابن مسعود رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ
تعالی ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجلا منی او قال من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی
یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما اخرجہ ابوداؤد واللفظ لہ والترمذی ترجمہ
ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بالفرض دنیا سے ایکدن ہی باقی رہا تو اللہ تعالی
اوسی دن کو دراز کردیگا کہ میری نسل سے ایک مرد پیدا کرے یا فرمایا میرے اہل بیت مین سے اسکا نام میرے نام کے
موافق ہوگا اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے موافق ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بہر دیگا جیسے ظلم اور
تعدی سے بہری گئی ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین اور لفظ ترمذی کے ہین۔

(۴) وعن ام سلمۃ رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی من عترتی من ولد فاطمۃ
اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی میری نسل سے ہوگا
فاطمہ کی اولاد سے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن ابی اسحق قال قال علی رض ونظر الی ابنہ الحسن رض فقال ان ابنی ہذا سید کما
سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیخرج من صلبہ رجل یسمی باسم نبیکم یشبہہ فی الخلق یملاء
الارض عدلا اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے کہ علی رض نے فرمایا اور اپنے حسن کی طرف
نظر کی کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا نام رکہا اور عنقریب اوسکی پشت سے ایک مرد نکلی
گا کہ تمہارے پیغمبر کے نام سے موسوم ہوگا خلق مین انکے مشابہ ہوگا زمین کو انصاف سے بہر دیگا ابوداؤد اسکے راوی ہین
ف قیامت کے قریب پہلے امام مہدی پیدا ہونگے وہ سب لوگون کے سردار بنینگے پہر انکے وقت مین حضرت عیسی
علیہ السلام آسمان سے اترینگے نصرانی دین کو مٹاوینگے دین محمدی پر عمل کرینگے سولی کو توڑ ڈالینگے جسکی اب
نصارے تعظیم کرتے ہین کہ انکے گمان مین حضرت عیسے سولی پر مارے گئے اور جزیہ قبول نکرینگے اگر نصارے ایمان لاوینگے نہ
گے تو انکو قتل کرینگے۔ ف اس زمانے مین ایک شخص غلام احمد نامی قوم مغل سے کادیان ضلع گورداسپور پنجاب
مین پیدا ہوا ہے وہ دعوے کرتا ہے کہ عیسے بن مریم اور مہدی ہون اور پیغمبری کا دعوے بہی کرتا ہے اور ایسے ایسے
کفر بکتا ہے کہ اگر ان سے زمین وآسمان پہٹ جاوین تو کچہ عجب نہین اور بعضے ملحد اور دہری ایمان فروش اسکے
ساتہہ ہوگئے ہین اور حقیقت مین وہ ایک بڑا جہوٹا کذاب اور دجال ہے آدم علیہ السلام سے قیامت اس جیسا کا
کوئی کافر نہوا ہے اور نہ ہوگا ایمانداروں کو لازم ہے کہ اوس شیطان ملعون سے اپنا ایمان بچاوین اور اسکے شر
سے اللہ کی پناہ چاہین۔

الفصل الثانی فی الدجال

دوسری فصل

دجال کے بیان مین

عن الشعبی عن فاطمۃ بنت قیس رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تمیما الداری کان رجلا

نصرانياً فجاء وبايع وأسلم وحدثني حديثاً وافق الذي كنت أحدثكم عن المسيح الدجال حدثني أنه ركب
في سفينة بحرية مع ثلاثين رجلاً من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهراً في البحر ثم أرفؤوا إلى جزيرة في
البحر حين مغرب الشمس فجلسوا في أقرب السفينة فدخلوا الجزيرة فلقيتهم دابة أهلب كثيرة الشعر
لا يدرون ما قبله من دبره فقالوا ويلك ما أنت فقالت أنا الجساسة قالوا وما الجساسة قالت أيها القوم
انطلقوا إلى هذا الدير فإن فيه رجلاً وهو إلى خبركم بالأشواق فانطلقنا سراعاً فدخلنا الدير فإذا أعظم
إنسان رأيناه قط خلقاً وأشده وثاقاً مجموعة يداه إلى عنقه ما بين ركبتيه إلى كعبيه بالحديد قلنا ويلك
ما أنت قال قد قدرتم على خبري فأخبروني ما أنتم قالوا نحن أناس من العرب كنا في سفينة بحرية فصادفنا
البحر حين اغتلم فلعب بنا الموج شهراً ثم أرفأنا إلى جزيرتك هذه فلقيتنا دابة أهلب كثيرة الشعر لا نعرف قبله
من دبره من كثرة الشعر فقلنا ويلك ما أنت قالت أنا الجساسة قالت اعمدوا إلى هذا الرجل الذي في هذا
الدير فإنه إلى خبركم بالأشواق فأقبلنا إليك سراعاً قال فأخبروني عن نخل بيسان قلنا عن أي شأنها
تستخبر قال عن نخلها هل يثمر قلنا نعم قال أما إنه يوشك أن لا يثمر قال فأخبروني عن بحيرة طبرية هل
فيها ماء قلنا نعم هي كثيرة الماء قال أهلها يزرعون من مائها قال فأخبروني عن نبي الأميين ما فعل
قلنا قد خرج من مكة ونزل يثرب قال أقاتله العرب قلنا نعم قال كيف صنع بهم فأخبرناه أنه قد ظهر
على من يليه من العرب وأطاعوه قال ذلك خير لهم أن يطيعوه وإني مخبركم عني إني أنا المسيح الدجال
وإني أوشك أن يؤذن لي في الخروج فأسير في الأرض فلا أدع قرية إلا هبطتها في أربعين ليلة غير مكة
وطيبة هما محرمتان علي كلتاهما كلما أردت أن أدخل واحدة منهما استقبلني ملك بيده السيف
يصدني عنها وإن على كل نقب منها ملائكة يحرسونها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بمخصرته في المنبر هذه طيبة ألا هل كنت حدثتكم ذلك فقال الناس نعم فقال فإنه أعجبني حديث تميم
أنه وافق الذي كنت أحدثكم عنه وعن المدينة وعن مكة ألا إنه في بحر الشام أو بحر اليمن لا بل من قبل المشرق
وأشار بيده نحو المشرق أخرجه مسلم وأبو داود والترمذي يسمى الدجال مسيحاً لأن إحدى عينيه
ممسوحة لا يبصر بها والأعور يسمى مسيحاً وأما المسيح عيسى عليه السلام فإنما سمي مسيحاً لأنه مسح الأرض قطعها
وقيل لأنه كان يمسح ذا العاهة فيبرأ وقيل المسيح الصديق وقوله أرفؤوا أقول أرفأت السفينة إذا قربتها
إلى الشط وأدنيتها من البر وذلك الموضع مرفأ والقارب سفينة صغيرة تكون إلى جانب السفن البحرية
يستعجلون بها حوائجهم من البر وتكون معها خوفاً من غرق المركب فيلجأون إليها وأما أقرب بضم الراء
فلعله جمع قارب على غير قياس قاله الخطابي والأهلب الغليظ الشعر الخشن واغتلام البحر اضطراب
أمواجه وارتفاعها والجساسة فعالة من التجسس وهو الفحص عن بواطن الأمور وأكثر ما يقال ذلك في الشر
والنقب الطريق في الجبل وجمعه أنقاب والمخصرة عصا أو قضيب أو سوط كانت تكون بيد الخطيب والملك
إذا تكلم **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے اونے فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمیم داری
ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اوسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور اُسنے مجھے ایک ایسی حدیث بیان کی جو موافق پڑی اُس
حدیث کے جو میں تمسے بیان کیا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اُسنے مجھے یون حدیث بیان کی میں تین آدمیون کر

ساتہ جو لخم اور جذام کی قوم سے تہے سمندر کے جہاز مین سوار ہوا تو اُسنے ایک مہینا بہر لہر کہیلا کی سمندر مین یعنے شدت
موج مین جہاز پہنسا رہا پہر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے۔ پہر وے جہاز سے چہوٹی کشتی مین
بیٹہے اور ٹاپو مین داخل ہوئے تو ملا انکو ایک جانور بہاری دم بہت بالون والا کہ اُسکا آگا پیچہا دریافت نہ ہو سکتا تہا بالون
کی کثرت سے تو لوگون نے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اُسنے کہا کہ مین جاسوس ہون۔ لوگون نے کہا کہ جاسوس کیا۔ اُسنے
کہا اے لوگو اس دیر کی طرف چلو کہ اُسمین ایک مرد ہے اور وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے پہر ہم چلے دوڑتے
ہوئے یہانتک کہ دیر مین داخل ہوئے تو ناگہان اسمین ایک بڑا قدآور سا آدمی نظر پڑا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ایسا سخت
جکڑا ہوا کبہی نہین دیکہا اُسکے دونون ہاتہ اُسکی گردن کے ساتہ جکڑے ہوئے تہے اُسکے زانون کے درمیان دونو
ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا ارے کمبخت تو کون ہے اُسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنے تمکو میرا حال معلوم
ہو جائیگا اب تم مجکو بتلاؤ کہ تم کون ہو [illegible] کہ ہم لوگ عرب ہین ہم سوار ہوئے تہے سمندر کے جہاز مین سو ہمنے پایا
سمندر کو جبکہ وہ جوش مین تہا [illegible] ہمسے مہینا بہر کہیلا [illegible] لگے تہے اس ٹاپو مین پہر ہم بیٹہے چہوٹی کشتی
مین پہر ہم ٹاپو مین داخل ہوئے سو ملا ہمکو ایک بہاری دم کا جانور بہت بالون والا بالون کی کثرت سے اسکا آگا پیچہا
[illegible] کہ مین جاسوس ہون ہمنے کہا کہ جاسوس کیا اُسنے
[illegible] خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے پہر اُسنے
[illegible] اُسنے کہا کہ مین اُسکے نخلستان سے پوچہتا
ہون [illegible] اُسنے کہا خبردار ہو عنقریب ہے کہ وہ نہ پہلے گا پہر اُسنے کہا کہ مجکو عمان
کے دریا [illegible] اُسنے کہا کیا اُسمین پانی ہے ہمنے کہا کہ اُسمین
بہت پانی ہے [illegible] کہیتی کرتے ہین اُسنے کہا البتہ عنقریب اوسکا پانی جاتا رہیگا
پہر اُسنے کہا مجکو عرب کے پیغمبر کی خبر دو [illegible] ہمنے کہا کہ وہ مکے سے نکلا اور مدینے مین اترا۔ اُسنے
کہا کیا عرب اُس سے لڑے [illegible] اُسنے اُنکے ساتہ کیا کیا ہمنے اوسکو خبر دی کہ وہ
غالب ہوگیا اپنے آس پاس کے عرب پر [illegible] انہون نے اوسکی فرمان برداری کرلی اوسنے کہا کہ البتہ یہ بات انکے
حق مین بہتر ہے کہ اُسکے تابعدار ہو جائین اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح دجال ہون اور عنقریب ہے
کہ مجکو نکلنے کی اجازت ہو سو مین سیر کرونگا زمین مین سو نہ چہوڑونگا کسی گانون کو مگر کہ اُسمین اُترونگا چالیس رات
کے اندر سوائے مکے اور مدینے کے کہ وہان کا جانا مجپر حرام ہے یعنی منع ہے جب مین جاہونگا کہ ان دونو بستیون
سے کسی مین داخل ہون تو میرے سامنے پڑہ آویگا ایک فرشتہ اُسکے ہاتہ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو جانے سے روکیگا
اور البتہ اوسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اوسکی چوکیداری کرینگے پہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاٹہی
سے منبر کو ٹہوکا اور فرمایا کہ یہ مدینہ پاک مقام ہے خبردار ہو بہلا مین تمکو اس حال کی خبر نہین
دیچکا لوگون نے کہا کہ ہان دے چکے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو اچہی لگی تمیم کی بات کہ موافق
پڑی اس چیز کے کہ مین تمکو دجال اور مکے اور مدینے کے حال سے خبر دیا کرتا تہا خبردار ہو مقرر وہ شام کے دریا مین ہے
یا یمن کے دریا مین۔ نہین بلکہ مشرق کی طرف ہے مسلم ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہین دجال کو مسیح اسواسطے
کہتے ہین کہ اسکی ایک آنکہ بے نور ہے اُس سے اُسکو نظر نہین آتا اور کانے کو بہی مسیح کہتے ہین۔ اور عیسی علیہ السلام

کو جو مسیح کہتے ہین تو اسواسطے کہ انہون نے زمین کو مسح کیا یعنے زمین مین پہر گئے اور بعضون نے کہا کہ بیمار پر ہاتہ پہیرتے تہے تو اچہا ہوجاتا تہا اور بعض نے کہا ہے کہ مسیح صدیق کو کہتے ہین اور کہا جاتا ہے ارفادت السیفنۃ جبکہ تو اوسکو کنارے کے قریب یا خشکی کے پاس لیجاوے اور اس جگہ کو مرفا کہتے ہین اور قارب چہوٹی کشتی کو کہتے ہین جو سمندر کے جہازون کے پاس ہوتی ہے۔ اوسکے ساتہ خشکی سے اپنی حاجتون کو جلد طلب کرتے ہین اور وہ اوسکو اپنے ساتہ رکہتے ہین کہ اس ڈر سے کہ کہین جہاز غرق ہوجاوے تو اوسکی طرف پناہ پکڑین اور اقرب اسکی جمع ہے خلاف قیاس پر یہ خطابی نے کہا ہے اور اہلب کہتے ہین گہنے سخت بالون والے کو اور اغتلام البحر کے معنی ہین دریا کی موجون کا زور شور اور پہننا اور جساسہ تجسس سے ہے اور وہ پوشیدہ باتون کا طلب کرنا ہے اور اکثر استعمال اوسکا شر مین آتا ہے اور نقب کے معنے ہین راہ پہاڑ مین اور مخصرہ لاٹہی یا چہڑی یا کوڑا ہے خطبہ خوان یا بادشاہ کے ہاتہ مین کلام کرنے کے وقت ہوتا ہے۔

۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رض قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا عَنِ الدَّجَّالِ کَانَ فِیْمَا حَدَّثَنَا بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ قَالَ یَاْتِی الدَّجَّالُ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَۃِ فَیَنْتَھِیْ اِلٰی بَعْضِ السِّبَاخِ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ رَجُلٌ ھُوَ یَوْمَئِذٍ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا عَنْکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ ھَلْ تَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ حِیْنَ یُحْیِیْہِ وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِّنِّی الْیَوْمَ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَقْتُلُہٗ وَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے دجال کے حال مین ایک دراز حدیث بیان کی سو جو بیان اسمین یہہ بہی تہا کہ آپنے فرمایا کہ آویگا دجال اور اسپر حرام ہے کہ مدینے کے ناکون مین داخل ہو سو بعضی پتہریلی زمین مین پہونچے گا اور اسکی طرف ایک مرد نکلے گا کہ وہ اسدن سب لوگون سے بہتر ہوگا سو وہ کہے گا کہ مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ بیشک تو وہی دجال ہے کہ حضرت نے ہمسے تیرے بارے مین حدیث بیان کی۔ تو دجال کہے گا کہ بہلا بتلاؤ تو کہ اگر مین اسکو قتل کرڈالون پہر اوسکو زندہ کردون تو کیا تم میری خدائی مین پہر بہی شک کروگے لوگ کہین گے کہ نہین سو پہر دجال اسکو قتل کرڈالیگا پہر اوسکو زندہ کریگا پہر جب اسکو زندہ کرے گا تو وہ کہے گا کہ جتنی بصیرت مجکو آج حاصل ہوئی اس سے بڑہکر کبہی نہین ہوئی یعنے اب مجکو تیرے دجال ہونے کا نہایت یقین ہوگیا تو دجال اسکے مارنے کا ارادہ کرے گا لیکن اوسپر قادر نہوگا شیخین اسکے راوی ہین۔

۱) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اِذَا خَرَجَ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَی النَّاسُ اَنَّہٗ نَارٌ فَمَاءٌ عَذْبٌ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَی النَّاسُ اَنَّہٗ مَاءٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرٰی اَنَّہٗ نَارٌ فَاِنَّہٗ مَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دجال نکلے گا تو اسکے ساتہ پانی اور آگ ہوگی سو جو لوگون کو آگ نظر آویگی وہ میٹہا پانی ہوگا اور جو لوگون کو پانی نظر آیگا وہ جلانے والی آگ ہوگی سو جو تم مین سے جو شخص اوسکو پاوے چاہیے کہ گرے اس چیز مین جو اوسکو آگ نظر آوے اسواسطے کہ وہ ٹہنڈا میٹہا پانی ہے شیخین ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رض اَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ هُوَ يَرْمَةُ هٰذَا قَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ اَعْهَدُ اِلَيْكُمْ فِيْهِ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ نَبِيٌّ اِلٰى اُمَّتِهِ اَنَّ عَيْنَهُ الْيُمْنٰى مَمْسُوْحَةٌ جَاحِظَةٌ لَا حَدَقَةَ لَهَا كَاَنَّهَا نُخَاعَةٌ فِيْ حَائِطٍ وَعَيْنَهُ الْيُسْرٰى كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ وَمَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ اَلَا وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلَانِ يُنْذِرَانِ اَهْلَ الْقُرٰى فَاِذَا خَرَجَا مِنَ الْقَرْيَةِ دَخَلَهَا اَوَّلُ اَصْحَابِ الدَّجَّالِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ اَلْجَاحِظَةُ النَّاتِيَةُ الْعَظِيْمَةُ **ترجمہ** خدری‌رض سے روایت ہے کہ انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کا حال پوچھا تو فرمایا کہ وہ ہویرمتہ قداکل الطعام مین تمکو اوسکے حق مین ایسی وصیت کرتا ہون کہ کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہین کی کہ اسکی داہنی آنکھ بے نور ہے اوٹھی ہوئی ہے اوسمین پتلی نہین گویا وہ دیوار مین بلغم ہے نخاعہ۔ اور اوسکی بائین آنکھ جیسے تارا چمکنے والا اور اوسکے ساتھ بہشت اور دوزخ کا نمونہ ہوگا سو اسکا دوزخ بہشت ہے اور اسکا بہشت دوزخ ہے خبردار ہو اور اوسکے آگے دو مرد ہونگے جو گاؤن والون کو اوس سے ڈراینگے پہر جب وہ دونو گاؤن سے نکل جاینگے تو داخل ہونگے اسمین اول ساتھی دجال کے رزین اسکے راوی ہین جاحظ اوٹھی ہوئی بڑی کو کہتے ہین۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ - اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَاَطْنَبَ فِيْ ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَهُ اُمَّتَهُ اَنْذَرَهُ نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُمَّتَهُ وَالنَّبِيُّوْنَ بَعْدَهُ وَاِنَّهُ يَخْرُجُ فِيْكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَاْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّهُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الطَّافِيَةُ مِنَ الْعِنَبِ هِيَ الَّتِيْ قَدْ خَرَجَتْ عَنْ حَدِّ نَبَاتِ اَخَوَاتِهَا فِي الْعُنْقُوْدِ وَنَتَاَتْ **ترجمہ** ابن عمر‌رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن فرمایا کہ لوگون سے کہدو چپ رہین پہر آپ نے خدا کی حمد و ثنا کی پہر مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور اسکا ذکر بہت دراز کیا اور فرمایا کہ اللہ نے کوئی پیغمبر نہین بہیجا مگر کہ اسنے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا نوح علیہ السلام نے بہی اپنی امت کو اوس سے ڈرایا اور اسی طرح سب پیغمبرون نے بعد اوسکے اور تحقیق وہ تممین نکلیگا سو اوسکا حال تپر پوشیدہ نہ رہے سو تمپر یہ بات پوشیدہ نہین کہ تمہارا رب کانا نہین اور بیشک دجال داہنی آنکھ کا کانا ہے اوسکی آنکھ جیسے پہولا ہوا انگور شیخین اسکے راوی ہین اور طافیہ۔ وہ انگور ہے جو گچھے مین اپنے ساتھ کے دونون کی حد سے نکل جائے اور اونچا جائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

تیسری فصل ابن صیاد کے ذکر مین

(۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رض يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ اَتَحْلِفُ بِاللّٰهِ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ خدا کی قسم کہاتے تہے کہ ابن صیاد دجال ہے مین نے کہا تم قسم کیون کہاتے ہین۔ انہون نے کہا کہ مین نے عمر بن خطاب‌رض سے سنا ہے کہ انہون نے ... صیاد ... کے

کو جو مسیح کہتے ہین تو اسواسطے کہ انہون نے زمین کو مسح کیا یعنے زمین مین پہر گئے اور بعضون نے کہا کہ بیمار پر ہاتھ پہیرتے تہے تو اچھا ہو جاتا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ مسیح صدیق کو کہتے ہین اور کہا جاتا ہے ارفادت السفینۃ جبکہ تو اوسکو کنارے کے قریب یا خشکی کے پاس لیجاوے اور اس جگہ کو مرفا کہتے ہین اور قارب چہوٹی کشتی کو کہتے ہین جو سمندر کے جہازون کے پاس ہوتی ہے۔ اونکے ساتھ خشکی سے اپنی حاجتون کو جلد طلب کرتے ہین اور وہ اوسکو اپنے ساتھ رکہتے ہین کہ اس ڈر سے کہ کہین جہاز غرق ہو جاوے تو اوسکی طرف پناہ پکڑین اور اقرب اُسکی جمع ہے خلاف قیاس پر یہ خطابی نے کہا ہے اور اہلب کہتے ہین گہنے سخت بالون والے کو اور اغتلام البحر کے معنی ہین دریا کی موجون کا زور شور اور اچھلنا اور جساسہ تجسس سے ہے اور وہ پوشیدہ باتون کا طلب کرنا ہے اور اکثر استعمال اوسکا شر مین آتا ہے اور نقب کے معنے ہین راہ پہاڑ مین اور مخصرہ لاٹھی یا چھڑی یا کوڑا ہے خطبہ خوان یا بادشاہ کے ہاتھ مین کلام کرنے کے وقت ہوتا ہے۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قَالَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْتَهِيْ اِلٰى بَعْضِ السِّبَاخِ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ هُوَ يَوْمَئِذٍ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَقْتُلُهُ وَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے دجال کے حال مین ایک دراز حدیث بیان کی سو جو بیان اسمین یہ بہی تہا کہ آپنے فرمایا کہ آویگا دجال اور اسپہ حرام ہے کہ مدینے کے ناکون مین داخل ہو سو بعضی پتہریلی زمین مین پہونچے گا اور اُسکی طرف ایک مرد نکلے گا کہ وہ اسدن سب لوگون سے بہتر ہو گا سو وہ کہے گا کہ مین گواہی دیتا ہون اُسکی کہ بیشک تو وہی دجال ہے کہ حضرت نے ہمسے تیرے بارے مین حدیث بیان کی۔ تو دجال کہے گا کہ بہلا بتلاؤ تو کہ اگر مین اسکو قتل کرڈالون پہر اوسکو زندہ کردون تو کیا تم میری خدائی مین پہر بہی شک کروگے لوگ کہین گے کہ نہین سو پہر دجال اسکو قتل کرڈالے گا پہر اوسکو زندہ کریگا پہر جب اُسکو زندہ کرے گا تو وہ کہے گا کہ جتنی بصیرت مجکو آج حاصل ہوئی اس سے بڑہکر کبہی نہین ہوئی یعنے اب مجکو تیرے دجال ہونے کا نہایت یقین ہوگیا تو دجال اُسکے مارنے کا ارادہ کرے گا لیکن اُسپر قادر نہو گا شیخین اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اِذَا خَرَجَ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَى النَّاسُ اَنَّهُ نَارٌ فَمَاءٌ عَذْبٌ وَاَمَّا الَّذِيْ يَرَى النَّاسُ اَنَّهُ مَاءٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهُ نَارٌ فَاِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دجال نکلے گا تو اُسکے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو جو لوگون کو آگ نظر آئیگی وہ میٹھا پانی ہوگا اور جو لوگون کو پانی نظر آئیگا وہ جلانے والی آگ ہوگی سو جو تم مین سے جو شخص اوسکو پاوے تو چاہیے کہ گرے اُس چیز مین جو اوسکو آگ نظر آوے اسواسطے کہ وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہے شیخین ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن الخدري رض انه سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدجال فقال هو يرمة هذا قد اكل الطعام اعهد الیکم فیه عهد الم یعهده نبي الى امته ان عینه الیمنى ممسوحة جاحظة لاحدقة لها كانها نخاعة في حائط وعینه الیسرى كانها كوكب دري ومعه مثل الجنة والنار فناره جنة وماؤه نار الا و بین یدیه رجلان ینذران اهل القرى فاذا خرجا من القریة دخلها اول اصحاب الدجال اخرجه رزین الجاحظة الناتیة العظیمة ترجمہ خدری رض سے روایت ہے کہ انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کا حال پوچھا تو فرمایا کہ وہ ہو یرمتہ قد اکل الطعام مین تمکو اوسکے حق مین ایسی وصیت کرتا ہون کہ کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہین کی کہ اسکی داہنی آنکھ بے نور ہے اوٹھی ہوئی ہے اوسمین پتلی نہین گویا کہ وہ دیوار مین بلغم ہے۔ نخاعہ۔ اور اوسکی بائین آنکھ جیسے تارا چمکنے والا اور اوسکے ساتھ بہشت اور دوزخ کا نمونہ ہوگا سو اسکا دوزخ بہشت ہے اور اسکا بہشت دوزخ ہے خبردار ہو اور اوسکے آگے دو مرد ہونگے جو گاؤن والون کو اوس سے ڈرائینگے پھر جب وہ دونو گاؤن سے نکل جاینگے تو داخل ہونگے اسمین اول ساتھی دجال کے رزین اسکے راوی ہین جاحظ اوٹھی ہوئی بڑی کو کہتے ہین۔

(۵) وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حجة الوداع - استنصت الناس فحمد الله واثنى عليه ثم ذكر المسيح الدجال فاطنب في ذكره وقال ما بعث الله من نبي الا انذره امته انذره نوح عليه السلام امته والنبيون بعده وانه يخرج فيكم فما خفي عليكم من شانه فليس يخفي عليكم ان ربكم ليس باعور وانه اعور العين اليمنى كان عينه عنبة طافية اخرجه الشيخان الطافية من العنب هي التي قد خرجت عن حد نبات اخواتها في العنقود و نتأت ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن فرمایا کہ لوگون سے کہدو چپ رہین پھر آپ نے خدا کی حمد و ثنا کی پھر مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور اُسکا ذکر بہت دراز کیا اور فرمایا کہ اللہ نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا مگر کہ اُسنے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا نوح علیہ السلام نے بھی اپنی امت کو اُس سے ڈرایا اور اسی طرح سب پیغمبرون نے بعد اوسکے اور تحقیق وہ تم مین نکلیگا سو اوسکا حال تمپر پوشیدہ نہ رہے سو تمپر یہ بات پوشیدہ نہین کہ تمہارا رب کانا نہین اور بیشک دجال داہنی آنکھ کا کانا ہے اوسکی آنکھ جیسے پھولا ہوا انگور شیخین اسکے راوی ہین اور طافیہ۔ وہ انگور ہے جو گچھے مین اپنے ساتھ کے دونون کی حد سے نکل جائے اور اونچا جائے۔

الفصل الثالث في ذكر ابن صياد

تیسری فصل ابن صیاد کے ذکر مین

(۱) عن محمد بن المنكدر رض قال كان جابر بن عبد الله رض يحلف بالله ان ابن صياد الدجال فقلت اتحلف بالله فقال اني سمعت عمر بن الخطاب رض يحلف على ذلك عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ينكره اخرجه الشيخان وابوداؤد ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہو کہ جابر بن عبد اللہ خدا کی قسم کہاتے تہے کہ ابن صیاد دجال ہے مین نے کہا تم قسم کیون کہاتے ہین۔ انہون نے کہا کہ مین نے عمر بن خطاب رض سے سنا ہے کہ انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

نزدیک اس قسم کہانی اور حضرت نے اوسپر انکار نکیا شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) **وعن** ابن عمر رض قال انطلق عمر بن الخطاب رض مع النبي صلى الله عليه وسلم في رهط من اصحابه قبل ابن صياد فوجده يلعب مع الصبيان عند اطم بني مغالة وقد قارب يومئذ الحلم فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال اتشهد اني رسول الله فنظر اليه ابن صياد فقال اشهد انك رسول الاميين ثم قال ابن صياد لرسول الله صلى الله عليه وسلم اتشهد اني رسول الله فرفضه ثم قال آمنت بالله وبرسله ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا ترى قال ياتيني صادق وكاذب فقال صلى الله عليه وسلم خلط عليك الامر ثم قال له صلى الله عليه وسلم اني خبأت لك خبيئا فقال ابن صياد هو الدخ فقال له صلى الله عليه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك فقال عمر رض ذرني يا رسول الله اضرب عنقه فقال صلى الله عليه وسلم ان يكن هو فلن تسلط عليه وان لم يكن هو فلا خير لك في قتله اخرجه الخمسة الا النسائي وزاد الترمذي بعد قوله خبأت لك خبيئا وخبأ له يوم تأتي السماء بدخان مبين الاخرجه ... اخسأ ... الكلب اذا ... **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ سمیت اپنے اصحاب کی ایک جماعت مین ابن صیاد کی طرف چلے اور اسکو لڑکون مین کہیلتا ہوا پایا بنی مغالہ کے قلعے کے پاس اور وہ اسوقت بالغ ہونے کے قریب تہا سو نہ معلوم ہوا اسکو یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہ اوسکے پیٹہہ مین مارا پہر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے اسکی کہ مین اللہ کا رسول ہون تو ابن صیاد نے آپکی طرف دیکہا سو کہا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ تم ان پڑہون کے پیغمبر ہو یعنے عرب کے نہ عجم کے پہر ابن صیاد نے حضرت سے کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مین اللہ کا رسول ہون تو حضرت نے اسکو چہوڑ دیا یعنے اسکے ساتہ جہگڑنا چہوڑ دیا۔ پہر فرمایا کہ مین اللہ پر اور اسکے پیغمبرون پر ایمان لایا یعنے مین تجکو پیغمبر نہین مانتا پہر فرمایا تجکو کیا نظر آتا ہے اوسنے کہا کچہہ سچ اور کچہہ جہوٹ حضرت نے فرمایا کہ تیرا کام مخلوط ہو گیا یعنی تیری بات مین جہوٹ کی ملاوٹ ہوگی کوئی بات محض سچی نہ ہوگی پہر حضرت نے اس سے فرمایا کہ مین نے اپنے دل مین تیرے واسطے ایک چیز چہپائی ہے۔ بتلا وہ کیا ابن صیاد نے کہا کہ وہ دخ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ دور ہو جا اے کتے تو اپنے قدر سے ہرگز نہ بڑہ سکیگا۔ یعنے تو کوئی پوری بات کبھی نہ بتلا سکیگا۔ عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ مجکو چہوڑئیے یعنے حکم ہو تو اسکی گردن مارون تو حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہے تو تجکو اوسپر ہرگز قابو نہ ملیگا اور اگر وہ دجال نہین تو تجکو اسکے قتل کرنے مین کچہ بہتری نہین نسائی کے سوا سب پانچون اسکے راوی ہین اور ترمذی نے لفظ خبیأ کے بعد اتنا زیادہ کیا اور حضرت نے اوسکے واسطے یہ آیت چہپائی تہی یوم تاتی السماء بدخان مبین یعنے جسدن لاویگا آسمان دہوان ظاہر (یعنی اور ابن صیاد پوری آیت نہ بتلا سکا صرف دخ بتلایا) اطم اونچی عمارت کو کہتے ہین اور اخسأ کے معنی ہین کتے کو دور

ف ابن صیاد مدینے مین یہودی کا ایک لڑکا تہا اوسکے حالات عجیب غریب تہے۔ کاہن تہا جنون سے اکثر باتین دریافت کرکے بتلاتا تھا۔ اول پیغمبری کا دعوے کرتا تھا عمر فاروق کی خلافت مین مسلمان ہوگیا تہا۔ پہر گم ہوگیا بعضے آدمی اسی کو دجال جانتے ہین۔

(۳) **وعن** جابر رض قال فقدنا ابن صياد يوم الحرة اخرجه ابوداؤد **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ حرہ کے دن ابن صیاد گم ہوگیا تہا پہر اسکا حال معلوم نہ ہوا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ ذِکْرِ الْفِتَنِ اَمَامَ الْقِیٰمَةِ

چوتہی فصل

اُن فتنون کے بیان مین جو قیامت سے پہلے ہونگے

(۱) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ صِغَارَ الْاَعْیُنِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَةُ الْمَجَانُ جَمْعُ مِجَنٍّ وَھُوَ التُّرْسُ وَالْمُطْرَقَةُ الَّتِیْ ضُوْعِفَ عَلَیْھَا الْعَصَبُ وَالْبِسْنَةُ شَیْئًا فَوْقَ شَیْءٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جسکی جوتیان بال کی ہونگی اور نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکے منہ جیسے ڈہالین ہین تہ بہ تہ جمی ہوئین یعنے موٹے منہ گول گول چہوٹی آنکہون والے چپٹے ناکون والے پانچون اسکے راوی ہین اور مجان جمع مجن کی ہے اُسکے معنے ہین ڈہال اور مطرقہ کے معنے ہین تہ بتہ جمی ہوئین۔

(۲) **وَعَنْہُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْھِمْ جَیْشٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ مِنْ خِیَارِ اَھْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْھُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰہِ لَا نُخَلِّیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَھُمْ فَیَنْھَزِمُ ثُلُثٌ لَا یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ اَبَدًا وَیُقْتَلُ ثُلُثُھُمْ اَفْضَلُ الشُّھَدَاءِ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَیَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَتِحُوْنَ قُسْطَنْطِیْنِیَّةَ فَبَیْنَا ھُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَھُمْ بِالزَّیْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِیْھِمُ الشَّیْطَانُ اِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَکُمْ فِیْ اَھَالِیْکُمْ فَیَخْرُجُوْنَ وَذٰلِکَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاؤُا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَا ھُمْ یُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ یُسَوُّوْنَ صُفُوْفَھُمْ اِذْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَیَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّھُمْ فَاِذَا رَاٰہُ عَدُوُّ اللّٰہِ ذَابَ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ فَلَوْ تَرَکَہٗ لَذَابَ حَتّٰی یَھْلِکَ وَلٰکِنْ یَقْتُلُہُ اللّٰہُ بِیَدِہٖ فَیُرِیْھِمْ دَمَہٗ فِیْ حَرْبَتِہٖ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ یُقَالُ خَلَفَ الْقَوْمَ الْعَدُوُّ اِذَا طَرَقُوْا اَھْلَھُمْ وَھُمْ غَائِبُوْنَ عَنْھُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ روم کے نصارے کا لشکر اعماق یا دابق مین اترے گا پہر انکی طرف مدینے سے اسلام کا لشکر نکلے گا وے لوگ اُس دن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے پہر جب دونو لشکر لڑنے کیواسطے صفین باندہینگے تو نصارے کہین گے کہ روکو ہمکو اُن مسلمانون سے جنہون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑکر لونڈی غلام بنائے تاکہ ہم اُن سے لڑین یعنے ہم صرف انہین سے لڑنا چاہتے ہین تمسے ہم لڑنا نہین چاہتے تم درمیان سے الگ ہوجاؤ تو مسلمان کہینگے قسم ہے اللہ کی ہم تمہارا اور اپنے بہائی مسلمانون کا درمیان خالی نہ کرینگے یعنے تم چاہتے ہو کہ اس فریب سے مسلمانون کے درمیان پہوٹ ڈالو سو یہ ممکن نہین پہر ان کافرون سے لڑینگے تو مسلمانون کا تہائی لشکر بہاگ جائیگا انکی توبہ خدا کبہی قبول نہ کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وے خدا کے نزدیک سب شہیدون سے افضل ہونگے اور تہائی لشکر فتح کرے گا وے عمر بہر کبہی فتنے بلا مین نہ پڑینگے پہر وے قسطنطنیہ کو جو روم کا تخت گاہ ہے فتح کرینگے سو جس حالت مین کہ وہ لوٹ کا مال بانٹ رہے ہونگے اپنی تلوارون کو زیتون کے درخت مین لٹکا کر اچانک اُن مین شیطان پکارے گا کہ مقرر دجال تمہارے پیچہے بال بچون مین آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلینگے اور حالانکہ یہ خبر

نزدیک اسپر قسم کہائی اور حضرتؐ نے اوسپر انکار نکیا شیخین ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) **وعن** ابن عمر رض قال انطلق عمر بن الخطاب رض مع النبي صلى الله عليه وسلم في رهط من أصحابه قبل ابن صياد فوجده يلعب مع الصبيان عند أطم بني مغالة وقد قارب يومئذ الحلم فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال أتشهد أني رسول الله فنظر إليه ابن صياد فقال أشهد أنك رسول الأميين ثم قال ابن صياد لرسول الله صلى الله عليه وسلم أتشهد أني رسول الله فرفضه ثم قال آمنت بالله وبرسله ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا ترى قال يأتيني صادق وكاذب فقال صلى الله عليه وسلم خلط عليك الأمر ثم قال له صلى الله عليه وسلم إني قد خبأت لك خبيئا فقال ابن صياد هو الدخ فقال له صلى الله عليه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك فقال عمر رض ذرني يا رسول الله أضرب عنقه فقال صلى الله عليه وسلم إن يكن هو فلن تسلط عليه وإن لم يكن هو فلا خير لك في قتله أخرجه الخمسة إلا النسائي وزاد الترمذي بعد قوله خبأت لك خبيئا وخبأ له يوم تأتي السماء بدخان مبين الأطم البناء المرتفع وقوله اخسأ خسأت الكلب إذا طردته **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرؓ سمیت اپنے اصحاب کی ایک جماعت مین ابن صیاد کی طرف چلے اور اسکو لڑکون مین کہیلتا ہوا بنی مغالہ کے قلعے کے پاس اور وہ اسوقت بالغ ہونے کے قریب تھا سو نہ معلوم ہوا اسکو یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہ اوسکے پیٹھ مین جمارا پہر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے اسکی کہ مین اللہ کا رسول ہون تو ابن صیاد نے آپکی طرف دیکہا سو کہا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ تم ان پڑھون کے پیغمبر ہو یعنے عرب کے نہ عجم کے پہر ابن صیاد نے حضرتؐ سے کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مین اللہ کا رسول ہون تو حضرتؐ نے اسکو چہوڑ دیا یعنے اسکے ساتھ جہگڑنا چہوڑ دیا۔ پہر فرمایا کہ مین اللہ پر اور اسکے پیغمبرون پر ایمان لایا یعنے مین تجکو پیغمبر نہین مانتا پہر فرمایا تجکو کیا نظر آتا ہے ابن صیاد نے کہا کچہہ سچ اور کچہ جہوٹ۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا کام مخلوط ہوگیا یعنی تیری بات مین جہوٹ کی ملاوٹ ہوگی کوئی بات محض سچی نہ ہوگی پہر حضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ مین نے اپنے دل مین تیرے واسطے ایک چیز چہپائی ہے۔ بتلا وہ کیا ہے ابن صیاد نے کہا کہ وہ دُخ ہے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ مت جا ارے کتے تو اپنے قدر سے ہرگز نہ بڑھ سکے گا۔ (یعنے تو کوئی پوری بات کبھی نہ بتلا سکے گا) عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ مجکو چہوڑئیے یعنے حکم ہو تو اسکی گردن مارون تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہے تو تجکو اوسپر ہرگز قابو نہ ملے گا اور اگر وہ دجال نہین تو تجکو اسکے قتل کرنے مین کچہ بہتری نہین نسائی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین اور ترمذی نے لفظ خبیا کے بعد اتنا زیادہ کیا ہے اور حضرتؐ نے اوسکے واسطے یہ آیت چہپائی تہی یوم تاتی السماء بدخان یعنے جسدن لاویگا آسمان دہوان ظاہر (یعنی اور ابن صیاد پوری آیت نہ بتلا سکا صرف دخ بتلایا) اطم اونچی عمارت کو کہتے ہین اور اخسأ کے معنی ہین کتے کو جہڑکنا

ف ابن صیاد مدینے مین یہودی کا ایک لڑکا تہا اوسکے حالات عجیب غریب تہے۔ کاہن تہا جنون سے اکثر باتین دریافت کرکے بتلاتا تھا۔ اول پیغمبری کا دعوے کرتا تھا عمر فاروق کی خلافت مین مسلمان ہوگیا تہا پہر گم ہوگیا بعضے صحابہ اُسی کو دجال جانتے ہین۔

(۳) **وعن** جابر رض قال فقدنا ابن صياد يوم الحرة أخرجه أبو داؤد **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ جنگ حرہ کے دن ابن صیاد گم ہوگیا تہا (پہر اسکا حال معلوم نہ ہوا) ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

الفصل الرابع في ذكر الفتن امام القيمة

چوتہی فصل

اُن فتنون کے بیان مین جو قیامت سے پہلے ہونگے

(۱) عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ولا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كان وجوههم المجان المطرقة صغار الاعين ذلف الانوف اخرجه الخمسة المجان جمع مجن وهو الترس والمطرقة التي ضوعف عليها العصب والبستة شيئا فوق شيء

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہونگی اور نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکے منہ جیسے ڈھالین ہین تہ بہ تہ چمڑی ہوئین پہنے ہوئے منہ گول گول چھوٹی آنکھون والے چپٹے ناکون والے پانچون اسکے راوی ہین مجان جمع مجن کی ہے اُسکے معنے ہین ڈہال اور مطرقہ کے معنے ہین تہ بتہ چمڑی ہوئین ۔

(۲) وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تنزل الروم بالاعماق او بدابق فيخرج اليهم جيش من المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين اخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم ابدا ويقتل ثلثهم افضل الشهداء عند الله تعالى ويفتتح الثلث لا يفتنون ابدا فيفتتحون قسطنطينية فبينا هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون اذ صرخ فيهم الشيطان ان المسيح الدجال قد خلفكم في اهليكم فيخرجون وذلك باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبينا هم يعدون للقتال يسوون صفوفهم اذ اقيمت الصلوة فينزل عيسى بن مريم فامهم فاذا راه عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركه لذاب حتى يهلك ولكن يقتله الله بيده فيريهم دمه في حربته اخرجه مسلم يقال خلف القوم العدو اذا طرق اهلهم وهم غائبون عنهم

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق یا دابق مین اترے گا پھر انکی طرف مدینے سے اسلام کا لشکر نکلے گا وے لوگ اس دن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے پھر جب دونو لشکر لڑنے کیواسطے صفین باندھینگے تو نصاریٰ کہینگے کہ تم روکو ہمکو اُن مسلمانون سے جنھون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کر لونڈی غلام بنائے تاکہ ہم اُن سے لڑین یعنے ہم صرف انہین سے لڑنا چاہتے ہین تمسے ہم لڑنا نہین چاہتے تم درمیان سے الگ ہوجاؤ تو مسلمان کہینگے قسم ہے اللہ کی ہم تمہارا اور اپنے بہائی مسلمانون کا درمیان خالی نہ کرینگے یعنے تم چاہتے ہو کہ اس فریب سے مسلمانون کے درمیان پھوٹ ڈالو سو یہ ممکن نہین پھر ان کافرون سے لڑینگے تو مسلمانون کا تہائی لشکر بھاگ جائیگا انکی توبہ خدا کبھی قبول نہ کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وے خدا کے نزدیک سب شہیدون سے افضل ہونگے اور تہائی لشکر فتح کرے گا وے عمر بھر کبھی فتنے بلا مین نہ پڑینگے پھر وے قسطنطنیہ کو جو روم کا تخت گاہ ہے فتح کرینگے سو جس حالت مین کہ وہ لوٹ کا مال بانٹ رہے ہونگے اپنی تلوارون کو زیتون کے درخت مین لٹکا کر کہ اچانک اُن پر شیطان یہ پکارے گا کہ مقرر دجال تمہارے لڑکے بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلینگے اور حالانکہ یہ خبر

نزدیک اسپر قسم کہائی اور حضرتؐ نے اوسپر انکار نکیا شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) **وعن** ابن عمرؓ قَالَ انْطَلَقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَوَجَدَهٗ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُؓ ذَرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَأَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ [illegible] اِخْسَأْ خَسَأْتُ الْكَلْبَ اِذَا طَرَدْتَهٗ۔ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرؓ سمیت اپنے اصحاب کی ایک جماعت مین ابن صیاد کی طرف چلے اور اسکو لڑکون مین کہیلتا ہوا بنی مغالہ کے قلعے کے پاس پایا اور وہ اسوقت بالغ ہونے کے قریب تہا سو نہ معلوم ہوا اسکو یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہ اوسکے پیٹہہ مین مارا پہر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے اسکی کہ مین اللہ کا رسول ہون تو ابن صیاد نے آپکی طرف دیکہا سو کہا کہ مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ تم ان پڑہون کے پیغمبر ہو یعنے عرب کے نہ عجم کے پہر ابن صیاد نے حضرتؐ سے کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مین اللہ کا رسول ہون تو حضرتؐ نے اسکو چہوڑ دیا یعنے اسکے ساتہ جہگڑنا چہوڑ دیا پہر فرمایا کہ مین اللہ پر اور اسکے پیغمبرون پر ایمان لایا یعنے مین تجکو پیغمبر نہین مانتا پہر فرمایا تجکو کیا نظر آتا ہے اوسنے کہا کچہہ سچ اور کچہہ جہوٹ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا کام خلط ہو گیا یعنی تیری بات مین جہوٹ کی ملاوٹ ہوگی کوئی بات محض سچی نہوگی پہر حضرتؐ نے اسسے فرمایا کہ مین نے اپنے دل مین تیرے واسطے ایک چیز چہپائی ہے۔ بتلا وہ کیا ہے ابن صیاد نے کہا کہ وہ دخ ہے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ ہٹ جا ارے کتے تو اپنے قدر سے ہرگز نہ بڑہ سکے گا۔ (یعنے تو کوئی پوری بات کبہی نہ بتلا سکے گا) عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ مجکو چہوڑیئے یعنے حکم ہو تو اسکی گردن مارون تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہے تو تجکو اوسپر ہرگز قابو نہ ملے گا اور اگر وہ دجال نہین تو تجکو اسکے قتل کرنے مین کچہ بہتری نہین نسائی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین اور ترمذی نے لفظ خبیا کے بعد اتنا زیادہ کیا ہے اور حضرتؐ نے اوسکے واسطے یہ آیت چہپائی تہی یوم تاتی السماء بدخان مبین یعنے جسدن لاویگا آسمان دہوان ظاہر (یعنی اور ابن صیاد پوری آیت نہ بتلا سکا صرف دخ بتلایا) اطم اونچی عمارت کو کہتے ہین اور اخسا کے معنی ہین کتے کو جہڑکنا

ف ابن صیاد مدینے مین یہودی کا ایک لڑکا تہا اوسکے حالات عجیب غریب تہے۔ کاہن تہا جنون سے اکثر باتین دریافت کرکے بتلاتا تہا۔ اول پیغمبری کا دعوے کرتا تہا عمر فاروق کی خلافت مین مسلمان ہو گیا تہا پہر گم ہو گیا بعضے صحابہ اسی کو دجال جانتے ہین۔

(۳) **وعن** جابرؓ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ جنگ حرہ کے دن ابن صیاد گم ہو گیا تہا پہر اسکا حال معلوم نہ ہوا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

الفصل الرابع في ذكر الفتن امام القيمة

چوتھی فصل

اُن فتنون کے بیان مین جو قیامت سے پہلے ہونگے

(١) **عن** ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ولا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كأن وجوههم المجان المطرقة صغار الاعين ذلف الانوف اخرجه الخمسة المجان جمع مجن وهو الترس والمطرقة التي ضوعف عليها العصب والبتة شيئا فوق شيء **ترجمہ**

ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہونگی اور نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکے منہ جیسے ڈہالین ہین تہ بہ تہ جمی ہوئین یعنے موٹے منہ گول گول چہوٹی آنکہون والے جیسے ناکون والے پانچون اسکے راوی ہین اور مجان جمع مجن کی ہے اُسکے معنے ہین ڈہال اور مطرقہ کے معنے ہین تہ بتہ جمی ہوئین۔

(٢) **وعنه** رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تنزل الروم بالاعماق او بدابق فيخرج اليهم جيش من المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين اخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم ابدا ويقتل ثلثهم افضل الشهداء عند الله تعالى ويفتتح الثلث لا يفتنون ابدا فيفتتحون قسطنطينية فبينا هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون اذ صاح فيهم الشيطان ان المسيح الدجال قد خلفكم في اهليكم فيخرجون وذلك باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبينا هم يعدون للقتال يسوون صفوفهم اذ اقيمت الصلوة فينزل عيسى بن مريم فامهم فاذا راه عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركه لانذاب حتى يهلك ولكن يقتله الله بيده فيريهم دمه في حربته اخرجه مسلم يقال خلف القوم العدو اذا طرق اهلهم وهم غائبون عنهم **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق یا دابق مین اترے گا پہر انکی طرف مدینے سے اسلام کا لشکر نکلے گا وے لوگ اس دن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے پہر جب دونو لشکر لڑنے کیواسطے صفین باندہینگے تو نصاریٰ کہینگے کہ تم چہوڑ دو ہمکو اُن مسلمانون سے جنہون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کر لونڈی غلام بنائے تاکہ ہم اُن سے لڑین یعنے ہم صرف انہین سے لڑنا چاہتے مین تمسے ہم لڑنا نہین چاہتے تم درمیان سے الگ ہوجاؤ تو مسلمان کہینگے قسم ہے اللہ کی ہم تمہارا اور اپنے بہائی مسلمانون کا درمیان خالی نہ کرینگے یعنے تم چاہتے ہو کہ اس فریب سے مسلمانون کے درمیان پہوٹ ڈالو سو یہ ممکن نہین پہر ان کافرون سے لڑینگے تو مسلمانون کا تہائی لشکر بہاگ جائیگا انکی توبہ خدا کبہی قبول نہ کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وے خدا کے نزدیک سب شہیدون سے افضل ہونگے اور تہائی لشکر فتح کرے گا وے عمر بہر کبہی فتنے بلا مین نہ پڑینگے پہر وے قسطنطنیہ کو جو روم کا تخت گاہ ہے فتح کرینگے سو جس حالت مین کہ وہ لوٹ کا مال بانٹ رہے ہونگے اپنی تلوارون کو زیتون کے درخت مین لٹکا کر کہ اچانک اُن مین شیطان پکارے گا کہ مقرر دجال تمہارے لڑکے بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلینگے اور حالانکہ یہ خبر

جہوٹ ہوگی پہر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آوے گا تب دجال نکلیگا سو جسوقت کہ مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفین باندہتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پہر حضرت عیسے مریم کے بیٹے اترینگے یعنی آسمان سے) اور انکو امام بنکر نماز پڑہاوینگے پہر جب خدا کا دشمن یعنے دجال عیسے کو دیکہیگا تو خوف سے گل جائیگا جیسے نمک پانی مین گل جاتا ہے سو اگر اُسکو چہوڑ دین تو خودبخود گل جاوے یہانتک کہ مر کے مٹ جائیگا لیکن خدا اوسکو قتل کروائیگا عیسے کے ہاتہ سے پہر عیسے سب لوگون کو دجال کا خون دکہلاوینگے اپنی برچہی مین لگاہوا مسلم اسکے راوی ہین کہا جاتا ہے خلف القوم العدو جبکہ دشمن اُنکے لڑکے بالون پر آپڑے اور وہ گہر مین موجود نہون۔ **ف** اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطنیہ شہر مدت سے ابتک مسلمانون کے قبضے مین ہے۔ روم کا بادشاہ وہین رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب نصارے کا اوسپر عمل ہوجائیگا پہر امام مہدی کے وقت مین فتح ہوگا۔

(۳) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِيْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمنے وہ شہر سنا ہے جسکی ایک طرف خشکی مین ہے اور ایک طرف سمندر مین لوگون نے کہا کہ ہان سنا ہے یعنی قسطنطنیہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی یہانتک کہ لڑنے جاوینگے اُس شہر کو ستر ہزار آدمی حضرت اسحاق کی اولاد سے سو جب اُس شہر کے پاس پہونچینگے تو اترینگے سو نہ ہتیار سے لڑینگے نہ تیر مارینگے لا الہ الا اللہ اکبر کہینگے تو اوسکی جانب جو دریا مین ہے گر پڑیگی پہر دوسری بار لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہینگے تو اُسکی دوسری جانب گر پڑیگی پہر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کہل جائیگا پہر اُس شہر مین گہس پڑینگے اور لوٹینگے پہر جب لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چلّانے والا آویگا سو وہ کہیگا کہ دجال تو نکل آیا سو وے ہر چیز کو چہوڑ دینگے اور دجال کی طرف پلٹ کہڑے ہونگے مسلم اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی۔

(۴) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُوْدَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا الْيَهُوْدِيُّ خَلْفِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تم یہود سے لڑوگے اور انکو قتل کروگے یہانتک کہ پتہر کہیگا کہ اے مومن یہ یہودی میرے پیچہے چہپا ہے۔ آ اسکو مار ڈال شیخین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ مسلمانون کے دو گروہ آپس مین لڑینگے اور اُنکے درمیان بڑا جنگ ہوگا دونون کا دعوے ایک ہی ہوگا شیخین اُسکے راوی ہین **ف** یعنی

حضرت علی اور معاویہ کا لشکر۔

(۶) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** حذیفہ رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم اپنے امام سے لڑوگے اور اپنی تلوارین میان کروگے اور تم مین بدتر لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ بہت ہو ہرج۔ لوگون نے کہا اور ہرج کیا ہے فرمایا کہ قتل اور لڑائی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيَبِيْعُ اَقْوَامٌ دِيْنَهُمْ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ قِطَعُ اللَّيْلِ طَائِفَةٌ مِّنْهُ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے فساد ہونگے جیسے اندہیری رات کی تاریکی آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائیگا بہت قومین اپنے دین کو دنیا کے اسباب سے بیچین گے ترمذی اسکے راوی ہین قطع اللیل ایک ٹکڑا رات کا۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ قُرْبِ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّاعَةِ

پانچوین فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری قریب قیامت ہونے کے بیان مین

(۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین پیغمبر کیا گیا ہون متصل قیامت کے جیسے یہ دونو انگلیان اور آپنے کلمے کی اونگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا شیخین اسکے راوی ہین **ف** یعنے میری اور قیامت کے درمیان کوئی پیغمبر نہین

(۲) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ لِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** مستورد بن شداد سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین قیامت کی نشانیون کے اندر پیغمبر کیا گیا ہون لیکن مین اُس سے آگے بڑہ گیا جیسے یہ اُس سے بڑھ گئے اپنی دونو انگلیون کی طرف اشارہ کیا یعنے کلمے کی انگلی اور بیچ کی او نگلی ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِي خُرُوجِ النَّارِ قَبْلَ السَّاعَةِ

چھٹی فصل

قیامت سے پہلے آگ نکلنے کے بیان مین

(١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے کی آگ حجاز کی زمین مین کہ بصرے کے اونٹون کی گردنون کو روشن کردے گی شیخین اسکے راوی ہین۔

(٢) وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلے گی آگ حضرموت سے یا حضرموت کے دریا سے قیامت سی پہلے جو لوگون کو اکٹھا کردیگی ہمنے کہا یا رسول اللہ پہر ہمکو کیا حکم ہے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم پکڑو شام کو ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِي انْقِضَاءِ كُلِّ قَرْنٍ

ساتوین فصل

ہر زمانے کے گذرنے کے بیان مین

(١) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اَلْيَوْمَ تَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ نَقْصَ الْعُمُرِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْمَنْفُوْسَةُ اَلْمَوْلُوْدَةُ **ترجمہ** ابو زبیرؓ سے روایت ہے اُسنے روایت کی جابرؓ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ آج روئے زمین پر زندہ ہین اونمین سے کوئی شخص سو برس تک زندہ نہ رہے گا یعنے عمرین کم ہوجاینگی مسلم ترمذی اسکے راوی ہین منفوسہ کے معنی ہین پیدا کیا گیا۔

(٢) وَعَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَتَى السَّاعَةُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ فَقَالَ اِنْ عُمِّرَ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ سَاعَتُكُمْ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذٰلِكَ الْغُلَامُ مِنْ اَقْرَانِيْ يَوْمَئِذٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہی کہ لوگون نے کہا یا حضرت قیامت کب آوے گی آپ تہوڑی دیر چپ رہے پہر ایک لڑکے کی طرف نظر کی جو قوم ازدشنوہ سے آپکے آگے بیٹہا ہوا تھا سو فرمایا کہ یہ بڈہا نہوگا یہانتک کہ تمہاری قیامت قایم ہو انسؓ نے کہا اور وہ لڑکا اُس وقت میرا ہمعمر تھا مسلم اُسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِي خُرُوجِ الْكَذَّابِيْنَ

آٹھوین فصل

جھوٹون کے نکلنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ قریب تیس دجال بڑے جھوٹے پیدا ہونگے انہین سے ہرایک گمان کرے گا کہ وہ پیغمبر خدا ہے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ فِیْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا

نوین فصل

پچھم کی طرف سے سورج نکلنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ وَذٰلِكَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْ دَاؤُدَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ سورج اپنی ڈوبنے کی جگہ سے نکلے پھر جب ڈوبنے کی جگہ سے نکلا تو اسکو دیکھکر سب لوگ ایمان لاوینگے سو اسوقت کسی شخص کو ایمان لانا فائدہ نہ دیگا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنی ایمان مین نیکی نہ کمائی ہو شیخین ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رض دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰی تَسْتَاْذِنَ رَبَّهَا فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنَ لَهَا وَکَاَنَّهَا وَقَدْ قِیْلَ لَهَا اطْلُعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَأَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا وَهِیَ قِرَاءَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوذرؓ سے روایت ہے کہ مین مسجد مین داخل ہوا جبکہ سورج غروب ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ سورج کہان جاتا ہے یعنے بعد غروب ہونیکے مین نے کہا اللہ اور اسکا رسول دانا تر ہین فرمایا مقرر وہ چلا جاتا ہے یہانتک کہ اپنے رب سے سجدے کی اجازت چاہتا ہے پھر اوسکو اجازت ملتی ہے نہ دوسرا دورہ شروع کرے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہ ہوگا یعنے قریب قیامت کے اور اجازت مانگے گا دورہ کرنیکے تو اوسکو اجازت نہین ملیگی) اور گویا کہ اوسکو حکم ہوگا کہ (پلٹ جا) اور جدھر سے آیا ہے سو وہ اپنی ڈوبنے کی جگہ سے نکلے گا پھر یہ آیت پڑہی کہ یہی ہے قرارگاہ اوسکی یعنے قرارگاہ کا یہی مطلب ہے اور یہ قرارت ابن مسعود کی ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہے جب اُس حکیم مطلق کا ٹھانا حساب پورا ہو جائیگا تو اس عالم کی کل بگڑ جائیگی اُلٹی چال چلکر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جائیگا اور اسیکا نام قیامت ہے۔

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِیْ اَشْرَاطٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَّاَحَادِیْثَ جَامِعَةٍ لِاَشْرَاطٍ مُّتَعَدِّدَةٍ

دسوین فصل

متفرق نشانیون اور ان حدیثون کے بیان مین جو متعدد نشانیون کو جامع ہین

(۱) **عَنْ** اَبِي سَعِيْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَتُخْبِرَهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ عَذَبَةُ السَّوْطِ الْمُعَلَّقُ فِيْ طَرَفِهٖ **ترجمہ** ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کلام کرین گے درندے حیوان آدمیون سے اور یہانتک کہ کلام کریگا آدمی کو اسکے کوڑے کا سرا اور اسکے جوتے کا تسمہ اور خبر دیگی اوس کو اُسکی ران جو اوسکے گہروالون نے اسکے پیچھے نئی بات نکالی ترمذی اسکے راوی ہین عذبہ وہ ہے جو کوڑے کے سر مین لٹکا ہوتا ہے **ف** نئی بات نکالی یعنے جو عیب گہروالونے اسکے پیچھے کیا ہوگا وہ اسکو بتلا دیگی۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتُ اَصْنَامٍ كَانَ لِدَوْسٍ وَخَثْعَمَ وَمَنْ كَانَ بِبِلَادِهِمْ مِنَ الْعَرَبِ وَمَعْنَى تَسْمِيَتِهٖ بِذٰلِكَ اَنَّ عِبَادَةَ خَلَصَةٍ وَمَعْنٰى ذٰلِكَ اَنَّهُمْ يَرْتَدُّوْنَ وَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى جَاهِلِيَّتِهِمْ فِيْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ فَيَرْمُلُ حَوْلَهٗ نِسَاءُ دَوْسٍ طَائِفَاتٍ بِهٖ فَتَرْتَجُّ اَرْدَافُهُنَّ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قائم نہوگی قیامت یہانتک کہ چوتڑ مٹکاتی پہرینگی دوس کی عورتین ذی الخلصہ بُت کے گرد جسکا ذوالخلصہ نام ہے اور ذوالخلصہ قوم دوس کا بت تہا جو کفر کے زمانے مین پوجتے تہے شیخین وسکے راوی ہین ذوالخلصہ قوم دوس اور خثعم کا بت خانہ تہا اور اونکا جو عرب لوگ انکے شہرون مین رہتے تہے اور اسکا نام ذوالخلصہ اسواسطے تہا کہ وہ اُس کی عبادت کرتے تہے اور مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہو جاویگی اور پہر کفر مین پلٹ کر بت پرستی شروع کرینگے اور انکی عورتین چوتڑ مٹکا کر اور مونڈہے ہلا کر اوسکے گرد طواف کرینگے۔

(۳) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَللُّكَعُ اَلْعَبْدُ اَوِ اللَّئِيْمُ اَوِ الْوَسِخُ الْقَذِرُ **ترجمہ** حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ ہوگا طالع مند دنیا مین لکع بیٹا لکع کا ترمذی اُسکے راوی ہین لکع کے معنی ہین غلام یا بدبخت یا میل اور گندگی **ف** یعنے کمینے اور رذیل لوگ بڑے دولت مند ہو جاوینگے۔

(۴) **وَعَنْ** اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ مسلم ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنے قیامت اوسوقت قائم ہوگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہیگا یعنے سب کافر ہو جاوینگے۔

(۵) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى اِذَا قَضَاهُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ وَكَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِلشَّيْخَيْنِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

اِنْتِقَامَتُهٗ وَالْقِيَادُ اُمُوْرِهِمْ اِلَيْهِ وَاتِّفَاقُهُمْ عَلَيْهِ لَمْ يُرِدِ الْعَصَا نَفْسَهَا وَاِنَّمَا كَنٰى بِهَا عَنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ناگاہ ایک مرد آیا سو اس نے کہا کہ قیامت کب آویگی حضرت بدستور اپنی بات میں مشغول رہے یہانتک کہ جب بات پوری کر چکے تو فرمایا کہاں ہے سائل اوس نے کہا یا رسول اللہ میں یہ ہوں حاضر فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاویگی تو قیامت کی انتظار کر اُسنے کہا اور اسکا ضائع کرنا کیونکر ہوگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حکومت اور سرداری نالائق کو سپرد ہو تو قیامت کی انتظاری کر یعنے بے علم ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی بخاری اسکے راوی ہیں اور شیخین کی اور روایت میں ہے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے گا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ اپنی لاٹھی سے لوگوں کو ہانکے گا۔ وسد کے معنی حوالہ کیا جاوے اور لوگوں کو ہانکنے کے یہ معنی ہیں کہ بڑا مضبوط حکم والا بادشاہ ہوگا کہ لوگ اوسکے حکم کے فرمان بردار ہوجاوینگے کوئی دم نہ مارے گا اور اوسکی بادشاہی پر سب متفق ہوجاوینگے اور خود لاٹھی مراد نہیں بلکہ مراد اُس سے یہی ہے۔

(۶) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ عَلَيْهِ النَّاسُ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا اَنْجُوْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ يَحْسِرُ يَكْشِفُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ دریائے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنے اوسمیں ظاہر ہوگا کہ اوسپر لوگ لڑ مرینگے کہ سو قتل قتل ہونگے ہر سینکڑے سے ننانویں اور اُن میں ہر ایک آدمی کہے گا کہ شاید میں ہی قتل سے بچ رہوں یعنے تو سب سونا میں ہی پاؤں بلا شرکت نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں یحسر کے معنی ہیں کھول دیگا **ف** فرات کوفی اور کربلا کے دریا کا نام ہے۔

(۷) **وَعَنْ** اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَالسَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلضَّرَمَةُ بِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ اِحْتِرَاقُ السَّعَفَةِ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ قریب ہوجاویگا زمانہ سو برس مہینے کے برابر ہوجاویگا اور مہینا جمعے کے برابر ہوجاویگا اور جمعہ دن کے برابر ہوجائیگا۔ اور دن گھڑی کے برابر ہوجائے گا اور گھڑی جیسے آگ جلانا گندک سے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ **ف** قریب ہوجائیگا زمانہ یعنے اوسکی برکت کم ہوجائیگی یا فتنے اور فسادوں کی مصیبتوں میں لوگوں کے ہوش حواس جاتے رہینگے اسواسطے اونکو دنوں کا گذرنا کچھ معلوم نہوگا سوتے سوتے زمانہ گذر جائیگا اور ضرمہ اس چیز کو کہتے ہیں جس سے آگ جلائی جاتی ہے جیسے گندک یا گھانس پھوس وغیرہ ۱۲

(۸) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْعَثُ رِيْحًا مِّنَ الْيَمَنِ اَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا یمن کی طرف سے ایک ہوا کو بھیجے گا جو ریشم سے بھی زیادہ نرم ہوگی سو جسکے دل میں دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اوسکو نہ چھوڑے گی بے مارے یعنی اُس ہوا سے سب ایماندار مرجاوینگے۔ مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۹) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ اَخْرَجَهُ

مسلمؒ **ترجمہ** ابن مسعودرضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قایم ہوگی قیامت مگر بدتر لوگون پر مسلم اسکے راوی ہین۔

(۱۰) **وَعَنْ** اَبِیْ زُغْبِ الْاِیَادِیْ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَوَالَۃَ الْاَزْدِیِّ رضؓ فَقَالَ لِیْ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰی اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا وَلَمْ نَغْنَمْ شَیْئًا وَعَرَفَ الْجَھْدَ فِیْ وُجُوْھِنَا فَقَامَ فِیْنَا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ فَلَا تَکِلْھُمْ اِلَیَّ فَاَضْعُفَ عَنْھُمْ وَلَا تَکِلْھُمْ اِلٰی اَنْفُسِھِمْ فَیَعْجِزُوْا عَنْھَا وَلَا تَکِلْھُمْ اِلَی النَّاسِ فَیَسْتَاْثِرُوْا عَلَیْھِمْ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِیْ ثُمَّ قَالَ یَا ابْنَ حَوَالَۃَ اِذَا رَاَیْتَ الْخِلَافَۃَ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَۃَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَۃُ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ اِلَی النَّاسِ مِنْ یَدِیْ ھٰذِہٖ مِنْ رَاْسِکَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابوزغب ایادی سے روایت ہے کہ مین عبداللہ بن حوالہ پر اوترا یعنے اوسکے پاس مہمان ہوا یا ملاقات کی سو اُسنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بہیجا تاکہ ہم پیدل جہاد کرکے لوٹ لاوین سو ہم پہرے اور ہمنے کوئی چیز غنیمت مین نہ پائی اور آپنے تکلیف کا اثر ہماری چہرون مین پہچانا سو ہم مین کہڑے ہوئے سو دعا کی کہ الہی انکو میرے سپرد نہ کر کہ مین اُن سے کمزور ہوجاؤن یعنے انکا بوجہ نہ اوٹہا سکون اور نہ انکو اپنی جانون کی سپرد کر کہ وہ اُسسے عاجز ہوجاوین اور نہ انکو لوگون کی سپرد کر کہ وہ اپنے تئین اونپر مقدم کرین پہر اپنا ہاتہ میرے سر پر رکہا پہر فرمایا کہ اے حوالہ کے بیٹے جب تو دیکہے گا کہ خلافت پاک زمین اُترے تو قریب ہوجاینگا زلزلے اور غم اندیشے اور بڑے بڑے فتنے فساد اور قیامت اُسدن لوگون سے قریب تر ہوگی میرے اس ہاتہ سے بہ نسبت تیرے سر کے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ رضؓ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِیْنِیَّۃِ مَعَ قِیَامِ السَّاعَۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ کا فتح ہونا قیامت قایم ہونے کے ساتہ ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۲) **وَعَنْ** عَلِیٍّ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ عَشْرَۃَ خَصْلَۃً حَلَّ بِھَا الْبَلَاءُ قِیْلَ وَمَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا کَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْاَمَانَۃُ مَغْنَمًا وَالزَّکٰوۃُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَہٗ وَعَقَّ اُمَّہٗ وَبَرَّ صَدِیْقَہٗ وَجَفَا اَبَاہُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَھُمْ وَاُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَۃَ شَرِّہٖ وَشُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِیْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَوَّلَھَا فَلْیَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِکَ رِیْحًا حَمْرَاءَ وَخَسْفًا اَوْ مَسْخًا وَقَذْفًا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَمَعْنٰی کَوْنِ الْمَغْنَمِ دُوَلًا اَنْ یَّکُوْنَ لِقَوْمٍ دُوْنَ قَوْمٍ وَمَعْنٰی کَوْنِ الْاَمَانَۃِ مَغْنَمًا اَنْ یَّرَی الْمُؤْمِنُ اَنَّ الْخِیَانَۃَ فِی الْاَمَانَۃِ غَنِیْمَۃٌ قَدْ غَنِمَھَا وَیَرٰی رَبُّ الْمَالِ الزَّکٰوۃَ مَغْرَمًا اَیْ یَرٰی اِخْرَاجَھَا کَالْغَرَامَۃِ وَالْخَسَارَۃِ وَالْقَیْنَاتُ جَمْعُ قَیْنَۃٍ وَھِیَ الْمُغَنِّیَۃُ **ترجمہ** علی مرتضےؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت پندرہ کام کریگی تو اسپر بلا اوترپڑیگی کسی نے کہا یارسول اللہ وہ پندرہ کام کیا ہین فرمایا کہ جب غنیمت کا مال دولت ٹہیرے یعنی حاکم غنیمت کا مال اپنے کام مین لاوین اور حقدارون کو نہ دیوین اور امانت غنیمت ہو اور زکوۃ چٹی ہو اور مرد اپنی عورت کا حکم مانے اور اپنے دوست کو بہلائی کرے اور اپنے باپ پر ظلم کرے اور مسجدون مین اونچی آواز شور غل ہو اور قوم کا مقدم رذیل اور کمینہ ہو اور تعظیم کیا جاوے مرد اپنی بدی کے خوف سے اور شراب پی جاوے اور ریشم پہنا جاوے اور گانے والی لونڈیان اور باجے رکہے جاوین اور اس اُمت کے پچہلے لوگ پہلون کو لعنت کرین تو چاہیے کہ اسوقت سرخ آندہی اور زمین مین دہسنے اور صورت بدلنے اور تپہر پڑنے کی انتظار کرین ترمذی اسکے راوی ہین اور غنیمت کو دولت ٹہیرانے کا یہ مطلب ہے کہ ایک قوم لےلیوے اور دوسری کو نہ دیوے

اور امانت غنیمت ہونے کا یہ مطلب ہو کہ امانت کو ربح سمجھے کہ امانت میں خیانت غنیمت ہے جو لوٹ لایا ہے اور زکوٰۃ کی چٹی ہونے کے یہ معنے ہین کہ زکوٰۃ دینے کو تاوان اور ٹوٹا سمجھے اور قینات جمع ہے قینہ کی گانے والی عورت کو کہتے ہین۔

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ الْاٰيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَاَيَّتُهُمَا كَانَتْ فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی پہلی نشانی کا ظہور سورج کا چڑھنا ہے اپنے ڈوبنے کی جگہ سے اور دابۃ الارض کا چاشت کے وقت لوگون پر نکلنا سو دونون سے جو پہلے ہو دوسری اسکے قدم پر ظاہر ہوگی مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَالْمَلْحَمَةُ فَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِ الَّذِيْ حَدَّثَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْحَقُّ كَمَا اَنَّكَ قَاعِدٌ هٰهُنَا يَعْنِيْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رض اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المقدس کا آباد ہونا مدینے کے ویران ہونے کا سبب ہے اور مدینے کا ویران ہونا بڑی لڑائی کے ظاہر ہونے کا سبب ہے اور لڑائی قسطنطنیہ کے فتح ہونیکا سبب ہے اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجال کے ظاہر ہونیکا سبب ہے پھر اپنا ہاتھ مارا اسکی ران پر جسکو حدیث بیان کی پھر فرمایا کہ مقرر یہ حق ہے جیسا کہ تو اس جگہ بیٹھا ہے یعنی معاذ بن جبل کی ران پر ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑائی اور فتح مدینے کے درمیان چھ برس کا فرق ہے اور مسیح دجال ساتوین سال مین نکلے گا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ اَحْوَالِ الْقِيٰمَةِ وَفِيْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب قیامت کے احوال مین اور اس مین پانچ فصل ہین۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ وَالنُّشُوْرِ

پہلی فصل

سینگ پھونکنے اور نشر کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنَا جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰى سَمْعَهٗ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْمَرَ فَيَنْفُخَ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ رض فَقَالُوْا كَيْفَ نَفْعَلُ اَوْ كَيْفَ نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین کسطرح خوش ہون اور کیونکر چین کرون اور البتہ حالانکہ سینگ والے فرشتے نے سینگ منہ مین لے لیا ہے اور اپنا ماتھا جھکایا ہے اور

اپنا کان لگایا ہے منتظر ہے کہ اسکو پہونکنے کا حکم ہو سو وہ پہونک مارے سو یہ بات آپکے اصحاب پر بہاری پڑی تو انہوں نے کہا کہ ہم کس طرح کرین ہم کیا کہین فرمایا کہ کہو کہ ہمکو اسکا کافی ہے اور اچہا ہے وکیل ہے اسپر بہروسا کیا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَن ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّورِ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہو کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ صور کیا ہے فرمایا سینگ ہے کہ اسمین پہونکا جاویگا ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَن اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُونَ قِيلَ اَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ رض اَبَيْتُ قِيلَ اَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ اَبَيْتُ قِيلَ اَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءٌ فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ وَلَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا يَبْلَى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ مِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ عَجْبُ الذَّنَبِ هُوَ الْعَظْمُ الْمُسْتَدِيرُ الَّذِي يَكُونُ فِي اَصْلِ الْعَجُزِ وَاَصْلِ الذَّنَبِ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں پہونکون کے درمیان چالیس کا فرق ہے کسی نے ابو ہریرہ سے پوچہا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا ابو ہریرہ نے کہا مین نہین مانتا پہر لوگون نے پوچہا کہ چالیس مہینے فرق ہوگا ابو ہریرہ رضہ نے کہا کہ مین انکار کرتا ہون لوگون نے کہا چالیس برس فرق ہوگا کہا کہ مین انکار کرتا ہون یعنے تعین مجکو معلوم نہین پہر آسمان سے پانی اترے گا سو وے جمین گے جیسے سبزہ ساگ جم اوٹہتا ہے اور آدمی کے بدن کی ہر چیز گل جائیگی مگر ایک ہڈی نہین گلے گی اور وہ پیٹہ کی ہڈی ہے کہ قیامت کے دن اوسی سے خلقت جوڑی جائیگی ترمذی کے سوائے چہون اسکے راوی ہین اور عجب الذنب وہ ہڈی ہے گول جو کولے کی جڑہ مین ہے اور جڑہ ہے دم کی ف قیامت مین دو بار صور مین پہونکا جائیگا اول بار سب خلقت مرجائیگی۔ دوسری بار جی اُٹہے گی اور عجب الذنب اُس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن مین اُسکو ڈُنڈی کہتے ہین آدمی کے سب بدن کو مٹی کہاجاتی ہے مگر اُس ہڈی کو نہین کہاتی اُسی ہڈی سے آدمی کی پیدایش شروع ہوئی اور اسی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک اسکے ساتہ جالگے گی جیسا بدن تہا ویسا ہی تیار ہو جاویگا۔

(۴) وَعَن كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ يَعْلَقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللهُ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ النَّسَمَةُ الرُّوحُ وَالنَّفْسُ وَيَعْلَقُ يَكُونُ الْعَيْنُ اَيْ يَاْكُلُ ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی روح پرند کی صورت مین ہوتی ہے بہشت کے درختون مین میوہ کہاتی ہے یہانتک کہ خدا اسکو جی اٹہنے کے دن اُسکے بدن کی طرف پہیرے مالک نسائی اسکے راوی ہین نسمہ کے معنی ہین روح اور نفس اور یعلق کے معنے مین کہاتی ہے۔

(۵) وَعَن اَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يُعِيدُ اللهُ الْخَلْقَ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِي قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ اٰيَةُ اللهِ فِي خَلْقِهٖ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللهُ الْمَوْتٰى اَخْرَجَهُ رَزِينٌ ترجمہ ابو رزین عقیلی سے روایت ہے کہ مین نے کہا یا حضرت خدا خلق کس طرح پہر پیدا کریگا اور اسکی کیا نشانی ہے فرمایا کیا تو اپنی قوم کے نالے مین نہین گذرا خشک سالی کی حالت مین

پہر تو اوپر گذرا اُس حالت مین کہ سبزہ لہلہاتا ہے مین نے کہا کہ ہان فرمایا۔ سو یہی نشانی ہے اسکی اُسکے خلق میز
اسیطرح اسند نده کرتا ہے مردون کو رزین اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ قَالَ هُوَ الصُّورُ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْأُولَى وَالرَّادِفَةُ
الثَّانِيَةُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَرْجَمَةً ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ جب پہونکا جاویگا ناقور
مین فرمایا وہ سینگ ہے اور راجفہ سے مراد آیت مین پہلا نفخہ ہے اور رادفہ سے مراد دوسرا نفخہ ہے بخاری اسکے راوی
ہین ترجمہ مین۔

(۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّورِ وَقَالَ عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَئِيلُ
وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے سینگ والے (فرشتے) کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اوسکے داہنے جبرئیل ہونگے اور اوسکے بائین میکائیل ہونگے
رزین اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْحَشْرِ

دوسری فصل حشر کے بیان مین

(۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى أَرْضٍ بَيْضَاءَ
عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عَلَمٌ لِأَحَدٍ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی
اوسمین کسی کا نشان باقی نہ رہیگا یعنے کوئی مکان اور مینار نہ رہے گا چٹیل میدان ہو جائیگا شیخین اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً
غُرْلًا وَفِي أُخْرَى قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ
إِلَى اللهِ تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ أَلَا وَإِنَّ
أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ
ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ
وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ فَيُقَالُ لِي إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى
أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ وَعُرَاةٌ أَيْ غَيْرُ
مَخْتُونِينَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت مین خدا کو ملوگے
چلتے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ ہوئے یعنی دنیا مین شب و روز زینت اور آرائش مین مشغول ہو سواری پوشاک
پر مرتے ہو قیامت کے دن یہ کچہ بھی نہوگا کپڑا تک بدن پر نہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تہے ویسے ہی قبرون سے
اٹھو گے (جیسے ہمنے پہلی بار پیدا کیا ویسے ہی پہر پیدا کرینگے یہ وعدہ ہمپر لازم ہے بیشک ہم ہین کرنیوالے خبردار ہو کہ
قیامت کے دن سب خلق سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائیگا خبردار ہو اور کچہ لوگ میری امت کے
لائے جاوینگے تو انکو فرشتے پکڑ کر بائین طرف لے چلیں گے تو مین کہونگا کہ اے رب یہ میرے ساتہی ہین تو خدا فرمائیگا

کہ تو نہین جانتا کہ انہون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین تو مین کہونگا جیسے نیک بندے نے کہا اور مین انپر گواہ تھا
جبتک کہ اونمین رہا العزیز الحکیم تک فرمایا پہر مجکو حکم ہوگا کہ وے ہمیشہ اپنی ایڑیون پر پہرے رہے جب تونے انکو
چہوڑا ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے سو مین کہونگا کہ دوری ہو دوری ہو ابوداؤد کے سوائے پانچون اسکے راوی
ہین غرلا کے معنے مین کہ بے ختنہ ہونگے۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفٌ مُشَاةً وَصِنْفٌ رُكْبَانًا وَصِنْفٌ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے دن تین قسم پر ایک قسم پیدل ہونگے اور ایک
قسم سوار ہونگے اور ایک قسم منہ کے بل چلینگے کسی نے پوچھا یا حضرت اپنے منہ کے بل کس طرح چلین گے فرمایا کہ
جسنے انکو پاؤن پر چلایا ہے وہ انکو منہ پر چلانے پر بہی قادر ہے خبردار ہو مقرر وے بچین گے اپنے منہ کے ساتھ
ہر بلندی اور کانٹے سے ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنے جہانتک ذلیل اور خوار ہونگے کہ انکی پاؤن کی جگہ انکے
منہ کئے جاوینگے۔ اور منہ سے پتہر کانٹے وغیرہ راستے کی ایذا دینے والی چیزون کو ہٹاوینگے۔

(۴) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون
کا قیامت کے دن تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنی ثواب کے امیدوار اپنے نیک عملون کے سبب دوسری
قسم خوفناک لوگ یعنے مسلمان گناہ گار دو شخص ایک اونٹ پر سوار ہونگے اور تین ایک اونٹ پر اور چار ایک اونٹ
پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لیجائیگی یعنے یہ تیسری قسم کے لوگ ہین جہان وہ دوپہر کو ٹہیرینگے
انکے ساتھ آگ بہی ٹہیر جائیگی اور جہان وہ رات کاٹین گے وہان انکے ساتھ رات کاٹے گی اور جہان وہ صبح کرینگے
وہان انکے ساتھ صبح کرے گی اور جہان وے شام کرینگے وہان انکے ساتھ شام کرے گی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین
ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا تمام ملکون کے زندے لوگون کو شام کے ملک مین ہانک لے جاویگی اور قیامت کا
حشر قبرون سے ہوگا۔

(۵) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّهُ يُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگون کو پسینہ نکلے گا یہانتک کہ انکا پسینہ زمین
میں ستر گز گہس جائیگا اور لوگون کے منہ مین داخل ہوگا حتی کہ انکے کانون تک پہونچے گا شیخین اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْحِسَابِ وَالْحُكْمِ بَيْنَ الْعِبَادِ

تیسری فصل

حساب اور بندون کے درمیان فیصلہ کرنے کے بیان مین

(۱) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَہٗ مَظْلَمَةٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٍ مِّنْہُ الْیَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَّا یَكُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بہائی مسلمان پر کچہ ظلم کیا ہوا ہو خواہ اُسکی آبرو سے خواہ کسی اور چیز سے یعنے جان مال کا تو چاہیے کہ آج اُس سے بخشا لیوے اُس دن سے پہلے جسدن کہ نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچہ نیک عمل ہونگے تو بقدر ظلم کے اُس سے لیکر مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے نیک عمل کچہ نہون گے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر ڈالی جاوینگے یعنی پہر ان گناہون کو لادے کہو سزا کے واسطے دوزخ مین جاویگا بخاری ترمذی اسکے راوی مین **ف** خدا کے گناہ توبہ سے معاف ہوسکتے ہین اور بندون کے گناہ بے اُنکے بخشے معاف نہین ہوتے تو ظالم کو لازم ہے کہ دنیا مین اپنے قصور مظلوم سے معاف کرالیوے قیامت مین کچہ تدبیر نہوسکے گی۔

(۲) **وَعَنْہُ** رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰٓی اَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ وَیُسْاَلُ الْحَجَرُ لِمَ اَنْكَبَ عَلَی الْحَجَرِ وَلِمَ نَكَأَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ قَالَ وَكُنَّا نَسْمَعُ اَنَّ الرَّجُلَ یَتَعَلَّقُ بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَهُوَ لَا یَعْرِفُہٗ فَیَقُوْلُ كُنْتَ تَرَانِیْ عَلَی الْخَطَاءِ وَعَلَی الْمُنْكَرِ وَلَا تَنْهَانِیْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ الْقَرْنَاءِ وَمَا بَعْدَہٗ مِنْ زِیَادَةِ رَزِیْنٍ اَلْجَلْحَاءُ الَّتِیْ لَا قَرْنَ لَهَا ضِدُّ الْقَرْنَاءِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر قیامت کے دن حقدارون کو حق دلائے جاوینگے یہانتک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگ دار بکری سے یعنی ظلم اور حق تلفی کا بدلا دلوادیا جاویگا۔ آدمی تو ایک طرف جانورون کی زیادتی کا بہی بدلا لیا جاویگا اور پتہر سے پوچہا جاویگا کہ دوسرے پتہر پر کیون گرا اور کیون زخمی کیا مرد نے مرد کو کہا اور ہم سنتے تہے کہ قیامت کے دن ایک مرد دوسرے مرد سے چمٹیگا اور حالانکہ وہ اوسکو نہ پہچانتا ہوگا وہ کہے گا کہ تو مجکو گناہ اور بدکام پر دیکہتا تہا اور مجکو منع نہ کرتا تہا مسلم ترمذی اسکے راوی ہین۔ قرناتک اور اسکے بعد رزین نے زیادہ کیا ہے اور جلحا اُس بکری کو کہتے ہین جسکا سینگ نہو ضد قرنا کی۔

(۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ فَقُلْتُ اَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰہُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَهْلِہٖ مَسْرُوْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلَیْسَ اَحَدٌ یُّحَاسَبُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ مُنَاقَشَةُ الْحِسَابِ تَحْقِیْقُہٗ وَتَدْقِیْقُہٗ وَالْاِسْتِقْصَاءُ فِیْہِ **ترجمہ** عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے حساب مین جہگڑا پڑے گا اوسکو عذاب ہوگا تو مین نے کہا کہ کیا خدا نے نہین فرمایا کہ جس شخص کو نامہ اعمال داہنے ہاتہ مین دیا جاویگا اُسکا حساب بہی بہت آسان ہوگا اور اپنے گہر کی طرف خوشحال پلٹے گا تو حضرت نے فرمایا یہ تو پیش کرنا ہے یعنی نیکون کو اُنکے نامہ اعمال فقط دکہلائے جاوینگے اُن سے کچہ پوچہا نہ جائیگا مگر جسکے حساب مین جہگڑا پڑا یعنے فلانا کام کیون کیا اور فلانا کیون تو وہ مقرر عذاب مین پڑا نسائی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین حساب مین مناقشہ یہ ہے کہ اُسکو نہایت تحقیق کرنا اور دفعہ دفعہ دریافت کرنا۔

(۴) وَعَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ رض قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْفَعُنِيْ بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ وَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْئًا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** حریث بن قبیصہ سے روایت ہے کہ مین مدینے مین آیا تو مین نے کہا الٰہی مجکو نیک رفیق میسر کر سو مین ابوہریرہ رض کے پاس بیٹھا مین نے کہا میںنے دعا مانگی تہی کہ اللہ مجکو نیک صحبتی عطا کرے سو مجھے ایسی حدیث بیان کرو جو تمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو شاید کہ اللہ تعالی مجکو اُس سے فائدہ دیوے۔ تو انہون نے کہا کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تہے۔ کہ قیامت کے دن پہلے پہل بندے کے عملون سے نماز کا حساب ہوگا پہر اگر نماز ٹہیک ہوئی تو مراد اور نجات پاویگا اور اگر فاسد ہوئی یعنے نماز کے ارکان کو اچھی طرح ادا نہ کیا تو نا امید ہوگا اور ٹوٹے مین پڑے گا اور اگر اسکی فرضون مین کچہ قصور رہا تو اللہ تبارک و تعالی فرماویگا کہ دیکہو میرے بندے کی کچہ نفل نماز ہے سو اگر ہوگی تو اُس سے اوسکے فرضون کا قصور پورا کیا جاوے گا پہر اسیطرح اوسکے باقی عملون کا حساب ہوگا ترمذی نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ اَوَّلَ مَا يُنْظَرُ فِيْهِ مِنْ عَمَلِ الْعَبْدِ الصَّلٰوةُ فَاِنْ قُبِلَتْ مِنْهُ نُظِرَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عَمَلِهٖ وَاِنْ لَّمْ تُقْبَلْ لَمْ يُنْظَرْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ عَمَلِهٖ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** یحیی بن سعید رض سے روایت ہے کہ مجکو خبر پہونچی کہ بندے کے عملون سے پہلے پہل اوسکی نماز کو دیکہا جاویگا پہر اگر اوسکی نماز قبول ہوئی تو اوسکے باقی عملون مین دیکہا جاویگا اور اگر نماز نہ قبول ہوئی تو اُسکے کسی عمل کو نہ دیکہا جاویگا مالک اسکے راوی ہین **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ تارک نماز کا کوئی عمل قبول نہین۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اول فیصلہ لوگون کے درمیان خونون مین ہوگا ابوداؤد کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین **ف** عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خونون سے۔

(۷) وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ مَا عَمِلَ بِهٖ وَعَنْ مَّالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابوبرزہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی قیامت کے دن ہمیشہ خدا کے سامنے کہڑا رہیگا یہانتک کہ چار چیزون سے پوچہا جاوے عمر سے کہ کس کام مین فنا کی اور علم سے کہ کیا عمل کیا اور مال سے کہ کہان سے کمایا اور کہان خرچ کیا اور اپنے بدن سے کہ کس کام مین اسکو گلایا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّمَالًا وَّوَلَدًا وَّسَخَّرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ اَفَكُنْتَ تَظُنُّ اَنَّكَ مُلَاقِيْ يَوْمَكَ هٰذَا فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ لَهٗ اَلْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ اَتْرُكُكَ فِي الْعَذَابِ وَالتَّرَاْسُ اَلتَّقَدُّمُ عَلَى الْقَوْمِ بِاَنْ يَّصِيْرَ رَئِيْسَهُمْ وَتَرْبَعُ اَيْ تَاْخُذُ

المرباع وهو ربع المغانم يأخذه رئيس الجيش لنفسه وروي ترتع بالتاء من الشبع والترفه **ترجمہ** ابو سعید رض
اور ابو ہریرہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندہ لایا جاویگا تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرماویگا
کہ مینے تجھکو کان اور آنکھ اور مال اور اولاد نہین دی اور مینے تیرے واسطے چوپایون اور کہیتی کو تابعدار نہین کیا اور مینے
تجھکو نہین چہوڑا اس حال مین کہ تو لشکر رئیس تہا اور چوتہائی مال غنیمت کی لیتا تہا کیا تجھکو یہ گمان تہا کہ تو اسدن خدا کو
ملے گا وہ کہے گا کہ نہین تو خدا اُس سے فرماویگا کہ آج مین تجھکو بہلا دونگا جیسا تو نے مجھکو بہلا دیا تہا یعنے مین تجھکو عذاب
مین چہوڑ دونگا کبہی خبر نہین لونگا ترمذی اسکے راوی ہین اور تراس کے معنے قوم کا مقدم ہونا ہے بایں طور کہ
لشکر رئیس ہو جاویگا اور تربع کے معنے ہین کہ تو مال غنیمت مین سے چوتہائی لیتا تہا جو لشکر کا سردار اپنے واسطے لیتا ہے
اور ترتع بہی آیا ہے یعنی تو عیش عشرت مین تہا۔

(۹) **وعن** ابي هريرة رضي الله عنه قالوا يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيامة فقال هل تضارون في رؤية الشمس
في الظهيرة ليست في سحابة قالوا لا قال هل تضارون في رؤية القمر ليس في سحابة قالوا لا قال فوالذي نفسي
بيده لا تضارون في رؤية ربكم الا كما تضارون في رؤية احدهما فيلقى العبد ربه فيقول اي فل
الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واذرك ترأس وتربع فيقول بلى يا رب
فيقول افظننت انك ملاقي فيقول لا فيقول اني انساك كما نسيتني ثم يلقى الثاني فيقول له مثل ذلك ثم
يقول للثالث مثل ما قال الاول فيقول بلى يا رب فيقول اظننت انك ملاقي فيقول اي رب امنت بك
وبكتابك ورسلك وصليت وصمت وتصدقت ويثني بخير ما استطاع فيقول ههنا من يشهد لك فيقول
لا فيقول الآن نبعث عليك شاهدا فيتفكر في نفسه من ذا الذي يشهد علي فيختم على فيه فيقال لفخذه
انطقي فتنطق فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلك ليعذر من نفسه وذلك المنافق الذي سخط الله تعالى
عليه اخرجه مسلم الظهيرة شدة الحر وقت الظهر وقوله لا تضارون بتخفيف الراء مع ضم اوله من
الضير وبتشديدها مع الفتح من المضاررة ومعناهما سواء اي لا يضاير بعضكم بعضا في رؤيته
ولا ينازعه ولا يخالفه بل تكونون متفقين في رؤيته وفل ترخيم فلان وسودت الرجل اذا جعلته
سيدا في قومه **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ اصحاب نے عرض کیا یا حضرت کیا ہمکو قیامت کے دن خدا کا دیدار
ہوگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو کچھ تردد اور ہجوم ہوتا ہے سورج کے دیکھنے مین دوپہر کے وقت جبکہ بدلی
مین نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا بہلا تمکو ہجوم ہوتا ہے چاند کے دیکھنے مین جبکہ بدلی مین نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا
سو قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تمکو خدا کے دیدار مین کچھ ہجوم اور شک نہ ہوگا جیسے سورج چاند کے
دیکھنے مین تمکو شک نہین پڑتا پہر بندہ اپنے رب سے ملے گا تو خدا فرماویگا کہ اے فلانے کیا مین تجھکو بزرگ اور سردار
نہین کیا تہا اور تجھکو جوڑا نہین کیا تہا اور گہوڑون اور اونٹون کو تیرا تابعدار نہین بنایا تہا اور کیا مینے تجھکو نہین چہوڑا
کہ تو رئیس قوم تہا۔ اور چوتہا حصہ غنیمت کا لیتا تہا۔ تو بندہ کہے گا کہ کیون نہین اے میرے رب۔ خدا فرماویگا تجھکو یقین
تہا کہ تو مجھسے ملے گا بندہ کہے گا کہ نہین تو اسدم فرماویگا کہ مین تجھکو بہلا دونگا جیسا تو نے مجھکو بہلا دیا تہا پہر اسیطرح
دوسرے بندے سے ملے گا تو وہ بہی خدا سے اسیطرح کہے گا۔ پہر تیسرے سے کہے گا۔ جو پہلے سے کہا تہا۔ تو وہ کہے گا
کیون نہین اے رب پہر خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو یقین تہا کہ مقرر تو مجھسے ملنے والا ہے وہ کہے گا اے رب مین تجھ پر

رض فقلت إني سألت الله أن يرزقني جليسا صالحا فحدثني بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لعل الله تعالى ينفعني به فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته فإن صلحت فقد أفلح وأنجح وإن فسدت فقد خاب وخسر وإن انتقص من فريضته شيئا قال الرب تبارك وتعالى انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر عمله على ذلك أخرجه الترمذي والنسائي **ترجمہ** حریث بن قبیصہ سے روایت ہے کہ مین مدینے مین آیا تو مین نے کہا الٰہی مجکو نیک رفیق میسر کر سو مین ابوہریرہ کے پاس بیٹھا مین نے کہا۔ مینے دعا مانگی تہی کہ اللہ مجکو نیک صحبتی عطا کرے۔ سو مجھسے ایسی حدیث بیان کرو۔ جو تمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو شاید کہ اللہ تعالی مجکو اوس سے فائدہ دیوے۔ تو انہون نے کہا کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تہے۔ کہ قیامت کے دن پہلے پہل بندے کے عملون سے نماز کا حساب ہو گا پہر اگر نماز ٹہیک ہوئی تو مراد اور نجات پاویگا اور اگر فاسد ہوئی یعنے نماز کے ارکان کو اچہی طرح ادا نہ کیا تو ناامید ہو گا اور ٹوٹے مین پڑے گا اور اگر اوسکی فرضون مین کچہ قصور ہوا تو اللہ تبارک و تعالی فرماویگا کہ دیکہو میرے بندے کی کچہ نفل نماز ہے سو اگر ہوگی تو اوس سے اوسکے فرضون کا قصور پورا کیا جاوے گا پہر اسیطرح اوسکے باقی عملون کا حساب ہو گا ترمذی نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) **وعن** يحيى بن سعيد قال بلغني أن أول ما ينظر فيه من عمل العبد الصلوة فإن قبلت منه نظر فيما بقي من عمله وإن لم تقبل لم ينظر في شيء من عمله أخرجه مالك **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ مجکو خبر پہونچی کہ بندے کے عملون سے پہلے پہل اوسکی نماز کو دیکہا جاویگا پہر اگر اوسکی نماز قبول ہوئی تو اوسکے باقی عملون مین دیکہا جاویگا اور اگر نماز نہ قبول ہوئی تو اوسکے کسی عمل کو نہ دیکہا جاویگا مالک اسکے راوی ہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تارک نماز کا کوئی عمل قبول نہین۔

(۶) **وعن** ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول ما يقضى بين الناس يوم القيامة في الدماء أخرجه الخمسة إلا أبا داود **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اول فیصلہ لوگون کے درمیان خونون مین ہو گا ابوداود کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین **ف** عبادات مین اول نماز سے سوال ہو گا اور معاملات مین خونون سے۔

(۷) **وعن** أبي برزة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزول قدما عبد يوم القيامة حتى يسأل عن أربع عن عمره فيما أفناه وعن عمله ما عمل به وعن ماله من أين اكتسبه وفيما أنفقه وعن جسمه فيما أبلاه أخرجه الترمذي **ترجمہ** ابو برزہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی قیامت کے دن ہمیشہ خدا کے سامنے کہڑا رہیگا یہانتک کہ چار چیزون سے پوچہا جاوے عمر سے کہ کس کام مین فنا کی اور عمل سے کہ کیا عمل کیا اور مال سے کہ کہان سے کمایا اور کہان خرچ کیا اور اپنے بدن سے کہ کس کام مین اسکو گلایا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۸) **وعن** أبي سعيد وأبي هريرة رض قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بالعبد يوم القيامة فيقول الله تعالى له ألم أجعل لك سمعا وبصرا ومالا وولدا وسخرت لك الأنعام والحرث وتركتك ترأس وتربع أكنت تظن أنك ملاقي يومك هذا فيقول لا فيقول له اليوم أنساك كما نسيتني أخرجه الترمذي وقال معنى قوله أنساك كما نسيتني أتركك في العذاب التراوس التقدم على القوم بأن يصير رئيسهم وتربع أي تأخذ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندہ لایا جاویگا تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرماویگا
کہ کیا میں نے تجھکو کان اور آنکھ اور مال اور اولاد نہیں دی اور میں نے تیرے واسطے چوپایوں اور کھیتی کو تابعدار نہیں کیا اور میں نے
تجھکو نہیں چھوڑا اس حال میں کہ تو انکا رئیس تہا اور چوتہائی مال غنیمت کی لیتا تھا کیا تجھکو یہ گمان تہا کہ تو اسدن خدا کو
ملیگا وہ کہیگا کہ نہیں تو خدا اُس سے فرماویگا کہ آج میں تجھکو بہلا دونگا جیسا تو نے مجھکو بہلا دیا تھا یعنے میں تجھکو عذاب
میں چھوڑ دونگا کبھی خبر نہیں لونگا ترمذی اسکے راوی ہیں اور ترأس کے معنے قوم کا مقدم ہونا ہے بایں طور کہ
انکا رئیس ہو جاویگا اور تربع کے معنے ہیں کہ تو مال غنیمت میں سے چوتہائی لیتا تہا جو لشکر کا سردار اپنے واسطے لیتا ہے
اور ترتع بھی آیا ہے یعنی تو عیش عشرت میں تہا۔

(۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ
فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا فَيَلْقَى الْعَبْدُ رَبَّهٗ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ
أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلٰى يَا رَبِّ
فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ
يَقُولُ لِلثَّالِثِ مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلَ فَيَقُولُ بَلٰى يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ آمَنْتُ بِكَ
وَبِكِتَابِكَ وَرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هٰهُنَا مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ
لَا فَيَقُولُ الْآنَ نَبْعَثُ عَلَيْكَ شَاهِدًا فَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيهِ فَيُقَالُ لِفَخِذِهِ
انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ الَّذِي سَخِطَ اللهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ أَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ الظَّهِيرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ وَقْتَ الظُّهْرِ وَقَوْلُهٗ لَا تُضَارُّونَ بِتَخْفِيفِ الرَّاءِ مَعَ ضَمِّ أَوَّلِهٖ مِنَ
الضَّيْرِ وَبِتَشْدِيدِهَا مَعَ الْفَتْحِ مِنَ الْمُضَارَّةِ وَمَعْنَاهُمَا سَوَاءٌ أَيْ لَا يُضَايِقُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فِي رُؤْيَتِهٖ
وَلَا يُزَاحِمُهٗ وَلَا يُخَالِفُهٗ بَلْ تَكُونُونَ مُتَّفِقِينَ فِي رُؤْيَتِهٖ وَفُلْ تَرْخِيمُ فُلَانٍ وَسَوَّدْتُ الرَّجُلَ إِذَا جَعَلْتَهٗ
سَيِّدًا فِي قَوْمِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اصحاب نے عرض کیا یا حضرت کیا ہمکو قیامت کے دن خدا کا دیدار
ہوگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو کچھ تردد اور ہجوم ہوتا ہے سورج کے دیکھنے میں دوپہر کے وقت جبکہ بدلی
میں نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہیں فرمایا بھلا تمکو ہجوم ہوتا ہے چاند کے دیکھنے میں جبکہ بدلی میں نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہیں فرمایا
سو قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ تمکو خدا کے دیدار میں کچھ ہجوم اور شک نہ ہوگا جیسے سورج چاند کو
کے دیکھنے میں تمکو شک نہیں پڑتا پھر بندہ اپنے رب سے ملے گا تو خدا فرماویگا اے فلانے کیا میں تجھکو بزرگ اور سردار
نہیں کیا تہا اور تجھکو جوڑا نہیں کیا تہا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابعدار نہیں بنایا تہا اور کیا میں نے تجھکو نہیں چھوڑا
کہ تو رئیس قوم تہا۔ اور چوتہا حصہ غنیمت کا لیا تہا۔ تو بندہ کہے گا کہ کیوں نہیں اے میرے رب۔ خدا فرماویگا تجھکو یقین
تہا کہ تو مجھسے ملیگا بندہ کہے گا کہ نہیں تو اللہ فرماویگا کہ میں تجھکو بہلا دونگا جیسا تو نے مجھکو بہلا دیا تھا پھر اسیطرح
دوسرے بندے سے ملے گا تو وہ بھی خدا سے اسیطرح کہے گا۔ پھر تیسرے سے کہے گا۔ جو پہلے سے کہا تہا۔ تو وہ کہیگا
کیوں نہیں اے رب پھر خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو یقین تہا کہ مقرر تو مجھسے ملنے والا ہے وہ کہے گا اے رب میں تجھ پر

(٤) وعن حريث بن قبيصة رض قال قدمت المدينة فقلت اللهم يسر لي جليسا صالحا فجلست الى ابي هريرة رض فقلت اني سألت الله ان يرزقني جليسا صالحا فحدثني بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لعل الله تعالى ينفعني به فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيمة من عمله صلوته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر وان انتقص من فريضته شيئا قال الرب تبارك وتعالى انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر عمله على ذلك اخرجه الترمذي والنسائي **ترجمہ** حریث بن قبیصہ سے روایت ہے کہ مین مدینے مین آیا تو مین نے کہا الٰہی مجکو نیک رفیق میسر کر سو مین ابوہریرہ رض کے پاس بیٹہا مین نے کہا۔ مینے دعا مانگی تہی۔ کہ اللہ مجکو نیک صحبتی عطا کرے۔ سو مجہے ایسی حدیث بیان کرو۔ جو تمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو شاید کہ اللہ تعالی مجکو اُس سے فائدہ دیوے۔ تو انہون نے کہا کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تہے۔ کہ قیامت کے دن پہلے پہل بندے کے عملون سے نماز کا حساب ہو گا پہر اگر نماز ٹہیک ہوئی تو مراد اور نجات پاویگا اور اگر فاسد ہوئی یعنے نماز کے ارکان کو اچھی طرح ادا نہ کیا تو نا امید ہو گا اور ٹوٹے مین پڑے گا اور اگر اسکی فرضون مین کچہ قصور ہوا تو اللہ تبارک وتعالی فرماویگا کہ دیکہو میرے بندے کی کچہ نفل نماز ہے سو اگر ہو گی تو اُس سے اوسکے فرضون کا قصور پورا کیا جاوے گا پہر اسیطرح اوسکے باقی عملون کا حساب ہو گا ترمذی نسائی اِسکے راوی ہین۔

(٥) وعن يحيى بن سعيد قال بلغني ان اول ما ينظر فيه من عمل العبد الصلوة فان قبلت منه نظر فيما بقي من عمله وان لم تقبل لم ينظر في شيء من عمله اخرجه مالك **ترجمہ** یحیی بن سعید رض سے روایت ہے کہ مجکو خبر پہونچی کہ بندے کے عملون سے پہلے پہل اوسکی نماز کو دیکہا جاویگا پہر اگر اوسکی نماز قبول ہوئی تو اوسکے باقی عملون مین دیکہا جاویگا اور اگر نماز نہ قبول ہوئی تو اُسکے کسی عمل کو نہ دیکہا جاویگا مالک اسکے راوی ہین **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ تارک نماز کا کوئی عمل قبول نہین۔

(٦) وعن ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول ما يقضى بين الناس يوم القيمة في الدماء اخرجه الخمسة الا ابا داود **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اول فیصلہ لوگون کے درمیان خونون مین ہو گا ابوداود کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین **ف** عبادات مین اول نماز سے سوال ہو گا اور معاملات مین خونون سے۔

(٧) وعن ابي برزة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزول قدما عبد يوم القيمة حتى يسأل عن اربع عن عمره فيما افناه وعن علمه ما عمل به وعن ماله من اين اكتسبه وفيما انفقه وعن جسمه فيما ابلاه اخرجه الترمذي **ترجمہ** ابوبرزہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی قیامت کے دن ہمیشہ خدا کے سامنے کہڑا رہیگا یہانتک کہ چار چیزون سے پوچہا جاوے عمر سے کہ کس کام مین فنا کی اور علم سے کہ کیا عمل کیا اور مال سے کہ کہان سے کمایا اور کہان خرچ کیا اور اپنے بدن سے کہ کس کام مین اسکو گلایا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(٨) وعن ابي سعيد وابي هريرة رض قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بالعبد يوم القيمة فيقول الله تعالى له الم اجعل لك سمعا وبصرا ومالا وولدا وسخرت لك الانعام والحرث وتركتك ترأس وتربع افكنت تظن انك ملاقي يومك هذا فيقول لا فيقول له اليوم انساك كما نسيتني اخرجه الترمذي وقال معنى قوله انساك كما نسيتني اتركك في العذاب الترأس التقدم على القوم بان يصير رئيسهم وتربع اي تاخذ

المرباع وهو ربع المغانم يأخذه رئيس الجيش لنفسه وذوي ترمذي ساكن من الشعر والزلم ترجمہ ابو سعید رض
اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندہ لایا جاویگا تو اللہ تعالی اُس سے فرماویگا
کہ مینے تجکو کان اور آنکھ اور مال اور اولاد نہین دی اور مینے تیرے واسطے چوپایون اور کھیتی کو تابعدار نہین کیا اور مینے
تجکو نہین چھوڑا اس حال مین کہ تو لشکر کا رئیس تہا اور چوتہائی مال غنیمت کی لیتا تھا کیا تجکو یہ گمان تہا کہ تو اسدن خدا کو
ملیگا وہ کہیگا کہ نہین تو خدا اُس سے فرماویگا کہ آج مین تجکو بہلا دونگا جیسا تو نے مجکو بہلا دیا تھا یعنے مین تجکو عذاب
مین چھوڑ دونگا کبہی خبر نہین لونگا ترمذی اسکے راوی ہین اور ترأس کے معنے قوم کا مقدم ہونا ہے باین طور کہ
انکا رئیس ہو جاویگا اور تربع کے معنے ہین کہ تو مال غنیمت مین سے چوتہائی لیتا تہا جو لشکر کا سردار اپنے واسطے لیتا ہے
اور ترتع بہی آیا ہے یعنی تو عیش عشرت مین تہا۔

(۹) وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قالوا يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيمة فقال هل تضارون في رؤية الشمس
في الظهيرة ليست في سحابة قالوا لا قال هل تضارون في رؤية القمر ليس في سحابة قالوا لا قال فوالذي نفسي
بيده لا تضارون في رؤية ربكم الا كما تضارون في رؤية احدهما فيلقى العبد ربه فيقول اي فل
الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واتركك ترأس وتربع فيقول بلى يا رب
فيقول افظننت انك ملاقي فيقول لا فيقول اني انساك كما نسيتني ثم يلقى الثاني فيقول له مثل ذلك ثم
يقول للثالث مثل ما قال للاول فيقول بلى يا رب فيقول اظننت انك ملاقي فيقول اي رب امنت بك
وبكتابك ورسلك وصليت وصمت وتصدقت ويثني بخير ما استطاع فيقول ههنا من يشهد لك فيقول
لا فيقول الآن نبعث عليك شاهدا فيتفكر في نفسه من ذا الذي يشهد علي فيختم على فيه فيقال لفخذه
انطقي فتنطق فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلك ليعذر من نفسه وذلك المنافق الذي سخط الله تعالى
عليه اخرجه مسلم الظهيرة شدة الحر وقت الظهر وقوله لا تضارون بتخفيف الراء مع ضم اوله من
الضير وبتشديدها مع الفتح من المضاررة ومعناهما سواء اي لا يضايق بعضكم بعضا في رؤيته
ولا ينازعه ولا يخالفه بل تكونون متفقين في رؤيته وفل ترخيم فلان وسودت الرجل اذا جعلته
سيدا في قومه ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اصحاب نے عرض کیا یا حضرت کیا ہمکو قیامت کے دن خدا کا دیدار
ہوگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو کچھ تردد اور ہجوم ہوتا ہے سورج کے دیکھنے مین دوپہر کے وقت جبکہ بدلی
مین نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا بہلا تمکو ہجوم ہوتا ہے چاند کے دیکھنے مین جبکہ بدلی مین نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا
سو قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تمکو خدا کے دیدار مین کچھ ہجوم اور شک نہ ہوگا جیسے سورج چاند کے
دیکھنے مین تمکو شک نہین پڑتا پہر بندہ اپنے رب سے ملیگا تو خدا فرماویگا کہ اے فلانے کیا مین تجکو بزرگ اور سردار
نہین کیا تہا اور تجکو جوڑا نہین کیا تہا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابعدار نہین بنایا تہا اور کیا مینے تجکو نہین چھوڑا تہا
کہ تو رئیس قوم تہا۔ اور چوتہا حصہ غنیمت کا لیا تہا۔ تو بندہ کہیگا کہ کیون نہین اے میرے رب۔ خدا فرماویگا تجکو یقین
تہا کہ تو مجسے ملیگا بندہ کہیگا کہ نہین تو اللہ فرماویگا کہ مین تجکو بہلا دونگا جیسا تو نے مجکو بہلا دیا تہا پہر اسیطرح
دوسرے بندے سے ملیگا تو وہ بہی خدا سے اسیطرح کہیگا۔ پہر تیسرے سے کہیگا۔ جو پہلے سے کہا تہا۔ تو وہ کہیگا
کیون نہین اے رب پہر خدا فرماویگا کہ کیا تجکو یقین تہا کہ مقرر تو مجسے ملنے والا ہے وہ کہیگا اے رب مین تجہ پر

اور تیری کتاب پر ایمان لایا اور تیرے پیغمبرون کو مانا اور مین نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور صدقہ دیا اور ثنا کریگا ساتھ خیر کے جہانتک اُس سے ہو سکے خدا فرماویگا دیہان یعنی پہلا بیان کوئی تیرا گواہ بھی ہے وہ کہیگا کہ نہین خدا فرماویگا کہ ہم تجہپر اب گواہ اوٹھاتے ہین وہ اپنے جی مین فکر کریگا کہ کون ایسا ہے جو مجہپر گواہی دیگا سو اسکے منہ پر مہر کی جاویگی۔ اور اسکی ران سے کہا جاویگا کہ بول سو اسکی ران اور گوشت اور ہڈیان بولنے لگینگی سو اور یہ اسواسطے ہوگا کہ تا کہ دور کرے عذر کو اپنے نفس کی طرف سے یعنی تا کہ اسکا کوئی عذر باقی نہ رہے اور یہ منافق ہے جسپر خدانے غصہ کیا مسلم اسکے راوی ہین ظہیرہ گرمی کی شدت ہے ظہر کے وقت اور لا تضارون ضیر یا مضارت سے ماخوذ ہے اور اسکے معنی ہین کہ تمہارا بعض بعضے کو خدا کے دیدار دیکھنے مین تنگی نہ کریگا اور نہ تنازع اور مخالفت کریگا بلکہ تم سب اوسکے دیدار مین متفق ہو جاؤگے اور فل فلان کی ترخیم ہے اور تسود کے معنی ہین سردار بنانا۔

(۱۰) **وَعَن** ابنِ المُسَيَّبِ وَعَطَاءِ بنِ يَزِيدَ اللَّيثِيّ عَن اَبِي هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَل نَرَى رَبَّنَا يَومَ القِيٰمَةِ فَقَالَ هَل تُمَارُونَ فِي رُؤيَةِ القَمَرِ لَيلَةَ البَدرِ لَيسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هَل تُمَارُونَ فِي رُؤيَةِ الشَّمسِ لَيسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَاِنَّكُم تَرَونَهُ كَذٰلِكَ يُحشَرُ النَّاسُ يَومَ القِيٰمَةِ فَيَقُولُ مَن كَانَ يَعبُدُ شَيئًا فَليَتَّبِعهُ فَمِنهُم مَن يَتَّبِعُ الشَّمسَ وَمِنهُم مَن يَتَّبِعُ القَمَرَ وَمِنهُم مَن يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبقٰى هٰذِهِ الاُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَاتِيهِمُ اللهُ تَعَالٰى فَيَقُولُ اَنَا رَبُّكُم فَيَقُولُونَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفنَاهُ فَيَاتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ اَنَا رَبُّكُم فَيَقُولُونَ اَنتَ رَبُّنَا فَيَدعُوهُم وَيُضرَبُ الصِّرَاطُ بَينَ ظَهرَانَي جَهَنَّمَ فَاَكُونُ اَوَّلَ مَن يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَومَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَومَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّم سَلِّم وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثلُ شَوكِ السَّعدَانِ هَل رَاَيتُم شَوكَ السَّعدَانِ قَالُوا نَعَم قَالَ فَاِنَّهَا مِثلُ شَوكِ السَّعدَانِ غَيرَ اَنَّهُ لَا يَعلَمُ قَدرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللهُ تَعَالٰى تَخطَفُ النَّاسَ بِاَعمَالِهِم فَمِنهُم مَن يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنهُم مَن يُخَردَلُ ثُمَّ يَنجُو حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اللهُ تَعَالٰى رَحمَةَ مَن اَرَادَ مِن اَهلِ النَّارِ اَمَرَ المَلٰئِكَةَ اَن يُخرِجُوا مِنَ النَّارِ مَن كَانَ يَعبُدُ اللهَ فَيُخرِجُونَهُم وَيَعرِفُونَهُم بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ اَن تَاكُلَ اَثَرَ السُّجُودِ فَيُخرَجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيهِم مَاءُ الحَيٰوةِ فَيَنبُتُونَ كَمَا تَنبُتُ الحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيلِ ثُمَّ يَفرُغُ اللهُ مِنَ القَضَاءِ بَينَ العِبَادِ وَيَبقٰى رَجُلٌ بَينَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ اَهلِ النَّارِ دُخُولًا الجَنَّةَ مُقبِلًا بِوَجهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصرِف وَجهِي عَنِ النَّارِ فَقَد قَشَبَنِي رِيحُهَا وَاَحرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَل عَسَيتَ اِن اُفعِلَ ذٰلِكَ اَن تَسئَلَ غَيرَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا اَسئَلُكَ غَيرَهُ فَيُعطِي اللهَ مَا شَاءَ مِن عَهدٍ وَمِيثَاقٍ اَن لَا يَسئَلَهُ غَيرَهُ فَيَصرِفُ وَجهَهُ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقبَلَ بِوَجهِهِ عَلَى الجَنَّةِ وَرَاٰى بَهجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ تَعَالٰى اَن يَسكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمنِي عِندَ بَابِ الجَنَّةِ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالٰى اَلَيسَ قَد اَعطَيتَ العُهُودَ وَالمَوَاثِيقَ اَن لَا تَسئَلَ غَيرَ الَّذِي كُنتَ تَسئَلُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا اَكُونُ اَشقٰى خَلقِكَ فَيَقُولُ فَهَل عَسَيتَ اِن اُعطِيتَ ذٰلِكَ اَن تَسئَلَ غَيرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا اَسئَلُكَ غَيرَهُ وَرَبُّهُ يَعذِرُهُ لِاَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبرَ لَهُ عَنهُ فَيُعطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِن عَهدٍ وَمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ اِلٰى بَابِ الجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا وَرَاٰى زَهرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضرَةِ وَالسُّرُورِ سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ اَن يَسكُتَ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ اَدخِلنِي الجَنَّةَ فَيَقُولُ وَيحَكَ يَا ابنَ آدَمَ مَا اَغدَرَكَ اَلَيسَ قَد اَعطَيتَ العُهُودَ وَالمَوَاثِيقَ اَن لَا تَسئَلَ غَيرَ الَّذِي قَد اُعطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجعَلنِي اَشقٰى خَلقِكَ فَيَضحَكُ اللهُ مِنهُ ثُمَّ يَاذَنُ لَهُ فِي

دُخُولِ الجَنَّةِ فَيَقُولُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللهُ تَعَالَى تَمَنَّ كَذَا وَكَذَا أَيُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ
بِهِ الأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ تَعَالَى لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ
ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ السَّعْدَانُ نَبْتٌ ذُو شَوْكٍ مُعَقَّفٍ مِنْ مَرَاعِي الإِبِلِ
الجَيِّدَةِ وَالمُخَرْدَلُ المَرْمِيُّ المَصْرُوعُ وَقِيلَ المُقَطَّعُ وَالمَعْنَى أَنَّهُ تُقَطِّعُهُ كَلَالِيبُ الصِّرَاطِ حَتَّى يَقَعَ فِي النَّارِ ۔۔
وَالمُتَحَاشُ الاِحْتِرَاقُ وَالحِبَّةُ بِكَسْرِ الحَاءِ البُزُورَاتُ وَبِفَتْحِهَا كَالحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَحَمِيلُ السَّيْلِ هُوَ الزَّبَدُ وَمَا يُلْقِيهِ عَلَى
شَاطِئِهِ وَقَشَبَنِي رِيحُهَا أَيْ آذَانِي وَالقَشْبُ السَّمُّ فَكَأَنَّهُ قَالَ قَدْ سَمَّنِي رِيحُهَا وَذَكَاهَا مَفْتُوحُ الأَوَّلِ مَقْصُورًا اشْتِعَالُهَا
وَلَهَبُهَا وَذُهُولُهَا وَحُسْنُهَا وَنَضَارُتُهَا وَبَهْجَتُهَا ۔۔ **ترجمہ** ابن مسیب اور عطا بن یزید لیثی سے روایت ہے کہ اُس نے ابو ہریرہ
سے روایت کی کہ لوگون نے کہا یا حضرتؐ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھین گے حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہے
چودہوین رات کے چاند دیکھنے مین جبکہ آسمان صاف ہو بدلی نہو اصحابؓ نے کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا کیا تمکو شک پڑتا ہے
سورج کے دیکھنے مین جبکہ اُس کے آگے کوئی بدلی نہو اصحابؓ نے کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا سو تم خدا کو بھی اسیطرح دیکھو گے۔
حق تعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا تھا اوسکے ساتھ ہولے یعنی اپنے معبود کے ساتھ
دوزخ مین جاوے سو انمین سے بعضے آفتاب کو پوجتے ہونگے اور بعضے چاند کو پوجتے ہونگے اور بعضے بت پرست ہونگے یعنے
اور وہ اپنے معبودون کے ساتھ دوزخ مین جاوینگے) اور یہ امت محمدی باقی رہجائیگی اوسمین منافق لوگ بھی ہونگے تو حق تعالے
انکے سامنے ظاہر ہوگا اور کہے گا کہ مین تمہارا رب ہون وہ کہین گے (تو ہمارا رب نہین) ہم اس مکان مین منتظر ہین یہانتک
کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو پہر جب ہمارا رب ہمپر ظاہر ہوگا تو ہم اسکو پہچان لیوینگے پہر حق تعالی انپر ظاہر ہوگا یعنے اوس صفت مین
جو انکے اعتقاد کے موافق ہے) سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہین گے ہان تو ہمارا رب ہے سو انکو بلاویگا اور
اور دوزخ کی پشت پر پل صراط رکہا جاویگا سو پیغمبرون مین سے پہلے پل مین اپنی امت کے ساتھ عبور کرونگا اور سوائے
پیغمبرون کے اسدن کوئی نہ بول سکے گا اور پیغمبرون کا کلام بہی اسدن صرف یہی ہوگا کہ آلہی پناہ آلہی پناہ اور دوزخ
مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے (سعدان ایک درخت کا نام ہے اوسکے کانٹے سرکج ہوتے ہین) حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحابؓ نے کہا کہ ہان یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا۔ کہ وہ دوزخ کے
آنکڑے بہی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین۔ مگر یہ کہ سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اون
آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے اندر پل صراط سے کہینچ لیوینگے انکے بدعملون کے سبب سو بعض آدمی تو اپنے بدعمل سے
ہلاک ہو جاویگا اور بعض آدہ موا ہوکر نجات پاویگا یہانتک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا) اور چاہیگا
کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جس کو چاہے تو فرشتون کو حکم کریگا کہ دوزخ سے نکالین اوسکو۔ جو خدا کو پوجتا
ہو جتا ہو تو فرشتے انکو دوزخ مین پہچان لیوینگے انکے سجدے کے نشان سے اور خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا حرام کردیا ہے
سو وہ دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بہنے ہوئے پہر اونپر آب حیات چہڑکا جاویگا تو اس سے وہ جسم اوگینگے جیسے پانی کے
بہاؤ کے کوڑے مین خودرو دانہ جم اوٹہتا ہے پہر حق تعالی بندون کا فیصلہ کرچکے گا اور ایک مرد بہشت اور دوزخ کے درمیان
باقی رہجائے گا اور وہ سب سے پیچھے دوزخ سے نکالکر بہشت مین داخل کیا جاویگا اوسکا منہ دوزخ کی طرف ہوگا تو وہ کہے گا
کہ الٰہی میرے سے میرا منہ دوزخ کی طرف سے پہیر دے کہ اُسکی بدبو نے مجھے تنگ کردیا اور اُسکے لپٹ نے مجھے جلادیا سو حق تعالے
اوس سے کہے گا کہ اگر یہ تیرا سوال پورا کردون تو اسکے سوائے تو کچھ اور بہی سوال کریگا سو وہ شخص کہے گا کہ مین اسکے سوا

کچھہ نہ مانگون گا تیری عزت اور جلال کی قسم سوائے اپنے رب کے نہ مانگنے کا قول قرار کریگا تو خدا اسکے منہ کو دوزخ کی طرف سے پہیر دے گا پہر جب کہ بہشت کے سامنے ہوگا اور اسکی خوبی اور تازگی دیکہے گا تو چپ رہے گا جتنا کہ خدا چاہے گا پہر کہے گا اے میرے رب مجکو آگے بڑہا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اُس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا کہ پہلے سوال کے سوائے مجہسے اور سوال نہ کرے گا تو وہ کہے گا اے میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت بے نصیب نہین ہونیکا تو حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کر دون تو اسکے سوائے کچہ اور بہی مانگے گا تو وہ کہے گا تیری عزت کی قسم کہ اسکے سوائے کچہ نہ مانگون گا اور اسکا رب اسکو معذور رکہے گا اسواسطے کہ وہ جانتا ہے کہ وہ اُس سے صبر نہین کر سکیگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کا قول اقرار کریگا تو خدا اوسکو بہشت کے دروازے پر کردیگا سو جب وہ بہشت کے دروازے پر پہونچیگا اور اُسکی تازگی کو دیکہے گا اور جو کچہ کہ اوسمین رونق اور خوشی ہے تو چپ رہے گا جتنا کہ خدا چاہے گا پہر کہے گا کہ اے میرے رب مجکو بہشت مین داخل کر تو حقتعالی اُسکو فرماویگا کہ تیرا بُرا ہوا ہے آدمی تو کیا دغا باز ہے کیا تو قول و قرار نہین کر چکا کہ اسکے سوا اور کچہہ نہ مانگون جو کچہہ تجکو ملا تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب مجکو اپنی خلق مین بدبخت اور بے نصیب نکر سو خدا اوس سے راضی ہوجاے گا پہر اوسکو بہشت مین داخل ہونے کی اجازت دیگا اور حق تعالی اُس سے فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر اور وہ مانگے گا اپنے رب سے اور جو کچہ اوسکی تمنا ہوگی ظاہر کرے گا یہانتک کہ جب اوس کے سب ہوس اور خواہشین ہو چکین گی تو حقتعالی اُسکو یاد دلائے گا اور کہے گا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہانتک کہ جب اسکی سب خواہشین پوری ہو چکین گی تو حقتعالی فرماویگا کہ تیرے یہ سب سوال پورے ہوئے اور اسکے ساتہ اوتنا اور بہی زیادہ کیا ابو سعید نے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تہے کہ تیرے یہ سب سوال پورے ہوئے اور اسکے ساتہ دس گنا اور بہی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور سعدان ایک درخت ہے اسکے کانٹے سرکج ہوتے ہین وہ اونٹون کی عمدہ خوراک ہے اور مخردل کے معنے ہین پہینکا گیا اور بیہوش کیا گیا اور بعض نے کہا کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا اور معنے یہ ہونگے کہ پل صراط کے آنکڑے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے یہانتک کہ دوزخ مین گر پڑے گا اور امتحاش کے معنے ہین جل جانا اور حبہ ساتہ زیر حا کے تخم ہین اور زبر سے جیسے گیہون اور جو اور حمیل سیل سے مراد جہاگ ہے اور وہ چیز جسکو بہاؤ کا پانی کنارے پر ڈالتا ہے اور قشبنی ریحہا یعنے اسنے مجہے ایذا دی اور قشب زہر کو کہتے ہین گویا اسنے کہا کہ اُسکے بو نے مجہے زہر پلایا ہے اور ذکاہا سے مراد اُسکی لپٹ اور بہڑک ہے اور زہرتہا سے مراد اُسکی خوبی اور تازگی اور رونق ہو۔

(۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ اخرجه الترمذي **ترجمہ**

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگون کی تین بار پیشی ہوگی سو دو پیشیون مین تو جہگڑے اور عذر پیش ہونگے اور جب تیسری پیشی ہوگی تو نامہ اعمال اڑکر ہاتہون مین جا پڑین گے سو کوئی داہنے ہاتہ سے پکڑیگا اور کوئی بائین سے ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** جہگڑے یہ ہونگے کہ کافر کہین گے کہ ہمکو پیغمبرون نے پیغام الٰہی نہین پہونچایا اور عذر یہ ہے کہ ہمنے بہول چوک سے گناہ کئے ہین اور تیسری پیشی انپر حجت قایم ہوگی فرشتون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے۔

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مَاذَا سَمِعْتَ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ أَعْرِفُ

رَبِّ مَرَّتَيْنِ فَيَقُوْلُ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ يُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ مِنَ الْكُفَّارِ
وَالْمُنَافِقِيْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ اَخْرَجَهُ
الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ان سے پوچھا کہ تو نے سرگوشی مین کیا چیز سنی ہے انہون نے
کہا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ایماندار اپنے رب سے قریب کیا جاویگا یعنے قیامت مین یہانتک کہ خدا اسکو
اپنی رحمت کے سایہ سے چہپا لیگا سو اسکے گناہ اس سے قبول کروا دیگا سو فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہے فلانا
فلانا قصور یاد ہے تو مومن کہے گا ملے میرے رب ہان یاد ہے دو بار کہے گا سو حق تعالے فرماویگا کہ تیرے گناہ ہمنے دنیا مین چہپا کر
رکہے ہم آج بہی وہ گناہ تجکو بخشتے ہین پہر نیکیون کا نامۂ اعمال اوسکو دیا جاویگا۔ لیکن اور لوگ جو کافر اور فقط زبانی مسلمان تہے سو
انکے ساتہ تمام خلائق کے سر پر پکارا جاویگا کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جہوٹ باندہتے تہے جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالمون پر
یعنے حد سے بڑہ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۱۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَ
يَعْصُوْنَنِيْ فَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ
مَا خَانُوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعَصَوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ
وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ
لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ يَبْكِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَضَعُ
الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ
فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلَّهُمْ اَحْرَارٌ اَخْرَجَهُ
التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا سو اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس غلام ہین جو مجکو جہٹلاتے
ہین اور میری خیانت اور نافرمانی کرتے ہین تو مین انکو گالی دیتا ہون اور مارتا ہون سو میرا کیا حال ہوگا بہ نسبت انکے تو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو حساب ہوگا اسکا جو انہون نے تیری خیانت اور تکذیب اور نافرمانی کی اور حساب ہوگا
اوسکا جو تو نے انکو سزا دی سو اگر تیری مار بقدر انکے گناہون کے ہوگی تو حساب برابر رہیگا نہ تجکو ثواب ہوگا نہ عذاب اور اگر
تیری سزا انکے گناہون سے کم ہوگی تو تیرے واسطے ثواب ہوگا اور اگر تیری مار انکے گناہون سے زیادہ ہوگی تو انکے واسطے
تجہسے زیادتی کا بدلا لیا جاویگا سو وہ مرد روتا ہوا الگ ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس آیت کو نہین پڑہتا
خدا تعالی فرماتا ہے کہ ہم رکہین گے ترازو مین انصاف کی قیامت کے پہر ظلم نہوگا کسی جی پر ایک ذرہ اور اگر ہوگا برابر رائی
کے دانے کے تو ہم اسکو بہی لے آوینگے اور ہم کافی ہین حساب کرنے کو تو اُس مرد نے کہا یا رسول اللہ مین انکے واسطے اور
اپنے واسطے انکے جدا ہونے سے کوئی چیز بہتر نہین پاتا اور مین آپکو گواہ کرتا ہون کہ وہ سب آزاد ہین ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۴) **وَعَنْ** اَنَسٍؓ قَالَ ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ اَضْحَكُ قُلْنَا اَللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ الْيَوْمَ
عَلٰى نَفْسِيْ شَاهِدًا اِلَّا مِنِّيْ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا وَالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ عَلَيْكَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ
عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِيْ فَتَنْطِقُ بِعَمَلِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ
اُنَاضِلُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ اُنَاضِلُ اَيْ اُجَادِلُ وَاُخَاصِمُ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ

کچھ نہ مانگون گا تیری عزت اور جلال کی قسم سواے اپنے رب سے نہ مانگنے کا قول قرار کریگا تو خدا اسکے منہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر
دیگا پھر جب کہ بہشت کے سامنے ہوگا اور اسکی خوبی اور تازگی دیکھے گا تو چپ رہے گا جتنا کہ خدا چاہے گا پھر کہے گا اے
میرے رب مجکو آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اُس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا کہ
پہلے سوال کے سوائے مجھسے اور سوال نہ کرے گا تو وہ کہے گا اے میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت بے نصیب نہین
ہونیکا تو حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کر دون تو اسکے سوائے کچھ اور بھی مانگے گا تو وہ کہے گا تیری عزت کی قسم
کہ اسکے سوائے کچھ نہ مانگون گا اور اسکا رب اسکو معذور رکھے گا اسواسطے کہ وہ جانتا ہے کہ وہ اُس سے صبر نہین کرسکیگا
سو اپنے رب سے نہ مانگنے کا قول اقرار کریگا تو خدا اوسکو بہشت کے دروازے پر کردیگا سو جب وہ بہشت کے دروازے پر پہونچے گا
اور اُسکی تازگی کو دیکھے گا اور جو کچھ کہ اوسمین رونق اور خوشی ہے تو چپ رہے گا جتنا کہ خدا چاہے گا پھر کہے گا کہ اے میرے
رب مجکو بہشت مین داخل کر تو حقتعالی اُسکو فرماویگا کہ تیرا بُرا ہوا ہے آدمی تو کیا دغا باز ہے کیا تو قول و قرار نہین کر
چکا کہ اسکے سوائے اور کچھ نہ مانگون جو کچھ تجکو ملا تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب مجکو اپنی خلق مین بدبخت اور
بے نصیب نہ کر سو خدا اوس سے راضی ہو جاے گا پھر اوسکو بہشت مین داخل ہونے کی اجازت دیگا اور حق تعالی اُس سے
فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر اور وہ مانگے گا اپنے رب سے اور جو کچھ اوسکی تمنا ہوگی ظاہر کرے گا یہانتک کہ جب اوس کے
سب ہوس اور خواہشین ہو چکین گی تو حقتعالی اُسکو یاد دلاے گا اور کہے گا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہانتک کہ جب اسکی
سب خواہشین پوری ہو چکین گی تو حقتعالی فرماویگا کہ تیرے یہ سب سوال پورے ہوے اور اسکے ساتھ اوتنا اور بھی زیادہ کیا
ابو سعید نے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ تیرے یہ سب سوال پورے ہوی اور اسکے ساتھ دس گنا
اور بھی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور سعدان ایک درخت ہے اسکے کانٹے سرکج ہوتے ہین وہ اونٹون کی عمدہ خوراک ہے
اور تخرذل کے معنے ہین پھینکا گیا او بیہوش کیا گیا اور بعض نے کہا کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا اور معنے یہ ہونگے کہ پل صراط کے آنکڑے
اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے یہانتک کہ دوزخ مین گر پڑے گا اور امتحاش کے معنے ہین جل جانا اور حبہ ساتھ زیر حا کے
تخم ہین اور زبر سے جیسے گیہون اور جو اور حمیل سیل سے مراد جھاگ ہے اور وہ چیز جسکو بہاو کا پانی کنارے پر ڈالتا ہے اور
قشبنی ریحہا یعنے اسنے مجھے ایذا دی اور قشب زہر کو کہتے ہین گویا اسنے کہا کہ اسکے بو نے مجھے زہر پلایا ہے اور ذکاہا سے
مراد اُسکی لپٹ اور بھڑک ہے اور زہرتہا سے مراد اُسکی خوبی اور تازگی اور رونق ہو۔

(١١) وعن ابی ہریرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُعرض الناس یوم القیمۃ ثلث عرضات فاما عرضتان
جدال ومعاذیر فعند ذلک تطیر الصحف فی الایدی فآخذ بیمینہ وآخذ بشمالہ اخرجہ الترمذی ترجمہ
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگون کی تین بار پیشی ہوگی سو دو پیشیون مین
تو جھگڑے اور عذر پیش ہونگے اور جب تیسری پیشی ہوگی تو نامہ اعمال اڑکر ہاتھون مین جا پڑین گے سو کوئی داہنے ہاتھ سے پکڑیگا
اور کوئی بائین سے ترمذی اسکے راوی ہین۔ ف جھگڑے یہ ہونگے کہ کافر کہین گے کہ ہمکو پیغمبرون نے پیغام الٰہی نہین
پہونچایا اور عذر یہ ہے کہ ہمنے بھول چوک سے گناہ کئے ہین اور تیسری پیشی انپر حجت قایم ہوگی۔ فرشتون اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی شہادت سے۔

(١٢) وعن ابن عمر رضہ وسالہ رجل ماذا سمعت فی النجوی فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدنی
المؤمن من ربہ حتی یضع علیہ کنفہ فیقررہ بذنوبہ فیقول اتعرف ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول اعرف

ربِّ مرتين فيقول سترتها عليك في الدنيا وانا اغفرها لك اليوم ثم يعطى صحيفة حسناته واما الآخرون من الكفار والمنافقين فينادى بهم على رؤس الخلائق هؤلاء الذين كذبوا على ربهم الا لعنة الله على الظالمين اخرجاه الشيخان **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ان سے پوچھا کہ تو نے سرگوشی میں کیا چیز سنی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ایماندار اپنے رب سے قریب کیا جاویگا یعنے قیامت میں یہانتک کہ خدا اسکو اپنی رحمت کے سایہ سے چھپا لیگا سو اسکے گناہ اس سے قبول کروا دیگا سو فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہے فلانا فلانا قصور یاد ہے تو مومن کہے گا اے میرے رب ہاں یاد ہے دو بار کہے گا سو حق تعالے فرماویگا کہ تیرے گناہ ہمنے دنیا میں چھپا رکھے ہم آج بھی وہ گناہ تجکو بخشتے ہیں پھر نیکیوں کا نامہ اعمال اوسکو دیا جاویگا۔ لیکن اور لوگ جو کافر اور فقط زبانی مسلمان تھے سو انکے ساتھ تمام خلائق کے سر پر پکارا جاویگا کہ یہ لوگ ہیں جو خدا پر جھوٹ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالموں پر یعنے حد سے بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۱۳) **وعن** عائشة رضي الله عنها قالت جاء رجل فقال يا رسول الله ان لي مملوكين يكذبونني ويخونونني ويعصونني فاشتمهم واضربهم فكيف انا منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة يحسب ما خانوك وكذبوك وعصوك وعقابك اياهم فان كان عقابك اياهم بقدر ذنوبهم كان كفافا لا لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنوبهم كان فضلا لك وان كان عقابك اياهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل فتنحى الرجل يبكي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تقرأ قول الله عز وجل ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا وان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها وكفى بنا حاسبين فقال الرجل يا رسول الله ما اجد لي ولهؤلاء شيئا خيرا من مفارقتهم واشهدك انهم كلهم احرار اخرجه الترمذي **ترجمہ** عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا سو اسنے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس غلام ہیں جو مجکو جھٹلاتے ہیں اور میری خیانت اور نافرمانی کرتے ہیں تو میں انکو گالی دیتا ہوں اور مارتا ہوں سو میرا کیا حال ہوگا بہ نسبت انکے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو حساب ہوگا اسکا جو انہوں نے تیری خیانت اور تکذیب اور نافرمانی کی اور حساب ہوگا اوسکا جو تو نے انکو سزا دی سو اگر تیری مار بقدر انکے گناہوں کے ہوگی تو حساب برابر رہیگا نہ تجکو ثواب ہوگا نہ عذاب اور اگر تیری سزا انکے گناہوں سے کم ہوگی تو تیرے واسطے ثواب ہوگا اور اگر تیری مار انکے گناہوں سے زیادہ ہوگی تو انکے واسطے تجھسے زیادتی کا بدلا لیا جاویگا سو وہ مرد روتا ہوا الگ ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس آیت کو نہیں پڑھتا خدا تعالی فرماتا ہے کہ ہم رکھینگے ترازو میں انصاف کی قیامت کے پھر ظلم نہوگا کسی جی پر ایک ذرہ اور اگر ہوگا برابر رائی کے دانے کے تو ہم اسکو بھی لے آوینگے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو تو اس مرد نے کہا یا رسول اللہ میں انکے واسطے اور اپنے واسطے انکے جدا ہونے سے کوئی چیز بہتر نہیں پاتا اور میں آپکو گواہ کرتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں

(۱۴) **وعن** انس رضہ قال ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هل تدرون مما اضحك قلنا الله ورسوله اعلم قال من مخاطبة العبد ربه يقول يا رب الم تجرني من الظلم يقول بلى فيقول فاني لا اجيز اليوم على نفسي شاهدا الا مني فيقول كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا وبالكرام الكاتبين عليك شهودا قال فيختم على فيه ويقال لاركانه انطقي فتنطق باعماله ثم يخلى بينه وبين الكلام فيقول بعدا لكن وسحقا فعنكن كنت اناضل اخرجه مسلم اناضل اي اجادل واخاصم **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم ہنسنے لگے سو فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مین کس واسطے ہنستا ہون ہمنے کہا اسہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہین -
خوب جانتے ہین فرمایا بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجہے ہنسی آتی ہے - بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو
مجکو پناہ نہین دے چکا ظلم سے یعنے تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کرونگا - حق تعالی کہیگا کیون نہین بندہ کہیگا
کہ مین آج نہین قبول کرونگا گواہی اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنے مین اسوقت قصور مانونگا جبکہ
میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو - اور گواہی دے غیر کی گواہی پر مجکو اعتماد نہین تو حق تعالی فرماویگا کہ آج تیری ذات
ہی تجپر گواہ ہونے مین کافی ہے اور کراما کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت نے فرمایا پہر مہر کی جاویگی اوسکے منہ پر پہر اوسکے ہاتہ
پاؤن کو حکم ہوگا کہ بولو تو اوسکے بد کامون کو ظاہر کرینگے پہر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتہ پاؤن سے کہیگا
کہ تمپر خدا کی مار پہٹکار دوری ہو مین تو تمہاری ہی طرف سے جہگڑا کرتا تہا یعنے تمہارا ہی بچانا مجکو دوزخ سے منظور تہا سو
تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو مسلم اسکے راوی ہین انا ضل کے معنی ہین جہگڑتا تہا -

(۱۵) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ سَیُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فَیَنْشُرُ لَہٗ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ سِجِلًّا کُلُّ سِجِلٍّ مَدُّ الْبَصَرِ فَیَقُوْلُ اَتُنْکِرُ مِنْ ھٰذَا شَیْئًا اَظَلَمَکَ کَتَبَتِیَ الْحَافِظُوْنَ فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ اَفَلَکَ عُذْرٌ فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بَلٰی اِنَّ لَکَ عِنْدَنَا حَسَنَۃً وَّاِنَّہٗ لَا ظُلْمَ عَلَیْکَ الْیَوْمَ فَیُخْرَجُ لَہٗ بِطَاقَۃٌ فِیْہَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ احْضُرْ وَزْنَکَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ مَا ھٰذِہِ الْبِطَاقَۃُ مَعَ ھٰذِہِ السِّجِلَّاتِ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَا تُظْلَمُ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ کَفَّۃٍ وَّالْبِطَاقَۃُ فِیْ کَفَّۃٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَۃُ وَلَا یَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی شَیْءٌ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلسِّجِلُّ الْکِتَابُ الْکَبِیْرُ وَالْبِطَاقَۃُ رُقَیْعَۃٌ صَغِیْرَۃٌ وَّھِیَ مَا یُجْعَلُ فِیْ طَیِّ الثَّوْبِ یُکْتَبُ فِیْھَا ثَمَنُہٗ وَالطَّیْشُ الْخِفَّۃُ

ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اسہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسہ تعالی میری امت سے ایک مرد کو قیامت
مین تمام خلائق کے روبرو خلاص کریگا سو اوسکے واسطے ننانوے طومار دفتر گناہون کے پہیلائے جاوینگے ہر دفتر اتنا
لنبا چوڑا ہوگا جہانتک نظر پہونچے پہر خدا فرماویگا کیا تو ان طومارون سے کسی چیز سے منکر ہے کیا میرے نگہبانون لکہنے والون
نے تجپر ظلم کیا وہ کہیگا کہ نہین اے رب پہر خدا فرماویگا کیا تیرا کوئی عذر ہے وہ کہیگا نہین اے میرے رب - تو اسہ تعالے
تعالی فرماویگا کیون نہین ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تجپر ظلم نہین ہوگا - تو اوسکے واسطے ایک چہوٹا رقعہ نکالا جاویگا
جسمین کلمہ شہادت - اشہد ان لا الہ الا اسہ و اشہد ان محمدا رسول اسہ لکہا ہوا ہوگا - تو خدا فرماویگا کہ اسکے وزن کو دیکہہ کہ کتنا
بہاری ہے بندہ کہیگا اے رب یہ رقعہ کیا چیز ہے بہ نسبت ان طومارون کے تو خدا فرماویگا کہ تجپر ظلم نہوگا - سو ایک پلے
مین وہ سب طومار رکہے جاوینگے اور ایک پلے مین وہ رقعہ رکہا جاویگا سو وہ طومار ہلکے ہوجاوینگے اور رقعہ بہاری ہوجاویگا
اور اسہ تعالی کے نام سے کوئی چیز بہاری نہین ہوتی ترمذی اسکے راوی ہین سجل بڑے دفتر کو کہتے ہین اور بطاقہ کے معنی
ہین چہوٹا رقعہ جو کپڑے کی تہ مین رکہا جاتا ہے اسمین اوسکا مول لکہا ہوا ہوتا ہے اور طیش کے معنے ہین ہلکا ہونا -

(۱۶) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رض قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْسَنَ فِی الْاِسْلَامِ لَمْ یُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَمَنْ اَسَاءَ فِی الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ [illegible]

ترجمہ ابو مسعود بدری رض سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اسہ کیا ہم پکڑے جاوینگے ان عملون پر جو ہمنے کفر کے
وقت مین کیے تو حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اسلام مین نیک عمل کیے وہ نہ پکڑا جاویگا ان عملون پر جو [illegible]

نہ جاوے گا اور جس نے اسلام مین برا عمل کیا تو وہ پہلے پہل سب عملون پر پکڑا جاوے گا شیخین اسکے راوی ہین۔

(۱۷) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰی شَیْءٍ اِلَّا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَوْقُوْفًا لَازِمًا بِہٖ لَا یُفَارِقُہٗ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَأَ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْنَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا بلانے والا نہین جو کسی کو کسی برے کام کی طرف بلاوے مگر کہ قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا اوسکے ساتھ چمٹ جاوے گا اس سے جدا نہو گا اگرچہ ایک مرد نے ایک کو بلایا ہو پھر یہ آیت پڑہی اونکو ٹھیراؤ اون سے پوچھ ہوگی ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ صِفَۃِ الْحَوْضِ وَالْمِیْزَانِ وَالصِّرَاطِ

چوتھی فصل

حوض کوثر اور میزان اور پلصراط کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رض قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اٰنِیَۃُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَکَوَاکِبِھَا فِی اللَّیْلَۃِ الْمُظْلِمَۃِ الْمُصْحِیَۃِ اٰنِیَۃُ الْجَنَّۃِ مَنْ شَرِبَ مِنْھَا لَمْ یَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَیْہِ یَشْخَبُ فِیْہِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ عَرْضُہٗ مِثْلُ طُوْلِہٖ مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَۃَ وَمَاؤُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ یَشْخَبُ اَیْ یَسِیْلُ وَیَجْرِیْ ترجمہ ابوذر رض سے روایت ہے کہ مینے کہا کہ یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ ترہین آسمان کے چھوٹے بڑے تارون کی گنتی سے جیسے ستارون کی کثرت ہوتی ہے اندہیری بے بدل والی رات مین بہشت کے برتن ایسے ہین کہ جو ان سے پانی پیے گا پیاسا نہو گا آخر زمانے تک یعنے ہمیشہ سیراب رہے گا اس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین اوسکا عرض طول کے برابر ہے۔ جتنا فاصلہ عمان سے ایلہ تک ہے اسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ ترمیٹھا مسلم ترمذی اسکے راوی ہین یشخب کے معنی ہین۔ بہتا ہے اور جاری ہے۔ عمان اور ایلہ دو شہر ہین شام مین۔

(۲) وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا تَرِدُہٗ اُمَّتُہٗ وَاِنَّھُمْ یَتَبَاھَوْنَ اَیُّھُمْ اَکْثَرُ وَارِدَۃً وَاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ وَارِدَۃً اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا ایک حوض ہے کہ اسکی امت اوسپر آویگی اور مقرر وہ آپس مین فخر کرینگے کہ ان مین کس کے حوض پر بہت لوگ آتے ہین اور مین امیدوار ہون کہ ان مین میرے حوض پر سب سے زیادہ لوگ آوینگے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْکَوْثَرُ قَالَ نَھْرٌ فِی الْجَنَّۃِ اَعْطَانِیْہِ رَبِّیْ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فِیْہِ طَیْرٌ اَعْنَاقُھَا کَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ ھٰذِہٖ لَنَاعِمَۃٌ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلُھَا اَنْعَمُ مِنْھَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کوثر کیا ہے فرمایا کہ بہشت مین ایک نہر ہے کہ مجکو میرے رب نے عطا کی اسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید ہے شہد سے زیادہ ترمیٹھا اس مین پرندے ہین جنکی گردن اونٹون کی گردن کی طرح ہے تو عمر فاروق نے

وسلم ہنسنے لگے سو فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مین کس واسطے ہنستا ہون ہمنے کہا اسد اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہین۔ فرمایا بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجھے ہنسی آتی ہے۔ بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجھکو پناہ نہین دے چکا ظلم سے یعنے تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کرونگا۔ حق تعالی کہیگا کیون نہین بندہ کہیگا کہ مین آج نہین قبول کرونگا گواہی اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنے مین اسوقت قصور مانونگا جبکہ میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو۔ اور گواہی دے غیر کی گواہی پر مجھکو اعتماد نہین تو حق تعالی فرماویگا کہ آج تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے مین کافی ہے اور کراماً کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت نے فرمایا پھر مہر کی جاویگی اوسکے منہ پر پھر اوسکے ہاتہ پاؤن کو حکم ہوگا کہ بولو تو اوسکے بد کامون کو ظاہر کرینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتہ پاؤن سے کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پڑے اونکو دوری ہو مین تو تمہاری ہی طرف سے جھگڑا کرتا تہا یعنے تمہارا ہی بچانا مجھکو دوزخ سے منظور تہا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو مسلم اسکے راوی ہین اناضل کے معنی ہین جھگڑتا تہا۔

(۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فَيَنْشُرُ لَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَّدُّ الْبَصَرِ فَيَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِيْ الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرَجُ لَهٗ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَنْ تُظْلَمَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفَّةٍ وَّالْبِطَاقَةُ فِيْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلسِّجِلُّ الْكِتَابُ الْكَبِيْرُ وَالْبِطَاقَةُ رُقَيْعَةٌ صَغِيْرَةٌ وَهِيَ مَا يُجْعَلُ فِيْ طَيِّ الثَّوْبِ يُكْتَبُ فِيْهَا ثَمَنُهٗ وَالطَّيْشُ الْخِفَّةُ

ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسد تعالی میری امت سے ایک مرد کو قیامت مین تمام خلائق کے روبرو خلاص کریگا سو اوسکے واسطے ننانوے طومار دفتر گناہون کے پہیلائے جاوینگے ہر دفتر اتنا لنبا چوڑا ہوگا جہانتک نظر پہونچے پھر خدا فرماویگا کیا تو ان طومارین سے کسی چیز سے منکر ہے کیا میرے نگہبانون لکہنے والون نے تجھپر ظلم کیا وہ کہیگا کہ نہین اے رب پھر خدا فرماویگا کیا تیرا کوئی عذر ہے وہ کہیگا نہین اے میرے رب۔ تو اسد تعالے تعالی فرماویگا کیون نہین ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تجھپر ظلم نہین ہوگا۔ تو اوسکے واسطے ایک چھوٹا رقعہ نکالا جاویگا جسمین کلمہ شہادت۔ اشہد ان لا الہ الا اسد و اشہد ان محمدا رسول اللہ لکہا ہوا ہوگا۔ تو خدا فرماویگا کہ اسکے وزن کو دیکہہ کہ کتنا بھاری ہے بندہ کہیگا۔ اے رب یہ رقعہ کیا چیز ہے بہ نسبت ان طومارون کے تو خدا فرماویگا کہ تجھپر ظلم نہوگا۔ سو ایک پلے مین وہ سب طومار رکہے جاوینگے اور ایک پلے مین وہ رقعہ رکہا جاویگا سو وہ طومار ہلکے ہوجاوینگے اور رقعہ بھاری ہوجاویگا اور اسد تعالی کے نام سے کوئی چیز بھاری نہین ہوتی ترمذی اسکے راوی ہین سجل بڑے دفتر کو کہتے ہین اور بطاقہ کے معنی ہین چھوٹا رقعہ جو کپڑے کی تہ مین رکہا جاتا ہے اسمین اوسکا مول لکہا ہوا ہوتا ہے اور طیش کے معنے ہین ہلکا ہونا۔

(۱۶) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ رض قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ترجمہ ابو مسعود بدری رض سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اسد کیا ہم پکڑے جاوینگے ان عملون پر جو ہمنے کفر کے وقت مین کیے تو حضرت صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اسلام مین نیک عمل کیے وہ کفر کے وقت کے عملون پر نہ پکڑا

نہ ہوجائے گا اور جس نے اسلام مین جو عمل کئے تو وہ پہلے پہل سب عملوں پر پکڑا جائیگا شیخین اسکے راوی ہین۔
(١٧) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مَوْقُوْفًا لَازِمًا بِهٖ لَا يُفَارِقُهٗ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَأَ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ
انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا بلانے والا نہین جو کسی کو کسی برے کام کی طرف بلاوے
مگر کہ قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا اوسکے ساتھ چمٹ جائے گا اس سے جدا نہو گا اگرچہ ایک مرد نے ایک کو بلایا ہو پھر
یہ آیت پڑہی اونکو ٹھہراؤ اون سے پوچھ ہوگی ترمذی اسکے راوی ہین۔

الفصل الرابع في صفة الحوض والميزان والصراط

چوتھی فصل

حوض کوثر اور میزان اور پلصراط کے بیان مین

(١) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ
السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ اٰنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَاْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ
مِنَ الْجَنَّةِ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ وَمَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ
وَالتِّرْمِذِيُّ يَشْخَبُ اَيْ يَسِيْلُ وَيَجْرِيْ ترجمہ ابوذر رض سے روایت ہے کہ مینے کہا کہ یارسول اللہ حوض کوثر کے برتن
کتنے ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ ترہین
آسمان کو چھوٹے بڑے تارون کی گنتی سے جیسے ستارون کی کثرت ہوتی ہے اندہیری بے بدلی والی رات مین بہشت کے برتن
ایسے ہین کہ جو ان سے پانی پیئے گا پیاسا نہو گا آخر زمانے تک یعنے ہمیشہ سیراب رہے گا اس حوض مین بہشت کے دو پرنالے
بہتے ہین اوسکا عرض طول کے برابر ہے جتنا فاصلہ عمان سے ایلہ تک ہے اسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید ہے اور
شہد سے زیادہ ترمیٹھا مسلم ترمذی اسکے راوی ہین یشخب کے معنی ہین بہتا ہے اور جاری ہے۔ عمان اور ایلہ
دو شہر ہین شام مین۔
(٢) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا تَرِدُهٗ اُمَّتُهٗ
وَاِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ سمرہ بن جندب
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا ایک حوض ہے کہ اسکی امت اوسپر آویگی اور مقرر وہ آپس
مین فخر کرینگے کہ ان مین کس کے حوض پر بہت لوگ آتے ہین اور مین امیدوار ہون کہ ان مین میرے حوض پر سب سے
زیادہ لوگ آوینگے ترمذی اسکے راوی ہین۔
(٣) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ اَعْطَانِيْهِ رَبِّيْ
اللّٰهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کوثر کیا ہے فرمایا کہ بہشت مین ایک نہر ہے کہ مجھکو میرے رب نے عطا کی اسکا پانی دودہ سے زیادہ
سفید ہے اور شہد سے زیادہ ترمیٹھا اس مین پرندے ہین جنکی گردن اونٹون کی گردن کی طرح ہے تو عمر فاروق نے

نے کہا کہ البتہ یہ جانور بہت نعمت آسائش مین ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکے کہانیوالے ان سے بھی زیادہ تر نعمت آسائش مین ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن جندب رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض اخرجہ الشیخان

ترجمہ جندب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمہارا میر سامان ہون حوض کوثر پر شیخین اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن ابن مسعود رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض ولیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت لانا ولھم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن بدل بعدی اخرجہ الشیخان وفی اخری لمسلم عن ابی ھریرۃ رض قال ترد امتی علی الحوض وانا اذود الناس عنہ کما یذود الرجل ابل الرجل عن ابلہ قالوا یا رسول اللہ تعرفنا قال نعم لکم سیما لیست لاحد غیرکم تردون علی غرا محجلین من اثار الوضوء ولیصدن عنی طائفۃ منکم فلا یصلون الی فاقول یا رب اصحابی اصحابی فیجیبنی ملک فیقول وھل تدری ما احدثوا بعدک وفی اخری ان حوضی ابعد من ایلۃ الی عدن لھو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل ولآنیتہ اکثر من عدد النجوم الفرط المتقدم علی القوم الواردین الماء واختلجوا ای اخذ وابسرعۃ وسحقا ای بعدا

ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمہارا میر سامان ہون حوض کوثر پر اور البتہ میرے سامنے لائینگے چند لوگ تم مین سے یہانتک کہ جب مین انکی طرف جھکونگا کہ انکو حوض کوثر کا پانی دون تو وہ لوگ میرے پاس سے ہٹا دیئے جائینگے تو مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا کہ تو نہین جانتا کہ انہون نے تیرے بعد کیا کیا بدعتین نکالین تو مین کہونگا کہ دوری ہو اور ہلاکت انکو جنے میرے بعد دین بدلا شیخین اسکے راوی ہین اور مسلم کی ایک روایت مین کہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا کہ میری امت میرے حوض پر اترینگی اور مین اس سے کچھ لوگون کو ہٹادونگا جیسے ایک مرد غیر مرد کے اونٹون کو اپنے اونٹون سے ہانکتا ہے ہٹاتا ہے اصحاب نے کہا یا حضرت آپ ہمکو پہچانینگے فرمایا کہ ہان تمہارے واسطے ایسی نشانی ہوگی کہ تمہارے سوائے اور کسی کو نہوگی تم میرے پاس آؤگے اس حال مین کہ تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤن روشن ہونگے وضو کے نشان سے اور البتہ تمہارا ایک گروہ مجھسے روکا جاویگا۔ سو میرے تک نہ پہونچ سکینگے۔ تو مین کہونگا اے میرے رب یہ میرے ساتھی ہین۔ تو تب ایک فرشتہ مجکو جواب دیگا سو کہے گا کیا تو جانتا ہے کہ انہون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین اور ایک روایت مین ہے کہ میرا حوض زیادہ لنبا چوڑا ہے اس سے جتنا کہ ایلہ سے عدن تک فاصلہ ہے البتہ اوسکا پانی برف سے زیادہ تر سفید ہے اور شہد سے زیادہ تر میٹھا ہے اور اسکے آبخورے ستارون کی گنتی سے زیادہ ہین فرط اوسکو کہتے ہین جو قوم سے آگے بڑہ جاے جو پانی پر اترنے والے ہون اور اختلجوا کے معنے ہین کہ جلد پکڑے جائینگے اور سحقا کے معنے ہین دوری

(۶) وعن زید بن ارقم رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انتم جزء من مائۃ الف جزء ممن یرد علی الحوض قیل کم کنتم یومئذ قال سبع مائۃ او ثمان مائۃ اخرجہ ابوداؤد

ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ میرے حوض پر پانی پینے کو آئینگے [illegible]

مین سے تم لاکہوان حصہ بہی نہین ہو کسی نے پوچہا کہ تم اوسوقت کتنے آدمی تہے کہا سات سو یا آٹہہ سو ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(٧) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قُلْتُ اشْفَعْ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَنَا فَاعِلٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْتُ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَةَ مَوَاطِنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ مینے کہا یا رسول اللہ قیامت کے دن میری شفاعت کیجیے گا۔ فرمایا کہ انشاء اللہ مین شفاعت کرونگا مینے کہا کہ مین آپکو کہان تلاش کرون۔ فرمایا کہ اول مجکو پل صراط پر تلاش کرنا مینے کہا . . . کہ اگر مین آپ سے (وہان) نہ ملون تو پہر کہان۔ فرمایا پہر مجکو میزان کے پاس تلاش کرنا مینے کہا اگر وہان بہی آپ سے نہ ملون تو پہر کہان۔ فرمایا پہر مجکو حوض پر تلاش کرنا سو مقرر مین ان تین جگہون سے نہ چوکونگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ تَطَايُرِ الصُّحُفِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ اَمْ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَجُوْزَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ مینے دوزخ کو یاد کیا سو مین رونے لگی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیون روتی ہو مینے کہا کہ مجکو دوزخ یاد آئی اسواسطے روتی ہون سو کیا تم قیامت کے دن اپنے گہر والون کو یاد کروگے حضرت م نے فرمایا کہ تین جگہون مین تو کوئی کسی کو یاد نہ کریگا۔ ایک میزان کے پاس یہانتک کہ جان لے کہ اسکی میزان ہلکی ہو یا بہاری۔ دوسری جبکہ نامۂ اعمال اوڑینگے یہانتک کہ جان لے کہ اسکا نامۂ اعمال اُسکے داہنے ہاتہ مین پڑتا ہے یا بائین ہاتہ مین یا پیٹہہ کے پیچہے سے۔ تیسرے پلصراط کے وقت جبکہ دوزخ کے درمیان رکہا جائے گا یہانتک کہ گذر کر اس سے پار ہو۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ

پانچوین فصل شفاعت کے بیان مین

(١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّي اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کی ایک دعا مقبول ہے سو ہر پیغمبر نے اپنی دعا جلد مانگ لی اور مینے اپنی دعا چہپا رکہی اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن سو وہ انشاء اللہ میری امت سے اس شخص کو پہونچے گی جسنے اللہ کے ساتہ کسی چیز کو شریک نہین ٹہیرایا تینون اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(٢) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ اَخْرَجَهُ

ابوداؤد والترمذی قال جابر من لم یکن من اهل الکبائر فما له وللشفاعة ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت سے کبیرے گناہ والون کے واسطے ہوگی۔ ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے ترمذی نے۔ کہا جابر نے کہ جو شخص کبیرے گناہ والون مین سے نہوگا اسکو شفاعت سے کچھ تعلق نہین۔

(۳) وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة ماج الناس بعضهم الى بعض فياتون ادم عليه السلام فيقولون اشفع لنا الى ربك فيقول لست لها ولكن عليكم بابراهيم عليه السلام فانه خليل الله فياتون ابراهيم فيقول لست لها ولكن عليكم بموسى فانه كليم الله تعالى فيوتى موسى عليه السلام فيقول لست لها ولكن عليكم بعيسى فانه روح الله تعالى وكلمته فيوتى عيسى عليه السلام فيقول لست لها ولكن عليكم بمحمد صلى الله عليه وسلم فياتوني فاقول انا لها فانطلق فاستاذن على ربي فيوذن لي فاقوم بين يديه فاحمده بمحامد لا اقدر عليها الان يلهمنيها الله ثم اخر له ساجدا فيقول يا محمد ارفع راسك وقل يسمع لك وسل تعطه واشفع تشفع فاقول يا رب امتي امتي فيقول انطلق فمن كان في قلبه مثقال حبة من برة او شعيرة من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم ارجع الى ربي فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لي مثل الاولى فاقول يا رب امتي امتي فيقال انطلق فمن كان في قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم اعود الى ربي فافعل كما فعلت فيقال لي ارفع راسك مثل الاولى فاقول يا رب امتي امتي فيقال انطلق فمن كان في قلبه ادنى من مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه من النار فانطلق فافعل ثم ارجع الى ربي في الرابعة فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لي يا محمد ارفع راسك وقل يسمع لك وسل تعطه واشفع فاقول يا رب ائذن لي فيمن قال لا اله الا الله قال ليس ذلك لك او قال ليس ذلك اليك ولكن وعزتي وكبريائي وعظمتي لاخرجن منها من قال لا اله الا الله اخرجه الشيخان وفي رواية لهما وللترمذي عن ابي هريرة رضی اللہ عنہ كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في دعوة فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها نهسة وقال انا سيد ولد ادم يوم القيمة هل تدرون مم ذلك يجمع الله الاولين والاخرين في صعيد واحد فينظرهم الناظر ويسمعهم الداعي وتدنو منهم الشمس فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا يطيقون ولا يحتملون فيقول الناس الا ترون الى ما انتم فيه الا تنظرون من يشفع لكم فيقول بعضهم لبعض ابوكم ادم فياتونه فيقولون يا ادم انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك واسكنك الجنة الا تشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه وما بلغنا فيقول ادم عليه السلام ان ربي غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولا يغضب بعده مثله وانه نهاني عن الشجرة فعصيته نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى نوح عليه السلام فياتون نوحا عليه السلام فيقولون انت يا نوح اول الرسل الى اهل الارض وقد سماك الله عبدا شكورا الا ترى الى ما نحن فيه الا ترى الى ما بلغنا الا تشفع لنا الى ربك فيقول ان ربي غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وانه قد كانت لي دعوة

دَعَوْتُ بِهَا عَلَىٰ قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اِذْهَبُوْا اِلىٰ غَيْرِي اِذْهَبُوْا اِلىٰ اِبْرَاهِيْمَ فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اِشْفَعْ لَنَا اِلىٰ رَبِّكَ اَلَا تَرىٰ اِلىٰ مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّيْ قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اِذْهَبُوْا اِلىٰ غَيْرِي اِذْهَبُوْا اِلىٰ مُوْسىٰ فَيَأْتُوْنَ مُوْسىٰ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسىٰ اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ فَضَّلَكَ اللهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَا اِلىٰ رَبِّكَ اَلَا تَرىٰ اِلىٰ مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اِذْهَبُوْا اِلىٰ غَيْرِي اِذْهَبُوْا اِلىٰ عِيْسىٰ فَيَأْتُوْنَ عِيْسىٰ فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسىٰ اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلىٰ مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اِشْفَعْ لَنَا اِلىٰ رَبِّكَ اَلَا تَرىٰ اِلىٰ مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسىٰ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اِذْهَبُوْا اِلىٰ غَيْرِي اِذْهَبُوْا اِلىٰ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَأْتُوْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلىٰ رَبِّكَ اَلَا تَرىٰ اِلىٰ مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ اِلىٰ تَحْتِ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلىٰ اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوىٰ ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرىٰ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فِيْ قِصَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَذَكَرَ قَوْلَهٗ فِي الْكَوْكَبِ هٰذَا رَبِّيْ وَقَوْلَهٗ لِاٰلِهَتِهِمْ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَوْلَهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ قُلْتُ ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَجْرِيْدِهٖ حَدِيْثَ اَنَسٍ وَحَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَيْنِ فِي الشَّفَاعَةِ بِاخْتِصَارٍ جِدًّا وَقَدْ اَثْبَتُّهُمَا بِكَمَالِهِمَا حِرْصًا عَلَى الْفَائِدَةِ وَاللهُ اَعْلَمُ اَلْاِلْهَامُ ضَرْبٌ مِّنَ الْوَحْيِ الَّذِيْ يُلْقِيْهِ اللهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَالنَّهْشُ اَخْذُ اللَّحْمِ بِمُقَدَّمِ الْاَسْنَانِ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آدمی آپس مین بعضے بعضون مین ملجائینگے سو آدم علیہ السلام کے پاس آئینگے تو ان سے کہین گے کہ اپنی اولادکی سفارش کیجیے تو آدم علیہ السلام کہین گے کہ مین سفارش کے لائق ہون ولیکن تم ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے دوست ہین سو لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئینگے تو ابراہیم علیہ السلام کہین گے کہ مین بھی شفاعت کے لائق نہین لیکن تم موسے علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ خدا نے ان سے بلا واسطہ کلام کیا پھر لوگ موسے کے پاس آئینگے اور ان سے شفاعت چاہین گے تو وہ بھی انکار لائینگے کہین گے کہ مین شفاعت کے لائق نہین ہون۔ ولیکن تم عیسے علیہ السلام کے پاس جاؤ اسواسطے کہ وہ اللہ کی روح اور اسکے کلمے ہین تو پھر لوگ عیسے علیہ السلام کے پاس جائینگے اور ان سے شفاعت چاہین گے تو وہ کہین گے کہ مین شفاعت کے لائق نہین لیکن تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ پھر لوگ میرے پاس آوینگے تو مین کہونگا کہ مین شفاعت کے لائق ہون۔ سو مین چلونگا۔ اور اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجکو اجازت ملے گی سو مین خدا کے آگے کھڑا ہونگا پھر مین اوسکی ایسی تعریفین کرونگا

جنپر مین اب قادر نہین۔ مجکو اللہ الہام کریگا پہر مین اپنے رب کے آگے سجدہ مین گر پڑونگا۔ تو اللہ فرماویگا اے محمد اپنا سر اٹھا
اور کہہ تیری بات سنی جاویگی اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی تو مین کہونگا اے رب میری امت کو
بخشدے میری امت کو بخشدے تو اللہ فرمائےگا کہ جا سو جسکے دل مین گیہون یا جو کے دانے کے برابر ایمان ہو اُسکو دوزخ
سے باہر نکال سو مین جاؤنگا اور ایسے لوگون کو دوزخ سے باہر نکالونگا پہر اپنے رب کی طرف پلٹ آؤنگا اور انہین
تعریفون سے اُسکی تعریف کرونگا پہر اوسکے آگے سجدے مین گر پڑونگا تو مجکو حکم ہوگا جیسا پہلی بار ہوا تو مین کہونگا اے
میرے رب میری امت کو بخشدے میری امت کو بخشدے تو حکم ہوگا کہ جا سو جسکے دل مین رائی کے دانے کے برابر ایمان
ہو اوسکو دوزخ سے باہر نکال تو مین چلونگا اور جو حکم ہوگا سو کرونگا پہر اپنے رب کی طرف پلٹ جاؤنگا سو تعریف کرونگا
جیسے پہلے کی اور سجدے مین گر پڑونگا تو مجکو حکم ہوگا کہ اپنا سر اُٹھا لے پہلی بار کی طرح تو مین کہونگا اے میرے رب
میری امت کو بخشدے میری امت کو بخشدے تو حکم ہوگا کہ جا سو جسکے دل مین رائی کے دانے سے کم ایمان ہو اوسکو دوزخ
سے نکال سو مین جاؤنگا اور ایسے لوگون کو دوزخ سے باہر لاؤنگا۔ پہر مین چوتہی بار اپنے رب کی طرف پلٹ جاؤنگا
اور ان تعریفون سے اوسکی تعریف کرونگا پہر اوسکے آگے سجدے مین پڑونگا تو مجکو حکم ہوگا اے محمد اپنا سر اُٹھا لے
اور کہہ سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی۔ تو مین کہونگا اے میرے رب مجکو
حکم ہو اسکی شفاعت کرنے کا جسنے لا الہ الا اللہ کہا خدا فرماویگا یہ تیرا حق نہین لیکن میری عزت اور بزرگی اور عظمت
کی قسم البتہ مین دوزخ سے نکالونگا جسنے لا الہ الا اللہ کہا شیخین اس کے راوی ہین اور شیخین اور ترمذی کی ایک
روایت مین ابوہریرہ رضہ سے آیا ہے کہ ہم ایک دعوت مین حضرتؐ کے ساتہ تہے تو بکری کا ہاتہ آپکی طرف اوٹہا گیا۔ وہ
آپکو بہت پسند تہا تو دانتون سے نوچکر اوسکا گوشت کہایا اور فرمایا کہ مین اولاد آدم کا سردار ہون قیامت کے دن
کیا تم جانتے ہو کہ یہ بیان کسطرح ہے اللہ تعالی پہلے پچہلون کو ایک میدان مین جمع کریگا۔ سو دیکہنے والا سب کو دیکہے
گا۔ اور بلانیوالا انکو سنا دیگا یعنے ایک کی آواز سب خلق کے کان مین پہونچے گی اور سورج اُن سے قریب ہو جایگا سو
لوگون کو اسقدر غم اور تکلیف پہونچے گی جسکی انکو طاقت نہوگی اور نہ اٹہا سکین گے۔ تو لوگ آپس مین ایک دوسرے کو
کہین گے کیا تم نہین دیکہتے جس مصیبت مین تم مبتلا ہو کیا تم نہین ڈہونڈتے وہ شخص جو تمہارے واسطے سفارش
کرے تو بعض بعضون سے کہین گے کہ تمہارا باپ آدم ہے اس کے پاس چلو سو آدم علیہ السلام کے پاس آوین گے
تو کہین گے اے آدم تم سب بندون کے باپ ہو اللہ نے تمکو اپنے ہاتہ سے پیدا کیا اور تجہمین اپنی روح پہونکی اور تجکو فرشتون
سے سجدہ کروایا اور بہشت مین بسایا کیا تم اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہین کرتے کیا تم نہین دیکہتے کہ جس مصیبت
مین ہم ہین اور جو تکلیف ہمکو پہونچی تو آدم علیہ السلام کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ کبہی اس
سے پہلے ایسا غضبناک ہوا اور نہ اس کے پیچہے ایسا غضبناک ہوگا اور اُسنے مجکو درخت کہانے سے منع کیا اور مین نے اُسکی
نافرمانی کی میری جان خود شفاعت کی مستحق ہے تین بار کہین گے میرے سوائے اور کے پاس جاؤ۔ نوح علیہ السلام کے پاس
جاؤ سو لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاینگے تو کہین گے کہ اے نوحؑ تم پہلے رسول ہو زمین والون کی طرف اور خدا نے تمہارا
نام بندہ شکرگذار رکہا کیا تم انہین دیکہتے جس مصیبت مین ہم ہین کیا تم نہین دیکہتے جو تکلیف ہمکو پہونچی۔ کیا تم اپنے رب کے
پاس ہماری سفارش نہین کرتے تو نوح علیہ السلام کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ کبہی اُس سے
پہلے غضبناک ہوا۔ اور نہ اس سے پیچہے ویسا غضبناک ہوگا۔ اور میری ایک خاص دعا تہی جس سے مینے اپنی قوم کے

حق مین بد دعا کی میری جان خود نجات کی مستحق ہے تین بار کہینگے پہر۔ غیر کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ
پہر لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاوینگے اور کہین گے کہ تم خدا کے پیغمبر ہوا اور اہل زمین سے اوسکے دوست ہو ہماری
سفارش کرو اپنے رب کے پاس۔ کیا تم نہین دیکہتے جس مصیبت مین ہم ہین تو ابراہیم علیہ السلام اون سے کہین گے
کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضب ناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے کبہی ایسا غضبناک نہین ہوا اور نہ اس سے پیچہے ویسا
غضبناک ہوگا اور مقرر مینے تین جہوٹ بولے ہین پہر انکو ذکر کرینگے میری جان خود نجات کی مستحق ہے میرے سوائے
کسی اور کے پاس جاؤ موسےٰ کے پاس جاؤ پہر لوگ موسیٰ کے پاس جاوینگے اور کہین گے اے موسےٰ تم
پیغمبر ہو خدا نے تمکو اپنی رسالت اور کلام سے لوگون پر فضیلت دی اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجیے۔ کیا تم
نہین دیکہتے جس مصیبت مین ہم ہین تو موسےٰ علیہ السلام کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ
اِس سے پہلے کبہی ویسا غضبناک نہین ہوا اور نہ اس سے پیچہے ویسا غضبناک ہوگا۔ اور البتہ مین ایک آدمی
کو قتل کیا جسکے مارنے کا مجکو حکم نہ تہا مین خود نجات کا مستحق ہون تین بار کہین گے میرے غیر کے پاس جاؤ عیسےٰ
علیہ السلام کے پاس جاؤ پہر لوگ عیسےٰ علیہ السلام کے پاس جاوینگے سو کہین گے اے عیسےٰ تم خدا کے رسول اور اسکا
کلمہ ہو جو مریم کی طرف ڈالا اور اوسکی روح ہو اور تمنے گود مین لوگون سے کلام کی۔ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش
کرو۔ کیا تم نہین دیکہتے جس مصیبت مین ہم ہین تو عیسےٰ علیہ السلام کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے
کہ اس سے پہلے کبہی ویسا غضبناک نہین ہوا اور نہ اس سے پیچہے ایسا غضبناک ہوگا۔ اور اپنا کوئی گناہ نہ ذکر کرین گے
کہین گے میری جان خود نجات کی مستحق ہے میرے غیر کے پاس جاؤ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ پہر محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس جاوینگے اور ایک روایت مین ہے کہ میرے پاس آوینگے تو کہین گے اے محمد تم رسول ہوا اور پیغمبرون
کی مہر ہوا اور خدا نے تمہارے پہلے اور پچہلے سب گناہ بخشدیے۔ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کرو کیا آپ نہین دیکہتے
جس مصیبت مین ہم ہین تو مین عرش کے نیچے جاؤنگا اور اپنے رب کے آگے سجدے مین گرونگا پہر خدا مجپر اپنی وہ تعریف
اور خوب ثنا کہولے گا جو مجہسے پہلے کسی پر نہین کہول پہر خدا فرماویگا۔ محمد اپنا سر اٹہالے اور مانگ تجکو دیا جاویگا
اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین کہونگا اے میرے رب مین اپنی امت کی مغفرت مانگتا ہون تین بار تو
حکم ہوگا کہ اے محمد اپنی امت مین۔ تمہاری امت مین جنپر حساب نہین انکو بہشت مین داہنے دروازے سے داخل کرو
اور وہ باقی دروازون مین بہی لوگون کے شریک ہونگے۔ پہر فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے۔ کہ بہشت
کی چوکہٹون سے دو چوکہٹ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکے اور ہجر کے یا مکے یا بصرے کے درمیان فاصلہ
ہے اور ایک روایت مین ابراہیم کے قصے مین اتنا زیادہ ہے اور ذکر کیا قول اپنا ستارون کے باب مین۔
ہٰذا ربی یہ میرا رب ہے اور قول اپنا اونکے بتون کے حق مین بلکہ انکے بڑے نے یہ کام کیا ہے اور قول اپنا کہ مین بیمار ہون
مین کہتا ہون کہ بارزی نے اپنی تجرید مین ان دونو انس اور ابوہریرہ کی حدیثون کو نہایت اختصار سے ذکر کیا ہے
اور مین نے انکو پورے طور سے بیان کیا ہے واسطے حرص فائدہ اٹہانے کے واللہ اعلم۔ اور الہام ایک قسم وحی ہے
جو اللہ اپنے نیک بندون کے دل مین ڈالتا ہے اور نہش کے معنے ہین پکڑنا گوشت کا ہے اسکے دانتون سے۔
(۲۸) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ صُهَيْبِ الْفَقِيْرِ قَالَ كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِيْ رَأْيٌ مِّنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا فِيْ عِصَابَةٍ
ذَوِيْ عَدَدٍ نُرِيْدُ اَنْ نَحُجَّ ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ دَنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُمَا يُحَدِّثُ النَّاسَ وَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ فَقُلْتُ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا هٰذَا الَّذِيْ تُحَدِّثُوْنَنَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَكُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِيْدُوْا فِيْهَا فَمَا هٰذَا الَّذِيْ يَقُوْلُ فَقَالَ اَتَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَاْ مَا قَبْلَهٗ اِنَّهٗ لِيْ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ مَقَامُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ يُخْرِجُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مَنْ يُّخْرِجُ مِنَ النَّارِ ثُمَّ وَصَفَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْنَا اَتَرَوْنَ هٰذَا الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللّٰهِ مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ شَغَفَنِيْ اَيْ دَخَلَ شِغَافَ قَلْبِيْ وَهُوَ غِلَافُهٗ **ترجمہ** زید بن صہیب فقیر سے روایت ہے کہا کہ خارجیون کی راے نے میرے دل مین جگہ پکڑی سو ہم ایک متعدد جماعت مین نکلے اِس ارادے سے کہ حج کرکے پہر لوگون پر خروج کرینگے سو ہم مدینے مین گذرے سو ناگاہ جابر بن عبد اللہ نظر پڑے لوگون کو حدیث بیان کر رہے تھے اور ناگاہ انہون نے دوزخیون کا ذکر کیا تو مین نے کہا کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کیا ہے۔ یہ حدیث جو تم بیان کرتے ہو اور حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جسکو تو نے آگ مین داخل کیا سو اسکو تو نے رسوا کیا اور جب چاہینگے کہ اُس سے نکلین تو پہر اوسی مین پہیرے جاوینگے۔ سو کیا ہے مطلب اسکا جو تم کہتے ہو انہون نے کہا کیا تو قرآن پڑہتا ہے مینے کہا کہ ہان کہا پڑہ وہ آیت جو اُس سے پہلے ہے کہ وہ کافرون کے حق مین ہے پہر کہا کیا تو نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام سنا ہے جسمین خدا انکو کہڑا کرے گا مین نے کہا کہ ہان۔ کہا سو وہی ہے مقام محمود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ نکالے گا اللہ تعالے اوسکے ساتہ جسکو آگ سے نکالے گا پہر پلصراط کا رکہنا اور لوگون کا اسپر سے گذرنا بیان کیا سو ہمنے کہا دیکہو یہ بوڑہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ باندہتا ہے پہر ہم پہرے۔ سو قسم ہے اللہ کی۔ سوائے ایک مرد کے ہم مین سے کوئی خارجی نہ ہوا مسلم اسکے راوی ہین شغفنی یعنے میرے دل کے غلاف مین داخل ہوا

(۵) **وَعَنْ** اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ نَعِيْمًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ خَيْرٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ فِي الْجَنَّةِ صَبْغَةً فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ مِنْ شِدَّةٍ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ فَيُصْبَغُ اَيْ يُغْمَسُ كَاَنَّهٗ يُدْخَلُ اِلَيْهَا دَخْلَةً وَّاحِدَةً **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا دارون مین زیادہ تر آسودہ اور خوش گذران تہا سو اسکو دوزخ مین ایکبار غوطہ دیا جاویگا پہر اُس سے پوچہا جاویگا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے دنیا مین کبہی آرام بہی دیکہا تہا۔ کیا تجہپر کبہی چین بہی گذرا تہا وہ کہے گا قسم ہے خدا کی کبہی نہین۔ اے میرے رب۔ اور لایا جاویگا اہل بہشت سے جو دنیا مین سب لوگون سے سخت تر تکلیف مین تہا سو اسکو بہشت مین ایک بار غوطہ دیا جاویگا پہر اُس سے پوچہا جاویگا کہ اے آدم کے بیٹے تو نے کبہی تکلیف بہی دیکہی ہے کیا تجہپر کبہی سختی اور رنج بہی گذرا تہا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجہپر تو کبہی تکلیف نہین گذری اور مینے تو کبہی سختی نہین دیکہی مسلم اسکے راوی ہین اور یصبغ کے معنے یہ ہین کہ اسمین ڈبویا جائے گا گویا کہ اُس مین ایک بار داخل ہوتا ہے۔

(۶) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا

لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا كُلُّهَا أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَيْسَرَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي وَلَا أُدْخِلَكَ النَّارَ وَأُدْخِلَكَ الْجَنَّةَ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوزخیون سے زیادہ ترہلکے عذاب مین ہوگا اُس سے اللہ تعالیٰ کہیگا کہ اگر تمام دنیا تیری ملکیت ہوتی تو کیا تو اوسکو عذاب کے بدلے مین دیتا۔ وہ کہیگا کہ ہان تو اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ مینے تو تجسے اس سے آسان تر چیز مانگی تہی اور حالانکہ تو آدم کی پیٹہہ مین تہا کہ میرا کوئی شریک نہ ٹہراؤ۔ اور مین تجکو دوزخ مین داخل نہین کرونگا بلکہ بہشت مین داخل کرونگا سو تو نے نہ مانا۔ اور شرک کیا شیخین اسکے راوی ہین ۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودًا فَلَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَأَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لَهُمَا وَالتِّرْمِذِيُّ بِمَعْنَاهُ وَمَعْنَى ذَبْحِ الْمَوْتِ الْيَأْسُ مِنْ مُفَارَقَةِ الْحَالَتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْخُلُودُ فِيهِمَا **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہو جاوینگے اور دوزخی دوزخ مین داخل ہو جاوینگے تو موت لائی جاویگی اور بہشت اور دوزخ کے درمیان ٹہیرائے جاوینگے پہر ذبح کی جاویگی پہر کوئی پکارنے والا پکاریگا کہ اے بہشتیو تمکو یہان ہمیشہ رہنا ہے اور کبہی موت نہین اور اے دوزخیو تمکو یہان ہمیشہ رہنا ہے کبہی موت نہین سو بہشتیون کو خوشی پر خوشی بڑہے گی اور دوزخیون پر غم پر غم زیادہ ہوگا شیخین اسکے راوی ہین اور الفاظ انہین کے ہین اور ترمذی نے اُسکے معنے روایت کئے ہین اور موت کے ذبح کرنے کا مطلب ناامید ہونا ہے دونون حالتون کی جدائی سے بہشت اور دوزخ یعنے یہ حالت کبہی نہین بدلے گی بلکہ اسمین ہمیشہ رہینگے ۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي ذِكْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَفِيهِ فَصْلَانِ

تیسرا باب بہشت اور دوزخ کے بیان مین اور اسمین دو فصل مین ++

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي صِفَتِهِمَا

پہلا فصل انکی صفت مین

ذِكْرُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

بہشت کی صفت کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي أُخْرٰى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّهُمْ أَخْفَوْا لِلّٰهِ عَمَلًا فَأَخْفٰى لَهُمْ ثَوَابًا فَلَوْ قَدِمُوا عَلَيْهِ أَقَرَّ تِلْكَ الْأَعْيُنَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ مینے اپنے نیک بندون کے واسطے تیار کر رکہا ہے جو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا اور نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی کے

کے دل مین خیال گذرا ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑہو۔ سو کوئی جی نہین جانتا جو چھپا یا گیا ہے واسطے
انکے آنکھون کی ٹھنڈک سے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور بخاری نے ایک روایت مین زیادہ کیا ہے سہل
بن سعد سے اور ذکر کیا مثل اسکے پھر کہا اور محمد بن کعب نے کہا کہ انہون نے خدا کے واسطے چھپکر عمل کئے تو خدا نے
بھی انکے واسطے ثواب چھپایا پھر اگر اُسپر آوین تو آنکھ ٹھنڈی ہو جاوے۔

(۲) وَعَنْهُ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ فِضَّةٌ
وَلَبِنَةٌ ذَهَبٌ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَّدْخُلُهَا
يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْاِمَامُ
الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ
اللّٰهُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمِلَاطُ الطِّيْنُ الَّذِيْ يُجْعَلُ بَيْنَ
سَافَيِ الْبِنَاءِ يُمْلَطُ بِهِ الْحَائِطُ اَيْ يُصْلَحُ وَبَئِسَ يَبْأَسُ اِذَا افْتَقَرَ وَاشْتَدَّتْ حَاجَتُهٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ مینے کہا کہ یا حضرت خلق کس چیز سے پیدا ہوئی فرمایا پانی سے مین نے کہا بہشت کی عمارت کس چیز سے
ہے فرمایا کہ ایک ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک ایک اینٹ سونے کی اور اوسکا گارا نہایت خوشبودار
مشک یعنی کستوری ہے اور اوسکی کنکریان موتی اور یاقوت ہین اور اوسکی مٹی زعفران یعنے کیسر ہے جو اسمین داخل
ہوگا وہ چین عیش مین رہیگا غمگین اور محتاج کبھی نہوگا اور زندہ رہیگا۔ مریگا نہین۔ اور انکے کپڑے پُرانے نہ
ہونگے اور اونکی جوانی تمام نہوگی یعنے سدا جوان رہینگے بوڑھے نہ ہونگے پھر فرمایا تین آدمی ایسے ہین کہ انکی دعا
رد نہین ہوتی منصف حاکم کی اور روزہ دار کی یہانتک کہ روزہ کھولے اور مظلوم کی دعا کو اللہ بادل سے اوپر
اوٹھاتا ہے اور اُسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہین اور اللہ تعالی فرماتا ہے میری عزت اور
جلالیت کی قسم البتہ مین تیری مدد کرونگا اگرچہ بعد کچھ زمانے کے ترمذی اسکے راوی ہین اور ملاط اس گارے کو کہتے
ہین جو عمارت کی چنوائی کے درمیان ڈالا جاتا ہے اُسکے ساتھ دیوار سنواری جاتی ہے اور بئس کے معنے ہین جبکہ
سخت محتاج ہو۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا
وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ
عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ مُّجَوَّفَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا
اَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ دو بہشت چاندی کے ہین انکے برتن اور جو چیز کہ انمین ہی سب چاندی کی ہے اور دو بہشت
سونے کے ہین انکے برتن اور جو چیز اونمین ہے سب سونے کی ہے اور بہشتیون کو اپنے رب کے دیدار سے کوئی
آڑ سوائے جلال کی چادر کے نہین یعنے صفت عظمت کی کہ اوسکی ذات پاک پر ہے عدن کے بہشت مین شیخین اور ترمذی
اسکے راوی ہین اور انکی ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین ایک خیمہ ہے کھوکھلے
موتی کا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ ساٹھ کوس چوڑا ہے اسکے ہر کونے مین ایماندار کی بیبیان ہونگی کہ دوسر ونکو نہ دیکھینگی

سونے اور بیر گھوما کریگا یعنے صحبت کے واسطے انکے پاس جایا کریگا۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃُ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ مِائَۃُ عَامٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین سو درجے ہین دو دو درجون مین سو سو برس کی راہ کا فرق ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃُ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاھَا دَرَجَۃً وَمِنْھَا تُفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ الْاَرْبَعَۃُ وَمِنْ فَوْقِھَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْاَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین سو درجے ہین دو دو درجون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین مین اور فردوس سب سے اونچی بہشت ہے اور اس سے بہشت کی چار نہرین پھوٹ نکلتی ہین اور اسکے اوپر خدا کا عرش ہے سو جب تم خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِیْنَ اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدَاھُنَّ لَوَسِعَتْھُمْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین سو درجے ہین اگر اونمین سے ایک درجے مین تمام عالم جمع ہو تو اوسمین سما جاوے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّھَا مِائَۃَ عَامٍ وَلَا یَقْطَعُھَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین ایک درخت ہے کہ اسکے سایے مین سوار سو برس چلے گا اور اسکے سایے سے باہر نہ نکل سکے گا اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو یعنے اسکی تصدیق کے واسطے وظل ممدود یعنے دراز سایے مین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃٌ اِلَّا وَسَاقُھَا مِنْ ذَھَبٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین جو درخت ہے سب کی پنڈلی یعنے نال سونے کی ہے ترمذی اسکے راوی ہین **ف** پنڈلی وہ ہے جس پر درخت کھڑا ہوتا ہے

(۹) وَعَنْہُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَابُ قَوْسٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ فِیْ اُخْرٰی وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ اَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَتْ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتِ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَیْنَھُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُھَا یَعْنِی الْخِمَارَ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا قَابُ الْقَوْسِ اَوْ قَدْرُہُ : قَدْرُہُ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقدر کمان کے جگہ بہشت مین بہتر ہے اس سے جسپر سورج چڑھتا ہے یا ڈوبتا ہے یعنی تمام دنیا سے شیخین اسکے راوی ہین اور ترمذی نے انس سے ایک روایت مین اتنا زیادہ کیا ہے کہ بقدر کمان ایک تمہارے کے یا فرمایا کہ بقدر قدم کے بہشت مین بہتر ہے تمام دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا مین ہے اور اگر بہشتیون سے کوئی عورت زمین والون پر جھانکے تو البتہ روشن کر دے

تمام دنیا کو اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے اور آسمان و زمین کا درمیان خوشبو سے بھر دے اور ا وڑھنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے قاب اور قد کے معنی ہین قدر۔

(۱۰) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِی الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ خَوَافِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهٗ لَطَمَسَ ضَوْءُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ اَلزَّخْرَفَةُ اَلزِّيْنَةُ وَالزُّخْرُفُ الذَّهَبُ وَخَوَافِقُ السَّمَاءِ جَوَانِبُهَا الْاَرْبَعَةُ وَهِیَ جِهَاتُ الرِّيَاحِ الْاَرْبَعِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بقدر اسکے کہ ناخن اوٹھاتا ہے یعنی نہایت کمتر بہشت کی نعمت دنیا پر ظاہر ہو تو البتہ اس سے آسمان اور زمین کی سب طرفین مشرق مغرب اتر دکن زینت ناک ہو جائین اور اگر بہشتیون سے کوئی مرد جھانکے اور اوسکا کنگن ظاہر ہو تو البتہ سورج کی روشنی کو مٹا دیوے جیسا کہ سورج تارون کی روشنی کو مٹا دیتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین زخرفہ زینت کو کہتے ہین اور زخرف سونے کو کہتے ہین اور خوافق السماء سے مراد آسمان کی چارون طرفین ہین اور وہی ہوا کی چارون طرفین ہین۔

(۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِی الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین سدرۃ المنتہے کی طرف اوٹھایا گیا سو ناگہان وہان چار نہرین نظر پڑین دو نہرین ظاہر اور دو باطن۔ ظاہر نہرین تو نیل اور فرات اور دو نہرین جو باطن ہین تو بہشت مین جاری ہین بخاری اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ فِی الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيْرُ بِكَ فِی الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا كَانَ فَقَالَ اٰخَرُ هَلْ فِی الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** بریدہ رض سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بھلا بہشت مین گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اگر خدا نے تجھکو بہشت مین داخل کیا اور تو اوسمین چاہیگا کہ تو سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جاے گا اور وہ تجھکو اوڑا لے جائیگا جہان تو چاہے گا۔ اور دوسرے شخص نے کہا کہ کیا بہشت مین اونٹ بھی ہونگے فرمایا کہ اگر خدا نے تجھکو بہشت مین داخل کیا تو اسمین جو چاہیگا پائیگا اور تیری آنکھہ لذت پاے گی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۳) وَعَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يُغَنِّيْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ اَلْحُوْرُ جَمْعُ حَوْرَاءَ وَهِیَ الشَّدِيْدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ الشَّدِيْدَةُ سَوَادِهَا وَالْعَيْنَاءُ وَاحِدَةُ الْعِيْنِ وَهِیَ الْوَاسِعَةُ الْعَيْنِ وَقَوْلُهَا لَا نَبِيْدُ اَیْ لَا نَهْلِكُ وَلَا نَتْلَفُ **ترجمہ** علی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین کشادہ آنکھہ والی حورون کا مجمع ہوا کریگا وہ ایسی خوش آواز سے گائین گی کہ خلقت نے ویسی آواز کبھی نہین سنی یہ گائین گی کہ ہم ہمیشہ زندہ رہنگی کبھی نہ

مرینگی اور ہم ہمیشہ چین اور عیش مین رہینگے کبہی غمگین اور محتاج نہین ہونگے اور ہم ہمیشہ راضی رہینگے کبہی ناخوش نہین ہونیگی خوشی ہے اُس شخص کو جو ہمارا مالک ہوگا اور ہم اسکے واسطے ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور حور جمع ہے حورا کی اُس عورت کو کہتے ہین جسکی آنکہہ کی سفیدی اور سیاہی نہایت کو پہونچی ہو اور عینا عین کا واحد ہے۔ اوسکے معنے ہین کشادہ آنکہہ والی اور لانبید کے معنے ہین کہ ہم ہلاک نہین ہونگے۔

(۱۴) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا یَاْتُوْنَھَا کُلَّ جُمُعَۃٍ فَتَھُبُّ رِیْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ ثِیَابِھِمْ وَوُجُوْھِھِمْ فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَھْلِیْھِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَھُمْ اَھْلُوْھُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہوگا ہر جمعے بہشتی لوگ وہان آیا کرینگے سو اُتر کی ہوا چلے گی تو انکے کپڑون اور منہون مین خوشبو پہیلا دیگی تو اوس سے انکی خوبصورتی اور خوبی بڑہ جائیگی پہر اپنے گہر والون کی طرف پلٹ آئینگے اور حالانکہ انکی خوبصورتی اور خوبی بڑہی ہوئی ہوگی تو انکے گہر والے کہین گے قسم اللہ کی البتہ ہمارے پیچہے تمہاری خوبصورتی اور خوبی بڑہ گئی تو وہ کہین گے کہ قسم اللہ کی کہ ہمارے پیچہے تمہاری خوبصورتی زیادہ ہوگئی مسلم اسکے راوی ہین

(۱۵) وَعَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا مَا فِیْھَا شِرَاءٌ وَّلَا بَیْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَھَی الرَّجُلُ صُوْرَۃً دَخَلَ فِیْھَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** علی رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین بازار ہے اس مین خرید و فروخت نہین ہوگی بلکہ اس مین مرد عورتون کی تصویرین ہونگی سو جب کوئی مرد کسی صورت کی خواہش کریگا تو اس مین داخل ہوجائیگا یعنے اوسکی وہی صورت ہوجاویگی ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذِکْرُ صِفَۃِ النَّارِ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْھَا

دوزخ کا بیان خدا کی پناہ

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَارُکُمُ الَّتِیْ تُوْقِدُوْنَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَھَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰہِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَۃً قَالَ فَاِنَّھَا فُضِّلَتْ عَلَیْھَا بِتِسْعَۃٍ وَّسِتِّیْنَ جُزْءًا کُلُّھَا مِثْلُ حَرِّھَا اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آگ جو تم جلاتے ہو ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے اونہتر حصے زیادتی رکہتی ہے ہر حصے کی گرمی اِس آگ کی گرمی کے برابر ہے تینون اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْہُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْھَا اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی ابْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْھَا اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی اسْوَدَّتْ فَھِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَۃٌ اَخْرَجَہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہُ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ اول ہزار سال جلائی گئی یہانتک کہ سرخ ہوگئی پہر ہزار برس جلائی گئی یہانتک کہ سفید ہوگئی پہر ہزار برس جلائی گئی یہانتک کہ سیاہ ہوگئی سو وہ اندہیری تاریک ہے مالک اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ لفظ ترمذی کے ہین۔۔

(۳) وعن الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لسرادق النار اربع جدر
كثف كل جدار مسيرة اربعين سنة اخرجه الترمذي الجدار الحائط **ترجمہ** خدریؓ سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ کی سراپردے یا خیمے کی چار دیواریں ہیں ہر دیوار چالیس برس کی راہ موٹی
ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن الحسن قال قال عتبة بن غزوان رض على منبر البصرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
ان الصخرة العظيمة لتلقى من شفير جهنم فتهوي سبعين عاما ما تفضي الى قرارها وكان عمر رض يقول اكثروا
ذكر النار فان حرها شديد وقعرها بعيد ومقامعها حديد اخرجه الترمذي **ترجمہ** حسن سے روایت
ہے کہ عتبہ بن غزوان نے بصرے کے منبر پر کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ ایک بڑا پتھر دوزخ
کے کنارے سے اوسمین ڈالا جاویگا تو وہ ستر برس نیچے کو چلتا رہے گا اور اپنے قرارگاہ تک نہ پہونچے گا اور
عمر فاروق کہتے تھے کہ دوزخ کو بہت یاد کیا کرو واسطے کہ اوسکی گرمی سخت ہے اور اسکا گہراؤ دور ہے اور
اوسکی گرزین لوہے کی ہین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن الخدري رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل واد في جهنم يهوي فيه الكافر
اربعين خريفا قبل ان يبلغ قعره اخرجه الترمذي **ترجمہ** خدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ویل دوزخ مین ایک نالا ہے کہ اسمین کافر چالیس برس تک نیچے گرا چلا جاوے گا اور اوس کے
گہراؤ کو نہ پہونچے گا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وعن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان قطرة من الزقوم قطرت في
الدنيا لافسدت على اهل الدنيا معايشهم فكيف بمن يكون طعامهم وشرابهم اخرجه الترمذي
ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر زقوم یعنے دوزخ کی تھوہر کا ایک
قطرہ دنیا مین گر پڑے تو دنیا والون کی روزی کو بگاڑ ڈالے سو کیا حال ہے اوس شخص کا جسکا کہانا پینا تھوہر ہی
ہوگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وعن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتكت النار الى ربها فقالت يا رب
اكل بعضي بعضا فاذن لها بنفسين نفس في الشتاء ونفس في الصيف فهو اشد ما تجدون من الحر و
اشد ما تجدون من الزمهرير اخرجه الشيخان والترمذي **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ نے اپنے رب کے طرف گلہ کیا سو کہا کہ اے رب میرے بعضے ٹکڑے نے بعضے کو
نگل لیا۔ یعنے شدت گرمی سے تنگ ہون تو خدا نے اوسکو دو بار دم لینے کی اجازت دی ایک دم سردی مین
اور ایک دم گرمی مین۔ سو جو تم زیادہ تر گرمی کی شدت پاتے ہو وہ اوس کے گرمی کے دم سے ہے اور جو تم
زیادہ تر شدت سردی کی پاتے ہو وہ اوسکے سردی کے دم سے ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۸) وعنه رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج عنق من النار يوم القيمة له عينان
تبصران واذنان تسمعان ولسان ينطق يقول اني وكلت بثلثة بمن جعل مع الله الها اخر وبكل جبار
عنيد وبالمصورين اخرجه الترمذي العنق الطائفة من الناس والمراد به طائفة من النار كالعنق

وَالْجَبَّارُ الْقَهَّارُ الْمُتَكَبِّرُ وَالْعَنِيْدُ الْحَائِدُ عَنِ الْحَقِّ كَالْمُعَانِدِ لَهٗ **ترجمہ** ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی اُس کی دو آنکھین ہونگی جس سے وہ دیکھے گی اور دو کان ہونگے جنسے سنین گی اور اوسکی زبان ہوگی جس سے بولے گی اور کہے گی کہ مین تین شخصون پر متعین کی گئی ہون۔ ایک وسپر جس نے خدا کے ساتھ شریک کیا۔ دوسرے ہر ظالم سرکش پر تیسرے تصویر بنانے والون پر ترمذی اسکے راوی ہین اور عنق آدمیون کے ایک گروہ کو کہتے ہین اور مراد ایک ٹکڑا آگ کا ہے اور جبار کے معنے ہین قہر کرنیوالا متکبر اور عنید وہ ہے جو دین حق سے منکر ہو جیسے معاند

(۹) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسدن یعنے قیامت کو دوزخ لائی جاوے گی۔ اسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اسکو کہینچین گے مسلم ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۰) **وَعَنْ** مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رضؓ اَتَدْرِيْ مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِيْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ رضؓ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ قَالَتْ قُلْتُ اَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے مجھے کہا کیا تو جانتا ہے کہ دوزخ کسقدر فراخ ہے مینے کہا کہ نہین۔ ہان قسم اللہ کی تو نہین جانتا عائشہؓ نے مجھے حدیث بیان کی کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا اور ساری زمین اوسکی مٹھی مین ہوگی قیامت کے دن اور آسمان لپیٹے ہوئے ہونگے اوسکے داہنے ہاتھ مین مینے کہا کہ اوسوقت آدمی کہان ہونگے فرمایا کہ پلصراط پر ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذِكْرُ مَا اشْتَرَكَتَا فِيْهِ

بہشت اور دوزخ دونون کی مشترک حدیثون کا بیان

(۱) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَحَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ وَلَمَّا خَلَقَ النَّارَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا تعالٰی نے بہشت کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ جا بہشت کو دیکھ جبریل نے جاکر اسکو دیکھا سو کہا تیری عزت کی قسم کہ جو کوئی اوسکو سنے گا اوسمین داخل ہوگا یعنے اوسمین داخل ہونے کی حرص کرے گا اور اوسکے فکر مین رہیگا پہر خدا نے اوسکو تکلیفات اور سختیون سے گھیرا پہر فرمایا کہ اب اسکی طرف نظر کر جبریل نے جاکر اوسکو دیکھا اور کہا کہ قسم ہے تیری عزت کی البتہ مین ڈرا اس سے کہ کوئی

اس مین داخل نہو اور جب خدا نے دوزخ کو پیدا کیا تو جبریل سے فرمایا جا اور اسکی طرف نظر کر جبریل نے جا کر اوسکو دیکھا اور کہا۔ تیری عزت کی قسم کہ کوئی سنکر اوس مین داخل نہین ہوگا پہر اوسکو خواہشون سے گہیر ا پہر فرمایا جا۔ اور اسکی طرف نظر کر جبریل نے جا کر اوسکو دیکھا پہر جب دیکھہ کر پہر آئے کہا تیری عزت کی قسم البتہ مجکو خوف ہوا۔ اسکا کہ سب خلق دوزخ مین داخل ہوگی کوئی باقی نہ رہیگا۔ واسطے میل نفس کے طرف خواہشون کی۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے **ف** مراد مکارہ سے تکلیفات شرعی ہین جو نفس پر گران ہین۔

(۲) **وَعَنْ** اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلشَّيْخَيْنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ وَقَالَ حُجِبَتْ بَدَلَ حُفَّتْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روکی اور گہیری گئی ہے بہشت مشقت اور تکلیفات سے۔ اور گہیری گئی ہے دوزخ خواہش نفسانی اور لذت سے مسلم اسکے راوی ہین اور شیخین اسی طرح ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اور اسین دونو جگہون مین حضرت کے بدلے حجبت ہے **ف** یعنے بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادات اور تقوے مشقت اور تکلیفات سے خالی نہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا انجام دوزخ ہے۔

(۳) **وَعَنْهُ** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَدَمُ رَبِّ الْعِزَّةِ كِنَايَةٌ عَنْ اَهْلِ النَّارِ الَّذِيْنَ قَدَّمَهُمُ اللّٰهُ لَهَا مِنْ شِرَارِ خَلْقِهٖ كَمَا اَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدَمُهُ الَّذِيْنَ قَدَّمَهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَقَوْلُهٗ فَيَنْزَوِيْ اَيْ يَنْضَمُّ وَيَجْتَمِعُ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ آدمی دوزخ مین ڈالے جاوینگے اور وہ کہتے رہینگے کچہ اور بہی ہے یہانتک کہ عزت والا پروردگار اوس مین اپنا قدم رکہے گا تو وہ آپس مین سمٹ جاوے گی اور کہے گی کہ بس بس تیری عزت اور بزرگی کی قسم اور بہشت مین ہمیشہ جگہ خالی رہے گی۔ یہانتک کہ خدا تعالے اسکے واسطے مخلوق پیدا کریگا اور اوسکو خالی بہشت مین بسائیگا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور قدم رب العزت سے مراد دوزخی لوگ ہین جنکو اللہ نے اپنی بد مخلوق سے دوزخ مین پہلے بہیجے گا جیسے ایماندار لوگ جنکو پہلے بہشت مین بہیجے گا۔ اوسکا قدم ہین اور ینزوی کے معنی ہین آپس مین سمٹ جائیگی اور اکہٹی ہو جائگی **ف** یعنے باوجودیکہ لاکھون کروڑون کافر اس مین پڑینگے اوسکی بہوک نہ مٹے گی اور ہمیشہ اور مانگتی رہیگی جب خدا قدم اسمین قدم رکہے گا تب اسکا پیٹ بہریگا اور قدم کی معنے مین عقل دوڑانا مناسب نہین جیسا آیا ہے ویسا ماننا چاہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ ذِكْرِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

دوسری فصل

بہشتیون اور دوزخیون کے بیان مین

ذِكْرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ

بہشتیون کا بیان

(۱) **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکہین گے اپنے اوپر اونچے محل والون کو جیسے تم تارے کو آسمان مین دیکہتے ہو شیخین اسکے راوی ہین ۔

(۲) وَعَن اَبِیْ سَعِیْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَہْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَائَوْنَ اَہْلَ الْغُرَفِ کَمَا تَتَرَائَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَہُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَبْلُغُہَا غَیْرُہُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ اپنے اوپر اونچے محل والون کو دیکہین گے جیسے تم دیکہتے ہو روشن تارے کو آسمان کے کنارے پر دور پورب پچہم تک اتنا فرق اور تمیز زیادتی مراتب کے سبب سے ہوگا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اونکے سوائے اور کوئی وہان نہ پہونچہ سکے گا حضرت نے فرمایا کیون نہین قسم ہے اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اُن مکانون مین وہ لوگ پہونچین گے جو ایمان لائے اللہ پر اور سچا جانا پیغمبرون کو شیخین اسکے راوی ہین ۔

(۳) وَعَن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ عَلٰی اَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ اِضَاءَۃً لَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُہُمُ الذَّہَبُ وَرَشْحُہُمُ الْمِسْکُ وَمَجَامِرُہُمُ الْاَلُوَّۃُ اِلَّا لَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّیْبِ الْحُوْرُ الْعِیْنُ عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰی صُوْرَۃِ اَبِیْہِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِی السَّمَاءِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْاَلُوَّۃُ وَالْاَلَنْجُوْجُ مِنَ السَّمَاءِ الْعُوْدُ الَّذِیْ یُتَبَخَّرُ بِہٖ وَمِنْ اَسْمَائِہِ الْکِبَاءُ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین داخل ہوگا۔ وہ چودہوین رات کے چاندکی صورت پر ہونگے پہر جو گروہ اُنکے بعد متصل بہشت مین جاویگا وہ آسمان کے زیادہ تر روشن ستارے کی صورت پر ہونگے نہ انکو پیشاب آویگا نہ پاخانہ کی حاجت ہوگی اور نہ تہوکین گے نہ انکو سینڈہ آئیگا۔ انکی کنگہیان سونے کی ہونگی اونکے پسینے سے مشک کی خوشبو آویگی اُنکی انگیٹھیون مین خوشبودار لکڑی یعنے لوبان دہوکہا یا جائیگا ہر مرد کو کشادہ آنکہہ والی حورین ملین گی سب بہشتی ایک مرد کی پیدایش پر ہونگے اپنے باپ آدم م کی صورت مین ساٹہ گز اونچے یعنی سب کا قد ساٹہہ گز ہوگا شیخین ترمذی اسکے راوی ہین الوہ اور نجوج عود کے نام ہین یعنے لوبان جو خوشبو کے واسطے دہوکہا یا جاتا ہے اور کبا بہی اسکا ایک نام ہے **ف** یعنے بہشتی لوگ قد اور عمر اور شکل وغیرہ مین آپس مین برابر ہونگے ؏

(۴) وَعَن جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَہْلَ الْجَنَّۃِ یَاْکُلُوْنَ فِیْہَا وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قِیْلَ فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ کَرَشْحِ الْمِسْکِ یُلْہَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا تُلْہَمُوْنَ النَّفَسَ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ بہشت مین کہاوینگے اور پئین گے۔ اور نہ تہوکین گے نہ پیشاب کرینگے نہ انکو پاخانہ کی حاجت ہوگی اور نہ سینڈہ آئیگا کسی نے پوچہا سو کیا حال ہوگا کہانے کا یعنے اگر انکو بول و براز نہ آیا تو کہانا پیٹ مین سے کہان جائیگا فرمایا یہ کہانا ڈکار اور پسینہ ہو جائیگا۔ جیسے مشک کی تراوت۔ انکو الہام ہوا کرے گی تسبیح اور خدا کی۔ جیسے انکو سانس کا الہام ہوتا ہے مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین **ف** یعنے بہشت پاک عالم ہے وہان کے کہانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینا ہوکر نکل جایا کریگا۔ اور جیسے

اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اسی طرح اوس عالم پاک میں سبحان اللہ الحمد اللہ کہنا دم لینے کے قایم مقام ہے جس سے روح کو زیادہ راحت پہونچے گی "

(۵) وعن الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات من اهل الجنة من صغير او كبير يردون بني ثلاثين في الجنة لا يزيدون عليها ابدا وكذلك اهل النار اخرجه الترمذي ترجمہ خدری رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بہشتی لوگ دنیا مین ..... مرتے ہین خواہ چھوٹے یا بڑے سو وے بہشت مین تیس برس کی عمر مین داخل ہونگے کبھی اس سے زیادہ نہونگے اور اسی طرح دوزخی لوگ بھی اسی عمر مین ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین ف یعنے ہمیشہ جوان رہینگے کبھی بوڑھے نہین ہونگے۔

(۶) وعن ابي هريرة رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل الجنة جرد مرد كحلى لا يفنى شبابهم ولا يبلى ثيابهم اخرجه الترمذي وزاد في رواية عليهم التيجان وان ادنى لؤلؤة منها لتضيء ما بين المشرق والمغرب الجرد جمع اجرد وهو الذي لا شعر عليه والكحيل هو الذي ترى اجفانه كانها مكحولة من غير كحل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتیون کے بدن پر کوئی بال نہوگا اور نہ اونکو ڈاڑھی ہوگی اور انکی آنکھین سرمگین ہونگی اور نہ اونکی جوانی تمام ہوگی اور نہ انکے کپڑے پرانے ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ انکے سر ان پر تاج ہونگے اور تاج کا ہر موتی ایسا روشن ہوگا کہ مشرق اور مغرب کا درمیان روشن کردیگا اور جرد جمع ہے اجرد کی۔ اسکو کہتے ہین جسکے بدن پر بال نہوان اور کحیل وہ ہے کہ اوسکی پلکین سرمگین نظر آئین بے سرمہ لگا ے یعنی پیدائشی سیاہ ہون۔

(۷) وعن ابي رزين رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا يكون لاهل الجنة ولد اخرجه الترمذي وزاد في رواية عن الخدري رضہ ان اشتهى الولد كان حمله ووضعه وسنه في ساعة واحدة قال بعضهم ولكن لا يشتهي ترجمہ ابو رزین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتیون کی اولاد نہوگی ترمذی اسکے راوی ہین اور خدری کی روایت مین اتنا زیادہ کیا ہے کہ اگر کوئی بہشت مین اولاد کی خواہش کرے گا تو اوسکا حمل اور جننا اور کامل عمر یعنے تیس برس کو پہونچنا ایک گھڑی مین ہوجائیگا اور بعضون نے کہا لیکن کوئی اولاد کی خواہش نہ کرے گا۔

(۸) وعن انس رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يعطى المؤمن في الجنة قوة كذا وكذا من الجماع قيل يا رسول الله او يطيق ذلك قال يعطى قوة مائة اخرجه الترمذي ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو بہشت مین اتنی اتنی طاقت جماع کی دیجاویگی کسی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ اتنی طاقت رکھے گا فرمایا کہ سو مرد کے برابر قوت دیا جاویگا ترمذی اسکے راوی ہین

(۹) وعن الخدري رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تكون الارض يوم القيمة خبزة واحدة يتكفؤها الجبار بيده كما يتكفأ احدكم خبزته في السفر نزلا لاهل الجنة فاتى رجل من اليهود فقال بارك الرحمن عليك يا ابا القاسم الا اخبرك بنزل اهل الجنة يوم القيمة قال بلى قال تكون الارض خبزة واحدة كما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر النبي صلی اللہ علیہ وسلم الينا ثم ضحك حتى بدت نواجذه ثم قال الا اخبرك بادامهم قال بلى قال بالام ونون قالوا وما هذا قال ثور ونون

يأكل من زائدة كبدهما سبعون ألفاً أخرجه الشيخان يتكفأها أي يقلبها ويميلها والجبار من أسماء الله تعالى -
والنزل ما يعد للضيف من طعام وشراب والنواجذ الأنياب وبالام الثور كما فسره في متن الحديث ولعل
اللفظة عبرانية والنون الحوت وهو عربي **ترجمہ** خدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ہوجاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی خدا اسکو اپنے ہاتھ قدرت سے اولٹے پلٹے گا بہشتیون کی مہمانی کے لئے جیسے
تم مین سے ہر آدمی الٹتا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین پھر ایک یہودی مرد آیا سو اسنے کہا کہ خدا تجھپر برکت کرے
اے ابو القاسم کیا مین آپکو نہ بتلاؤن کہ بہشتیون کو قیامت کے دن کیا کہانا ملیگا حضرتؐ نے فرمایا کیون نہین اوسنے کہا کہ زمین
ایک روٹی ہوجاویگی جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حضرتؐ نے ہماری طرف نظر کی پھر ہنسنے لگے یہانتک کہ آپکی
اگلے دانت ظاہر ہوئے پھر کہا کہ کیا نہ بتلاؤن تمکو سالن انکا آپنے فرمایا کیون نہین اسنے کہا کہ بالام اور نون آپنے
پوچھا اور یہ کیا ہے۔ اسنے کہا کہ بیل اور مچھلی کہ انکے کلیجے کی نوک ستر ہزار آدمی کہاوینگے شیخین اسکے راوی ہین یتکفاہا کے
معنے ہین اوسکو اولٹے پلٹے گا اور جبار خدا کے نامون مین ہے اور نزل وہ ہے جو مہمان کے واسطے کہانا پینا تیار کیا جاتا
اور نواجذ دانت ہین اور بالام کے معنی ہین بیل جیسے متن حدیث مین اوسکو تفسیر کیا اور شاید یہ عبرانی لفظ ہے اور نون
کے معنے ہین مچھلی اور یہ عربی لفظ ہے۔

(۱۰) وعن الخدري رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أدنى أهل الجنة منزلة الذي له ثمانون
ألف خادم واثنتان وسبعون زوجة وتنصب له قبة من لؤلؤ وزبرجد وياقوت كما بين الجابية إلى صنعاء
أخرجه الترمذي **ترجمہ** خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادنے رتبے والا بہشتی وہ ہوگا
جسکے اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیبیان ہونگی اور اوسکے واسطے موتی اور زبرجد اور یاقوت کا خیمہ کہڑا کیا جاویگا
جیسے جابیہ سے صنعا تک فاصلہ ہے ترمذی اسکے راوی ہین **ف** جابیہ ایک شہر ہے شام مین اور صنعا ایک شہر
ہے یمن مین۔

(۱۱) وعن ابن عمر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أدنى أهل الجنة منزلة لمن ينظر إلى جنانه
وأزواجه وخدمه ونعيمه وسرره مسيرة ألف عام وأكرمهم على الله تعالى من ينظر إلى وجهه غدوة
وعشية ثم قرأ صلى الله عليه وسلم وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة أخرجه الترمذي **ترجمہ** ابن
عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادنے رتبے والا بہشتی وہ ہے جو اپنے بہشتون اور بیبیون اور
خادمون اور نعمتون اور خوشی کی چیزون کی طرف ہزار برس کی راہ تک دیکھے گا یعنے اوسکو اتنا بہشت ملے گا
جو ہزار برس کی راہ لنبا چوڑا ہوگا اور اونمین بزرگ تر خدا کے نزدیک وہ ہے جسکو صبح و شام خدا کا دیدار ہوا کریگا پہر
آپنے یہ آیت پڑہی کہ بہت منہ اوسدن تر و تازہ ہونگے انکو خدا کا دیدار ہوا کریگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وعن المغيرة بن شعبة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سأل موسى عليه السلام ربه فقال
ما أدنى أهل الجنة منزلة قال هو رجل يجيء بعد ما أدخل أهل الجنة الجنة فيقول أي رب وكيف
وقد نزل الناس منازلهم وأخذوا أخذاتهم فيقال أترضى أن يكون لك مثل ملك ملك من ملوك
الدنيا فيقول رضيت رب فيقول لك ذلك ومثله ومثله ومثله ومثله فيقول في الخامسة رضيت رب
فيقول هذا لك وعشرة أمثاله ولك ما اشتهت نفسك ولذت عينك فيقول رضيت رب قال فأعلاهم

منزلة قال اولئك الذين اردت غرست كرامتهم بيدي وختمت عليها فلم تر عين ولم تسمع اذن ولم يخطر
على قلب بشر اخرجه مسلم والترمذي وقوله اخذوا اخذاتهم اي نزلوا منازلهم المختصة بهم **ترجمہ**
مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ ادنیٰ
رتبے والا بہشتی کون ہوگا خدا نے فرمایا کہ وہ ایک مرد ہے کہ آویگا بعد اسکے کہ بہشتی بہشت مین داخل کیے جاوینگے سو
اس سے کہا جاویگا کہ بہشت مین داخل ہو وہ کہیگا کہ اے رب مین کیونکر داخل ہون اور حالانکہ لوگ اپنے مکانون
مین اتر پڑے اور انہی اپنی جگہ لے لی (یعنے اب بہشت مین کہین جگہ نہین رہی مین کہان اترون) تو اس سے کہا
جاویگا کہ کیا تو راضی نہین اس سے کہ تجکو دنیا کے بادشاہ کی بادشاہی کے برابر ملک ملے تو وہ کہیگا کہ اے رب مین
راضی ہون تو اللہ فرماویگا کہ تجکو یہ بھی اور پنج گنا اور بھی تو وہ پانچوین بار مین کہیگا کہ اے میرے رب مین راضی ہوا
تو اللہ فرماویگا کہ تجکو یہ بھی اور دس گنا اور بھی اور جو تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھ ٹھنڈی ہو تو وہ کہیگا کہ اے
میرے رب مین راضی ہوا پھر موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ ان مین اعلیٰ رتبے والا بہشتی کون ہوگا خدا نے فرمایا کہ اعلیٰ
رتبے والے بہشتی وہ ہین جنکی بزرگی کے درخت کو مین نے اپنے ہاتھ سے بویا اور مینے اوسپر مہر کی سو نہ وہ کسی آنکھ نے
دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بندے کے خیال مین گذرا مسلم ترمذی اسکے راوی ہین اور اخذوا اخذاتہم
کے معنے ہین کہ وہ اپنے خاص مکانون مین اترے ۔

(۱۳) **وعن** الخدري رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل لاهل الجنة يا اهل
الجنة فيقولون لبيك ربنا وسعديك والخير في يديك فيقول هل رضيتم فيقولون وما لنا لا نرضى يا ربنا
وقد اعطيتنا ما لم تعط احدا من خلقك فيقول الا اعطيكم بافضل من ذلك فيقولون واي شيء افضل
من ذلك فيقول احل عليكم رضواني فلا اسخط عليكم بعده ابدا اخرجه الشيخان والترمذي **ترجمہ**
خدری رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل بہشتیون سے کہیگا اے بہشتیو وہ کہین گے
اے ہمارے رب ہم حاضر ہین تیری خدمت اور اطاعت مین اور سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ مین ہے پھر خدا فرماویگا کیا تم راضی
ہوے وہ کہین گے ہم کیون نہ راضی ہون اے رب اور حالانکہ تو نے ہمکو اتنا دیا ہے کہ وہ تو نے اپنی خلق سے کسی کو نہین دیا
پھر خدا فرماویگا بھلا ہم تمکو اس سے زیادہ تر کوئی چیز عمدہ دیوین وہ کہین گے اے رب بہشت سے زیادہ تر عمدہ کون چیز ہوگی
خدا فرماویگا اب مین نے تمپر اپنی رضامندی اوتاری سو اسکے بعد مین تمپر کبھی غصہ نہ کرونگا شیخین ترمذی اسکے راوی ہین
ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہے

(۱۴) **وعن** ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرض علي اول ثلثة يدخلون الجنة شهيد
وعفيف متعفف وعبد احسن عبادة الله تعالى ونصح لمواليه اخرجه الترمذي **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے گئے وہ تین آدمی جو اول بہشت مین داخل ہون گے
پہلا شہید دوسرا حرام سے اور سوال سے بچنے والا تیسرا وہ غلام جسنے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اپنے مالک کی خیرخواہی
کی ترمذی اسکے راوی ہین ۔

(۱۵) **وعن** حارثة بن وهب رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم باهل الجنة قالوا
بلى يا رسول الله قال كل ضعيف متضعف لو اقسم على الله تعالى لابره او اخبركم باهل النار كل

عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ مِنْ رِوَايَةِ حَارِثَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيْظُ الْفَظُّ قُلْتُ الْجَوَّاظُ الْمَنُوْعُ وَقِيْلَ السَّمِيْنُ الْمُخْتَالُ فِيْ مِشْيَتِهٖ وَقِيْلَ الْقَصِيْرُ الْبَطِيْنُ وَالْجَعْظَرِيُّ الْفَظُّ الْغَلِيْظُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ **ترجمہ** حارثہ بن وہب روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو بہشتی لوگ نہ بتلاؤن اصحاب نے کہا کیون نہین یا حضرت فرمایا غریب ہے جو لوگون کی نظر مین حقیر ہے اگر وہ خدا کے بہروسے پر قسم کہا بیٹھے تو خدا اسکی قسم کو سچا کر دیوے کیا مین تمکو دوزخی لوگ جو اجڈ موٹا حرام خور غرور والا ہے شیخین اسکے راوی ہین اور ابوداؤد کی روایت میں حارثہ سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بہشت مین جاویگا جواظ اور نہ جعظری اور جواظ کے معنے ہین بدخو اور بدگو مین کہتا ہون کہ جواظ کہتے ہین اوسکو کہ مال جمع کرے اور خدا کی راہ مین نہ دے اور بعض نے کہا کہ موٹے کو کہتے ہین جو اترا کر چلے اور بعض نے کہا کہ پست قد بڑے پیٹ والے کو کہتے ہین اور جعظری بدخو اور بدگو کو کہتے ہین واللہ اعلم۔

ذِكْرُ اَهْلِ النَّارِ
دوزخیون کا بیان

(۱) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیون مین کمتر عذاب والا وہ شخص ہوگا جسکے پاؤن مین آگ کی دو جوتیان یا دو تسمے ہونگے جس سے اوسکا بھیجا ابلے گا ہانڈی کی طرح یعنے گرمی کے جوش سے وہ گمان کریگا کہ کوئی اس سے زیادہ تر سخت عذاب مین نہین اور حالانکہ وہ سب دوزخیون سے ہلکے عذاب والا ہوگا شیخین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** سمرہ بن جندب رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونمین سے بعض شخص ایسا ہوگا کہ اسکے دونون ٹخنون تک پسینہ ہوگا اور اونمین سے بعضا ایسا ہوگا کہ اسکے دونون گھٹنون تک پسینا ہوگا اور اونمین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور انمین سے بعضے کی گردن تک ہوگا مسلم اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا اَدْنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ مَالِكًا وَاِجَابَتِهٖ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ قَالَ

فيجيبهم اخسئوا فيها ولا تكلمون فعند ذلك يئسوا من كل خير فيأخذون في الزفير والشهيق ويدعون بالويل والثبور اخرجه الترمذي وزاد رزين فيقال لهم لا تدعوا اليوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا كثيرا الضريع نبت بالحجاز له شوك والحميم الماء المتناهي الحرارة والزفير ادخال النفس الى الجوف مع صوت والثبور الهلاك ترجمہ ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیون پر بہوک ڈالی جاویگی سو وہ برابر ہوگی اُس عذاب کے جسمین وہ ہونگے یعنی بہوک کی تکلیف انکے عذاب کے برابر ہوگی سو وہ فریاد رسی چاہین گے تو فریاد رسی کئے جاوینگے یعنے ساتہ کہانے ضریع کے یعنی انکو ضریع کا کہانا ملے گا جو نہ موٹا کریگا نہ بہوک سے کام آئیگا پہر کہانے کی فریاد کرینگے تو انکو کہانا ملے گا گلا گہونٹنے والا یعنے اور وہ انکے گلے مین اٹک رہے گا تو وہ یاد کرینگے کہ دنیا مین گلے مین آئی چیز کو پانی سے نکلتے ہین پہر فریاد کرینگے پانی کی یعنے پانی مانگین گے تو لوہے کے آنکڑون سے گرم پانی انکی طرف لوٹایا جاوے گا پہر جب ان کے منہ کے قریب ہوگا تو انکو جہلس ڈالے گا پہر جب اونکے پیٹ مین داخل ہوگا تو انکے پیٹ کی انتڑیون کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا تو کہین گے کہ دوزخ کے نگہبانون کو پکارو شاید وہ ہمسے عذاب ہلکا کرین سو انکو پکارینگے تو وے جواب دینگے کہ کیا تمہارے پیغمبر تمہارے پاس روشن نشانیان نہ لائے تہے کہین گے کیون نہین۔ کہین گے سو پکارو اور نہین ہے پکار کافرون کی۔ مگر بیکار پہر کہین گے کہ مالک کو پکارو جو دوزخ کا داروغہ ہے تو کہین گے اے مالک چاہیے کہ تیرا رب ہمکو موت دے تو مالک انکو جواب دیگا کہ مقرر تمکو ہمیشہ رہنا ہے کہ کہا اعمش نے مجکو خبر پہونچی کہ اونکے پکار اور مالک کے جواب کے درمیان ہزار برس کا فرق ہوگا یعنے ہزار برس کے بعد انکو جواب دیگا پہر کہین گے کہ اپنے رب کو پکارو کہ اُس سے بہتر کسی کو نہ پاؤگے تو کہین گے اے رب ہماری بدبختی ہمپر غالب آئی اور تہے ہم قوم گمراہ۔ اے رب ہمکو اس سے نکال سو اگر ہم پہر کفر کرین تو ظالم ہونگے کہا سو خدا انکو جواب دیگا کہ دور ہولے کتو اوسمین اور مجہے نہ بولو تو اسوقت ناامید ہوجاینگے ہر خیر سے اور آہ مارینگے اور چلانا شروع کرینگے اور خرابی اور ہلاکی کو پکارینگے ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور زیادہ کیا ہے رزین نے سو انکو کہا جاویگا کہ نہ پکارو آج ایک ہلاکی کو بلکہ پکارو بہت ہلاکیون کو اور ضریع ایک جہاڑ ہے کانٹے دار جو عرب مین ہوتا ہے اور حمیم نہایت گرم پانی کو کہتے ہین جسکی گرمی نہایت کو پہونچی ہو اور زفیر داخل کرنا نفس کا ہے پیٹ

(۴) وعن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الحميم ليصب على رؤسهم فينفذ اي حتى يخلص الى جوفه فيسلت ما في جوفه حتى يمرق من قدميه وهو الصهر ثم يعاد كما كان اخرجه الترمذي قوله فينفذ اي يخرق ويجوز وقوله فيسلت ما في جوفه اي يستأصله حتى يمرق اي ينفذ ويخرج والصهر الاذابة ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر دوزخیون کے سر پر گرم پانی بہایا جاویگا تو وہ سرمین گہس کر پیٹ مین پہونچے گا اور اسکی انتڑیون کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا یہانتک کہ اوسکے قدمون سے نکل جاویگا۔ اور یہی مراد ہے صہر سے یعنی جو آیت یصہر بہ ما فی بطونہم مین مذکور ہے پہر اوسی طرح ہو جاویگا جیسے پہلے تہا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وعنه رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرس الكافر مثل احد وغلظ جلده مسيرة ثلث اخرجه مسلم والترمذي ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اسکے بدن کی کہال تین دن کی راہ برابر موٹی ہو جائے گی مسلم ترمذی اسکے راوی ہین ف

یعنے دوزخ مین کافر کا قد نہایت لنبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ خوب جلائے۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْکَافِرَ لَیَسْحَبُ لِسَانَہٗ فِی النَّارِ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَیْنِ یَتَوَطَّؤُہُ النَّاسُ اَخْرَجَہُ التِّرْمَذِیُّ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر کافر اپنی زبان کو تین کوس اور چھہ کوس تک کھینچے گا یعنے کافر کی زبان تین کوس اور چھہ کوس تک لنبی ہو جائیگی لوگ اوسکو پاؤن سے روندینگے ترمذی اسکے راوی ہین

(۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یُدْعٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیُقَالُ یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ فَیَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ کَمْ اُخْرِجُ فَیَقُوْلُ اَخْرِجْ مِنْ کُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ قِیْلَ فَمَا بَقِیَ مِنَّا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ اُمَّتِیْ فِی الْاُمَمِ کَالشَّعْرَةِ الْبَیْضَاءِ فِی الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن پہلے پہل آدم علیہ السلام کو بلایا جاوے گا سو خدا فرماوے گا کہ اے آدم تو کہے گا اے میرے رب مین حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین خدا فرماویگا نکال حصہ دوزخ کا یعنے جو لوگ دوزخ مین ڈالے جاوین گے انکو اپنی اولاد سے جدا کر آدم کہے گا۔ الہی کسقدر جدا کرون خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نو سو ننانوین یعنے ہزار آدمی مین ایک بہشتی۔ باقی دوزخی تو کسی نے کہا یا رسول اللہ پہر ہم مین سے کیا باقی رہے گا۔ فرمایا کہ میری امت کی مثل اور امتون مین جیسے سفید بال سیاہ بال کی کہال مین بخاری اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنے امت محمدیہ بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہے دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچہ کم نہین۔

(۸) وَعَنْہُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَرٰی اَبَاہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلَیْہِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ فَیَقُوْلُ لَہٗ اِبْرَاهِیْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ لَا تَعْصِیْنِیْ فَیَقُوْلُ الْیَوْمَ لَا اَعْصِیْکَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ یَا رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنَّکَ لَا تُخْزِیْنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِی الْاَبْعَدِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اِبْرَاهِیْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَیْکَ فَیَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِیْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَیُؤْخَذُ بِقَوَائِمِہٖ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اَلْقَتَرَةُ غَبَرَةٌ مَعَهَا سَوَادٌ وَالذِّیْخُ ذَکَرُ الضِّبَاعِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو دیکہین گے کہ اوسپر گرد غبار پڑے گی تو ابراہیم علیہ السلام اُس سے کہین گے کیون مین نے تجہسے نہین کہا تہا کہ میری نافرمانی نہ کر یعنے بت پرستی نہ کر تو آذر کہے گا کہ آج مین تمہارا حکم مانونگا تب ابراہیم علیہ السلام جناب آلہی مین عرض کرینگے۔ اے میرے رب تو نے مجہے وعدہ کیا ہے کہ مین تجکو قیامت مین رسوا نہ کرونگا۔ اور اِس سے زیادہ کون رسوائی ہے کہ میرے باپ کا یہ حال ہے خدا فرماویگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کر چکا ہون یعنے ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پہر ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے پاؤن کے تلے دیکہو تو کہین گے کہ آذر خاک آلودہ جانور ہو گیا ہے پہر فرشتے اوسکے پاؤن کو پکڑ کہسیٹکر دوزخ مین ڈال دینگے بخاری اسکے راوی ہین قترہ سیاہ غبار کو کہتے ہین اور ذیخ نر بجو ہے

ذِکْرُ مَا اشْتَرَکَتَا فِیْہِ

بہشت اور دوزخ کی مشترک حدیثون کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ

إلا ضعفاء الناس وسقطهم فقال الله تعالى للجنة أنت رحمتي أرحم بك من أشاء من عبادي وقال
للنار إنما أنت عذابي أعذب بك من أشاء من عبادي ولكل واحدة منكما ملؤها فأما النار فلا
تمتلئ حتى يضع الله تبارك وتعالى فيها رجله فتقول قط قط فهنالك تمتلئ ويزوى بعضها إلى بعض ولا يظلم
الله تعالى من خلقه أحدا وأما الجنة فإن الله تعالى ينشئ لها خلقا أخرجه الشيخان والترمذي والسقط في
الأصل المنذري به ومنه السقط الذي من المتاع **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ آپس مین جھگڑا کیا بہشت اور دوزخ نے سو دوزخ نے کہا کہ مجکو ترجیح دی گئی مغرور اور سرکش لوگون کے سبب
یعنے مجھ مین مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا سو کیا ہے واسطے کہ نہین داخل ہونگے مجھ مین مگر ضعیف اور حقیر لوگ
تو اللہ تعالی نے بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے رحم کرونگا تیرے سبب جسپر کہ اپنے بندون سے چاہونگا۔ اور آگ سے
فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے کہ عذاب کرونگا تیرے سبب جسپر کہ اپنے بندون سے چاہونگا اور تم دونون سے ہر ایک کے واسطے
بھرتی ہے اور لیکن دوزخ سو وہ تو پر نہین ہوگی یہانتک کہ اللہ تبارک وتعالی اوسمین اپنا پاؤن رکھینگے۔ تو کہے گی
کہ بس بس سو اوسیوقت سے پر ہو جاویگی اور آپسمین سمٹ جاویگی اور خدا اپنی مخلوق مین سے کسی پر ظلم نہ کرے گا۔ اور لیکن
بہشت سو اسکے واسطے خدا اور مخلوق پیدا کریگا شیخین ترمذی اسکے راوی ہین اور سقط در اصل حقیر چیز کو کہتے ہین۔
ف دوزخ اور بہشت مین کہ افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپکو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ وہ خدا کی
نافرمانون کی سزا ہے اور بہشت نے آپکو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے تابعدارون کو وہی ثواب ملے گا حق تعالی
نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم دونون برابر ہو دوزخ مظہر قہر الہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الہی ہے۔

(۲) **وعن** أبي سعيد رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما أهل النار الذين هم أهلها فإنهم
لا يموتون فيها ولا يحيون ولكن ناس أصابتهم النار بذنوبهم فأماتهم إماتة حتى إذا كانوا فحما أذن في
الشفاعة فجيء بهم ضبائر ضبائر فبثوا على أنهار الجنة ثم قيل يا أهل الجنة أفيضوا عليهم من الماء فينبتون نبات
الحبة في حميل السيل أخرجه مسلم ضبائر أي جماعات في تفرقة **ترجمہ** ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وہ تو اوسمین مرینگے نہ زندہ رہینگے ولیکن کچھ لوگ
ایسے ہونگے کہ انکو دوزخ کی آگ لگے گی انکے گناہون کے سبب سو آگ انکو بیہوش کرے گی یہانتک کہ جب وہ جلکر
کوئلے ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ جماعتین۔ پھر بہشت کی نہرون پر بکھیرے
جاوینگے پھر حکم ہوگا کہ اے بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وے جم اوٹھینگے جیسے جنگلی خودرو دانہ جم اوٹھتا ہے بہاؤ کے کوڑے
کرکٹ مین مسلم اسکے راوی ہین ضبائر کے معنے ہین جماعتین متفرق **ف** یعنے کافر جو دوزخ کے واسطے بنے ہین نہ انکو
موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ ایسی زندگی جسمین چین ہو مگر گناہگار مسلمان چند مدت دوزخ مین پڑکے مردہ
ہو جاوینگے یعنے شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مرگئے پھر شفاعت کے ساتھ دوزخ سے نکالکر بہشت مین داخل
کیے جاوینگے۔

(۳) **وعنه** رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخلص المؤمنون من النار فيحبسون
على قنطرة بين الجنة والنار فيقتص لبعضهم من بعض مظالم كانت بينهم في الدنيا حتى إذا هذبوا و
نقوا أذن لهم في دخول الجنة فوالذي نفس محمد بيده لأحدهم أهدى بمنزله في الجنة منه بمنزله

كَانَ فِي الدُّنْيَا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایمان دار دوزخ سے تو پہر رہ کے جاوینگے اوس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہے تو وہان ان بدلالیا جاویگا بعضون کا بعضون سے ان حق تلفیون اور ظلمون کا جو انکے درمیان دنیا مین ہوئے تہے یہانتک کہ جب وی پاک وصاف ہوجاوینگے تو انکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونیکا سو قسم اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ انمین سے ہر شخص بہشت مین اپنے مکان کو اپنے دنیا کے گہر سے زیادہ تر پہچاننے والا ہوگا بخاری اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث مین وہ ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر ہوکر نکلین گے مگر دوزخ مین نہین گرینگے اور حق العباد کے سبب سے پل کے درمیان روکے جاوینگے پہر جب حق تلفیون کے بدلے عذاب پاچکین گے تب بہشت مین داخل ہونگے

(۴) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے ساتہ دوزخ سے نکل کر بہشت مین داخل ہونگے اونکا نام جہنمی ہوگا بخاری ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ يَدْخُلُ النَّارَ يَشْتَدُّ صِيَاحُهُمَا فِيهَا فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى أَخْرِجُوهُمَا ثُمَّ يَقُولُ لِأَيِّ شَيْءٍ صِيَاحُكُمَا فَيَقُولَانِ فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا فَيَقُولُ إِنَّ رَحْمَتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا فِي النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا اللهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُومُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُكَ فَيَقُولُ رَبِّ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا بَعْدَ أَنْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ مَعًا بِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دوزخ مین جاوینگے اونمین سے دو آدمی اسمین سخت چلاوینگے تو اللہ تعالی فرماوے گا کہ ان دونون کو دوزخ مین سے نکالو پہر فرماویگا کہ تم کیون چلاتے ہو۔ کہین گے ہم اسواسطے چلاتے ہین کہ تو ہمپر رحم کرے تو خدا فرماویگا کہ میری رحمت تمہارے واسطے یہی ہے کہ تم چلے جاؤ اور اپنے تئین دوزخ مین گراؤ سو دونو چلین گے تو دونون مین سے ایک تو اپنے تئین دوزخ مین ڈالے گا تو خدا آگ کو اوسپر ٹہنڈک اور سلامتی کردیگا اور دوسرا کہڑا ہوگا وہ اپنے تئین دوزخ مین نہ ڈالے گا تو خدا تعالی فرماویگا کس چیز نے تجکو روکا اپنے تئین دوزخ مین ڈالنے سے جیسے تیرے ساتہی نے اپنے تئین اوسمین ڈالا تو وہ کہے گا۔ اے میرے رب البتہ مین امید رکہتا ہون کہ تو مجکو اوس مین پہر نہ ڈالے بعد اسکے کہ تو نے مجکو اوس سے نکالا تو اللہ تبارک وتعالی فرماوے گا کہ تجکو تیری امید نے بچایا سو دونو خدا کی رحمت سے اکٹہے بہشت مین داخل ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ اللهُ الَّذِي

نَجَّانِي مِنْكَ لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَدْنِنِيْ
مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ
لَا يَارَبِّ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ
مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ
لِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا
فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ
مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ لِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا
وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَارَبِّ لَا
اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ
فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا
فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ بِيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْاَلُوْنِيْ مِمَّا ضَحِكْتُ فَقِيْلَ
مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ
قَادِرٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيْ مَا الَّذِيْ يُرْضِيْكَ وَيَقْطَعُ مَسْاَلَتَكَ مِنَ التَّصْرِيَةِ وَهِيَ الْجَمْعُ
وَالْقَطْعُ وَمِنْهُ الْمُصَرَّاةُ الَّتِيْ جُمِعَ لَبَنُهَا وَقُطِعَ حَلْبُهَا **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پیچھے جو بہشت مین داخل ہوگا وہ مرد ہے کہ ایک بار چلے گا اور ایکبار گر پڑے گا اور ایکبار
اوسکو آگ جہلس ڈالے گی۔ پہر جب آگ سے بڑہ جائیگا تو پہر کر اوسکی طرف دیکھے گا پہر کہے گا کہ با برکت ہے اللہ
جس نے مجکو تجہسے خلاص کیا البتہ خدا نے مجکو وہ چیز دی جو پہلے پچہلون مین سے کسی کو نہین دی پہر اسکو ایک
اونچا درخت نظر آئیگا تو وہ کہے گا کہ اے رب مجکو اس درخت کے نزدیک کر تا کہ مین اسکے سائے مین بیٹہون اور
اسکا پانی پیون تو اللہ تعالی فرمادیگا کہ اے آدم کے بیٹے امید ہے کہ اگر مین تجکو تیری مانگی چیز دیدون تو اور کچہ
مانگے گا۔ بندہ کہے گا کہ اے میرے رب مین اسکے سوائے کچہ نہ مانگونگا اور اللہ سے قول و قرار کریگا کہ اوسکے
سوائے اوس سے کچہ نہ مانگے گا اور اسکا رب اوسکو معذور رجانیگا اسلئے کہ اسکو ایسی چیز نظر آئے گی کہ اُس سے
اُسپر صبر نہو سکے گا۔ پہر خدا اُسکو اُس درخت کے قریب کردیگا۔ تو وہ اسکے سائے مین بیٹھے گا اور اسکا پانی
پئے گا پہر پہلے سے عمدہ تر اور درخت اسکے واسطے ظاہر ہوگا۔ تو وہ شخص کہے گا کہ اے رب مجکو اس درخت کے
نزدیک کردے تا کہ مین اسکے سائے مین بیٹہون اور اسکا پانی پیون اور مین تجہسے اسکے سوائے کچہ نہ مانگون گا
تو خدا فرمادیگا اے آدمی کیا تم نے مجہسے قول و اقرار نہ کیا تہا کہ مین تجہسے اسکے سوائے کچہ نہ مانگو گا۔ امید ہے کہ اگر
مین تجکو اسکے قریب کردون تو پہر تو کچہ اور مانگے گا تو وہ رب سے قول و اقرار کریگا کہ مین اسکے سوائے تجہسے کچہ نہ مانگونگا
اور اوسکا رب اسکو معذور جانے گا اسلئے کہ وہ ایسی چیز دیکہے گا جسپر اُس سے صبر نہ ہو سکے گا تو خدا اسکو
اسکے نزدیک کردیگا تو وہ اسکے سائے مین بیٹہے گا اور اسکا پانی پیوے گا پہر اوسکو بہشت کے دروازے
پر ایک درخت نظر آئیگا جو پہلے دونوں سے عمدہ تر ہوگا۔ تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب مجکو اس درخت کے نزدیک

کردے نکر میں اسکے سائے میں بہشتوں اور اسکا پانی پیوں پھر میں تجھسے کچھ نہ مانگوں گا۔ اللہ فرماویگا اے آدمی کیا تونے مجھسے قول واقرار نہ کیا تھا کہ میں تجھسے کچھ نہ مانگونگا وہ شخص کہے گا کہ اے میرے رب ہان۔ میں اسکے اسکے سوائے تجھسے کچھ نہیں مانگونگا۔ اور اوسکا رب اوسکو معذور جانے گا۔ اسلئے کہ وہ ایسی چیز دیکھے گا کہ اس سے اوس کو صبر نہو سکے گا پھر اللہ اسکو اسکے قریب کردیگا پھر جب اُسکے قریب ہوگا تو بہشتیوں کی آواز سنے گا پھر کہے گا کہ اے رب مجکو بہشت مین داخل کر تو خدا فرماویگا کہ اے آدمی کیا چیز تجکو راضی کرے گی کیا تو راضی ہے کہ مین تجکو بقدر دنیا کے ملک دون اور اسکے ساتھ اتنا اور بھی تو وہ شخص کہے کہ اے رب کیا تو مجھے ٹھٹھا کرتا ہے اور حالانکہ تو سب عالمون کا پروردگار ہے سو ابن مسعود ہنسنے لگے پھر کہا تم مجھسے کیون نہیں پوچھتے کہ مین کیون ہنستا ہون۔ تو کسی نے کہا تم کیون ہنستے ہو کہا کہ اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے تھے۔ تو کسی نے پوچھا یا حضرت آپ کیون ہنستے ہین۔ فرمایا کہ خدا کے ہنسنے کے سبب سے جبکہ اوسنے کہا کہ کیا تو مجھسے ہنسی کرتا ہے رب العالمین ہو کر تو خدا فرماویگا کہ مین تجھسے ہنسی نہیں کرتا لیکن مین قادر ہون ہر چیز پر کہ چاہون مسلم اسکے راوی ہین۔ یصریني منک کے معنے ہین کہ تجکو کیا چیز راضی کرے گی۔ اور تیرے سوال کو بند کرے گی یہ ماخوذ ہے تصریہ سے اور اسکے معنی ہین جمع کرنا اور کاٹنا اور اس سے ماخوذ ہے مصراۃ جسکے تہنول دودہ جمع کیا جاتا ہے اور اُسکا اوڈہنا بند کیا جاتا ہے۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِيْ رُؤْيَةِ اللهِ تَعَالىٰ

چوتھا باب

خدا تعالی کے دیدار کے بیان مین

(۱) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہوین رات کے چاند کو دیکھا پھر فرمایا کہ بیشک تم قیامت مین اپنے رب کو دیکھوگے ظاہر جیسا اس چاند کو دیکھتے ہو نہ ہجوم کئے جاؤگے اوسکے دیکھنے مین یعنے ہجوم سے اسکے دیدار مین کچھ آڑ نہوگی جیسے چاند کے دیکھنے مین ہجوم خلل نہ ڈالتا سو اگر تمسے ہو سکے تو سورج نکلنے سے پہلے نماز سے غافل نہو پھر حضرت نے قرآن سے اسکی سند پڑہی کہ پاکی بول اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج کے نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے نسائی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین ایمانداروں کو خدا کا دیدار نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہلسنت کا۔ شیعہ اور معتزلہ دیدار کے انکری ہین یہ دولت انکے نصیب مین نہین معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے مین دخل ہے۔

(۲) وَعَنْ صُهَيْبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى يُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ

قال فيكشف الحجاب فما اعطوا شيئا احب اليهم من النظر الى ربهم تبارك وتعالى ثم تلا هذه الاية للذين احسنوا الحسنى وزيادة اخرجه مسلم والترمذي ترجمه صہیب رضہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بہشتی لوگ بہشت مین داخل ہو چکین گے تو حق تعالی فرماویگا تم چاہتے ہو کہ مین تمکو کچھ اور بہی زیادہ دون بہشتی کہین گے کہ کیا تو نے ہماری مونہون کو روشن نہین کر چکا کیا تو نے ہمکو بہشت مین داخل نہین کیا۔ کیا تو نے ہمکو دوزخ سے نہین بچایا یعنے تو نے ہر طرح سے ہمپر کرم کیا ہے اس سے زیادہ اور کیا چیز ہوگی تو پہر پردہ اوٹھایا جاوے گا یعنے خدا کا دیدار ہوگا سو کوئی نعمت پائی ہوئی انکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ تر پیاری نہ ہوگی پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی سند مین یہ آیت پڑہی کہ نیکو کارون کے واسطے بہتری ہے۔ اور زیادتی مسلم ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل رأيت ربك تعالى قال نور انى اراه اخرجه مسلم والترمذي ترجمه ابو ذر رض سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپنے اپنے رب کو دیکہا ہے فرمایا خدا نور ہے۔ مین اوسکو کیونکر دیکھتا یعنے اوسکی ذات پاک نور جلال کے پردے مین ہے۔ دنیا مین آنکہہ کو دیکھنے کی طاقت کہان ہے مسلم ترمذی اسکے راوی مین

ف یعنے اوسکی ذات پاک کے آگے نور کا پردہ ہے آنکہہ کو طاقت کہان ہے کہ اسکو دیکہہ سکے۔

(۴) وعن مسروق قال قلت لعائشة رضي الله عنها يا امتاه هل رأى محمد صلى الله عليه وسلم ربه قالت لقد قف شعري مما قلت اين انت من ثلث من حدثكهن فقد كذب من حدثك ان محمدا رأى ربه فقد كذب ثم قرأت لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار ومن حدثك انه يعلم ما في غد فقد كذب ثم قرأت وما تدري نفس ماذا تكسب غدا ومن حدثك انه كتم شيئا من الوحي فقد كذب ثم قرأت يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك الاية ولكنه رأى جبريل في صورته مرتين اخرجه الشيخان والترمذي ترجمه مسروق سے روایت ہے کہ مین نے عائشہ رضہ سے کہا اے مان کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکہا تہا تو انہون نے کہا کہ البتہ تیری بات سے میرے رونگٹے کہڑے ہوے تو کہان ہے تین باتون سے۔ یعنے جو تین باتین تجہے بیان کرے وہ جہوٹا ہے جو تجہے بیان کرے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکہا تہا۔ تو وہ جہوٹا ہے۔ پہر عائشہ رضہ نے اوسکی سند مین یہ آیت پڑہی کہ آنکہون کو اسکے دیکھنے کی طاقت نہین اور وہ آنکہون کو پالیتا ہے اور جو تجہے بیان کرے کہ وہ آئندہ کی باتین جانتا ہے تو وہ بہی جہوٹا ہے پہر انہون نے اسکی سند مین یہ آیت پڑہی۔ اور نہین جانتا کوئی جی کہ کل کیا کماویگا اور جو تجہے بیان کرے کہ حضرت نے وحی سے کچہ چہپا رکہا تہا تو وہ بہی جہوٹا ہے پہر انہون نے یہ آیت پڑہی کہ اے رسول پہونچا دے جو تیری طرف اتارا گیا تیرے رب کی طرف سے الایہ ولیکن آپنے جبریل کو اصلی صورت مین دو بار دیکہا شیخین ترمذی اسکے راوی ہین ✤

اشتہار بشارت آثار

یہ امر تو سب پر روشن ہے کہ انسان کی شرافت و کمال کا مدار علم پر ہے اور علم بھی وہی جس کے جاننے اور اس پر عمل کرنے سے فلاح دارین حاصل ہو اور اس علم کی اصل تو قرآن کریم ہے اور اسکی شرح و تفسیر حدیث خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام ہے ع

محال ست سعدی کہ راہ صفا ٭ توان رفت جز بر پے مصطفی ٭

پس فلاح دارین حاصل کرنیکا ذریعہ سوای حدیث خیر البریہ علیہ الصلوۃ والتحیۃ کے اور کوئی نہین اسلیے ائمہ اسلام نے اس کام کا بڑا اہتمام کیا اور ہر زمانہ کے مطابق اور ہر وقت کے مناسب علمار کرام نے حدیث خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کی حفاظت اور تبلیغ مین کمال کوشش و جانفشانی کی اور مصنفات و معاجم و مسانید و صحاح و سنن و جوامع معہ اسانید تالیف کین اور طرح طرح کے استنباطات و فوائد و نکات سے انکو مالا مال کر کے خلق اللہ کو فائدہ پہنچایا پھر رفتہ رفتہ انقلاب زمانہ سے ایسا وقت آگیا کہ علمار عالی ہمت بہت کم ہونے لگے اور اکثر لوگ بوجہ کم ہمتی کے ان دفاتر کبار سے مستفید نہ ہو سکے تو ہمدردان قوم کی ہمتون نے نہ مانا کہ یہ لوگ اس خیر محض اور کمال ذاتی سے محروم رہین ۔ پس انہین مستند کتابون کے عمدہ عمدہ انتخاب و اختصار تجرید و تلخیص کر کے لوگون کو فائدہ پہونچانا شروع کیا چنانچہ اول اول امام ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری نے صحاح ستہ کو یکجا جمع کیا بعد ازان علامہ مجد الدین ابو السعادات الشہیر بابن الاثیر نے کتاب رزین کی تہذیب و ترتیب کی اور اس کتاب کا نام رکھا جامع الاصول من احادیث الرسول ۔ بعد ازان قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم نے نہایت محنت اور جانفشانی کر کے جو جو نقص جامع الاصول مین رہ گئے تھے انکو رفع کیا اور نہایت اختصار کی طرف توجہ کی اور اپنی تلخیص کا نام تجرید الاصول رکھا یہ کتاب بھی ایک عجیب خلاصہ صحاح ستہ بنگیا لیکن چونکہ انہون نے کمال اختصار کے لیے ہر حدیث کے بعد اس کتاب کا نام نہ لکھا جس مین یہ حدیث یا اسناد مروی ہے بلکہ بہت مختصر رموز مقرر کئے تھے اور ناقلین کے تصرف سے کچھ کا کچھ بنگیا اور بہت جگہ مغالطہ واقع ہونے لگا اس لیے سنہ ۹۰ھ مین صاحب تیسیر الوصول نے اس نقص کے رفع کرنیکی طرف توجہ کی اور نہایت عرق ریزی و جانکاہی سے اس مہم کو سرانجام کیا اور اس دقت کو بالکل رفع کر دیا مخرجین ارباب صحاح کا حوالہ دینے کے لیے ایسے واضح نشان مقرر کئے کہ کچھ اشتباہ نہ رہا اور مغالطہ واقع ہونیکا احتمال دور ہو گیا چنانچہ سب صحاح ستہ والے جس حدیث کو بالاتفاق روایت کرین اس کے اخیر مین لکھتے ہین اَخرَجَہُ السِّتَّۃُ اور جس حدیث پر موطا کے سوا باقی صحاح کا اتفاق ہو وہان لکھتے ہین اَخرَجَہُ الخَمسَۃُ اور اگر اصحاب صحاح مین سے امام مالک کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی عدم روایت حدیث مین شریک ہون تو لکھتے ہین اَخرَجَہُ الخَمسَۃُ الا فلان اور فلان کی جگہ ان صاحب کا نام لکھتے ہین اور جس حدیث کو صرف امام بخاری اور مسلم ہی روایت کرین اسکے بعد لکھتے ہین اَخرَجَہُ الشَّیخَانِ اگر امام مالک بھی شیخین کے شریک ہون تو لکھتے ہین اَخرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ

اور اگر روایت حدیث مین شیخین کے شریک امام مالک نہ ہون کوئی اور صاحب ہون تو کہتے ہین اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَفُلَانٌ فلان کی جگہ اُنکا نام لکھتے ہین اور جس حدیث کو سوائے شیخین کے باقی چارون صحاب صحاح روایت کرین وہان لکھتے ہین اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ اور جہان اُن چار مین سے کوئی ایک صاحب روایت حدیث مین شریک نہ ہون تو وہان لکھتے ہین اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا فُلَانًا اور فلان کی جگہ اُنکا نام لکھتے ہین اور متن حدیث مین جہان کوئی مشکل لفظ آجاتا ہے تو حدیث کے بعد اسکی شرح و توضیح بھی اختصار کے ساتھ کردیتے ہین پس ان خوبیون کے لحاظ سے یہ کتاب ایک بے نظیر نگینہ اول اور سب سے اعلےٰ خوبی تو اس کتاب مین یہ ہے کہ صحاح ستہ کی چھہ ضخیم کتابون کی کُل حدیثین اس مین بلاتکرار نہایت عمدہ تلخیص کے ساتھ آگئی ہین دوسرے ترتیب کتاب کی ایک عجیب طرز پر رکھی گئی ہے جسکی خوبی مطالعہ سے معلوم ہوسکتی ہے تیسرے حوالے ایسے واضح ہین کہ جب کسی حدیث کی اسناد کے متعلق کچھ تحقیق کرنے کی ضرورت پڑے تو بلا دقت معلوم ہوتا ہے کہ فلان فلان کتاب مین یہ حدیث موجود ہے اُس کتاب سے حدیث نکالکر اسناد کی پرکھ کرسکتے ہین لیکن چونکہ اکثر لوگ عربی زبان سے ناواقف ہین اُن کی فائدہ رسانی کے لیے عالیجناب مولانا سید ابوالحسن محمد محی الدین خانصاحب بہادر جج ہائی کورٹ سرکار نظام نے سلیس اردو بامحاورہ ترجمہ کیا اور مختصر مفید حاشی چڑھائے اور اس کتاب کے چھاپنے کی اجازت مالکان مطبع صدیقی کو عنایت کی خاکساران نے اس کتاب کے طبع کرانے مین نہایت شوق سے اہتمام کیا اصل کتاب عربی بھی اور ترجمہ اردو بھی دونون اکٹھے چھپوائے ہر حدیث کو ختم کرکے اس کے بعد ترجمہ کا لفظ جلی قلم سے لکھکر پورا ترجمہ لکھدیا ہر باب مین جتنی حدیثین آئی ہین اُنکی تعداد کا نمبر بھی ہر حدیث کے شروع مین لکھا گیا۔ یہ متبرک کتاب چھہ جلدون مین ختم ہوئی ہے قیمت فی جلد۔ اول دو روپیہ (۲ع) جلد دوم (۲ع) جلد سوم (۲ع) جلد چہارم (۲ع) جلد پنجم (۲ع) جلد ششم ایک روپیہ (عہ) مجموعہ قیمت گیارہ روپیہ لِلّٰہ ہے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس کتاب مستطاب کے فوائد و مضامین سے فیضیاب ہون جس شخص کے پاس یہ کتاب ہوگی گویا اُس کے پاس حدیث کی چھیون کتابین (جن پر علم و عمل کا مدار ہے) موجود ہین۔

حضرات شائقین جلد تر اس نادر مجموعہ کو مطبع صدیقی لاہور سے طلب فرماوین اور اس کے مطالعہ سے سعادت و فلاح دارین حاصل کرین ؎ و ما علینا الا البلاغ۔

المشتہران

شیخ عبدالحی و عبدالسلام مالکان مطبع صدیقی للہور محلہ سادھوان

جلد ششم

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول مترجم اردو

جو بترمیمات قلیلہ اصل تجرید الاصول مؤلفہ

قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم البارزی رحمہ اللہ سے

(در علم حدیث) مسمے بہ

تلخیص الصحاح

سنہ ۱۳۲۲ھ

مترجمہ اردو

باہتمام

شیخ عبد الحی و عبد السلام تاجران کتب و مالکان مطبع صدیقی لاہور

مطبع صدیقی لاہور میں طبع ہوئی

اور اگر روایت حدیث مین شیخین کے شریک امام مالک نہ ہون کوئی اور صاحب ہون تو لکھتے ہین أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفُلَانٌ فلان کی جگہ اُنکا نام لکھتے ہین اور جس حدیث کو سوائے شیخین کے باقی چارون اصحاب صحاح روایت کرین وہان لکھتے ہین أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ اور جہان اُن چار مین سے کوئی ایک صاحب روایت حدیث مین شریک نہ ہون تو وہان لکھتے ہین أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا فُلَانًا اور فلان کی جگہ اُنکا نام لکھتے ہین اور متن حدیث مین جہان کوئی مشکل لفظ آجاتا ہے تو حدیث کے بعد اسکی شرح و توضیح بہی اختصار کے ساتہ کردیتے ہین پس ان خوبیون کے لحاظ سے یہ کتاب ایک بے نظیر نسخہ ہے اول اور سب سے اعلے خوبی تو اس کتاب مین یہ ہے کہ صحاح ستہ کی چہہ ضخیم کتابون کی کُل حدیثین اس مین بلا تکرار نہایت عمدہ تلخیص کے ساتہ آگئی ہین دوسرے ترتیب کتاب کی ایک عجیب طرز پر رکھی گئی ہے جسکی خوبی مطالعہ سے معلوم ہوسکتی ہے تیسرے حوالے ایسے واضح ہین کہ جب کسی حدیث کی اسناد کے متعلق کچہ تحقیق کرنے کی ضرورت پڑے تو بلا دقت معلوم ہوتا ہے کہ فلان فلان کتاب مین یہ حدیث موجود ہے اُس کتاب سے حدیث نکالکر اسناد کی پرکہہ کرسکتے ہین لیکن چونکہ اکثر لوگ عربی زبان سے ناواقف ہین اُن کی فائدہ رسانی کے لیے عالیجناب مولانا سید ابو الحسن محمد محی الدین خانصاحب بہادر جج ہائیکورٹ سرکار نظام نے سلیس اردو بامحاورہ ترجمہ کیا اور مختصر مفید حاشی چڑہائے اور اس کتاب کے چہاپنے کی اجازت مالکان مطبع صدیقی کو عنایت کی خاکساران نے اس کتاب کے طبع کرانے مین نہایت شوق سے اہتمام کیا اصل کتاب عربی بہی اور ترجمہ اردو بہی دونون اکٹھے چہپوائے ہر حدیث کو ختم کرکے اس کے بعد ترجمہ کا لفظ جلی قلم سے لکھکر پورا ترجمہ لکھدیا ہر باب مین جتنی حدیثین آئی ہین اُنکی تعداد کا نمبر بہی ہر حدیث کے شروع مین لکھا گیا۔ یہ متبرک کتاب چہہ جلدون مین ختم ہوئی ہے قیمت فی جلد۔ اول دو روپیہ (عا) جلد دوم (عا) جلد سوم (عا) جلد چہارم (عا) جلد پنجم (عا) جلد ششم ایک روپیہ (عہ) مجموعہ قیمت گیارہ روپیہ للعہ ہے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس کتاب مستطاب کے فوائد و مضامین سے فیضیاب ہون جس شخص کے پاس یہ کتاب ہوگی گویا اُس کے پاس حدیث کی چہیون کتابین (جن پر علم و عمل کا مدار ہے) موجود ہین۔

حضرات شائقین جلد تر اس نادر مجموعہ کو مطبع صدیقی لاہور سے طلب فرماوین اور اس کے مطالعہ سے سعادت و فلاح دارین حاصل کرین ؎ وما علینا الا البلاغ۔

المشتہران

شیخ عبد الحی و عبد السلام مالکان مطبع صدیقی لاہور محلہ سادھوان

جلد ششم

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول مترجم اردو

جو بترمیمات قلیلہ اصل تجرید الاصول مؤلفہ

قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبدالرحیم البارزی رحمہ اللہ سے ہے

(در علم حدیث) مسمے بہ

تلخیص الصحاح

سنہ ۱۳۲۲ھ

مترجمہ اردو

باہتمام

شیخ عبدالحق و عبدالسلام تاجران کتب و مالکان مطبع صدیقی لاہور

مطبع صدیقی لاہور میں طبع ہوئی

فہرست مختصر بعض کتب دینیہ مطبع صدیقی لاہور

نام کتاب	قیمت
تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان اردو اس سے بڑھکر اردو اور جامع تفسیر قرآن شریف کی دنیا بھر مین نہین ملیگی مولفہ نواب محمد صدیق حسن خانصاحب مرحوم ۱۶ جلدون مین کامل ہے فی جلد (عہ)	للعہ ۲۴
تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح بخاری مع شرح نیل الاوطار وفتح الباری پانچ پارہ تک ترجمہ مولوی وحید الزمان صاحب۔	ھ
مسلم شریف مترجم اردو کامل چھہ جلدون مین	ھ
ابو داؤد مترجم کامل چار جلدون مین	ے
ابن ماجہ کامل تین جلد ونیز	ے
ترمذی مترجم کامل ۲ جلد ونیز نولکشوری	ہے
نسائی ترجمہ اردو کامل ۲ جلدین	ے
کشف المغطا ترجمہ اردو موطا امام مالک رحمہ اللہ	ہے

نام کتاب	قیمت
بلوغ المرام مترجم اردو	عہ
سفر السعادت اردو	۸ر
تقویت الایمان بحاشیہ تنذیر الایمان ترجمہ اغاثۃ اللہفان	عہ
مشکوۃ الانوار تسہیل شارق الانوار	ع
دستور المتقی المعروف بہ صلوۃ النبی اردو خوان کے لیے تمام مسائل عبادات کے لیے یہ کتاب کافی ہے۔	۸ر
دقائق الاخبار مترجم اردو مولفہ حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ	۶ر
تواریخ حبیب اللہ سوانح عمری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم	۶ر
بیان نبوت محمدی و شان رسالت احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح صحیح حالات قابل دید ہے	۸ر
راہ سنت منظوم مولفہ سید اولاد حسن صاحب قنوجی رحمہ اللہ	۲ر
الحزب الاعظم	۸ر
الحزب المقبول	۸ر

تصانیف لطیف نواب صدیق حسن خانصاحب رئیس شہرہ وباوجود صاحب ریاست و امارت ہمیشہ اہل اسلام کے لیے طرح طرح کی کتابین فوائد دینی و دنیوی مین تالیف فرماتے رہتے ہین کل مسلمانون کو ان تالیفات کی قدر کرنی چاہیے بعض تالیفات نواب صاحب موصوف ذیل مین معہ قیمت درج کی جاتی ہین۔

نام کتاب	قیمت
گلدستہ تمیز	عہ
گلدستہ منافع حصہ اول	۸ر
” حصہ دوم	۸
” علوم	۸
گلدستہ فلاح	۸ر
گلدستہ فوائد	۸ر
لغۃ صدر	۲ر
اسلام کے عقائد	ار

علاوہ ازین

صدہا قسم کی کتابین مطبع ہذا سے بکفایت بذریعہ ویلیوپی ایبل روانہ کی جاتی ہین۔

شائقین باتمکین

فہرست کلان مطبع ہذا کی طلب کرکے ملاحظہ فرماوین

فقط

فہرست مضامین کتاب مستطاب تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول جلد ششم

صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب

صفحہ	مضامین کتاب

حَرْفُ الْكَافِ وَفِيْهِ اَرْبَعَةُ كُتُبٍ

حرف کاف کا بیان اور اس مین چار کتابین ہین

اَلْكَسْبُ - اَلْكِذْبُ - اَلْكِبْرُ - اَلْكَبَائِرُ

کسب کرنا - جھوٹ بولنا - تکبر کرنا - کبیرے گناہ

كِتَابُ الْكَسْبِ وَفِيْهِ ثَلٰثَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے کسب کرنے کے بیان مین - اور اس مین تین فصلین مین

اَحَدُهَا الْحَثُّ عَلَى الْحَلَالِ وَاجْتِنَابِ الْحَرَامِ

پہلی فصل حلال کی ترغیب دینے - اور حرام سے بچنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ تَعَالٰی یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَى السَّمَآءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ . . . . وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْاَشْعَثُ اَلْبَعِیْدُ الْعَهْدِ بِالدُّهْنِ وَالْغَسْلِ وَالتَّنَظُّفِ وَكَذٰلِكَ الْاَغْبَرُ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا پاک ہے نہین قبول کرتا ہے مگر عمل پاک کو اور مال پاک کو اور مقرر خدا نے حکم کیا ہے ایمان دارون کو جو حکم کیا پیغمبرون کو سو خدا تعالے نے قرآن مین فرمایا کہ اے ایماندارو کہاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو البتہ مین تمہارے عملون کو جاننے والا ہون اور خدا نے قرآن مجید مین فرمایا اے ایماندارو کہاؤ حلال مال اور پاک چیز جو ہمنے تمکو دین پہر حضرت نے ذکر کیا اس مرد کا جسنے بڑا لمبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف پہیلاتا ہے اور یون کہتا ہے کہ اے میرے رب میری دعا قبول کر اور حالانکہ اسکا کہانا حرام ہے اور اسکا پینا حرام ہے یعنے حرام کہاتا ہے حرام پیتا ہے اسکا بدن حرام سے پلا گیا ہے پر کہان ایسے شخص کی دعا قبول ہو مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین اشعث وہ شخص ہے جسکو تیل پھلیل اور ستھرائی حاصل کیے بہت دن گذرے ہون اور اصطلاح اغبر کے بھی یہی معنے ہین - ف پاک مال وہ ہے جس مین شبہ نہ ہو اور شرع مین درست ہو چوری اور غصب کا مال پاک نہین اسواسطے کہ اس مین مالک کا دعوے موجود ہے

اس واسطے کہ وہ ناپاک ہے ناپاک کو کس طرح قبول کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی کا تلاش کرنا مقدم ہے بدون اسکے نہ عبادت قبول ہے اور نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہے اور یہ جو بعضے حرام خور دین سے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال دنیا مین کس کو ملتا ہے اس کی تلاش بے فائدہ ہے سو غلط بات ہے اس واسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری سب درست ہے بشرطیکہ اس مین کوئی خلاف شرع کام نہ کرے اور وہ حلال اور پاک مال ہے غرضکہ ایماندار کے نزدیک حلال روزی کا طلب کرنا مقدم ہے اور حرام خور خدا فراموش سے گفتگو نہین۔

(۲) **وَعَنْ** خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ يَتَخَوَّضُوْنَ اَيْ يَاْخُذُوْنَهٗ وَيَتَمَلَّكُوْنَهٗ كَمَا يَخُوْضُ الْاِنْسَانُ الْمَاءَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا ترجمہ خولہ انصاریہ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ مقرر جو لوگ کہ تصرف کرتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنے ناحق لوٹ لوٹ کہاتے ہین تو ان کے لیے قیامت مین آگ ہی یعنے بیت المال سے سوا مستحقون کے اور کسی کو لینا درست نہین بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہین تیخوضون کے معنے ہین لیتے ہین اور بزور مالک بنتے ہین جیسا آدمی اپنے ہاتھ مین پانی مین گھستا ہے

(۳) **وَعَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ اَيْ طَلَبَ التَّبَرِّيَ مِنَ التُّهْمَةِ وَالْخَلَاصَ مِنْهَا وَرَعٰى حَوْلَ الْحِمٰى اِذَا طَافَ بِهٖ وَدَارَ حَوْلَهٗ وَالْمُضْغَةُ الْقِطْعَةُ مِنَ اللَّحْمِ بِقَدْرِ اللُّقْمَةِ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر حلال ظاہر اور کہلا ہے اور حرام بھی ظاہر اور کہلا ہے لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفا ملتی ہوئی شبہ کی چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہ کی چیزون سے بچا اس نے اپنے دین اور آبرو کو بچایا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ روکی ہوئی زمین یعنے رکھ کے آس پاس چراتا ہے قریب ہے کہ کبھی رکھ کو بھی جانور چر لینگے جانو کہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے جان لو کہ خدا کا رمنہ اسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک بدن مین گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سب بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے پانچون اسکے راوی ہین استبرأ الدنیا وعرضہ یعنے طلب کیا برارت کو اور خلاصی کو تہمت سے اور کہا جاتا ہے حول الحمی جبکہ گھومے گرد رمنہ کے اور پھرے گرد اسکے اور مضغہ ایک ٹکڑا گوشت کا ہے بقدر ایک لقمے کے ف یعنے دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہ دار جو چیزین حلال ہین وہ قرآن اور حدیث مین صاف کہلی ہین سب مسلمانون کو معلوم ہین جیسے کہیتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ وغیرہ اور جو چیزین حرام ہین انکو بھی جانتے ہین جیسے شراب سور جوا حرام کاری چوری جھوٹ وغیرہ چیزین کہ انکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہ دار چیزین یعنے کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہین اور کچھ حرام سے بھی جیسے کوئی چیز تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجھکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز اپنی ہے یا بیگانی اسکو بہت لوگ نہین جانتے سو حضرت نے

اسکا قاعدہ بتلا دیا کہ جس چیز مین شبہ پڑے کہ یہ حلال ہے یا حرام یا عالمون کا اسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اُسکو چھوڑ دیوے ہرگز نہ کرے اسی مین دین کا بچاؤ ہے اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہوا اور نہین تو جب شبہ دار چیزون مین آدمی پڑا تو رفتہ رفتہ آخر حرام چیزون مین بھی گرفتار ہو جاتا ہے تقوے اور پرہیزگاری اسی کا نام ہے کہ آدمی شبہ کی چیزون سے بچے پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوے فقط ظاہر کی صفائی کا نام نہین تقوے کا مقام دل ہے یعنے جب دل مین ایمان رچا اور خدا کی نارضامندی کا خوف دل مین سمایا تو آنکھ کان ہاتھ پاؤن سب خود بخود سنور جاتے ہین اسواسطے کہ دل بادشاہ ہے تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنے حرص اور فسق و فجور اسمین جما تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے آنکھ کان ہاتھ پاؤن سب اسکے تابع ہو جاتے ہین۔

(۴) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ فَلَا تَتَكَلَّفُوا السُّوَالَ عَنْهُ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ سلمان اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال وہ چیز ہے جو خدا نے اپنی کتاب یعنی قرآن مین حلال کی اور حرام وہ چیز ہے جو خدا نے اپنی کتاب مین حرام کی اور جس چیز سے خاموش رہا وہ معاف ہے سو نہ تکلیف اُٹھاؤ اسکے پوچھنے مین رزین اسکے راوی ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز قرآن اور حدیث مین صاف طور پر حرام نہین وہ مباح ہے۔

(۵) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی نے کوئی کھانا کبھی نہین کھایا بہتر اپنے ہاتھ کے کسب سے اور البتہ خدا کا پیغمبر حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا روایت کی یہ حدیث بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دستکاری سب کسبون سے افضل ہے اور زیادہ تر حلال اور طیب ہے اور حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھ سے زرہ بناتے تھے اور اسی کسب سے کھاتے تھے۔

(۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ فَاِذَا ذٰلِكَ لَا تُجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پروا نہ کریگا جو لیا اس نے مال اسنے کہ حلال سے ہے یا حرام سے بخاری اور نسائی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا رزین نے سو اسوقت انکی کوئی دعا قبول نہو گی

ثَانِيْهَا مِمَّا يُبَاحُ مِنَ الْمَكَاسِبِ وَالْمَطَاعِمِ

دوسری فصل

مباح کسبون اور کھانون کے بیان مین

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہایت پاک چیز جو تم کھاتے ہو تمہارے کسب سے ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہارے کسب مین سے ہے یعنے وہ بھی تمہاری اپنی کمائی مین داخل ہے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین ف یعنے بہت پاک

اور حلال مال وہ ہے جو آدمی کما کر کہا وے۔

(۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَتِ امْرَاَۃٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا کَلٌّ عَلٰی اٰبَآئِنَا وَاَبْنَآئِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا یَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْکُلْنَہٗ وَتُھْدِیْنَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤدَ ترجمہ سعد بن ابو وقاص سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کی یا حضرت ہم بوجہ ہین اپنے باپون اور بیٹون اور خاوندون پر سو کیا چیز ہمارے لیے حلال ہے ان کے مال مین سے فرمایا تازہ چیز تم اسکو کہا ؤ اور تحفہ بہیجو ابو داؤد اس کے راوی ہین ف یعنے عورت کو اپنے باپ بیٹے اور خاوند کے گہر سے کہانا پکا ہوا بلا اجازت کہا لینا جائز ہے۔

(۳) وَعَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ قَالَتْ ھِنْدٌ امْرَاَۃُ اَبِیْ سُفْیَانَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ رَجُلٌ شَحِیْحٌ لَیْسَ یُعْطِیْنِیْ مَا یَکْفِیْنِیْ وَوَلَدِیْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْہُ وَھُوَ لَا یَعْلَمُ فَقَالَ خُذِیْ مَا یَکْفِیْکِ وَوَلَدَکِ بِالْمَعْرُوْفِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ہند ابو سفیان کی عورت نے کہا یا حضرت مقرر ابو سفیان بخیل مرد ہے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجہکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہوسکتا ہے کہ بے خبر اسکے مال مین سے حاجت کے لیئے لون اور اسکو معلوم نہ ہو یعنے اسطرح لینا درست ہے یا نہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لے لیا کر خاوند کے مال مین سے دستور کے موافق جو جتنا تجہ کو اور تیری اولاد کو کفایت کرے پانچون اور ترمذی اسکے راوی ہین ف معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال مین سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اسکی اجازت کے لے لیوے تو درست ہے اس واسطے کہ اسکا حق خاوند پر فرض ہے۔

(۴) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ لِیْ یَتِیْمًا وَلَہٗ اِبِلٌ فَاَشْرَبُ مِنْ لَبَنِھَا قَالَ اِنْ کُنْتَ تَبْغِیْ ضَالَّتَھَا وَتَھْنَأُ جَرْبَاھَا وَتَلِیْطُ حَوْضَھَا وَتَسْقِیْھَا یَوْمَ وِرْدِھَا فَاشْرَبْ غَیْرَ مُضِرٍّ بِنَسْلٍ وَلَا نَاھِکٍ فِی الْحَلْبِ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ تَبْغِیْ ضَالَّتَھَا اَیْ تَطْلُبُ تُصْلِحُہٗ بِالطِّیْنِ وَالنَّاھِکُ فِی الْحَلْبِ الْمُسْتَقْصِی الْبَالِغُ الَّذِیْ لَا یَدَعُ فِی الضَّرْعِ مِنَ اللَّبَنِ شَیْئًا ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ابن عباس سے کہا کہ میرے پاس ایک یتیم ہے اور اسکے اونٹ ہین کیا مین انکا دودہ پی لیا کرون فرمایا اگر تو انکے گم ہوئے کو ڈہونڈہتا ہے اور اونکے خارش دار کی دوا کرتا ہے اور انکے حوض کو درست کرتا ہے اور پانی پر اترنے کے دن انکو پانی پلاتا ہے یعنے اگر اونٹون کی خبر گیری کیا کرتا ہے تو انکا دودہ پی لیا کر اوس حال مین کہ نہ ضرر کرنیوالا ہو بچے کو اور نہ نہایت کو پہونچنے والا ہو دوہنے مین مالک اسکے راوی ہین تبغی ضالتہا کے معنے ہین کہ تو اوسکو ڈھونڈہتا اور تلاش کرتا ہے جبکہ گم ہو اور تہنا جربا کے معنے ہین کہ انکا دوا کرتا ہے خارش کی دوا اور وہ گندہک ہے اور جو چیز اسکے ساتھ ملائی جاتی ہے وتلیط حوضہا یعنے اسکو مٹی سے سنوارتا ہے اور ناہک حلب مین وہ شخص ہے جو نہایت مبالغہ کرے دوہنے مین کہ تہنون مین کچہ دودہ نہ چہوڑے۔

اُجْرَۃُ کَتْبِ الْقُرْاٰنِ وَتَعْلِیْمِہٖ

قرآن کے لکھنے اور سکھلانے کی اجرت کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو ان مین قرآن کی مزدوری لینا زیادہ تر لائق ہے روایت کی یہ حدیث بخاری نے ترجمہ مین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کے پڑہانے کی بہی محنت لینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی کا اور متاخرین حنفیہ کا۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ اُجْرَۃِ کِتَابَۃِ الْمُصْحَفِ قَالَ لَا بَاْسَ اِنَّمَا ھُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَاِنَّھُمْ اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَیْدِیْھِمْ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے قرآن لکھنے کی مزدوری کا حکم

پوچھا تو فرمایا کہ اس مین کچھ ڈر نہین کہ وہ تو نقش لکھنے والے ہین اور مقرر وہ تو اپنے ہاتھ کے کام سے کہاتے ہین یعنے اپنی دستکاری سے۔ رزین اسکے راوی ہین۔

ارزاقُ العُمّالِ
تحصیلدارون کی روزی کا بیان

(۱) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِيْ اَنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہا کہ جب ابوبکر صدیق خلیفہ ہوئے تو فرمایا کہ البتہ میری قوم جانتی ہے کہ میرا پیشہ میرے گہر والون کے خرچ سے عاجز نہ کرتا تہا یعنے انکے خرچ کو کافی تہا اور مین مسلمانون کے کام مین مشغول کیا گیا ہون سو ابوبکر کے لوگ اس مال بیت المال سے کہا وینگے اور ابوبکر مسلمانون کے واسطے اس مین کام کریگا بخاری اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو ہمنے کسی کام پر تحصیلدار کیا اور اوسکی روزی مقرر کردی پہر جو اس کے بعد لیوے گا وہ خیانت ہے مال غنیمت مین ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۳) **وَعَنِ** الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ اَوْ سَارِقٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمارا تحصیلدار ہو اسکو چاہیئے کہ بیوی حاصل کرے اور اگر اسکے پاس خادم نہ ہو تو چاہیئے کہ خادم حاصل کرے اور اگر اسکے واسطے گہر نہ ہو تو چاہیئے کہ اپنے لیے رہنے کا گہر حاصل کرے ابوبکر صدیق نے کہا کہ مجکو خبر ہوئی کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص اسکے سوا کچھ لیوے وہ خائن ہے یا چور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ الْمُسْلِمِيْنَ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ عُمَرُ مَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَاَعْبُدًا وَاَنَا بِخَيْرٍ وَاُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ عُمَالَتِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُ الَّذِيْ اَرَدْتَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ الْاِشْرَافُ التَّطَلُّعُ اِلَى الشَّيْءِ وَالرَّغْبَةُ فِيْهِ وَقَوْلُهٗ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ اَيْ وَمَا لَا يَكُوْنُ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ فَاتْرُكْهُ ترجمہ عبداللہ بن سعدی سے روایت ہے کہ وہ عمر فاروق کے پاس آیا اونکی خلافت مین تو عمر فاروق نے اوس سے کہا کیا مجکو خبر نہین ہوئی کہ مقرر تو مسلمانون کے کام پر حاکم ہوتا ہے پہر جب تجکو اوسپر تنخواہ دیجاتی ہے تو تو اوسکو برا جانتا ہے مینے کہا کیون نہین تو عمر نے کہا کہ تیری اس سے کیا مراد ہے یعنی تو اوس کام کی اجرت کیون نہین لیتا مینے کہا کہ میرے پاس گہوڑے اور غلام ہین اور مین مالدار ہون اور چاہتا ہون کہ میری تحصیلداری مسلمانون پر خیرات ہو تو عمرؓ نے کہا کہ ایسا نہ کرنا اسواسطے کہ مین بہی چاہتا تہا جو تو چاہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجکو مال عطا کرتے تہے تو مین کہتا تہا کہ جو مجسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے یہانتک کہ ایکبار آپنے مجکو مال دیا تو مینے

کہا کہ مجھسے زیادہ تر محتاج کو دیجیئے تو آپ نے فرمایا کہ اسکو لے اور اپنا مال ٹھیرا اور اوسکو خیرات کر اور جو آوے تیرے پاس اس مال سے بغیر سوال اور تاک لگانے کے تو اوسکو لے لے اور جو ایسا مال نہو تو اوسکے پیچھے اپنے جی کو مت ڈال ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین اور اشراف کے معنے ہین ایک چیز کی طرف جہانکنا اور اوسمین رغبت کرنا **ف** یعنی جو مال بدون توقع اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائے تو وہ حلال طیب نہین ۔ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حاکم اور تحصیلدار کو بیت المال سے بقدر ضرورت لینا جائز ہے ۔

الاقطاع
جاگیر دینے کا بیان

(۱) **عن** وائل بن حجر اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقطعہ ارضا من حضر موت وکان معاویۃ امیرا بھا اذ ذاک فکتب الیہ اعطہ ایاھا اخرجہ ابو داؤد والترمذی **ترجمہ** وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو حضرموت سے ایک زمین جاگیر دی اور اوسوقت معاویہ وہان امیر تھے سو اوسکی طرف لکھا کہ وہ زمین اوسکو دیدے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) **وعن** کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقطع بلال بن الحارث المزنی معادن القبلیۃ جلسیھا وغوریھا وحیث یصلح الزرع من قدس ولم یعطہ حق مسلم وکتب لہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ما اعطی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بلال بن الحارث اعطاہ معادن القبلیۃ جلسیھا وغوریھا وزاد فی روایۃ وذات النصب ثم اتفقا وحیث یصلح الزرع من قدس ولم یعطہ حق مسلم وکتب ابی بن کعب اخرجہ مالک وابو داؤد الجلسی بالجیم منسوب الی الجلس وھی ارض نجد ویقال لکل مرتفع من الارض جلس والغور ما ینھبط من الارض واراد انہ اقطع جمیع تلک الارض نجدھا وغورھا **ترجمہ** کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی سے روایت ہے اوسنے اپنے باپ سے روایت کی اوسنے اپنے دادا سے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاگیر دی بلال بن حارث مزنی کو زمین کہانون قبلیہ (ایک جگہ کا نام ہے نجد عرب مین) کی اونچی اوسکی اور نیچی اوسکی اور جس جگہہ کہ کہیتی صلاحیت رکھتی ہے زمین قدس سے اور نہ دیا اوسکو حق کسی مسلمان کا اور لکھا اوسکے لیئے یہ نامہ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا یہ وہ چیز ہے جو دی محمد اللہ کے رسول نے بلال بن حارث کو دی اوسکو زمین کہانون قبلیہ کی اونچی اور نیچی اوسکی اور زیادہ کیا ہے ایک روایت مین اور ذات النصب بھی کہ نام ایک قطعہ زمین کا ہے پہر اتفاق کیا دونو روایتون نے اور جس جگہ کہ صلاحیت رکھتی ہے کہیتی زمین قدس سے کہ وہ بھی نام ہے ایک قطعہ زمین کا اور نہ دیا اوسکو حق کسی مسلمان کا اور ابی بن کعب نے یہ جاگیر نامہ لکھا مالک اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور جلسی ساتھ جیم کے منسوب ہے طرف جلس کی اور وہ نجد کی زمین ہے اور ہر اونچی زمین کو جلس کہتے ہین اور غور پست زمین کو کہتے ہین اور مراد یہ ہے کہ آپنے اوسکو یہ سب زمین جاگیر دی اونچی بھی اور نیچی بھی ۔

(۳) **وعن** ابن عمر قَالَ اَقْطَعَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الزُّبَیْرَ حضر فرسہ فاجری فرسہ حتی قام ثم رمی بسوطہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم اعطوہ حیث بلغ سوطہ اخرجہ ابو داؤد حضر الفرس عدوہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ جاگیر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو بقدر دوڑ اوسکے گھوڑے کے سو اوسنے اپنا گھوڑا دوڑایا یہانتک کہ کہڑا ہوا پہر اپنا کوڑا اٹھالا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو دیدو جہانتک اوسکا کوڑا پہونچا ابوداؤد اسکے راوی ہین حضر فرس کے معنے ہین دوڑنا اسکا ۔

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ خَطَّ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ بِقَوْسٍ وَقَالَ أَزِيدُكَ أَزِيدُكَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے واسطے مدینے مین اپنی کمان سے ایک گہر کی لکیر کھینچدی یعنی اسقدر زمین مجھکو دی کہ وہان گہر بناؤن اور فرمایا کہ مین تجھکو زیادہ دیتا ہون مین تجھکو زیادہ دیتا ہون ابوداؤد اسکے راوی ہین ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ کسی کو کچھ حصہ زمین کا جاگیر دے دینا درست ہے۔

کسب الحجام
سینگی لگانے کے کسب کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ الضَّرِيبَةُ الْخَرَاجُ الَّذِي يُقَرَّرُ عَلَى إِنْسَانٍ يُؤَدِّيهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَوْ شَهْرٍ أَوْ سَنَةٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھچوالی اور سینگی لگانے والے کو اوسکی مزدوری دی اور اگر حرام ہوتی تو اوسکو نہ دیتے اور اوسکی مالک سے سفارش کی تو اوسنے اوسکے خراج مین تخفیف کردی شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور ضریبہ اوس خراج کا نام ہے جو کسی آدمی پر مقرر کیا جاتا ہے کہ اوسکو ہر دن یا ہر مہینے یا ہر سال مین ادا کیا کرے یعنی جو کمائے اوسمین سے اسقدر اپنے مالک کو ہر دن یا ہر مہینے مثلاً دیا کرے حق مالکانہ۔

(۲) وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ حضرت کے ایک مہاجر صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزون مین سب مسلمان شریک ہین پانی مین اور گھانس مین اور آگ مین ابوداؤد اسکے راوی ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانی اور گھانس اور آگ سے کسی کو منع کرنا جائز نہین اور نہ روکنا اوسکا۔

(۳) وَعَنْ أَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَقَ إِلَى مَا لَمْ يَسْبِقْ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ يَتَعَادَوْنَ يَتَخَاطُّونَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ اسمر بن مضرس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پہلے کسی پانی پر پہونچے جسکی طرف آگے کوئی مسلمان نہ پہونچا ہو تو وہ اوسیکا حق ہے سو نکلے لوگ دوڑتے اور قدم مارتے ابوداؤد اسکے راوی ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھیرنے اور حفاظت کرنے سے پانی ملک ہو جاتا ہے۔

ثَالِثُهَا فِي الْمَكْرُوهِ مِنْ ذٰلِكَ

تیسری فصل
مکروہ کسب کے بیان مین

(۱) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ الْبَغِيُّ الزَّانِيَةُ وَمَهْرُهَا أَجْرُهَا وَحُلْوَانُ الْكَاهِنِ مَا يُعْطَى مِنَ الْهَدِيَّةِ لِيُخْبِرَهُمْ عَمَّا يَسْأَلُونَهُ عَنْهُ ترجمہ ابومسعود بدری سے روایت ہے کہا کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کے سے اور خرچی حرام کار عورت کی سے اور شیرینی کاہن کی سے چہیون اسکے راوی ہین اور بغی زناکار عورت کو

کہتے ہین اور مہر سے مراد مزدوری اوسکی ہے اور کاہن کی شیرینی وہ چیز ہے جو ہدیہ دیا جاتا ہے اسپر کہ لوگون کو خبر دی اس بات کی جو اوس سے پوچھین یعنی غیب کی خبر دے۔

(۲) وعن ابی جحیفة قال نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن ثمن الدم وثمن الکلب وکسب البغی ولعن الواشمة والمستوشمة واکل الربوا وموکلہ والمصورین اخرجہ البخاری الوشم تغریز الجلد بالابرة وحشو النیل فی موضع الغرز والواشمة التی تفعل ذلک والمستوشمة التی یفعل بھا ذلک بطلبھا **ترجمہ** ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لہو کے مول سے اور کتے کے مول سے اور حرامکار عورت کی کسب سے اور لعنت کی بدن گودنے والی عورت پر اور بدن گودوانے والی پر اور لعنت کی بیاج کہانے والے پر اور بیاج کہلانیوالے پر اور تصویرین بنانے والون پر بخاری اسکے راوی ہین اور وشم کے معنے ہین سوئی سے بدن گودنا اور اسمین نیل بہرنا اور واشمہ وہ عورت ہے جو یہ کام کرے اور مستوشمہ وہ عورت ہے جسکے ساتھ یہ کام کیا جاوے اوسکی خواہش سے۔

(۳) وعن ابی ھریرة قال نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن کسب الاماء اخرجہ البخاری وابو داؤد وزاد ابو داؤد فی روایة اخری عن رافع بن خدیج حتی یعلم من این **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے لونڈیون کے کسب سے بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ابو داؤد نے زیادہ کیا ہے رافع بن خدیج سے یہانتک کہ معلوم ہوا کہ کس جگہ سے کمایا گیا ہے۔

(۴) وعن عثمان قال لا تکلفوا الصبیان الکسب فانکم متی کلفتموھم الکسب سرقوا ولا تکلفوا الامة غیر ذات الصنعة الکسب فانکم متی کلفتموھا کسبت بفرجھا وعفوا اذ اعفکم اللہ تعالی وعلیکم من المطاعم بما طاب منھا اخرجہ مالک **ترجمہ** عثمان سے روایت ہے کہ نہ تکلیف دو بچون کو کسب کرنے کی اسواسطے کہ جب تم اونکو کسب کرنے کی تکلیف دوگے تو چوری کرینگے اور نہ تکلیف دو بے ہنر لونڈی کو کسب کرنے کی اسواسطے کہ جب تم اسکو تکلیف دوگے تو اپنی شرمگاہ یعنی زنا سے کماویگی اور معاف کرو جبکہ اللہ تعالے نے تمکو معاف کیا ہے اور لازم جانو اپنے اوپر کہانون سے وہ چیز جو خوش لگے مالک اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن عائشة قالت کان لابی بکر غلام یخرج له الخراج وکان ابو بکر یاکل من خراجه فجاء یوما بشیء فاکل منه ابو بکر فقال له الغلام تدری ما ھذا فقال ما ھو فقال کنت تکھنت لانسان فی الجاھلیة وما احسن الکھانة الا انی خدعته فلقینی فاعطانی بذلک ھذا الذی اکلت منه فادخل ابو بکر یدہ فی فیه فقاء کل شیء فی بطنه اخرجہ البخاری **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق کا ایک غلام تہا جو اوسکو خراج دیا کرتا تھا اور ابو بکر اوسکا خراج کہایا کرتے تہے سو وہ ایکدن کچھ لایا اور ابو بکر نے اوس سے کہایا تو غلام نے اون سے کہا کہ کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے ابو بکر نے کہا کہ یہ کیا ہے اوسنے کہا کہ مین نے کفر کے زمانے مین ایک شخص کے لئے کہانت کی تہی یعنی اوسکو جہوٹی سچی غیب کی خبر دی تہی اور حالانکہ مین کہانت کو خوب نہ جانتا تہا لیکن مین نے اوسکو دہوکا دیا سو وہ مجھکو ملا اور اوسنے مجھکو یہ چیز دی جس سے تو نے کہایا تو ابو بکر صدیق نے اپنا ہاتھ اپنے منہ مین ڈالا اور جو چیز کہ اونکے پیٹ مین تہی سب قے کی بخاری اسکے راوی ہین **ف** کاہن وہ ہے جو غیب کی خبرین دے۔

ثمن الکسب
کتے کے مول کا بیان

(۱) عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب وان جاء یطلب ثمن الکلب فاملاء کفه ترابا اخرجہ ابو داؤد وھو اللفظ له ولنسائی

وَلِأَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ لَا كَلْبَ صَيْدٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتے کے مول سے اور اگر کوئی کتے کا مول مانگنے کو تیرے پاس آوے تو اوسکی ہتھیلی کو مٹی سے بھر دے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین اور الفاظ ابوداؤد کے ہین اور ابوہریرہ کی روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے مول کتے کے سے سوا کتے شکار کے ۔ ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنی شکاری کتے کا مول درست ہے ۔

اَلْهِرُّ بلی کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهٖ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلی کے کھانے اور اوسکے مول سے منع فرمایا ہے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنی بلی کا گوشت اور مول حرام ہے ۔

کَرَاهَةُ كَسْبِ الْحَجَّامِ کسب حجام کے مکروہ ہونے کا بیان

(۱) عَنْ ابْنِ مُحَيِّصَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ وَكَانَ لَهُ مَوْلًى حَجَّامًا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ لَهُ آخِرًا اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِي أُخْرَى لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي وَهَبْتُ لِخَالَتِي غُلَامًا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يُبَارَكَ لَهَا فِيهِ وَقُلْتُ لَهَا لَا تُسَمِّيهِ حَجَّامًا وَلَا صَائِغًا وَلَا قَصَّابًا إِنَّمَا كَرِهَ الصَّائِغَ لِمَا يَدْخُلُ صَنْعَتَهُ مِنَ الْغِشِّ وَلِأَخْلَافِهِ الْوَعْدَ وَمَطْلِهِ فِي فَرَاغِ مَا يُسْتَعْمَلُ عِنْدَهُ **ترجمہ** ابن محیصہ انصاری سے روایت ہے اونسے اپنے باپ سے روایت کی کہ اونسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی کی مزدوری کی اجازت مانگی تو حضرت نے اوسکو منع کیا اور اوسکا ایک غلام آزاد سینگی کھینچنے کا کام کیا کرتا تھا سو ہمیشہ وہ آپسے سوال کرتا اور اذن مانگتا رہا یہانتک کہ آخر اسسے فرمایا کہ اپنے اونٹ کو گھانس چرا اور اپنے غلام کو کھانا کھلا نسائی کے سوئے چارون اسکے راوی ہین ۔ اور ابوداؤد کی دوسری روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنی خالہ کو ایک غلام بخشا تھا اور البتہ مین امیدوار ہون کہ اوسکے لئے اوسمین برکت ہو اور مینے تو اسسے کہا کہ نہ نام رکھیو اوسکا حجام اور نہ صائغ اور نہ قصاب اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ صائغ کو تو اسواسطے برا جانا کہ اوسکے پیشے مین دھوکا ہے اور خلاف وعدہ اور استعمال کی چیز کے فارغ کرنے مین دیر کرنا **ف** حجام کے معنے ہین سینگی لگانیوالا اور صائغ کے معنے ہین رنگ کرنے والا اور قصاب کے معنے ہین گوشت کرکے بیچنے والا ۔

عَسْبُ الْفَحْلِ مادہ پر نر چھوڑنے کی اجرت کا بیان

(۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ مِنْ كِلَابٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ عَسْبُ الْفَحْلِ مَاؤُهُ وَالْمَنْهِيُّ عَنْهُ ثَمَنُهُ وَأَخْذُ الْأَجْرِ عَلَيْهِ وَأَمَّا إِعَارَتُهُ حَلَالٌ وَإِطْرَاقُهُ مُبَاحٌ جَائِزٌ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ قوم کلاب مین ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ نر کے مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا درست ہے یا نہین تو حضرت نے فرمایا کہ درست نہین پھر اوسنے کہا یا حضرت ہم مادہ پر نر چھوڑتے ہین اور ہدیہ دیئے جاتے ہین تو حضرت نے اوسکو تحفہ لینے کی رخصت دی ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین اور عسب الفحل سے مراد اوسکی منی ہے جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور منع تو اوسکا مول اور اوسکی مزدوری لینا ہے نہین تو اوسکا عاریۃً دینا یعنی مادہ پر چھوڑنے کے لئے حلال ہے اور اسکا جست کروانا مباح اور جائز ہے ۔

القسامة
قسامت کا بیان

(۱) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایاکم والقسامۃ قلنا وما القسامۃ قال الرجل یکون علی الفئام من الناس فیاخذ من حظ ہذا من حظ ہذا اخرجہ ابوداؤد القسامۃ بضم القاف ما یاخذہ القسام جریا علی عادۃ السماسرۃ دون الرجوع الی اجرۃ المثل **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو قسامت سے ہمنے کہا کہ قسامت کیا ہے فرمایا کہ کوئی مرد آدمیون کے گروہ پر مختار رہوتا ہے سو کچھ اسکے حصے سے لیتا ہے اور کچھ اسکے حصے سے ابوداؤد اسکے راوی ہین اور قسامت ساتھ پیش قاف کے وہ چیز ہے جو تقسیم کرنے والا لیتا ہے بطور عادت دلالون کے بدون رجوع کرنے کیطرف اجرت مثل کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تقسیم کی دلالی منع ہے اجرت مثل جائز ہے۔

المعدن کا بیان

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لزم رجل غریما لہ بعشرۃ دنانیر وقال واللہ لا افارقک حتی تقضینی وتاتینی بحمیل فتحمل بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتی الرجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدر ما تحمل فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من این اصبت ہذا قال من معدن قال لا حاجۃ لنا فیہا لیس فیہا خیر فقضاہا صلی اللہ علیہ وسلم عنہ اخرجہ ابوداؤد الحمیل الزعیم والکفیل **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرد نے دس اشرفیون کے بدلے اپنے قرضدار کا پکڑا اور کہا قسم اسکی مین تجھسے جدا نہین ہونیکا یہانتک کہ تو میرا قرض ادا کرے اور یا میرے پاس کوئی ضامن لا دے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے ضامن ہوگئے پہر وہ مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس لایا بقدر اوسکے کہ ضامن ہوئے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو فرمایا کہ تو نے یہ مال کہان سے پایا اوسنے کہا کہ کان سے فرمایا ہمکو اسکی کچھ حاجت نہین اسمین خیر نہین تو حضرت نے اونکو اوسکی طرف سے ادا کر دیا ابوداؤد اسکے راوی ہین حمیل ضامن اور کفیل کو کہتے ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کان کے مال مین خیر نہین۔

عطاء السلطان
بادشاہ کے عطا اور انعام کا بیان

(۱) عن ابن السعدی عن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ من ہو افقر الیہ منی فقال صلی اللہ علیہ وسلم خذہ وما جاءک وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ وما لا فلا تتبعہ نفسک اخرجہ الشیخان وزاد فی روایۃ فمن اجل ذلک کان ابن عمر رضی اللہ عنہما لا یسال شیئا ولا یرد شیئا اعطیہ وفی اخری قال استعملنی عمر علی الصدقۃ فلما فرغت منہا امر لی بعمالۃ فقلت انی عملت للہ وانما اجری علی اللہ فقال خذ ما اعطیت فانی عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی فقلت مثل قولک فقال لی اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسال فکل وتصدق **ترجمہ** ابن سعدی سے روایت ہے اوسنے روایت کی عمر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو مال عطا کیا کرتے تھے تو مین کہتا کہ جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو لے اور جو مال تجھکو اسطرح پر کہ تو تاک لگانیوالا اور مانگنیوالا نہو تو اوسکو لے لے اور جو ایسا مال نہو تو اوسکے پیچھے اپنے نفس کو مت ڈال شیخین اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے سو اسی سبب سے ابن عمر نہ کچھ مانگتے تھے اور نہ دی گئی چیز پہیرتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ عمر فاروق نے مجھکو زکوۃ لینے پر تحصیلدار کیا پہر جب مین اوس سے فارغ ہوا تو میرے لئے اجرت دینے کا حکم کیا مینے کہا کہ مینے تو اللہ کیواسطے کام کیا ہے اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے سو فرمایا لے لیا کر سو مقرر مینے حضرت کے زمانے مین تحصیلداری کی تھی آپ مجھکو مزدوری دینے لگے تو مینے کہا جیسے تو نے کہا تو آپنے مجھسے فرمایا کہ جب تو کچھ دیا جاوے بغیر سوال کے تو کہا اور خیرات کر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بادشاہ سے مال بدون سوال کے ملے تو درست ہے۔

(۲) وعن سليم بن مطير عن ابيه قال سمعت رجلا يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا ايها الناس خذوا العطاء ما كان عطاء فاذا تجاحفت قريش على الملك وكان العطاء عن دين احدكم فدعوه اخرجه ابو داود تجاحفت بجيم ثم حاء معناه تقاتلوا على الملك ترجمہ سليم بن مطير سے روايت ہے اوسنے روايت کی اپنے باپ سے کہا مینے ایک مرد کو سنا کہتا تھا کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ سلم سے سنا فرماتے تھے اے لوگو لے لیا کرو مال عطا کا جبتک عطا ہے پہر جب قریش آپسمین ملک پر لڑین اور ہو عطا تمہارے دین کے بدلے یعنی رشوت تو اوسکو چھوڑ دو نہ لو یعنے اوسوقت محنت سو کر کے کہا یا فضل ہے ابو داؤد اسکے راوی ہین اور تجاحفت کے معنے ہین ملک کے واسطے لڑین۔

المتباريان
دو فخر کرنیوالونکا بیان

(۱) عن ابن عباس رضي الله عنهما قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن طعام المتبارين السباق والقمار اخرجه ابو داود يقال بارئ فلان فلانا اذا عارض فعله فعله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے دو فخر کرنیوالون کے کہانے سے یعنی ایک وہ جو چاہے کہ کہانا کہلانے مین دوسرے سے بڑہ جاؤن دوسرا جوا کہیلنے والا ابو داؤد اسکے راوی ہین اور کہا جاتا ہے کہ فلانے نے فلانی پر فخر کیا جبکہ اوسکا فعل دوسریکے فعل کا مقابلہ کرے۔

المكس
ناحق محصول لینیکا بیان

(۱) عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة صاحب المكس اخرجه ابو داود ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا بہشت مین داخل نہوگا ناحق محصول لینے والا ابو داؤد اسکے راوی ہین ف مراد صاحب مکس سے وہ شخص ہے جو لوگون کا مال ظلم سے لیوے۔

كتاب الكذب وفيه ثلثة فصول

کتاب ہے

جہوٹ کے بیان مین اور اسمین تین فصل ہین۔

الفصل الاول في ذمه وذم قائله

پہلی فصل

اوسکی اور اوسکی قائل کے مذمت کے بیان مین۔

(۱) عن صفوان بن سليم قال قلنا يا رسول الله ايكون المؤمن جبانا قال نعم قلنا افيكون بخيلا قال نعم قلنا افيكون كذابا قال لا اخرجه مالك ترجمہ صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہ ہمنے کہا یا حضرت کیا ایماندار بزدل ہوتا ہے فرمایا ہان پہر ہمنے عرض کیا کہ کیا ایماندار بخیل بھی ہوتا ہے فرمایا ہان ہمنے عرض کیا کیا جہوٹا بھی ہوتا ہے فرمایا کہ نہین مالک اسکے راوی ہین ف یعنی جہوٹ بولنا ایماندار کی شان نہین۔

(۲) وعن مالك انه بلغه ان ابن مسعود قال لا يزال العبد يكذب ويتحرى الكذب فينكت في قلبه نكتة سوداء حتى يسود قلبه فيكتب عند الله تعالى من الكاذبين التحري القصد ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ اوسکو خبر پہونچی کہ ابن مسعود نے کہا ہمیشہ بندہ جہوٹ بولا کرتا ہے اور قصد کرتا ہے جہوٹ کا یعنی مبالغہ کرتا ہے اوسمین تو

اوسکو دل مین ایک سیاہ نکتہ پڑجاتا ہے یہانتک کہ اوسکا سارا دل سیاہ ہوجاتا ہی پہر اللہ تعالے کے نزدیک جہوٹون مین لکہا
جاتا ہے اور تحری کے معنے ہین قصد کرنا۔

(۳) وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للذي يحدث
بالحديث ليضحك منه القوم فيكذب ويل له ويل له اخرجه ابوداود والترمذي ترجمہ بہز بن حکیم
سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرابی ہے واسطے
اوس شخص کے جو جہوٹ بات بیان کرے تاکہ اوس سے لوگون کو ہنسائے سو جہوٹ بولے خرابی ہے اوسکو خرابی ہے اوسکو
ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن اسماء ان امرأة قالت يا رسول الله ان لي ضرة فهل علي من جناح ان تشبعت من زوجي غير
الذي يعطيني فقال المتشبع بما لم يعط كلابس ثوبي زور اخرجه الخمسة الا الترمذي ترجمہ اسماء سے روایت ہے
کہ ایک عورت نے کہا یارسول اللہ میری ایک سوکن ہے تو کیا مجہپر اسبات مین کچہہ گناہ ہے کہ مین اپنے خاوند کی طرف کے نسبت
اوس چیز کے ظاہر کرون جو حقیقت مین اوسنے نہین دی تاکہ سوکن جلے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ظاہر کرے مجہکو
ایسی چیز جو درحقیقت اوسکو نہین ملی یعنی جہوٹ بولے تو وہ ایسے ہے جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا ترمذی کے
سوا سب پانچون اسکے راوی ہین ف یعنی مکاری اور خلاف نمائی ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچہہ ہو اور باطن مین کچہ

(۵) وعن عبد الله بن عامر قال دعتني امي يوما ورسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد في بيتنا فقالت
ها تعال اعطيك فقال لها صلى الله عليه وسلم ما اردت ان تعطيه قالت اردت ان اعطيه تمرا فقال لها
اما انك لو لم تعطه شيئا كتبت عليك كذبة اخرجه ابوداود ترجمہ عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہا کہ ایکدن
میری ماں نے مجہکو بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گہر مین بیٹہے تہے سو اوسنے کہا کہ آ مین تجہکو کچہہ دون تو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تو اوسکو کیا دیا چاہتی ہے اوسنے کہا مین چاہتی ہون کہ اوسکو خشک
کہجورین دون حضرت نے فرمایا خبردار اگر تو اوسکو کچہہ نہ دیگی تو تجہپر ایک جہوٹ لکہا جاویگا ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۶) وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في اخر امتي اناس يحدثونكم
بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤكم فاياكم واياهم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میری آخر امت مین کچہ لوگ ہونگے کہ تم سے حدیثین بیان کرینگے جو تم نے سنین اور نہ تمہارے
باپ دادون نے سو اون سے بچتے رہنا۔

(۷) وعن ابن مسعود قال ان الشيطان ليتمثل في صورة الرجل فياتي القوم فيحدثهم الكذب
فيتفرقون فيقول الرجل منهم سمعت رجلا اعرف وجهه ولا اعرف اسمه يحدث كذا وكذا اخرجه
مسلم ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہی کہا کہ مقرر شیطان مرد کی صورت بنتا ہے پہر لوگون کے پاس آتا ہے
. . . . پہر اون سے جہوٹ بات بیان کرتا ہے پہر جدے جدے ہوتے ہین تو اون مین سے ایک
کہتا ہے کہ مین نے ایک مرد سے سنا ایسا ایسا بیان کرتا تہا مین اوسکا چہرہ پہچانتا ہون اور نام نہین جانتا
معلوم نہین کون تہا ان دونون حدیث کے مسلم راوی ہین۔

الفصل الثانی فیما یباح من ذالک

دوسری فصل

مباح جھوٹ کے بیان میں

(۱) عن اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس ما یحملکم علی ان تتابعوا علی الکذب کتتابع الفراش فی النار الکذب کلہ علی ابن ادم حرام الا فی ثلث خصال رجل کذب امرأتہ لیرضیھا ورجل کذب فی الحرب فان الحرب خدعۃ ورجل کذب بین مسلمین لیصلح بینھما اخرجہ الترمذی التتابع التھافت فی الامر والفراش الطائر الذی یتواقع فی ضوء السراج فیحترق ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو کیا باعث ہوا تمکو کہ جھوٹ میں گرے پڑتے ہو جیسے پروانے آگ میں گرے پڑتے ہیں سب جھوٹ آدمی پر حرام ہے مگر تین باتوں میں یعنی تین جگہ جھوٹ بولنا درست ہے ایک وہ مرد کہ اپنی عورت کے آگے جھوٹ بولے تاکہ اوسکو راضی کرے اور ایک وہ مرد کہ لڑائی میں جھوٹ بولے سو مقرر لڑائی فریب ہے اور ایک وہ مرد کہ دو مسلمانوں کے درمیان جھوٹ بولے تاکہ دونوں کے درمیان صلح کرائے ترمذی اسکے راوی ہیں تتابع کے معنے ہیں گر پڑنا کسی کام میں اور فراش ایک پرند ہے جو چراغ کی روشنی پر گر کر جل جاتا ہے۔

(۲) وعن ام کلثوم بنت عقبۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس بالکذاب الذی یصلح بین اثنین فیقول خیرا او ینمی خیرا اخرجہ الخمسۃ الا النسائی ترجمہ ام کلثوم عقبہ کی بیٹی سے روایت ہے کہا سنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ وہ شخص جھوٹا نہیں جو ملاپ کرا دیوے دو آدمیوں میں سو کہے نیک بات اور اپنی طرف سے جوڑے۔ ۔ ۔ نیک بات صلح کے واسطے پانچوں اسکے راوی ہیں سوا نسائی کے۔

(۳) وعن صفوان بن سلیم الزرقی ان رجلا قال یا رسول اللہ کذب امرأتی فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا خیر فی الکذب قال فاعدھا واقول لھا فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا جناح علیک اخرجہ مالک ترجمہ صفوان بن سلیم زرقی سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم میں اپنی عورت سے جھوٹ بولتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ میں خیر نہیں اوسنے کہا کہ میں اوس سے وعدہ کرتا ہوں اور بات کہتا ہوں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تجھپر کچھ گناہ نہیں مالک اسکے راوی ہیں۔

(۴) وعن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراھیم النبی علیہ السلام الا ثلث کذبات ثنتین فی کتاب اللہ تعالیٰ قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم ھذا وواحدۃ فی شان سارۃ فانہ قدم ارض جبار ومعہ سارۃ وکانت ذات حسن فقال لھا ان ھذا الجبار ان یعلم انک امرأتی یغلبنی علیک فان سالک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام وانی لا اعلم فی الارض مسلما غیری وغیرک فلما دخل ارضہ راھا بعض اھل الجبار فاتاہ فقال لہ دخل ارضک امرأۃ لا تنبغی ان تکون الا لک فارسل الیھا فاتی بھا وقام ابراھیم الی الصلوۃ فلما ان دخلت علیہ لم یتمالک ان بسط یدہ الیھا فقبضت یدہ قبضۃ شدیدۃ فقال لھا ادعی اللہ تعالیٰ ان یطلق یدی ولا اضرک ففعلت فعاد فقبضت یدہ اشد من الاولی فقال لھا مثل ذلک ففعلت فعاد فقبضت یدہ اشد من الاولیین فقال لھا ادعی اللہ ان یطلق یدی ولا اضرک

فقعلت اطلقت یدہ فدعی الذی جاء بها فقال له انك انما جئتنی بشیطان ولم تأتنی بانسان فاخرجها من ارضی واعطاها هاجر فاقبلت تمشی فلما راها ابراهیم قال مهیم قالت خیر کف الله تعالی ید الفاجر واخدم خادمًا قال ابو هریرة فتلك امکم یا بنی ماء السماء اخرجه الخمسة الا النسائی مهیم کلمة یقال معناها ما امرك وما حالك والخادم یقع علی العبد والامة وبنو ماء السماء العرب لانهم کانوا یتبعون قطر السماء فینزلون حیث کان **ترجمه** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر علیہ السلام نے کبھی ایسی بات نہین بولی جو حقیقت مین سچ ہوا ورظاہر مین جہوٹ سوائے تین باتون کے جو ظاہر مین جہوٹ نہین دو باتین خدا کی مقدمے مین ایک اونکا قول خدا کی کتاب مین کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول اونکا کہ بلکہ اونکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق مین سو مقرر رہ ایک ظالم بادشاہ کی زمین مین داخل ہوئے اور اونکے ساتھ اونکی بی بی سارہ تہین۔ اور وہ بہت خوبصورت تہین تو ابراہیم علیہ السلام نے اوس سے کہا کہ اگر اس ظالم کو معلوم ہو گیا کہ تو میری عورت ہے تو مجھکو مار ڈالیگا اور تجھے پکڑ لیگا سو اگر تجھسے پوچھے کہ یہ تیرا کون ہے تو اوسکو خبر دیجیو کہ میری بہن ہے اسواسطے کہ تو بیشک میری بہن ہے دین اسلام مین اور مین روئے زمین مین اپنے اور تیرے سوائے کوئی مسلمان نہین جانتا پہر جب اوسکی زمین مین داخل ہوئے تو ظالم کے بعض لوگون نے اوسکو دیکہا تو اوسنے آکر ظالم کو خبر دی اور اوس سے کہا کہ تیری زمین مین ایک عورت داخل ہوئی ہے جو تیرے سوائے کسی کو لائق نہین تو اوسنے آدمی بہیجکر سارہ کو منگوایا اور ابراہیم علیہ السلام نماز پڑہنے کو اوٹہے پہر جب سارہ اوسکے پاس اندر لائی گئین تو وہ اونکی طرف دست درازی پر قادر نہو سکا اور اوسکا ہاتھ سخت بند کیا گیا اوسکی اونگلیان اوسکی ہتہیلی سے جڑ گئین تو اوسنے سارہ سے کہا کہ خدا سے دعا مانگ میرا ہاتھ کہولے اور مین تجھکو تکلیف نہ دونگا حضرت سارہ نے دعا کی .. تو اوسکا ہاتھ کہل گیا اوس نے پہر ویسا کیا یعنی دست درازی کا ارادہ کیا تو اوسکا ہاتھ پہر بند کیا گیا سخت تر پہلی بار سے تو ظالم نے سارہ سے پہر اوسیطرح کیا سارہ نے پہر دعا کی اوسنے پہر ویسا کیا تو اوسکا ہاتھ پہلی دونو بار سے بھی سخت تر بند ہو گیا تو اوسنے سارہ سے کہا کہ خدا سے دعا مانگ میرا ہاتھ کہولے اور مین تجھکو تکلیف نہ دونگا حضرت سارہ نے دعا کی اور اوسکا ہاتھ کہل گیا تو اوسنے اوسکو بلایا جو اوسکو لایا تھا اور اس سے کہا کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ تو میرے پاس شیطان کو لایا ہے انسان کو نہین لایا۔ یعنی یہ عورت جنّنی ہے آدمی زاد نہین سو اوسکو میری زمین سے نکالدے اور اوسنے حضرت سارہ کو ہاجرہ عطا کی تو وہ سامنے سے چلتی آئین پہر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اونکو دیکہا تو کہا کیا حال ہے سارہ نے کہا کہ خیر ہے اللہ تعالیٰ نے ظالم کا ہاتھ مجھسے روک لیا اور اوسنے خدمت کے لئے لونڈی دی ابوہریرہ نے کہا سو یہ ہاجرہ ماں تمہاری ہے اے اولاد آسمان کے پانی کی پانچون اسکے راوی ہین سوائے نسائی کے اور مہیم ایک کلمہ ہے کہ کہا جاتا ہے اسکے معنے ہین کیا ہے امر تیرا اور کیا ہے حال تیرا اور خادم غلام اور لونڈی دونو کو کہتے ہین اور آسمان کے پانی کی اولاد سے مراد عرب کے لوگ ہین اسواسطے کہ وہ آسمان کے پانی کے پیچہے چلتے تہے سو جہان مینہ برستا وہان اوترتے تہے **ف** پیغمبر لوگ معصوم ہین وہ مطلق جہوٹ نہین بولتے سو یہان جو ان تین باتون کو جہوٹ فرمایا تو یہ بہ نسبت سننے والون کی ہے کہ یہ باتین ظاہر مین جہوٹ ہتین اور حقیقت مین سچی ہتین اور یہ جو فرمایا خدا کی واسطے خدا کے مقدمے مین یعنے خدا کے واسطے اور طلب رضامندی اوسکی کے کہ اون مین اپنی ذات کا نفع نہ تہا بلکہ مقصود خدا کی توحید تھی۔ معلوم ہوا کہ ایسی باتون مین جہوٹ بولنا مباح ہے۔

الفصل الثالث فی الکذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تیسری فصل حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جہوٹ بولنے کے بیان مین

(۱) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکذبوا علیّ فانہ من کذب علیّ یلج النار اخرجہ الشیخان والترمذی **ترجمہ** علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجہپر جہوٹ نہ باندہیو سو مقرر بات یہ ہے کہ جو مجہپر جہوٹ باندہیگا وہ دوزخ مین داخل ہوگا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن ابن الزبیر قال قلت لابی مالی لا اسمعک تحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث فلان وفلان فقال اما انی لم افارقہ منذ اسلمت ولکنی سمعتہ یقول من کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار اخرجہ البخاری وابوداود التبوء اتخاذ المنزل **ترجمہ** ابن زبیر سے روایت ہے کہ مین نے اپنے باپ سے کہا مجہکو کیا ہے کہ نہین سنتا مین تجہسے کہ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان کرتا ہو جیسے حدیث بیان کرتا ہے فلانا اور فلانا تو اوسنے کہا خبردار مقرر مین نہین جدا ہوا حضرت سے جب سے مین مسلمان ہوا لیکن مین نے آپسے سنا فرماتے تہے کہ جو جان بوجہہ کر مجہپر جہوٹ باندہے تو چاہیئے کہ اپنا ٹہکانا دوزخ مین بناوے بخاری اور ابوداود اسکے راوی ہین تبوء کے معنے ہین جگہ ٹہیرانا۔

(۳) وعن المغیرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کذبا علیّ لیس ککذب علی احد فمن کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار اخرجہ الشیخان والترمذی **ترجمہ** مغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر مجہپر جہوٹ باندہنا اورون پر جہوٹ باندہنے کے برابر نہین سو جو مجہپر جہوٹ باندہے گا جان بوجہ کر سو چاہیئے کہ اپنی جگہ دوزخ مین ٹہیرالیوے۔ **ف** یہ حدیث متواتر ہے یعنے اتنے لوگون نے روایت کی ہے کہ اونکا جہوٹ پر جمع ہونا محال ہے پچاس سے بہی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہے ہرچند ہر ایک پر جہوٹ باندہنا حرام ہے لیکن حضرت پر جہوٹ باندہنا نہایت حرام ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنی طرف سے کوئی حدیث جوڑ کر کہے کہ یہ حدیث حضرت کی ہے تو بیشک وہ دوزخی ہے تو مسلمان پہ فرض ہے کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکہے تو اوس حدیث کو سچی نہ جانے جبتک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابون مین نہ دیکہے یا علماء حدیث سے اوسکی صحت سنے۔

(۴) وعن مجاہد قال جاء بشیر العدوی الی ابن عباس رضی اللہ عنہما فجعل یحدث ویقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعل ابن عباس لا یاذن لحدیثہ ولا ینظر الیہ فقال لہ یا ابن عباس مالی اراک لا تسمع لحدیثی احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تسمع فقال ابن عباس انا کنا مرة اذا سمعنا رجلا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتدرتہ ابصارنا واصغینا الیہ باسماعنا فلما رکب الناس الصعبة والذلول لم ناخذ من الناس الا ما نعرف اخرجہ مسلم لا یاذن ای لا یستمع والصعبہ والذلول شدائد الامور وضدہا والمراد ترک المبالاة بالامور والاحتراز فی القول والفعل **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ بشیر عدوی ابن عباس کے پاس آیا اور حدیث بیان کرنے لگا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا اور ابن عباسؓ اوسکی حدیث کو سنتے تہے اور نہ اوسکی طرف

دیکھتے تھے تو بشیر نے اوسے کہا مجھکو کیا ہے مین دیکھتا ہون کہ تو میری حدیث نہین سنتا مین تجسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہون اور تو نہین سنتا تو ابن عباس نے کہا کہ ایک وقت مین تو ہمارا یہ حال تھا کہ جب ہم کسی مرد سے سنتے تھے کہ کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تو اوسکی طرف ہماری آنکھین جلدی کرتین یعنی لگ جاتین ہم اوسکی طرف اپنے کان لگاتے پھر جب لوگ سخت اور نرم باتون پر سوار ہوئے یعنی صحیح اور موضوع حدیث مین تمیز نہ رہی تو نہین قبول کرتے ہم لوگون سے حدیث مگر جو ہم پہچانتے ہین مسلم اسکے راوی ہین اور لا یاذن یعنی نہین سنتا اور صعب و ذلول سخت اور نرم کام ہین اور مراد یہ ہے کہ اب لوگون کو کسی بات مین پرواہ نہین رہی اور قول اور فعل مین پرہیز نہین۔

کتاب الکبر والعجب

کتاب ہے تکبر اور خود بینی کے بیان مین

(۱) عن ابی سعید و ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی الکبریاء ردائی والعزازاری فمن نازعنی شیئا منہما عذبتہ اخرجہ مسلم و ابو داود **ترجمہ** ابو سعید اور ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ بزرگی ذوالی چادر میری ہے اور عزت تہ بند میرا ہے سو جو شخص ان دونون مین سے کچھ چیز مجسے چھینے یا کسی بات مین جھگڑا کرے یعنی تکبر کرے باعتبار ذات یا صفات اپنی کے اور میری ذات اور صفات مین میرے ساتھ ایک طرح کی شرکت کرنی چاہے تو مین اوسکو عذاب کرونگا مسلم ابو داؤد اسکے راوی ہین **ف** یہ حدیث متشابہات سے ہے اسکے ظاہر پر بدون تاویل کے ایمان لانا چاہیے اور اوسکی کیفیت خدا کو معلوم ہے اوسکے سپرد کرنی چاہیے اور یہی مذہب ہے سلف صالحین کا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تکبر کرنا شرک مین داخل ہے اور مشرک کبھی بخشا نہین جائیگا۔

(۲) وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنۃ فقال ان اللہ تعالی جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمص الناس اخرجہ مسلم و ابو داود والترمذی فی اخری لا یدخل النار احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان ولا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر والمراد بالکبر ھنا کبر الکفر والشرک لمقابلتہ ایاہ بالایمان بطر الحق ردہ وغمص الناس احتقارھم **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص جسکے دل مین ایک ذرہ بھر تکبر اور غرور ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر شخص چاہتا ہے کہ اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور اوسکا جوتا اچھا ہو تو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہے یعنی صاحب جمال ہے جمال اور ستہرائی کو دوست رکھتا ہے یعنی اچھی پوشاک خدا کو پسند ہے یہ تکبر نہین بلکہ تکبر اور غرور یہ ہے کہ حق بات کو باطل کرنا لوگون کو ذلیل اور حقیر جاننا .. اور اپنے تئین بڑا جاننا مسلم ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور دوسری روایت مین ہے

سلہ جمیل کے معنے ہین اچھا اور آراستہ یعنی اللہ تعالے جمیل اپنی ذات مین اور صفات مین اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنے جمال بخشنے والے کے ہین اور آراستہ کرنے والا اور بعضون نے کہا کہ جمیل کے معنے ہین بزرگ یا مالک حسن اور جمال اور نور کا ۱۲

کہ نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی جسکے دل مین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو اور نہین داخل ہوگا بہشت مین کوئی جسکے دل
مین رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو اور مراد تکبر سے یہان تکبر کفر اور شرک کا ہے اسواسطے کہ وہ ایمان کے مقابلے واقع ہوا ہے
بطر الحق کے معنے ہین رد کرنا اوسکا اور غمط الناس حقیر جاننا لوگون کو۔

(۳) وعن ابی ہریرۃ ان رجلا جمیلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی احب الجمال وقد اعطیت منہ ما ترٰی
حتی ما احب ان یفوقنی احد بشراک نعلی افمن الکبر ذلک یا رسول اللہ قال لا ولکن الکبر من بطر الحق وغمص
الناس اخرجہ ابوداود یفوقنی ای یکون خیرا منی ومنہ الشیئ الفائق للجید الخالص فی نوعہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ ایک مرد اچھا اور ستھرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سو اوسنے کہا کہ مین جمال اور خوبی کو چاہتا ہون اور البتہ
مین جمال دیا گیا جو آپ دیکھتے ہین یہانتک کہ مین نہین چاہتا کہ کوئی شخص جوتے کے تسمے مین بھی مجھسے اوپر ہو سو یا رسول
اللہ کیا یہ بھی تکبر مین داخل ہے فرمایا کہ نہین لیکن تکبر یہ ہے کہ حق بات کو رد کرے اور لوگونکو حقیر اور ناچیز جانے ابوداود
اسکے راوی ہین یفوقنی یعنی مجھسے بہتر ہو اور اسی سے ماخوذ ہے چیز فائق جو اپنی قسم مین جید اور خالص ہو۔

(۴) وعن عمرو ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحشر المتکبرون امثال الذر
یوم القیمۃ یغشاہم الذل من کل مکان یساقون الی سجن فی جہنم یقال لہ بولس تعلوہم نار الانیار
یسقون من عصارۃ اہل النار طینۃ الخبال اخرجہ الترمذی **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونہے روایت
کی اپنے باپ سے اونہنے دادا سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمع کئے جاوینگے تکبر کرنیوالے قیامت کے دن
مانند چھوٹی چیونٹیون کے ڈھانک لیگی اونکو خواری ہر جگہ سے ہانکے جاوینگے طرف ایک قیدخانے کی کہ دوزخ مین ہے
کہ کہا جاتا ہے اوسکو بولس چڑھ آویگی اوپر اونکے آگ آگون کی یعنی جسکی گرمی سب سے زیادہ ہو پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون
کا کہ نام اوسکا طینۃ الخبال ہے یعنی خون اور کچ لہو اور پیپ جو دوزخیون کے بدن سے بہینگے ترمذی اسکے راوی ہین **ف**
یہ حدیث ظاہر پر محمول ہے اور مراد حقیقت چیونٹی کی ہے اور اللہ تعالے اسپر قادر ہے اور یہ جو فرمایا کہ چڑھ آویگی اوپر اونکے
یعنی آگ مین ڈوب جاوینگے جیسے آدمی پانی مین ڈوب جاتا ہے۔

(۵) وعن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یزال الرجل یذہب
بنفسہ حتی یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابہم اخرجہ الترمذی یذہب بنفسہ ای یترفع
ویتکبر **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ آدمی اپنے نفس کو بلند کیا کرتا
ہے یہانتک کہ لکھا جاتا ہے نام اوسکا ظالمون[لہ] اور متکبرون کے دیوان مین تو پہونچتی ہے اوسکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو
یعنی آفتین دنیا اور آخرت مین ترمذی اسکے راوی ہین یذہب بنفسہ یعنی بلند اور اونچا ہوتا ہے اور تکبر کرتا ہے
اور اپنے تئین لوگون سے بڑا جانتا ہے۔

(۶) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لینتہین اقوام یفتخرون
بآبائہم الذین ماتوا انما ہم فحم جہنم اولیکونن اہون علی اللہ من الجعلان الذی یدہدہ الخرا
بانفہ ان اللہ تعالی قد اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ انما ہو مؤمن تقی او فاجر شقی الناس کلہم
بنو آدم وآدم خلق من تراب اخرجہ ابوداود والترمذی وہو آخر حدیث فی کتابہ عبیۃ الجاہلیۃ

لہ مانند فرعون اور ہامان اور جابرون کے ۱۲

بِضَمِّ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِهَا وَتَشْدِيْدِ الْبَاءِ وَالْيَاءِ الْكِبْرُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر باز رہینگے لوگ جو فخر کرتے ہین اپنے باپ دادون پر کہ مر گئے سوائے اسکے کچھ نہین کہ وہ دوزخ کے کوے ہین نہین تو ذلیل ہوجاوینگے نزدیک خدا کے گندگی کے کیڑے سے کہ ڈھکیلتا ہے گندگی کو اپنی ناک سے مقرر اللہ تعالے نے دور کردیا ہے تم سے تکبر جاہلیت کا اور فخر کرنا ساتھ باپ دادون کے سوا اسکے کچھ نہین کہ آدمی مومن پرہیزگار ہے یا فاجر بدکار یعنی اگر پرہیزگار ہے تو خود باعزت ہے پھر باپ دادون کے ساتھ فخر کرنے کی کیا حاجت ہے اور اگر فاجر ہے تو وہ خدا کے نزدیک ذلیل ہے اوسکو فخر کرنا کیا لائق ہے تمام آدمی آدم کی اولاد ہین اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے یعنی اور مٹی خوار اور پست ہے اوسکو تکبر کرنا لائق نہین ہے۔ ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور یہ آخر حدیث ہے اوسکی کتاب مین اور عبیہ کے معنے ہین تکبر کرنا **ف** کوے دوزخ کے اسواسطے کہا کہ اونکا ایمان پر مرنا معلوم نہین ہے یا یہ مشرکون کے حق مین ہے۔

(۷) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا وَفِيْ اُخْرٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نظر نہ کریگا قیامت کے دن اوس شخص کی طرف جو اپنے تہبند کو تکبر سے کھینچے اور دوسری روایت مین ہے کہ جو اپنا کپڑا تکبر سے کھینچے ابوداؤد کے سوا چھون اسکے راوی ہین۔

(۸) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْبَلَ اِزَارَهٗ فِيْ صَلَاتِهٖ خُيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ حِلٍّ وَّلَا حَرَامٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے تہبند کو نماز مین تکبر سے نیچے چھوڑے تو اللہ سے نہ حلال مین ہے نہ حرام مین یعنی وہ اللہ کے ذمے مین نہین ابوداؤد اسکے راوی ہین مراد یہ ہے کہ ٹخنے سے نیچے لٹکائے۔

(۹) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهٗ نَفْسُهٗ مُرَجِّلٌ رَأْسَهٗ يَخْتَالُ فِيْ مِشْيَتِهٖ اِذْ خُسِفَ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَلْجَلْجَلَةُ بِجِيْمَيْنِ صَوْتٌ مَعَ حَرَكَةٍ وَالْمُرَادُ يَغُوْصُ فِي الْاَرْضِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالون کو کنگھی کئے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا اتراتا ہوا چلا جاتا تھا کہ ناگہان وہ زمین مین دھنسایا گیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکرین کھاتا دھنستا چلا جاتا ہے شیخین اسکے راوی ہین اور جلجلہ کے معنے ہین آواز ساتھ حرکت کے اور مراد یہ ہے کہ زمین مین دھنستا ہے **ف** ہرچند ستھری پوشاک پہننا کنگھی کرنا درست ہے بلکہ سنت ہے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنے پوشاک سے غرور پیدا ہوا اور خود پسندی آوے تو مقرر غضب الٰہی مین گرفتار رہا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین

(۱۰) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ تَعَالٰى فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهٖ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهٗ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَاخْتِيَالُهٗ فِي الْبَغْيِ وَالْفَخْرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ فَالْاِخْتِيَالُ فِي الْبَاطِلِ **ترجمہ** جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا کہ بعضی غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور بعضی پسند نہیں سو جو غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہ غیرت کرنا ہے شک کی جگہ
یعنی جہان حرام بکاری کا شک پڑے وہان غیرت کرنا خدا کے نزدیک پسند ہے اور جو غیرت خدا کو پسند نہین وہ غیرت
کرنا ہے غیر شک مین اور بعضا تکبر خدا کے نزدیک پسند نہین اور بعضا تکبر خدا کے نزدیک پسند ہے سو جو تکبر خدا کے نزدیک
پسند ہے وہ آدمی کا لڑائی مین تکبر کرنا ہے اور تکبر کرنا اوسکا وقت خیرات کرنے کے اور جو تکبر کہ خدا کے نزدیک پسند نہین وہ
تکبر کرنا اوسکا ہے سرکشی اور فخر کرنے میں ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین اور نسائی کے نزدیک ہے پس تکبر کرنا باطل ہین۔

(۱۱) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَقُوْلُوْنَ فِيَّ التِّيْهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَحَلَبْتُ الشَّاةَ
وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيْهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جبیر بن
مطعم سے روایت ہے کہا تم کہتے ہو کہ مجہہ مین تکبر ہے اور حالانکہ مین گدہے پر سوار ہوا اور مینے چادر کو پہنا اور بکری کو دوہا اور
البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ کام کرے اوسمین تکبر سے کچہہ چیز نہین ترمذی اسکے راوی ہین۔

كِتَابُ الْكَبَائِرِ

کتاب ہے کبیرے گناہون کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ
وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوبکر صدیق
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مین تمکو نہ بتلاؤن جو کہ کبیرے گناہون مین بہت بڑے ہین ہمنے
کہا ہان یا رسول اللہ بتلائیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور مان باپ کی نافرمانی کرنا اور
ناحق خون کرنا اور حضرت تکیہ لگائے ہوئے تہے پہر اوٹھ بیٹھے پہر فرمایا خبردار ہو اور جہوٹی بات اور جہوٹی گواہی پہر حضرت ہمیشہ
اسکو دہراتے رہے یہانتک کہ ہمنے کہا کہ کاش چپ ہوتے شیخین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَدْ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْكَبَائِرِ
فَقَالَ هُنَّ تِسْعٌ اَلشِّرْكُ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَ
قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ اَحْيَاءً وَاَمْوَاتًا اَخْرَجَهُ اَبُوْ
دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ هُوَ الْفِرَارُ مِنْ مَصَافِّ الْجِهَادِ وَمُقَاتَلَةِ الْكُفَّارِ وَالْمُحْصَنَاتُ جَمْعُ
مُحْصَنَةٍ وَهُنَّ الْعَفَائِفُ ذَوَاتُ الْاَزْوَاجِ وَقَذْفُهُنَّ رَمْيُهُنَّ بِالزِّنَا ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے اوسنے
اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حالانکہ ایک مرد نے آپ سے کبیرے گناہ پوچہے تہے تو حضرت نے
فرمایا کہ وہ نو ہین شرک کرنا اور جادو کرنا اور خون کرنا اور بیاج کہانا اور یتیم بچے کا مال کہانا اور جنگ کے دن پیٹھ پہیرنا اور
بے عیب عورتونکو تہمت لگانا اور مان باپ کی نافرمانی کرنا اور جو فعل خانے کعبے تمہارے قبلے مین حرام ہین اوسکو اوسمین حلال
جاننا زندگی مین اور بعد مرنے کے ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین فرار زحف سے یہ بھاگنا ہے صف جہاد اور لڑائی
کفار سے اور محصنات جمع محصنہ کی ہے اور وہ بے عیب خاوند والی عورتین ہین اور قذف انکی اونکو زنا کا عیب لگانا ہے۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ

خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ اَنْ یُّطْعِمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِكَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ مین نے کہا یا حضرت خدا کے نزدیک کون گناہ بہت بڑا ہے فرمایا یہ کہ تو خدا کے ساتھ شریک ٹھیرا دے اور حالانکہ اوسنے تجھکو پیدا کیا مینے کہا پھر کون فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کر ڈالے اس خوف سے کہ تیرے ساتھ کھاوے مینے کہا پھر کون فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی عورت سے حرام کاری کرے پانچون اسکے راوی ہین سوائے ابوداؤد کے ۔

(۴) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قَالُوْا وَهَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَیَسُبُّ اُمَّهٗ فَیَسُبُّ اُمَّهٗ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ کو گالی دینا کبیرے گناہون مین سے ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ بھلا کوئی مرد اپنی ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے حضرت نے فرمایا ہاں یہ گالی دیتا ہے کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ گالی دیتا ہے اسکے باپ کو اور یہ اور کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہے پانچون اسکے راوی ہین سوائے نسائی کے یعنے اسلیئے کہ یہی اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا باعث ہوا ہے ۔

حَرْفُ اللَّامِ وَفِیْهِ سِتَّةُ کُتُبٍ

حرف لام کا بیان اور اسمین چھ کتابین ہین ۔

اَللِّبَاسُ اَللُّقَطَةُ اَللِّعَانُ اَللَّقِیْطُ اَللَّهْوُ وَاللَّعِبُ اَللَّعْنُ وَالسَّبُّ

لباس کا بیان ۔ گری پڑی چیز کا بیان ۔ لعان کا بیان ۔ گرے پڑے بچو کے اٹھا لینے کا بیان ۔ کھیل اور لہو کا بیان ۔ لعنت اور گالی کا بیان

کِتَابُ اللِّبَاسِ وَفِیْهِ سِتَّةُ فُصُوْلٍ

کتاب لباس کے بیان مین اور اسمین چھ فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی اللُّبْسِ وَهَیْئَتِهٖ

فصل پہلی لباس پہننے اور اوسکے طور کے بیان مین

اَلْعَمَائِمُ
عماموں کا بیان

(۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رُکَانَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ محمد بن رکانہ سے روایت ہے اوسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فرق ہمارے اور مشرکون کے درمیان پہننا عمامون کا ہے ٹوپیون پر ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حِلْمًا قَالَ وَقَالَ عَلِیٌّ اَلْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابو ملیح سے اوسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پگڑی باندہا کرو کہ تمہارا حلم زیادہ ہو اوسنے کہا اور علی نے فرمایا کہ عمامے عرب کے تاج ہین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَیْنَ کَتِفَیْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب عمامہ باندہتے تو اوسکا شملہ اپنے دونو مونڈہون کے درمیان چھوڑتے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِعِمَامَةٍ فَسَدَلَهَا مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ اَصَابِعَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر پگڑی باندہی اور اوسکے دونو کنارے بقدر چند اونگلیون کے میرے آگے پیچھے چھوڑے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْهَا بَیْنَ مَنْکِبَیْهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیاہ عمامہ پہنے دیکھا اوسکے دونون کنارے بیچ دونو مونڈہون کے درمیان چھوڑے تھے مسلم ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ قَالَ کَانَتْ عِمَامَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَطْحَةً یَعْنِیْ لَاطِیَةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو کبشہ انماری سے روایت ہے کہ تہا عمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچھا ہوا اور سر سے ملا ہوا نہ اوٹھا ہوا ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْقَمِیْصُ وَالْاِزَارُ
کرتے اور تہ بند کا بیان

(۱) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ بْنِ السَّکَنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ کَانَ کُمُّ قَمِیْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الرُّسْغِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ اسماء بنت یزید بن سکن سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرتے کی آستین پہونچے تک تہی ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدٍ عَنِ الْاِزَارِ فَقَالَ عَلَی الْخَبِیْرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِزَارَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰی نِصْفِ السَّاقِ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْکَعْبَیْنِ مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِی النَّارِ وَمَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَلَمْ یَقُلْ اَبُوْدَاؤدَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ علا بن عبدالرحمن سے روایت ہے اوسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ مین نے ابو سعید سے تہ بند کا حکم پوچھا تو اونہون نے فرمایا کیا خبردار کو پوچھا یعنی یہ مسئلہ مجھکو خوب معلوم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار کا تہ بند آدھی پنڈلی تک چاہیے اور نہین گناہ اوسپر اوس چیز مین کہ آدھی پنڈلی اور ٹخنون کے درمیان ہو اور جو اس سے نیچے لٹکے

سو آگ مین ہے اور جو اپنے تہ بند کو تکبر سے کھینچے اوسکی طرف خدا قیامت کے دن نہ دیکھیگا مالک اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور نہین کہا ابو داؤد نے دن قیامت کا۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِزَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيْصِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند مین فرمایا ہے وہی حکم کرتے مین ہے یعنی اوسکو بھی پنڈلی سے نیچے چھوڑنا جائز نہین ہے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

اِسْبَالُ الْإِزَارِ
تہبند نیچے چھوڑنیکا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ دیکھیگا اللہ اوسکی طرف جو اپنا کپڑا تکبر سے کھینچے ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ میرا تہ بند ڈھیلا ہوجاتا ہے یعنے بے اختیار ٹخنے سے نیچے لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ مین اوسکی خبر گیری کرون حضرت نے فرمایا کہ تو نہین اونمین سے جو غرور کی راہ سے یہ کرتے ہین پانچون اسکے راوی ہین سوائے ترمذی کے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تہ بند اور پاجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا اگر غرور اور تکبر کی راہ سے ہو تو سخت حرام ہے اور نہین تو مکروہ ہے لیکن اگر بدون قصد بے اختیار لٹک جاوے تو معاف ہے۔

إِزَارَةُ النِّسَاءِ
عورتونکے تہ بند کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ كَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا وَلَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا اللَّفْظُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے کپڑے کو تکبر سے کھینچے اوسکی طرف خدا قیامت کے دن نہین دیکھیگا تو ام سلمہ نے کہا کہ عورتین اپنے دامنون سے کسطرح کرین فرمایا بالشت بھر نیچے چھوڑین یعنی نصف پنڈلی سے ام سلمہ نے کہا کہ اسوقت اونکے پاؤن کھل جاوینگے فرمایا پھر ہاتھ بھر نیچے چھوڑین اور اسپر زیادہ نہ کرین اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور یہ لفظ ترمذی اور نسائی کے ہین۔

اَلْاِحْتِبَاءُ وَالْاِشْتِمَالُ
احتبا اور اشتمال کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰى قَدَمَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپ چادر سے حلقہ کیے بیٹھے تھے اوسکے کنبل کے قدمون پر پڑتے تھے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ اور جابر سے روایت ہے کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال اور احتبا کرنے سے ایک کپڑے مین اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

۱؎ احتبا یہ ہے کہ چوتڑون کو زمین سے لگائے اور دونو گھٹنے کھڑے کرے ایک کپڑے سے کمر اور دونو زانو کے گرد حلقہ کرکے اور اشتمال یہ ہے کہ سب بدن پر کپڑا لپیٹے اسطرح کہ کسی کام کے لئے ہاتھ باہر نہ نکل سکے اور اگر ہاتھ نکالے تو شرمگاہ کھل جاوے۔

(۳) وعن ابی ہریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن لبستین عن اشتمال الصماء وھو ان یجعل ثوبہ علی عاتقیہ فیبدو احد شقیہ لیس علیہ ثوب اخر وان یشتمل علی یدیہ فی الصلوۃ و اللبسۃ الاخری احتباؤہ بثوبہ وھو جالس لیس علی فرجہ منہ شیء اخرجہ الستۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے دو طرح کے پہناوے سے ایک سنبٹ ن پر کپڑا پہننے سے مثل سخت پتھر کی اور وہ یہ ہے کہ اپنے کپڑے کو اپنے مونڈھے پر ڈالے اور ایک طرف کھل جائے اوس پر اور کپڑا نہو اور یہ کہ نماز میں اپنے دونو ہاتھ پر کپڑا لپیٹے اسطرح کہ نماز کے واسطے ہاتھ باہر نہ نکل سکے اور دوسرا پہناوا یہ ہے کہ اپنے کپڑے سے کمر کے گرد حلقہ کرے زانو اوٹھا کر اور حالانکہ بیٹھا ہو اوسکی شرم گاہ پر اوس سے کچھہ چیز نہو چھیون اسکے راوی ہین۔

خمر النساء — عورتون کی اوڑھنی کا بیان

(۱) عن ام سلمۃ قالت لما نزل قولہ تعالی یدنین علیھن من جلابیبھن خرجن نساء الانصار کان علی رؤسھن الغربان من الاکسیۃ اخرجہ ابوداود ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہا جب یہ آیت اوتری کہ عورتین اپنی چادرین لٹکاوین تو انصار کی عورتین نکلین گویا کہ اونکے سر پر چادرون کے کوے تھے ابوداؤ داسکے راوی ہین

(۲) وعن عائشۃ قالت دخلت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنھما علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیھا ثیاب رقاق فاعرض عنھا وقال یا اسماء ان المرأۃ اذا بلغت المحیض لن یصلح ان یری منھا الا ھذا وھذا واشار الی وجھہ وکفیہ اخرجہ ابوداود ترجمہ عایشہ سے روایت ہے کہ اسما ابوبکر کی بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اندر آئی اور اوسپر باریک کپڑا تہا تو حضرت نے اوس سے منہ پہیر لیا اور فرمایا کہ اے اسماء جب عورت حیض کو پہونچے یعنی بالغ ہو تو نہین جائز ہے کہ اوسکا بدن دیکہا جاوے مگر یہ اور یہ اور اپنے چہرے اور دونو ہتہیلیون کی طرف اشارہ کیا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن دحیۃ الکلبی قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقباطی فاعطانی قبطیۃ وقال اصدعھا صدعین فاقطع احدھما قمیصا واعط الاخر امرأتک تختمر بہ ولتجعل تحتہ ثوبا لا یصفھا اخرجہ ابوداود القباطی ثیاب رقاق بیض بمصر واحدتھا قبطیۃ بضم القاف واما بکسر القاف فمنسوب الی القبط الجبل المعروف والصدع الشق ای شقھا نصفین و کل واحد منھما صدع بکسر الصاد واما بالفتح فھو المصدر ترجمہ دحیہ کلبی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مصری کپڑے لائے گئے تو آپنے مجھکو ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اسکو پہاڑ کر دو ٹکڑے کر ایک کو کاٹ کر کرتا بنالے اور دوسرا اپنی عورت کو دیدے کہ اس سے اوڑہنی بنائے اور چاہیئے کہ اوسکے تلے اور کپڑا لگائے تاکہ اوسکا بدن نظر نہ آئے ابوداؤد اسکے راوی ہین قباطی ایک قسم باریک اور سفید کپڑا مصر کا ہے اسکا واحد قبطیہ ساتھ پیش قاف کے اور لیکن زیر قاف سے سو منسوب ہے طرف قبط کی کہ ایک پہاڑ مشہور ہے اور صدع کے معنے ہین پہاڑنا یعنے اوسکو پہاڑ کر دو ٹکڑے کرلے اور اون مین سے ہر ایک صدع ہے ساتھ زیر صاد کے اور زبر سے مصدر ہے

(۴) وعن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال کانت ام سلمۃ لا تضع جلبابھا عنھا وھی فی البیت طلبا للفضل اخرجہ رزین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ نہین ام سلمہ نہ رکھتین چادر اپنی بدن اپنے سے اور حالانکہ وہ گہر مین ہوتین واسطے طلب کرنے فضیلت کے رزین اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَمَةً كَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَاٰهَا عُمَرُ وَقَدْ تَهَيَّاَتْ بِهَيْئَةِ الْحَرَائِرِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا ترجمہ مالک سے روایت ہے، اونکو خبر پہونچی کہ عبداللہ بن عمر کی ایک لونڈی تہی عمر نے اوسکو دیکہا اور حالانکہ اوسنے آزاد عورتون کیطرح لباس پہنا ہوا تہا تو اونہون نے اس بات سے اوسپر انکار کیا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ لونڈی کو آزاد عورتون کی طرح تمام بدن کا ڈھانکنا ضرور نہین۔

اَلْاِنْتِعَالُ
جوتا پہننے کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَخْرَجَ الْاُوْلٰى مُسْلِمٌ وَالثَّانِيَةَ السِّتَّةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جوتا پہنا چاہے تو چاہیے کہ اول داہنے پاؤن مین پہنے اور جب اوتارے تو چاہیے کہ پہلے بائین پاؤن سے اوتارے اور ایک روایت مین ہے کہ نہ چلے کوئی ایک جوتے مین چاہیے کہ دونو کو ... ساتھ پہنے یا دونو کو ساتھ اوتارے پہلے حدیث مسلم نے روایت کی ہے اور دوسری چہیون نے **ف** یعنی یون نہ کرے کہ ایک پاؤن مین جوتا پہنے اور دوسرا پاؤن ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بہی ہے اور معیوب ہے۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَفِيْ طُهُوْرِهٖ وَفِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ التَّرَجُّلُ تَسْرِيْحُ الشَّعْرِ وَغَسْلُهٗ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ خوش لگتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شروع کرنا داہنی طرف سے جوتا پہننے مین اور کنگہی کرنے مین اور پاکی کرنے مین اور اپنے سب کام مین پانچون اسکے راوی ہین ترجل کے معنے ہین بالونکو کنگہی کرنا اور دہونا۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ جَابِرٍ ترجمہ ابوہریرہ اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے جوتا پہننے سے کہڑے ہو کر ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ اَنْ يَضَعَهُمَا بِجَنْبِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ سنت ہے یہ کہ جب کوئی اپنا جوتا اوتارے تو اوسکو اپنے پہلو مین رکھ لیوے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جنگ مین کہ ہمنے کیا کہ جوتا پہننے کی زیادہ عادت کرو اسواسطے کہ آدمی جبتک جوتا پہنے رہتا ہے سوار رہتا ہے مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہین **ف** یعنی جوتا پہننے سے آدمی سوار کی طرح چلنے پہرنے مین مضبوط ہو جاتا ہے۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَهِيَ الَّتِيْ لَيْسَ عَلَيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ السِّبْتِيَّةُ جُلُوْدُ بَقَرٍ مَدْبُوْغَةٍ بِالْقَرَظِ قَدْ سُبِتَ عَنْهَا شَعْرُهَا اَيْ حُلِقَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا سبتی جوتا پہنتے تہے اور یہ وہ جوتا ہے جسپر بال نہین ہوتے اور اسی مین وضو کرتے یعنی پاؤن کو جوتے کے اندر دہوتے

اور مین چاہتا ہون کہ اوسکو پہنون نسائی اسکے راوی ہین اور سبتیہ گا ئے کا چمڑا ہوتا ہے رنگا گیا سلم کے پتون سے اوس کے بال اوس سے دور کئے جاتے ہین۔

(۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا قِبَالُ النَّعْلِ زِمَامُهَا وَهُوَ السَّيْرُ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَيْنَ الْاِصْبَعِ الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوتے مین دو تسمے تھے مسلم کے سواے پانچون اسکے راوی ہین قبال جوتے کا اسکا اگلا تسمہ ہے اور وہ چمڑے کی رسی ہے جو بیچ کی اونگلی اور اوسکے پاس کی اونگلی کے درمیان ہوتی ہے۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قِيْلَ لِعَائِشَةَ هَلْ تَلْبَسُ الْمَرْاَةُ النَّعْلَ فَقَالَتْ قَدْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمُتَرَجِّلَةَ مِنَ النِّسَاءِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ اَلْمُتَرَجِّلَةُ مِنَ النِّسَاءِ هِيَ الَّتِيْ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ فِيْ هَيْئَتِهِمْ وَاَحْوَالِهِمْ وَاَخْلَاقِهِمْ وَاَفْعَالِهِمْ **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہا کہ عائشہ سے کہا گیا عورت جوتا پہنے تو عائشہ نے فرمایا کہ البتہ لعنت کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جوتا پہننے والی عورت کو ابوداؤد اسکے راوی ہین اور مترجلہ وہ عورت ہے کہ مشابہت حاصل کرے ساتھ مردون کے اونکے طور اطوار اور حالات اور عادات اور افعال مین۔

(۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے اوس مرد کو جو عورتون کا لباس پہنے اور لعنت کی ہے عورت کو جو مردون کا سا لباس پہنے۔

تَرْكُ الزِّيْنَةِ
ترک زینت کا بیان

(۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** معاذ بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نہ پہنے عمدہ لباس تواضع کے راہ سے اور حالانکہ وہ اوسپر قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اوسکو قیامت کے دن سب خلق کے روبرو بلا دیگا یہانتک کہ اوسکو ایمان کے جوڑون مین اختیار دیگا جو چاہے پہنے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَوْبَ مَذَلَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اَلْهَبَ فِيْهِ النَّارَ اَخْرَجَ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى اَبُوْدَاؤُدَ وَالثَّانِيَةَ رَزِيْنٌ ثَوْبُ الشُّهْرَةِ هُوَ الَّذِيْ اِذَا لَبِسَهُ الْاِنْسَانُ افْتَضَحَ بِهٖ وَاشْتَهَرَ بَيْنَ النَّاسِ وَالْمُرَادُ بِهِمَا لَا يَجُوْزُ لِلرِّجَالِ لُبْسُهُ شَرْعًا وَلَا عُرْفًا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نام نمود کے لیے کپڑا پہنے خدا اوسکو خواری کا کپڑا پہنائیگا اور ایک روایت مین ہے کہ خدا اوسکو قیامت کے دن ذلت کا کپڑا پہنائیگا پھر اوسمین آگ بھڑکائی جاویگی پہلی حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے اور دوسری رزین نے اور شہرت کا کپڑا وہ ہے کہ جب آدمی اوسکو پہنے تو لوگون مین مشہور ہووے اور مراد وہ کپڑا ہے جو مردون کو پہننا جائز نہین نہ از راہ شرع کے نہ عرف رواج کے۔

اَلتَّزَيُّنُ (زینت دار اور عمدہ کپڑا پہننے کا بیان)

(۱) عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمِنْ أَيِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ تَعَالَى قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ تَعَالَى مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابی احوص سے روایت ہے اوسنے روایت کی اپنے باپ سے کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور مجھپر ناقص کپڑا تھا حضرت نے فرمایا کیا تیرے پاس مال ہے مین نے کہا ہان فرمایا مال سے مین نے کہا کہ ہر قسم مال خدا نے مجھکو دیا ہے فرمایا جب خدا نے تجھکو مال دیا ہے تو چاہیئے کہ اوسکی نعمت اور کرامت کا اثر تجھپر دیکھا جاوے نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدَ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ ثَوْبَيْ مَهْنَتِهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اَلْمَهْنَةُ الْخِدْمَةُ وَمُعَانَاةُ الْأَشْغَالِ **ترجمہ** محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کچھہ خرچ کسی پر ہے اگر پاوے یہ کہ دن جمعہ کے لیئے دو کپڑے بناوے علاوہ محنت کے کپڑون کے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ مہنت کے معنے ہین خدمت کرنا اور کامون مین مشغول ہونا۔

(۳) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَى صَاحِبٍ لَنَا يَرْعَى ظَهْرًا لَنَا وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ قَدْ أَخْلَقَا فَقَالَ أَمَا لَهُ غَيْرُ هٰذَيْنِ قُلْتُ بَلَى لَهُ ثَوْبَانِ فِي الْعَيْبَةِ كَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا فَقَالَ ادْعُهُ فَلْيَلْبَسْهُمَا فَلَبِسَهُمَا فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهُ ضَرَبَ اللّٰهُ عُنُقَهُ أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ایک ساتھی کو دیکھا جو ہمارے اونٹ چراتا تھا اور اوسپر دو چادرین تھین پرانی فرمایا کیا اسکے پاس انکے سوائے اور کپڑا نہین مینے کہا ہان اسکے پاس اور دو کپڑے ہین بقچہ مین یا تھیلے مین کہ مینے اوسکو پہنائے تھے فرمایا اوسکو بلا سو چاہیئے کہ اوسکو پہنے تو اوسنے اونکو پہن لیا پہر جب وہ پیٹھ دیکر چلا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا ہے اوسکو خدا اوسکی گردن مارے کیا یہ بہتر نہین تو اوس مرد نے یہ بات سنی سو کہا خدا کی راہ مین ہے یا رسول اللہ فرمایا خدا کی راہ مین پہر وہ مرد خدا کی راہ مین شہید ہوا مالک اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَاتَيْنِ اللِّبْسَتَيْنِ الْمُرْتَفِعَةِ وَالدُّوْنِ أَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونو لباس سے منع فرمایا ہے عمدہ اونچے لباس سے اور ناقص خراب لباس سے رزین اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي أَنْوَاعِ اللِّبَاسِ

دوسری فصل اقسام لباس مین

(۱) **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ تر پسند سب کپڑون مین کرتا تھا ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم فساومنا سراویل فبعنا منہ بوزن ثمنہ وقال للذی یزن زن وارجح اخرجہ اصحاب السنن ترجمہ سوید بن قیس سے روایت ہے کہا کہ میں اور مخرفہ نے ہجر (ایک شہر کا نام ہے عرب میں) سے کپڑا خریدا پھر ہم اوسکو مکے میں لائے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور ہم سے ایک پاجامے کا مول چکایا تو ہمنے اسکو آپکے ہاتھ بیچا مول تول کر لینے پر اور تولنے والے سے فرمایا کہ تول دے اور زیادہ تول اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن المسور بن مخرمۃ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبیۃ فلم یعط مخرمۃ منہا شیئا فقال یا بنی انطلق بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت معہ فقال ادخل فادعہ لی فدعوتہ فخرج وعلیہ قباء منہا فقال خبأنا ہذا لک ثم نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الیہ فقال رضی مخرمۃ اخرجہ الخمسۃ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ کو ان سے کچھہ خبر نہ دی تو اونے کہا اے بیٹا میرے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چل تو میں اوسکے ساتھ گیا پھر کہا اندر جا اور حضرت کو میرے لئے بلا حضرت باہر تشریف لائے اور حالانکہ آپ اونمیں سے ایک قبا پہنے تھے تو فرمایا کہ یہ قبا ہمنے تیرے لئے چھپا رکھی تھی پھر حضرت نے میرے باپ کیطرف نظر کی اور فرمایا کہ راضی ہوا مخرمہ پانچوں اسکے راوی ہیں ف قبا چوغہ ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ چغہ پہننا جائز ہے۔

(۴) وعن انس قال کان احب ما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تلبسہ الحبرۃ اخرجہ الخمسۃ الحبرۃ واحدۃ الحبر وہی البرود الموشیۃ المنقوشۃ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بہت پسند کپڑا پہننے کے لئے حبرہ چادر تھی پانچوں اسکے راوی ہیں اور حبرہ چادر نقشدار کو کہتے ہیں

(۵) وعن ابی زمیل قال حدثنی ابن عباس رضی اللہ عنہما قال خرجت الحروریۃ اتیت علیا فقال ائت ہؤلاء القوم فلبست احسن ما یکون ثیابی من حلل الیمن فلقیتہم فقالوا مرحبا بک یا ابن عباس ما ہذہ الحلۃ قلت ما تعیبون علی لقد رأیت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن ما یکون من الحلل اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابی زمیل سے روایت ہے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ابن عباس نے کہ خارجیوں کا فرقہ نکلا تو میں علی کے پاس گیا تو علی نے فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس جا تو میں نے اپنے عمدہ کپڑے یمن کے جوڑوں سے پہنے پھر میں ان سے جا کر ملا تو اونہوں نے کہا کہ تجھکو مرحبا اے عباس کے بیٹے یہ جوڑا کیا ہے میں نے کہا کہ تم مجھپر کیا عیب کرتے ہو البتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہایت عمدہ جوڑا دیکھا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) وعن عبد الواحد بن ایمن عن ابیہ قال دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا وعلیہا درع قطری ثمن خمسۃ دراہم فقالت ارفع بصرک الی جاریتی فانہا تزہی ان تلبسہ فی البیت وقد کان لی منہا درع علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما کانت امراۃ تقین بالمدینۃ الا ارسلت الی تستعیرہ اخرجہ البخاری الدروع القطریۃ دروع حمر لہا اعلام فیہا بعض الخشونۃ وقیل ہی حلل جیاد تحمل من قبل البحرین وتزہی ای تتکبر وتقین ای تزین المدخول علی زوجہا ترجمہ عبد الواحد بن ایمن سے روایت ہے اونہوں اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ میں حضرت عائشہ کے پاس اندر گیا اور اونپر سوتی کرتا تھا پانچ درہم قیمت کا تو عائشہ نے فرمایا کہ اپنی آنکھ اوٹھا کر میری لونڈی کی طرف دیکھہ کہ مقرر وہ تکبر کرتی ہے اور راضی نہیں ہوتی کہ اوسکو گھر میں پہنے یعنی یہ جائیکہ پہن کر باہر نکلے اور حالانکہ حضرت کے وقت اوس میں سے میرا ایک کرتا تھا

سومد بنے ہین جو عورت زینت کی جاتی تھی سو... مجھسے مانگ لے جاتی تھی بخاری اسکے راوی ہین کرتے قطریہ سُرخ کرتے ہوتے ہین نقشدار کچھ سخت اور بعضون نے کہا وہ عمدہ جوڑے ہین جو بحرین کی طرف سے لائے جاتی ہین اور تزہی یعنے تکبر کرتی ہے اور تقین یعنی آراستہ کی جاتی ہے واسطے داخل ہونے کے خاوند پر۔

(۷) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَضَّأْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوْفٍ شَامِيَّةٍ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهُ مِنْهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَاَخْرَجَهَا مِنْ تَحْتٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا اور حالانکہ آپ شام کی پشمی کپڑے کا جبہ پہنے ہوئے تھے جسکی آستین تنگ تھی تو اپنا ہاتھ اوس سے نکالنے لگے وہ آپ پر تنگ ہوا پھر نیچے سے ہاتھ نکالا ترمذی اسکے راوی ہین۔ ف معلوم ہوا کہ تنگ آستین کا کُرتا پہننا جائز ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ اَلْوَانِ الثِّیَابِ

تیسری فصل کپڑون کے رنگون مین

اَلْبِیْضُ... سفید کپڑے کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کپڑون میں سے سفید کپڑے پہنا کرو اسواسطے کہ یہ تمہارے بہتر کپڑے ہین اور کفنایا کرو اسمین اپنے مردون کو ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ف معلوم ہوا کہ سب کپڑون مین سفید کپڑے بہتر ہین۔

اَلْاَحْمَرُ سُرخ کپڑے کا بیان

(۱) عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ وَعَلِيٌّ اَمَامَهٗ يُعَبِّرُ عَنْهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ہلال بن عامر سے روایت ہے اونسے روایت کی اپنے باپ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منا مین خطبہ پڑہتے دیکھا اور حالانکہ آپ سُرخ چادر پہنے تھے اور اپنی خچر پر سوار تھے اور علی مرتضے آپکے آگے تھے آپکا کلام لوگونکو پونچاتے تھے ابوداؤد اسکے راوی ہین ف یہ چادر سب سُرخ نہ تھی بلکہ اوسمین دہاریان سُرخ تھین جسمین سرخ دھاریان ہون وہ دور سے سرخ نظر آتا ہے معلوم ہوا کہ سُرخ دہاریدار کپڑے کا پہننا جائز ہے

(۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا وَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُ قَطُّ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد متوسط قامت والے اور مینے آپکو سُرخ جوڑا پہنے دیکھا مینے کبھی کوئی چیز اوس سے زیادہ خوبصورت نہین دیکھی پانچون اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد گذرا اور اوسپر دو سُرخ کپڑے تھے اونسے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا حضرت نے اوسکو سلام کا جواب نہ دیا ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین ف معلوم ہوا کہ خالص سُرخ کپڑا پہننا حرام ہے اور

جو سرخ کپڑا پہنے ہوا وسکو سلام کہنا اور سلام کا جواب دینا جائز نہین ہے۔

(۴) وَعَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْبُغُ ثِيَابًا لَهَا بِمَغْرَةٍ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَٰلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْمَغْرَةَ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ ذَٰلِكَ عَلِمَتْ أَنَّهُ كَرِهَ ذَٰلِكَ فَغَسَلَتْ ذَٰلِكَ وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ ثُمَّ رَجَعَ فَاطَّلَعَ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا دَخَلَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت سے روایت ہے کہا کہ مین ایکدن حضرت کی بی بی زینب کے پاس بیٹھی تھی اور ہم اونکے کپڑے کو گیروے سے رنگتی تہین سو جس حالت مین کہ ہم اسطرح تہین کہ ناگہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمپر جہانکے اور سرخی دیکھ کر پہر گئے اور جب زینب نے یہ حال دیکھا تو معلوم کیا کہ حضرت نے اسکو برا جانا سو اوسکو دہویا اور ہر سرخی کو چہپایا سو حضرت پہرے اور نظر آئے پہر جب آپنے کچھ چیز نہ دیکھی تو اندر آئے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ الْأُرْجُوَانُ صِبْغٌ أَحْمَرُ شَدِيدُ الْحُمْرَةِ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نہین سوار ہوتا سرخ گدیلے پر اور نہین پہنتا کسم کے رنگے کپڑے کو نہین پہنتا اوس کرتے کو جسکی آستینون مین ریشم لگا ہو خبردار ہو۔ اور مردون کی خوشبو وہ ہے جسکی بو ہو اور رنگ نہو اور عورتون کی خوشبو وہ ہے کہ رنگدار ہو اور سکی بو نہو ابوداؤد اسکے راوی ہین اور ارجوان ایک رنگ ہے سرخ نہایت سرخ **ف** بقدر چار اونگلی کے ریشم کا سنجاف لگانا جائز ہے اور یہان ریشم چار اونگلی سے زیادہ مراد ہے کہ وہ منع ہے۔

الاصفر
زرد کپڑے کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ أُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهَذَا قُلْتُ أَغْسِلُهُمَا يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلْ أَحْرِقْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھپر کسم کے رنگے دو کپڑے دیکھے سو فرمایا کیا تیری ماں نے تجھکو اسکے پہننے کا حکم کیا ہے مین نے کہا یا رسول اللہ انکو دہو ڈالون فرمایا بلکہ انکو جلائے اور ایک روایت مین ہے کہ البتہ یہ کافرون کا لباس ہے سو تو اوسکو نہ پہن مسلم ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ الْقَسِّيُّ ثِيَابُ كَتَّانٍ مُخْلَطَةٌ بِالْإِبْرَيْسَمِ كَانَ يُجَابُ بِهَا مِنْ مِصْرَ **ترجمہ** علی مرتضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ریشمی کپڑے اور کسم کے رنگے کپڑے سے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین قسی السی کا کپڑا ہوتا ہے اوسمین ریشمی دہاریان ہوتی ہین مصر سے لایا جاتا تھا۔

الاخضر
سبز کپڑے کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ أَخْضَرَيْنِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** ابو رمثہ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو سبز کپڑے دیکھے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

الاسود سیاہ کپڑے کا بیان

(۱) عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ اَكْسُوْ هٰذِهٖ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِيَ بِيْ فَاَلْبَسَهَا بِيَدِهٖ وَقَالَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ مَرَّتَيْنِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِ الْخَمِيْصَةِ وَيُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلَيَّ وَيَقُوْلُ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اَخْلِقِيْ بِالْفَاءِ وَالْقَافِ اَلْخَمِيْصَةُ كِسَاءٌ اَسْوَدُ لَهٗ عَلَمٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ عَلَمٌ فَلَيْسَ بِخَمِيْصَةٍ **ترجمہ** ام خالد بنت خالد بن سعید سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کپڑے لائے گئے کہ اونمین ایک کالی کملی تہی فرمایا کہو یہ کس کو پہناؤن تو اصحاب چپ رہے فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ اور مین آپکے پاس لائی گئی تو حضرت نے .. وہ کملی اپنے ہاتھ سے مجھکو پہنائی اور فرمایا کہ گلا اور پرانی کر دو بار فرمایا اور کملی کے نقشون کی طرف دیکھنے لگے اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کیا اور فرمانے لگے اے ام خالد یہ بہت خوب ہے بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اخلقی فا اور قاف سے ہے اور خمیصہ سیاہ لوئی ہوتی ہے نقشدار اور اگر اوسمین نقش نہون تو اوسکو خمیصہ نہین کہتے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْحَرِيْرِ

چوتھی فصل ریشمی کپڑے کے بیان مین

(۱) وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَقَالَ يَا عُتْبَةُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا كَدِّ اَبِيْكَ وَلَا كَدِّ اُمِّكَ فَاَشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِيْ رَحْلِكَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوْسَ الْحَرِيْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ نَهٰى عَنْ لَبُوْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَدَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ **ترجمہ** ابوعثمان ہندی سے روایت ہے کہا کہ عمر بن خطاب نے ہماری طرف لکھا اور حالانکہ ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ آذربیجان مین تھے سو کہا اے عتبہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہین ہے یہ تیری کوشش سے اور نہ تیرے باپ اور مان کی کوشش سے سو پیٹ بہر مسلمانون کا اونکی جگہون مین اوس چیز سے کہ پیٹ بہر کہاتا ہے تو اوس سے اپنی جگہ مین اور بچو تم آسودگی اور چین کرنے سے اور مشرکون کے مشابہت سے اور ریشمی لباس سے سو مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے منع فرمایا ہے ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اسقدر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے بیچ کی اونگلی اور سبابہ کو اوٹھایا پہر اونکو ملایا پانچون اسکے راوی ہین **ف** یعنی بقدر دو اونگلی کے چوڑا جائز ہے۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي اُخْرٰى لِلتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ **ترجمہ** علی مرتضے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریشمی کپڑا اپنے ہاتھ مین لیا اور سونا بائین ہاتھ مین لیا اور فرمایا کہ یہ دونون میری امت کے مردون پر حرام ہین ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین اور ترمذی اور نسائی

کی دوسری روایت مین ابو موسے سے آیا ہے کہ ریشمی کپڑے اور سونا کا پہننا میری امت کے مردون پر حرام کیا گیا ہے اور اونکی عورتون کیواسطے حلال ہے۔

(۳) وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الآخرۃ اخرجہ الشیخان والنسائی ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مین ریشمی کپڑا تو وہی شخص پہنتا ہے جو آخرت مین بے نصیب ہے شیخین نسائی اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ .. اخرجہ الشیخان ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنے وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنے گا شیخین اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن ابن عمر قال رای عمر حلۃ من استبرق تباع فاتی بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ابتع ہذہ فتجمل بہا للعید والوفود فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذہ لباس من لا خلاق لہ ثم لبث عمر ما شاء اللہ تعالی ان یلبث فارسل الیہ بجبۃ دیباج فاتی عمر فقال یا رسول اللہ قلت انما ہذہ لباس من لا خلاق لہ ثم ارسلت الی بہذہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم انی لم ارسلہا الیک لتلبسہا ولکن لتبیعہا وتصیب بہا حاجتک اخرجہ الستۃ الا الترمذی الاستبرق ما غلظ من الدیباج ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے ایک ریشمی استبرق کا جوڑا بکتا دیکھا تو اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ اسکو خرید لیجیے تاکہ آپ اس سے عید اور ایلچیون کے واسطے آرایش کیا کرین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ اوسکو وہی پہنتا ہے جو آخرت مین بے نصیب ہے پہر عمر فاروقؓ ٹہیرے جتنا اونے چاہا کہ ٹہیرین پہر حضرت نے ایک ریشمی جبہ اونکی پاس بہیجا تو عمر حضرت کے پاس آئے اور عرض کی یا حضرت آپ نے تو فرمایا تہا کہ ریشمی کپڑا وہی پہنتا ہے جو بے نصیب ہو پہر آپنے یہ مجھکو کیون بہیجا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے اوسکو تیرے پاس اسواسطے نہین بہیجا تھا کہ تو اوسکو پہنے ولیکن مین نے اسواسطے بہیجا تھا کہ تو اوسکو بیچکر اپنے کام مین لاوے یعنی اوسکی قیمت سے فائدہ پاوے ترمذی کے سوائے چہیون اسکے راوی ہین اور استبرق موٹے ریشمی کپڑے کو کہتے ہین۔ **ف** معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے لیکن بیچنا اور اوسکی قیمت سے فائدہ پانا درست ہے۔

(۶) وعن علی قال کسانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فخرجت بہا فرایت الغضب فی وجہہ فاطرتہا خمرا بین نسائی اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی وفی روایۃ لمسلم ان اکیدر دومۃ جندل اہدی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوب حریر واعطاہ علیا وقال شققہ خمرا بین الفواطم کالفواطم جمع فاطمۃ وہی فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفاطمۃ بنت اسد ام علی بن ابی طالب وفاطمۃ بنت حمزۃ وقیل الثالثۃ فاطمۃ بنت عتبۃ بن ربیعۃ وکانت تلک ماجرت الحلۃ السیراء المخططۃ بالابریسم والقز واطرتہا شققتہا وقسمتہا بینہن ترجمہ علی مرتضے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ریشمی جوڑا پہنایا تو مین اوسکو پہن کر نکلا تو مین نے

آپکے چہرے مین غصّے کا نشان دیکھا تو مین نے اوسکو پہاڑا اور اوڑہنیان بناکر اپنی عورتون مین تقسیم کیں پانچون اسکے راوی ہین سوا ترمذی کے اور مسلم کی روایت مین ہے کہ اکیدر دومہ جندل کے بادشاہ نے ریشمی کپڑا حضرت کو تحفہ بہیجا اور آپنے وہ کپڑا علی کو دیا اور فرمایا اسکو پہاڑ کر اوراوڑہنیان بناکر اون عورتون مین تقسیم کر جنکے فاطمہ نام مین اور فواطم جمع ہے فاطمہ کی اور وہ ایک تو فاطمہ زہرا ہین بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی بن ابی طالب کی مان تیسری فاطمہ حمزہ کی بیٹی اور بعضون نے کہا کہ تیسری فاطمہ عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ہے اور اونے ہجرت کی تہی اور جوڑا سیرا وہ ہے جسمین ریشمی دہاریان ہون یعنی سوت اور ریشم ملا ہوا ہو اور اطرتہا کے معنے ہین کہ مین نے اوسکو پہاڑکر عورتون مین تقسیم کیا **ف** ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور اپنی عورتون کو دیدیوے کہ اونکو حلال ہے۔

مَا اُبِیحَ مِنْ ذٰلِکَ
بعض ریشمی کپڑا پہننا مباح ہے

(۱) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَاَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَاْسَ بِهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نرے ریشمی کپڑے سے منع فرمایا ہے لیکن اگر اوسمین ریشمی دھاریان ہون یا ریشمی تانا ہو تو اوسکا کچہ ڈر نہین وہ جائز ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین **ف** یعنی اگر تانا ریشمی ہو اور بانا سوت کا ہو تو اوسکا پہننا جائز ہے اور اوسکا عکس جائز نہین مگر لڑائی مین۔

(۲) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِیْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِیْ رِوَايَةٍ شَكَوَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِی الْحَرِيْرِ فِیْ غَزَاةٍ لَهُمَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے زبیر اور عبدالرحمن بن عوف کو ریشمی کپڑے کی اجازت دی کھجلی کے سبب سے جو اونکو تھی پانچون اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ ان دونون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جوؤن کا گلہ کیا تو آپنے ان دونو کو ریشم پہننے کی رخصت دی ایک جہاد مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو کھجلی ہو اوسکو ریشمی کپڑے کا پہننا جائز ہے لیکن یہ مقید ہے ساتھ جہاد کے۔

(۳) **وَعَنْ** سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعٍ اَوْ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہا کہ خطبہ پڑہا عمر فاروق نے جابیہ (ایک شہر کا نام ہے) مین تو کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے منع فرمایا ہے ریشمی کپڑے کے پہننے سے مگر بقدر ایک اونگلی یا دو یا تین یا چار اونگلیون کے جائز ہے مسلم اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِی الصُّوْفِ
پانچوین فصل اون اور ریشم کے بیان مین

(۱) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَبَغْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ مِنْهَا رِيْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سیاہ چادر رنگی حضرت نے اوسکو پہنا پہر جب اوسمین پسینہ آیا

تو آپنے اوسمین سے اون کی بو پائی پیر اوسکو اوتار کر پھینکا اور آپکو خوشبو خوش لگتی تھی ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا کِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِیْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَیْنِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیْ ترجمہ ابوبردہ سے روایت ہے کہا کہ مین عائشہ کے پاس اندر گیا تو اونہون نے ایک چادر پیوند کی ہوئی اور ایک تہبند موٹا ہمارے سامنے لگالے اور کہا کہ انہین دونو کپڑون مین حضرت کی روح قبض ہوئی پانچون اسکے راوی ہین سوائے نسائی کے ف تہبند بھی بسبب پیوند لگانے کے موٹا ہوگیا تھا۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاۃٍ وَعَلَیْہِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْمِرْطُ کِسَاءٌ مِنْ خَزٍّ اَوْ صُوْفٍ یُؤْتَزَرُ بِہٖ وَالْمُرَحَّلُ بِالْحَاءِ الْمُھْمَلَۃِ الَّذِیْ فِیْہِ صُوَرُ الرِّحَالِ وَقِیْلَ الْمَنْقُوْشُ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ایک صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور حالانکہ آپ پر چادر تھی جسمین کجاوون کے سیاہ نقش تھے مسلم ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین مرط ایک چادر ہے خز سے یا پشم سے اوسکو بطور تہبند کے باندھا جاتا ہے اور مرحل وہ ہے جسمین کجاوون کی تصویرین ہون یا نقشدار کو کہتے ہین۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ کَلَّمَہٗ رَبُّہٗ تَعَالٰی سَرَاوِیْلُ صُوْفٍ وَجُبَّۃُ صُوْفٍ وَکِسَاءُ صُوْفٍ وَکُمَّۃُ صُوْفٍ وَنَعْلَانِ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَیِّتٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسدن موسی علیہ السلام سے اللہ تعالے نے کلام کیا اوسدن وہ اون کا پاجامہ اور اون کا جبہ اور اون کی چادر اور اون کا کرتا اور مردہ گدہے کے کہال کا جوتا پہنے ہوئے تھے ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِی الْفُرُشِ وَالْوَسَائِدِ

چھٹی فصل بچھونون اور تکیون کے بیان مین

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُہٗ لِیْفٌ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیْ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا چمڑے کا تھا اوسمین کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اسکے یعنی بجائے روئی کے نسائی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْفُرُشُ فَقَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْاَۃِ وَفِرَاشٌ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطَانِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بچھونے کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا ہے اور ایک بچھونا عورت کا اور ایک بچھونا مہمان کا اور چوتھا شیطان کا یعنی زیادہ حاجت سے اسراف مین داخل ہے۔ ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی وِسَادَۃٍ عَلٰی یَسَارِہٖ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ٹیکتے ہوئے تکیہ سے اپنی بائین پہلو پر ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ اِنَّمَا نَہٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ قَبْلَ اَنْ تُدْبَغَ وَمَعَ بَقَاءِ شَعْرِہَا فَاِنَّ الشَّعْرَ لَا یَقْبَلُ الدِّبَاغَ ترجمہ ابی ملیح سے روایت ہے اوسنے روایت کی اپنے باپ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے درندون کی کھال بچھانے سے اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ منع کیا درندون کی کھال سے رنگنے سے پہلے باوجود باقی رہنے بالون اوسکی کے اسواسطے کہ بال دباغت کو قبول نہین کرتے وہ رنگ قبول نہین کرتے ف یعنی درندون کی کھال کا بچھانا فقط دباغت سے پہلے منع ہے اور دباغت کے بعد بچھانا جائز ہے

(۳) وَعَنْ عُتْبَۃَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اسْتَکْسَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَسَانِیْ خَیْشَتَیْنِ فَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاَنَا اَکْسٰی اَصْحَابِیْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عتبہ بن عبد سلمی سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہننے کو کپڑا مانگا حضرت نے مجھکو السی کے دو کپڑے پہنائے اور مین اپنے لباس کو اپنے ساتھیون سے اچھا دیکھتا تہا ابوداؤد اسکے راوی ہین

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

کتاب ہے گری پڑی کے بیان مین

(۱) وَعَنْ یَزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ یَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُقَطَۃِ الذَّہَبِ اَوِ الْوَرِقِ فَقَالَ اعْرِفْ وِکَاءَہَا وَعِفَاصَہَا ثُمَّ عَرِّفْہَا سَنَۃً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْہَا وَلْتَکُنْ وَدِیْعَۃً عِنْدَکَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُہَا یَوْمًا مِنَ الدَّہْرِ فَاَدِّہَا اِلَیْہِ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّۃِ الْاِبِلِ فَقَالَ مَالَکَ وَلَہَا دَعْہَا فَاِنَّ مَعَہَا حِذَاءَہَا وَسِقَاءَہَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْکُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَجِدَہَا رَبُّہَا وَسُئِلَ عَنِ الشَّاۃِ فَقَالَ خُذْہَا فَاِنَّمَا ہِیَ لَکَ اَوْ لِاَخِیْکَ اَوْ لِلذِّئْبِ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ اَلْعِفَاصُ اَلْوِعَاءُ الَّذِیْ تَکُوْنُ فِیْہِ اللُّقَطَۃُ وَالْوِکَاءُ اَلْخَیْطُ الَّذِیْ یُرْبَطُ بِہِ الْوِعَاءُ ترجمہ منبعث کے آزاد کردہ غلام یزید سے روایت ہے کہ مینے زید بن خالد سے سنا کہتا تہا کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گرے پڑے سونے چاندی کا حکم پوچھا تو فرمایا کہ اوسکے باندہنے کے تاگے اور تہیلی کو پہچان رکھ پھر اوسکو ایک برس تک لوگون مین شہرت دے پہر اگر کوئی اوسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیئے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے پہر اگر عمر بہر مین کبھی کسی دن اوسکا مالک طلب کرتا آوے تو اوسکو ادا کر دے پہر کسی نے حضرت سے گم ہوے بہولے بہٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا تو فرمایا کہ کیا ہے تجھکو اور کیا ہے اوسکو یعنی بھاگے اونٹ گم ہوئے بہولے بہٹکے سے تجھکو کیا کام چھوڑ دے اوسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتھ اوسکا جوتا اور مشک موجود ہے کہ اپنے پاؤن سے چلکر پانی پیئیگا اور درخت کہا ئیگا یہانتک کہ اوسکا مالک اوسکو پا دے یعنے اونٹ کو پکڑنا نہ چاہیئے اسواسطے کہ اوسکے ضائع ہونیکا کچھہ ڈر نہین ہوتا پہر کسی نے آپ سے گم ہوئی بہولی بہٹکی بکری کا حکم پوچھا تو فرمایا اوسکو پکڑ لے کہ وہ یا تو تیرے واسطے ہے یا اور تیرے بہائی کے واسطے ہے یا بہیڑیے کے واسطے ہے یعنی اگر تو اوسکو نہ پکڑیگا تو اور کوئی آدمی لے لیگا اور اگر کوئی نہ پکڑیگا تو بہیڑیا کہا جاویگا نسائی کے سوائے چہون اسکے راوی ہین عفاص وہ برتن ہے جسمین لقطہ ہوتا ہے یعنی تہیلی خواہ کپڑے کی ہو یا چمڑے کی اور وکا تاگے کو کہتے ہین جس سے تہیلی کا منہ باندھا جاتا ہے۔

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ بِشَيْئٍ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَاْتِ فَهِيَ لَكَ وَمَا كَانَ مِنْهَا فِي الْخَرَابِ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ـ

اَلْخُبْنَةُ مَا يُجْعَلُ فِيْ طَرَفِ الثَّوْبِ وَيُخْبَأُ فِيْهِ وَالْجَرِيْنُ لِلتَّمْرِ كَالْبَيْدَرِ لِلْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَقَوْلُهٗ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ عَلٰى سَبِيْلِ الْوَعِيْدِ لِيَنْزَجِرَ عَنْ ذٰلِكَ وَاِلَّا فَلَا يَجِبُ عَلٰى مُتْلِفِ الشَّيْئِ اَكْثَرُ مِنْ مِثْلِهٖ وَالطَّرِيْقُ الْمِيْتَاءُ هِيَ الَّتِيْ يَطْرُقُهَا النَّاسُ كَثِيْرًا **ترجمہ** عمرو بن شعیب روایت ہے اونسے روایت کی اونے باپ نے اونسے اونکے دادا سے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے میوے کا حکم پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی محتاج اوس سے کچھ میوہ . . کہاوے جہولی مین نہ اوٹھاوے تو اوسپر کچھ گناہ نہین اور جو اوس سے کچھ میوہ لے نکلے تو اوسپر دونا تاوان . . اور سزا ہے۔ اور جو اوس سے کچھ چیز چراوے بعد اسکے کہ جگہہ دے اوسکو کھلیان پہر وہ ڈہال کی قیمت کو پہونچے تو لازم ہے اوسپر کاٹنا ہاتھ کا اور کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گری پڑی چیز کا حکم پوچھا فرمایا جو چیز کہ . . راہ مین گری پڑی ہو یا جامع گاؤن مین تو اوسکو ایک سال مشہور کر پہر اگر کوئی اوسکو ڈہونڈہتا ہوا آوے تو اوسکو دیدے اور اگر کوئی نہ آوے تو وہ چیز تیری اور جو چیز بے آباد جگہ مین گری پڑی ہو تو اوسمین اور گاڑی ہوئی مال مین پانچوان حصہ خدا کا ہے ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہین اور خبنہ وہ چیز ہے جو کپڑے کے کنارے مین ڈالکر اوسمین چہپائی جاوے اور جرین واسطے کہجورون کے مانند ڈھیر کی ہے واسطے گیہون اور جو کے اور یہ جو فرمایا کہ اوسپر دونا تاوان ہے اور سزا تو یہ بطور ڈرلانے اور دہمکانے کے ہے تاکہ کرنیوالا اس کام سے باز رہے والا جو شخص کچھ چیز تلف کرے اوسپر اوس چیز کی ایک مثل سے زیادہ واجب نہین ہے یعنی جتنی تلف کرے اوتنی ہی بہرنی آتی ہے اور مردہ راہ وہ ہے جسمین بہت لوگ آتے جاتے ہون۔

(۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَبْكِيَانِ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكُمَا فَقَالَتِ الْجُوْعُ فَخَرَجَ فَوَجَدَ دِيْنَارًا فَاَتٰى فَاطِمَةَ فَاَخْبَرَهَا فَقَالَتِ ائْتِ فُلَانًا الْيَهُوْدِيَّ فَاشْتَرِ بِهٖ دَقِيْقًا فَجَاءَهٗ فَاَخَذَ الدَّقِيْقَ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ اَنْتَ خَتَنُ هٰذَا الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ دِيْنَارَكَ وَلَكَ الدَّقِيْقُ فَجَاءَ فَاطِمَةَ بِالدَّقِيْقِ وَالدِّيْنَارِ فَاَخْبَرَهَا بِهٖ فَقَالَتِ اذْهَبْ اِلٰى فُلَانٍ الْجَزَّارِ فَخُذْ لَنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَذَهَبَ وَرَهَنَ الدِّيْنَارَ بِدِرْهَمٍ لَحْمٍ فَجَاءَ بِهٖ فَعَجَنَتْهُ وَنَصَبَتْ وَخَبَزَتْ وَاَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِيْهَا فَجَاءَهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَذْكُرُهٗ لَكَ فَاِنْ رَاَيْتَهٗ حَلَالًا اَكَلْنَا وَاَكَلْتَ مَعَنَا مِنْ شَاْنِهٖ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كُلُوْا مِنْهُ بِسْمِ اللّٰهِ فَاَكَلُوْا مِنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ مَكَانَهُمْ اِذَا غُلَامٌ يَنْشُدُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَالْاِسْلَامَ الدِّيْنَارَ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ سَقَطَ مِنِّيْ بِالسُّوْقِ فَقَالَ يَا عَلِيُّ اذْهَبْ اِلَى الْجَزَّارِ فَقُلْ لَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَكَ اَرْسِلْ اِلَيَّ بِالدِّيْنَارِ وَدِرْهَمُكَ عَلَيَّ فَاَرْسَلَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغُلَامِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤٗدَ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے کہ علی ابن ابی طالب حضرت فاطمہ کے پاس اندر آئے اور حالانکہ امام حسن حسین دونو روتے تہے تو کہا تم دونو کیون روتے ہو دونون نے کہا کہ بہوک سے تو علی مرتضے گہر سے نکلے اور ایک اشرفی پائی پہر . . . . فاطمہ زہرا کے پاس آئے اور اونکو خبر دی فاطمہ زہرا نے کہا کہ فلانے

یہودی کے پاس جاؤ اور اوس سے اوسکا آٹا خرید لاؤ علی مرتضے اوسکے پاس گئے اور آٹا لیا تو یہودی نے اون سے کہا کہ تو داماد ہے اوس شخص کا جو کہتا ہے کہ مین رسول اللہ کا ہون کہا ہان اوسنے کہا اپنی اشرفی لے اور مینے آٹا تجھکو بخشا تو علی مرتضے آٹا اور اشرفی فاطمہ زہرا کے پاس لائے اور انکو اس بات کی خبر دی پہر فاطمہ زہرا نے کہا کہ فلانے قصائی کے پاس جاؤ اور ہمارے واسطے ایک درہم کا گوشت لے آؤ علی مرتضے گئے اور ایک درہم گوشت کے بدلے اشرفی گرو رکھی اور گوشت لائے پہر فاطمہ نے آٹا گوندہا اور ہانڈی چڑہائی اور روٹیان پکائین اور اپنے باپ یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا بھیجا حضرت تشریف لائے اور کہا یا حضرت مین آپ سے اوسکا حال ذکر کرتی ہون اگر آپنے اوسکو حلال جانا تو ہم کہائینگے اور آپ بھی ہمارے ساتھ کہائینگے اوسکا حال ایسا ایسا ہے فرمایا کہاؤ اوس پر اللہ کا نام لیکر تو انہون نے اوس سے کہایا

جس حالت مین کہ وہ اپنی جگہ مین بیٹھے تھے کہ ناگہان ایک لڑکا اللہ تعالے کے نام اور اسلام کے نام سے اشرفی ڈھونڈھتا تہا حضرت نے اوسکو بلایا اور پوچہا اوسنے کہا کہ مجھسے اشرفی بازار مین گر پڑی تہی حضرت نے فرمایا اے علی قصائی کے پاس جاؤ اور اوس سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھسے کہتے ہین کہ اشرفی اونکو بہیجدے اور تیرا درہم حضرت کے ذمہ ہے اوسنے اشرفی بہیجدی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اشرفی لڑکے کو دیدی ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوَيْ عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ الْأَمْرُ بِالْإِشْهَادِ هٰهُنَا أَمْرُ تَادِيْبٍ وَإِرْشَادٍ لِمَا يُخْشَى مِنْ تَسْوِيْلِ النَّفْسِ وَالرَّغْبَةِ فِيْهَا وَتَدْعُوْ إِلَى الْخِيَانَةِ فِيْهَا أَوْ يَنْزِلُ بِهٖ حَادِثُ الْمَوْتِ فَيَدَّعِيْهَا وَارِثُهُ وَيَجْعَلُهَا فِيْ جُمْلَةِ تَرِكَتِهٖ **ترجمہ** عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گری پڑی چیز پاوے تو چاہیئے کہ ایک یا دو عادل مرد گواہ کرلے اور نہ چھپاوے نہ غائب کرے پہر اگر اوسکا مالک آوے تو اوسکو پہیر دے اور نہین تو وہ اللہ کا مال ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین اور گواہ کرنے کا حکم یہان واسطے تادیب اور ارشاد کے ہے اسواسطے کہ خوف کیا جاتا ہے کہ نفس دہوکا دیوے اور اوسمین رغبت کرے اور اوسمین خیانت کرنیکا باعث ہو یا اوسکو موت کا حادثہ آوے اور مرجاوے اور وارث اوسکے دعوے کرین اور اوسکو ترکہ مین سے ٹہیرا دین۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو رخصت دی لاٹھی اور کوڑے اور رسی اور اسکی مانند مین کہ آدمی اوسکو اوٹہاوے اور اپنے کام مین لاوے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَعْلِفُوْهَا فَسَيَّبُوْهَا فَأَخَذَهَا فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهٗ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** عامر شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جانور پاوے کہ مالک اونکے چارے سے عاجز آکر اوسکو چھوڑ دیا ہو اور اوسکو پکڑ کر زندہ کرے یعنے چارہ گہانس کہلا کر موٹا تازہ کرے تو وہ اسی کی ملک ہوا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّيْ أَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** ابوہریرہ اور انس سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راہ مین ایک دانہ کہجور پر گذرے سو فرمایا کہ اگر مجھکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہ کہجور مال زکوٰۃ ہو تو مین اوسکو کہا لیتا شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا حاجیون کی گری پڑی چیز اوٹھانے سے مسلم ابو داؤد اسکے راوی ہین

(۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اشْتَرٰى جَارِيَةً فَفَقَدَ صَاحِبَهَا فَالْتَمَسَ سَنَةً فَلَمْ يُوْجَدْ فَاَخَذَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَاِنْ اَتٰى فَلِيْ وَعَلَيَّ وَقَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوْا بِاللُّقَطَةِ اِذَا لَمْ تَجِدُوْا صَاحِبَهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ اونہون نے ایک لونڈی مول لی پہر اوسکا مالک گم ہوا یعنے قیمت لینے سے پہلے تو انہون نے ایک سال تلاش کیا سو نہ پایا گیا تو ابن مسعود ایک ایک دو دو درہم اوسکی طرف سے لوگون کو دینے لگے اور کہتے تہے الٰہی یہ فلانے کی طرف سے ہے پہر اگر آوے تو اوسکا ثواب میرے واسطے ہے اور اوسکا قرض مجہپر اور کہا کہ اسیطرح گری پڑی چیز کے ساتھ کیا کرو جبکہ اوسکے مالک کو نہ پاؤ روایت کی یہ حدیث بخاری نے معلق کرکے

كِتَابُ اللِّعَانِ وَفِيْهِ فَصْلَانِ

کتاب ہے لعان کے بیان مین اور اسمین دو فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ اَحْكَامِهَا

پہلی فصل اوسکے احکام مین۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ هِلَالُ ابْنُ اُمَيَّةَ مِنْ اَرْضِهٖ عِشَاءً فَوَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهٖ رَجُلًا رَاٰى ذٰلِكَ بِعَيْنَيْهِ وَسَمِعَ بِاُذُنَيْهِ وَلَمْ يُهَيِّجْهُ حَتّٰى اَصْبَحَ فَغَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَتَيْتُ اَهْلِيْ عِشَاءً فَوَجَدْتُ عِنْدَهُمْ رَجُلًا فَرَاَيْتُ بِعَيْنَيَّ وَسَمِعْتُ بِاُذُنَيَّ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِهٖ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فَسُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ يَا هِلَالُ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ فَرَجًا وَمَخْرَجًا فَقَالَ هِلَالٌ قَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ ذٰلِكَ مِنْ رَبِّيْ تَعَالٰى فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ فَتَلَا عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَاتِ وَذَكَّرَهُمَا وَاَخْبَرَهُمَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ هِلَالٌ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَدَقْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ كَذَبَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعِنُوْا بَيْنَهُمَا فَشَهِدَ هِلَالٌ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قِيْلَ لَهٗ يَا هِلَالُ اتَّقِ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ وَاِنَّ هٰذِهٖ هِيَ الْمُوْجِبَةُ الَّتِيْ تُوْجِبُ عَلَيْكَ الْعَذَابَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يُعَذِّبُنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهَا كَمَا لَمْ

تجلدنی علیها فشهدت الخامسة ان لعنة الله علیه ان کان من الکاذبین ثم قیل لها تشهدین فشهدت اربع شهادات بالله انه لمن الکاذبین فلما کانت الخامسة قیل لها اتقی الله تعالیٰ فان عذاب الدنیا اهون من عذاب الآخرة وان هذه الموجبة التی توجب علیک العذاب فتلکأت ساعة ثم قالت والله لا افضح قومی سائر الیوم فشهدت الخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین وفرق صلی الله علیه وآله وسلم بینهما وقضی ان لا یدعا ولدها لاب ولا ترمی ولا یرمی ولدها ومن رماها او رمی ولدها فعلیه الحد وقضی انه لا یثبت علیه لها ولا لولدها قوت من اجل انهما یفترقان من غیر طلاق ولا وفاة وقال صلی الله علیه وسلم ان جاءت به اصیهب اریصح اثیبج ناتی الالیتین احمش الساقین فهو لهلال وان جاءت به اورق جعدا جمالیا خدلج الساقین سابغ الالیتین فهو للذی رمیت به فجاءت به اورق جعدا جمالیا خدلج الساقین سابغ الالیتین فقال صلی الله علیه وسلم لولا الایمان لکان لی ولها شان قال عکرمة وکان ولدها بعد ذلک امیرا علی مصر وما یدعی لاب اخرجه ابوداود بهذا اللفظ وللستة عن ابن عمر بمعناه قوله فتلکأت ای تباطأت وتوانت عن اتمام الیمین والاصیهب تصغیر اصهب من الابل ما یخالط بیاضه حمرة والاریصح تصغیر ارصح بصاد وحاء مهملتین وهو خفیف لحم الالیتین والاثیبج تصغیر اثبج وهو الناتی الثبج وهو ما بین الکتفین وجاء بها مصغرة لانها صفة لمولود واحمش الساقین دقیقها والاورق الاسمر والجعد القصیر والجمالی العظیم الخلقة کانه الجمل فی القد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ عشا کے وقت .. اپنی زمین سے آیا تو اوس نے اپنی بیوی کے پاس ایک مرد کو پایا اپنی دونو انکھوں سے اوسنے دیکھا اور کان سے سنا اور اوسکو نہ دہمکایا یہانتک کہ صبح کی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا یا حضرت مین عشا کو اپنے گہر والون کے پاس آیا تو مین نے اونکے نزدیک ایک مرد کو پایا مین نے اپنی دونو انکہہ سے دیکھا اور کان سے سنا تو اوسکی خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بری معلوم ہوئی اور آپ پر سخت گذری پہر یہ آیت اوتری اور جو لوگ عیب لگاوین اپنی عورتون کو اور اونکے پاس اپنی جان کے سوائے کوئی گواہ نہون تو ایک اون مین گواہی دی ساتھ اللہ کے چار بار کہ بیشک وہ سچون مین سے ہے خدا کے اس قول تک اور پانچوین بار یہ گواہی دی کہ خدا کا غضب اوس عورت پر اگر وہ مرد سچون مین سے ہو پہر وہ حالت وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوئی اور فرمایا تجکو بشارت ہو اے ہلال سو البتہ شیرائی ہے اللہ تعالے نے واسطے تیرے خلاصی ور راہ تو ہلال نے کہا کہ مین اپنے رب سے اسکا امیدوار تہا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی عورت کو کہلا بہیجا وہ آئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر آیتین پڑہین اور دونون کو نصیحت کی اور خبر دی کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان تر ہے ہلال نے کہا قسم اللہ کی البتہ مین نے اوسپر سچ کہا ہے اوسکی عورت نے کہا کہ تو جہوٹا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکے درمیان لعان کرو پہر گواہی دی ہلال نے چار بار ساتھ اللہ کے کہ بیشک وہ یعنی مین البتہ سچون مین سے ہون پہر جب پانچوین بار ہوئی تو اوس سے کہا گیا کہ اے ہلال اللہ سے ڈر سو مقرر دنیا کا عذاب آسان تر ہے آخرت کے عذاب سے اور یہ بار واجب کرنیوالی ہے تجہپر عذاب کو اوسنے کہا قسم اللہ کی خدا مجھکو اسکی تہمت کے بدلے عذاب نہ کریگا جیسے مجھکو اوسکے سبب سے کوڑے نہین مارے پہر اوس نے پانچوین بار گواہی دی کہ مقرر اللہ کی لعنت اوسپر اگر وہ جہوٹون مین سے ہو پہر اوس عورت سے کہا گیا کہ تو گواہی دے تو اوسنے گواہی دی چار بار ساتھ اللہ کے کہ بیشک وہ مرد جہوٹون مین سے ہے پہر جب پانچوین بار ہوئی تو اوس سے

کہا گیا کہ اللہ سے ڈر سو مقرر دنیا کا عذاب آسان تر ہے آخرت کے عذاب سے اور یہ بار واجب کرنیوالی ہے تجہپر عذاب کو واجب کرتی ہے تو وہ ایک ساعت ٹہیری پہر کہا قسم اللہ کی مین اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیئے رسوا نہ کرونگی پہر اوسنے پانچوین بار گواہی دی کہ مقرر خدا کا غضب اوس عورت پر اگر ہو مرد سچون مین سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکے درمیان جدائی کرا دی اور حکم کیا کہ اوسکی اولاد یعنی جو اس دفعہ پیدا ہو باپ کی طرف نسبت نہ کیجاوے اور نہ عورت کو عیب لگایا جاوے اور نہ اوسکی اولاد کو جو اوسکو یا اوسکی اولاد کو عیب لگائے تو اوسپر حد قذف واجب ہے اور حکم کیا کہ اوس مرد پر نہ عورت کا خرچ واجب ہے نہ اوسکی اولاد کا اس سبب سے کہ وہ دو نو جدے جدے ہوجاتے ہین بغیر طلاق اور وفات کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ عورت جنے لڑکا سفید سرخ رنگ پتلے چوتڑون والا پتلی پنڈلیون والا تو وہ اوس شخص کا ہے جسکے ساتھ اوس عورت کو تہمت لگی سو وہ عورت لڑکا جنی گندم گون گھنگرالے بال والا بڑے قد والا موٹی پنڈلیون والا بڑے چوتڑون والا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نہوتی قسم تو البتہ مین اوس عورت پر کچھہ حکم کرتا یعنے اوسکو حد مارتا کہا عکرمہ نے اور اوسکا بیٹا اوسکے بعد مصر کا حاکم ہوا لیکن باپ کی طرف منسوب نہوتا تہا روایت کی یہ حدیث ابوداؤد نے اور چہوٹی ابن عمر سے لسکے معنے روایت کیے ہین اور فتلکات کے معنے ہین کہ اوسنے دیر کی اور سست ہوئی قسم کے پورا کرنے سے . . . . اور اصہب اونٹون مین وہ ہے جسکی سفیدی سرخی سے ملی ہو اور الصیہ اوسکو کہتے ہین جسکے چوتڑون کا گوشت ہلکا ہو اور اثیبج اوسکو کہتے ہین جسکے دو نون مونڈہون کے درمیان کا گوشت اوبہرا ہوا ہو اور تصغیر اسواسطے لایا کہ وہ بچے کی صفت ہے اور احمش الساقین کے معنے ہین پتلی پنڈلیون والا اور اورق گندم گون کو کہتے ہین اور جعد چہوٹے کو اور جمالی بڑے جسم والے کو کہتے ہین گویا کہ وہ قد مین اونٹ کے برابر ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مرد اپنی عورت کو کسی مرد سے زنا کرتے دیکھے اور گواہ نہون تو دونو لعان کرین پہر جب لعان کر چکین تو دونون سے حد ساقط ہوجاتی ہے اور اگر کوئی لعان سے انکار کرے تو اوسپر حد واجب ہوتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شاہبت بھی حجت ہے۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ایضًا قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَجْلَانِیِّ وَامْرَاَتِہٖ وَکَانَتْ حُبْلٰی اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا حِیْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ اَنْ یَّتَلَاعَنَا اَنْ یَّضَعَ یَدَہٗ عِنْدَ الْخَامِسَۃِ عَلٰی فِیْہِ وَقَالَ اِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عجلانی اور اوسکی عورت کے درمیان لعان کیا اور وہ عورت حاملہ تہی نسائی اسکے راوی ہین اور اوسکی ایک روایت مین ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو نو لعان کرنیوالون کو لعان کرنیکا حکم کیا تو ایک مرد کو حکم فرمایا کہ پانچوین بار کے وقت اوس کے منہ پر ہاتھ رکھدیوے اور فرمایا کہ وہ عذاب کو واجب کرنیوالی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ اِلْحَاقِ الْوَلَدِ وَدَعْوَی النَّسَبِ

دوسری فصل ملانے اولاد اور دعوے نسب کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاؤدَ اَلْعَاھِرُ الزَّانِیْ وَقَوْلُہٗ لِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ اَیْ یُرْمٰی بِہٖ اِنْ کَانَ مُحْصِنًا وَقِیْلَ مَعْنَاہُ لَہُ الْخَیْبَۃُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنیوالے کو پتہر ہے

پانچون اسکے راوی ہین سوا ابوداؤد کے اور عاہر زانی کو کہتے ہین اور حجر پتہر ہے یعنے اگر زانی بیاہا ہوا ہو تو اوسکو سنگسار کیا جاوے اور بعضون نے کہاکہ اوسکے معنے ہین کہ وہ محروم ہے لڑکے سے ۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ عُتْبَةَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ وَقَالَ ابْنُ اَخِیْ عَهِدَ اِلَیَّ فِيْهِ اُنْظُرْ اِلٰی شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ ابْنُ اَخِیْ عَهِدَ اِلَیَّ فِيْهِ اُنْظُرْ اِلٰی شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدٌ اَخِیْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰی شَبَهِهٖ فَرَاٰی شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللهَ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈیکا بیٹا میرا ہے اور میرے نطفے سے سو اوسکو اپنی طرف لے لینا پہر جب فتح مکہ کا سال ہوا تو اوسکو سعد نے پکڑ لیا اور کہاکہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اوسنے مجھکو اسکی بابت وصیت کی ہتی مین اسکو اوسکے مشابہ دیکھتا ہون اور عبد بن زمعہ نے کہاکہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اوسکے بستر پر پیدا ہوا تو دونو ایکدوسرے کو ہانکتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو سعد نے کہاکہ یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اوسنے مجھکو اسکی وصیت کی ہتی مین اوسکی مشابہت کو اوسمین دیکھتا ہون اور کہا عبد نے کہ یہ بھائی میرا ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا اوسکے بچھونے پر پیدا ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی مشابہت کی طرف نظر کی سو عتبہ کے ساتھ اوسکی مشابہت ظاہر دیکھی سو فرمایا کہ وہ تیرے واسطے ہے اے عبد بیٹے زمعہ کے کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جسکے نیچے اوس لڑکے کی مان ہے خواہ نکاح سے ہو یا ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوے کرے کہ لڑکا میرا ہے تو وہ مالک نہین پہر سودہ کو فرمایا کہ اس سے پردہ کیا کر اسلئے کہ اوسکی مشابہت عتبہ سے ہے جو حرام کار تھا پہر سودہ نے اوسکو نہ دیکھا یہانتک کہ خداتعالے سے ملین یعنی فوت ہوئین اور سودہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تہین چہیون اسکے راوی ہین سوا ترمذی کے ۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وُلِدَ لِیْ غُلَامٌ اَسْوَدُ وَهُوَ يُعَرِّضُ بِنَفْيِهٖ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهٗ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلٰی اَنّٰی ذٰلِكَ لَكَ قَالَ لَعَلَّهٗ نَزَعَهٗ عِرْقٌ فَقَالَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ ابْنَكَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہاکہ یا رسول اللہ میرے یہان کالا لڑکا پیدا ہوا اور وہ اشارہ کرتا تھا کہ یہ لڑکا میرا نہین سو نہ رخصت دی اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے انکار کرنے کی پہر فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہین اوسنے کہاکہ ہان فرمایا اونکا کیا رنگ ہے اوسنے کہا سرخ فرمایا کیا اونمین کوئی سفید رنگ مائل بسیاہی بہی ہے اوسنے کہا ہان فرمایا یہ تجھکو کہان سے آیا اوسنے کہا شاید اوسکو رگ نے کھینچا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شاید تیرے بیٹے کو بھی رگ نے کھینچا ہو پانچون اسکے راوی ہین ۔

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ فُلَانًا ابْنِیْ عَاهَرْتُ

بِاُمِّہٖ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ فَقَالَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَۃَ فِی الْاِسْلَامِ ذَھَبَ اَمْرُ الْجَاہِلِیَّۃِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونسے روایت کی اپنے باپ سے اونسے اپنے دادا سے کہا کہ ایک مرد اوٹھا سو اوسنے کہا یارسول اللہ فلانا میرا بیٹا ہے کہ مینے کفر کے وقت اوسکی ماں سے زنا کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے دعوے اولاد حرام کا اسلام مین جاتا رہا حکم جاہلیت کا کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور حرام کرنیوالے کو پتھر ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

القیافۃ

قیافہ شناس کا بیان

(۱) **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِیْرُ وَجْھِہٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَیْ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِیَّ نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ وَاُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْاَقْدَامَ بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَکَانَ زَیْدٌ اَبْیَضَ وَاُسَامَۃُ اَسْوَدَ قَالَ اَبُوْدَاؤدَ قَالَ اَبُوْصَالِحٍ کَانَ اُسَامَۃُ اَسْوَدَ شَدِیْدَ السَّوَادِ مِثْلَ الْقَارِ وَکَانَ اَبُوْہُ اَبْیَضَ مِنَ الْقُطْنِ اَلْاَسَارِیْرُ تَکَاسِیْرُ الْجَبِیْنِ وَبَرِیْقُھَا مَا یَعْرِضُ لَھَا عِنْدَ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِالشَّیْءِ اَلتَّسَارُّ مِنَ الْبِشَارِ

ترجمہ عایشہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس اندر آئے اس حال مین کہ خوش تھے آپکے چہرے کے شکن چمکتے تھے سو فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا کہ مجزز مدلجی نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی طرف دیکھا تو اوسنے کہا کہ مقرر یہ قدم بعضے بعضون سے ہین یعنی ان دونون کا آپسمین باپ بیٹے کا رشتہ ہے پانچون اسکے راوی ہین اور زید سفید رنگ تھے اور اسامہ سیاہ رنگ تھے کہا ابوداؤد نے کہا ابوصالح نے کہ اسامہ نہایت سیاہ رنگ مانند سیاہ روغن کے اور اونکے باپ روئی سے زیادہ سفید رنگ تھے اور اسارید پیشانی کے شکنون کو کہتے ہین۔

(۲) **وعن** سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ یُلِیْطُ اَوْلَادَ الْجَاہِلِیَّۃِ بِمَنْ ادَّعَاھُمْ فِی الْاِسْلَامِ فَاَتٰی رَجُلَانِ کِلَاھُمَا یَدَّعِیْ وَلَدَ امْرَاَۃٍ فَدَعَا عُمَرُ قَائِفًا فَنَظَرَ اِلَیْھِمَا فَقَالَ لَقَدِ اشْتَرَکَا فِیْہِ فَضَرَبَہٗ عُمَرُ بِالدُّرَّۃِ فَقَالَ مَا یُدْرِیْکَ ثُمَّ دَعَا الْمَرْاَۃَ فَقَالَ اَخْبِرِیْنِیْ بِخَبَرِکِ فَقَالَتْ کَانَ ھٰذَا لِاَحَدِ الرَّجُلَیْنِ یَاْتِیْھَا وَھِیَ فِیْ اِبِلِ اَھْلِھَا وَلَا یُفَارِقُھَا حَتّٰی یَظُنَّ وَتَظُنَّ اَنْ قَدِ اسْتَمَرَّ بِھَا الْحَمْلُ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْھَا فَھُرِیْقَتْ عَلَیْہِ الدِّمَاءُ ثُمَّ خَلَفَ الْاٰخَرُ فَلَا اَدْرِیْ مِنْ اَیِّھِمَا ھُوَ فَکَبَّرَ الْقَائِفُ فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ وَالِ اَیَّھُمَا شِئْتَ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ

ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر فاروق ملاتے تھے جاہلیت کی اولاد کو ساتھ اوس شخص کے جو اسلام مین اوسکا دعوے کرتا تھا سو دو مرد آئے کہ دونو ایک عورت کے لڑکے کا دعوے کرتے تھے تو عمر فاروق نے قیافہ شناس کو بلایا اونے دونو کی طرف نظر کی تو اوسنے کہا کہ اوسمین دونو شریک ہین یعنی لڑکا دونون کا ہے تو عمر نے اوسکو درہ سے مارا اور فرمایا کہ تجھکو کیونکر معلوم ہوا پھر عورت کو بلایا اور فرمایا کہ اپنی حال سے مجھے خبر دے تو عورت نے کہا کہ یہ یعنی دونو سے ایک مرد مجھسے زنا کرتا رہا اور حالانکہ مین اپنے گھر والون کے اونٹون مین تھی اور وہ مجھ سے جدا نہوتا تھا یہانتک کہ گمان کیا اوسنے اور گمان کیا عورت نے کہ اوسکو حمل ہوا پھر وہ اوس عورت سے پھرا پھر اوسپر لہو بہائے گئے پھر اوسکے بعد اوس سے دوسرا زنا کرتا رہا سو مین نہین جانتی کہ وہ دونو سے کس کا ہے تو قیافہ شناس نے اللہ اکبر کہا تو عمر فاروق نے لڑکے سے کہا کہ تو والی بنالے دونون مین سے جسکو چاہے مالک اسکے راوی ہین

(۳) **وعن** اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعٰی اَبًا فِی الْاِسْلَامِ غَیْرَ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ غَیْرُ اَبِیْہِ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابی عثمان نہدی سے روایت ہے کہا مینے سعد بن ابی وقاص سے سنا کہتے تھے کہ رسول اللہ

پانچون اسکے راوی ہین سوا ابوداؤد کے اور عاہر زانی کو کہتے ہین اور حجر پتھر ہے یعنے اگر زانی بیاہا ہوا ہو تو اوسکو سنگسار کیا جاوے اور بعضون نے کہا کہ اوسکے معنے ہین کہ وہ محروم ہے لڑکے سے۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ عُتْبَةَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدٍ اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ فَاقْبِضْهُ اِلَیْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ وَقَالَ ابْنُ اَخِیْ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ اُنْظُرْ اِلٰی شَبْهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِیْ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ اُنْظُرْ اِلٰی شَبْهِهٖ وَقَالَ عَبْدٌ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰی شَبْهِهٖ فَرَاٰی شَبْهًا بَیِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبْهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈیکا بیٹا میرا ہے اور میرے نطفے سے سو اوسکو اپنی طرف لے لینا پہر جب فتح مکہ کا سال ہوا تو اوسکو سعد نے پکڑ لیا اور کہا کہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اوسنے مجھکو اسکی بابت وصیت کی ہتی مین اسکو اوسکے مشابہ دیکھتا ہون اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اوسکی بستر پر پیدا ہوا تو دونو ایکدوسرے کو ہانکتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اوسنے مجھکو اسکی وصیت کی ہتی مین اوسکی مشابہت کو اوسمین دیکھتا ہون اور کہا عبد نے کہ یہ بھائی میرا ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا اوسکے بچھونے پر پیدا ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکی مشابہت کی طرف نظر کی سو عتبہ کے ساتھ اوسکی مشابہت ظاہر دیکھی سو فرمایا کہ وہ تیرے واسطے ہے اے عبد بیٹے زمعہ کے لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جسکے نیچے اوس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے ہو یا ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوے کرے کہ لڑکا میرا ہے تو وہ مالک نہین پہر سودہ کو فرمایا کہ اس سے پردہ کیا کر اسلئے کہ اوسکی مشابہت عتبہ سے تہی جو حرام کار تھا پہر سودہ نے اوسکو نہ دیکھا یہانتک کہ خدا تعالے سے ملین یعنی فوت ہوئین اور سودہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تہین چھیون اسکے راوی ہین سوا ترمذی کے۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ لِیْ غُلَامٌ اَسْوَدُ وَهُوَ یُعَرِّضُ بِنَفْیِهٖ فَلَمْ یُرَخِّصْ لَهٗ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِیْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلٰی اَنّٰی ذٰلِكَ لَكَ قَالَ لَعَلَّهٗ نَزَعَهٗ عِرْقٌ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ ابْنَكَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے یہان کالا لڑکا پیدا ہوا اور وہ اشارہ کرتا تھا کہ یہ لڑکا میرا نہین سو نہ رخصت دی اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے انکار کرنے کی پہر فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہین اوسنے کہا کہ ہان فرمایا اونکا کیا رنگ ہے اوسنے کہا سرخ فرمایا کیا اونمین کوئی سفید رنگ مائل بسیاہی بہی ہے اوسنے کہا ہان فرمایا یہ تجھکو کہان سے آیا اوسنے کہا شاید اوسکو رگ نے کھینچا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شاید تیرے بیٹے کو بہی رگ نے کھینچا ہو پانچون اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا ابْنِیْ عَاهَرْتُ

بِأُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاؤدَ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونسے روایت کی اپنے باپ سے اونسے اپنے دادا سے کہا کہ ایک مرد اوٹھا سو اونسے کہا یا رسول اللہ فلانا میرا بیٹا ہے کہ مینے کفر کے وقت اوسکی ماں سے زنا کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے دعوے اولاد حرام کا اسلام مین جاتا رہا حکم جاہلیت کا کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور حرام کرنیوالے کو پتھر ہے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْقَافَةُ
قیافہ شناس کا بیان

(۱) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَكَانَ زَيْدٌ أَبْيَضَ وَأُسَامَةُ أَسْوَدَ قَالَ أَبُو دَاؤدَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ كَانَ أُسَامَةُ أَسْوَدَ شَدِيدَ السَّوَادِ مِثْلَ الْقَارِ وَكَانَ أَبُوهُ أَبْيَضَ مِنَ الْقُطْنِ اَلْأَسَارِيرُ تَكَاسِيرُ الْجَبِينِ وَبَرِيقُهَا مَا يَعْرِضُ لَهَا عِنْدَ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِالشَّيْءِ اَلتَّسَارُّ مِنَ الْبِشَارَةِ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس اندر آئے اس حال مین کہ خوش تھے آپکے چہرے کے شکن چمکتے تھے سو فرمایا کہ کیا تونے نہین دیکھا کہ مجزز مدلجی نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی طرف دیکھا تو اونسے کہا کہ مقرر یہ قدم بعضے بعضون سے ہین یعنی ان دونون کا آپسمین باپ بیٹے کا رشتہ ہے پانچون اسکے راوی ہین اور زید سفید رنگ تھے اور اسامہ سیاہ رنگ تھے کہا ابو داؤد نے کہا ابو صالح نے کہ اسامہ نہایت سیاہ رنگ مانند سیاہ روغن کے اور اونکے باپ روئی سے زیادہ سفید رنگ تھے اور اساریر پیشانی کے شکنون کو کہتے ہین۔

(۲) **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُلِيطُ أَوْلَادَ الْجَاهِلِيَّةِ بِمَنِ ادَّعَاهُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَأَتَى رَجُلَانِ كِلَاهُمَا يَدَّعِي وَلَدَ امْرَأَةٍ فَدَعَا عُمَرُ قَائِفًا فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَقَالَ لَقَدِ اشْتَرَكَا فِيهِ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ فَقَالَ مَا يُدْرِيكَ ثُمَّ دَعَا الْمَرْأَةَ فَقَالَ أَخْبِرِينِي بِخَبَرِكِ فَقَالَتْ كَانَ هٰذَا لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ يَأْتِيهَا وَهِيَ فِي إِبِلٍ لِأَهْلِهَا وَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى يَظُنَّ وَتَظُنَّ أَنْ قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهَا فَهُرِيقَتْ عَلَيْهِ الدِّمَاءُ ثُمَّ خَلَفَهُ الْآخَرُ فَلَا أَدْرِي مِنْ أَيِّهِمَا هُوَ فَكَبَّرَ الْقَائِفُ فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ وَالِ أَيَّهُمَا شِئْتَ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر فاروق ملاتے تھے جاہلیت کی اولاد کو ساتھ اوس شخص کے جو اسلام مین اوسکا دعوے کرتا تھا سو دو مرد آئے کہ دونو ایک عورت کے لڑکے کا دعوے کرتے تھے تو عمر فاروق نے قیافہ شناس کو بلایا اونے دونو کی طرف نظر کی تو اونسے کہا کہ اوسمین دونو شریک ہین یعنی لڑکا دونون کا ہے تو عمر نے اوسکو درہ سے مارا اور فرمایا کہ تجھکو کیونکر معلوم ہوا پھر عورت کو بلایا اور فرمایا کہ اپنے حال سے مجھے خبر دے تو عورت نے کہا کہ یہ یعنی دونو سے ایک مرد مجھسے زنا کرتا رہا اور حالانکہ مین اپنے گھر والون کے اونٹون مین تھی اور وہ مجھسے جدا نہوتا تھا یہانتک کہ گمان کیا اونسے اور گمان کیا عورت نے کہ اوسکو حمل ہوا پھر وہ اوس عورت سے پھرا پھر اوسپر لہو بہائے گئے پھر اوسکے بعد اوس سے دوسرا زنا کرتا رہا سو مین نہین جانتی کہ وہ دونو سے کس کا ہے تو قیافہ شناس نے اللہ اکبر کہا تو عمر فاروق نے لڑکے سے کہا کہ تو والی بنا لے دونون مین سے جسکو چاہے مالک اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعَى أَبًا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاؤدَ **ترجمہ** ابی عثمان نہدی سے روایت ہے کہا مین نے سعد بن ابی وقاص سے سنا کہتے تھے کہ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام میں اپنا باپ چھوڑ کر اور کو باپ بناوے اور حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ اوسکا باپ
نہیں ہے تو اوسپر بہشت حرام ہے شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ
یا مغل یا اور ذاتون کے لوگ اپکو سید بتلاتے ہیں وہ بہشت سے بےنصیب ہیں دوزخ کی تیاری کرتے ہیں۔

(۴) **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حین نزلت آیۃ الملاعنۃ ایما
امرأۃ ادخلت علی قوم من لیس منھم فلیست من اللہ فی شیء ولن یدخلھا اللہ الجنۃ وایما رجل
جحد ولدہ وھو ینظر الیہ احتجب اللہ تعالی عنہ یوم القیمۃ وفضحہ علی رؤس الاولین والاخرین
اخرجہ ابوداؤد والنسائی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب لعان کی آیت اوتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت داخل کرے اپنی قوم میں جو نہیں ہے اونمیں سے تو نہیں وہ اللہ سے کسی چیز میں یعنی اوسکے
دین اور رحمت میں اور خدا اوسکو بہشت میں ہرگز داخل نہ کریگا اور جو مرد اپنی لڑکے سے انکار کرے اور حالانکہ وہ جانتا ہو
کہ یہ لڑکا میرا ہے تو اللہ تعالی قیامت کے دن اوس سے پردہ کریگا یعنے اوسکو دیدار نہیں ہوگا اور اوسکو رسوا کریگا سب اگلے
پچھلوں کے سامنے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں **ف** غیر قوم کا لڑکا اپنی قوم میں داخل کرنیکا یہ مطلب ہے کہ عورت
غیر قوم کے مرد سے زنا کروائے پھر اوسکے لڑکا پیدا ہو اور کہے کہ یہ میرے خاوند کا ہے۔

(۵) **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کل مستلحق استلحق
بعد ابیہ الذی یدعی لہ ادعاہ ورثتہ فقضی ان کل من کان من امۃ یملکھا یوم اصابھا فقد لحق بمن
استلحقہ ولیس لہ مما قسم قبلہ من المیراث شیء وما ادرک من میراث لم یقسم فلہ نصیبہ ولا یلحق اذا
کان ابوہ الذی یدعی لہ انکرہ وان کان من امۃ لم یملکھا او من حرۃ عاھر بھا فانہ لا یلحق بہ ولا یرثہ
وان کان الذی یدعی لہ ھو ادعاہ فھو ولد زنیۃ من حرۃ کان او امۃ اخرجہ ابوداؤد قال الخطابی ھذہ
الاحکام وقعت فی اول زمان الشریعۃ وفی ظاھر لفظ الحدیث تعقد واشکال وتحریرہ وبیانہ ان اھل الجاھلیۃ
کان لھم اماء یبغین ای یزنین ویلم بھن سادتھن ولا یجتنبوھن فاذا اتت واحدۃ منھن بولد وقد
وطئھا السید وغیرہ بالزنا وادعیاہ فحکم بہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لسیدھا لانھا فراش کالحرۃ
ونفاہ عن الزانی فان دعی للزانی مدۃ حیوۃ السید ولم یدعہ السید فی حیاتہ ولم ینکرہ ثم ادعاہ
ورثتہ من بعدہ واستلحقوہ لحق بہ ولا یرث اباہ ولا یشارک اخوتہ الذین استلحقوہ فیما اقتسموہ
من میراث ابیھم قبل الاستلحاق وان ادرک میراثا لم یقسم حتی ثبت نسبہ بالاستلحاق شارکھم
فیہ اسوۃ من یساویہ فی النسب منھم وان مات من اخوتہ احد ولم یخلف من یحجبہ من المیراث ورثہ
وان انکر سید الامۃ الحمل ولم یدعہ فانہ لا یلحق بہ ولیس لورثتہ استلحاقہ بعد موتہ **ترجمہ**
عمرو بن شعیب سے روایت ہو اوسنے روایت کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ ہر
لڑکا کہ طلب کیا گیا ملنا اوسکا وارثوں میں بعد مرنے اپنے باپ ادعائی کے جسکا بلایا جاتا ہے کہ وارثوں نے اوسکو الحاق
کا دعوے کیا ہو یعنی اوسکو اپنے ساتھ ملانا چاہا۔ سو حضرت نے حکم کیا کہ جو لڑکا لونڈی سے ہو کہ جماع کے دن اوسکا مالک
تھا تو ملگیا اوس سے جسنے اوسکو اپنے ساتھ ملانا چاہا اور جو میراث اوس سے پہلے تقسیم ہو چکی ہو اوسمیں سے اوسکو کچھ چیز نہیں
ملیگی اور جو میراث کہ تقسیم نہیں ہوئی اوس سے اوسکو حصہ ملیگا اور نہیں ملایا جاویگا وارثوں میں جبکہ اوسکے باپ جسکا

وہ بلایا جاتا ہے اوس سے انکار کردیا ہو پہر اگر وہ ہو لونڈی سے جسکا وہ مالک نہین یا آزاد عورت سے جس سے اوسنے زنا کیا ہو تو
وہ اوسکے ساتھ نہین ملایا جاویگا اور نہ وارث ہوگا اگرچہ اوسکے باپ نے وہ جسکا بلایا جاتا ہے خود اوسکا دعوے کیا ہو سو وہ
ولد الحرام ہے آزاد عورت سے ہو یا لونڈی سے ابوداؤد اسکے راوی ہین کہا خطابی نے کہ یہ احکام اسلام کے اول زمانے
مین واقع ہوئے تہے اور حدیث کے ظاہر لفظ مین گرہ اور اشکال ہے اور تحریر اور اوسکا بیان یون ہے کہ کفر کے زمانے مین
لوگون کے پاس لونڈیان تہین جو حرامکاری کیا کرتی تہین اور اونکے مالک خود بھی اون سے جماع کرتے تہے اور اون سے
پرہیز نہین کرتے تہے پہر جب اونمین سے کوئی بچہ جنتی اور حالانکہ مالک وغیرہ نے اوس سے جماع اور زنا کیا ہوتا اور مالک وغیرہ
دونو اسکا دعوے کرتے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ لڑکا مالک کا ہے اسواسطے کہ وہ لونڈی اوسکے نیچے اور
اوسکی ملک مین ہے مانند آزاد عورت کی اور زنا کا ہے اوسکا نفی کردے کہ اوسکا نہین ہے پہر اگر وہ حرامکار مالک کی
زندگی مین دعوے کرے اور مالک نے اپنی زندگی مین نہ اوسکا دعوے کیا اور نہ انکار کیا ہو اوسکو وارثون نے اوسکے مرنے کے
بعد اوسکا دعوے کیا اور اوسکو اپنے ساتھ ملانا چاہا تو وہ اوسکے ساتھ مل جاتا ہے یعنی وہ مالک کا بیٹا ہو گیا جسکی ملک
وہ لونڈی تہی لیکن وہ اپنے باپ کا وارث نہین ہوتا اور نہ وہ شریک ہوتا ہے اپنے بھائیون کا جنہون نے اوسکو اپنے
ساتھ ملانا چاہا اوس چیز مین جو اونہون نے اپنے باپ کی میراث سے بانٹ لی ملانے سے پہلے اور اگر کچھ میراث پاوے
جو تقسیم نہین ہوئی یہانتک کہ اوسکا نسب طلب الحاق سے ثابت ہو چکا ہو تو وہ اوسمین اونکا شریک ہوگا برابر اوسکے
جو ساجہی ہو اوسکو نسب مین سے اونمین سے اور اگر اوسکے بھائیون سے کوئی مر جاوے اور پیچھے نہ چھوڑے جو اوسکو میراث سے
محروم کرے تو اوسکا وارث ہوگا اور اگر لونڈی کا مالک حمل سے انکار کرے اور اوسکا دعوے نہ کرے تو وہ اوسکے ساتھ لاحق
نہین ہوتا اور اوسکے وارثون کو جائز نہین کہ مالک کے مرنے کے بعد اوسکو اپنے ساتھ ملاوین۔

(۶) **وعن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مساعاۃ فی الاسلام من ساعی فی الجاھلیۃ فقد لحق بعصبتہ ومن ادعی ولدا من غیر رشدۃ فلا یرث ولا یورث اخرجہ ابوداؤد المساعاۃ الزنا بالاماء والرشدۃ النکاح الصحیح ضد الزنیۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین جائز ہے مساعات اسلام مین اور جو زنا کرے کفر کے وقت مین البتہ وہ
ملگیا اوسکے عصبے وارثون مین اور جو دعوے کرے کسی لڑکے کا بغیر نکاح کے تو وہ نہ وارث ہوتا ہے اور نہ وارث کیا جاتا ہے
ابوداؤد اسکے راوی ہین مساعات کے معنے ہین زنا کرنا لونڈیون سے اور رشدہ صحیح نکاح کو کہتے ہین جو ضد ہے زنا کی۔

ف اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور حرامکار کو پتہر۔

(۷) **وعن** زید بن ارقم قال جاء رجل من الیمن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ثلثۃ نفر اتوا علیا یختصمون الیہ فی ولد قد وقعوا علی امرأۃ فی طھر واحد فقال لاثنین منھم طیبا الولد لھذا فغلیا ثم قال لاثنین منھم طیبا بالولد لھذا فغلیا فقال انتم شرکاء متشاکسون انی مقرع بینکم فمن قرع فلہ الولد وعلیہ لصاحبیہ ثلثا الدیۃ فاقرع بینھم فجعلہ لمن قرع فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی بدت اضراسہ او نواجذہ اخرجہ ابوداؤد والتشاکس الاختلاف والافتراق **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے کہا کہ یمن کا ایک مرد حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو اوسنے کہا کہ تین آدمی علی کے پاس آئے جھگڑا فیصلہ کروانے کو ایک لڑکے مین

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام میں اپنا باپ چھوڑ کر اور کو باپ بناوے اور حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ اوسکا باپ نہین ہے تو اوسپر بہشت حرام ہے نکالا اسکو شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل یا اور ذاتون کے لوگ اپکو سید بتلاتے ہین وہ بہشت سے بے نصیب ہین دوزخ کی تیاری کرتے ہین۔

(۴) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفَضَحَهٗ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب لعان کی آیت اوتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت داخل کرے اپنی قوم مین جو نہین ہے اونمین تو نہین وہ اللہ سے کسی چیز مین یعنی اوسکے دین اور رحمت مین اور خدا اوسکو بہشت مین ہرگز داخل نہ کریگا اور جو مرد اپنی لڑکے سے انکار کرے اور حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ لڑکا میرا ہے تو اللہ تعالی قیامت کے دن اوس سے پردہ کرلیگا یعنے اوسکو دیدار نہین ہوگا اور اوسکو رسوا کریگا سب اگلے پچھلون کے سامنے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین **ف** غیر قوم کا لڑکا اپنی قوم مین داخل کرنیکا یہ مطلب ہے کہ عورت غیر قوم کے مرد سے زنا کروائے پہر اوسکے لڑکا پیدا ہو اور کہے کہ یہ میرے خاوند کا ہے۔

(۵) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اِدَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ فَقَضٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهٗ نَصِيْبُهٗ وَلَا يُلْحَقُ اِذَا كَانَ اَبُوْهُ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اَنْكَرَهٗ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَاِنَّهٗ لَا يُلْحَقُ بِهٖ وَلَا يَرِثُهٗ وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ اَوْ اَمَةٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ قَالَ الْخَطَّابِيُّ هٰذِهِ الْاَحْكَامُ وَقَعَتْ فِيْ اَوَّلِ زَمَانِ الشَّرِيْعَةِ وَفِيْ ظَاهِرِ لَفْظِ الْحَدِيْثِ تَعَقُّدٌ وَاِشْكَالٌ وَتَحْرِيْرُهٗ وَبَيَانُهٗ اَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ لَهُمْ اِمَاءٌ يَبْغِيْنَ اَيْ يَزْنِيْنَ وَيُلِمُّ بِهِنَّ سَادَتُهُنَّ وَلَا يَجْتَنِبُوْهُنَّ فَاِذَا اَتَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ وَقَدْ وَطِئَهَا السَّيِّدُ وَغَيْرُهٗ بِالزِّنَا وَادَّعَيَاهُ فَحَكَمَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِسَيِّدِهَا لِاَنَّهَا فِرَاشٌ كَالْحُرَّةِ وَنَفَاهُ عَنِ الزَّانِيْ فَاِنْ دُعِيَ لِلزَّانِيْ مُدَّةَ حَيٰوةِ السَّيِّدِ وَلَمْ يَدَّعِهِ السَّيِّدُ فِيْ حَيَاتِهٖ وَلَمْ يُنْكِرْهُ ثُمَّ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَاسْتَلْحَقُوْهُ لَحِقَ بِهٖ وَلَا يَرِثُ اَبَاهُ وَلَا يُشَارِكُ اِخْوَتَهُ الَّذِيْنَ اسْتَلْحَقُوْهُ فِيْمَا اقْتَسَمُوْهُ مِنْ مِيْرَاثِ اَبِيْهِمْ قَبْلَ الْاِسْتِلْحَاقِ وَاِنْ اَدْرَكَ مِيْرَاثًا لَمْ يُقْسَمْ حَتّٰى ثَبَتَ نَسَبُهٗ بِالْاِسْتِلْحَاقِ شَرَكَهُمْ فِيْهِ اُسْوَةً مَنْ يُسَاوِيْهِ فِي النَّسَبِ مِنْهُمْ وَاِنْ مَاتَ مِنْ اِخْوَتِهٖ اَحَدٌ وَلَمْ يُخَلِّفْ مَنْ يَحْجُبُهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ وَرِثَهٗ وَاِنْ اَنْكَرَ سَيِّدُ الْاَمَةِ الْحَمْلَ وَلَمْ يَدَّعِهِ فَاِنَّهٗ لَا يُلْحَقُ بِهٖ وَلَيْسَ لِوَرَثَتِهِ اسْتِلْحَاقُهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہو اونسے روایت کی اپنے باپ نے اونسے اپنے دادا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ ہر لڑکا کہ طلب کیا گیا ملنا اوسکا وارثون مین بعد مرنے اپنے باپ ادعائی کے جسکا بلایا جاتا ہے کہ وارثون نے اوسکو الحاق کا دعوے کیا ہو یعنی اوسکو اپنے ساتھ ملانا چاہا۔ سو حضرت نے حکم کیا کہ جو لڑکا لونڈی سے ہو کہ جماع کے دن اوسکا مالک تہا تو ملگیا اوس سے جسنے اوسکو اپنے ساتھ ملانا چاہا اور جو میراث اس سے پہلے تقسیم ہوچکی ہو اوسمین سے اوسکو کچھہ چیز نہین ملیگی اور جو میراث کہ تقسیم نہین ہوئی اوس سے اوسکو حصہ ملیگا اور نہین ملایا جاویگا وارثون مین جبکہ اوسکے باپ جسکا

وہ بلایا جاتا ہے اوس سے انکار کر دیا ہو پہر اگر وہ ہو لونڈی سے جسکا وہ مالک نہین یا آزاد عورت سے جس سے اوسنے زنا کیا ہو تو
وہ اوسکے ساتھ نہین ملایا جاویگا اور نہ وارث ہوگا اگرچہ اوسکے باپ نے وہ جسکا بلایا جاتا ہے خود اوسکا دعوے کیا ہو سو وہ
ولد الحرام ہے آزاد عورت سے ہو یا لونڈی سے ابوداؤد اسکے راوی ہین کہا خطابی نے کہ یہ احکام اسلام کے اول زمانے
مین واقع ہوئے تہے اور حدیث کے ظاہر لفظین گرہ اور اشکال ہے اور تحریر اور اوسکا بیان یون ہے کہ کفر کے زمانے مین
لوگون کے پاس لونڈیان تہین جو حرامکاری کیا کرتی تہین اور اونکے مالک خود بھی اون سے جماع کرتے تہے اور اون سے
پرہیز نہین کرتے تہے پہر جب اونمین سے کوئی بچہ جنتی اور حالانکہ مالک وغیرہ نے اوس سے جماع اور زنا کیا ہوتا اور مالک وغیرہ
دونو اسکا دعوے کرتے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ لڑکا مالک کا ہے اسواسطے کہ وہ لونڈی اوسکے بچے اور
اوسکی ملک مین ہے مانند آزاد عورت کی اور زناکار سے اوسکا نفی کردے کہ اوسکا نہین ہے پہر اگر وہ حرامکار مالک کی
زندگی مین دعوے کرے اور مالک نے اپنی زندگی مین نہ اوسکا دعوے کیا اور نہ انکار کیا ہو اوسکے وارثون نے اوسکے مرنے کے
بعد اوسکا دعوے کیا اور اوسکو اپنے ساتھ ملانا چاہا تو وہ اوسکے ساتھ مل جاتا ہے یعنی وہ مالک کا بیٹا ہو گیا جسکی ملک
وہ لونڈی تہی لیکن وہ اپنے باپ کا وارث نہین ہوتا اور نہ وہ شریک ہوتا ہے اپنے بھائیون کا جنہون نے اوسکو اپنے
ساتھ ملانا چاہا اوس چیز مین جو اونہون نے اپنے باپ کی میراث سے بانٹ لی ملانے سے پہلے اور اگر کچھ میراث پاوے
جو تقسیم نہین ہوئی یہانتک کہ اوسکا نسب طلب لحاق سے ثابت ہو چکا ہو تو وہ اوسمین اونکا شریک ہوگا برابر اوس کے
جو مساوی ہو اوسکو نسب میں سے اونمین سے اور اگر اوسکے بھائیون سے کوئی مرجاوے اور پیچھے نہ چھوڑے جو اوسکو میراث سے
محروم کرے تو اوسکا وارث ہوگا اور اگر لونڈی کا مالک حمل سے انکار کرے اور اوسکا دعوے نہ کرے تو وہ اوسکے ساتھ لاحق
نہین ہوتا اور اوسکے وارثون کو جائز نہین کہ مالک کے مرنے کے بعد اوسکو اپنے ساتھ ملاوین۔

(٦) **وعن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مساعاۃ فی الاسلام من
ساعی فی الجاھلیۃ فقد لحق بعصبتہ ومن ادعی ولدا من غیر رشدۃ فلا یرث ولا یورث اخرجہ
ابوداود المساعاۃ الزنا بالاماء والرشدۃ النکاح الصحیح ضد الزنیۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین جائز ہے مساعات اسلام مین اور جو زنا کرے کفر کے وقت مین البتہ وہ
ملگیا اوسکے عصبے وارثون مین اور جو دعوے کرے کسی لڑکے کا بغیر نکاح کے تو وہ نہ وارث ہوگا اور نہ وارث کیا جاتا ہے
ابوداؤد اسکے راوی ہین مساعات کے معنے ہین زنا کرنا لونڈیون سے اور رشدہ صحیح نکاح کو کہتے ہین جو ضد ہے زنا کی۔

ف اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور حرامکار کو پتہر۔

(٧) **وعن** زید بن ارقم قال جاء رجل من الیمن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ثلثۃ
نفر اتوا علیا یختصمون الیہ فی ولد قد وقعوا علی امرأۃ فی طہر واحد فقال لاثنین منہم
طیبا بالولد لہذا فغلیا ثم قال لاثنین منہم طیبا بالولد لہذا فغلیا فقال انتم شرکاء متشاکسون
انی مقرع بینکم فمن قرع فلہ الولد وعلیہ لصاحبیہ ثلثا الدیۃ فاقرع بینہم فجعلہ لمن
قرع فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی بدت اضراسہ او نواجذہ اخرجہ ابوداود
والتشاکس الاختلاف والافتراق **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے کہا کہ یمن کا ایک مرد حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو اوسنے کہا کہ تین آدمی علی کے پاس آئے جھگڑا فیصلہ کروانے کو ایک لڑکے مین

کہ اون سب نے ایک عورت سے زنا کیا تھا ایک طہر مین تو علی نے اون مین سے دو کو فرمایا کہ تم دونو اس تیسرے کیواسطے لڑکے کے ساتھ خوش ہوجاؤ یعنی خوشی سے اسکو دیدو سو دونو غالب ہوے پہر اونمین سے دو کو فرمایا کہ دونو خوشی سے اسکو لڑکا دیدو وہ دونو بھی غالب ہوے یعنے یہ بات قبول نہ کی تو فرمایا کہ تم شریک ہو جھگڑا کرنیوالے مین تمہارے درمیان قرعہ ڈالتا ہون پہر جسکے نام قرعہ نکلے لڑکا اوسکا ہوگا۔ اور اوسپر دو تہائی دیت اوسکے دونو ساتھیون کیواسطے واجب ہوگی پہر اونکے درمیان قرعہ ڈالا سو جسکے نام قرعہ نکلا اوسکے لئے لڑکا ٹہیرایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے یہانتک کہ آپکے اگلے دانت ظاہر ہوگئے ابو داؤد نسائی اسکے راوی ہین تشاکس اختلاف اور افتراق کو کہتے ہین۔

(۸) **وَعَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِکَةِ لَا یُقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ اَلْعَدْلُ اَلْفَرِیْضَةُ اَوِ الْفِدْیَةُ وَالصَّرْفُ النَّافِلَةُ اَوِ التَّوْبَةُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جوکسی قوم کو اپنا مالک ٹھیرائے بغیر اذن اپنے مالکون کے تو اوسپر اللہ کی اور فرشتون کی لعنت ہے نہ اوسکے نفل عبادت قبول ہوگی نہ فرض مسلم ابو داؤد اسکے راوی ہین عدل فرض یا فدیہ ہے اور صرف نفل یا توبہ

(۹) **وَعَنْ** عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ رَافِعٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُهٗ اَنْ تُسْلِمَ وَقَالَتِ ابْنَتِیْ وَهِیَ فَطِیْمٌ وَقَالَ رَافِعٌ ابْنَتِیْ فَقَالَ لَهَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُقْعُدِیْ نَاحِیَةً وَاَقْعَدَ الصَّبِیَّةَ بَیْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوَاهَا فَمَالَتِ الصَّبِیَّةُ اِلٰی اُمِّهَا فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اهْدِهَا فَمَالَتْ اِلٰی اَبِیْهَا فَاَخَذَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَعِنْدَهٗ ابْنٌ بَدَلُ الْبِنْتِ **ترجمہ** عبد الحمید بن جعفر سے روایت ہے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے اپنے دادا رافع سے کہ وہ مسلمان ہوا اور اوسکی عورت نے مسلمان ہونے سے انکار کیا اور کہا اوسنے کہ بیٹی میری ہے اور حالانکہ وہ دودھ چھوڑنے والی تہی اور کہا رافع نے... بیٹی میری ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت سے فرمایا کہ الگ ہو بیٹھ اور لڑکی کو دونوں کے درمیان بٹھلایا پہر فرمایا کہ دونو اسکو بلاؤ تو لڑکی اپنی مان کی طرف جھکی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی اسکو ہدایت کر پہر وہ اپنے باپ کی طرف جھکی تو اوسنے اوسکو لے لیا ابو داؤد نسائی اسکے راوی ہین اور اوسکے نزدیک ابن ہے بدل بنت کے۔

کِتَابُ اللُّقَطِ

کتاب ہے گرے پڑے لڑکے کے بیان مین

(۱) **عَنْ** سُنَیْنِ بْنِ اَبِیْ جَمِیْلَةَ اَنَّهٗ وَجَدَ مَنْبُوْذًا فِیْ عَهْدِ عُمَرَ فَجَاءَ عُمَرَ قَالَ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ عَسَی الْغُوَیْرُ اَبْؤُسًا مَا حَمَلَکَ عَلٰی اَخْذِ هٰذِهِ النَّسَمَةِ قُلْتُ وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً فَاَخَذْتُهَا وَکَاَنَّهٗ اتَّهَمَنِیْ فَقَالَ عَرِیْفِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّهٗ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ عُمَرُ اَکَذٰلِکَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَهُوَ حُرٌّ وَعَلَیْنَا نَفَقَتُهٗ اَخْرَجَهُ مَالِکٌ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَوَلَاؤُهٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ یَرِثُوْنَهٗ وَیَعْقِلُوْنَ عَنْهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابِ الْمَنْبُوْذُ الطِّفْلُ الَّذِیْ تُلْقِیْهِ اُمُّهٗ عِنْدَ وِلَادَتِهٖ فِی الْاَرْضِ لَا یُعْرَفُ اَبَوَاهُ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ عَسَی الْغُوَیْرُ اَبْؤُسًا اَیْ عَسٰی بَاطِنُ اَمْرِکَ رَدِیًّا اِنَّمَا اتَّهَمَهٗ اَنْ یَکُوْنَ صَاحِبَهٗ **ترجمہ** سنین ابی جمیلہ سے روایت ہے کہ اوسنے عمر فاروق کے زمانے مین ایک لڑکا گرا ہوا پایا پہر وہ عمر کے پاس آیا کہا سو جب عمر نے مجھکو دیکھا تو فرمایا شاید

تیری نیت بگڑی ہے تو نے کیون اس جان کو پکڑا مین نے کہا کہ مین نے اسکو ضائع ہوتے پایا تو مین نے پکڑ لیا اور گویا کہ عمر نے مجھکو تہمت کی کہ شاید تو اسکو غلام بنایا چاہتا ہے تو ہمارے چودہری نے کہا کہ اے سردار مسلمانون کے مقرر نیک مرد ہے عمر نے کہا کیا اسیطرح ہے اونہی کہا ہان فرمایا سو اوسکو لے جا کہ یہ آزاد ہے اور اوسکا خرچ ہمارے ذمہ ہے مالک اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے رزین نے اتنا کہ اوسکی وراثت کا حق مسلمانون کیواسطے ہے وہ اوسکو وارث ہونگے اور اسکی طرف سے دیت دینگے روایت کی ہے یہ حدیث بخاری نے ترجمہ باب مین منبوذ وہ لڑکا ہے کہ اوسکی ماں اوسکو جننے کے وقت زمین پر ڈالے اور اوسکے ماں باپ معلوم نہون اور عسے الغویر ابوسا کے معنے ہین کہ شاید باطن مین تیری نیت خراب ہے اسواسطے کہ عمر نے اوسکو تہمت دی کہ ہر ساتھی اوسکا **ف** معلوم ہوا کہ جو گرا ہوا لڑکا اوٹھاوے وہ اوسکا مالک نہین ہوتا۔

كتاب اللهو واللعب

کتاب کھیل کود کے بیان مین۔

(۱) **عن** ابی ہریرۃ رض قال ان رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یتبع حمامۃ یلعب بھا فقال شیطان یتبع شیطانۃ اخرجہ ابوداود **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ کبوتر کے پیچھے چلتا ہے اوسکے ساتھ کھیلتا ہے تو فرمایا کہ یہ شیطان ہے شیطانہ کے پیچھے چلتا ہے ابوداود اسکے راوی ہین **ف** معلوم ہوا

(۲) **وعن ابن** عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البھائم اخرجہ ابوداود والترمذی التحریش بین البھائم اغراء بعضھا ببعض **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے جانورون کے بہڑ کانے سے ابوداود ترمذی اسکے راوی ہین اور تحریش جانورون کے درمیان بہڑکانا بعضون کا ہے بعضون سے یعنی تاکہ آپسمین لڑین۔

(۳) **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا اخرجہ مسلم والترمذی والنسائی الغرض الذی یقصد رمیہ بالسھام من قرطاس وغیرہ **ترجمہ** اور اونہین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ٹہیراؤ جاندار چیز کو نشانہ مسلم ترمذی نسائی اسکے راوی ہین غرض وہ ہے کہ کاغذ وغیرہ کو نشانہ ٹہیرا کر تیر مارے جاوین **ف** معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو نشانہ بنا کر تیر وغیرہ مارتے ہین نہایت حرام ہے کمال بے رحمی ہے ہان البتہ شکار پر نشانہ لگانا درست ہے۔

(۴) **وعن** عبد اللہ بن جعفر قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناس یرمون کبشا بالنبل فکرہ ذلک وقال لا تمثلوا بالبھائم اخرجہ النسائی التمثیل بالحیوان ھو التشویہ کالجدع ونحوہ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند لوگون پر گذرے کہ دنبے کو باندھکر تیر مارتے تہے تو حضرت نے اسکو برا جانا اور فرمایا کہ نہ مثلہ کرو جانورون کو نسائی اسکے راوی ہین۔۔۔۔۔ جانورونکو مثلہ کرنا یہ ہے کہ اوسکی ناک وغیرہ کاٹی جاوے

(۵) **وعن** الشرید بن سوید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عصفورا عبثا عج الی اللہ یوم القیمۃ یقول یا رب ان فلانا قتلنی عبثا ولم یقتلنی لمنفعۃ اخرجہ النسائی العبث اللعب **ترجمہ** شرید بن سوید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چڑیا کو عبث قتل کرے تو وہ قیامت کے دن خدا کے پاس اوسکی

فرماویگی کہے گی اے میرے رب فلانے نے مجھکو عبث قتل کیا اوسنے مجھکو کسی فائدہ کے واسطے قتل نہین کیا نسائی اسکے راوی ہین عبث کھیل کو کہتے ہین۔

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْتَلَ شَيْئٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ صَبْرُ الْحَيَوَانِ عَلَى الْقَتْلِ اِذَا نَصَبَهُ لِيَقْتُلَهُ وَحَبَسَهُ عَلَى الْقَتْلِ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ قتل کیا جاوے کوئی جانور بند کرکے مسلم اسکے راوی ہین صبر کرنا جانور کا قتل پر یہ ہے کہ اوسکو قتل کرنے کے واسطے کہڑا کرے اور روکے۔

(۷) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِيْ دَمِ خِنْزِيْرٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کھیلے نردشیر سے گویا اوسنے اپنا ہاتھ سور کے لہو مین رنگا مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین **ف** نردشیر ایک کھیل کا نام ہے جو سر کی طرح سو حرام ہے کچھ بدلے یا نہ بدلے اسیطرح سب کھیل حرام ہے کہ اوسمین حق مال ضائع ہوتا ہے یا اوقات۔

(۸) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اِلٰى قَوْمٍ سُكَّانٍ فِيْ دَارِهَا عِنْدَهُمْ نَرْدٌ لَئِنْ لَمْ تُخْرِجُوْهَا لَاُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ دَارِيْ وَاَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ اونہون نے کہلا بھیجا اون لوگون کو کہ اونکے گہر مین رہتے تھے کہ اونکے پاس نرد تھی کہ اگر تم اوسکو نہ نکالوگے تو تمکو اپنے گھر سے نکالدونگی اور اس بات سے اونپر انکار کیا مالک اسکے راوی ہین۔

اَلْمُبَاحُ مِنْهُ
مباح کھیل کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّ يَاْتِيْنَنِيْ صَوَاحِبِيْ فَيَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اَلْاِنْقِمَاعُ الْاِسْتِتَارُ وَالتَّغَيُّبُ وَيُسَرِّبُهُنَّ اَيْ يَرُدُّهُنَّ اِلَيَّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گڑیون سے کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیان میرے پاس آیا کرتی تھین پھر وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چھپ جاتین اور حضرت اونکو میری طرف پھیرتے تو میرے ساتھ کھیلتین شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور انقماع کے معنے ہین چھپنا اور یسربہن کے معنے ہین کہ اونکو میری طرف پھیر بھیجتے۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلَى الْحَصْبَاءِ فَحَصَبَهُمْ بِهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا جس حالت مین کہ حبشی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس برچھیون سے کھیلتے تھے ناگہان عمر فاروق اندر آئے تو انہون نے پتھرون کی طرف ہاتھ جھکایا اور اونکو پتھرون سے مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ اونکو اے عمر شیخین نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِيْ اَسْاَمُهُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ السُّوْدَانُ يَلْعَبُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهٖ حَتّٰى كُنْتُ اَنَا الَّتِيْ انْصَرَفْتُ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

دیکھا کر اپنی چادر سے مجھکو چھپائے ہوئے تھے اور مین حبشیون کی طرف دیکھتی تھی کہ مسجد مین کھیلتے تھے یہانتک کہ مین ہی تھک جاتی تھی سو اندازہ کرو اور اندازہ کرو کہ کم سن لڑکی جو کھیل کی حریص ہو کتنی دیر دیکھتی رہے ہوگی شیخین اسکے راوی ہین اور نسائی کی دوسری روایت مین عائشہ سے آیا ہے کہا کہ حبشی لوگ آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عید کے دن کھیلنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو بلایا سو مین اونپر جہانکتی تھی حضرت کے کندہے کے اوپر سے یہانتک کہ مین ہی خود پہلے پہر لی ہتی۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ لِقُدُوْمِهٖ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا بِذٰلِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو حبشی لوگ آپکے آنے کی خوشی مین برچھیون سے کھیلے ابوداؤد اسکے راوی ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی کھیل کھیلنا اور اسکا دیکھنا جائز ہے اسواسطے کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے پہری گرکے کی کثرت۔

كِتَابُ اللَّعْنِ وَالسَّبِّ

کتاب ہے لعنت اور گالی دینے کے بیان مین۔

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِطَعَّانٍ وَلَا لَعَّانٍ وَلَا فَاحِشٍ وَلَا بَذِيٍّ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلطَّعَّانُ الَّذِيْ يَطْعَنُ فِيْ اَعْرَاضِ النَّاسِ وَيَقَعُ فِيْهَا وَمِنْهُ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَهُوَ الْقَادِحُ ... وَالْبَذَاءُ الْفُحْشُ فِي الْقَوْلِ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے کامل مومن طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنیوالا ترمذی اسکے راوی ہین طعان وہ ہے جو لوگون کی آبرو مین طعن کرے اور اوسمین عیب دہرے اور اسی قسم سے ہے طعن کرنا نسبت مین اور وہ اوسمین اعتراض کرنا ہے اور بذا فحش بکنے کو کہتے ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا شُهَدَاءَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابو درداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت لعنت کرنیوالے قیامت کے دن سفارش کرنیوالون مین ہونگے نہ گواہ مسلم ابوداؤد اس کے راوی ہین ف مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر کسی طرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت پڑگئی ہے لعنت کرنے کی اونکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی۔

(۳) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِالنَّارِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بد دعا کرو آپسمین ساتھ لعنت خدا کے اور نہ بد دعا کرو ساتھ غضب اللہ کے اور نہ ساتھ آگ کے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین ف یعنی آپسمین ایکدوسرے کو یون نہ کہو کہ تجہپر خدا کی لعنت یا اوسکا غضب پڑے اور تو دوزخ مین جاوے۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَالْعَنْهُمْ فَقَالَ اِنِّيْ اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ یا حضرت مشرکون پر بد دعا اور لعنت بہیجیے تو آپنے فرمایا کہ مقرر مین تو صرف رحمت کیواسطے بہیجا گیا ہون اور مجہکو خدا نے اسواسطے نہین بہیجا کہ

مین لوگون کو لعنت اور بد دعا کرون مسلم اسکے راوی ہین ف کافرون نے بہت تکلیفین دی ہین تب اصحاب نے
کیا کہ یا حضرت انکے واسطے بد دعا کیجیے کہ غارت ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ذات مبارک تمام جہان کے واسطے رحمت ہے مسلمانون کے تو دین و دنیا دونو حضرت کے سبب سے درست
اور کافرون کو ہر چند آخرت مین عذاب ہے لیکن دنیا مین ایسا عام عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون
عذاب نازل ہوا تھا تو تمام مٹ گئین۔

(۵) **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ وَالْکُفْرِ اِلَّا
عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ و
فرمایا کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کو فاسق یا کافر کہے اور وہ اسطرح نہو تو وہ فسق اور کفر اوسپر اولٹ پڑتا ہے یعنی آپ ہی فاسق
کافر ہو جاتا ہے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۶) **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مِنْہُ
حَتّٰی یَعْتَدِیَ الْمَظْلُوْمُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ
نے فرمایا کہ دو لوگالی دینے والون نے جو کہا سو اوسکا گناہ اوسپر ہے جسنے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے
ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے
اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہین لیکن جواب نہ دینا
کرنا نہایت افضل ہے۔

(۷) **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُؤْذِیْنِیْ اِبْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّہْرَ
وَاَنَا الدَّہْرُ بِیَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّہَارَ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَاَبُوْدَاؤدَ قَوْلُہٗ وَاَنَا الدَّہْرُ کَانَ
عَادَۃِ الْعَرَبِ ذَمَّ الدَّہْرِ عِنْدَ حُلُوْلِ النَّوَازِلِ وَالنَّوَائِبِ اِعْتِقَادًا مِنْہُمْ اَنَّ الدَّہْرَ الَّذِیْ ہُوَ الزَّمَانُ فَ
ذٰلِکَ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا الدَّہْرُ اَیْ اَنَا الَّذِیْ اُحِلُّ لَہُمْ ذٰلِکَ لَا الدَّہْرُ الَّذِیْ یَزْعُمُوْنَہٗ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْ
ترجمہ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی کا بیٹا مجھکو ا
ہے زمانے کو برا کہتا ہے اور مین ہون زمانہ رات دن کو بدلتا ہون تینون اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور مین
زمانہ اسکا مطلب یہ ہے کہ عرب لوگون کا دستور تھا کہ جب کوئی مصیبت آتی اور سختی نہ دکھلاتی تو زمانے کی مذمت
اونکا اعتقاد یہ تھا کہ یہ سب کچھ زمانہ ہی کرتا ہے تو اللہ تعالے نے فرمایا کہ مین زمانہ ہون یعنی مین ہی اونپر
مصیبتین اتارتا ہون نہ زمانہ جسکو وہ گمان کرتے ہین اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

(۸) **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْہُ الرِّیْحُ رِدَآءَہٗ فَلَعَنَہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَ
لَا تَلْعَنْہَا فَاِنَّہَا مَاْمُوْرَۃٌ مُسَخَّرَۃٌ وَاِنَّہٗ مَنْ لَعَنَ شَیْئًا لَیْسَ لَہٗ بِاَہْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَۃُ عَلَیْہِ اَخْرَجَ
اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرد کی چادر ہوا نے اوڑائی تو اوسنے اوسکو لعنت کی
صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو لعنت نہ کر اسلئے کہ وہ حکم کی گئی اور فرمانبردار کی گئی ہے جو کسی چیز کو لعنت
کرے وہ لائق لعنت کے نہو تو لعنت اوس پر پلٹ آتی ہے ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۹) **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرِّیْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ تَعَا

تَأتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَتَأتِيْ بِالْعَذَابِ فَإذَا رَأيْتُمُوْهَا فَلَا تَسُبُّوْهَا وَاسْألُوا اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْرَهَا وَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ شَرِّهَا
أخْرَجَهُ أبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ کا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر یہ آندھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے رحمت کو لاتی ہے اور عذاب کو لاتی ہے سو جب تم اوسکو دیکھو تو اوسکو برا مت کہا کرو اور اللہ تعالیٰ سے اوسکی بہتری مانگو اور اوسکی بدی سے خدا کی پناہ چاہو ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأمْوَاتَ فَإنَّهُمْ قَدْ أفْضَوْا إلٰى مَا قَدَّمُوْا أخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مر گئے ان کو برا مت کہو سو وے پہونچ گئے لپنے کئے کو بخاری ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأحْيَاءَ أخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مردون کو گالی مت دو کہ زندون کو رنج پہونچاؤ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ ف یعنے مردون نے جو نیک یا بد کام کرتے تھے سو قبر میں ثواب یا عذاب اونکو پہونچ گیا اب اونکو بد کہنا بیفائدہ ہے بلکہ ناحق اونکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہے۔

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ أخْرَجَهُ أبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مردون کو نیک یاد کرو اور اونکی بدیوں سے باز رہو ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أسْفَارِهٖ وَامْرَأةٌ مِنَ الْأنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ لَهَا فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَإنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأنِّيْ أرَاهَا تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أحَدٌ أخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعض سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت اپنی اونٹنی پر سوار تھی سو اونٹنی چلائی تو عورت نے اوسکو لعنت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اوتار لو جو اونٹنی پر ہے اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنت کی گئی ہے یعنی جب وہ لعنتی ٹھیری تو اوسپر سوار ہونا کیا ضرور ہے کہا عمران نے سو گویا کہ میں اوسکو دیکھتا ہون کہ لوگون میں چلتی پھرتی ہے اوسکو کوئی نہیں چھیڑتا مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَإنَّهٗ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ أخْرَجَهُ أبُوْدَاوٗدَ ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرغ کو برا مت کہو اسواسطے کہ مقرر وہ نماز کے واسطے جگاتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

جن لوگون کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے اونکا بیان

(۱) عَنْ أبِي الطُّفَيْلِ قَالَ أتٰى رَجُلٌ عَلِيَّ بْنَ أبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إلَيْكَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ إلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أنَّهٗ حَدَّثَنِيْ بِأرْبَعِ كَلِمَاتٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ آوٰى مُحْدِثًا لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأرْضِ أخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَلْعُوْنٌ

مین لوگون کو لعنت اور بد دعا کرون مسلم اسکے راوی ہین۔ ف کافرون نے بہت تکلیفین دی ہین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت اونکو واسطے بد دعا کیجیے کہ غارت ہوون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات مبارک تمام جہان کے واسطے رحمت ہے۔ مسلمانون کے تو دین و دنیا دونو حضرت کے سبب سے درست ہوئے اور کافرون کو ہرچند آخرت مین عذاب ہے لیکن دنیا مین ایسا عام عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون پر عذاب نازل ہوا تھا تو تمام مٹ گئین۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ وَالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کو فاسق یا کافر کہے اور وہ اسطرح نہو تو وہ فسق اور کفر اوسپر اولٹ پڑتا ہے یعنی آپ ہی فاسق اور کافر ہو جاتا ہے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مِنْہُمَا حَتّٰی یَعْتَدِیَ الْمَظْلُوْمُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو لوگالی دینے والون نے جو کہا سو اوسکا گناہ اوسپر ہے جسنے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے مسلم ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہونگے لیکن جواب نہ دینے سے درگذر کرنا نہایت افضل ہے۔

(۷) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُؤْذِیْنِیْ اِبْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّہْرَ وَاَنَا الدَّہْرُ بِیَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّہَارَ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَاَبُوْدَاؤدَ قَوْلُہٗ وَاَنَا الدَّہْرُ کَانَ مِنْ عَادَۃِ الْعَرَبِ ذَمُّ الدَّہْرِ عِنْدَ حُلُوْلِ النَّوَازِلِ وَالنَّوَائِبِ اِعْتِقَادًا مِّنْہُمْ اَنَّ الدَّہْرَ الَّذِیْ ہُوَ الزَّمَانُ فَاعِلُ ذٰلِکَ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا الدَّہْرُ اَیْ اَنَا الَّذِیْ اُحِلُّ لَہُمْ ذٰلِکَ لَا الدَّہْرُ الَّذِیْ یَزْعُمُوْنَہٗ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی کا بیٹا مجھکو ایذا دیتا ہے زمانے کو برا کہتا ہے اور مین ہون زمانہ رات دن کو بدلتا ہون تینون اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور مین ہون زمانہ اسکا مطلب یہ ہے کہ عرب لوگون کا دستور تھا کہ جب کوئی مصیبت آتی اور سختی نہ دکھلاتی تو زمانے کی مذمت کرتے اونکا اعتقاد یہ تھا کہ یہ سب کچھ زمانہ ہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مین زمانہ ہون یعنی مین ہی اونپر یہ مصیبتین اتارتا ہون نہ زمانہ جسکو وہ گمان کرتے ہین اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْہُ الرِّیْحُ رِدَاءَہٗ فَلَعَنَہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْہَا فَاِنَّہَا مَاْمُوْرَۃٌ مُسَخَّرَۃٌ وَاِنَّہٗ مَنْ لَعَنَ شَیْئًا لَیْسَ لَہٗ بِاَہْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَۃُ عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرد کی چادر ہوا نے اوڑائی تو اوسنے اوسکو لعنت کی تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو لعنت نہ کر اسلئے کہ وہ حکم کی گئی اور فرمانبردار کی گئی ہے جو کسی چیز کو لعنت کرے کہ وہ لائق لعنت کے نہو تو لعنت اوس پر پلٹ آتی ہے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ہٰذِہِ الرَّحِمَ مِنْ رَحْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی

تَأْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِيْ بِالْعَذَابِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَلَا تَسُبُّوْهَا وَاسْأَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْرَهَا وَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ شَرِّهَا
أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر یہ آندھی اللہ تعالی کی رحمت سے
ہے رحمت کو لاتی ہے اور عذاب کو لاتی ہے سو جب تم اوسکو دیکھو تو اوسکو برا مت کہا کرو اور اللہ تعالی سے اوسکی
بہتری مانگو اور اوسکی بدی سے خدا کی پناہ چاہو ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا
قَدَّمُوْا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
جو مر گئے اونکو برا مت کہو سو وے پہونچ گئے اپنے کئے کو بخاری ابوداود نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ
أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کو گالی مت دو کہ زندوں
کو رنج پہونچاؤ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ ف یعنے مردوں نے جو نیک یا بد کام کرتے تھے سو قبر میں ثواب یا عذاب
اونکو پہونچ گیا اب اونکو بد کہنا بیفائدہ ہے بلکہ ناحق اونکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہے۔

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ
أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مردوں کو نیک
یاد کرو اور اونکی بدیوں سے باز رہو ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ
وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ لَهَا فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا
وَدَعُوْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّيْ أَرَاهَا تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ
ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعض سفر میں تھے اور ایک انصاری
عورت اپنی اونٹنی پر سوار تھی سو اونٹنی چلائی تو عورت نے اوسکو لعنت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اوتار
لو جو اونٹنی پر ہے اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنت کی گئی ہے یعنی جب وہ لعنتی ٹہیری تو اوسپر سوار ہونا کیا ضرور
ہے کہا عمران نے سو گویا کہ میں اوسکو دیکھتا ہوں کہ لوگوں میں چلتی پھرتی ہے اوسکو کوئی نہیں چھیڑتا مسلم
ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ
أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرغ کو برا مت کہو اسواسطے
کہ مقرر وہ نماز کے واسطے جگاتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

لَعْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

جن لوگوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے اونکا بیان

(۱) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ أَتٰى رَجُلٌ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَا كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْكَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ
حَدَّثَنِيْ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ
آوٰى مُحْدِثًا لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ تَذْكِرَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَلْعُوْنٌ

مَنْ صَدَّ اَعْمٰى عَنْ طَرِيْقٍ مَلْعُوْنٌ مَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ اَلْمُحْدِثُ الَّذِيْ قَدْ اَذْنَبَ ذَنْبًا اَوْ فَعَلَ اَمْرًا مُنْكَرًا وَالْمُغْنِيْ مَنْ نَصَرَهٗ وَمَنَعَ مِنْهُ وَضَمَّهٗ اِلَيْهِ لِيَحْمِيَهٗ وَمَنَارُ الْاَرْضِ الْعَلَامَةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ عَلَى الطُّرُقِ وَالْحَدُّ بَيْنَ الْاَرَاضِيْ ترجمہ ابوطفیل سے روایت ہے کہ ایک مرد علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے چپکے کیا راز کہتے تھے تو علی مرتضےٰ غضبناک ہوئے اور کہا کہ آپنے مجھسے چپکے کوئی بات نہ کہتے تھے جو لوگون سے چہپاتے لیکن آپ نے مجھسے چار باتین کہین کیا ہین فرمایا خدا لعنت کرے اوسپر جو خدا کے سوا کسی اور کیواسطے جانور ذبح کرے خدا لعنت کرے اوسپر جو اپنے ماں باپ کو لعنت کرے خدا لعنت کرے اوسپر جو بدعت نکالنیوالے کو جگہ دے خدا لعنت کرے اوسپر جو زمین کے پتے اور نشانیان مٹادے مسلم نسائی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے رزین نے ابن عباس سے کہ ملعون ہے وہ جو اندہے کو راہ سے روکے ملعون ہے وہ جو چوپائے سے زنا کرے ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا کام کرے یعنی مرد سے بدفعلی کرے اور محدث وہ ہے جو گناہ کرے یا کوئی برا کام کرے یعنی جو بدعتی کی مدد کرے اور اوس سے روکے اور اوسکو اپنے ساتھ جوڑے تاکہ اوسکی حمایت کرے اور منارے زمین کے نشانیان ہین جو ہوتی ہین راہون پر اور زمین کی حدود پر۔ **ف** ماں باپ کو لعنت کرنا دو صورت سے ہوتا ہے یا تو خود کہے یا غیر سے کہلائے اسطرح کہ غیر کے ماں باپ کو لعنت کرے اور وہ اوسکے عوض اسکے ماں باپ کو لعنت کرے اور ذبح لغیر اللہ دو صورت سے ہوتا ہے ایک یہ کہ ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا جاوے دوسری یہ کہ ذبح کیوقت خدا کا نام لیا جاوے لیکن منت اور نیاز غیر خدا کی ہو جیسے کہ عام لوگون مین دستور ہے کہتے ہین کہ یہ بکرا پیر کا ہے تو دونو صورت مین جانور مردار ہے اور اوسکا کہانا حرام ہے اسواسطے کہ اگرچہ ذبح کے وقت اوسپر خدا کا نام لیا جاتا ہے لیکن منت اور نیاز غیر خدا کی مقصود ہوتی ہے تو یہ ذبح خدا کے واسطے نہین کیونکہ اگر اونکو اوس بکرے کے بدلے دونا چوگنا گوشت دیا جاوے تو ہرگز نہین لیتے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو خونریزی بھی غیر خدا کیواسطے منظور ہے صرف گوشت ہی غرض نہین تو ذبح کیوقت اوسپر خدا کا نام کچھہ فائدہ نہین دیتا تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور منت اور نیاز غیر خدا کی ہو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت اوسپر خدا کا نام لیا جاوے علاوہ ازین فتاوے درمختار اور اشباہ ونظائر مین موجود ہے کہ جو جانور سردار کے داخل ہوتے وقت ذبح کیا جاوے وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کیوقت اوسپر خدا کا نام لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام لینے سے جانور حلال ہوتا تو پہر فقہ مین اوسکو کیون حرام لکہتے اللہ تعالےٰ فہم صحیح کی توفیق دے اور اس حدیث مین جو بدعت والے کی حمایت کرنیوالے پر لعنت فرمائی تو اسواسطے کہ بدعت دین مین اوس نئے کام کا نام ہے جسکی شرع مین کچھہ اصلیت نہو تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی اوسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے مین آیا **ف** اور جاننا چاہیئے کہ اہلسنت کے مذہب مین نام لیکر لعنت کرنا درست نہین سوائے اوس کافر کے جسکا کفر نہایت یقینی دلیل سے ثابت ہو جیسے شیطان فرعون ابوجہل اور بغیر نام لینے کے لعنت کرنا جیسے کہے کہ فاسق پر لعنت ہے درست ہے جیسے کہ باب کی حدیثون سے ثابت ہے۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ اِلَّا مِنْ دَاءٍ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی بیاج کہانے والے کو اور کہلانیوالے کو اور لکہنے والے کو اور زکوٰۃ منع کرنے والے کو اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گودوا دے مگر بیماری سے ہو تو

درست ہے اور خاوند کے واسطے عورت حلال کرنے والے کو اور اوسکو جسکے واسطے حلال کی گئی نسائی اسکے راوی ہین

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیاج کا تسک لکھنا بھی حرام ہے درست نہین اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی پہلے خاوند کے واسطے حلال کرنے کی نیت سے عورت نکاح کرے تو یہ حلالہ درست نہین اور وہ اوس سے پہلے خاوند کے واسطے حلال نہین ہوتی جیسے کہ بیاج اسواسطے کہ حدیث مین سب کو برابر لعنت کی ہے۔

(۳) **وَعَن** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخْتَفِیَ وَالْمُخْتَفِیَةَ یَعْنِیْ نَبَّاشَ الْقُبُوْرِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** محمد بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ اونہون نے اپنی مان عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت کی کہ مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی کفن چور مرد اور کفن چور عورت کو مالک اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَزَكٰوةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے پاس عہد و پیمان ٹہیراتا ہون کہ تو مجہسے اوسکا خلاف نہ کریو کہ مین تو صرف بشر ہی ہون سو جس مسلمان کو مین نے بُرا کہون لعنت کرون کوڑے مارون تو اوس بد دعا کو اوسکے واسطے رحمت اور گناہون کی طہارت اور قربت کر دیجیو کہ تو اوسکو اوسکے سبب قیامت کے دن اپنے قریب کر دے شیخین اسکے راوی ہین

ف یعنے اگر مین بشریت سے کسی مسلمان کو بد دعا کرون تو اوسکے حق مین اثر نہ کرے بلکہ دعائے خیر ہو جاوے اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی امت پر ثابت ہوئی۔

(۵) **وَعَن** عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا هُوَ فَاَغْضَبَاهُ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَنْ اَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا اَصَابَهٗ هٰذَانِ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قُلْتُ سَبَبْتَهُمَا وَلَعَنْتَهُمَا قَالَ وَمَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّیْ قُلْتُ لَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَبَبْتُهٗ اَوْ لَعَنْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكٰوةً وَّاَجْرًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو مرد آئے سو دونون نے کچھ کلام کیا مین نہین جانتی کیا کہا سو اونہون نے آپکو غصہ دلایا تو حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اون کو بُرا کہا اور لعنت کی پہر جب وہ دونون نکل گئے تو مین نے عرض کیا کہ قسم اللہ کی یا حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس نے نیکی سے کچھ چیز پائی ہو جو ان دونون نے پائی فرمایا اور وہ کیا ہے مین نے عرض کی کہ آپنے اون کو گالی دی اور لعنت کی فرمایا تو نہین جانتی جو مین نے اپنے رب سے اسپر شرط کی ہے مین نے کہا نہین فرمایا کہ مین نے دعا کی ہے کہ الٰہی سوا اسکے کچھ نہین کہ مین بندہ بشر ہون سو جس ایماندار کو مین بُرا کہون یا لعنت کرون تو اوس بد دعا کو اوسکے واسطے گناہون سے پاکی اور ثواب کر دیجیو مسلم اس کے راوی ہین

ف حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بد دعا صرف مسلمانون کے واسطے رحمت ہے ۔ کافرون مشرکون کے واسطے نہین۔

مَنْ صَدَّ اَعْمٰی عَنْ طَرِیْقٍ مَلْعُوْنٌ مَنْ وَقَعَ عَلٰی بَهِیْمَةٍ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ اَلْمُحْدِثُ اَلَّذِیْ قَدْ اَذْنَبَ
ذَنْبًا اَوْ فَعَلَ اَمْرًا مُنْكَرًا وَالْمَعْنٰی مَنْ نَصَرَهٗ وَمَنَعَ مِنْهُ وَضَمَّهٗ اِلَیْهِ لِیَحْمِیَهٗ وَمَنَارُ الْاَرْضِ اَلْعَلَامَةُ الَّتِیْ
تَكُوْنُ عَلَی الطَّرِیْقِ وَالْحَدِّ بَیْنَ الْاَرَاضِیْ ترجمہ ابو طفیل سے روایت ہے کہ ایک مرد علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے چھپکے کیا راز کہتے تھے تو علی مرتضے غضبناک ہوئے اور کہا کہ آپ نے مجھسے چھپکے کوئی بات
نہ کہتے تھے جو لوگون سے چہپاتے لیکن آپ نے مجھسے چار باتین کہین کیا ہین فرمایا خدا لعنت کرے اوسپر جو خدا کے
سوا کسی اور کیواسطے جانور ذبح کرے خدا لعنت کرے اوسپر جو اپنے مان باپ کو لعنت کرے خدا لعنت کرے اوسپر جو بدعت
نکالنیوالے کو جگہ دے خدا لعنت کرے اوسپر جو زمین کے چہنے اور نشانیان مٹادے مسلم نسائی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے
رزین نے ابن عباس سے کہ ملعون ہے وہ جو اندہے کو راہ سے روکے ملعون ہے وہ جو چوپائے سے زنا کرے ملعون ہے وہ جو
قوم لوط کا کام کرے یعنی مردون سے بدفعلی کرے اور محدث وہ ہے جو گناہ کرے یا کوئی برا کام کرے یعنی جو بدعتی کی مدد کرے
اور اوس سے روکے اور اوسکو اپنے ساتھ جوڑے تاکہ اوسکی حمایت کرے اور منارے زمین کے نشانیان ہین جو ہوتی ہین
راہون پر اور زمین کی حدود پر ف مان باپ کو لعنت کرنا دو صورت سے ہوتا ہے یا تو خود کہے یا غیر سے کہلائے
اسطرح کہ غیر کے مان باپ کو لعنت کرے اور وہ اوسکے عوض اسکے مان باپ کو لعنت کرے اور ذبح لغیر اللہ دو صورت سے ہوتا ہے
ایک یہ کہ ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا جاوے دوسری یہ کہ ذبح کیوقت خدا کا نام لیا جاوے لیکن منت اور نیاز غیر خدا کی ہو
جیسے کہ عام لوگون مین دستور ہے کہتے ہین کہ یہ بکرا پیر کا ہے تو دونو صورت مین جانور مردار ہے اور اوسکا کہانا حرام ہے
اسواسطے کہ اگرچہ ذبح کے وقت اوسپر خدا کا نام لیا جاتا ہے لیکن منت اور نیاز غیر خدا کی مقصود ہوتی ہے تو یہ ذبح خدا کے
واسطے نہین کیونکہ اگر اونکو اوس بکرے کے بدلے دونا چوگنا گوشت دیا جاوے تو ہرگز نہین لیتے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو
خونریزی بھی غیر خدا کیواسطے منظور ہے صرف گوشت ہی غرض نہین تو ذبح کیوقت اوسپر خدا کا نام کچھہ فائدہ نہین دیتا
تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور منت اور نیاز غیر خدا کی ہو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت اوسپر خدا کا نام لیا جاوے
علاوہ ازین فتاوے در مختار اور اشباہ و نظائر مین موجود ہے کہ جو جانور سردار کے داخل ہوتے وقت ذبح کیا جاوے وہ حرام
ہے اگرچہ ذبح کیوقت اوسپر خدا کا نام لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام لینے سے جانور حلال ہوتا تو پھر فقہ
مین اوسکو کیون حرام لکھتے اللہ تعالے فہم صحیح کی توفیق دے اور اس حدیث مین جو بدعت والے کی حمایت کرنیوالے پر
لعنت فرمائی تو اسواسطے کہ بدعت دین مین اوس نئے کام کا نام ہے جسکی شرع مین کچھہ اصلیت نہو تو جس نے بدعت
نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی اوس نے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت
کا طوق اوسکے گلے مین آیا ف اور جاننا چاہیئے کہ اہلسنت کے مذہب مین نام لیکر لعنت کرنا درست نہین سوا
اوس کافر کے جسکا کفر پر مرنا یقینی دلیل سے ثابت ہو جیسے شیطان فرعون ابوجہل اور بغیر نام لینے کے لعنت کرنا جیسے کہے
کہ فاسق پر لعنت ہے درست ہے جیسے کہ باب کی حدیثون سے ثابت ہے۔

(۲) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ
وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ اِلَّا مِنْ دَاءٍ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ علی سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی بیاج کہانے والے کو اور کہلانیوالے کو اور لکھنے والے کو اور زکوٰۃ منع کرنے والے کو
اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گودوادے مگر بیماری سے ہو تو

درست ہے اور خاوند کے واسطے عورت حلال کرنے والے کو اور اوسکو جسکے واسطے حلال کی گئی نسائی اسکے راوی ہین

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیاج کا تمسک لکہنا بہی حرام ہے درست نہین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی پہلے خاوند کے واسطے حلال کرنے کی نیت سے عورت نکاح کرے تو یہ حلالہ درست نہین اور وہ اوس سے پہلے خاوند کے واسطے حلال نہین ہوتی جیسے کہ بیاج اسواسطے کہ حدیث مین سب کو برابر لعنت کی ہے۔

(۳) **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخْتَفِیَ وَالْمُخْتَفِیَةَ یَعْنِیْ نَبَّاشَ الْقُبُوْرِ اَخْرَجَہُ مَالِكٌ **ترجمہ** محمد بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ اونہون نے اپنی مان عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت کی کہ مقرر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لعنت کی کفن چور مرد اور کفن چور عورت کو مالک اسکے راوی ہین۔

(۴) **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَھْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْہِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُہٗ شَتَمْتُہٗ لَعَنْتُہٗ جَلَدْتُّہٗ فَاجْعَلْھَا لَہٗ صَلٰوةً وَّزَکٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُہٗ بِھَا اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے پاس عہد و پیمان ٹہیراتا ہون کہ تو مجہسے اوسکا خلاف نہ کریو کہ مین تو صرف بشر ہی ہون سو جس مسلمان کو مین نے برا کہون لعنت کرون کوڑے مارون تو اوس بد دعا کو اوسکے واسطے رحمت اور گناہون کی طہارت اور قربت کر دیجیو کہ تو اوسکو اسکے سبب قیامت کے دن اپنے قریب کر دے شیخین اسکے راوی ہین

ف یعنے اگر مین بشریت سے کسی مسلمان کو بد دعا کر دون تو اوسکے حق مین اثر نہ کرے بلکہ دعا خیر ہو جاوے اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی امت پر ثابت ہوئی۔

(۵) **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَکَلَّمَاہُ بِشَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا ھُوَ فَاَغْضَبَاہُ فَسَبَّھُمَا وَلَعَنَھُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمَنْ اَصَابَ مِنَ الْخَیْرِ شَیْئًا مَا اَصَابَہٗ ھٰذَانِ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قُلْتُ سَبَبْتَھُمَا وَلَعَنْتَھُمَا قَالَ وَمَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَیْہِ رَبِّیْ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ سَبَبْتُہٗ اَوْ لَعَنْتُہٗ فَاجْعَلْہُ لَہٗ زَکٰوةً وَّاَجْرًا اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس دو مرد آئے سو دونون نے کچہہ کلام کیا مین نہین جانتی کیا کہا سو اونہون نے آپکو غصہ دلایا تو حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے اون کو برا کہا اور لعنت کی پہر جب وہ دونو نکل گئے تو مین نے عرض کیا کہ قسم اللہ کی یا حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جس نے نیکی سے کچہہ چیز پائی ہو جو ان دونون نے پائی فرمایا اور وہ کیا ہے مین نے عرض کی کہ آپنے اون کو گالی دی اور لعنت کی فرمایا تو نہین جانتی جو مین نے اپنے رب سے اسپر شرط کی ہے مین نے کہا نہین فرمایا کہ مین نے دعا کی ہے کہ الٰہی سوائے اسکے کچہہ نہین کہ مین بندہ بشر ہون سو جس ایماندار کو مین برا کہون یا لعنت کرون تو اوس بد دعا کو اوسکے واسطے گناہون سے پاکی اور ثواب کر دیجیو مسلم اسکے راوی ہین

ف حضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی بد دعا صرف مسلمانون کے واسطے رحمت ہے۔ کافرون مشرکون کے واسطے نہین۔

مَنْ صَدَّ اَعْمٰی عَنْ طَرِیْقٍ مَلْعُوْنٌ مَنْ وَقَعَ عَلٰی بَهِیْمَةٍ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ اَلْمُحْدِثُ الَّذِیْ قَدْ اَذْنَبَ
ذَنْبًا اَوْ فَعَلَ اَمْرًا مُنْكَرًا وَالْمُغْنِیْ مَنْ نَصَرَهٗ وَمَنَعَ مِنْهُ وَضَمَّهٗ اِلَیْهِ لِیَحْمِیَهٗ وَمَنَارُ الْاَرْضِ الْعَلَامَةُ الَّتِیْ
تَكُوْنُ عَلَی الطُّرُقِ وَالْحَدِّ بَیْنَ الْاَرَاضِیْ ترجمہ ابو طفیل سے روایت ہے کہ ایک مرد علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے چھپکے کیا راز کہتے تھے تو علی مرتضٰے غضبناک ہوئے اور کہا کہ آپنے مجھسے چھپکے بات
نہ کہتے تھے جو لوگون سے چھپاتے لیکن آپنے مجھسے چار باتین کہین کیا ہین فرمایا خدا لعنت کرے اوسپر جو خدا کے
سوائے کسی اور کیواسطے جانور ذبح کرے خدا لعنت کرے اوسپر جو اپنے مان باپ کو لعنت کرے خدا لعنت کرے اوسپر جو بدعت
نکالنیوالے کو جگہ دے خدا لعنت کرے اوسپر جو زمین کے چہتے اور نشانیان مٹادے مسلم نسائی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے
رزین نے ابن عباس سے کہ ملعون ہے وہ جو اندہے کو راہ سے روکے ملعون ہے، وہ جو چوپائے سے زنا کرے ملعون ہے وہ جو
قوم لوط کا کام کرے یعنی مرد دنسے بدفعلی کرے اور محدث وہ ہے جو گناہ کرے یا کوئی برا کام کرے یعنی جو بدعتی کی مدد کرنے
اور اوسسے روکے اور اوسکو اپنے ساتھ جوڑے تاکہ اوسکی حمایت کرے اور منارے زمین کے نشانیان ہین جو ہوتی ہین
راہون پر اور زمین کی حدود پر۔ ف مان باپ کو لعنت کرنا دو صورت سے ہوتا ہے یا تو خود کہے یا غیر سے کہلائے
اسطرح کہ غیر کے مان باپ کو لعنت کرے اور وہ اوسکے عوض اسکے مان باپ کو لعنت کرے اور ذبح لغیر اللہ دو صورت سے ہوتا ہے
ایک یہ کہ ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا جاوے دوسری یہ کہ ذبح کیوقت خدا کا نام لیا جاوے لیکن منت اور نیاز غیر خدا کی ہو
جیسے کہ عام لوگون مین دستور ہے کہتے ہین کہ یہ بکرا پیر کا ہے تو دونو صورت مین جانور مردار ہے اور اوسکا کہانا حرام ہے
اسواسطے کہ اگرچہ ذبح کے وقت اوسپر خدا کا نام لیا جاتا ہے لیکن منت اور نیاز غیر خدا کی مقصود ہوتی ہے تو یہ ذبح خدا کے
واسطے نہین کیونکہ اگر اونکو اوس بکرے کے بدلے دونا چوگنا گوشت دیا جاوے تو ہرگز نہین لیتے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو
خونریزی بھی غیر خدا کیواسطے منظور ہے صرف گوشت ہی غرض نہین تو ذبح کیوقت اوسپر خدا کا نام کچھہ فائدہ نہین دیتا
تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور منت اور نیاز غیر خدا کی ہو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت اوسپر خدا کا نام لیا جاوے
علاوہ ازین فتاوے درمختار اور اشباہ ونظائر مین موجود ہے کہ جو جانور سردار کے داخل ہونے کے وقت ذبح کیا جاوے وہ حرام
ہے اگرچہ ذبح کیوقت اوسپر خدا کا نام لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام لینے سے جانور حلال ہوتا تو پہر فقہ
مین اوسکو کیون حرام لکھتے اللہ تعالے فہم صحیح کی توفیق دے اور اس حدیث مین جو بدعت والے کی حمایت کرنیوالے پر
لعنت فرمائی تو اسواسطے کہ بدعت دین مین اوس نئے کام کا نام ہے جسکی شرع مین کچھہ اصلیت نہو تو جس نے بدعت
نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی اوسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت
کا طوق اوسکے گلے مین آیا ف اور جاننا چاہیئے کہ اہلسنت کے مذہب مین نام لیکر لعنت کرنا درست نہین سوائے
اوس کافر کے جسکا کفر پر مرنا یقینی دلیل سے ثابت ہو جیسے شیطان فرعون ابوجہل اور بغیر نام لینے کے لعنت کرنا جیسے کہے
کہ فاسق پر لعنت ہے درست ہے جیسے کہ باب کی حدیثون سے ثابت ہے۔

(۲) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ
وَكَانَ یَنْهٰی عَنِ النَّوْحِ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ اِلَّا مِنْ دَاءٍ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ علی سے روایت ہے کہ رسول
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی بیاج کہانے والے کو اور کہلانیوالے کو اور لکھنے والے کو اور زکوٰۃ منع کرنے والے کو
اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بہرے اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گودا دے مگر بیمار سے ہو تو

درست ہے اور خاوند کے واسطے عورت حلال کرنے والے کو اور اوسکو جسکے واسطے حلال کی گئی نسائی اسکے راوی ہین

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیاج کا تمسک لکہنا بھی حرام ہے درست نہین اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی پہلے خاوند کے واسطے حلال کرنے کی نیت سے عورت نکاح کرے تو یہ حلالہ درست نہین اور وہ اوس سے پہلے خاوند کے واسطے حلال نہین ہوتی جیسے کہ بیاج اسواسطے کہ حدیث مین سب کو برابر لعنت کی ہے۔

(۳) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّہٖ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخْتَفِیَ وَالْمُخْتَفِیَۃَ یَعْنِیْ نَبَّاشَ الْقُبُوْرِ اَخْرَجَہُ مَالِکٌ **ترجمہ** محمد بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ اوسنے اپنی مان عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت کی کہ مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی کفن چور مرد اور کفن چور عورت کو مالک اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَکَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْہِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُہٗ شَتَمْتُہٗ لَعَنْتُہٗ جَلَدْتُّہٗ فَاجْعَلْهَا لَہٗ صَلٰوۃً وَّزَکٰوۃً وَّقُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ بِهَا اِلَیْکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے پاس عہد و پیمان ٹہیراتا ہون کہ تو مجہسے اوسکا خلاف نہ کریو کہ مین تو صرف بشر ہی ہون سو جس مسلمان کو مین نے برا کہون لعنت کرون کوڑے مارون تو اوس بد دعا کو اوسکے واسطے رحمت اور گناہون کی طہارت اور قربت کر دیجیو کہ تو اوسکو اوسکے سبب قیامت کے دن اپنے قریب کر دے شیخین اسکے راوی ہین

ف یعنے اگر مین بشریت سے کسی مسلمان کو بد دعا کرون تو اوسکے حق مین اثر نہ کرے بلکہ دعا خیر ہو جاوے اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی امت پر ثابت ہوئی۔

(۵) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَکَلَّمَاہُ بِشَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا هُوَ فَاَغْضَبَاہُ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمَنْ اَصَابَ مِنَ الْخَیْرِ شَیْئًا مَا اَصَابَہٗ هٰذَانِ قَالَ وَمَا ذٰلِکَ قُلْتُ سَبَبْتَهُمَا وَلَعَنْتَهُمَا قَالَ وَمَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَیْہِ رَبِّیْ قُلْتُ لَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ سَبَبْتُہٗ اَوْ لَعَنْتُہٗ فَاجْعَلْہُ لَہٗ زَکٰوۃً وَّاَجْرًا اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو مرد آئے سو دونون نے کچہہ کلام کیا مین نہین جانتی کیا کہا سو اونہون نے آپکو غصہ دلایا تو حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اون کو برا کہا اور لعنت کی پہر جب وہ دونو نکل گئے تو مین نے عرض کیا کہ قسم اللہ کی یا حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس نے نیکی سے کچہہ چیز پائی ہو جو ان دونون نے پائی فرمایا اور وہ کیا ہے مین نے عرض کی کہ آپنے اون کو گالی دی اور لعنت کی فرمایا تو نہین جانتی جو مین نے اپنے رب سے اسپر شرط کی ہے مین نے کہا نہین فرمایا کہ مین نے دعا کی ہے کہ الٰہی سوائے اسکے کچہہ نہین کہ مین بندہ بشر ہون سو جس ایماندار کو مین برا کہون یا لعنت کرون تو اوس بد دعا کو اوسکے واسطے گناہون سے پاکی اور ثواب کر دیجیو مسلم اس کے راوی ہین

ف حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بد دعا صرف مسلمانون کے واسطے رحمت ہے۔ کافرون مشرکون کے واسطے نہین ہے

حرف المیم وفیہ ستة کتب

حرف میم کا بیان اور اسمین چھ کتابین ہین

المواعظ المزارعة المدح المزاح الموت المساجد

وعظ ونصیحت - زراعت - مدح - خوش طبعی - موت - مسجدونکا بیان

کتاب المواعظ والرقائق

کتاب ہے

وعظون اور دل نرم کرنے والی حدیثون کے بیان مین

(۱) عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما یروی عن ربہ
عز وجل انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی
کلکم ضال الا من ہدیتہ فاستہدونی اہدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی
اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل
والنہار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی
ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل
واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر
قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم
قاموا فی صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسألتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص
المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما ہی اعمالکم احصیہا لکم ثم اوفیکم ایاہا فمن وجد خیرا
فلیحمد اللہ تعالی ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ اخرجہ مسلم والترمذی الصعید وجہ
الارض وقیل التراب بحذفہ والمخیط بکسر المیم الابرة ترجمہ ابوادریس خولانی سے روایت ہے اونسے روایت کی ابوذر
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان حدیثون مین کہ اپنے رب سے روایت کرتے ہین کہ خدانے فرمایا اے میرے بندو مینے
ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا ہے اور مینے اوسکو تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے سو ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو اے میرے بندو تم سب گمراہ
ہو مگر جسکو مینے راہ بتلائی تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو ہدایت کرون اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو مینے کھلایا سو مجھسے کھانا
مانگو کہ تمکو کھلاؤن اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے کپڑا پہنایا تو مجھسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن اے میرے بندو تم گناہ
کیا کرتے ہو دن رات اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون سو مجھسے بخشش مانگو کہ تمکو بخشون اے میرے بندو تم کبھی مجھے ضرر

نہین پہونچا سکتے کہ میرا کچھہ ضرر کرو اور کبہی مجھکو فائدہ نہین پہونچا سکتے کہ مجھکو کچھہ فائدہ پہونچاؤ لے میرے بندو اگر تمہارے
اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد بڑے متقی پرہیزگار کے دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سب کا تقوے
اور پرہیزگاری میری سلطنت اور بادشاہی مین کچھہ نہ بڑہاوے - اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم
مین سے ایک مرد نہایت بڑے گنہگار کے دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سب کا فسق اور گناہگاری میری بادشاہی مین کچھہ
نہ گھٹاوے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان مین کہڑے ہون اور مجھسے اپنے اپنے
سوال کرین اور مین ہر آدمی کو اوسکی مانگی چیز دیدون تو اتنا دینا کچھہ نہ گھٹا دیگا اوس خزانے سے جو میرے پاس ہے مگر جیسے سوئی گھٹاتی
ہے جبکہ اوسکو سمندر مین ڈالیئے یعنی اتنی بخشش سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین ہوتی اے میرے بندو یہ تو
تمہارے ہی اعمال ہین جنکو تمہارے لئے شمار کرتا رہتا ہون پہر تمکو اون اعمال کا پورا بدلا دونگا پہر جو شخص بہتر بدلا پاوے
تو چاہیئے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی کمائی کو ضائع نہ کیا اور جو اوسکے سوا بدلا پاوے تو نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو مسلم
ترمذی اسکے راوی ہین اور صعید روی زمین کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ تنہا مٹی ہے اور مخیط سوئی کو کہتے ہین **ف** اس
حدیث مین تمام بندون کی محتاجی اور خدا کی شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت اور شوکت کا بیان ہے یعنی بدون
میری التجا کے تمہارا کوئی کام نہین چل سکتا نہ دنیا مین ہدایت اور کہانا کپڑا تمکو مل سکتا ہے نہ آخرت مین گناہون کی بخشش
بدون میری ہو سکتی ہے پہر تمکو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہے اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہے
کہ اگر تم سبکے سب پیغمبر کے برابر پرہیزگار رہو جاؤ تو میری بادشاہی مین کچھہ بڑہتا نہین اور اگر بالفرض تمام جہان ابوجہل اور
فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھہ نقصان نہین -

(۲) **وَعَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا
النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ قَالَ اُبَیٌّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ
لَکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ الثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ
لَکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُکَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلرَّاجِفَۃُ النَّفْخَۃُ الْاُوْلٰی
الَّتِیْ یَمُوْتُ بِھَا الْخَلَائِقُ وَالرَّادِفَۃُ النَّفْخَۃُ الثَّانِیَۃُ الَّتِیْ یَحْیَوْنَ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** ابی بن کعب روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا کہ جب دو تہائی رات گذر جاتی تو اوٹھتے یعنی نماز تہجد کے لیئے اور فرماتے اے لوگو یاد
کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا زلزلہ یعنی پہلا نفخہ کہ زمین اور پہاڑ اوس سے ہلنے لگین گے اور اوسکے ساتھ قیامت قائم ہوگی اور سب
مر جاوینگے اور پیچھے آتا ہے اوسکا رادفہ یعنی دوسرا نفخہ کہ اوسکے ساتھ سب زندہ ہونگے اور قبرون سے اوٹھینگے آئی موت ساتھ
ان سختیون کے کہ اوسمین ہین یعنی جو کہ وقت موت کے اور بعد اوسکے واقع ہوتی ہین میرے باپ نے کہا کہ مینے کہا یا حضرت مین آپ
پر درود بہت پڑہتا ہون سو مین اپنی دعا سے آپکا کتنا حصہ ٹہیراؤن فرمایا جتنا تو چاہے مینے کہا چوتھائی فرمایا جو تو چاہے
اور اگر تو زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے مینے کہا کہ آدھا حصہ فرمایا جو تو چاہے اور اگر تو زیادہ کرے تو بہتر ہے تیرے لئے مینے
کہا دو تہائی فرمایا جسقدر تو چاہے اور اگر تو زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے مینے کہا کہ مین اپنی سب دعا آپکے لیئے ٹہیراتا ہون
فرمایا اوسوقت کفایت کریگی تیری تشویش اور غم کو اور بخشے جاوینگے گناہ تیرے ترمذی اسکے راوی ہین راجفہ پہلا نفخہ ہے
جس سے سب خلق مرجاویگی اور رادفہ دوسرا نفخہ ہے جسکے سبب قیامت کے دن زندہ ہونگے **ف** اور مراد یہ ہے کہ

آنا اوسکا پس تیاری کرو واسطے اوسکے اور اوسمین اشارہ ہے کہ سونا حکم موت کا رکھتا ہے کہ اثر پہلے نفخہ کا ہے اور جاگنا
حکم دوسرے نفخہ کا رکھتا ہے اور یہ دونون نشانیان ہین قیامت کی اور یاد دلانے والی ہین اوسکی۔

(۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ
عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ اَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ
وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَلْفَرَطُ السَّابِقُ فِي السَّيْرِ اِلَى الْمَاءِ وَالْمُرَادُ اِنِّيْ سَابِقُكُمْ فَاِذَا قَدِمْتُمْ
عَلَيَّ وَجَدْتُمُوْنِيْ اَنْتَظِرُكُمْ وَالْمُنَافَسَةُ الْمُغَالَبَةُ عَلٰى تَحْصِيْلِ الشَّيْءِ وَالْاِنْفِرَادُ بِهٖ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن نکلے سو احد کے شہیدون پر نماز پڑہی جیسے میت کا جنازہ پڑہتے ہین
پہر منبر کی طرف پہرے سو فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا ہون یعنی مجہکو سفر آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا سامان درست
کرنے جاتا ہون اور مین تمہارا گواہ ہون قیامت مین اور خدا کی قسم مین البتہ اپنے حوض کوثر کو اب دیکہہ رہا ہون اور مجہکو
زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئین یعنی سب ملکون مین میری امت کا عمل ہوگا اور مین واللہ تم پر اس بات سے نہین ڈرتا
کہ تم کافر ہو جاؤ گے بعد میرے لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کے لالچ مین کہین نہ پڑ جاؤ اور اوسمین نہایت رغبت اور حسد کرنے
لگو شیخین اسکے راوی ہین اور فرط وہ ہے جو پانی کی طرف آگے بڑہ جائے اور مراد یہ ہے کہ مین تمہارے واسطے آگے جاتا ہون
سو جب تم میرے پاس آؤ گے تو مجہکو اپنی انتظار مین پاؤ گے اور منافسہ نہایت رغبت کرنا ہے چیز کے حاصل کرنے مین اور
تنہا ہونا ساتہ اوسکے کہ غیر کے پاس نہ جانا چاہیے۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ
حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ مَا نَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً فَصَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا عِزًّا وَلَا
فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَمَا تَوَاضَعَ عَبْدٌ
لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِلْمًا وَلَمْ
يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ عَمَلَ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَ
عَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ
وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ
لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ اَلْخَبْطُ فِعْلُ الشَّيْءِ عَلٰى غَيْرِ نِظَامٍ
وَكَذٰلِكَ فِي الْقَوْلِ **ترجمہ** ابی کبشہ انماری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ مین
اوسپر قسم کہاتا ہون اور تم سے حدیث بیان کرتا ہون سو اوسکو یاد رکہو خیرات کرنے سے مال کم نہین ہوتا اور جس بندے پر ظلم ہو
پہر وہ اوسپر صبر کرے تو اللہ تعالے اوسکے سبب سے اوسکی عزت زیادہ کرتا ہے اور جو بندہ سوال کا دروازہ کہولے یعنی بے حاجت
لوگون سے مانگے اللہ اوسپر محتاجی کا دروازہ کہولتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے ایک روایت مین اور جو بندہ
اللہ کے واسطے تواضع کرے اللہ اوسکا درجہ بلند کرتا ہے اور مین تم سے حدیث بیان کرتا ہون سو اوسکو یاد رکہو کہ دنیا[1] تو
چار آدمیون کے واسطے ہے ایک وہ بندہ ہے کہ خدا نے اوسکو مال اور علم عطا کیا سو وہ ڈرتا ہے اپنے مال[2] مین اپنے رب سے اور اوسکے

---

[1] یعنی دنیا کا احوال چار مرتبہ مین منحصر ہے ۱۲۔ [2] یعنی اوسکو حرام کام مین خرچ نہین کرتا ۱۲

ساتھ اپنی برادری سے سلوک کرتا ہے اور اوسمین خدا کا حق جانتا ہے سو یہ درجے مین افضل ہے سب سے اور ایک وہ بندہ ہے
کہ اللہ نے اوسکو علم عطا کیا اور اوسکو مال نہین دیا اور وہ سچی نیت والا ہے کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین فلانے
نیکوکار کی طرح عمل کرتا سو وہ اپنی نیت پر ہے اور دونون کا ثواب برابر ہے اور ایک وہ بندہ ہے کہ خدا نے اوسکو مال دیا ہے
اور علم نہین دیا سو وہ دیوانہ پہرتا ہے اپنے مال مین بغیر علم کے یعنی اوسکو حرام کارون مین خرچ کرتا ہے نہ اوسمین رب سے ڈرتا ہے
نہ اوسمین ناتیدارون سے سلوک کرتا ہے اور نہ اوسمین اللہ کا حق جانتا ہے سو یہ بدتر ہے رتبے مین سب لوگون سے اور ایک
وہ بندہ ہے کہ خدا نے اوسکو نہ مال دیا ہے نہ علم تو وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بھی اوسمین فلانے بدکار
کی طرح بدعمل کرتا سو وہ اپنی نیت پر ہے اور دونو گناہ مین برابر ہین اور خبط کرنا کام کا ہے بغیر انتظام کے اور اسیطرح تول مین

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتِ الْاٰخِرَۃُ ھَمَّہٗ جَعَلَ اللّٰہُ
غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَجَمَعَ عَلَیْہِ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ وَمَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا ھَمَّہٗ جَعَلَ اللّٰہُ فَقْرَہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ
وَفَرَّقَ عَلَیْہِ شَمْلَہٗ وَلَمْ یَاْتِہٖ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا قُدِّرَ لَہٗ فَلَا یُمْسِیْ اِلَّا فَقِیْرًا وَلَا یُصْبِحُ اِلَّا فَقِیْرًا وَمَا اَقْبَلَ عَبْدٌ
عَلَی اللّٰہِ بِقَلْبِہٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ قُلُوْبَ الْمُؤْمِنِیْنَ تَنْقَادُ اِلَیْہِ بِالْوُدِّ وَالرَّحْمَۃِ وَکَانَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُلِّ خَیْرٍ اِلَیْہِ
اَسْرَعَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو آخرت کا غم
اور تشویش ہو خدا اوسکے دل مین بے پرواہی ڈالتا ہے اور اوسکے متفرق کام اسپر جمع کرتا ہے یعنے اوسکو پریشانی کی
دل جمعی ہو جاتی ہے اور آتی ہے اوسکے پاس دنیا ذلیل ہوکر یعنی بغیر طلب اور محنت کے اور جسکو دنیا کی تشویش ہو خدا
محتاجی کو اوسکی دونو آنکھونکے درمیان رکھتا ہے یعنی محتاجی کو محسوس چیز کی طرح اوسکی آنکھون کے سامنے حاضر کرتا ہے
اور اوسکا کام اوسپر پریشان کرتا ہے یعنی اوسکو ہر کام مین پریشانی حاصل ہوتی ہے اور نہین ملتی اوسکو دنیا سے مگر وہ
چیز کہ اوسکی قسمت مین مقدر ہے سو وہ صبح و شام یعنی ہمیشہ محتاج ہی رہتا ہے اور جو بندہ اپنے دل سے اللہ کی طرف متوجہ
ہو خدا اوسکی طرف مومنون کے دل دوستی اور رحمت کے ساتھ پہیرتا ہے اور اللہ تعالی اوسکی طرف ہر نیکی جلد تر پہنچاتا ہے
ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ
اَمْلَاُ صَدْرَکَ غِنًی وَاَسُدُّ فَقْرَکَ وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ یَدَیْکَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَکَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے فارغ ہوکر
میری عبادت کر کہ مین تیرا سینہ بے پرواہی سے بہردون اور تیری محتاجی کو بند کردون اور اگر تو نے یہ کام نہ کیا تو تیرے دونو
ہاتھ شغل سے بہرونگا اور تیری محتاجی کو بند نہین کرونگا ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنی جو اپنے دل کو خوب فارغ کرکر
خدا کی عبادت کرے خدا اوسکے دل کو بے پرواہ کردیتا ہے اور وہ خلق کی طرف محتاج نہین ہوتا اور بہردونگا ہاتھ تیرے
شغلون سے یعنے دنیا کے شغلون مین گرفتار رہنے سے محتاجی دور نہین ہوتی اور پریشانی بحال خود رہتی ہے۔

(۷) وَعَنْہُ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا اِذَا کُنَّا عِنْدَکَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا وَزَھِدْنَا فِی الدُّنْیَا وَکُنَّا مِنْ
اَھْلِ الْاٰخِرَۃِ کَاَنَّہَا رَاْیُ عَیْنٍ وَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِکَ فَاٰنَسْنَا اَھَالِیَنَا وَشَمَمْنَا اَوْلَادَنَا اَنْکَرْنَا اَنْفُسَنَا فَقَالَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی حَالِکُمْ عِنْدِیْ لَزَارَتْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَصَافَحَتْکُمْ
فِیْ طُرُقِکُمْ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُمْ وَلَجَاءَ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ یُذْنِبُوْنَ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ

اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہمنے کہا یا حضرت ہمکو کیا ہے کہ جب ہم آپکے پاس خدمت مین موجود ہون
تو ہمارے دل نرم ہوتے ہین اور ہم دنیا سے بے رغبت ہوتے ہین اور آخرت گویا ہمکو آنکھ کے سامنے نظر آتی ہے پہر جب ہم آپکے
پاس سے نکلین اور اپنے گہر والون مین دل لگا وین اور اپنی اولاد کو سونگہین تو ہم اپنے نفسونکو مخالف پاتے ہین تو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ہمیشہ قایم رہتے اسی حال پر کہ میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے گہرون مین تمہاری ملاقات
کیا کرتے اور راہون مین تم سے مصافحہ کرتے اور اگر بالفرض گناہ نہ کرتے تو خدا تعالے تمکو لے جاتا یعنی مارتا اور نئی خلقت
پیدا کرتا جو گناہ کرتے اور بخشش مانگتے پہر اونکو بخشتا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا
بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَمَانِیَّ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَنَّ نَفْسَہٗ اَیْ
حَاسَبَہَا ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دانا وہ شخص ہے جسنے اپنا آپ کا حساب
کیا اور اپنے نفس کو اللہ تعالی کے حکم کا تابع کیا اور موت کے بعد یعنی ثواب کے واسطے عمل کیا اور نادان وہ شخص ہے جسنے اپنے نفس
کو اوسکی خواہش کے تابع کیا یعنے جو کچھ نفس چاہے حرام اور شبہات سے اوسکو دیوے اور آرزو کرے اللہ پر کہ اوس کو
بخشدے اور بہشت مین داخل کرے ترمذی اسکے راوی ہین دان کے معنے ہین اوسکا حساب کیا۔ ف یعنی اوسکا حال
تو یہ ہے اور وہ آرزو رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا رب کریم رحیم ہے مجھکو بخشدیگا اور حالانکہ رحمت اللہ تعالی کی نیکوکارون
کے واسطے ہے چنانچہ فرمایا اِنَّ رَحْمَۃَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ۔

(۹) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سَبْعًا ھَلْ تَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا
فَقْرًا مُنْسِیًا اَوْ غِنًا مُطْغِیًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ ھَرَمًا مُفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُجْھِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ یُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَۃَ
فَالسَّاعَۃُ اَدْھٰی وَاَمَرُّ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ یُقَالُ اَفْنَدَ الشَّیْخُ اِذَا خَرَجَ بِالْکَلَامِ عَنْ سَنَنِ الصِّحَّۃِ
وَالْمَوْتُ الْمُجْھِزُ السَّرِیْعُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک اعمال کو جلدی کرلو سات
چیزون سے پہلے تم نہین انتظار کرتے مگر محتاجی کی کہ بہلا دینے والی ہے طاعت حق کو یا انتظار کرتے ہو مالداری کی کہ
سرکشی مین ڈالنے والی ہے اور حد شرع سے باہر نکالنے والی ہے یا بیماری کی کہ فنا کرنے والی ہے بدن کو یا دین کو بسبب سستی
کے یا نہین انتظار کرتے مگر بڑہاپے کی کہ بے حواس کردیتا ہے یا موت کی کہ جلدی اور ناگہان آنیوالی ہے اور ہلاک کرنیوالی ہے
کہ فرصت توبہ کی نہ ملے گی یا دجال کی کہ اخیر زمانے مین آویگا اور گمراہ کریگا لوگون کو سو دجال بد غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے
یا تم نہین انتظار کرتے مگر قیامت کی اور قیامت سخت تر اور تلخ تر ہے سب آفتون سے ترمذی نسائی اسکے راوی ہین
کہا جاتا ہے افند الشیخ کہ جب کوئی بوڑہا صحت کی حالت کی سی کلام نہ کرے اور موت مجہز کے معنے ہین جلد آنے والی ف
یعنی آدمی فرصت اور صحت اور فراغت اور جوانی کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات کا انتظار کر رہا ہے یعنی اگر تمنے
باوجود قلت شغل اور صحت اور قوت بدن کے اپنے رب کی عبادت نہ کی تو باوجود کثرت شغل اور ضعف بدن کے کیونکر
عبادت کرسکوگے اسمین بندون کے قصور پر تنبیہ ہے۔

(۱۰) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ
الشَّیْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ اَخْرَجَہُ رَزِیْنٌ جِمَاعُ الْاِثْمِ اَیْ مَجْمَعُہٗ وَمَظِنَّتُہٗ وَالْحَبَائِلُ
الْاَشْرَاکُ الَّتِیْ یُصْطَادُ بِہَا ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شراب جگہ جمع

ہونے گناہون کی ہے یعنی کسب اسمین جمع ہین اور اسکے پینے سے وجود مین آتے ہین اور عورتین جال ہین شیطان کا اور دنیا کی محبت سر ہر گناہ کا ہے یعنی جو گناہ آدمی کرتا ہے دنیا کی محبت کے سبب سے کرتا ہے رزین اسکے راوی ہین جماع الاثم یعنی اوسکا مجمع اور گناہون کی جگہ ہے اور حبائل حبال ہے جس سے شکار کیا جاتا ہے ۔

(۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَاَكْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَاِنِّيْ رَاَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ قُلْنَ وَمَا لَنَا اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذِيْ لُبٍّ مِنْكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ قَالَ شَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَاحِدٍ وَتَمْكُثُ الْاَيَّامَ لَا تُصَلِّيْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ اَلْعَشِيْرُ الْمُعَاشِرُ وَالْمُرَادُ بِهٖ هٰهُنَا الزَّوْجُ وَكُفْرُهُنَّ اِيَّاهُ جَحْدُهُنَّ اِحْسَانَهٗ اِلَيْهِنَّ

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عورتون کے گروہ خیرات کرو اور بہت استغفار پڑہو اسواسطے کہ مین نے دوزخیون مین تمکو زیادہ دیکھا یعنی مینے دوزخ مین عورتین مردون سے زیادہ دیکھین تو عورتون نے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین ہین فرمایا تم بہت لعنتین کرتی ہو اور خاوندون کی ناشکری کرتی ہو مین نے کوئی ناقص عقل و دین والی نہین دیکھی کہ تم سے زیادہ تر غالب ہو عقلمند آدمی پر تو عورتون نے پوچھا کہ ہماری عقل اور دین مین کیا نقص ہے فرمایا کہ دو عورتون کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے اور حیض کے دنون مین نماز نہین پڑہتی یعنی یہ نقصان ہے اونکی عقل اور دین کا مسلم اسکے راوی ہین عشیر کہتے ہین معاشر کو اور مراد اسکا خاوند ہے اور کفر اونکا یہ ہے کہ خاوندونکی ناشکری کرتی ہین اونکا احسان نہین مانتین ۔

(۱۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْ قِرَاءَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَدَبُّرٌ وَلَا عِبَادَةٍ لَيْسَ فِيْهَا فِقْهٌ اَلْفَقِيْهُ كُلُّ الْفَقِيْهِ مَنْ لَمْ يُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مَكْرَهٗ وَلَمْ يَدَعِ الْقُرْاٰنَ رَغْبَةً عَنْهُ اِلٰى مَا سِوَاهُ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** علی مرتضے سے روایت ہے کہ فرمایا نہین ہے خیر قرآن پڑہنے مین کہ نہین اسمین غور کرنا اور سوچنا اور نہین ہے وہ عبادت جسمین سمجہ بوجہ ہو اور فقیہ کل فقیہ وہ ہے کہ لوگون کو خدا کی رحمت سے نا امید نہ کر ڈالے اور نہ اونکو خدا کے مکر سے نڈر کرے اور نہ چہوڑے قرآن کو منہ پہیر کر طرف غیر اوسکے کی رزین اسکے راوی ہین ۔

(۱۳) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَتَقْسُوْ قُلُوْبُكُمْ وَاِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَلَا تَنْظُرُوْا فِيْ ذُنُوْبِ النَّاسِ كَاَنَّكُمْ اَرْبَابٌ وَانْظُرُوْا فِيْ ذُنُوْبِكُمْ كَاَنَّكُمْ عَبِيْدٌ فَاِنَّمَا النَّاسُ مُبْتَلًى وَمُعَافًى فَارْحَمُوْا اَهْلَ الْبَلَاءِ وَاحْمَدُوا اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَى الْعَافِيَةِ **ترجمہ** مالک سے روایت ہے اونکو خبر پہونچی کہ عیسی بن مریم علیہ السلام نے فرمایا کہ نہ زیادہ کلام کیا کرو بدون ذکر اللہ کے سو تمہارے دل سخت ہوجاوینگے اور مقرر سخت دل خدا کی رحمت سے دور ہے لیکن تم نہین جانتے اور لوگون کے عیبون مین نہ دیکہا کرو جیسے کہ تم رب ہو اور اپنے گناہون کو دیکہا کرو جیسے کہ تم بندے اور غلام ہو سو کچہ بندے مصیبت مین گرفتار ہین اور کچہ عافیت مین ہین سو تم مصیبت والون پر رحم کرو اور خدا کا شکر کرو صحت اور عافیت پر ۔

(۱۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایکدن نماز

۲۵۲

پڑھائی پہر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے قبلے کی طرف اشارہ کیا کہ مجھکو اب نظر پڑی جبکہ تم کو نماز پڑھا رہا تھا ۔۔۔ نظر آتی ہے پہر جب ہم آپکے پاس خدمت مین موجود ہون
بہشت اور دوزخ کی اس دیوار کی طرف مین سو نہین دیکھی مین نے کوئی چیز مثل آج کی ۔۔۔ ہین تو حضرت صلی اللہ ۔۔۔ ہین تمہاری ملاقات
بخاری اس کے راوی ہین ۔

(۱۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَائِطٍ لَهٗ فَطَارَ دُبْسِيٌّ خلقت فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ يَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَلَا يَجِدُ فَاَعْجَبَ اَبَا طَلْحَةَ ذٰلِكَ فَتَبِعَهٗ بَصَرَهٗ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صَلٰوتِهٖ فَاِذَا هُوَ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَقَالَ لَقَدْ اَصَابَتْنِيْ فِيْ مَالِيْ هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِيْ اَصَابَهٗ فِيْ صَلٰوتِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَةٌ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ اَلْحَائِطُ اَلْبُسْتَانُ وَالدُّبْسِيُّ طَائِرٌ صَغِيْرٌ وَقِيْلَ هُوَ ذَكَرُ الْيَمَامِ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی بکرہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑھ رہے تہے تو ایک جانور اڑا اسو وہ پہرنے لگا اور راہ تلاش کرنے لگا سو اوسکو کوئی راہ نہ پائی تو ابو طلحہ اس حال سے متعجب ہوئے اور اوسکو ایک گہڑی اپنی آنکہ سے دیکہتے رہے پہر اپنی نماز کی طرف پہر متوجہ ہوئے ناگہان وہ نہ جانتے تہے کہ کتنی نماز پڑہی یعنی رکعتین یاد نہین تو اونہون نے کہا کہ البتہ مجھکو اپنے اس مال مین امتحان پہونچا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپسے ذکر کی وہ چیز جو نماز مین پائی اور عرض کیا کہ یا حضرت یہ باغ خیرات ہے یعنی مینے للہ دیا سو جہان چاہین اوسکو رکہین اور جسکو چاہین دین ۔ مالک اس کے راوی ہین حائط باغ کو کہتے ہین اور ایک دبسی چہوٹا پرندہ ہے ۔

كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ وَفِيْهِ فَصْلَانِ

کتاب ہے مزارعت کے بیان مین اور اس مین دو فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ جَوَازِهَا

پہلی فصل اوسکے جائز ہونے کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِيْ اَزْوَاجَهٗ كُلَّ سَنَةٍ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانِيْنَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ شَعِيْرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ وَخَيَّرَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْطَعَ لَهُنَّ الْاَرْضَ وَالْمَاءَ اَوْ يَضْمَنَ لَهُنَّ الْاَوْسَاقَ فِيْ كُلِّ عَامٍ فَاخْتَلَفْنَ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَوْسَاقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِمَّنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَالْمَاءَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ سَاَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِرَّهُمْ فِيْهَا عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوْهَا عَلَى النِّصْفِ مِمَّا خَرَجَ مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَكَانَ الثَّمَرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ فَيَاْخُذُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی زمین یہود کو

نصف حصے کھجوروں اور کھیتی کے کہ اوس سے پیدا ہو یعنی جو اوس سے پیدا ہو آدھ ہم آدھ بانٹ لین گے سو آپ
اپنی ہر ایک بی بی کو ہر سال سو وسق گذارہ دیا کرتے تھے اسی وسق کھجوروں اور بیس وسق جو پھر جب عمر فاروق خلیفہ ہوئے
اونہوں نے زمین کو تقسیم کر دیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کو اختیار دیا کہ اگر چاہیں تو زمین اور پانی کو بطور جاگیر
(۱۱) وہ قبضے کر لیں یا ہر سال کھجور اور جو کے وسق لے لیا کریں مین ضامن ہوں یعنے جیسے کہ حضرت کے زمانے مین انکو
تصرف ملا کرتا تھا تو بیبیوں نے اختلاف کیا اونمیں سے بعض نے تو زمین اور پانی کو اختیار کیا اور بعضوں نے وسقوں
کا اختیار کیا اور عائشہ اور حفصہ اونمیں سے تھیں جنہوں نے زمین اور پانی کو اختیار کیا پانچوں اسکے راوی ہیں اور
مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی کھجوروں کے درخت اور زمین یہود خیبر کو دی اس
شرط پر کہ اپنے مال سے اوسمیں کام کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے اوسکا آدھا میوہ ہوگا اور اوسکی ایک
روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو یہود نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا
کہ اونکو وہاں رہنے دیں اس شرط پر کہ وہ اوسمیں کام کریں اور جو کھجور اور اناج اوس سے پیدا ہو اوسکا آدھا اونکو ملے تو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم رکھیں گے تمکو اسپر جبتک کہ ہم چاہیں یعنی ہمارا اختیار ہے تمہارا کچھہ اختیار
نہیں سو نصف خیبر کا پھل دو حصے کیا جاتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچواں حصہ لیتے تھے۔

(۲) **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَتِ الْمَزَارِعُ تُکْرٰی عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَّ لِرَبِّ الْاَرْضِ مَا عَلٰی رَبِیْعِ السَّاقِیْ مِنَ الزَّرْعِ وَطَائِفَۃٌ مِنَ التِّبْنِ لَا اَدْرِیْ کَمْ ھُوَ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ الرَّبِیْعُ
النَّھْرُ الصَّغِیْرُ۔ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین زمینیں کرایہ دی جاتی تھیں اس شرط
پر کہ زمین کی مالک کے واسطے کھیتی ہوگی جو پانی پلانے والی نالی پر ہے اور کچھہ حصہ بھوسے کا میں نہیں جانتا وہ کتنا ہے
یعنی نامعلوم نسائی اسکے راوی ہیں ربیع چھوٹی نہر کو کہتے ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَکَارٰی اَرْضًا فَلَمْ تَزَلْ فِیْ یَدَیْہِ حَتّٰی مَاتَ قَالَ
ابْنُہٗ فَمَا کُنْتُ اُرَاھَا اِلَّا لَنَا مِنْ طُوْلِ مَا مَکَثَتْ فِیْ یَدَیْہِ حَتّٰی ذَکَرَھَا لَنَا عِنْدَ مَوْتِہٖ وَاَمَرَنَا بِقَضَاءِ شَیْءٍ کَانَ
عَلَیْہِ مِنْ کِرَائِھَا ذَھَبٍ اَوْ وَرِقٍ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے کرایے لی زمین سو وہ ہمیشہ اونکی پاس
رہی یہانتک کہ فوت ہوئے اوسکے بیٹے نے کہا کہ میں تو اوسکو اپنی ہی سمجھتا تھا اسواسطے کہ بہت مدت اونکے ہاتھ میں رہی
یہانتک کہ اونہوں مرنے کے وقت اوسکو ہمارے آگے ذکر کیا کہ یہ زمین فلانے کی ہے اور حکم کیا ہمکو ساتھہ ادا کرنے کچھہ سونے
چاندی کے کہ اوسکے کرایے سے اوسکے ذمہ تھا۔

(۴) **وَعَنْ** قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَھْلُ بَیْتِ ھِجْرَۃٍ اِلَّا یُزَارِعُوْنَ عَلَی الثُّلُثِ
وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِیٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَۃُ مِثْلَہٗ وَزَادَ وَاٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ
وَاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عُثْمَانَ وَاٰلُ عَلِیٍّ وَابْنُ سِیْرِیْنَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃٍ ترجمہ قیس بن مسلم سے روایت
ہے اونہوں روایت کی ابی جعفر سے کہا کہ مدینے میں جو لوگ ہجرت کر کے آئے تھے سب تہائی چوتھائی پر مزارعت کرتے تھے
اور مزارعت کی علی اور سعد بن مالک اور ابن مسعود نے اور قاسم اور عروہ سے بھی اسیطرح روایت آئی ہے اور زیادہ کیا ہے
اتنا اور مزارعت کی ابوبکر کی اولاد اور عمر کی اولاد اور عثمان اور علی کی اولاد نے اور ابن سیرین نے روایت کی یہ بخاری نے
ترجمۂ باب میں **ف** مزارعت یہ ہے کہ مالک اپنی زمین کسی کو کاشت کے واسطے دیکر اس شرط پر کہ وہ اوسمیں کام کرے اور جو

بوئے اور جو پیدا ہو اوسکا آدھا یا تہائی چوتہائی مالک لے سو یہ مزارعت امام احمد اور اسحاق اور بہت اصحاب و تابعین کے نزدیک مطلق جائز ہے یعنی خواہ کسیطور پر ہو اور حنفیہ کا فتوے بہی اسی پر ہے واسطے دفع حاجت کے کذا فی اللمعات والطیبی ۔

الفصل الثانی فی منعہا

دوسری فصل اوسکے منع ہونے کے بیان مین

(۱) عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما قال اتانی ظہیر فقال لی لقد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امر کان بنا رافقا فقلت وما ذاک ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہو حق قال سألنی کیف تصنعون بمحاقلکم قلت نواجرہا علی الربع والاوسق من التمر والشعیر قال فلا تفعلوا ازرعوہا او ازرعوہا او امسکوہا قلت سمعا وطاعۃ اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہا کہ میرے پاس ظہیر آیا سو اوسنے کہا کہ البتہ منع کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کام سے جو ہمکو سہل اور نافع تہا مینے کہا وہ کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سو حق ہے کہا اوسنے مجھسے پوچھا کہ تم کیا کرتے ہو اپنی زمینون کو مینے کہا ہم اونکو اجارے دیتے ہین نالی کی کھیتی اور کھجور اور جو کی چند وسق پر اوسنے کہا سو ایسا مت کیا کرو خود اوسمین کھیتی کیا کرو یا دوسرے کو کھیتی کے واسطے دیدیا کرو یعنی بلا اجرت یا اوسکو اپنے پاس رہنے دو مین نے کہا مینے سنا اور مان لیا ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین ۔

(۲) وعنہ قال کنا اکثر الانصار حقلا فکنا نکری الارض علی ان لنا ہذہ ولہم ہذہ فربما اخرجت ہذہ ولم تخرج ہذہ فنہانا عن ذلک فاما الورق فلم ینہنا اخرجہ الستۃ الحقل الارض الطیبۃ التربۃ الصالحۃ للزراعۃ والمحاقلۃ المفاعلۃ من ذلک وہی المزارعۃ بالثلث او الربع او نحو ذلک وقیل اکراء الارض بمقدار من البر وقیل بیع الطعام فی سنبلہ وقیل بیع الزرع قبل ادراکہ ترجمہ اور رافع سے روایت ہے کہا کہ سب انصاریون مین ہماری زمین زیادہ تر تہی سو ہم کرائے دیا کرتے تہے زمین کو اس شرط پر کہ ہمارے واسطے یہ قطعہ ہوگا اور اونکے واسطے یہ سو بہت وقت اس قطعہ مین ہوتا اور اوسمین نہوتا سو حضرت نے ہمکو اس سے منع کیا لیکن چاندی پر دینا سو اوس سے منع نہین کیا چہیون اسکے راوی ہین اور حقل اوس زمین کو کہتے ہین جسکی مٹی عمدہ ہو اور کھیتی کے قابل ہو اور محاقلہ باب مفاعلہ ہے اوس سے اور وہ مزارعت ہی تہائی چوتہائی وغیرہ پر اور بعضون نے کہا کہ وہ کرائے دینا ہے زمین کا مقدار معین گیہون پر اور بعضون نے کہا کہ وہ بیچڈالنا اناج کا ہے بالی مین اور بعضون نے کہا کہ وہ بیچڈالنا کھیتی کا ہے پکنے سے پہلے ۔

(۳) وعن جابر قال کان لرجال منا فضول ارضین فقالوا نواجرہا بالثلث او الربع او النصف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ ولا یواجرہا ایاہا ولا یکریہا اخرجہ الشیخان والنسائی ترجمہ جابر سے روایت ہے کہا کہ ہم مین سے بعضون کی زمینین زیادہ تہین تو انہون نے کہا کہ ہم اونکو اجارے دیتے ہین تہائی یا چوتہائی یا نصف پر تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی زمین ہو تو چاہئے کہ اوسمین آپ کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دیدے کہ وہ اوسمین کھیتی کرے اور اوسکو اجارے نہ دے اور نہ اوسکا کرایہ لے شیخین اسکے راوی ہین اور نسائی ۔

(۴) وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی ارض

وهي تهتز زرعا فقال لمن هذه قالوا اكراها فلان فقال لو منحها اياه كان خيرا من ان ياخذ عليها اجرا معلوما
اخرجه الشيخان والنسائي **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک زمین کی طرف نکلی اودہا لاتکہ
اوسکی کھیتی تازی لہلہاتی ہتی فرمایا یہ زمین کس کی ہے لوگون نے کہا کہ کرائے دیا ہے اوسکو فلانے نے فرمایا اگر وہ کسی کو مفت
دیتا تو بہتر ہوتا اوسکے حق مین اوس سے معین محصول لینے سے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) **وعن** زيد بن ثابت قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المخابرة قال والمخابرة ان ياخذ
الارض بنصف او ثلث او ربع اخرجه ابوداود **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مخابرۃ سے اور مخابرہ یہ ہے کہ زمین کو نصف یا تہائی چوتہائی پر دے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۶) **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من لم يذر المخابرة فليأذن بحرب
من الله تعالى ورسوله اخرجه ابوداود المخابرة نسبة الى خيبر لان النبي صلى الله عليه وسلم اقرها
في يد اهلها على النصف من ثمارهم وزرعهم فقيل خابرهم اي عاملهم في خيبر **ترجمہ** جابر سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مخابرت کو نہ چھوڑے تو چاہیئے کہ خدا اور اوسکے رسول کے لڑائی سے خبردار ہو
ابوداؤد اسکے راوی ہین اور مخابرت منسوب ہے طرف خیبر کی اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رہنے دیا اوسکو یہودیون کے
ہاتھ مین نصف حصہ پر اونکے میوون اور کھیتی سے سو کہا گیا کہ حضرت نے اون سے مخابرت کی یعنی مزارعت کی اون سے خیبر کی
زمین مین **ف** ان حدیثون مین جو مزارعت کا منع ہونا آیا ہے تو یہ فقط اوسی صورت مین ہے کہ اپنے واسطے کوئی خاص
قطعہ زمین معین کرلے یا یہ شرط کرے کہ جو نالیون کے کنارے پر پیدا ہو وہ مالک لیگا اور اگر معین نہ کرے تو جائز ہے کما مر

كتاب المدح

کتاب ہے مدح کے بیان مین

(۱) **عن** مطرف بن عبد الله عن ابيه قال انطلقت في وفد بني عامر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقلنا انت سيدنا فقال السيد الله قلنا وافضلنا فضلا واعظمنا طولا فقال قولوا قولكم او بعض
قولكم ولا يستجرينكم الشيطان اخرجه ابوداود ومعنى الحديث تكلموا بما يحضركم من القول
ولا تتكلفوا كانما تنطقون على لسان الشيطان وفي قوله او بعض قولكم حذف واختصار ومعناه
دعوا بعض قولكم واتركوه واراد بذلك الاقتصاد في المقال **ترجمہ** مطرف بن عبد اللہ سے روایت ہے اور
روایت کی اپنے باپ سے کہ مین قوم بنی عامر کے ایلچیون مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گیا تو ہمنے کہا کہ آپ ہمارے
سردار ہین تو فرمایا کہ سردار اللہ ہے ہمنے کہا اور آپ ہمسے افضل ہین فضیلت مین اور بہت بڑے ہین بخشش مین فرمایا یہ بات کہا
کرو یا اسسے بہی کمتر یعنے مبالغہ نکرو میری تعریف مین ساتھ اوس چیز کے کہ خدا تعالے کے لائق ہو اور نہ وکیل پکڑے تمکو
شیطان ابوداؤد اسکے راوی ہین اور حدیث کے معنے یہ ہین کہ کلام کرو ساتھ اوس بات کے کہ بے تکلف زبان سے نکلے اور بات
مین تک بندی نہ کرو گویا کہ تم شیطان کی زبان پر بولتے ہو اور یہ فرمایا اور بعض قولکم تو اسمین حذف و اختصار ہے اور اوسکے معنے
یہ ہین کہ اپنی بعضی بات کو چھوڑ دو اور مراد اس سے یہ ہے کہ بات مین میانہ روی کرو مبالغہ نہ کرو۔

(۲) **وعن** ابن عباس رضي الله عنهما قال سمعت عمر يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم

يقول لا تطروني كما أطرت النصارى ابن مريم فإنما أنا عبد فقولوا عبد الله ورسوله أخرجه رزين
الإطراء مجاوزة الحد في المدح والكذب فيه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ میں عمر سے سنا کہتے تھے
کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ نہایت بیحد میری تعریف نہ کیا کرو جیسے نصارے نے بیحد تعریف کی ابن مریم
کی سو میں تو اللہ کا بندہ ہوں اور یوں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہے اور اوسکا رسول رزین اسکے راوی ہیں اطرا کے معنے ہیں
بیچ حد سے بڑھ جانا تعریف میں اور اوسمیں جھوٹ بولنا۔

(٣) وعن أبي بكرة قال أثنى رجل على رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال ويلك قطعت
عنق صاحبك قاله ثلاثا ثم قال من كان مادحا أخاه لا محالة فليقل أحسب فلانا والله حسيبه
ولا يزكي على الله أحدا أحسب فلانا كذا وكذا إن كان يعلم منه ذلك أخرجه الشيخان وأبو
داود قوله قطعت عنق صاحبك أي أهلكته بالإطراء والمدح والتعظيم عند نفسه فإنه تعجب
بذلك فيهلك كأنك قد قطعت عنقه ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی تو حضرت نے فرمایا کہ ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ اوس سے تین بار فرمایا
پھر فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یوں کہے کہ میں فلانے کو گمان کرتا ہوں کہ ایسا ہی
اور خدا ہی اوسکو خوب جانتا ہے اور خدا کے آگے کسی کو بے عیب نہ کہے میں فلانے شخص کو ایسا ایسا گمان کرتا ہوں
اگر اوس میں سے یہ بات سچ مچ جانتا ہو شیخین ابو داؤد اسکے راوی ہیں قول آپکا تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یعنی
تو نے اوسکو ہلاک کیا ساتھ بیحد تعریف اور تعظیم کی یعنی وہ اپنی تعریف سنکر بہول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھے گا
پھر وہ اس سے ہلاک ہوگا تو گویا کہ اوسنے اوسکی گردن کاٹی **ف** اس حدیث میں حضرت نے تعریف کا طریقہ سکھایا
یعنے اول تو کسی کی تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہیں پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنے اوسمیں کچھ فائدہ دین کا سمجھے
تو جو باتیں اوسمیں واقعی سچ مچ موجود ہوں اوسکو اسطرح کہے کہ میرے گمان میں فلان شخص دیندار ہے سچا ہے
سخی ہے خوب آدمی ہے آگے اللہ جانے کہ وہ کیسا ہے اور دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ جب کوئی مرد
فاسق کی تعریف کرتا ہے تو خدا غضب میں آتا ہے تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ ہے اس زمانے
میں اکثر لوگوں کی عادت ہے بیفایدہ تعریفیں کرنے کی خصوصا امیروں کے مصاحب خوشامد سے کیا کیا خرافات
کہتے ہیں ہر بات میں سبحان اللہ کہتے ہیں خواہ جھوٹی ہو یا سچی وہ ان جھوٹی تعریفوں سے اپنی عاقبت تباہ کرتے
ہیں اور امیر کو بہلا کر ہلاک کرتے ہیں۔

(٤) وعن أبي هريرة قال أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نحثو في أفواه المداحين
التراب أخرجه الترمذي المداحون هم الذين اتخذوا مدح الناس عادة يستأكلون به الممدوح
فأما من مدح على الأمر الحسن والفعل المحمود ترغيبا له في أمثاله وتحريضا للناس على الاقتداء به
في أشباهه فليس بمداح والمراد بالتراب عينه أو يكون مؤولا يعطى الخيبة والحرمان ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو حکم فرمایا کہ بہت مدح کرنے والوں کے منہ میں ہم مٹی ڈالیں
ترمذی اسکے راوی ہیں اور مداحون سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے لوگوں کی تعریف کرنے کی عادت ٹھیرا رکھی ہے
کہ ممدوح سے اوسکے بدلے کھانا کھاتے ہیں اور جو شخص کہ تعریف کرے عمدہ بات پر اور خوب کام میں تا کہ کرنے والے کو اسکی

کامون کی رغبت ہو اور لوگ ایسے کامون مین اوسکی پیروی کرین تو وہ مدح منع نہین جسکی مذمت اس حدیث مین آئی ہے اور مراد تراب سے حقیقت مین مٹی ہے یا مراد اوس سے محروم رہنا اور ناکامیاب ہونا ہے۔

كتاب المزاح والمداعبة

کتاب ہے خوش طبعی کے بیان مین۔

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ انک لتداعبنا قال انی لا اقول الا حقا اخرجہ الترمذی

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر آپ ہمسے خوش طبعی کرتے ہین فرمایا کہ مین نہین کہتا مگر حق بات یعنی سچ یعنے مین خوش طبعی مین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع ہو اگرظاہر مین خلاف واقع معلوم ہو اور ضابطہ اوسکے جائز اور نہ جائز ہونے مین یہ ہے کہ اگر اوسمین جھوٹ نہو تو جائز ہے لیکن با وجود اسکے بھی ہمیشہ چاہیے اسواسطے کہ اس سے آدمی خفیف ہو جاتا ہے اور عزت اور قدر جاتی رہتی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوش طبعی اسی قسم کی تہی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن انس قال اتت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت احملنا علی بعیر فقال احملکم علی ولد الناقۃ قالت وما نصنع بولد الناقۃ قال وهل تلد الابل الا النوق اخرجہ ابو داود والترمذی وهذا لفظہ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو اوسنے کہا کہ ہمکو سواری کیلیے اونٹ دیجیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو اونٹنی کے بچے پر سوار کرونگا اوس عورت نے کہا کہ ہم اونٹنی کے بچے کو کیا کرینگے فرمایا کہ اونٹون کو اونٹنیان ہی جنتی ہین ابو داود و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ذا الاذنین یعنی یمازحہ اخرجہ ابو داود

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو فرمایا اے دو کان والے یعنے اوس سے خوش طبعی فرمائی ابو داود اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن اسید بن حضیر ان رجلا من الانصار کان فیہ مزاح فبینما هو یحدث القوم ویضحکہم اذ طعنہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی خاصرتہ بعود کان فی یدہ فقال اصبرنی یا رسول اللہ قال اصطبر فقال ان علیک قمیصا ولیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قمیصہ فاحتضنہ وجعل یقبل کشحہ وقال انما اردت هذا یا رسول اللہ اخرجہ ابو داود اصبرنی اے اقدنی ومکنی من نفسک لاقتص منک والکشح ما فوق شیل الازار من جانب البطن وهما کشحان

ترجمہ اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد مین خوش طبعی کرنے کی عادت تہی سو جس حالت مین کہ وہ لوگون کو خوش طبعی کرکے ہنسا رہا تھا کہ ناگہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو کوکہہ مین چوکا لکڑی سے کہ آپکے ہاتھ مین تہی تو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو اپنی جان پر قابو دیجیے فرمایا مین قابو دیتا ہون تو اوسنے کہا کہ آپ پر کرتا ہے اور مجھپر کرتا نہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کرتا اوٹھایا تو وہ اوسکو اندر گھس گیا اور آپکے پہلو کو چومنے لگا اور کہا یا رسول اللہ میری یہی مراد تہی ابو داود اسکے راوی ہین اصبرنی یعنے مجھکو بدلا دیجیے۔ اور مجھکو اپنی جان پر قابو دیجیے کہ مین نے آپسے بدلا لینا ہے اور کشح وہ جگہ ہے جو تہ بند باندہنے کی جگہ سے اوپر ہوتی ہے پیٹ کی جانب مین اور کشح دو ہین۔

(۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَاْخُذَنَّ اَحَدُکُمْ عَصَی اَخِیْہِ لَاعِبًا جَادًّا وَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِیْہِ فَلْیَرُدَّھَا اِلَیْہِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** عبداللہ بن سائب سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی کی لاٹھی نہ لے نہ خوش طبعی سے نہ قصد سے اور جو اپنے بھائی کی لاٹھی لیوے تو چاہیے کہ اوسکو پھیر دیوے ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَسِیْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِّنْھُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُھُمْ اِلٰی حَبْلٍ کَانَ مَعَہٗ فَاَخَذَہٗ فَفَزِعَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے ہمسے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلتے تھے یعنے کسی سفر مین تو اونمین سے ایک مرد سو گیا تو اونمین بعض نے اپنی رسی لیکر اوسکو پکڑا تو وہ گھبرایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حلال کسی مسلمان کے لیے کہ مسلمان کو ڈراوے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

کِتَابُ الْمَوْتِ وَفِیْہِ ثَلٰثَۃُ اَبْوَابٍ

کتاب ہے موت کے بیان مین اور اوس مین تین باب ہین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

پہلا باب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بیان مین

مَرَضِہٖ وَمَوْتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری اور موت کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ یَا عَائِشَۃُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِیْ اَکَلْتُ بِخَیْبَرَ وَھٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْھَرِیْ مِنْ ذٰلِکَ السَّمِّ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرض الموت مین فرماتے تھے کہ اے عائشہ مین ہمیشہ اوس کھانے کی تکلیف پاتا ہون جو مینے خیبر مین کھایا تھا سو یہ وقت تو اب وہ ہے کہ مجھکو معلوم ہو چکا کہ میری جان کی رگ اوسی زہر سے ٹوٹتی ہے بخاری اسکے راوی ہین **ف** یعنے اوسی زہر سے اب میرا انتقال ہے۔

(۲) وَعَنْھَا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِہٖ وَجَعُہٗ اِسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَہٗ اَنْ یُّمَرَّضَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَذِنَّ لَہٗ فَخَرَجَ وَھُوَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ تَخُطُّ رِجْلَاہُ فِی الْاَرْضِ فَلَمَّا دَخَلَ بَیْتِیْ وَاشْتَدَّ وَجَعُہٗ قَالَ اَھْرِیْقُوْا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْکِیَتُھُنَّ لَعَلِّیْ اَعْھَدُ اِلَی النَّاسِ فَاَجْلَسْنَاہُ فِیْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَۃَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَیْہِ مِنْ تِلْکَ الْقِرَبِ حَتّٰی طَفِقَ یُشِیْرُ اِلَیْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی النَّاسِ فَصَلّٰی بِھِمْ وَخَطَبَھُمْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَلَھُمَا فِیْ رِوَایَۃِ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْتُ لَھَا اَلَا تُحَدِّثِیْنِیْ عَنْ مَرَضِ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت بلى ثقل النبي صلى الله عليه وسلم فقال أصلى الناس قلنا لا هم
ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فأغمي عليه ثم
أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب قالت ففعلنا فاغتسل
ثم ذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا وهم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا
ماء في المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا وهم
ينتظرونك قالت والناس عكوف في المسجد ينتظرون رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لصلوة العشاء
الآخرة قالت فأرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أبي بكر أن يصلي بالناس فأتاه الرسول فقال
إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرك أن تصلي بالناس فقال أبو بكر وكان رجلا رقيقا يا عمر صل
بالناس قالت فقال عمر أنت أحق بذلك قالت فصلى بهم أبو بكر تلك الأيام ثم إن رسول الله صلى الله عليه
وسلم وجد من نفسه خفة فخرج بين رجلين أحدهما العباس لصلوة الظهر وأبو بكر يصلي بالناس فلما
رآه أبو بكر ذهب ليتأخر فأومأ إليه النبي صلى الله عليه وسلم أن لا يتأخر وقال لهما أجلساني إلى جنبه
فأجلساه إلى جنب أبي بكر فكان أبو بكر يصلي وهو قائم بصلوة النبي صلى الله عليه وسلم والناس يصلون
بصلوة أبي بكر والنبي صلى الله عليه وسلم قاعد قال عبيد الله دخلت على عبد الله بن عباس فقلت ألا أعرض
عليك ما حدثتني عائشة عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هات فعرضت حديثها عليه فما
أنكر منه شيئا غير أنه قال أسمت لك الرجل الذي كان مع العباس قلت لا قال هو علي وزاد البخاري
في رواية كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل في مرضه يقول أين أنا غدا أين أنا غدا يريد يوم عائشة فأذن
له أزواجه أن يكون حيث شاء قالت فمات في بيتي وفي يومي الذي كان يدور علي فيه ثم قبضه الله وإن
رأسه لبين نحري وسحري وخالط ريقه ريقي دخل عبد الرحمن بن أبي بكر ومعه سواك يستن به
فنظر إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت أعطني هذا السواك فأعطانيه فقضمته ثم مضغته فأعطيته
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستن به وهو مستند إلى صدري السحر الرئة وأرادت أنه مات عندها
في حضنها والفصم بالفاء والصاد المهملة الكسر من غير إبانة وبالقاف والضاد المعجمة الكسر مع الإبانة

ترجمہ اور عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپکو بیماری کی شدت ہوئی تو اپنی بیبیوں سے اجازت
مانگی کہ میری گھر میں بیمارداری کئے جاویں یعنی میری گھر میں بیماری کاٹیں تو بیبیوں نے آپکو اجازت دی تو آپ باہر تشریف
لائے دو مردوں کے درمیان ایک عباس تھے اور ایک اور مرد آپکے پاؤں زمین پر گھسلتے جاتے تھے پھر جب میرے گھر میں داخل ہوئے
اور آپکو درد کی شدت ہوئی تو فرمایا کہ ڈالدو میرے اوپر سات مشکیں جنکے دہانے نہ کھلے ہوں تاکہ میں لوگوں کو وصیت کروں تو ہمنے
آپکو حفصہ کی ایک تغار میں بٹھلایا اور ان مشکوں سے آپ پر پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس کرو پھر لوگوں
کی طرف نکلے پھر انکو نماز پڑہائی اور خطبہ سنایا شیخین یا اسکے راوی ہیں اور دونوں کی روایت میں عبید اللہ بن عبد اللہ سے آیا
ہے کہا کہ میں عائشہ کے پاس اندر گیا تو میں نے اُن سے کہا کہ تم مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال بیان کرو انہوں نے
کہا ہاں بیان کرتی ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہمنے کہا نہیں آپ کی انتظار
میں ہیں پھر رسول اللہ نے فرمایا میرے واسطے تغار میں پانی رکھو عائشہ نے کہا ہمنے پانی رکھا تو آپنے غسل کیا پھر اٹھنے لگے تو

بیہوش ہو گئے پہر ہوش مین آئے تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑہ چکے ہیں ہمنے کہا نہین یا رسول اللہ آپکی انتظار میں ہین فرمایا میرے واسطے لگن مین پانی رکہو عایشہ نے کہا سو ہمنے پانی رکہا تو آپنے غسل کیا پہر او ٹہنے لگے تو بیہوش ہو گئے پہر ہوش مین آئے تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑہ چکے ہین ہمنے کہا نہین یا حضرت آپ کے انتظار میں ہین فرمایا میرے واسطے لگن مین پانی رکہو کہا عایشہ نے سو ہمنے پانی رکہا تو آپ نے غسل کیا پہر اوٹہنے لگے تو بیہوش ہو گئے پہر ہوش مین ہوئے فرمایا کیا لوگ نماز پڑہ چکے ہین ہمنے کہا نہین لوگ آپکی انتظار مین ہین کہا اور لوگ مسجد مین بیٹہے ہوئے تہے حضرت کی انتظار کرتے تہے نماز عشا کے لیئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر کو کہلا بہیجا کہ لوگون کو نماز پڑہا دین تو ایلچی اونکے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو حکم کرتے ہین کہ لوگون کو نماز پڑہاؤ تو ابو بکر نے کہا اور وہ نرم دل تہے کہ اے عمر لوگون کو نماز پڑہاؤ تو عمر نے کہا کہ تم نماز پڑہانے کے لیے زیادہ تر لائق ہو کہا عایشہ نے سو ابو بکر نے لوگون کو ان دنون مین نماز پڑہائی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیماری سے کچہہ تخفیف پائی تو دو مردون کے درمیان یعنی اونکے کاندہون پر ہاتہ رکہکر نماز ظہر کے لیئے نکلے ایک اون دونون مین عباس تہے اور ابو بکر لوگون کو نماز پڑہا رہے تہے پہر جب ابو بکر نے آپکو دیکہا تو پیچہے ہٹنے لگے تو حضرت نے اونکی طرف اشارہ کیا کہ پیچہے مت ہٹو اور دونون سے فرمایا کہ مجہکو اوسکے پہلو مین بٹہلاؤ تو دونون نے آپ کو ابو بکر کے پہلو مین بٹہلایا تو ابو بکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی پیروی کرتے تہے اور باقی لوگ ابو بکر کی نماز کی پیروی کرتے تہے اور حضرت بیٹہے تہے یعنی بیٹہے نماز پڑہتے تہے عبید اللہ نے کہا کہ مین ابن عباس کے پاس گیا تو مین نے اون سے کہا کیا نہ عرض کرون مین تمہسے وہ حدیث جو عائشہ نے مجہسے حضرت کی بیماری کی باب مین بیان کی کہا لا بیان کر تو مین نے عائشہ کی حدیث اون سے بیان کی تو ابن عباس نے اوس سے کچہ انکار نہ کیا مگر اتنا کہا کہ کیا عائشہ نے تجہسے اوس شخص کا نام لیا جو عباس کے ساتہ تہا مین نے کہا نہین کہا وہ علی مرتضے تہے اور بخاری نے ایک روایت مین زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیماری مین پوچہتے تہے کہ مین کل کہان ہونگا آپ کی مراد یہ تہی کہ عایشہ کے باری کب ہوگی تو آپ کی بیبیون نے آپکو اجازت دی کہ جہان چاہین رہین کہا عائشہ نے سو انتقال ہوا حضرت کا میرے گہر مین اور میری باری کے دن جس مین آپ گہومکر میرے پاس آتے تہے پہر اللہ نے آپ کی روح قبض کی اور حالانکہ آپکا سر میری ہنسلی اور میرے سینہ کے درمیان تہا اور آپ کی تہوک میری تہوک سے ملی عبد الرحمن بن ابی بکر اندر آیا اور اوسکے پاس مسواک تہی جس سے دانت مل رہا تہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف نظر کی مین نے کہا کہ یہ مسواک مجہکو دے اوسنے مجہکو دی تو مین نے اوسکو توڑا پہر چبایا پہر مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی آپنے اوس سے مسواک کی اور حالانکہ آپ میرے سینے سے تکیہ کیئے تہے اور سحر کے معنے ہین سینہ اور مراد یہ ہے کہ فوت ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عایشہ کی گود مین اور قصم کے معنے ہین توڑنا۔

(۲) **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلٰى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَالتِّرْمِذِيُّ الرَّفِيقُ الْأَعْلٰى هُمُ النَّبِيُّونَ الَّذِينَ يَسْكُنُونَ أَعْلٰى عِلِّيِّينَ **ترجمہ** عایشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے حالت صحت مین کہ ہرگز کسی پیغمبر کی روح قبض نہین کیجاتی یہانتک کہ اوسکو بہشت مین جگہہ دکہائی جاتی ہے یعنی جو جگہ کہ اوسکے لیئے مخصوص ہے مراتب عالیہ سے اور زندگی پہر اوسکو اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہے آخرت کو اختیار کرے اور چاہے دنیا مین رہے پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت

یعنی اوسکی علامتین ظاہر ہوئین اور آپکا سر میری ران پر تہا تو آپکو غش ہوا پہر جب ہوش میں آئے پہر اونی آنکہہ گہر کے چہت کیطرف لگائی یعنی اسلئے کہ وہ چہت آسمان کی ہے پہر فرمایا الٰہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون مین نے کہا اب ہم کو نہین اختیار کرینگے اور مینے پہچان لیا کہ وہی حدیث ہے جو آنحضرت حالت صحت مین ہم سے بیان کیا کرتے تہے سو اخیر کلمہ جسکے ساتھ آپنے کلام کیا یہ تہا کہ الٰہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون تینون یعنی ترمذی اسکے راوی ہین اور رفیق اعلےٰ سے مراد نبی لوگ ہین جو اعلے علیین مین رہتے ہین جو کہ ایک جگہ ہے ساتوین آسمان کے اوپر۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالَى فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الرَّزِيَّةُ الْمُصِيبَةُ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات حاضر ہوئی اور گہر مین آدمی تہے جنمین عمر بن خطاب بہی موجود تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکہہ دون تاکہ اوس تحریر کے بعد تم مین کبہی تنازع نہو اور اختلاف نہ پڑے تو عمر نے کہا کہ البتہ حضرت پر درد غالب ہے کہ حضرت کو لکہانے مین تکلیف ہوگی اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے خدا کی کتاب ہمکو کافی ہے یعنی لکہنا چندان ضرور نہین پہر گہر والون مین اختلاف ہوا تو بعضے کہتے تہے کہ کاغذ نزدیک لاؤ تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکہہ دیوین اور بعضے کہتے تہے جو عمر نے کہا پہر جب اونمین زیادہ شور غل اور اختلاف ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اوٹھ جاؤ میرے پاس سے اور میرے پاس جہگڑنا لائق نہین پہر ابن عباس نکلے کہتے ہوئے تحقیق مصیبت ہے کل مصیبت وہ چیز کہ مانع ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکہنے سے شیخین اسکے راوی ہین رزیہ کے معنے ہین مصیبت **ف** یعنی کاش وہ اختلاف اور عمل نہ کرتے تاکہ حضرت کچہہ لکہتے کہ سبب ہدایت کا ہوتا تو ابن عباس اس امر مین عمر کے مخالف تہے اور اگر کوئی بات ضروری ہوتی تو اوسکو ضرور لکہتے اور اونکے اختلاف سے کبہی نہ چہوڑتے اسواسطے کہ قرآن مین حکم ہے کہ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ تو معلوم ہوا کہ لکہنا ضروری امر نہ تہا ابوبکر کو خلیفہ کرنا تہا چنانچہ بخاری

(۴) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ أَبَتَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرَئِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ يَا أَنَسُ كَيْفَ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موت حاضر ہوئی یعنی اوسکی علامتین ظاہر ہوئین تو آپکو بیماری کی شدت سے غش آنے لگا تو فاطمہ نے کہا کہ ہاے تکلیف میرے باپ کی آپکو بیماری کی کیا شدت ہے تو آپنے فاطمہ کو فرمایا کہ نہین ہے تیرے باپ پر تکلیف اور شدت بیماری کے بعد آجکے دن کی یعنی یہ تکلیف بسبب شدت بیماری کے ہے اور بیماری آجکے دن کے بعد پہر نہین ہوگی اسواسطے کہ موت سے آج علائق جسمانی قطع ہوجاوینگے پہر جب حضرت نے وفات پائی تو فاطمہ نے کہا کہ ہاے میرے باپ کہ اپنے رب کا حکم قبول کیا کہ اوسکو اپنے حضور مین بلا لیا ہاے میرے باپ کہ وہ شخص کہ اوسکی جگہ جنت الفردوس ہے ہاے میرے باپ ہم جبرئیل کی طرف اونکی موت کی خبر پہونچاتے ہین

پہر جب حضرت دفن کئے گئے تو فاطمہ نے کہا کہ اے انس کیونکر گوارا ہوا تمہارے نفسون پر کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مٹی ڈالو بخاری نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ الْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ فِيهِ قَوْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَبْكُونَ حِينَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَعَصَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ أَوْ قَالَ بِحَاشِيَةِ بُرْدٍ وَخَرَجَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَخَطَبَ النَّاسَ وَأَثْنَى عَلَى الْأَنْصَارِ خَيْرًا وَأَوْصَى بِهِمْ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ الدَّسْمَةُ لَوْنٌ بَيْنَ الْغُبْرَةِ وَالسَّوَادِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ عباس ایک مجلس پر گذرے جسمین کچھ انصاری لوگ روتے تہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی شدت ہوئی تو عباس نے کہا کہ تمہارے رونے کا کیا سبب ہے اُنہون نے کہا ہمنے یاد کیا اپنا بیٹھنا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہر عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر آئے اور آپکو خبر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کو ایک میلی پٹی سے باندھا یا کہا چادر کے کنارے سے اور باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑہے اور لوگون پر خطبہ پڑہا اور انصار کی ثنا کی اور اونکو نیک کہا اور اونکے حق مین وصیت کی پہر فرمایا کہ مقرر خدا نے اختیار دیا ہے بندے کو دنیا اور آخرت مین سو اوس بندے نے آخرت کو اختیار کیا بخاری اسکے راوی ہین اور دسمہ ایک رنگ ہے درمیان خاکی اور سیاہ کی۔

غُسْلُهُ وَكَفْنُهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہلانے اور کفنانے کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوا غُسْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ لَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَوْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ فَكَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيَدْلُكُونَهُ بِالْقَمِيصِ دُونَ أَيْدِيهِمْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا نِسَاؤُهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ جب اصحاب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہلانے کا ارادہ کیا تو اُنہون نے کہا قسم اللہ کی ہم نہین جانتے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑون سے ننگا کرکے نہلائین جیسا ہم اپنے مردون کو نہلاتے ہین یا آپکو کپڑون سمیت نہلائین پہر جب انہون نے اختلاف کیا تو خدا نے اونپر نیند ڈالی یہانتک کہ اونمین سے کوئی مرد نہ تہا کہ اوسکی ٹہڈی اوسکے سینے پر تہی یعنی نیند کے سبب سب کے سر سینے پر جہک گئے تو گہر کے کنارے سے کسی نے اون سے کلام کیا نہ جانتے تہے وہ کون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑون سمیت نہلاؤ تو لوگ اوٹہے اور حضرت کو کپڑون سمیت نہلایا (اسطرح کہ) کرتے کے اوپر پانی کو ڈالتے تہے اور کپڑے سے آپکو ملتے تہے نہ ہاتہون سے اور عائشہ کہتی تہین کہ اگر مجھکو پہلے معلوم ہوتا جو پیچھے معلوم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی بیبیون کے سوا کوئی نہ نہلاتا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلٰثَةِ أَثْوَابٍ نَجْرَانِيَّةٍ الْحُلَّةُ ثَوْبَانِ وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ زَادَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ وَغَسَّلَهُ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ وَهُمْ أَدْخَلُوهُ قَبْرَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ النَّجْرَانِيَّةُ مَنْسُوبَةٌ إِلَى نَجْرَانَ مَوْضِعٌ بِالْيَمَنِ مَعْرُوفٌ كَانَ فِيهِ نَصَارٰى نَجْرَانَ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کفنائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین کپڑوں مین دو کپڑے تہے اور ایک کرتا آپکا جسمین فوت ہوئے اور جابر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ غسل دیا حضرت کو علی اور اسامہ نے اور انہونے حضرت کو قبر مین داخل کیا ابوداؤد اسکے راوی ہین بحرانیہ منسوب ہے طرف بحران کی کہ ایک جگہ ہے معروف یمن مین اوسمین بحران کے نصاری رہتے تہے۔

(۳) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ وَصَلَّى عَلَيْهِ النَّاسُ اَفْرَادًا لَا يَؤُمُّهُمْ اَحَدٌ فَقَالَ نَاسٌ يُدْفَنُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بِالْبَقِيْعِ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا دُفِنَ نَبِيٌّ اِلَّا فِي مَكَانِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ فَحُفِرَ لَهُ فِيْهِ فَلَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَهُ اَرَادُوْا نَزْعَ قَمِيْصِهِ فَسَمِعُوْا صَوْتًا يَقُوْلُ لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيْصَ فَغُسِلَ وَهُوَ عَلَيْهِ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ مجھکو خبر پہنچی کہ فوت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن پیر کے اور دفنائے گئے دن منگل کے اور لوگون نے اکیلی اکیلی آپ پر نماز پڑہی کوئی اونکا امام نہ بنا پہر بعضون نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر کے پاس دفنائے جاوین اور لوگون نے کہا بقیع مین دفنائے جاوین کہ مدینے کا قبرستان ہے پہر ابوبکر صدیق آئے تو انہون نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ نہین دفنایا جاتا کوئی پیغمبر مگر اوسی جگہ مین جہان فوت ہو تو حضرت کے واسطے وہین قبر کہودی گئی پہر جب انہون نے غسل کا ارادہ کیا اور چاہا کہ آپکا کرتا اتارین تو انہون نے ایک آواز سنی کہ حضرت کا کرتا مت اتارو پہر کرتے سمیت آپکو نہلا یا گیا۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَبْرِهِ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے قبر مین سرخ چادر ڈالے گئے ترمذی نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ الَّذِي اَلْحَدَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَالَّذِي اَلْقَى الْقَطِيْفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلَاهُ رض اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ محمد بن علی بن حسین سے روایت ہے کہا کہ جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بغلی قبر کہودی وہ ابوطلحہ تہے اور جس نے آپ کے تلے کپڑا ڈالا آپکے غلام آزاد شقران تہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ بَيْتَهَا فَقُلْتُ يَا اُمَّهْ اكْشِفِيْ لِي عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے، کہا کہ مین عائشہ کے پاس اونکے گہر مین گیا تو مینے کہا اے مان میری واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اور آپکے دونون یارون کی قبر کہول کہ مین زیارت کرون تو عائشہ نے میرے واسطے تینون قبرین کہولین نہ اونچی تہین نہ ملی ہوئین زمین سے بلکہ بچہی ہوئی تہین عرصہ کے سرخ پتہرون سے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ ف عرصہ ایک جگہ کا نام ہے مدینے مین وہان کے پتہر سرخ ہوتے ہین۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اونہون نے دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو کوہان کی کی یعنی درمیان مین سے اونٹ کی کوہان کی طرح بلند تہی بخاری اسکے راوی ہین ف ابتدا مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر

اسیطرح تہی پہر رفتہ رفتہ پتہر ڈہلک کر زمین پر پہچہ گئی۔

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِي الْمَوْتِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ وَفِيْهِ سَبْعَةُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب موت اور اوسکی چیزون کے بیان مین اور اسمین سات فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ مُقَدَّمَاتِهٖ وَنُزُوْلِهٖ

پہلی فصل اوسکی علامتون اور اوسکے آنیکے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابوسعید روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سکہلاؤ اپنے مردون کو لا الہ الا اللہ بخاری کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین ف یعنی مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ پکار کے کہو کہ مرنے والا بہی سنکے لیوے اور یون اوس سے کہنا چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ کہو کہ شاید بدحواسی سے انکار کر بیٹہے۔

(۲) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا عَلٰى مَوْتَاكُمْ سُوْرَةَ يٰسٓ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑہا کرو اپنے مردون پر سورہ یس یعنے مرنے کے وقت ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْاِنْسَانِ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهٗ نَفْسَهٗ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہین دیکہتی طرف آدمی کی کہ جب مرجاتا ہے تو اوسکی آنکہہ لگ جاتی ہے لوگون نے کہا کیون نہین فرمایا سو یہ وقت ہے کہ اوسکی آنکہہ اوسکی روح کے پیچہے لگ جاتی ہے مسلم اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ کے پاس تشریف لائے یعنی جبکہ ابوسلمہ مرگئے اور حالانکہ اوسکی آنکہہ کہلی رہ گئی تہی جیسے مردون کی ہوتی ہے تو آپنے اوسکو بند کر دیا پہر فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہے تو آنکہہ بہی اوسکے پیچہے لگی چلی جاتی ہے تو اوسکی گہر والون مین سے کچہہ لوگ چلا کر رونے لگے یعنے ابوسلمہ کے غم مین اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے تو فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانون پر مگر نیک دعا سے اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین اوسپر جو تم کہتے ہو یعنی اسوقت فرشتے موجود ہین بد دعا نہ کرو نہین تو اونکا آمین کہنے پر وہی کام ہوجائیگا پہر فرمایا کہ الہی بخشش دے ابوسلمہ کو اور راہ یافتہ لوگون مین اوسکا درجہ بلند کر اور اوسکے بعد باقی رہنے والون مین تو خلیفہ بن یعنی اونکا حافظ نگہبان رہ اور بخشدے ہمکو اور اوسکو اور اوسکی قبر کو کشادہ کر اور اوسمین روشنی کر دے پانچون اسکے راوی ہین سوائے بخاری کے ف ابوسلمہ ام سلمہ کے پہلے خاوند تہے جب وہ مرگئے تو حضرت

غسل اور کفن سے پہلے اونکے واسطے یہ دعا کی۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلٰٓئِکَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِیْرَةٍ بَیْضَآءَ فَیَقُوْلُوْنَ اخْرُجِیْ رَاضِیَةً مَّرْضِیًّا عَنْكِ اِلٰی رَوْحِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ کَاَطْیَبِ رِیْحِ الْمِسْكِ حَتّٰی اَنَّهٗ لَیُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰی یَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَطْیَبَ هٰذِهِ الرِّیْحَ الَّتِیْ جَآءَتْکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِکُمْ بِغَآئِبِهٖ یَقْدُمُ عَلَیْهِ فَیَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَیَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ کَانَ فِیْ غَمِّ الدُّنْیَا فَاِذَا قَالَ فُلَانٌ قَدْ مَاتَ مَا اَتَاکُمْ قَالُوْا ذُهِبَ بِهٖ اِلٰٓی اُمِّهِ الْهَاوِیَةِ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا حُضِرَ اَتَتْهُ مَلٰٓئِکَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَیَقُوْلُوْنَ اخْرُجِیْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطًا عَلَیْكِ اِلٰی عَذَابِ اللّٰهِ فَتَخْرُجُ کَاَنْتَنِ رِیْحِ جِیْفَةٍ حَتّٰی یَاْتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْاَرْضِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّیْحَ حَتّٰی یَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْکُفَّارِ اَخْرَجَهُ النَّسَآئِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایماندار کے مرنے کا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑے لیکر آتے ہین تو کہتے ہین کہ نکل آ اے روح اس حال مین کہ تو راضی ہے خدا سے اور خدا راضی ہے تجھسے طرف رحمت اللہ کی اور پھول خوشبودار کی اور نکل طرف رب کی کہ غضبناک نہین تو وہ نکلتی ہے اور اوس سے خوشبو آتی ہے جیسی کہ نہایت عمدہ خوشبو مشک کی یہانتک کہ ہاتھون ہاتھ لیتے ہین اوسکو بعضے بعضون سے یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو آسمان کے دروازون مین تو آسمان والے کہتے ہین کیا عمدہ ہے یہ خوشبو جو زمین کی طرف سے تمکو آئی ہے پہر اوسکو مومنون کی روحون مین لاتے ہین سو وہ البتہ زیادہ تر خوش ہوتے ہین ساتھ اوسکے ایک تمہاری سی کہ خوش ہو ساتھ غائب اپنے کے کہ سفر سے اوسکے پاس آوے پہر وہ اوس سے پوچھتے ہین کہ فلانے کا کیا حال ہے اور فلانے کا کیا حال ہے تو وہ کہتے ہین اوسکو چھوڑ دو کہ وہ دنیا کے غم مین تہا پہر جب کہتا ہے کہ فلانا مرگیا کیا تمہارے پاس نہین آیا تو کہتے ہین کہ اوسکو لے گئے اوسکی مان کی طرف کہ ہاویہ دوزخ ہے اور جب کافر کے مرنیکا وقت قریب ہوتا ہے تو عذاب کے فرشتے ٹاٹ کا لباس لیکر آتے ہین پہر کہتے ہین کہ نکل اے جان اس حال مین کہ تو ناراض ہے خدا سے اور خدا غضبناک ہے تجہپر طرف عذاب خدا کی سو وہ نکلتی ہے اور اوس سے بدبو آتی ہے جیسے نہایت سڑی ہوئی بدبو مردار کی یہانتک کہ اوسکو زمین کے دروازے پر لاتے ہین تو وہ کہتے ہین کیا ہے یہ سڑی ہوئی بدبو یہانتک کہ اوسکو کافرون کی روحون مین داخل کرتے ہین نسائی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار مرتا ہے ماتھے کے پسینے سے[1] ترمذی نسائی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ خَالِدِ السُّلَمِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَآءَةِ اَخْذَةُ اَسَفٍ لِّلْکَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اَلْاَسَفُ الْغَضَبُ **ترجمہ** عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے اوس نے

---

[1] یعنی ایماندار کو مرتے وقت اوسکو نہایت سختی تکلیف ہوتی ہے تاکہ اوسکے گناہ معاف ہون اور درجے بلند ہون اور بعضون نے کہا کہ ماتھے کا پسینہ ایک علامت ہے مرنے کے وقت بدن کے واسطے ظاہر ہوتی ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ مرتے وقت ایماندار کو صرف اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جس سے ماتھے پر پسینہ ظاہر ہو یعنی نہایت کم تکلیف ہوتی ہے۔ ۱۲۔ لمعات۔

روایت کی حضرت کے ایک صحابی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ناگہانی موت غضب کی پکڑ ہے واسطے کافر کے اور رحمت ہے واسطے مومن کے ابوداؤد اسکے راوی ہین ۔ اسف کے معنے ہین غضب ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْبُکَاءِ وَالنَّوْحِ

دوسری فصل رونے اور نوحہ کے بیان مین

جَوَازُہٗ :۔ رونے کے جائز ہونے کے بیان مین

(۱) **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفِ الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِیْمَ بْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْنَہٗ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَاِنَّ الْقَلْبَ یَخْشَعُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤُدَ جَادَ الْمَرِیْضُ بِنَفْسِہٖ اِذَا قَارَبَ الْمَوْتَ کَاَنَّہٗ یُخْرِجُ رُوْحَہٗ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابی سیف لوہار کے پاس گئے اور وہ حضرت کے بیٹے ابراہیم کا دایہ تھا یعنے اونکی دائی دودھ پلانے والی کا خاوند تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو پکڑکر چوما اور سونگھا پھر ہم اوسکے بعد اوسکے پاس گئے یعنے کچھ مدت کے بعد اور حالانکہ ابراہیم مرنے کے قریب تھا اوسکی جان نکلی جاتی تھی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے تو ابن عوف نے کہا یا رسول اللہ آپ بھی روتے ہین تو فرمایا اے عوف کے بیٹے یہ آنسو رحمت کی نشانی ہے پھر دوسری بار آنسو بھر لائے سو فرمایا کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غم کرتا ہے اور ہم نہین کہتے مگر وہی جس سے ہمارا رب راضی ہو یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین اور البتہ ہم تیری جدائی سے اے ابراہیم غمگین ہین شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہین کہا جاتا ہے جاد المریض بنفسہ جبکہ بیمار مرنے کے قریب ہو **ف** یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل سے غم کرنا صبر کے مخالف نہین بلکہ یہ رحمت کی نشانی ہے نوحہ گری البتہ حرام ہے

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ تُوُفِّیَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَکَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَاِنِّیْ لَجَالِسٌ بَیْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُہٗ اَلَا تَنْهٰی عَنِ الْبُکَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِہٖ عَلَیْہِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَکَّةَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَکْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّکْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَیْبٌ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ ادْعُہٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی صُهَیْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ بِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَمَّا اَنْ اُصِیْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَیْبٌ یَبْکِیْ وَیَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ یَا صُهَیْبُ اَتَبْکِیْ عَلَیَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِہٖ عَلَیْہِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰہُ عُمَرَ لَا وَاللّٰہِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِہٖ وَلٰکِنْ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَزِیْدُ الْکَافِرَ عَذَابًا بِبُکَاءِ اَهْلِہٖ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَتْ حَسْبُکُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ اَلْوِزْرُ الْاِثْمُ وَالذَّنْبُ وَالْوَازِرَةُ النَّفْسُ الْمُذْنِبَةُ وَالْمُرَادُ لَا یَحْمِلُ اَحَدٌ عَنِ الْمُذْنِبِ

ذنب غیرہ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان کی بیٹی مکے مین فوت ہوئی اور ہم آئے تاکہ اوسکے جنازے مین حاضر ہون اور ابن عمر اور ابن عباس بہی اوسکے جنازے مین حاضر تہے اور تحقیق مین دونون کے درمیان بیٹہا تہا تو عبد اللہ بن عمر نے عمر بن عثمان سے کہا اور حالانکہ وہ اونکے سامنے تہا کیا تو عورتون کو رونے سے منع نہین کرتا سو مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مُردے پر عذاب ہوتا ہے اوسکے گہر والون کے رونے کے سبب سے اوسپر تو ابن عباس نے کہا کہ البتہ عمر بہی بعضے یہ بات کہا کرتے تہے کہ مُردے پر عذاب ہوتا ہے اوسکے گہر والون کے بعض رونے سے پہر ابن عباس نے حدیث بیان کی اور کہا کہ مین عمر کے ساتہ مکے سے پہرا یہانتک کہ جب ہم بیدا مین تہے کہ نام ایک جگہ کا ہے پاس ذو الحلیفہ کے سو ناگہان اوسنے کچہہ سوار کیکر کے سامنے مین دیکہے تو کہا کہ جا دیکہہ یہ سوار کون لوگ ہین مینے نظر کی تو ناگہان کیا دیکہتا ہون کہ صہیب اور اوسکا ساتہی ہین پہر مینے عمر کو آکر خبر دی تو کہا کہ اوسکو بلا پہر مین صہیب کی طرف پلٹ گیا تو مین نے کہا کہ کوچ کر اور امیر المؤمنین کو مل پہر جب عمر زخمی ہوئے تو صہیب روتے ہوئے اندر آئے کہتے تہے اے بہائی اے ساتہی تو عمر فاروق نے فرمایا اے صہیب کیا تو مجہپر روتا ہے اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مُردے پر عذاب ہوتا ہے اوسکو گہر والون کے بعض رونے کے سبب سے ابن عباس نے کہا پہر جب عمر مر گئے تو مین نے یہ بات عائشہ سے ذکر کی عائشہ نے فرمایا کہ خدا رحم کرے عمر پر قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان نہین کی کہ مُردے پر عذاب ہوتا ہے اوسکو گہر والون کے رونے کے سبب سے لیکن حضرت نے فرمایا ہے کہ مقرر خدا زیادہ کرتا ہے کافر پر عذاب اوسکے گہر والون کے رونے کے سبب سے پہر عائشہ نے کہا کہ کفایت کرتا ہے تمکو قرآن کہ نہین اوٹہا دیگا کوئی جی بوجہہ دوسرے کا تو عمر کے بیٹے نے کچہہ نہ کہا شیخین نسائی اسکے راوی ہین وزر گناہ کو کہتے ہین اور وازرہ گناہ گار جی کو کہتے ہین اور مراد یہ ہے کہ کوئی گناہ گار کبہی دوسرے کا گناہ نہ اوٹہاویگا۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضہ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاؤُدَ

ترجمہ عائشہ سے روایت ہے اور حالانکہ اونکے پاس ذکر ہوا کہ ابن عمر کہتے ہین کہ البتہ مُردے پر عذاب ہوتا ہے اوسکو گہر والون کے رونے کے سبب سے اوسپر تو عائشہ نے کہا کہ خدا ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے ابن عمر کی) کو بخشے خبردار ہو بیشک اوسنے جہوٹ نہین بولا لیکن وہ بہول یا چوکا سوا اسکے کچہہ نہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک یہودی عورت پر گذرے جسپر اوسکے گہر والے روتے تہے تو حضرت نے فرمایا کہ اوسکے گہر والے اوسپر روتے ہین اور البتہ تحقیق عذاب ہوتا ہے اوسکی قبر مین چہون اسکے راوی ہین سوا ابو داؤد کے۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر والون سے مر گیا تو عورتین جمع ہو کر اوسپر رونے لگین تو عمر فاروق اوٹہکر اونکو منع کرنے اور ہٹانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چہوڑ اونکو اے عمر اسواسطے کہ آنکہہ آنسو بہانے والی ہے اور دل مصیبت زدہ اور میت کے مرنے کا زمانہ قریب ہے نسائی اس کے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو چوما اور حالانکہ وہ مرا پڑا تھا اور آپکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے ابو داؤد اسکے راوی۔

(٥) **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِيْنَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینا قنوت پڑھی جبکہ قاری لوگ شہید ہوئے سو میں نہیں دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی اوس سے زیادہ ترغمگین ہوئے ہوں شیخین اسکے راوی ہیں۔

النَّهْيُ عَنْهُ ــ رونے کے منع ہونے کا بیان

(١) **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ فِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْهُ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ جب ابو سلمہ فوت ہوئے تو میں نے کہا مسافر ہے مسافری کی زمین میں فوت ہوا البتہ میں اوسپر ایسا روؤں گی کہ لوگوں میں اوسکا چرچا ہو سو میں البتہ رونے کے لیے تیار ہوئی کہ ناگہاں سامنے سے ایک عورت آئی ارادہ کرتی تھی کہ مجھکو رلائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے سامنے آئے سو فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اوس گھر میں داخل کرے جس سے خدا نے اوسکو نکالا ہے تو میں رونے سے باز رہی اور نہ روئی مسلم اسکے راوی ہیں **ف** یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہے اب رونے پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر میں داخل نہ کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کیواسطے محفل کرنا شیطانی کام ہے مصیبت میں صبر چاہیے نہ کہ شیطان بلائے جائیں۔

(٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْيُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ احْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ جب زید بن حارثہ اور جعفر اور ابن رواحہ کے مرنے کی خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو آپ بیٹھ گئے آپکے چہرے میں غم پہچانا جاتا تھا پھر ایک مرد آپکے پاس آیا اور کہا کہ جعفر کی عورتیں روتی ہیں اور اونکے رونے کا ذکر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو حکم فرمایا کہ اونکو منع کرے وہ گیا اور دوسری بار پھر آیا اور ذکر کیا کہ اونہوں نے میرا کہا نہیں مانا فرمایا انکو منع کر وہ گیا اور تیسری بار پھر آیا اور کہا یا رسول اللہ البتہ عورتیں ہمپر غالب ہوئیں یعنی ہمارے کہنے سے باز نہیں آتیں فرمایا انکے منہ میں خاک ڈال ترمذی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(٣) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ يَعُودُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسَاءُ وَبَكَيْنَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسْكِتُهُنَّ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ دَعْهُنَّ يَبْكِينَ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا يَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوا وَمَا وَجَبَ قَالَ إِذَا مَاتَ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا فَإِنَّكَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ فِيكُمْ قَالُوا الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ إِنَّ الشُّهَدَاءَ إِذًا لَقَلِيلٌ

إِذَا الْقَتِيلُ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ الْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْحَرِيقُ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدَةٌ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ الْاِسْتِرْجَاعُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ أَنْ يَقُولَ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَيُقَالُ مَاتَتِ الْمَرْأَةُ بِجُمْعٍ بِضَمِّ الْجِيمِ وَإِسْكَانِ الْمِيمِ إِذَا مَاتَتْ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ **ترجمہ** جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن ثابت کی بیمار پرسی کو آئے سو اوسکو بیہوش پایا تو اوسکو چلا کر بلایا اوسنے آپکو کچھ جواب نہ دیا تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پھر فرمایا کہ تو ہمسے بیہوش ہے اے ابو ربیع (ربیع عبداللہ بن ثابت کی کنیت ہے) تو عورتیں چلائیں اور اوسپر رونے لگیں تو ابن عتیک اونکو چپ کرانے لگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ اونکو ۔ نز دے ام جب واجب ہو تو پھر کوئی رونے والی نہ روے لوگون نے کہا اور کیا چیز واجب ہو فرمایا جب مرجائے تو اوسکی کہا قسم ہے اللہ کی البتہ مین امیدوار تھی کہ تو شہید ہو تا کہ مقرر تو نے پورا کیا ہے سامان اپنا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نے ثابت کیا ہے اجر اوسکا بقدر نیت اوسکی کے اور فرمایا تم اپنے درمیان شہادت کس کو گنتے ہو اصحاب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین قتل ہونے کو فرمایا میری امت کے شہید اسوقت تھوڑے ہونگے بلکہ جو وبا مین مرجاوے وہ بھی شہید ہے اور جو ڈوب کر مرجائے وہ بھی شہید ہے اور جو پسلی کے درد سے مرے وہ بھی شہید ہے اور جو دستون کی بیماری سے مرے وہ بھی شہید ہے اور جو آگ مین جل کر مرجائے وہ بھی شہید ہے اور جسپر دیوار گر پڑے وہ بھی شہید ہے اور جو عورت بچہ جننے کے درد سے مرجاوے وہ بھی شہید ہے ترمذی کے سوا چارون اسکے راوی ہین استرجاع مصیبت کے وقت یہ ہے کہ کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا جاتا ہے کہ مرگئی عورت جمع سے جبکہ مرجائے اور اوسکے پیٹ مین بچہ ہو **ف** یعنی انکو بھی شہادت کا مرتبہ نصیب ہوئیگا اگرچہ اعلےٰ قسم وہی شہید ہے جو جہاد مین مارا جائے ۔

(٤) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَهُ فِي غَشْيَتِهِ فَقَالَ قَدْ قَضَى قَالُوا لَا فَبَكَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَهُ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو گئے تو اوسکو دیکھا کہ غش مین بیہوش پڑا ہے پوچھا کیا یہ مرگیا لوگون نے کہا کہ نہین بلکہ غش مین ہے تو حضرت روئے اور لوگ بھی آپکا رونا دیکھکر روئے پھر فرمایا کہ تم سنتے نہین ہو کہ خدا آنکھ کے آنسو اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا ولیکن عذاب تو اوسکے سبب ہے یعنی زبان سے کرتا ہے یا رحم کرتا ہے شیخین اسکے راوی ہین **ف** یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہے اور زبان سے نوحہ کرنا اور واویلا کرنا غضب الٰہی کا سبب ہے لیکن اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہے ۔

(٥) **وَعَنِ ابْنِ** مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ **ترجمہ** ابن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہین جو مصیبت مین منہ پر ہاتھ مارے یعنی پیٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے ابوداؤد کے سوا پانچون اسکے راوی ہین **ف** کفر کے بول یعنی واویلا کرنا یا ہائے مصیبت کہنا یا یون کہنا کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا یا کیا ظلم ہمپر ہوا۔ یا مردے کی بھلائیان ذکر کرکے چلا کر رونا یا پیٹنا یہ سب کفر کی رسمین ہین یہ نہ کرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ کسی نبی یا ولی کی ۔ لیکن دل مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو بہانا منع نہین ۔

(٦) **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ

وَاسَيِّدَاهُ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ وَيَقُوْلَانِ اَهٰكَذَا كُنْتَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَللَّهْزُ الدَّفْعُ فِي الصَّدْرِ بِجَمِيْعِ الْكَفِّ **ترجمہ** ابوموسے سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا آدمی نہین جو مرجاے پھر اسکا کوئی کھڑا ہوکر اسکو روے اور کہے اے میرے پہاڑ اے میری سردار یا مانند اسکی اور کچھ کہے۔ مگر تعین کرتا ہے خدا اسپر دو فرشتون کو جو اسکے سینے مین مکا مارتے ہین اور کہتے ہین کیا تو ایسا ہی تہا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُهٗ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا قُلْتِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا قِيْلَ لِيْ اَهٰكَذَا كُنْتَ قِيْلَ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہا کہ عبداللہ بن رواحہ کو بیماری سے غش ہوا تو اوسکی بہن عمرہ رونے لگی اور کہنے لگی اے پہاڑ اے ایسے ایسے اوسکی اوصاف شمار کرتی تہی یعنی بین کرتی تہی پہر جب وہ ہوش مین آیا تو کہا قسم اللہ کی تو نے کچھ چیز نہین کی مگر کہ مجھکو کہا گیا کہ کیا تو اسیطرح تہا پہر جب وہ مرگیا تو وہ اوسپر نہ روئی بخاری اسکے راوی ہین۔

(۸) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى اِبْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَوَجَدَهٗ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَاَخَذَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَكٰى فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَتَبْكِيْ اَوَلَمْ تَكُنْ نُهِيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ نُهِيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور اوسکے ساتھ اپنے بیٹے ابراہیم کی طرف چلے سو اوسکو مرنے کے قریب پایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو اپنی گود مین لیا اور روے تو عبدالرحمن نے آپسے کہا کیا آپ روتے ہین کیا آپکو رونے سے منع نہین کیا فرمایا نہین لیکن مینے منع کیا ہے دو احمق اور گناہگار آوازون سے ایک منہ چھیلنے اور گریبان پہاڑنے کی آواز سے دوسری شیطان کی آواز سو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۹) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَتِ امْرَاَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ مَا هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَعْصِيَكَ فِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَنُحْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِيْ فُلَانٍ كَانُوْا قَدْ اَسْعَدُوْنِيْ عَلٰى عَمِّيْ فَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ قَضَائِهِمْ فَاَبٰى عَلَيْهَا فَعَاوَدَتْهُ مِرَارًا فَاَذِنَ لَهَا فِيْ قَضَائِهِنَّ فَلَمْ اَنُحْ بَعْدُ فِيْ قَضَائِهِنَّ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ حَتَّى السَّاعَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** اسماء یزید کی بیٹی سے روایت ہے کہ عورتون مین سے ایک عورت نے کہا کیا ہے یہ معروف بات جسمین ہمکو آپکی نافرمانی کرنا لایق نہین یا رسول اللہ فرمایا نہ نوحہ کرو اوسنے کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانے کی اولاد نے مجھکو رولایا تہا اپنے چچا پر سو مجھکو کچھ چارہ نہین اونکا بدلا ادا کرنے سے تو حضرت نے اوسپر انکار کیا تو مینے کئی بار اس بات کو دوہرایا تو آپ نے مجھے اجازت دی اونکے عوض ادا کرنے کی سو مین نے نہین بین کیا بعد اوسکے اونکی عوض ادا کرنے مین اور نہ اور جگہ مین اب تک ترمذی اسکے راوی ہین **ف** نوحہ یہ ہے کہ مردے کی خوبیان گن گن کر روے چلاے۔

(۱۰) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حُضِرَ اِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا يُؤْذَنُ عَلَيَّ اَحَدٌ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ نَعْيًا وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَصَلُّوْا عَلَيَّ وَسُلُّوْنِيْ اِلٰى رَبِّيْ سَلًّا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ عَنِ النَّعْيِ وَاَخْرَجَ بَاقِيَهٗ رَزِيْنٌ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ انہون نے کہا جبکہ انکو مرنے کا وقت قریب ہوا کہ جب مین مرجاؤن تو کسی کو میری موت کی خبر نہ کرنا مین ڈرتا ہون کہ ہو نعی یعنی موت کی خبر دینا اور مقرر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا منع فرماتے تہے موت کی خبر دینے سے پہر جب مین مرجاؤن تو مجھپر نماز پڑہیو اور مجھکو میری رب کی طرف کہینچیو یعنی قبر مین

---

۱ یعنی چلا کر رونا اور بین کرنا۔

داخل کرتے بجو روایت کی یہ حدیث ترمذی نے نفی تک اور باقی رزین نے روایت کی ہے۔

(۱۱) وعن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ اخرجہ ابوداود ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بین کرنے والی کو جو مُردے کی خوبیان کرکر روئے اور سننے والے کو ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ رای فسطاطا علی قبر عبد الرحمن فقال یا غلام انزعہ فانما یظلہ عملہ اخرجہ البخاری ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ انہون نے عبد الرحمن کی قبر پر خیمہ دیکھا تو کہا اے لڑکے اسکو اوکھاڑ ڈال کہ اوسکو تو اوسکا عمل ہی سایہ کریگا بخاری اسکے راوی ہین۔

الفصل الثالث فی الغسل والکفن

تیسری فصل غسل اور کفن کے بیان مین

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بینا رجل واقف مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فوقصتہ ناقتہ فمات فقال صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین ولا تحنطوہ ولا تخمروا راسہ فان اللہ تعالی یبعثہ یوم القیمۃ ملبیا اخرجہ الخمسۃ وقصتہ ناقتہ ای القتہ عن ظہرہا فوقع علی الارض واندقت عنقہ والحنوط ما یطیب بہ اکفان المیت خاصۃ والتخمیر التغطیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا جس حالت مین ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عرفات مین کھڑا تھا کہ اوسکی اونٹنی نے اوسکو گرایا سو وہ مرگیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہلاؤ اوسکو پانی اور بیر کے پتون سے اور کفناؤ اوسکو دو کپڑون مین اور اوسکو خوشبو نہ لگاؤ اور اوسکے سر کو کپڑے سے نہ چھپاؤ اسواسطے کہ خدا اوسکو اوٹھاویگا قیامت مین لبیک پکارتے ہوئے پانچون اسکے راوی ہین وقص ناقتہ یعنی اونٹنی نے اوسکو اپنی پیٹھ سے گرایا تو وہ زمین پر گرا اور اوسکی گردن ٹوٹ گئی اور حنوط اوس خوشبو کو کہتے ہین جو خاص مردے کو لگائی جاتی ہے اور تخمیر کے معنے ہین ڈھانکنا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر محرم سواری سے گرکر مرجائے تو اوسکو خوشبو لگانا اور اوسکا سر چھپانا درست نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا

(۲) وعن لیلی بنت قانف الثقفیۃ قالت کنت فیمن غسل ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند الباب معہ کفنہا یناولنا ثوبا ثوبا فاول ما اعطانا الحقو ثم الدرع ثم الخمار ثم الملحفۃ ثم ادرجت فی ثوب آخر اخرجہ ابوداود الحقو الازار ترجمہ لیلی بنت قانف ثقیفہ سے روایت ہے کہا کہ مین ان عورتون مین تہی جنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم کو غسل دیا اور حضرت دروازے کے پاس اوسکا کفن لیے کھڑے تہے ہمکو ایک ایک کپڑا دیتے تہے سو پہلے آپنے ہمکو تہ بند دیا پہر کرتہ پہر اوڑہنی پہر وہ چادر جو بدن کو لگی رہتی ہے پہر لپیٹی گئی اور کپڑے مین ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یبعث المیت فی ثیابہ التی مات فیہا اخرجہ ابوداود قلت ہذا مختص بالشہید کما قالہ القرطبی وبہ یجمع بین ہذا الحدیث وبین حدیث یحشرون حفاۃ عراۃ غرلا الحدیث واللہ اعلم ترجمہ خدری سے روایت ہے کہا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ اوٹھایا جاویگا مردہ یعنی قیامت مین اپنے کپڑون مین جنمین مرا تھا ابو داؤد اسکے

راوی ہین مین کہتا ہون کہ یہ حکم خاص کیا گیا ہے شہید کے جیسے قرطبی نے کہا اور ساتھ اسکے تطبیق دیجاتی ہے درمیان اس حدیث کے اور درمیان اس حدیث کے کہ حشر ہوگا لوگونکا ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ آخر حدیث تک اور اللہ خوب جانتا ہی۔

(۴) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغَالُوْا فِی الْکَفَنِ فَاِنَّهٗ یُسْلَبُ سَلْبًا سَرِیْعًا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ علی مرتضے سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ زیادتی کیا کرو کفن مین یعنی قیمتی کپڑے مین نہ کفنا ؤ اسواسطے کہ وہ بہت جلد گل جاتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمزہ کو ایک کپڑے مین کفنایا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَلْمَیِّتُ یُقَمَّصُ وَیُؤَزَّرُ وَیُلَفُّ فِی الثَّوْبِ الثَّالِثِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ کُفِّنَ فِیْهِ اَخْرَجَهٗ مَالِکٌ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ مردے کو کرتا پہنایا جاوے اور تہبند باندھا جاوے اور تیسرے کپڑے مین لپیٹا جائے پھر اگر صرف ایک ہی کپڑا ہو تو اوسی مین کفنایا جاوے مالک اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ تَشْیِیْعِ الْجَنَازَةِ وَحَمْلِهَا

چوتھی فصل جنازے کے ساتھ جانے اور اوٹھانیکے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَیَّعَ جَنَازَةً وَّحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْهِ مِنْ حَقِّهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جنازے کیساتھ جاوے اور اوسکو تین بار اوٹھائے تو اوسنے جنازے کا حق ادا کیا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْبَعُوا الْجَنَازَةَ بِصَوْتٍ وَّلَا نَارٍ زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ وَّلَا یُمْشٰی بَیْنَ یَدَیْهَا اَخْرَجَهُ مَالِکٌ وَّاَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ جنازے کے ساتھ رو رو چلاؤ اور نہ اوسکے ساتھ آگ لیجاؤ اور نہ اوسکے آگے چلو مالک ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی کہا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ابوبکر اور عمر کو دیکھا جنازے کے آگے چلتے تھے اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَّاَنْتُمْ مُشَیِّعُوْنَ فَامْشُوْا بَیْنَ یَدَیْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ یَّمِیْنِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا قَرِیْبًا مِّنْهَا قُلْتُ زِیَادَةُ رَزِیْنٍ ذَکَرَهَا الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر جنازے کے آگے چلا کرتے تھے ترمذی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہی رزین نے اور تم جنازہ کا ساتھ دینے والے ہو سو چلو اوسکے آگے اور پیچھے اور اوسکے دائین اور بائین اور اوسکے نزدیک یعنی ہر طرح جائز ہے مین کہتا ہون کہ زرین کی زیادتی کو ذکر کیا ہے بخاری نے معلق۔

(۵) وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ نُهِیْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ یُعْزَمْ عَلَیْنَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ام عطیہ سے

روایت ہے کہ ہمکو منع ہوا جنازے کے ساتھ جانے سے اور نہیں لازم کیا گیا ہم پر شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) **وعن المغيرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الراكب يمشي خلف الجنازة والماشي كيف شاء منها والطفل يصلى عليه اخرجه اصحاب السنن وصححه الترمذي **ترجمہ** مغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیادہ جسطرح چاہے چلے خواہ آگے خواہ پیچھے اور چھوٹے لڑکے کا جنازہ پڑھا جاوے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے۔

(۷) **وعن ثوبان** قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى ناسا ركبانا فقال الا تستحيون ان ملائكة الله تعالى على اقدامهم وانتم على ظهور الدواب اخرجه ابوداؤد والترمذي **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے میں نکلے سو کچھ لوگوں کو سوار دیکھا تو فرمایا کیا تم شرم نہیں کرتے کہ خدا کے فرشتے پیادہ چلتے ہیں اور تم چوپایوں کی پشت پر سوار ہو ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وعن** جابر بن سمرة قال اتبع رسول الله صلى الله عليه وسلم جنازة ابن الدحداح ماشيا ورجع على فرس اخرجه الخمسة الا البخاري **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن دحداح کے جنازے کیساتھ پیادہ گئے اور سوار ہو کے پھر آئے سوائے بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

الاسراع بها
جنازہ جلد لیجانے کا بیان

(۱) **عن** ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسرعوا بالجنازة فان تك صالحة فخير تقدمونها عليه وان تك سوى ذلك فشر تضعونه عن رقابكم اخرجه الستة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہے تو تم اوسکو بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر میں جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہیں تو تم نے اپنی گردن سے بد کو اوتارا چھیوں اسکے راوی ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

(۲) **وعن** عبادة بن الصامت قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتبع الجنازة لم يقعد حتى توضع في اللحد فعرض له حبر من اليهود فقال له انا هكذا نصنع يا محمد فقال صلى الله خالفوهم واجلسوا اخرجه ابوداؤد والترمذي **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب جنازے کے ساتھ جاتے تو نہ بیٹھتے جبتک کہ مردہ قبر میں نہ رکھا جاتا سو یہود کا ایک عالم حضرت کے سامنے آیا تو اوسنے کہا کہ ہم اسیطرح کرتے ہیں اے محمد تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اونکی مخالفت کرو اور بیٹھ جایا کرو ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وعن** عامر بن ربيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأى احدكم جنازة فان لم يكن ماشيا معها فليقم حتى تخلفها او تخلفه او توضع قبل ان تخلفه اخرجه الخمسة **ترجمہ** عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جنازہ دیکھے اور اوسکے ساتھ نہ چلتا ہو تو چاہیئے کہ کھڑا ہو وے جبتک کہ جنازے سے آگے بڑھ جاوے یا جنازہ اوس سے آگے بڑھ جاوے یا آگے پہنچنے سے پہلے جنازہ رکھا جاوے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۴) **وعن** محمد بن سيرين ان جنازة مرت بالحسن بن علي وابن عباس فقام الحسن ولم يقم ابن عباس فقال الحسن اليس قد قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لجنازة يهودي فقال ابن عباس نعم ثم جلس بعد وقال انما قمت للملائكة لو الحفي معها اخرجه النسائي قيل انما مر بجنازة يهودي ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس على طريقها فكره ان تعلو رأسه جنازة يهودي فقام

ترجمہ محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حسن بن علی اور ابن عباس پر گذرا سو حسن اوٹھ کھڑے ہوئے اور ابن عباس نہ اوٹھے تو حسن نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک یہودی کے جنازے کیواسطے نہیں اوٹھے ابن عباس نے کہا ہان پہر اوسکے بعد بیٹھے یعنی پہر اوسکے بعد کبہی جنازے کے واسطے نہین اوٹھے اور فرمایا کہ مین تو فرشتون کے واسطے اوٹھا تہا یعنی جو اوسکے ساتھ تہے نسائی اسکے راوی ہین بعضون نے کہا کہ ایک یہودی کا جنازہ گذرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے راہ مین تہے تو آپنے برا جانا کہ یہودی کا جنازہ آپکے سر سے اونچا ہو تو اوٹھ کھڑے ہوئے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الدَّفْنِ وَهَيْئَتِهٖ

(پانچوین فصل دفنانے اور اوسکی ہیئت کے بیان مین)

دَفْنُ الشَّهِيْدِ | شہید کے دفنانے کا بیان

(۱) **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جَاءَتِ الْاَنْصَارُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالُوْا اَصَابَنَا قَرْحٌ وَجُهْدٌ فَكَيْفَ تَاْمُرُنَا فَقَالَ اَوْسِعُوا الْقَبْرَ وَاَعْمِقُوْا وَاجْعَلُوا الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِي الْقَبْرِ قِيْلَ فَاَيُّهُمْ نُقَدِّمُ قَالَ اَكْثَرُهُمْ قُرْاٰنًا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْقَرْحُ اَلْجُرْحُ وَالْجُهْدُ الْمَشَقَّةُ **ترجمہ** ہشام بن عامر سے روایت ہے کہ انصاری لوگ جنگ احد کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ہمکو زخم اور مشقت پہونچی یعنی ہمارے بہت لوگ مارے گئے سو آپ ہمکو حکم کیا فرماتے ہین فرمایا کہ کشادہ کرو قبر کو اور گہری کہودو اور دو دو اور تین تین آدمیون کو ایک قبر مین دفناؤ کسی نے کہا پہلے کس کو قبر مین رکہین فرمایا جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور قرح کے معنے ہین زخم اور جہد کے معنے ہین مشقت۔

(۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا قُلْتُ وَالْجَمْعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بِحَيْثُ تَتَلَاقٰى بَشَرَتُهُمَا لَا يَجُوْزُ فَيُحْمَلُ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ يَجْعَلُ بَيْنَهُمَا حَائِلًا ثُمَّ يَجْمَعُهُمَا فِيْهِ اَوْ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ يَشُقُّ الثَّوْبَ بَيْنَهُمَا وَهُوَ الظَّاهِرُ لِقَوْلِهٖ فَاِذَا اُشِيْرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَالتَّقْدِيْمُ لَا يُمْكِنُ اِلَّا اِذَا كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُنْفَرِدًا اَوْ بَيْنَهُمَا حَائِلٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہا کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع کرتے دو دو آدمیون کو جنگ احد کے شہیدون کے ایک کپڑے مین پہر فرماتے ادمین سے کسکو زیادہ قرآن یاد ہے پہر جب دونون سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اوسکو قبر مین پہلے رکہتے اور فرمایا کہ مین گواہ ہون ان لوگون پر اور حکم کیا اونکے دفنانے کا معیت لہو اونکے کے اور حضرت نے اونکا جنازہ نہ پڑہا اور نہ اونکو غسل دیا مسلم کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین مین کہتا ہون کہ دو مردون کو ایک کپڑے مین جمع کرنا اسطرح پر کہ اونکا بدن ملجائے جائز نہین ہے سو یہ محمول ہے اسپر کہ دونون کے درمیان پردہ تہا پہر دونون کو اوسمین جمع کرتے یا محمول ہے اسپر کہ کپڑے کو پہاڑ کر آدہے مین ایک اور آدہے مین دوسرے کو دفناتے تہے اور یہی بات ظاہر ہے آپکے اس قول سے کہ جب دونون مین سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اوسکو پہلے قبر مین رکہتے اور ایک کو پہلے قبر مین داخل کرنا ممکن نہین مگر جبکہ دونون مین سے ہر ایک اکیلا اکیلا ہو یا دونون کے درمیان پردہ ہو اور اللہ زیادہ تر عالم ہے۔

(۳) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِيْ بِاَبِيْ لِتَدْفِنَهٗ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ

رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰی اِلٰی مَضَاجِعِہِمْ اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَھٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِیِّ وَ صَحَّحَہٗ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہا کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو میری پھوپھی میرے باپ کو لائی تا کہ اوسکو اپنی قبرون مین دفن کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پکارنے والے نے پکارا کہ پھیر دو شہیدون کو اونکے قتل ہونے کی جگہ مین یعنی جہان شہید ہوئے وہین دفن کرو وہان سے اور جگہ نہ لیجاؤ اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور یہ لفظ ترمذی کے ہین اور کہا کہ صحیح ہے

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰی اُحُدٍ اَنْ یُّنْزَعَ عَنْہُمُ الْحَدِیْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ یُّدْفَنُوْا فِیْ ثِیَابِہِمْ وَدِمَائِہِمْ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ شہیدون احد کے کہ اون سے لوہا اور چمڑا اوتارا جائے اور اونکو کپڑون اور لہو مین دفنایا جائے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

تَعْجِیْلُ الدَّفْنِ
جلد دفن کرنی کا بیان

(۱) عَنِ الْحُصَیْنِ بْنِ وَحْوَحٍ قَالَ لَمَّا مَرِضَ طَلْحَۃُ بْنُ الْبَرَاءِ اَتَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُہٗ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَرَاہُ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِہٖ حَادِثُ الْمَوْتِ فَاٰذِنُوْنِیْ بِہٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لِجِیْفَۃِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَیْنَ ظَہْرَانَیْ اَھْلِہٖ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حصین بن وحوح سے روایت ہے کہ جب طلحہ بن برا بیمار ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی بیماری پرسی کو آئے سو فرمایا کہ مین نہین دیکھتا مگر کہ البتہ اوسپر موت کا حادثہ پیدا ہوا مجھکو اوسکے مرنے کی خبر دینا اور جلدی کرنا کفن دفن مین اسواسطے کہ نہین لایق مسلمان کا مردہ اوسکے گھر والون کے درمیان روکا جاوے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَذَکَرَ فِیْ خُطْبَتِہٖ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ قُبِضَ وَکُفِّنَ فِیْ کَفَنٍ غَیْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَیْلًا فَزَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْہِ اِلَّا اَنْ یُّضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰی ذٰلِکَ وَقَالَ اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحَسِّنْ کَفَنَہٗ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن خطبہ پڑھا اور خطبے مین ایک مرد کو اپنے اصحاب مین سے ذکر کیا جو فوت ہوا لوگون نے اوسکو نکمے کفن مین کفنایا اور رات مین دفنایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈانٹا کہ کوئی مرد رات مین نہ دفنایا جاوے یہانتک کہ اوسکا جنازہ پڑھا جاوے مگر کہ آدمی اوسکی طرف لاچار ہو اور فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دے تو چاہیئے کہ اچھا ستھرا کفن دیوے مسلم ابو داؤد نسائی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَیْلًا فَاُسْرِجَ لَہٗ سِرَاجٌ فَاَخَذَہٗ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَۃِ مُعْتَرِضًا وَقَالَ رَحِمَکَ اللّٰہُ اِنْ کُنْتَ لَاَوَّاھًا تَلَّاءً لِّلْقُرْاٰنِ فَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ اِنَّمَا اَخَذَہٗ مُعْتَرِضًا لِّعُذْرٍ لِّلْاَمْرِ بِالسَّلِّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیِ الْقَبْرِ اَلْاَوَّاہُ کَثِیْرُ الدُّعَاءِ وَقِیْلَ رَقِیْقُ الْقَلْبِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو قبر مین داخل ہوئے تو آپکے واسطے چراغ جلایا گیا تو آپنے میت کو قبلے کیطرف سے لیا چوڑائی مین اور فرمایا خدا تجھپر رحمت کرے البتہ تہا تو بہت آہ کرنیوالا خوف خدا سے بہت پڑھنے والا قرآن کو سو آپنے اوسپر چار تکبیر کہین ترمذی اسکے راوی ہین اور کہا کہ اوسکو چوڑائی مین لیا عذر کے سبب سے کیونکہ سنت یہ ہے کہ میت کو قبر کی پاؤن کی طرف سے کھینچ کر قبر مین داخل کیا جاوے اواہ کے معنے ہین بہت دعا کرنیوالا اور بعض نے کہا نرم دل والا۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ شَہِدْنَا بِنْتًا لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَنَزَلَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ لَمْ يُقَارِفْ أَيْ لَمْ يُذْنِبْ وَقِيلَ أَرَادَ بِهِ الْجِمَاعَ فَكُنِّيَ بِهِ عَنْهُ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک بیٹی کے جنازے میں حاضر ہوئے سو دفنائی گئیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر پر بیٹھے تھے تو میں نے دیکھا کہ حضرت کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات کو صحبت نہ کی ہو تو ابو طلحہ نے کہا کہ میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا سو تو اوسکی قبر میں اتر تو ابو طلحہ قبر میں اوترے بخاری اسکے راوی ہیں لم یقارف یعنی نہ گناہ کیا ہو اور بعضوں نے کہا کہ مراد جماع اور صحبت ہے

(۵) **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغلی قبر ہمارے واسطے ہے اور ہمارے غیر لوگوں کے واسطے شق ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں **ف** لحد وہ ہے جو قبر کی تہ قبلے میں بطور سرنگ کے کہودتے ہیں اور اوس میں میت کو دفن کرتے ہیں اور شق وہ قبر ہے جو اندر سے برابر ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے واسطے لحد یعنی بغلی قبر افضل ہے اور شق بھی جائز ہے خاصکر نرم زمین میں جہاں بغلی قبر نہیں بن سکتی ۔

(۶) **وَعَنْ** أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْهَبْ فَلَا تَدَعْ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابو ہیاج اسدی سے روایت ہے کہا علی مرتضے نے مجھسے فرمایا کہ کیا میں تجھکو نہ بھیجوں اوس کام پر جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا تھا فرمایا جا سو نہ چھوڑیو کوئی مورت مگر کہ اوسکو مٹا دیجیو اور نہ چھوڑیو کوئی اونچی قبر مگر کہ اوسکو زمین کے برابر کر دیجیو یعنی یہانتک کہ بالشت بھر باقی رہے مسلم ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُوطَأَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر پختہ کرنے اور اوسپر عمارت بنانے اور اوسپر بیٹھنے اور لکھنے اور اوسکے روندنے سے منع کیا ہے بخاری کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں

(۸) **وَعَنِ** الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ مَاتَ بِالْمَدِينَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلَمَّا دُفِنَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ نُعْلِمُ قَبْرَهُ بِهِ فَأَخَذَ بِحَجَرٍ فَضَعُفَ عَنْ حَمْلِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ حَمَلَهُ فَوَضَعَهُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أُعْلِمُ بِهِ قَبْرَ أَخِي فَأَدْفِنُ عِنْدَهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے کہا جب عثمان بن مظعون فوت ہوا اور وہ اول شخص ہے جو مہاجرین میں سے پہلے پہل مدینے میں فوت ہوئے پھر جب دفنائے گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو حکم کیا کہ پتھر لاوے اور اوس سے اوسکی قبر پر نشان کریں تو اوسنے ایک پتھر پکڑا جسکے اوٹھانے سے عاجز ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھے اور اپنے دونو بازو سے کپڑا ہٹایا پھر اوسکو اوٹھا کر اوسکی قبر کے پاس رکھا اور فرمایا کہ میں اس سے اپنے بھائی کی قبر پر نشان کرتا ہوں سو میں اوسکے پاس دفن کرونگا جو میرے گھر والوں سے مرجاوے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

بابُ نَقْلِ الْمَيِّتِ میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجا کر دفنانے کا بیان

(۱) **عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ** قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

ابی بکر بالحبشی وهو موضع فحمل الی مکة فدفن بها فلما قدمت عائشة رضی الله عنها اتت قبره وجعلت تقول

شعر

وکنا کندمانی جذیمة حقبة — من الدهر حتی قیل لن یتصدعا

وعشنا بخیر فی الحیوة وقبلنا — اصاب المنایا رهط کسری وتبعا

فلما تفرقنا کانی ومالکا — لطول اجتماع لم نبت لیلة معا

ثم قالت والله لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شهدتک ما زرتک اخرجه الترمذی

ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی کہا کہ جب فوت ہوے عبد الرحمن بن ابی بکر حبشی مین اور وہ ایک جگہ ہے (عراق مین) تو اونکو اوٹھا کر مکے مین لاے اور وہان دفنائے گئے پہر جب عائشہ مکے مین گئین تو اوسکی قبر پر آئین اور کہنے لگین۔ اور ہم تھے اکٹھے مانند دونون ندیمون جذیمہ کے ایک مدت زمانے سے یہانتک کہ کہا گیا کہ دونو کبھی جدا نہونگے اور ہم جیتے رہے خیر سے زندگی مین اور ہم سے پہلے پہونچی موت کسریٰ اور تبع کی قوم کو پہر جب ہم جدے جدے ہوئے تو گویا کہ مین اور مالک جدائی کے دراز ہونیکے سبب ایک رات اکٹھے نہین رہے۔ پہر عائشہ نے کہا قسم اللہ کی اگر مین تیرے مرنیکے وقت موجود ہوتی تو تجھکو وہین دفن کرتی جہان تو مرا تہا اور اگر مین تیرے پاس حاضر ہوتی تو تیری کبھی زیارت نہ کرتی ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) **وعن** عثمان قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علی قبره وقال استغفروا لاخیکم واسألوا له التثبیت فانه الآن یسأل اخرجه ابوداؤد **ترجمہ** عثمان سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا کہ جب میت کے دفن کرنیسے فارغ ہوتے تو اوسکی قبر پر ٹہیرتے اور فرماتے اپنے بہائی کے واسطے بخشش چاہو اور اوسکے لئے ثابت رکھنا مانگو یعنی خدا اوسکو منکر نکیر کے جواب مین ثابت رکھے اسواسطے کہ بیشک وہ اب پوچھا جاتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) **وعن** علی انه کان یقول اذا فرغ من دفن المیت اللهم هذا عبدک نزل بک وانت خیر منزول به فاغفر له ووسع مدخله اخرجه رزین **ترجمہ** علی سے روایت ہی کہ جب وہ میت کے دفنانے سے فارغ ہوتے تو کہتے تھے اللہم سے اخیر تک یعنی الٰہی یہ تیرا بندہ ہی تیرے پاس اوترا ہے اور تو بہتر ہے جسکے پاس اوترتے ہین سو اوسکو بخشدے اور اوسکی قبر کو کشادہ کر رزین اسکے راوی ہین۔

(۴) **وعن** بریدة اوصی ان یجعل علی قبره جریدتان اخرجه البخاری فی ترجمة باب **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے اوس نے وصیت کی کہ اوسکی قبر پر دو چھڑیان گاڑی جاوین بخاری اسکے راوی ہین ترجمہ باب مین۔

(۵) **وعن** عروة بن الزبیر ان عائشة رضی الله عنها قالت لاخیها عبد الله ادفنی مع صواحبی ولا تدفنی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی البیت فانی اکره ان ازکی به اخرجه البخاری

ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عائشہ نے اپنے بہائی عبد اللہ سے کہا کہ مجھکو میری مصاحب عورتون کے ساتھ دفنانا اور مجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گہر مین نہ دفن کرنا اسواسطے کہ مین برا جانتی ہون کہ اوسکے سبب پاک ٹہیرائی جاؤن بخاری اسکے راوی ہین۔

الفصل السادس فی زیارة القبور

چھٹی فصل قبرون کی زیارت کے بیان مین

النهي عن ذلك
زیارت قبر کے منع ہونے کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے قبرون کی زیارت کرنے والی عورتون کو اور . . . . قبرون پر مسجدین بنانے والون کو اور اونپر چراغ جلانے والون کو اصحاب سنن اسکے راوی ہین ۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَبَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیِّتًا فَلَمَّا فَرَغْنَا وَانْصَرَفْنَا مَعَهٗ حَاذٰی بَابَ الْمَیِّتِ وَاِذَا بِامْرَاَةٍ مُقْبِلَةٍ اَظُنُّهٗ عَرَفَهَا فَاِذَا هِیَ فَاطِمَةُ فَقَالَ مَا اَخْرَجَكِ مِنْ بَیْتِكِ قَالَتْ اَتَیْتُ اَهْلَ هٰذَا الْمَیِّتِ فَرَحِمْتُ اِلَیْهِمْ مَیِّتَهُمْ اَوْ عَزَّیْتُهُمْ بِهٖ فَقَالَ لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰی قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِیْهَا مَا تَذْكُرُ فَقَالَ لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰی فَذَكَرَ تَشْدِیْدًا فِیْ ذٰلِكَ قَالَ بَعْضُهُمُ الْكُدٰی اِنَّمَا حَسِبُ الْقُبُوْرَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَاَیْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَرَاهَا جَدُّ اَبِیْكِ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک میت کو دفن کیا پہر جب ہم فارغ ہوئے اور آپکے ساتھ پہرے تو میت کے گہر کے دروازے کے برابر آئے اور ناگہان آپنے ایک عورت سامنے آتی دیکھی مین گمان کرتا ہون کہ آپنے اوسکو پہچان لیا اور ناگہان وہ فاطمہ تہین تو فرمایا کہ کس چیز نے تجھکو اپنے گہر سے نکالا یعنی تیرے نکلنے کا کیا سبب ہے انہون نے کہا کہ مین اس میت کے گہر والون کے پاس آئی تہی سو مینے اونکے پاس اونکی میت پر رحمت بہیجی یا اوسکی وجسے ماتم پرسی کی پہر فرمایا شاید تو اونکے ساتھ قبرون کو پہونچی ہوگی فاطمہ نے کہا خدا کی پناہ اور حالانکہ البتہ مینے آپسے اوسمین سنا ہے ذکر کرتے جو ذکر کرتے ہو پہر فرمایا اگر تو اونکے ساتھ قبرون مین پہونچتی پہر ذکر کیا سخت عذاب بیچ اوسکے اور بعضون نے کہا کہ کدا میرے گمان مین قبرون کو کہتے ہین ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے کہ اگر تو اونکے ساتھ قبرون مین پہونچتی تو بہشت کو نہ دیکہتی یہانتک کہ دیکہتا اوسکو دادا تیرے باپ کا ۔ یعنی کبہی نہ دیکہتی ۔

جوازها
زیارت قبر کے جائز ہونیکا بیان

(۱) عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَیْتُكُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْاٰخِرَةَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو منع کیا کرتا تہا قبرون کی زیارت سے سو اب اونکی زیارت کیا کرو اسواسطے کہ وہ تمکو آخرت یاد دلاتی ہے بخاری کے سواے پانچون اسکے راوی ہین ۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّیْ فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِیْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کے واسطے بخشش مانگون سو خدا نے مجھکو اجازت نہ دی اور مین نے رب سے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجھکو اجازت دی مسلم ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین ف حضرت نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور ساتھ والے بھی روئے اور فرمایا کہ قبرون کی زیارت کیا کرو کہ اس سے موت یاد آتی ہے اگر کوئی کہے کہ قرآن کریم مین مشرکون کیواسطے بخشش مانگنا منع آیا ہے پہر حضرت نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کو اپنے اختصاص

کی امید ہوگی یا یہ واقعہ منع ہونے سے پہلے ہوگا۔

مَا يَقُولُهُ الزَّائِرُ زیارت کرنیوالے کی دعا کا بیان (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے والوں کی قبروں پر گذرے پھر اپنے چہرے سے اونکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے قبروں والو تمکو سلام ہو اور اللہ بخشے ہمکو اور تم کو ہمارے آگے جانیوالے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنیوالے ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے سو فرمایا سلام تمپر اے قبروں والو قوم مومنوں کی اور تحقیق اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور مسلم اور نسائی کیواسطے بریدہ سے ہے مانند اسکی اور زیادہ کیا ہے اور میں اپنے اور تمہارے واسطے اللہ تعالے سے عافیت مانگتا ہوں

اَلْجُلُوْسُ عَلَى الْقُبُوْرِ قبروں پر بیٹھنے کا بیان (۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاڑی پر کہ اوسکا کپڑا جلا کر اوسکی کھال کو پہنچے یہ بہتر ہے اوسکے حق میں قبر پر بیٹھنے سے مسلم ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا سخت گناہ ہے۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَسَّدُ الْقُبُوْرَ وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** علی مرتضے سے روایت ہے کہ وہ قبروں سے تکیہ کرتے تھے اور اونپر لیٹتے تھے مالک اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ اَخَذَ خَارِجَةُ ابْنُ زَيْدٍ بِيَدِيْ فَاَجْلَسَنِيْ عَلٰى قَبْرٍ وَاَخْبَرَنِيْ عَنْ عَمِّهٖ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِمَنْ اَحْدَثَ عَلَيْهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةٍ **ترجمہ** عثمان بن حکیم سے روایت ہے کہا کہ خارجہ بن زید نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو قبر پر بٹھایا اور مجھکو خبر دی اپنے چچا زید بن ثابت سے اونہوں کہا کہ قبر پر بیٹھنا صرف اس شخص کے واسطے مکروہ ہے جو اوسپر بول و براز کرے روایت کی یہ حدیث بخاری نے ترجمہ باب میں۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِي التَّعْزِيَةِ

ساتویں فصل ماتم پرسی کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ماتم پرسی کرے یعنی تسلی دے مرے بچے والی عورت کو تو وہ بہشت میں چادر پہنایا جاویگا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ اَخْرَجَهُ

الترمذی ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مصیبت زدہ کو تسلی دے تو اوسکو واسطے اجر ہے مثل اوس کی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہا کہ جب جعفر کی موت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر کے لوگون کیواسطے کہانا تیار کرو سو مقرر شان یہ ہے کہ آئی ہے اونکو وہ خبر جو اونکو کہانے پکانے سے باز رکھے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ وَهُوَ حَيٌّ يَعْنِي فِي الْإِثْمِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ ترجمہ عایشہ سے روایت ہے کہا کہ مردے کی ہڈی توڑنا زندے کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے یعنی گناہ مین مالک ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَرِيْحٌ أَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَوَصَبِهَا وَالْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہا کہ ایک جنازہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے گذرا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانیوالا ہے یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا حضرت آرام پانیوالا اور آرام دینے والا کیسا یعنی اسکا کیا مطلب ہے تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے آرام پاتا ہے اور ظالم فاسق بندے سے بندے اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین تینون اور نسائی اسکے راوی ہین **ف** یعنی مومن متقی بندے کے حق مین دنیا قید خانہ ہے جہان وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہے ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہے تو اوسکی موت سے عالم کو آرام ہوتا ہے۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيْسَ مَا بَيْنَ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطَعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد مدینے مین مرگیا جو وہان پیدا ہوا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کاش وہ اپنے [illegible] پیدا ہونے کی جگہ کے سوائے اور جگہ مرتا اصحاب نے کہا اور اسکا کیا سبب ہے فرمایا کہ جب بندہ اپنے غیر وطن مین مرے تو اوسکو پیدا ہونے کی جگہ سے اوسکے قدم قطع ہونے کی جگہ تک قیاس کرکے اوتنی جگہ اوسکو بہشت مین بجاویگی نسائی اسکے راوی ہین

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

تیسرا باب موت کے بعد کے حال کے بیان مین۔

عَذَابُ الْقَبْرِ

عذاب قبر کا بیان

(۱) عَنْ هَانِئٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيْلَ لَهُ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَذْكُرُ الْقَبْرَ فَتَبْكِي فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْقَبْرُ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ زَادَ رَزِينٌ قَالَ هَانِئٌ سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُنْشِدُ شِعْرًا

فَإِنْ تَنْجُ مِنْهَا تَنْجُ مِنْ ذِي عَظِيمَةٍ وَإِلَّا فَإِنِّي لَا إِخَالُكَ نَاجِيًا

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْفَظِيعَةُ الشَّدِيدُ الشَّنِيعُ **ترجمہ** ہانی غلام آزاد عثمان بن عفان سے روایت ہے کہا کہ حضرت عثمان جب کسی قبر پر کہڑے ہوتے تھے تو روتے تھے یہانتک کہ آپ کی ڈاڑہی تر ہو جاتی تو اون سے کہا گیا کہ تم بہشت و دوزخ کو یاد کرتے ہو تو نہین روتے اور قبر کو یاد کرتے ہو تو روتے ہو یعنی اسکا کیا سبب ہے انہون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلون سے سو اگر اوس سے بچا تو جو اوسکے بعد ہے اوس سے آسان تر ہے اور اگر اوس سے خلاص نہوا جو اوسکے بعد ہے وہ اوس سے زیادہ تر سخت ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مینے کبہی کوئی چیز نہین دیکھی مگر کہ قبر اوس سے سخت تر اور بری چیز ہے زیادہ کیا ہے رزین نے کہا ہانی نے مینے عثمان سے سنا یہ شعر پڑہتے تھے کہ اگر تو اوس سے بچا تو بچے گا بڑی چیز سے والا نہین خیال کرتا مین تجہکو نجات پانیوالا ترمذی اسکے راوی ہین فظیعہ سخت بری چیز کو کہتے ہین۔

(۲) **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ مَا زِلْنَا نَشُكُّ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى نَزَلَ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** علی مرتضی سے روایت ہے کہ ہمیشہ ہم شک کرتے رہے عذاب قبر مین یہانتک کہ اوتری یہ سورت کہ غافل کر دیا تمکو بہتایت مال نے یہانتک کہ تم قبرون کی زیارت کرو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَإِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ صَلَّى صَلٰوةً إِلَّا تَعَوَّذَ فِيهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہی کہ ایک یہودی عورت اونکے پاس آئی تو اوس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور کہا کہ خدا تجکو عذاب قبر سے پناہ دے تو عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عذاب قبر کا حال پوچہا حضرت نے فرمایا ہان قبر کا عذاب حق ہے اور بیشک مُردون پر عذاب ہوتا ہے قبرون مین ایسا عذاب کہ اوسکو چوپائے سنتے ہین عائشہ نے کہا سو مین نے نہین دیکہا کہ حضرت نے اوسکے بعد کوئی نماز پڑہی ہو مگر کہ اوسمین عذاب قبر سے پناہ مانگی شیخین نسائی اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ ثُمَّ دَعَا بِالْعَسِيبِ رَطْبٍ فَشَقَّهُ اثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ قَوْلُهُ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَيْ فِي كَبِيرٍ فِعْلُهُ عَلَيْهِمَا لَوْ أَرَادَا أَنْ يَفْعَلَاهُ وَالْعَسِيبُ مِنْ سَعَفِ النَّخْلِ الْعَرِيضِ الْكَرَبِ وَمَنْبَتِ الْخُوصِ وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الْخُوصِ فَهُوَ سَعَفٌ وَالْجَرِيدُ السَّعَفُ أَيْضًا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ بیشک ان دونون پر عذاب ہوتا ہے اور کسی مشکل کام کے سبب اونپر عذاب نہین ہوتا پہر فرمایا ہان ان دونو سے ایک تو چغلی کے واسطے آیا جایا کرتا تہا اور دوسرا اپنے پیشاب سے استنجا نہ کرتا تہا یا نہ بچتا تہا پہر آپ نے کہجور کی ایک شاخ تر منگوائی اور اوسکو چیر کر دو کیا پہر ایک یہانتک ایک قبر پر گاڑی اور ایک دوسری پر پہر فرمایا امید ہے کہ اونکے عذاب مین تخفیف ہوگی جبتک یہ تر رہینگی سو کہین خشک نہین پانچون اسکے راوی ہین اور یہ جو فرمایا کہ کسی مشکل کام مین یعنی چغلخوری اور پیشاب سے بچنا ایسے کام نہین جو آدمی کو مشکل ہون آدمی بچنا چاہے تو اوس سے بچ سکتا ہے۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ عُرِضَ عَلَیْہِ مَقْعَدُہٗ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَمِنْ اَھْلِ النَّارِ فَیُقَالُ ھٰذَا مَقْعَدُکَ حَتّٰی یَبْعَثَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ **ترجمہ** ابن عمر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اوسکا اصلی مکان صبح وشام اوسکے سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر اوسے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یعنی تو یہیں رہیگا یہانتک کہ خدا تعالے تجھکو قیامت کے دن اوٹھاوے ابوداؤد کے سوائے چھیوں اسکے راوی ہین **ف** دکھانے کا یہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور غم زیادہ ہو۔

(۶) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَائِطٍ لِبَنِی النَّجَّارِ وَنَحْنُ مَعَہٗ اِذْ حَادَتْ بِہٖ بَغْلَتُہٗ فَکَادَتْ تُلْقِیْہِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّۃٌ اَوْ خَمْسَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَعْرِفُ اَصْحَابَ ھٰذِہِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰی مَاتُوْا قَالَ فِی الشِّرْکِ قَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ تُبْتَلٰی فِیْ قُبُوْرِھَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یُّسْمِعَکُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ اَسْمَعُ مِنْہُ ثُمَّ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے کہا جس حالت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ بنی نجار کے باغ مین خچر پر سوار تھے اور ہم آپکے ساتھ تھے کہ ناگہان ایکا خچر آپ سمیت بھڑکا اور قریب تھا کہ آپکو گرادے اور ناگہان پانچ یا چھ قبرین نظر آئین تو حضرت نے فرمایا کون پہچانتا ہے ان قبروالون کو ایکمرد نے کہا مین جانتا ہون فرمایا کب یہ مرے تھے اوسنے کہا کفر کی حالت مین فرمایا یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین گرفتار ہین فرمایا اگر مجھکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکے مردون کا دفنانا چھوڑدو تو مین خدا سے دعا کرکے تمکو عذاب قبر سنوا دیتا جو مین سنتا ہون پھر فرمایا خدا کی پناہ مانگو قبر کے عذاب سے صحابہ نے کہا کہ ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین قبر کے عذاب سے فرمایا خدا کی پناہ مانگو قبر کے عذاب سے اصحاب نے کہا ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین قبر کے عذاب سے فرمایا خدا کی پناہ مانگو ظاہر اور چھپے فتنون سے اصحاب نے کہا ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین ظاہر اور چھپے فتنون سے فرمایا خدا کی پناہ مانگو دجال کے فتنے سے اصحاب نے کہا ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین دجال کے فتنے سے مسلم اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَھُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِھَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ وَلِلنَّسَائِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتٰی مَاتَ ھٰذَا قَالُوْا مَاتَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَسُرَّ بِذٰلِکَ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّسْمِعَکُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے بعد غروب ہونے سورج کے اور آپنے آواز سنی تو فرمایا کہ یہودیون کو اپنی قبرون مین عذاب ہوتا ہے شیخین نسائی اسکے راوی ہین اور واسطے نسائی کے انس سے روایت ہے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر سے آواز سنی فرمایا یہ کب مرا تھا لوگون نے کہا کہ کفر کے زمانے مین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہوئے اور فرمایا اگر مجھکو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم مردون کو قبرون مین دفن کرنا چھوڑ دوگے تو مین خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دے۔

سُؤَالُ مُنكَرٍ وَّنَكِيرٍ
منکر اور نکیر کے سوال کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا اَتَاہُ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ فَیُقَالُ لَہٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّۃِ فَیَرَاھُمَا جَمِیْعًا وَیَفْسَحُ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ قَبْرِہٖ اِلَیْہِ وَاَمَّا الْکَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ کَمَا یَقُوْلُ النَّاسُ فَیُقَالُ لَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ ثُمَّ یُضْرَبُ بِمِطْرَقَۃٍ مِّنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَۃً بَیْنَ اُذُنَیْہِ فَیَصِیْحُ صَیْحَۃً یَسْمَعُھَا مَنْ یَّلِیْہِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ قَوْلُہٗ وَلَا تَلَیْتَ اَیْ وَلَا اتَّبَعْتَ النَّاسَ فَقُلْتَ مِثْلَ مَا قَالُوْہُ وَقِیْلَ صَوَابُہٗ اَتْلَیْتَ الْمُتَعَلِّیُ مِنْ قَوْلِکَ لَا اَلَوْتُ اِذَا لَمْ تَسْتَطِعْہُ وَالْمُحَدِّثُوْنَ لَا یَرْوُوْنَہٗ اِلَّا تَلَیْتَ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بندہ جب قبر مین رکھا جاتا ہے اور اُسکے ساتھی اُس سے پیٹھ پھیرتے ہین۔ تو وہ البتہ انکی جوتیون کی آواز سنتا ہے اور جب لوگ پھرتے ہین تو اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہین اور اسکو بٹھاتے ہین اور اُس سے کہتے ہین کہ تو اس مرد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین کیا کہا کرتا تھا۔ سو مومن تو کہتا ہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ خدا کے بندے ہین اور اوسکے رسول ہین پھر اُس سے کہا جاتا ہے کہ آگ مین اپنے مکان کو دیکھ کہ خدا نے تجکو اوسکے بدلے بہشت مین مکان دیا تو وہ دونون جگہون کو دیکھتا ہے اور خدا اُسکے واسطے قبر سے بہشت کی طرف روزن کھولتا ہے اور لیکن کافر اور منافق سو کہتا ہے کہ مین نہین جانتا مین کہتا تھا جیسا لوگ کہتے تھے تو فرشتے کہتے ہین کہ تو نے کچھ نہ سمجھا اور نہ کچھ پڑھا پھر لوہے کا گرز اُسکے کانون کے درمیان مارتے ہین تو وہ چلاتے ہین اور چیخ مارتا ہے سو اوسکے گرد والے سب اسکی آواز سنتے ہین سوا ہے آدمیون اور جنون کے ترمذی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین اور قول اُسکا لا تلیت یعنے تو نے لوگون کی پیروی نہین کی سو تو نے کہا جیسے انہون نے کہا۔

(۲) وَعَنْہُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلٰثَۃٌ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی وَاحِدٌ یَرْجِعُ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مردے کے تین چیزین اسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل سو وہ تو پلٹ آتے ہین اور اسکا عمل اُسکے ساتھ باقی رہتا ہے شیخین ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنے انجام کار آدمی کو عمل ہی کام آتا ہے مال اولاد سب چھوڑ جاتے ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ اِزْدَادَ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ نَزَعَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہین کہ مر جاوے مگر کہ پشیمان ہوتا ہے یعنے بعد مرنے کے اگر نیک ہو تو پشیمان ہوتا ہے کہ مین نے زیادہ نیکی کیون نہ کرلی اور اگر بدکار ہو تو پشیمان ہوتا ہے کہ مین بدی سے کیون نہ ہٹا رہا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْہُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَۃٍ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَّدْعُوْ لَہٗ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ اَلصَّدَقَۃُ الْجَارِیَۃُ الْمُسْتَمِرَّۃُ الْمُتَّصِلَۃُ کَالْوُقُوْفِ وَمَا یَجْرِیْ مَجْرَاھَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی

مرجائے تو اوسکا عمل بند اور موقوف ہو جاتا ہے مگر تین قسم کے عمل کہ اونکا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسری وہ علم جس سے خلق فائدہ پائے تیسرے نیک بخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے اور اسکی بخشش خدا سے چاہے بخاری کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین **ف** یعنے نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہے بعد موت کے نہ عمل ہے نہ ثواب مگر ان تین عملون کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین رہتا صدقہ جاری یعنے وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا حاصل ہے جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرائے اور معافی کی زمین اور وقت کرنا زمین کا یا گہر کا یا کتابون کا اور علم جس سے خلق کو فائدہ ہو یعنے لوگون کو علم دین پڑہانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دینی کتاب کا ترجمہ شرح کرنا تاکہ عام مسلمان دین سے واقف ہو جائین اور نیک بیٹا یعنے بدکار بیٹے سے مبت کو ثواب حاصل نہین مطلب حدیث کا یہ ہے کہ موت ہر دم سامنے ہے ایسا نہ ہو کہ آدمی دین کی راہ سے بے نام و نشان مرجائے ان تین کامون مین سے جو ہوسکے اوسکی جلد فکر کرے اور ایسا عمل کرے جس سے اوسکو ہمیشہ ثواب پہونچتا رہے ۱۲

كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَفِيْهِ بَابَانِ

کتاب ہے مسجدون کے بیان مین اور اس مین دو باب ہین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ فَضْلِ بِنَائِهَا

پہلا باب

اسکے بنانے کی فضیلت کے بیان مین

(۱) **عَنْ** عُثْمَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى بَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَفِيْ اُخْرٰى بَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** عثمان رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بنائے اور اوس سے صرف اللہ کی رضا چاہے یعنے نام نمود غرض نہو تو اللہ تعالی اوسکے واسطے بہشت مین گہر بناتا ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ خدا تعالے اوسکے واسطے بہشت مین ویسا گہر بناتا ہے شیخین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا الرَّجُلُ ثُمَّ نَسِيَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** انس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ثواب میرے سامنے کئے گئے یہانتک کہ کوڑا کرکٹ بہی جسکو آدمی مسجد سے جہاڑو کرکے نکالتا ہے یعنی مسجد کو جہاڑو دینا بڑے ثواب کا عمل ہے اور میری امت کے گناہ میرے سامنے لائے گئے سو مین نے کوئی گناہ بہت بڑا اس سے نہین دیکہا کہ کسی مرد کو کوئی سورة یا آیت قرآن کی یاد ہو پہر اسکو بہلا دے ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ بِنَائِهَا

دوسرا باب

مسجدون کے بنانے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ فَنَزَلَ فِیْ عُلُوِّهَا فِیْ حَیٍّ یُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِیْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَیْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی مَلَاِ بَنِی النَّجَّارِ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِیْنَ سُیُوْفَهُمْ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْ بَکْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ رض قَالَ قَالَ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَکَانَ فِیْهِ نَخْلٌ وَقُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَخِرَبٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّیَتْ وَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَیْهِ حِجَارَةً وَکَانُوْا یَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَةِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ثَامِنُوْنِیْ اَیْ قَارِبُوْنِیْ فِیْ ثَمَنِهٖ وَسَاوِمُوْنِیْ عَلٰی بَیْعِهٖ مِنِّیْ وَاشْتَرَائِهٖ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور اوسکی اونچی جانب ایک قبیلے مین جنکو بنو عمرو بن عوف کہا جاتا تھا اترے اور انمین چودہ رات رہے پہر قوم بنی نجار کو بلا بہیجا تو وہ آئے اپنے گلون مین تلوارین ڈالے ہوئے سو گویا کہ مین دیکہہ رہا ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری پر اور ابوبکر اپکے پیچہے سوار تہے اور قوم بنی نجار آپکے گرد تہے یہانتک کہ آپ نے ابو ایوب کے صحن مین اسباب ڈالا یعنے وہان اترے اور فرمایا اے نجار کی اولاد اس حاطے والے باغ کا مجہسے مول کرو قیمت لو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اوسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت کے دیتے ہین اور خدا کے ثواب کے امیدوار ہین اور اوسمین کہجور کے درخت اور کافرون کی قبرین تہین اور خرابہ زمین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہجور کے درخت کاٹنے کا حکم دیا سو کاٹے گئے اور مشرکون کی قبرین کہودنے کا حکم کیا سو کہود دی گئین اور خرابہ زمین کے برابر کرنے کا حکم کیا سو برابر کی گئی۔ پہر انہون نے مسجد کے قبلے کی جانب مین کہجور کے درختون کو عضادہ قطار کرکے کہڑا کیا اور اوسکے بازو کو پتہرون سے بنایا اور وے رجز پڑہتے تہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکے ساتہ تہے اور کہتے تہے الٰہی نہین ہے کوئی بہتری مگر آخرت کی بہتری سو مدد کر انصار اور مہاجرین کی پانچون اسکے راوی ہین۔ سوائے ترمذی کے **ف** جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے پہلے پہل مدینے مین آئے تو کوئی مسجد نہ تہی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑہ لیتے سو اب جس جگہ حضرت کی مسجد ہے وہان کہجور کا باغ تہا۔ انصاریون کا حضرت نے مول لینے کا ارادہ کیا ان سے یہ حدیث فرمائی انہون نے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرون کی قبرین تہین حضرت نے انکی ہڈیان کہدوا کر وہان مسجد بنائی۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِیًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِیْدُ وَعُمُدُهٗ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ یَزِدْ فِیْهِ اَبُوْ بَکْرٍ شَیْئًا وَزَادَ فِیْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰی بُنْیَانِهٖ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ غَیَّرَهٗ عُثْمَانُ وَزَادَ فِیْهِ زِیَادَةً کَثِیْرَةً وَبَنٰی جِدَارَهٗ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهٗ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوْشَةٍ وَسَقَّفَهٗ سَاجًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ الْقَصَّةُ الْجِصُّ بِلُغَةِ اَهْلِ الْحِجَازِ

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ تہی مسجد نبوی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بنائی گئی کچی اینٹوں سے اور اوسکی چہت کہجور کی چہڑیوں سے تہی اور اوسکے ستون کہجور کی لکڑیون سے تہے سو ابوبکر صدیق نے تو اوسمین کچہ چیز نہ بڑہائی اور عمر فاروق نے اوسمین کچہ بڑہایا اور اوسکو اوسکی اونہین بنیادون پر جو حضرت کے زمانے مین تہین بنایا پہر حضرت عثمانؓ نے اوسکی عمارت کو بدلایا اور اوسمین بہت کچہہ بڑہایا اوسکی دیوارون کو نقشدار پتہرون اور گچ چونہ سے چنوایا اور اوسکی ستونون کو نقشدار پتہرون سے بنایا اور ساگوان کی لکڑی سے اوسپر چہت ڈالی۔

(۳) **وعن** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ بَنَى اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسجد بناوے تاکہ اوسمین اللہ کا ذکر کیا جاوے تو خدا تعالی اوسکے واسطے بہشت مین گہر بناتا ہے نسائی اسکے راوی ہین۔

(۴) **وعن** أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رض عَنِ الْحَصَى الَّذِي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مُطِرْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ مُبْتَلَّةً فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْحَصَى فِي ثَوْبِهِ فَيَبْسُطُهُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** ابو ولید سے روایت ہے کہا کہ مینے ابن عمرؓ سے ان پتہرون کا حال جو مسجد مین ہین پوچہا۔ تو انہون نے کہا کہ ایک رات ہمپر مینہہ برسا تو زمین تر ہوگئی سو ہر آدمی اپنے کپڑے مین سنگریزے لانے لگا اور اپنے تلے بچہانے لگا پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر چکے تو فرمایا کیا خوب ہے یہ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَصَاةَ لَتُنَاشِدُ اللّٰهَ الَّذِي يُخْرِجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ لِيَدَعَهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق کنکریاں خدا کی قسم دیتی ہین اوسکو جو انکو مسجد سے نکالے تاکہ انکو مسجد مین رہنے دیوے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۶) **وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رض قَالَ كَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَبَيْنَ الْحَائِطِ بِقَدْرِ مَمَرِّ الشَّاةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ منبر اور دیوار مسجد کے درمیان بقدر گذرنے بکری کے جگہ تہی یعنے دونوں کے درمیان اسقدر فاصلہ تہا شیخین ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

أَحْكَامٌ تَتَعَلَّقُ بِالْمَسْجِدِ

احکام جو مسجد سے علاقہ رکہتے ہین

(۱) **عن** أَنَسٍ رض قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ وَرَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْصُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ النُّخَامَةُ بُزْقَةٌ تَخْرُجُ مِنْ أَصْلِ الْحَلْقِ مِنْ مَخْرَجِ الْخَاءِ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلے کی دیوار مین تہوک لگا دیکہا تو آپکو بہت برا معلوم ہوا تو آپ اوٹہے اور اوسکو اپنے ہاتہ سے کہرچ ڈالا اور فرمایا کہ جب کوئی نماز مین کہڑا ہوتا ہے تو سوائے اسکے کچہ نہین کہ وہ خدا سے عرض معروض کرتا ہے اور اسکا رب اوسکے اور قبلے کے درمیان ہے سو تم مین سے کوئی اپنے قبلے کی طرف نہ تہوکے لیکن اپنی بائین طرف یا اپنے پاؤن کے نیچے تہوکے

پہر اپنی چادر کا ایک کنارہ پکڑا اور اوسمین تہوکا پہر کپڑے کا بعضا حصہ نیچے اوپر کر کے مل ڈالا پہر فرمایا اسی طرح کرے شیخین نسائی اسکے راوی ہین نخامہ وہ تہوک ہے جو اصل حلق سے نکلتی ہے یعنے گنہگار

(۲) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبُصَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُھَا دَفْنُہَا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد مین تہوکنا گناہ ہے اور اوسکو مٹی سے دبا دینا اس گناہ کا اوتارہی پانچون اسکے راوی ہین **ف** اگر مسجد سنگین ہو یا اوسمین گچ لگی ہو تو تہوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے

(۳) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَکُمْ امْرَاَتُہٗ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْہَا وَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُہُنَّ فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ رض فَسَبَّہٗ سَبًّا مَا سَمِعْتُ مِثْلَہٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُہُنَّ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَاَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کی عورت اس سے نماز کے واسطے مسجد مین جانے کی اجازت مانگے تو اوسکو منع نہ کرے اور بلال بن عبداللہ نے کہا کہ قسم اللہ کی ہم انکو منع کرینگے تو عبداللہ اوسکی طرف متوجہ ہوئے اور اوسکو سخت گالیان دین کہ مینے ایسی کبھی نہین سنی اور کہا کہ مین تجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خبر دیتا ہون۔ اور تو کہتا ہے کہ قسم اسکی ہم انکو منع کرینگے تینون اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ علما نے فتوے دیا ہے کہ اب زمانہ بگڑگیا ہے اس زمانے مین عورتون کو مسجدون مین جانا جائز نہین ہان اگر پردہ کے ساتھ جائین جسمین فتنے فساد کا خوف نہو تو مضایقہ نہین

(۴) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْمَرْاَۃِ فِیْ بَیْتِہَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِہَا فِیْ حُجْرَتِہَا وَصَلٰوتُہَا فِیْ مَخْدَعِہَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِہَا فِیْ بَیْتِہَا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوُدَ اَلْمَخْدَعُ بِکَسْرِ الْمِیْمِ وَفَتْحِہَا اَلْبَیْتُ الصَّغِیْرُ فِیْ دَاخِلِ الْبَیْتِ الْکَبِیْرِ **ترجمہ** ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنا عورت کا اپنے گہر مین افضل ہے اوسکے نماز پڑھنے سے اپنے حجرے مین اور اوسکا نماز پڑھنا اپنی کوٹھری مین افضل ہے اوسکے نماز پڑھنے سے اپنے گہر مین ابوداؤد اسکے راوی ہین اور مخدع چھوٹی کوٹھری کو کہتے ہین جو بڑے گہر کے اندر ہوتی ہے

(۵) وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَکْنَا ھٰذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْہُ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰی مَاتَ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** نافع ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہم اس دروازے کو عورتون کے واسطے چھوڑ دین تو خوب ہو سو ابن عمر اس دروازے سے داخل نہوئے۔ مرتے دم تک ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رض قَالَ نَشَدَ رَجُلٌ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَی الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِیَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِیَتْ لَہٗ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ قَوْلُہٗ مَنْ دَعَا اِلَی الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ اَیْ مَنْ وَجَدَہٗ فَدَعَا اِلَیْہِ صَاحِبَہٗ لِیَاْخُذَہٗ **ترجمہ** بریدہ رض سے روایت ہے کہ ایک مرد مسجد مین اونٹ تلاش کرتا تھا سو اسنے یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلائے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے کہ مسجدین تو بنائی گئین ہین جسکے واسطے بنائی گئین مسلم اسکے راوی ہین یہ جو کہا من دعا الی الجمل

الا ھم یعنے کہنے اوسکو پایا ہے تاکہ مالک کو اوسکی طرف بلاوے تاکہ مالک کو اسکی طرف بلاوے تاکہ مالک اوسکو لیوے ف یعنے مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اوسمین تلاش کرنا یا اوسمین دنیا کی کوئی بات کرنا درست نہین اسواسطے حضرت نے اوسکو بد دعا دی اور مسجد مین سوال کرنا بھی درست نہین۔

(۷) وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رض قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الشراء والبیع فی المسجد وان ینشد فیہ ضالۃ وان ینشد فیہ شعر ونھی عن الحلق قبل الصلوۃ یوم الجمعۃ اخرجہ اصحاب السنن الحلق جمع حلقۃ وھی ھھنا الجماعۃ من الناس ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اسنے اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے خرید و فروخت کرنے سے مسجد مین اور اس سے کہ اوسمین گم ہوی چیز تلاش کی جاوے اور یہ کہ اوسمین شعر پڑہا جاوے اور منع کیا حلقہ کرنے نماز سے پہلے جمعے کو دن اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور حلق جمع حلقہ کی ہے اور مراد اس سے اسجگہ آدمیون کی ایک جماعت ہے۔

(۸) وعن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وجھوا ھذہ البیوت عن المسجد فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب اخرجہ ابوداؤد ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان گہرون کے منہ مسجد سے اور طرف پہیر دو تحقیق مین نہین حلال کرتا مسجد کو واسطے حیض والی عورت کے اور نہ واسطے جنبی کے یعنے جسکو فرض غسل کی حاجت ہو ابوداؤد اسکے راوی ہین ف جو لوگ مسجد نبوی کے گرد رہتے تہے انکے گہرون کے منہ مسجد کے اندر تہے سو فرمایا کہ مسجد کی طرف سے دروازے بند کرکے اور طرف دروازے نکالو تاکہ حائض اور جنبی مسجد کے اندر سے نہ آنے جانے۔

(۹) وعن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم وھو فی المسجد فلیتحول من مجلسہ ذلک الی غیرہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین اونگنے لگے تو چاہیے کہ اُس جگہ سے اور جگہ پر بیٹھے ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۱۰) وعن کعب بن عجرۃ رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا خرج احدکم الی المسجد فلا یشبکن یدیہ فانہ فی صلوۃ اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد کی طرف نکلے تو اپنی اونگلیون کو قینچی نہ کرے اسواسطے کہ وہ نماز مین ہے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۱) وعن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنھا کما زخرفت الیھود والنصاری اخرجہ ابوداؤد قلت وعلق منہ البخاری قول ابن عباس فقط واللہ اعلم الزخرفۃ النقوش وتمویہ الحیطان بالذھب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو مسجدون کے گچ کرنے کا حکم نہین ہوا کہا ابن عباس نے البتہ تم انکو آراستہ کروگے اور جاوگے جیسے یہود و نصارے نے اپنی مسجدون کو سجایا ابوداؤد اسکے راوی ہین مین کہتا ہون اور بخاری نے فقط ابن عباس کے معلق بیان کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور زخرفہ کے معنی ہین نقش کاری اور ملمع کرنا دیوارون کا سونے کے پانی سے۔

(۱۲) وعن انس رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یتباھی فی المساجد

ابوداود والنسائی یتباهی ای یتفاخر ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ فخر کیا جاوے گا مسجدون مین یعنے فخر کے واسطے لوگ اونچی اونچی مسجدین بناوینگے ابوداود ونسائی اسکے راوی ہین۔

(۱۳) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رض قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا وَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ لَنَا فِيْ اِدَاوَةٍ وَقَالَ اِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا هٰذَا الْمَاءَ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا فَقُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءَ يَنْشُفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا فَقَدِمْنَا بَلَدَنَا وَكَسَرْنَا بِيْعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيْهِ بِالْاَذَانِ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيٍّ فَلَمَّا سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ اَلتَّلْعَةُ مَجْرَى الْمَاءِ مِنْ اَعْلَى الْاَرْضِ اِلٰى بُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَقِيْلَ هُوَ مَا ارْتَفَعَ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا انْهَبَطَ مِنْهَا فَهُوَ مِنَ الْاَضْدَادِ اِذًا۔ ترجمہ طلق بن علی رض سے روایت ہے کہ ہم ایلچی ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے سو ہمنے آپسے بیعت کی اور آپکے ساتھ نماز پڑہی اور ہمنے آپکو خبر دی کہ ہماری زمین مین ہمارا ایک عبادت خانہ ہے اور ہمنے آپسے آپکے وضو کا بچا ہوا پانی مانگا تو آپنے پانی منگایا پہر وضو کیا اور کلی کی پہر باقی پانی ہمارے واسطے چھاگل مین ڈالا اور فرمایا جب تم اپنی زمین مین جاؤ تو اپنے عبادت خانے کو توڑ ڈالو یا اسکی محراب کو خانے کعبے کی طرف پہیر دو اور اوسکے مکان مین یہ پانی چھڑکو اور اوسکو مسجد ٹہیراؤ ہمنے عرض کیا کہ ہمارا شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے اور پانی خشک ہو جاتا ہے یا پیا جاتا ہے یعنے تو یہ پانی وہان پہنچنا مشکل ہے فرمایا اسمین اور پانی ملا لے سو متبرک شان یہ ہے کہ نہ زیادہ ہوگی اُس سے مگر پاکی اور ستھرائی پہر ہم اپنے شہر مین آئے اور ہمنے اپنے عبادت خانے کو توڑا پہر اوسکی جگہ مین پانی چھڑکا اور اوسکو مسجد ٹہیرایا پہر ہمنے اوسمین پکار کر اذان دی اور قوم طے سے ایک مرد درویش تہا جب اسنے بانگ سنی تو کہا کہ یہ حق کا بلانا ہے یعنے کلمہ پہر وہ ہمارے ایک نالے کی طرف متوجہ ہوا سو ہمنے اوسکو اسکے بعد پہر نہین دیکہا نسائی اسکے راوی ہین تلعہ وہ نالا ہے جسمین اونچی زمین سے پانی بہکر نالون کے اندر آوے اور بعضون نے کہا کہ تلعہ اونچی زمین کو بہی کہتے ہین اور نیچی زمین کو تو یہ لفظ اب اضداد سے ہے۔

حَرْفُ النُّوْنِ وَيَشْتَمِلُ عَلٰى ثَمَانِيَةِ كُتُبٍ

حرف نون کا بیان اور یہ شامل ہے آٹھ بابون پر۔

اَلنُّبُوَّةُ اَلنِّكَاحُ اَلنَّذْرُ اَلنِّيَّةُ وَالْاِخْلَاصُ اَلنُّصْحُ اَلْمَشُوْرَةُ اَلنَّوْمُ وَالْاِنْتِبَاهُ اَلنِّفَاقُ اَلنُّجُوْمُ

نبوت کا بیان نکاح کا بیان نذر کا بیان نیت اور اخلاص کا بیان خیر خواہی اور مشورہ کا بیان سونے اور جاگنے کا بیان نفاق کا بیان نجوم کا بیان

كِتَابُ النُّبُوَّةِ وَفِيْهِ خَمْسَةُ اَبْوَابٍ

کتاب ہے نبوت اور پیغمبری کے بیان مین اور اسمین پانچ باب ہین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ اَحْكَامٍ تَخْتَصُّ ذَاتَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَفِيْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

پہلا باب ان احکام کے بیان مین جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے ساتھ خاص ہین اور اس مین پانچ فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ اِسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہلی فصل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک اور حسب نسب کے بیان مین

ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ بَابِ مَبْعَثِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُوَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسِ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ

ترجمہ امام بخاری نے خدا تعالی انپر رحمت کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونیکے باب مین ذکر کیا اور کہا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے ہین عبد اللہ کے وہ بیٹے عبد المطلب کے وہ بیٹے ہاشم کے وہ بیٹے عبد مناف کے وہ بیٹے قصی کے وہ بیٹے کلاب کے وہ بیٹے مرہ کے وہ بیٹے کعب کے۔ وہ بیٹے لوی کے وہ بیٹے غالب کے وہ بیٹے فہر کے وہ بیٹے مالک کے وہ بیٹے نضر کے وہ بیٹے کنانہ کے وہ بیٹے خزیمہ کے وہ بیٹے مدرکہ کے وہ بیٹے الیاس کے وہ بیٹے مضر کے وہ بیٹے نزار کے وہ بیٹے معد کے وہ بیٹے عدنان کے **ف** یہ حدیث کا نسبنامہ ہے اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے آدم علیہ السلام تک اختلاف ہے۔

(۱) **وَعَنْ** وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ واثلہ بن اسقع رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق خدا نے چن لیا ہے کنانہ کو حضرت اسماعیل کی اولاد سے یعنی شرافت مین اور چن لیا ہے قریش کو کنانہ کی اولاد سے اور چن لیا ہے قریش سے ہاشم کی اولاد کو اور چن لیا ہے مجکو قریش سے مسلم اسکے راوی ہین۔ **ف** کنانہ حضرت کی چودھوین پشت مین ہین ان سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ حضرت اسماعیل کی اولاد مین سے کنانہ کی اولاد شرافت مین افضل ہے پہر انمین قریش افضل ہین اور قریش مین بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت سارے عرب کے عطر ہین۔

(۲) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ تَعَالٰى بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ مَالِكٍ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَاَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ قَوْلُهٗ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ اَيْ عَلٰى اَثَرِيْ وَقِيْلَ عَلٰى عَهْدِيْ وَزَمَانِيْ **ترجمہ** جبیر بن مطعم رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین مین محمد ہون اور احمد ہون اور ماحی ہون کہ میرے سبب سے خدا کفر کو مٹا دے گا اور مین حاشر ہون کہ لوگون کا حشر میرے قدمون پر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنی پیچھے آنے والا اور عاقب وہ ہے جسکے پیچھے کوئی نبی نہو تینون اسکے راوی ہین اور تمام ہوئی حدیث مالک کی اس

قول تک کہ مین عاقب ہون اور روایت کی ہے ترمذی نے اس قول تک کہ نہین بعد آپکے کوئی نبی اور یہ جو فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا میرے قدمون پہ یعنے بعد میرے۔ یعنے اول قبر سے مین اُٹھون گا پہر اور لوگ میرے پیچھے یا میرے عہد اور زمانے

(۳) وعن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون کیف یصرف اللہ تعالی عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد اخرجہ البخاری ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالی میری طرف سے قریش کی گالیون اور لعنت کو پہیرتا ہے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون بخاری اسکے راوی ہین۔

الفصل الثانی فی مولدہ وعمرہ علیہ الصلوۃ والسلام

دوسری فصل

حضرت کی پیدائش اور عمر کے بیان مین

(۱) عن المطلب بن عبد اللہ بن قیس بن مخرمۃ عن ابیہ عن جدہ قال ولدت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل اخرجہ الترمذی ترجمہ مطلب بن عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے اونے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے روایت کی کہا کہ مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واقعہ فیل کے سال پیدا ہوے ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) وعن عائشۃ رض قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلث وستین سنۃ اخرجہ الشیخان والترمذی ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ فوت ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترسیٹھ[۶۳] برس کی عمر مین شیخین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ ثلث عشر سنۃ یوحی الیہ وتوفی وھو ابن ثلث وستین وفی روایۃ اقام بمکۃ خمس عشرۃ سنۃ یسمع الصوت ویری الضوء ولا یری شیئا سبع سنین وثمان سنین یوحی الیہ واقام بالمدینۃ عشرا وتوفی وھو ابن خمس وستین سنۃ اخرجہ الشیخان والترمذی وفی اخری للشیخین انزل علیہ وھو ابن اربعین فمکث ثلث عشرۃ سنۃ ثم امر بالھجرۃ فھاجر الی المدینۃ فمکث بھا عشر سنین ثم توفی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین تیرہ سال رہے بعد اسکے کہ آپکو وحی ہوئی تہی اور فوت ہوے ترسٹھ[۶۳] برس کی عمر مین اور ایک روایت مین ہے کہ مکے مین پندرہ برس رہے آواز سنتے تہے اور سات برس تک روشنی دیکہتے تہے اور کوئی چیز نظر نہ آتی تہی اور آٹہہ برس آپکو وحی ہوتی رہی یعنے مکے مین اور مدینے مین دس برس رہے اور فوت ہوے پینسٹھ[۶۵] برس کی عمر مین شیخین ترمذی اسکے راوی ہین اور شیخین کی دوسری روایت مین ہے کہ حضرت پر وحی اتری چالیس برس کی عمر مین پہر اوسکے بعد تیرہ برس مکے مین رہے پہر حکم ہوا آپکو ہجرت کرنیکا تو آپنے مدینے کی طرف ہجرت کی پہر دس برس وہان رہے پہر فوت ہوے۔ خدا کا اونپر درود و سلام ہو۔

(۴) وعن انس رض قال قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلث وستین سنۃ وابو بکر وھو ابن ثلث وستین وعمر وھو ابن ثلث وستین اخرجہ مسلم ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تریسٹھ برس کی عمر مین فوت ہوے اور ابو بکر رضہ بھی تریسٹھ برس کی عمر مین فوت ہوے اور عمر بھی تریسٹھ برس کی عمر مین فوت ہوے مسلم اسکے راوی ہین **ف** خدا کی قدرت سے یہ عجب اتفاق ہوا کہ تینون صاحب ایک ہی عمر مین فوت ہوے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ اَوْلَادِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ

تیسری فصل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کے بیان مین

(۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ قُرَیْشًا تَوَاصَتْ بَیْنَہَا بِالتَّمَادِیْ فِی الْغَیِّ وَالْکُفْرِ وَقَالَتِ الَّذِیْ نَحْنُ عَلَیْہِ اَحَقُّ مِمَّا عَلَیْہِ ھٰذَا الصُّنْبُوْرُ الْمُنْبَتِرُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ اِلٰی اٰخِرِھَا وَاَتَاہُ بَعْدَ ذٰلِکَ خَمْسَۃُ اَوْلَادٍ ذُکُوْرٍ اَرْبَعَۃٌ مِّنْ خَدِیْجَۃَ رض عَبْدُ اللّٰہِ وَھُوَ اَکْبَرُھُمْ وَالطَّاھِرُ وَقِیْلَ ھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ فَھُمْ ثَلٰثَۃٌ وَالطَّیِّبُ وَالْقَاسِمُ وَاِبْرَاھِیْمُ مِنْ مَّارِیَۃَ وَکَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ بَنَاتٍ مِّنْھُنَّ زَیْنَبُ الَّتِیْ کَانَتْ تَحْتَ اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ وَرُقَیَّۃُ وَاُمُّ کُلْثُوْمٍ کَانَتَا تَحْتَ عُتْبَۃَ اِبْنَیْ اَبِیْ لَھَبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ اَمَرَھُمَا بِفِرَاقِھِمَا وَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ اَوَّلًا رُقَیَّۃَ وَھَاجَرَتْ مَعَہٗ اِلٰی اَرْضِ الْحَبَشَۃِ وَوَلَدَتْ لَہٗ ھُنَالِکَ اِبْنَہٗ عَبْدَ اللّٰہِ وَبِہٖ کَانَ یُکَنّٰی ثُمَّ مَاتَتْ وَتَزَوَّجَ بَعْدَھَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ وَفَاطِمَۃُ رض وَکَانَتْ تَحْتَ عَلِیٍّ رض وَوَلَدَتْ لَہٗ حَسَنًا وَّحُسَیْنًا وَّمُحْسِنًا وَّزَیْنَبَ وَکَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رض وَاُمَّ کُلْثُوْمٍ وَّتَزَوَّجَھَا عَلِیٌّ رض مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ اَلصُّنْبُوْرُ فِی الْاَصْلِ النَّخْلَۃُ الَّتِیْ تَبْقٰی مُنْفَرِدَۃً وَیَدِقُّ اَصْلُھَا وَقِیْلَ ھِیَ سَعَفَاتٌ تَنْبُتُ فِیْ جِذْعِ النَّخْلَۃِ غَیْرَ ثَابِتَۃٍ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ یُقْلَعُ مِنْھَا وَاَرَادَ الْکُفَّارُ قُرَیْشٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَۃِ صُنْبُوْرٍ فِیْ جِذْعِ نَخْلَۃٍ فَاِذَا قُطِعَ انْقَطَعَ یَعْنُوْنَ اِنَّہٗ لَا عَقِبَ لَہٗ فَاِذَا مَاتَ انْقَطَعَ ذِکْرُہٗ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ قریش نے آپس مین وصیت کی ساتھ قایم رہنے کے دراز مدت سرکشی اور کفر مین اور کہا کہ جس دین پر ہم ہین لائق تر ہے اُس دین سے کہ جس پر یہ بے اصل درخت کہجور کا تو خدا نے یہ سورہ اوتاری کہ بیشک ہمنے تجکو حوض کوثر دیا آخر سورہ تک اور اسکے بعد حضرت کے یہان پانچ نرینہ بیٹے پیدا ہوے چار حضرت خدیجہ کے شکم سے ایک عبد اللہ اور وہ سب سے بڑے تہے دوسرے طاہر اور بعض نے کہا وہ عبد اللہ ہے سو وہ تین ہین اور طیب اور قاسم اور ابراہیم ماریہ کے شکم سے تہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیان تہین اونمین سے ایک زینب تہین جو ابی عاص بن ربیع کے نکاح مین تہین اور رقیہ اور ام کلثوم وہ دونون عتبہ اور عتیبہ ابو لہب کے بیٹون کے نکاح مین تہین پہر جب یہ سورت اتری کہ ہلاک ہون دونو ہاتہ ابو لہب کے اور ہلاک ہوا ابو لہب تو حکم کیا انکو ساتہ جدا ہونے کے اُن سے اور عثمان رض نے پہلے رقیہ سے نکاح کیا اور ہجرت کی رقیہ نے ساتہ عثمان رض کے طرف زمین حبش کے اور وہان انکے یہان انکا بیٹا عبد اللہ پیدا ہوا اور اُسیکے ساتہ حضرت عثمان کی کنیت کی جاتی تہی پہر رقیہ مر گئین اور اسکے بعد حضرت عثمان نے ام کلثوم سے نکاح کیا اور ایک فاطمہ تہین اور وہ علی رض کے نکاح مین تہین اور انکے یہان اُن سے امام حسن و حسین و محسن تین بیٹے پیدا ہوے اور زینب بیٹی پیدا ہوی اور وہ عبد اللہ بن جعفر کے نکاح مین تہین دوسری بیٹی ام کلثوم تہین اور علی مرتضے نے اونکا نکاح عمر فاروق سے کر دیا تہا رزین اسکے راوی ہین اور صنبور در اصل وہ کہجور کا درخت ہے جو متفرق باقی رہے اور اوسکی جڑہ کوئی جاوے اور بعضون نے کہا وہ چہڑیان ہین کہ کہجور کی ٹہنٹہ پر پیدا ہوتی ہین۔ انکی جڑہ زمین کے اندر نہین ہوتی پہر اُس سے اوکہاڑی جاتی ہین اور مراد کفار قریش کی یہ تہی کہ محمد بجاے صنبور یعنے چہڑی کے ہے کہجور کی ٹہنٹہ پر پہر جب کاٹی جاے تو کٹ جاتی

ہے یعنی اوسکی کوئی اولاد نہیں اور جب مر گیا تو اوسکا ذکر نیند ہو جائیگا اور اللہ اپنا نور بے پورا کئے نہ رہیگا اگرچہ برا مانین کافر۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَاتَ وَلَدُ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ فَاِنَّهٗ اِبْنِيْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ اَلظِّئْرُ الْمَرْاَةُ الَّتِيْ تُرْضِعُ وَلَدَ غَيْرِهَا **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ایک بیٹا ابراہیم مر گیا کہ وہ شیر خوارگی میں مر گیا ہے اور اسکے واسطے دو دایان بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین اور بیشک وہ میرا بیٹا ہے مسلم اسکے راوی ہین۔ ظئر اُس عورت کو کہتے ہین جو غیر کے بچے کو دودھ پلاوے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ صِفَاتِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

چوتھی فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور اخلاق کے بیان مین

(۱) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِّنْ وَّلَدِ عَلِيٍّ رض قَالَ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَّلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ كَانَ اَسِيْلَ الْخَدِّ اَبْيَضَ مُشْرَبًا بِحُمْرَةٍ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبَ الْاَشْفَارِ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنَ الْكَفِّ وَالْقَدَمَيْنِ جَلِيْلَ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا وَاِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَّاَصْدَقُهُمْ لَهْجَةً وَّاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَّاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَّنْ رَّاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ لَا يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ سَرْدًا يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَصْلٍ يَفْهَمُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْمُمَّغِطُ بِتَشْدِيْدِ الْمِيْمِ الثَّانِيَةِ وَبِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ اَلْبَائِنُ الطُّوْلِ وَالْعَدْلُ نُوْنٌ يُّنَزَّلُ دُوْنَ الْغَيْنِ وَالْمُتَرَدِّدُ الدَّاخِلُ بَعْضُهٗ فِيْ بَعْضٍ مِّنَ الْقِصَرِ فَهُوَ مُجْتَمِعٌ وَّالرَّبْعَةُ مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ بَيْنَ الطَّوِيْلِ وَالْقَصِيْرِ وَالْقَطَطُ شَدِيْدُ الْجُعُوْدَةِ وَالسَّبِطُ ضِدُّهٗ وَالرَّجِلُ بَيْنَهُمَا وَالْمُطَهَّمُ الْفَاحِشُ السِّمَنِ وَالْمُكَلْثَمُ الْمُسْتَدِيْرُ الْوَجْهِ وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا مَعَ كَثْرَةِ اللَّحْمِ وَالْخَدُّ الْاَسِيْلُ الْمُسْتَطِيْلُ مِنْ غَيْرِ ارْتِفَاعٍ وَّالدَّعَجُ شِدَّةُ سَوَادِ الْعَيْنِ وَالْاَهْدَبُ الَّذِيْ طَالَ شَعْرُ اَجْفَانِهٖ وَكَثُرَ وَاَشْفَارُ الْعَيْنِ مَنَابِتُ الشَّعْرِ الْمُحِيْطَةُ بِهَا وَالْمَسْرُبَةُ الشَّعْرُ النَّابِتُ عَلَى الصَّدْرِ نَازِلًا اِلٰى اٰخِرِ الْبَطْنِ وَالشَّثْنُ الْغَلِيْظُ فَهُوَ مَدْحٌ فِي الرِّجَالِ لِاَنَّهٗ اَشَدُّ لِقَبْضِهِمْ وَاَصْبَرُ لَهُمْ عَلَى الْمَرَاسِيْ وَجَلِيْلُ الْمُشَاشِ اَيْ عَظِيْمُ رُءُوْسِ الْعِظَامِ كَالْمِرْفَقَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَالْمُشَاشُ رُءُوْسُ الْعِظَامِ اللَّيِّنَةُ الَّتِيْ يُمْكِنُ مَضْغُهَا وَالْكَتَدُ الْكَاهِلُ وَالتَّقَلُّعُ التَّمَايُلُ فِي الْمَشْيِ اِلٰى قُدَّامٍ كَمَا تَتَقَلَّعُ السَّفِيْنَةُ فِيْ جَرْيِهَا وَالصَّبَبُ الْمُنْحَدِرُ مِنْ مَّوْضِعٍ عَالٍ وَّاللَّهْجَةُ اللِّسَانُ وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً اَيْ سَهْلًا مُّنْقَادًا وَّسَرْدُ الْكَلَامِ الْمُسَارَعَةُ فِي النُّطْقِ بِهٖ وَمُتَابَعَتُهٗ **ترجمہ** ابراہیم بن محمد اولاد علی رض سے روایت ہے کہا کہ علی مرتضے رض جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ بہت چھوٹے بلکہ میانہ قد تھے لوگون مین اور نہ بہت گھنگرالے بال والے تھے اور نہ سیدھے بال والے بلکہ کچھ گھنگرالے بال والے تھے اور نہ بہت موٹے چہرے والے تھے اور نہ چھوٹے چہرے والے گول پیشانی والے بلکہ تھے درانہ چہرہ

والے سفید رنگ والے مخلوط بسرخی نہایت سیاہ آنکھون والے درازپلکون والے تھے صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر لنبی بالون کی سینے سے ناف تک تھی موٹی تہیلی والے موٹے پاؤن والے بڑے سر کی ہڑیون والے موٹے کندھون کے ،بیان سے جب دیکھتے اِدہر اُدہر تو پہیرتے تمام بدن اپنا اور جب چلتے تو جہکتے پاؤن پر جہکنا گویا کہ اترتے ہین اونچان سے نوان مین۔ آپکے دونو کندھون کے درمیان مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنیوالے نبیون کے تھے زیادہ ترسخی تھے سب لوگون مین سینے سے یعنی دل بہت فراخ تہا دینے کے لیے اور بہت ولاور تھے سب لوگون مین اور بہت سخی تھے سب لوگون سے زبان مین اور بہت نرم تھے لوگون مین ازروے طبیعت کے اور بزرگ تھے لوگون مین ازروے قوم کے جو انکو ناگہان دیکہتا ڈر جاتا اور اُن سے ہیبت کہاتا اور جو کوئی آپسے میل جول اور صحبت رکہتا تہا اگر تو آپکو دوست رکہتا تہا آپکی صفت بیان کرنیوالا کہتا مینے حضرت جیسا نکوئی آپسے پہلے دیکہا اور نہ پیچھے اور نہ جلد بات کرتے تھے جلد بات کرنا بلکہ بات کرتے تھے جدی جدی کہ جو سنتا سمجھ لیتا ترمذی اسکے راوی ہین ممغط بہت لنبے کو کہتے ہین اور متردد وہ جو چہوٹا ہونے کے سبب سے آپس مین داخل اور مجتمع ہو اور ربعۃ معتدل میانہ قد کو کہتے ہین جو طویل اور قصیر کے درمیان ہو اور قطط وہ ہے جسکے بال نہایت گہنگرالے ہون اور سبط ضد اوسکی ہے اور رجل جو دونون کے درمیان ہو اور مطہم نہایت موٹے کو کہتے ہین اور مکلثم وہ جسکا چہرہ گول ہو اور نہین ہوتا مگر کثرت گوشت سے اور ضابیل دراز رخسارے کو کہتے ہین جو اُٹھے ہوئے نہون اور دعج نہایت سیاہی آنکہہ کی ہے اور اہدب وہ ہے جسکی پلکین دراز اور بہت ہون اور اشفار بالون کے اوگنے کی جگہ ہے جو اوسکو گہیرے ہوئی ہین اور مسربہ وہ بال ہین جو سینے سے اخیر پیٹ تک اوگے ہوئے ہون اور شثن موٹے کو کہتے ہین اور وہ مدح ہے مردون کی اسواسطے کہ وہ سخت تر ہے واسطے قبض کرنے انگلے کے اور صبر دینے والا ہے انکو بہاری چیزون پر اور جلیل المشاش وہ ہے جسکے ہڈیون کے سر بڑے ہون مانند کہنیون اور گہٹنون اور کندہون وغیرہ کے اور مشاش نرم ہڈیون کے سر کو کہتے ہین جنکا چبانا ممکن ہے اور کتد کاہل کو جو کندہون کے درمیان ہے اور تکفا کے معنی ہین چلتے ہوئے قدمون پر جہکنا جیسے کشتی چلتی ہوئی جہکتی ہے اور صبب کے معنی ہین اونچان سے نوان مین آنا اور لہجہ زبان کو کہتے ہین اور لین عریکہ یعنی نرم طبیعت فرمان بردار اور سرد الحدیث جلد اوپے درپے باتین کرنا۔

(٢) وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان اهل الكتاب يسدلون اشعارهم وكان المشركون يفرقون وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجبه موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر به فسدل ناصيته ثم فرق بعد اخرجه الشيخان وابوداود السدل ترك الشعر بغير فرق **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہتے یہود و نصارے چہوڑتے اپنے بالون کو بغیر مانگ کے اور تھے مشرکین مانگ نکالتے اپنے بالون مین اور خوش لگتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موافقت اہل کتاب کی جسمین آپکو کچھ حکم نہوتا سو آپنے اپنے ماتہے کے بال چہوڑے بغیر مانگ کے پہر اسکے بعد مانگ نکالی شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ سدل کے معنے ہین چہوڑنا بالون کا بغیر مانگ کے۔

(٣) وعن انس رضي الله عنه انه سئل عن شيب النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما شانه الله ببيضاء وفي رواية انه كان يكره ان ينتف الرجل الشعرة البيضاء من راسه ولحيته قال ولم يختضب صلى الله عليه وسلم وانما كان البياض في عنفقته وفي الصدغين وفي الراس نبذ اخرجه مسلم **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ وہ پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بالون سے تو انہون نے کہا کہ نہین بے زیب کیا آپکو اللہ نے ساتھ

سفید بالون کے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تہے یہ کہ مرد اپنے سر اور ڈاڑہی سے سفید بال اوکہاڑے اور کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہین کیا اور سوائے اسکے کچہ نہین کہ آپکے نیچے ہونٹ کے تلے اور کنپٹیون اور سر مین کچہہ سفید بال تہے مسلم اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ رض قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ بَيَاضًا تَحْتَ شَفَتِهِ السُّفْلٰى يَعْنِي الْعَنْفَقَةَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابو جحیفہ رض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا سو مین نے آپکے نیچے کے ہونٹ کے تلے کچہ سفید بال دیکہے یعنی ریش بچہ میں شیخین اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَقَدْ اَطَافَ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَمَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور سر مونڈنے والا آپکا سر مونڈتا تہا اور آپکے اصحاب آپکے گرد گہومتے تہے سو نہ چاہتے تہے کہ آپکا کوئی بال گرے مگر کسی مرد کے ہاتہ مین یعنے حضرت کا کوئی بال زمین پر نہین گرنے دیتے تہے روایت کی یہ حدیث مسلم نے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَاَشْيَاءَ مُتَفَرِّقَةٍ

پانچوین فصل

مہر نبوت اور متفرق چیزون کے بیان مین

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رض قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَلَحْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ قَالَ وَلَكَ فَقِيْلَ لَهٗ اَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاٰيَةَ قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهٗ فَرَاَيْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَاَمْثَالِ الثَّاٰلِيْلِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ نَاغِضُ الْكَتِفِ طَرَفُ الْعَظْمِ الْعَرِيْضِ۔ وَالْجُمْعُ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ لَعَلَّهٗ عَلٰى جُمْعِ الْكَفِّ وَهُوَ جَمْعُهَا وَعَطْفُ اَصَابِعِهَا اِلٰى بَاطِنِ الْكَفِّ وَالْخِيْلَانُ جَمْعُ خَالٍ وَهُوَ الشَّامَةُ **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ روٹی گوشت کہایا یعنے ثرید روٹی کے ٹکڑے شوربے مین بہیگی ہوئی تو مینے کہا یا رسول اللہ خدا نے آپکو بخشدیا ہے فرمایا اور تجکو بہی تو کسی نے اُن سے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے واسطے استغفار کیا ہے اوسنے کہا کہ ہان فرمایا اور تجکو بہی پہر یہ آیت پڑہی اور بخشش مانگ واسطے گناہون اپنے کے اور واسطے ایماندار مردون اور عورتون کے آخر آیت تک کہا پہر مین پہر کر آپکے پیچہے ہوا تو مینے دیکہا مہر نبوت کو آپکے دونو کندہون کے درمیان آپکے بائین کندہون کی نرم ہڈی کے پاس گوشت اکٹہا ہوا یعنے مانند انڈے کے اوسپر سیاہ تل تہے مانند مسون کے مسلم اسکے راوی ہین ناغض الکتف چوڑی ہڈی کی ایک طرف اور کہا حمیدی نے کہ شاید مراد جمعا سے مٹہی ہے یعنے انگلیون کو ہتہیلی کے اندر کی طرف موڑ کر اکٹہا کرنا مٹہی کی مانند مہر نبوت کا گوشت اکٹہا ہوا تہا۔ اور مراد ثالیل سے پہنسیان ہین جو آدمی کے بدن پر مانند دانہ چنے کے ظاہر ہوتے ہین۔

(۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رض قَالَ كَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا کہ تہی مہر نبوت درمیان دونو

کندہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے گوشت کبوتر کے انڈے کی مانند یعنے گول لیکن رنگ اسکا بدن مبارک کے موافق تہا، ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَهٗ اِنَّا اِذَا مَشَیْنَا مَعَهٗ نُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَیْرُ مُكْتَرِثٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تر خوبصورت کوئی نہین دیکہا گویا کہ آفتاب چلتا ہے انکے چہرے مین یعنے چمکتا ہے۔ اور مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تر تیز چلنے والا کوئی نہین دیکہا کہ چلتے وقت سب سے زیادہ تر تیز چلتے تہے گویا کہ آپکے واسطے زمین لپیٹی جاتی تہی جب ہم آپکے ساتہ چلتے تو اپنی جان کو شقت مین ڈالتے تہے اور حالانکہ آپ بے تکلیف چلتے تہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنے حضرت بے تکلف وبے پرواہ آسانی سے چلتے تہے اور یہ حضرت کا معجزہ تہا کہ آپ آسانی سے بے تکلف لوگون کے آگے چلتے اور لوگ دوڑتے اور شقت کہینچتے اور آپکے ساتہ نہ پہونچتے۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ كَانَ لَا یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ كَسَرْدِكُمْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ جب کلام کرتے تو جدی جدی بات کہتے اگر کوئی گننے والا اسکو گنتا تو گن لیتا یعنے اگر قصد کرتا گننے کا تو ممکن تہا اور جلد اور پے درپے بات نکرتے تہے جیسے تم جلد اور پے درپے بات کہتے ہو نسائی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعِیْدُ الْكَلِمَةَ ثَلٰثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ بات کو تین بار دوہراتے تہے تاکہ سننے والا آپ سے سمجہ لیوے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ یَتَحَدَّثُ یُكْثِرُ اَنْ یَرْفَعَ طَرْفَهٗ اِلَی السَّمَآءِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** ابن سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ جب بات کرنے بیٹہتے تو اپنی نظر آسمان کی طرف بہت اٹہاتے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنے بانتظار وحی کے۔

(۷) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ كَانَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ تَبْسُطُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَیَقِیْلُ عِنْدَهَا فَاِذَا قَامَ اَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهٖ وَشَعْرِهٖ فَجَمَعَتْهُ فِیْ قَارُوْرَةٍ ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِیْ سُكٍّ فَلَمَّا حَضَرَ اَنَسٌ رض اَوْصٰی اَنْ یُجْعَلَ فِیْ حَنُوْطِهٖ مِنْ ذٰلِكَ السُّكِّ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ اَلسُّكُّ شَیْءٌ یُتَطَیَّبُ بِهٖ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ ام سلیم انس کی مان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے چمڑے کا بچہونا بچہاتی تہین اور حضرت اوسکے پاس دوپہر کو آرام کرتے پہر جب آپ اوٹہتے تو آپکا پسینہ اور بال لیکر اوسکو شیشے مین جمع کرتی تہین پہر اوسکو خوشبو مین ملاتی تہین پہر جب انس رض کے مرنے کا وقت قریب آیا تو انہون نے وصیت کی کہ انکے کفن مین یہ خوشبو لگائی جاوے شیخین نسائی اسکے راوی ہین سک ایک چیز ہے خوشبودار کہ خوشبو کے واسطے لگائی جاتی ہے۔

(۸) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِیْ طَلْحَةَ یُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَیْنَا مِنْ شَیْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا وَفِیْ رِوَایَةٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ

قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ وَاسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَنْ تُرَاعُوْا لَنْ تُرَاعُوْا وَقَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ثُمَّ قُلْ فَرَسٌ بَحْرٌ اِذَا كَانَ وَاسِعَ الْجَرْيِ وَاسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ كَشَفَهُ وَحَقَّقَهُ **ترجمہ** انس رضؓ سے روایت ہے کہ مدینے مین ہو پس ایا تو حضرت نے ابو طلحہ کا گہوڑا جسکو مندوب کہتے تہے مانگا اور اسپر سوار سب سے آگے نکل گئے پہر جب پہرے تو فرمایا ہمنے تو کچہ نہین دیکہا اور البتہ ہمنے اس گہوڑے کا قدم تو دریا پایا یعنے بہت تیز چلتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون سے زیادہ تر خوبصورت تہے اور زیادہ تر سخی تہے اور تہے زیادہ تر دلاور سب لوگون سے اور مدینے والے ایک رات ڈرے یعنی ایک آواز خوفناک آئی اور لوگ آواز کی طرف چلے۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو پہرتے ہوئے ملے اور حالانکہ البتہ سب سے آگے بڑہ گئے تہے اور خبر تحقیق کر آئے اور آپ ابو طلحہ کے ننگے گہوڑے پر سوار تہے اور آپکی گردن مین تلوار لٹکی تہی اور آپ فرماتے تہے ہرگز مت ڈرو کچہ خوف نکرو۔ اور فرمایا کہ ہمنے گہوڑا دریا کی طرح پایا اور حالانکہ گہوڑا سست قدم تہا پانچون اسکے راوی ہین سوائے نسائی کے کہا جاتا ہے کہ فرس بحر جبکہ گہوڑا تیز قدم ہو اور استبرء الخبر کے معنے ہین کہ خبر معلوم اور تحقیق کی **ف** یہ حضرت کا معجزہ ہے کہ یہ گہوڑا نہایت سست قدم تہا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہوگیا چنانچہ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت مین رات کو تنہا آگے نکل گئے اور رات اور خوف اور تنہائی کی کچہ پرواہ نہ کی۔

(۹) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَاَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ نہین اختیار دیئے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو کامون مگر کہ دونون مین آسان تر کو لیا جبتک کہ گناہ نہوتا پہر اگر گناہ ہوتا تو بہ نسبت اور لوگون کے اس سے زیادہ تر دور رہتے اور حضرت نے اپنی ذات کے واسطے کبہی کسی سے بدلا نہین لیا مگر یہ کہ کوئی چیز اللہ کی حرام کی ہوئی کی جاتی تو اللہ کے واسطے اس سے بدلا لیتے تینون اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۰) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضؓ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا وَرِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ جُؤْنَةُ الْعَطَّارِ وَهِيَ الَّتِيْ يُعَدُّ فِيْهَا الطِّيْبُ وَيُحْرَزُ **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ پہلی نماز پڑہی پہر اپنے گہر والون کی طرف نکلے اور مین بہی آپکے ساتہ نکلا تو سامنے آئے حضرت کو لڑکے۔ تو آپ باری باری سے ہر لڑکے کے رخسارے پر ہاتہ پہیرنے لگے اور آپنے میرے رخسارے پر ہاتہ پہیرا تو مین نے آپکے ہاتہ سے ٹہنڈک اور خوشبو پائی گویا کہ نکالا ہے اوسکو عطار کی دیگ سے مسلم اسکے راوی ہین اور جونہ عطار کا وہ برتن ہے جسمین عطر تیار کیا جاتا ہے اور جمع رکہتا ہے

(۱۱) **وَعَنْ** ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَاْنَفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُمَا الْحَاجَةَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ اللَّغْوُ الْهَذْرُ مِنَ الْقَوْلِ **ترجمہ** ابن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذکر بہت کیا کرتے تہے بیفائدہ بات کم کرتے تہے اور نماز لنبی پڑہتے تہے اور خطبہ چہوٹا پڑہتے تہے اور عار نہ جانتے تہے کہ رانڈون اور

محتاجون کے ساتھ چلیں اور انکی حاجت روائی کرین نسائی اسکے راوی ہین لغو بیہودہ بات ہے۔

(١٢) وعن انس رض قال مشيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه برد نجراني غليظ الحاشية فادركه اعرابي فجبذه جبذة شديدة حتى نظرت الى صفحة عنقه وقد اثر فيه حاشية البرد من شدة جبذته ثم قال يا محمد مر لي من مال الله الذي عندك فالتفت اليه وضحك ثم امر له بعطاء اخرجه الشيخان **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا اور آپ پر نجران کی موٹی کنارے والی چادر تھی تو ایک گنوار نے آپکو پایا اور آپکو سخت طرح کھینچا یہانتک کہ مین نے آپکے منھ گردن پر اسکے سخت کھینچنے کے سبب سے چادر کے کنارے کا نشان دیکھا پھر اسنے کہا اے محمد مجکو اسکے مال سے جو تمہارے پاس ہے کچھ دلواؤ تو حضرت نے اسکی طرف مڑکر دیکھا اور ہنسے پھر اوسکو مال عطا کرنے کا حکم کیا شیخین اسکے راوی ہین۔

(١٣) وعنه رض قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الغداة جاء خدم المدينة بآنيتهم فيها الماء فلا يأتونه باناء الا غمس فيه يده وربما جاؤه في الغداة الباردة فيغمس يده فيه اخرجه مسلم **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینے کے خادم پانی برتنوں مین لاتے تو آپ ہر برتن مین اپنا ہاتھ ڈبوتے اور بہت وقت سرد فجر مین آپ پاس آتے تو آپ اوسمین اپنا ہاتھ ڈبوتے مسلم اسکے راوی ہین۔

(١٤) وعن الخدري رض قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم قسما اقبل رجل فاكب عليه فطعنه صلى الله عليه وسلم بعرجون كان معه فجرح وجهه ثم قال له تعال فاستقد قال بل عفوت يا رسول الله اخرجه ابوداود والنسائي **ترجمہ** خدری رض سے روایت ہے جس حالت مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال بانٹتے تہے کہ سامنے سے ایک مرد آیا اور آپ پر اوندھا گرا حضرت کے پاس ایک چھڑی تہی اُس سے اُسکو چوکا تو اوسکا چہرہ زخمی ہوا پھر اُس سے فرمایا آ بدلا لے اُسنے کہا بلکہ مینے معاف کیا یا رسول اللہ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین

الباب الثاني في علاماته عليه الصلوة والسلام

دوسرا باب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نشانیون کے بیان مین۔

(١) عن علي بن ابي طالب رض قال حدثني ابي قال خرجنا الى الشام في اشياخ من قريش وكان معي محمد صلى الله عليه وسلم فاشرفنا على راهب في الطريق فنزلنا فحللنا رحالنا فخرج الينا الراهب وكان قبل ذلك لا يخرج الينا فجعل يتخللنا حتى جاء فاخذ بيد محمد وقال هذا سيد العالمين . . . . فقال له اشياخ قريش وما علمك بما تقول قال اجد صفته ونعته في الكتاب المنزل وانكم حين اشرفتم لم يبق شجر ولا حجر الا خر له ساجدا ولا تسجد الجمادات الا لنبي واعرفه بخاتم النبوة اسفل من غضروف كتفه مثل التفاحة ثم رجع فصنع طعاما فاتانا به وكان محمد في رعية الابل فجاء وعليه غمامة تظله فلما دنا وجد القوم قد سبقوا الى ظل الشجرة فجلس في الشمس فمال فيء الشجرة اليه وهموا اهم في الشمس فبينما هو يناشدهم الله تعالى ان لا يذهبوا به الى الروم ويقول ان رأوه عرفوه بالصفة فقتلوه فبينما هو يناشدهم الله في ذلك اذا التفت فاذا سبعة

مِنَ الرُّوْمِ مُقْبِلِيْنَ نَحْوَ دَيْرِهٖ فَاسْتَقْبَلَهُمْ وَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوْا بَلَغَنَا مِنْ اَحْبَارِنَا اَنَّ نَبِيًّا مِنَ الْعَرَبِ خَارِجٌ نَحْوَ بِلَادِنَا فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ تَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِاُنَاسٍ وَبُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا قَالَ وَهَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوْا لَا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا لِطَرِيْقِكَ هٰذَا خَيْرَةً قَالَ اَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ اَنْ يَرُدَّهٗ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَايِعُوْا هٰذَا الرَّجُلَ فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ حَقًّا فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَ الرَّاهِبِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْنَا فَقَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ فَقَالُوْا هٰذَا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ مَعَ رِجَالٍ كَانَ فِيْهِمْ بِلَالٌ وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ كَعْكًا وَزَيْتًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ علی بن ابی طالب سے روایت ہے اونے کہا۔ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ ابو طالب نے کہ ہم قریش کے چند سرداروں مین شام کی طرف نکلے یعنی تجارت کو اور میرے ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تھے پھر جب ہم نصارے کے ایک درویش پر پہونچے تو ہم اترے یعنے اسکے موضع مین کہ نام اسکا بصرے تھا شام کے شہرون سے اور ہمنے اپنے کجاوے کھولے پھر درویش نکلکر ہمارے پاس آیا اور اس سے پہلے ہماری طرف نہ نکلا کرتا تھا۔ پھر وہ ہمارے درمیان پھرنے لگا گویا کسی کو ڈھونڈتا تھا۔ یہانتک کہ اسنے آکر حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یہ شخص سردار ہے سارے جہانون کا تو قریش کے سردارون نے اس سے کہا کہ تونے کیونکر جانا جو کہتا ہے کہا کہ مینے اُسکی صفت اور تعریف کو خدا کی کتاب مین پایا۔ اور مقرر جب تم سامنے آئے تو کوئی درخت اور پتھر نہین رہا مگر کہ اسکے آگے سجدے مین گر پڑا اور یہہ دونون چیزین پیغمبر کے سوائے کسی کو سجدہ نہین کرتین اور مین اسکو پہچانتا ہون مہر نبوت سے کہ اُسکے کندہے کی ہڈی کے نیچے واقع ہے مانند سیب کے پھر وہ درویش پھرا۔ اور کہانا تیار کر ہمارے پاس لایا۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونٹون کی چرائی مین تھے۔ یعنے جنگل مین اونٹ چرانے گئے ہوئے تھے اور اسنے حضرت کو بلوایا۔ حضرت آئے اور حالانکہ ایک بدلی آپکو سایہ کئے ہوئے تھی۔ پھر جب نزدیک آئے تو لوگون کو پایا کہ آپ سے پہلے درخت کے سایے مین ہو بیٹھے ہین یعنی اور آپکے واسطے سایے مین جگہ نہ رہی تو آپ آفتاب کی دہوپ مین بیٹھے تو درخت کا سایہ آپکی طرف جھک آیا اور سب لوگ سورج کی دہوپ مین رہے سو جس حالت مین کہ راہب انکو قسم دیتا تھا اللہ تعالی کی۔ کہ آپکو روم مین نہ لے جائین اور کہتا تھا کہ اگر رومیون نے آپکو دیکھا تو صفت سے آپکو پہچان لین گے اور آپکو دکھہ دینگے سو جس حالت مین کہ وہ انکو اسکی قسم دیتا تھا کہ اسنے مڑکر نظر کی۔ تو ناگہان دیکھا کہ نو رومی اوسکے عبادت خانے کی طرف سامنے آتے ہین وہ انکو آگے بڑھ کر ملا اور پوچھا کہ تمہارے آنے کا کیا سبب ہے انہون نے کہا ہمارے عالمون سے ہمکو یہ خبر پہونچی کہ عرب سے ایک پیغمبر اس مہینے مین ہمارے شہرون کی طرف آنے والا ہے سو کوئی راہ نہین رہی مگر کہ اوسکی طرف آدمی بہیجے گئے۔ اُسنے کہا کیا تمہارے پیچھے کوئی تمسے بہتر رہا ہے اونہون نے کہا نہین تمہاری اس راہ کے واسطے ہم ہی پسند کئے گئے ہین اوسنے کہا بھلا ایک بات بتلاؤ تو اگر اللہ تبارک وتعالی نے اوسکے پیغمبر کرنے کا ارادہ کیا ہے تو کوئی آدمی اسکو پھیر سکتا ہے۔ انہون نے کہا نہین۔ اُسنے کہا سو اُس مرد کی بیعت کرو اسواسطے کہ وہ بیشک سچا نبی ہے تو انہون نے حضرت کی بیعت کی اور درویش کے ساتھ ٹھہرے پھر وہ ہماری طرف پھرا۔ اور کہا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تم مین اوسکا قریبی اور متولی کون ہے لوگون نے کہا کہ یہہ مجکو مراد رکھتے تھے سو ہمیشہ مجکو قسم دیتا رہا یہانتک کہ مین نے آپکو چند آدمیون کے ساتھ پھیر کے مین بہیجدیا جنمین بلال بہی تھے۔ اور راہب نے آپکو موٹی روٹی اور خشک کہجور خرچ راہ دیا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ وَذَكَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ وَاَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ بِاللَّفْظِ الْمُتَقَدِّمِ مُخْتَصَرًا وَفِيْ اٰخِرِهٖ رَاْسُ لَوْحِهٖ وَنَحْوُ ذٰلِكَ فِي الشَّمْسِ اَيْ بَرَزُوْا لَهَا وَالْاَحْبَارُ جَمْعُ حَبْرٍ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَكَسْرِهَا

وَهُوَ الْعَالِمُ **ترجمہ** اور ابو موسے سے بہی اسیطرح روایت ہے اور روایت کیا اسکو رزین نے علیؓ سے انہون نے اپنے باپ سے ساتہ پہلے لفظ کے اور غضروف الکتف کندہے کی ہڈی کا سرہے اور ضحوۃ الشمس یعنے سورج کی دہوپ مین ظاہر ہوئے اور احبار جمع حبر کی ہے اور حبر کے معنے ہین عالم

(۳) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ وَيَفْتَحُ بِهِ أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ الْأُمِّيُّونَ الْعَرَبُ لِأَنَّهُمْ كَانُوا لَا يُحْسِنُونَ الْكِتَابَةَ وَالْفَظُّ الْقَاسِي الْقَلْبِ الْغَلِيظُ الْجَانِبِ وَالصَّخَبُ بِالصَّادِ وَالسِّينِ الصِّيَاحُ وَالْجَلَبَةُ يُشِيرُ بِذٰلِكَ إِلَى عَدَمِ مُنَافَسَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَجَمْعِهَا فَيَحْضُرُ الْأَسْوَاقَ لِذٰلِكَ وَيَصْخَبُ مَعَهُمْ فِيهَا وَالْغُلْفُ بِضَمِّ الْغَيْنِ وَسُكُونِ اللَّامِ جَمْعُ أَغْلَفَ وَهُوَ الَّذِي عَلَيْهِ غِلَافٌ **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے کہا کہ مین عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے ملا تو مینے کہا کہ خبر دو مجکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت سے جو توریت مین ہے یعنی اور عبداللہ بن عمر واہل علم و کتاب تہے کہ عالم تہے اگلی کتابون کے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے خدا کی قسم بیشک صفت کئے گئے ہین آنحضرت توریت مین اپنی بعضی صفتون سے کہ قرآن مین مذکور ہین۔ اس آیت مین کہ اے نبی تحقیق ہمنے تجکو بہیجا ہے گواہ احوال امت پر اور خوشخبری دینے والا ایمانداروں کو ثواب کی اور ڈرانے والا گنہ گارون کو عذاب سے اور پناہ واسطے ان پڑہون کے یعنے عرب کے تو میرا خاص بندہ ہے اے محمد کہ بندگی خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور تو میرا رسول اور پیغمبر ہے یعنے بہیجا ہوا خلق کی طرف ہے تیرا نام متوکل کہا کہ تو نے اپنے سب کام مجہے سونپے ایسا متوکل تو نہین بدخو اور نہ سخت گو نہ سخت دل اور نہ غل کرنیوالا بازارون مین اور نہین دور کرتا بدی کو بدی سے یعنی جو اسکے ساتہ بدی کرے وہ سزا نہین دیتا۔ لیکن معاف اور درگذر کرتا ہے اور اللہ انکی روح کو قبض نہ کرے گا یہانتک کہ سیدہا کرے ٹیڑہے دین کو بسبب انکے یعنی ہدایت کرے گمراہ قوم کو ساتہ اسطرح کے کہین کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے اللہ کے اور یہانتک کہ کہولے خدا تعالی بسبب اونکے اندہی آنکہون کو اور بہرے کانون کو اور دلون کو کہ پردے مین ہین جو نہ کچہ سمجہتے ہین اور نہ یاد رہتے ہین بخاری ہے اسکے راوی ہین۔ اور مراد امیون سے عرب ہین کیونکہ وے اچہی طرح لکہنا نہ جانتے تہے اور فظ کے معنے ہین سخت دل سخت خو اور صخب کے معنے ہین شور غل کرنا۔ یہ اشارہ ہے اسطرف کہ اوسکو دنیا کی جمع کرنے کی رغبت نہوگی اور اسکو دنیا کا لالچ بالکل نہ ہوگا تا وہ اس خاطر بازار مین جائے اور لوگون کے ساتہ بازار مین شور غل مچائے اور غلف وہ ہے جو غلاف مین ہو **ف** تخصیص عرب کی اسواسطے ہے کہ آنحضرت اونہین مین پیدا ہوئے اونکی حفاظت کے لئے اہل عجم سے۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضہ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہا کہ لکہی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرت کی اور یہ بہی لکہا ہوا ہے کہ عیسے مریم کے بیٹے آنحضرت کے ساتہ دفن ہونگے اونکے حجرے مین کہا ابو مودود نے جو اس حدیث کے راویون مین سے ہین کہ عائشہ کے حجرے مین کہ جہان

آنحضرت مدفون ہین ایک قبر کی جگہ باقی ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** بعضے صحابہ نے قصد کیا کہ وہان دفن ہون لیکن یہ بات کسی کو میسر نہ آئی تو حکمت اوسمین یہی تھی کہ وہان عیسے علیہ السلام دفن ہونگے عمر فاروق کے پہلو مین۔

(۵) **وعن** ابی موسی رض قال سمعت النجاشی صاحب الحبشة رحمه الله تعالی یقول اشهد ان محمدا رسول الله وانه الذی بشر به عیسی علیه السلام ولولا ما انا فیه من الملك وما تحملت من امور الناس لاتیته حتی احمل نعلیه اخرجه ابو داؤد **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے کہا مین نے نجاشی حبش کے بادشاہ کو سنا کہتا تھا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہین اور بیشک آپ وہی ہین جنکی عیسے علیہ السلام نے خبر دی اور اگر بادشاہی میرے ہاتھ مین نہ ہوتی اور جینے لوگون کے کام اوٹھائے ہوئے نہ ہوتے تو البتہ مین آپکی خدمت مین حاضر ہوتا اور آپکے دونو جوتے اوٹھاتا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۶) **وعن** ابن عباس رضی الله عنهما قال حدثنی ابو سفیان بن حرب قال انطلقت فی المدة التی کانت بینی وبین رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الشام فبینا انا بها اذ جیء بکتاب من النبی صلی الله علیه وسلم الی هرقل جاء به دحیة الکلبی فدفعه الی عظیم بصری فدفعه الی عظیم الروم هرقل فقال هرقل هل ههنا احد من قوم هذا الرجل الذی یزعم انه نبی قالوا نعم قد دعیت فی نفر من قریش فدخلنا علیه فاجلسنا بین یدیه فقال ایکم اقرب نسبا منه فقلت انا فاجلسنی بین یدیه واصحابی خلفی ثم دعا بترجمانه فقال قل لهم انی سائل هذا عن هذا الرجل الذی یزعم انه نبی فان کذبنی فکذبوه قال ابو سفیان وایم الله لولا ان یؤثر علی الکذب لکذبته ثم قال لترجمانه سله کیف حسبه فیکم قلت هو فینا ذو حسب قال فهل کان من آبائه ملك قلت لا قال فهل کنتم تتهمونه بالکذب قبل ان یقول ما قال قلت لا قال فهل یتبعه اشراف الناس ام ضعفاؤهم قلت بل ضعفاؤهم قال ایزیدون ام ینقصون قلت لا بل یزیدون قال هل یرتد احد منهم عن دینه بعد ان یدخل فیه سخطة له قلت لا قال فهل قاتلتموه قلت نعم قال کیف کان قتالکم ایاه قلت تکون الحرب بیننا وبینه سجالا یصیب منا ونصیب منه قال فهل یغدر قلت لا ونحن منه فی هذه المدة ما ندری ما هو صانع قال ابو سفیان فوالله ما امکننی من کلمة ادخل فیها شیئا غیر هذه قال فهل قال هذا القول احد قبله قلت لا فقال لترجمانه قل له انی سألتك عن حسبه فیکم فزعمت انه فیکم ذو حسب وکذلك الرسل تبعث فی احساب قومها وسألتك هل کان فی آبائه ملك فزعمت ان لا فقلت لو کان فی آبائه ملك قلت رجل یطلب ملك آبائه وسألتك عن اتباعه اضعفاؤهم ام اشرافهم فقلت بل ضعفاؤهم وهم اتباع الرسل وسألتك هل کنتم تتهمونه بالکذب قبل ان یقول ما قال فزعمت ان لا فعرفت انه لم یکن لیدع الکذب علی الناس ویکذب علی الله تعالی وسألتك هل یرتد احد منهم عن دینه بعد ان یدخل فیه سخطة له فزعمت ان لا وکذلك الایمان اذا خالط بشاشته القلوب وسألتك هل یزیدون ام ینقصون فزعمت انهم یزیدون وکذلك الایمان حتی یتم وسألتك هل قاتلتموه فزعمت انکم قاتلتموه فتکون الحرب بینکم وبینه سجالا ینال منکم وتنالون منه وکذلك الرسل تبتلی ثم تکون لهم العاقبة وسألتك هل یغدر فزعمت انه لا یغدر وکذلك الرسل لا تغدر وسألتك هل قال هذا القول

أَحَدٌ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ
قُلْنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ فَقَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ
وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ
مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ
أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ
سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ
تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ
اللَّغَطُ فَأَمَرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ
مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ وَدَعَا هِرَقْلُ جَمْعَهُ
فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ إِلَى آخِرِ الْأَبَدِ وَأَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ
فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ أُغْلِقَتْ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ
عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ قَوْلُهُ يَأْثُرُ عَلَيَّ الْكَذِبَ
أَيْ يَرْوِي عَنِّي وَيَنْسُبُ إِلَيَّ وَالْغَدْرُ ضِدُّ الْوَفَاءِ وَهُوَ نَقْضُ الْعَهْدِ وَالْبَشَاشَةُ انْشِرَاحُ الْقَلْبِ بِالشَّيْءِ وَ
الْفَرَحُ بِقَبُولِهِ وَلِقَوْلِ الْحَرْبُ بَيْنَهُمْ سِجَالٌ إِذَا كَانَتْ مُتَمَاثِلَةً تَارَةً لِهٰؤُلَاءِ وَالصِّلَةُ صِلَةُ الْأَرْحَامِ
وَهِيَ كُلُّ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ إِلَيْهِ قَارِبٌ مِنْ أَنْوَاعِ الْبِرِّ وَالْإِحْسَانِ وَالْعَفَافُ الْكَفُّ عَمَّا لَا يَحِلُّ
لَكَ وَالْأَرِيسِيِّينَ الْفَلَّاحُونَ وَقِيلَ الْأَتْبَاعُ وَاللَّغَطُ اخْتِلَاطُ الْأَصْوَاتِ وَاخْتِلَافُهَا وَقَوْلُهُ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي
كَبْشَةَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ كَبُرَ شَأْنُهُ وَعَظُمَ وَامْتَنَعَ وَكَانُوا يَنْسُبُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي كَبْشَةَ الْخُزَاعِيِّ لِأَنَّهُ خَالَفَ قُرَيْشًا فِي عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَعَبَدَ الشِّعْرَى النَّجْمَ الْمَعْرُوفَ
فَلَمَّا خَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ نَسَبُوهُ إِلَيْهِ قِيلَ وَكَانَ جَدًّا لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ أَرَادُوا أَنَّهُ نَزَعَ إِلَيْهِ فِي الشَّبَهِ وَبَنُو الْأَصْفَرِ هُمُ الرُّومُ سُمُّوا بِذٰلِكَ لِمَا يَعْرِضُ
لِأَبْدَانِهِمْ مِنَ الصُّفْرَةِ فِي الْغَالِبِ وَحَاصُوا نَفَرُوا وَجَالُوا مِنْ جِهَةٍ إِلَى أُخْرَى **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ابوسفیان بن حرب نے کہا کہ جو مدت صلح کی میرے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے درمیان ٹھیری تہی ۔ مین اوسمین شام کے ملک کو چلا یعنے تجارت کے لئے ۔ سو جس حالت مین کہ مین وہین تہا کہ
ناگہان حضرت کا نامہ ہرقل بادشاہ روم کے پاس لایا گیا وحیہ کلبی صحابی وہ نامہ لائے تہے تو دحیہ کلبی نے وہ خط
بصرے کے سردار کو پہونچایا کہ ہرقل کے بڑے امیرون مین تہا پہر اوسنے وہ خط روم کے بادشاہ کو پہونچا یا دیعنے
حضرت نے دحیہ کو اسیطرح حکم کیا تہا کہ تو یہ خط بصرے کے سردار کو پہونچا دینا وہ ہرقل کو پہونچا دیگا) پہر ہرقل نے
کہا کیا ہے اسجگہ کوئی اس مرد کی قوم سے جو اپنے آپ کو پیغمبر کہتا ہے ۔ لوگون نے کہا ہان سو میری طلبی ہوئی
معہ چند آدمیون قریش کے تو ہم ہرقل کے پاس اندر گئے ۔ تو اوس نے ہمکو اپنے آگے بٹھایا پہر ہرقل نے پوچھا کہ
تم مین اس پیغمبر کا کون شخص زیادہ تر قریبی رشتہ دار ہے مین نے کہا کہ اس نے تو ۔ مجھکو اپنے سامنے بٹھلایا اور

میرے ساتھی میرے پیچھے تھے۔ پھر ہرقل نے اپنے مترجم کو بلایا کہ عربی اور رومی دونون زبانین جانتا تھا اور کہا
کہ ابوسفیان کے ساتھیون سے کہہ کہ مین ابوسفیان سے اس شخص کا حال پوچھتا ہون جو اپنے تئین پیغمبر جانتا
ہے اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلایو ابوسفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر یہ ڈر نہوتا کہ میرا جھوٹ مشہور ہو جائیگا
تو مین حضرت کے حال مین کچھ جھوٹ بولتا پھر ہرقل نے اپنے مترجم سے کہا کہ ابوسفیان سے پوچھ کہ تم مین اس
پیغمبر کا حسب نسب کیسا ہے مینے کہا وہ ہم لوگون مین .. نہایت شریف اور عمدہ خاندان کا ہے ہرقل نے پوچھا کہ اسکے
باپ دادون مین کوئی بادشاہ بھی تھا مینے کہا کہ نہین پھر کہا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے بھی کبھی تم اسکو جھوٹ
بولنے کی تہمت کرتے تھے کہا کہ نہین پھر ہرقل نے کہا کہ کیا سردار لوگ اسکے تابع ہوئے ہین۔ یا غریب لوگ
مینے کہا بلکہ غریب لوگ اسکے تابع ہوے ہین۔ پھر ہرقل نے کہا کیا اسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین
مینے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین۔ پھر ہرقل نے کہا کیا کوئی اسکے دین مین داخل ہو کر پھر اُس سے پھر بھی جاتا
ہے۔ ناخوش ہوکر۔ مینے کہا کہ نہین پھر ہرقل نے کہا کیا تم سے اور اُس سے لڑائی بھی ہوتی ہے۔ مین نے کہا
کہ ہان ہرقل نے کہا پھر تمہاری اور اسکی لڑائی کا کیا انجام ہوتا ہے۔ مینے کہا کہ ہمارے اور اسکے درمیان لڑائی
ڈولون کی مانند ہوتی ہے کہ کبھی یہ بھرا ہے وہ خالی اور کبھی وہ بھرا ہے اور یہ خالی کبھی ہم ان سے تکلیف پاتے
ہین اور کبھی وہ ہمسے تکلیف پاتے ہین یعنے کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہے کبھی ہم اوسپر غالب ہوتے ہین پھر ہرقل
نے کہا کہ کبھی قول قرار کرکے دغا بھی کرتا ہے۔ مین نے کہا کہ نہین۔ لیکن اب ہمسے اور اُس سے اس مدت مین
صلح ہوئی ہے ہمکو معلوم نہین کہ اب کیا کرنے والا ہے (قول قرار پورا کرتا ہے یا دغا کرتا ہے) ابوسفیان نے قسم اسد کی مین
اتنی بات کے سوائے اوسمین اور کوئی بات نہ ملا سکا پھر ہرقل نے کہا کہ کیا تم لوگون مین اسطرح نبوت کا دعوی کسی نے
آگے بھی کیا ہے یا نہین۔ مین نے کہا کہ نہین پھر ہرقل نے مترجم سے کہا کہ ابوسفیان سے کہدے کہ مین نے تجھسے پوچھا
کہ تم مین اوسکا نسب کیسا ہے تو نے کہا کہ وہ ہم مین شریف اور عالی خاندان ہے سو یہی دستور ہے کہ پیغمبر لوگ اسطرح
اپنی قوم مین شریف اور عمدہ خاندان ہوتے آئے ہین اور مین نے۔ تجھسے پوچھا کہ اسکے باپ دادو مین کوئی بادشاہ بھی
تھا تو نے کہا کہ نہین۔ سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پردے مین اپنے باپ دادا کی بادشاہی چاہتا
ہے اور مین نے تجھسے اسکے تابعدارون کا حال پوچھا کہ غریب لوگ ہین یا سردار تو نے کہا غریب ہین سو یہی حال ہے
پیغمبرون کا کہ اول اول غریب لوگ انکی تابعداری کرتے ہین۔ یعنے بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مینے
تجھسے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے بھی کبھی تم اسکو جھوٹ کی تہمت کرتے تھے تو نے کہا کہ نہین۔ تو مین نے جانا
کہ جو شخص کبھی آدمیون پر جھوٹ نہ باندہے گا بھلا وہ خدا تعالی پر کیونکر جھوٹ باندہے گا اور مینے تجھسے پوچھا کہ کیا
کوئی اسکے دین مین داخل ہوکر پھر اس سے مرتد بھی ہوتا ہے ناخوش ہوکر۔ تو نے کہا کہ نہین سو یہی حال ہے ایمان
کے نور کا جبکہ دل مین رچ گیا یعنے ایمان کو تغیر نہین ہوتا۔ بعد رچ جانے کے دل مین۔ اور مین نے تجھسے پوچھا کہ کیا
اسکے تابعدار بڑھتے جاتے یا گھٹتے ہین تو نے کہا کہ تحقیق وہ زیادہ ہوتے جاتے ہین۔ سو یہی حال ہے ایمان کا کہ اس کو
ترقی ہوتی ہے یہانتک کہ کمال کو پہونچتا ہے اور مینے تجھسے پوچھا کہ کیا تمسے اُس سے لڑائی بھی ہوتی ہے۔ تو نے کہا کہ
ہمسے اُس سے لڑائی بھی ہوتی ہے۔ اور ہمارے اسکے درمیان لڑائی ڈولون کی مانند ہے کبھی تم اسپر غالب ہوتے ہو
اور کبھی وہ تمپر غالب ہوتا ہے سو یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ اول انکی آزمائش ہوتی ہے پھر انجام کار انکو فتح نصیب

ہوتی ہے اور مین نے تجہسے پوچہا کیا۔ قول قرار کرکے کبہی دغا بہی کرتا ہے تو نے کہا کہ نہین۔ سو یہی علامت ہے
پیغمبرون کی کہ وے ہرگز دغا نہین کرتے اور مینے تجہسے پوچہا کہ کیا اُس سے پہلے بہی کسی نے یہ دعوے کیا تہا۔
تو نے کہا کہ نہین۔ سو اگر کسی نے اُس سے پہلے ایسا دعوے کیا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص بہی پہلے مرد کے قول پر چلا
پیچہے مین جانتا کہ اسنے دیکہا دیکہی نبوت کا دعوے کیا ہے پہر ہرقل بادشاہ... نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہے تو نے
کہا کہ ہمکو نماز اور زکوٰۃ اور رشتہ دارون سے سلوک اور پرہیزگاری سکہاتا ہے۔ پہر ہرقل نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچی ہین
جو تو کہتا ہے تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہے اور البتہ مجکو پہلے سے معلوم تہا کہ اسوقت پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہے لیکن میرا یہ
گمان نہ تہا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین جانتا کہ مین اُس تک پہنچ سکونگا تو مین اسکے دیدار کا عاشق ہوتا
یعنے تکلیف اُٹہا کر اسکا دیدار حاصل کرتا۔ اور اگر مین اسکے پاس ہوتا تو اُسکے قدم دہوتا۔ اور البتہ اسکی بادشاہی اور
حکومت میرے قدمہ کے نیچے تک پہونچے گی پہر ہرقل نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑہا تو ناگہان اوسمین یہ مضمون لکہا تہا
شروع اسکے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا۔ یہ خط ہے محمد خدا کے رسول کی جانب سے ہے۔ ہرقل کی طرف
جو روم کا سردار ہے سلام اسپہ جو سیدہے راہ پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول
کرتا کہ تو دین اور دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہوجا خدا تجکو دوہرا ثواب دیگا۔ یعنے ایک ثواب عیسوی دین قبول
کرنیکا۔ دوسرا ثواب محمدی دین قبول کرنیکا اور اگر تو نے اسلام قبول نہ کیا تو رعیت کا گناہ تجپر پڑےگا یعنے جب تو
مسلمان نہوا تو رعیت بہی مسلمان نہوگی تو انکی گمراہی کا عذاب تجپر ہوگا۔ اور اے کتاب والو آجاؤ اُسی بات پر جو
ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ بات یہ ہے کہ ہم اور تم خدا کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرین اور کسی چیز کو
اسکے ساتہ شریک نہ ٹہیراوین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوائے اپنا رب اور مالک نہ بناوین پہر
اگر اہل کتاب توحید سے منہ موڑین تو اُن سے کہدو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم الٰہی کے تابع ہین یعنے اور تم حکم الٰہی کے
تابع نہین ہو۔ پہر جب ہرقل خط پڑہ چکا تو اسکے پاس آوازین بلند ہوئین اور اہل دربار مین نہایت شور و غل ہوا پہر
ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان کہتا ہے کہ جب ہم نکالے گئے تو مینے اپنے ساتہیون سے کہا کہ البتہ محمد کا رتبہ
بڑا ہوا کہ تحقیق بادشاہ روم اُس سے ڈرتا ہے سو جب سے مجکو ہمیشہ یقین رہا کہ حضرت سب پر غالب رہینگے یہانتک
کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا پہر ہرقل نے اپنے سردار بلائے اور انکو اپنے ایک مکان مین جمع کیا۔ پہر کہا اے
گروہ روم کے اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی بادشاہی کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر پر
ایمان لاؤ تو روم کے سردار سب بہڑکے اور گورخرون کی طرح بدکے اور دروازون کی طرف بہاگے لیکن انہون نے
دروازے بند پائے پہر ہرقل نے انکو بلایا اور کہا کہ مین نے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تہی شاباش جو بات مجکو
پسند تہی وہی تمنے کی پہر ان لوگون نے ہرقل بادشاہ کو سجدہ کیا اور اُس سے راضی ہوئے شیخین اس حدیث کے راوی ہین
یُؤثَرُ عَلَیَّ الکَذِبُ یعنے جہوٹ مجہسے روایت کیا جاویگا اور میری طرف منسوب ہوگا اور عہد ضد وفا کی ہے
اور وہ توڑڈالنا عہد و پیمان کا ہے اور بشاشت کہل جانا دل کا ہے ساتہ چیز کے اور خوش ہونا اوسکے قبول کرنے
سے اور الحرب بینہم سجالاً جبکہ دونون مین برابر رہے کبہی یہ لوگ غالب ہون اور کبہی وہ اور مراد صلہ رحمی ہے اور وہ
ہر چیز ہے کہ حکم کیا ہے اسنے اسکے جوڑنے کا طرف قرابتیون کے اقسام بہلائی اور احسان سے اور عفاف
باز رہنا ہے حرام چیز سے اور مراد اریسیین سے رعیت ہے اور بعضون نے کہا کہ تابعدار اور لفظ ملنا اولدون کا

اور مختلف ہونا انکا یعنے شور غل اور امر ابن ابی کبشہ مراد اُس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہین یعنے اسکا شان بہت بڑا بلند ہوا۔ اور قریش حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ابی کبشہ خزاعی کی طرف منسوب کرتے تہے یعنی کہتے تہے کہ یہ انکا بیٹا ہے اسواسطے کہ ابی کبشہ بت پرستی مین قریش سے مخالف تہا اور وہ شعرے مشہور تارے کی عبادت کرتا تہا پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی بت پرستی مین اُن سے مخالف ہوئے تو انہون نے آپکو اسکی طرف منسوب کیا اور بعضون نے کہا کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نانا ہے اور مراد انکی یہ تہی کہ آپ ہینچے گئے ہین طرف اوسکی مشابہت مین۔ اور بنواصفر رومیون کو کہتے ہین یہ نام انکا اسواسطے ہوا کہ اکثر رومی زرد رنگ ہوتے ہین۔

(۷) وعن ابن عباس رض قال كان الجن يصعدون الى السماء يستمعون الوحي فاذا سمعوا الكلمة زادوا عليها تسعا فاما الكلمة فتكون حقا واما ما زادوه فيكون باطلا فلما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم منعت الجن مقاعدها من السماء بالشهب ولم تكن النجوم يرمى بها قبل ذلك فقال لهم ابليس ما هذا الا امر حدث فبعث جنوده فوجدوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما يصلي بين جبلين بمكة فاخبروه فقال هذا الحدث الذي حدث في الارض اخرجه الترمذي **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جنون کا دستور تہا کہ آسمان کی طرف چڑہ جاتے اور پیغام وحی کی طرف کان لگاتے پہر جب کوئی بات سن پاتے تو اوسمین ننانوے جھوٹ ملاتے سو وہ ایک بات تو سچی ہوتی اور جو اسمین زیادہ کرتے وہ جھوٹ ہوتا پہر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے تو جن آسمان کے پاس جاکر بیٹھنے سے شعلون کے ساتہ روکے گئے اور اُس سے پہلے اِنپر تارون سے چنگاڑی نہین پڑتے تہے۔ تو شیطان نے اُن سے کہا کہ نہین ہے یہ روکنا مگر کسی نئی بات کے پیدا ہونے کے سبب سے تو اُسنے اپنی فوجون کو بہیجا تو انہون نے حضرت کو مکے کے دو پہاڑون کے درمیان نماز پڑہتے پایا پہر انہون نے آکر اوسکو خبر دی تو شیطان نے کہا کہ یہی حادثہ ہے جو زمین مین پیدا ہوا ترمذی اسکے راوی ہین۔

الباب الثالث في بدء الوحي

تیسرا باب شروع وحی کے بیان مین

(۱) عن عائشة رض قالت اول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا الصالحة في النوم فكان لا يرى رؤيا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب اليه الخلاء فكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه وهو التعبد الليالي ذوات العدد قبل ان ينزع الى اهله ويتزود لذلك ثم يرجع الى خديجة رض فيتزود لمثلها حتى جاءه الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك فقال اقرأ فقال ما انا بقارئ قال فاخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ فقلت لست بقارئ فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذني فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم الذي علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم يرجف فؤاده فدخل على خديجة فقال زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع فقال لخديجة واخبرها الخبر وقال لقد خشيت على

نفسي فقالت له خديجة كلا ابشر فوالله لا يخزيك الله تعالى ابدا انك لتصل الرحم وتصدق الحديث وتحمل
الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق ثم انطلقت به الى ورقة ابن نوفل بن
اسد بن عبد العزى بن قصي وهو ابن عم خديجة رضي الله عنها وكان امرأ تنصر في الجاهلية وكان يكتب
الكتاب العبراني فيكتب من الانجيل بالعبرانية ما شاء ان يكتب وكان شيخا كبيرا قد عمي فقالت خديجة يا ابن
عم اسمع من ابن اخيك ما يقول فقال يا ابن اخي ماذا ترى فاخبره صلى الله عليه وسلم خبر ما رأى فقال
له ورقة هذا الناموس الذي انزل على موسى يا ليتني فيها جذعا يا ليتني اكون حيا اذ يخرجك قومك فقال
صلى الله عليه وسلم او مخرجي هم قال نعم لم يأت رجل قط بمثل ما جئت به الا عودي وان يدركني
يومك انصرك نصرا مؤزرا ثم لم ينشب ورقة ان توفي وفتر الوحي اخرجه الشيخان۔ غطه اذا خنقه بشدة
كما يغطه في الماء اذا بالغ في حطه فيه والكل العيال والحوائج المهمة وتكسب المعدوم اي تصل الى
كل معدوم وتناله ولا يتعذر عليك لبعده وقيل تكسب المعدوم اي تعطيه غيرك وتوصله الى كل
من هو معدوم عنده والناموس صاحب سر الملك الذي لا يحضره الا بخير وسمي به جبرئيل لانه مخصوص
بالوحي والغيب الذي لا يطلع عليهما احد من الملائكة غيره والجذع ههنا الكناية عن الشباب اي ليتني
اكون شابا عند ظهورك لانصرك واعينك والمؤزر المؤكد **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہا کہ پہلے پہل
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی آنی شروع ہوئی یہی خوابین تھین نیند مین اور نہ دیکھتے تھے کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر
اُسکی مانند سفیدی صبح کے یعنی جو خواب دیکھتے سو ٹھیک ہوتی پھر آپکو تنہائی اور گوشہ گیری پسند آئی مکے مین ایک حرا پہاڑ
ہے اوسکی غار مین اکیلے رہتے تھے اور اوسمین کئی کئی راتین عبادت کرتے گھر مین نہ آتے اور اتنی راتون کا خرچ لے جاتے
پھر خدیجہ کی طرف پھر آتے اور اتنی راتون کا خرچ پھر لے جاتے یہانتک کہ آپکو حق آیا یعنے وحی آئی سو آپکے پاس فرشتہ
آیا سو اسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پڑھا ہوا نہین حضرت م نے فرمایا پھر اس نے مجکو پکڑا اور سخت بھینچا
یہانتک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اُسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ مین نے کہا کہ مین تو پڑھا نہین سو اسنے مجکو پکڑا اور دوسری
بار دبایا۔ یہانتک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ مینے کہا کہ مین تو پڑھا نہین پھر اسنے مجکو تیسری بار
دبایا یہانتک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی
پھٹکی سے پڑھ۔ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جسنے قلم کے سبب علم دیا سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا۔ پھر حضرت گھر کی طرف
پھرے حضرت کا دل کانپتا تھا سو خدیجہ کے پاس آئے اور فرمایا مجکو کپڑا اوڑھاؤ یعنے بسبب لاحق ہونے تپ لرزہ کے
مارے ڈر کے تو انہون نے آپکو کپڑا اوڑھایا۔ یہانتک کہ آپسے خوف جاتا رہا پھر حضرت نے یہ سب حال خدیجہ سے کہا اور
فرمایا کہ البتہ مجکو اپنی جان کا خوف ہے کہ مبادا ہلاک ہو جاؤن خدیجہ نے حضرت سے کہا یہ نہین ہونے کا آپ خوش ہوجیے
اللہ خدا آپکو کبھی ذلیل نہین کریگا آپ رشتہ دارون سے سلوک کرتے ہین اور سچ بولتے ہین اور بوجھ کو اٹھاتے ہین یعنے
عیال وغیرہ ضعیفون اور یتیمون کی خبرگیری کرتے ہین اور محتاج کو دیتے ہین۔ مہمانداری کرتے ہین لوگون کی جائز مصیبتون
مین کام آتے ہین اور مدد کرتے ہین۔ پھر خدیجہ رض حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئین اور وہ خدیجہ رض کا چچیرا بھائی تھا
اور وہ مرد کفر کے زمانے مین عیسائی ہوگیا تھا عبرانی زبان کو جانتا تھا۔ انجیل کو کہ عبرانی زبان مین تھی عربی زبان
مین لکھتا تھا یعنے اسکا عربی مین ترجمہ کرتا تھا جسقدر کہ لکھنا چاہتا اور وہ بہت بوڑھا تھا۔ اندھا ہوگیا تھا تو خدیجہ نے

کہا اے چچا کے بیٹے اپنے بہتیجے سے سن کیا کہتا ہے۔ اسنے کہا کہ اے بہتیجے کیا دیکہتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو خبر
دی اس چیز کی کہ دیکہی تہی تو۔ ورقہ نے آپ سے کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو موسی علیہ السلام پر اترا تہا یعنے جبرئیل۔ کاش مین جوان
ہوتا۔ کاش مین زندہ ہوتا جسوقت کہ تیری قوم تجکو نکالے گی حضرت نے فرمایا کیا میری قوم مجکو نکالدیگی۔ ورقہ نے کہا کہ ہان
کہ جب کبہی کوئی شخص ایسی چیز یعنے نبوت لایا جیسے تو لایا ہے تو کافرون نے اوس سے دشمنی کی یعنے سب پیغمبرون کا یہی
دستور چلا آیا ہے کہ کافر انکے دشمن ہوجاتے ہین اور اگر مین نے تیری نبوت کا زمانہ پایا جسوقت کہ تیری قوم تجکو نکالدیگی
تو تمہاری خوب مدد کرونگا پہر کچہہ دیر نہوئی کہ ورقہ مرگیا اور وحی بند ہوئی شیخین اسکے راوی ہین غطہ کے معنے ہین اسکو
سخت دبایا۔ اور مراد کل سے عیال ہے اور ضروری حاجتین اور معدوم کو کماتے ہو یعنے ہر عاجز کی طرف پہونچتے ہو اور
اور اسکے کام آتے ہو اور راہ نہین دشوار ہوتا تمپر دور ہونے کے سبب سے اور بعضون نے کہا تکسب المعدوم کے معنی ہین
کہ غیر کو دیتے ہو معدوم چیز اور اسکو پہونچاتے ہو طرف اس شخص کی کہ وہ اسکے پاس نہین اور ناموس کے معنے ہین
فرشتہ صاحب بہید جو نہین حاضر ہوتا مگر ساتہ خیر کے اور نام رکہا گیا۔ جبرئیل اسواسطے کہ وہ مخصوص ہے ساتہ وحی
اور غیب کے جسپر کسی فرشتے کو اسکے سوائے اطلاع نہین اور جذع سے مراد اس جگہ جوانی ہے یعنے کاش مین تیرے ظاہر
ہونے کے وقت زندہ ہوتا اور تیری مدد کرتا۔

(۲) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نُزِّلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرًا رض عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ
إِلَّا مَا حَدَّثَنَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ
عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا
فَجُئِثْتُ لَهُ فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي فَنَزَلَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ
فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** یحیی بن ابی کثیر سے روایت ہے
کہا کہ مینے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے پوچہا کہ اول قرآن کی کون سورت اتری اسنے کہا کہ یا ایہا المدثر مین نے کہا لوگ کہتے
ہین کہ پہلے سورہ اقرأ اتری ہے کہا ابو سلمہ نے۔ کہا کہ مین نے جابر سے یہ سوال کیا تہا اسنے کہا کہ مین تجسے وہی بات
بیان کرتا ہون جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے بیان کی حضرت نے فرمایا کہ مین نے حرا کے پہاڑ مین ایک ماہ اعتکاف کیا
پہر جب مین اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو مین نالے کے اندر اوترا تو کسی نے مجکو پکارا سو مین نے اپنے داہنے نظر کی تو مین نے کچہہ نہ دیکہا
پہر مین نے اپنے بائین نظر کی تو۔۔ کچہہ نہ دیکہا پہر اپنے پیچہے نظر کی تو بہی کچہہ نہ دیکہا پہر مین نے۔۔۔ اپنا سر اوٹہایا تو مین
ایک چیز دیکہی یعنے فرشتہ تہو۔۔ تو اوسکے سامنے ثابت نہ رہا یعنی غش کہا کر زمین پر گر پڑا پہر مین خدیجہ کے پاس آیا تو مین نے کہا
کہ مجکو کپڑا اوڑہاو یعنی بسبب لرزہ کے کہ شدت خوف سے پیدا ہوا تہا پہر یہ سورۃ اوتری کہ اے کپڑا اوڑہنے والے اوٹہہ
کہڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بزرگی بیان کر اور اپنے کپڑے پاک رکہہ اور ناپاکی کو چہوڑ اور یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے تہا
شیخین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُسْمَعُ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيِّ النَّحْلِ
فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ إِلَى عَشْرِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِهَا وَقَالَ مَنْ أَقَامَ هٰذِهِ
الْعَشْرَ الْآيَاتِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا

ولا تحرمنا وآثرنا ولا تؤثر علینا اللھم ارضنا وارض عنا اخرجہ الترمذی **ترجمہ** عمرؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی تھی تو آپکے منہ کے پاس آواز سنی جاتی تھی جیسے شہد کی مکھی کی آواز سوا ایکدن آپ پر وحی اتری اور ایک ساعت رہی پہر آپ سے وہ دور ہوئی تو آپنے قد افلح المؤمنون اخیر اول سے دس آیتین پڑہین اور فرمایا کہ جو شخص ان دس آیتون کو قایم رکھے وہ بہشت مین داخل ہوگا پہر حضرت نے قبلے کی طرف منہ کیا اور دونون ہاتھ اٹھائے اور فرمایا الٰہی ہمکو زیادہ دے اور کم نہ کر اور ہمکو بزرگ کر اور ذلیل نہ کر اور ہمکو عطا کر اور محروم نہ رکھہ اور ہمکو مقدم کر اور کسی کو ہمپر مقدم نہ کر اور ہمکو راضی کر اور ہم سے راضی ہو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) **وعن** ابن عباسؓ قال آخر آیۃ نزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ الربا اخرجہ البخاری **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ اخیر آیت کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اتری بیاج کی آیت ہے بخاری اسکے راوی ہین

(۵) **وعن** جابرؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض نفسہ بالموقف فیقول الا رجل یحملنی الی قومہ فان قریشا منعونی ان ابلغ کلام ربی اخرجہ ابو داؤد والترمذی **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے تئین موقف عرفات مین لوگون کے سامنے کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیا کوئی ایسا مرد ہے کہ مجھے اپنی قوم کی طرف اٹھا لے جائے اسواسطے کہ قریش نے مجھکو اپنے رب کے پیغام پہونچانے سے روکا ہے ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

الباب الرابع فی الاسراء

چوتھا باب معراج کے بیان مین

(۱) **عن** انسؓ عن مالک بن صعصعۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثھم عن لیلۃ اسری بہ قال بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحجر مضطجعا زاد فی روایۃ بین النائم والیقظان اتانی آت فشق ما بین ھذہ یعنی الی ثغرۃ نحرہ الی شعرتہ قال فاستخرج قلبی ثم اتیت بطست من ذھب مملوۃ ایمانا فغسل قلبی ثم اعید ثم اتیت بدابۃ دون البغل وفوق الحمار ابیض یضع خطوۃ عند اقصی طرفہ فحملت علیہ فانطلق بی جبریل علیہ السلام حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح فقیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا فیھا آدم علیہ السلام فقال ھذا ابوک آدم فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد علی السلام وقال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد حتی اتی السماء الثانیۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ ولنعم المجیء جاء ففتح لنا فلما خلصنا فاذا انا بیحیی وعیسی وھما ابنا خالۃ قال ھذا یحیی وعیسی علیھما السلام فسلم علیھما فسلمت فردا علی السلام ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی الی السماء الثالثۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فلنعم المجیء جاء ففتح لنا فلما خلصنا فاذا یوسف علیہ السلام قال ھذا یوسف فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد علی ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی الی السماء الرابعۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فلنعم المجیء جاء فلما خلصنا

فَاِذَا اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْنَا فَاِذَا هَارُوْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ السَّادِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ لَنَا فَلَمَّا خَلَصْنَا فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُهٗ بَكٰى فَقِيْلَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِيْ اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ قَالَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ فَقُلْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَ اُمِرْتَ قُلْتُ وُضِعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ . . . .

فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَلَمْ اَزَلْ بَيْنَ رَبِّيْ وَمُوْسٰى حَتّٰى اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوٰتٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ بِمَ اُمِرْتَ فَقُلْتُ بِخَمْسِ صَلَوٰتٍ فَقَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ قُلْتُ قَدْ سَاَلْتُ رَبِّيْ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنْ اَرْضٰى وَاُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادٰى مُنَادٍ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ هُنَّ خَمْسٌ وَهُنَّ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رُدَّ اِلٰى خَمْسِ صَلَوٰتٍ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّهٗ فُرِضَ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ صَلٰوتَيْنِ فَمَا قَامُوْا بِهِمَا فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فَسَاَلْتُهُ التَّخْفِيْفَ فَقَالَ اِنِّيْ يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَخَمْسٌ بِخَمْسِيْنَ فَقُمْ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ فَعَلِمْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى صِرًّى فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارْجِعْ فَلَمْ اَرْجِعْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى شَجَرَةٌ فِيْ اَقْصَى الْجَنَّةِ اِلَيْهَا يَنْتَهِيْ عِلْمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَالسِّدْرُ شَجَرٌ مَعْرُوْفٌ وَالنَّبْقُ مَعْرُوْفٌ وَالْمُرَادُ بِهٖ ثَمَرَةُ شَجَرَةِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَالْقِلَالُ جَمْعُ قُلَّةٍ وَهِيَ الْجُبُّ الْكَبِيْرُ الْمَعْرُوْفُ وَهَجَرُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ تُنْسَبُ اِلٰى هَجَرَ لِاَنَّهَا تُعْمَلُ بِهَا وَصِرًّى بِكَسْرِ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ وَتَشْدِيْدِ الرَّاءِ وَفَتْحِهَا وَكَسْرِهَا مَقْصُوْرًا اَيْ حَتْمٌ وَاجِبٌ

ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے روایت کی مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے معراج کی رات کا حال بیان کیا فرمایا جس حالت میں کہ میں حطیم[1] میں تھا اور کبھی یوں

[1] حطیم [illegible] خانہ کعبہ کے

فرمایا کہ مین حجر مین لیٹا تہا ایک روایت مین زیادہ کیا ہے سوتے جاگتے کے درمیان کہ ناگہان ایک آنیوالا آیا یعنے جبریل سو
اسنے چیرا درمیان مین یہان سے یہانتک یعنی سر سینے سے زیر ناف کے بالون تک میرا پیٹ چاک کیا پہر میرا دل نکالا پہر
میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بہرا ہوا لایا گیا اور میرا دل دہویا گیا۔ پہر بہرا گیا یعنے علم و ایمان سے پہر اپنی جگہ مین
رکہا گیا پہر میرے آگے ایک جانور لایا گیا یعنے براق کہ خچر سے نیچا اور گدہے سے اونچا تہا جہان نظر پہونچتی وہان قدم رکہتا
تہا سو مین اوسپر سوار کیا گیا پہر جبریل مجکو لے چلا یہانتک کہ مجکو پہلے آسمان پاس لے پہونچا تو جبریل نے دستک دی یعنے
چاہا کہ آسمان کا دروازہ کہلے تو چوکیدار فرشتون نے کہ یہ کون ہے کہا کہ جبریل ہون کہا کیا تمہارے ساتہ کون ہے جبریل
نے کہا کہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم کہا کیا بلایا گیا ہے۔ جبریل نے کہا ہان کہا فرشتون نے مرحبا محمدؐ کو یعنے لایا اللہ بنی
کو فراغ جگہ مین اور کیا اچہا آنا آیا یعنے پہر دروازہ کہولا گیا۔ پہر جب مین آسمان مین داخل ہوا تو ناگہان کیا دیکہتا ہون کہ وہان
آدم علیہ السلام ہین تو جبریل نے کہا کہ یہ تمہارا باپ آدم ہے اسکو سلام کرو تو مین نے انکو سلام کیا اونسے سلام کا جواب
دیا پہر کہا مرحبا نیک بیٹے اور نیک پیغمبر کو یعنے کشادہ جگہ مین آیا کوئی روک نہین۔ پہر جبریل مجکو لے چڑہا یہانتک کہ ہم دوسرے
آسمان کو پہونچے سو جبریل نے دستک کی چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہے کہا مین جبریل ہون کہا اور تمہارے
ساتہ کون ہے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے۔ جبریل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچہی آمد آیا پہر ہمارے واسطے
دروازہ کہولا گیا۔ پہر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان مین نے وہان یحیی اور عیسے کو دیکہا اور وہ دونون خالا زاد بہائی ہین
جبریل نے کہا یہ یحیے اور عیسے ہین سو انکو سلام کر مین نے انکو سلام کیا انہون نے مجکو سلام کا جواب دیا پہر دونون نے
کہا کیا اچہا نیک بہائی اور نیک پیغمبر آیا پہر جبریل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑہا اور چاہا کہ دروازہ کہلے چوکیدار فرشتون
نے کہا یہ کون ہے کہا کہ مین جبریل ہون کہا اور تیرے ساتہ کون ہے جبریل نے کہا محمد ہے۔ کہا کیا بلایا گیا ہے کہا ہان
کہا مرحبا اسکو سو کیا اچہی آمد آیا پہر ہمارے واسطے دروازہ کہولا گیا پہر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان وہان یوسف تہے جبریل
نے کہا یہ یوسف ہے سو اوسکو سلام کر تو مینے اُسکو سلام کیا اوسنے مجکو سلام کا جواب دیا۔ پہر کہا کیا اچہا نیک بہائی اور
نیک پیغمبر آیا پہر جبریل مجکو لے چڑہا یہانتک کہ چوتہے آسمان کو پہونچا پہر چاہا کہ دروازہ کہلے چوکیدارون نے کہا یہ کون
ہے کہا مین جبریل ہون کہا۔ اور تیرے ساتہ کون ہے محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبریل نے کہا ہان کہا مرحبا اوسکو
سو کیا اچہی آمد آیا پہر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان مین نے وہان ادریس کو دیکہا جبریل نے کہا کہ یہ ادریس ہے سو
اسکو سلام کر مینے اُسکو سلام کیا اوسنے مجکو سلام کا جواب دیا پہر کہا مرحبا کیا خوب نیک بہائی اور نیک پیغمبر آیا پہر
جبریل مجکو لے چڑہا یہانتک کہ پانچوین آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کہلے چوکیدارون نے کہا یہ کون کہا مین جبریل
ہون۔ کہا اور تیرے ساتہ کون ہے کہا محمد ہے۔ کہا کیا بلایا گیا ہے جبریل نے کہا کہ ہان کہا مرحبا اوسکو سو کیا اچہی آمد
آیا پہر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان وہان ہارون تہے جبریل نے کہا یہ ہارون ہے سو اسکو سلام کر مین نے اوسکو
سلام کیا اسنے مجکو سلام کا جواب دیا پہر کہا مرحبا۔ کیا خوب نیک بہائی اور نیک پیغمبر آیا پہر جبریل مجکو لے چڑہا یہانتک
کہ چہٹے آسمان کو پہونچا تو جبریل نے دستک کی چوکیدارون نے کہا یہ کون ہے۔ کہا مین جبریل ہون۔ کہا اور تیرے ساتہ
کون ہے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبریل نے کہا کہ ہان۔ کہا اوسکو مرحبا سو کیا اچہا آنا آیا۔ پہر ہمارے واسطے
دروازہ کہولا گیا۔ پہر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان وہان موسے علیہ السلام تہے جبریل نے کہا یہ موسی ہے اُسکو سلام
کر سو مینے اوسکو سلام کیا اوسنے مجکو سلام کا جواب دیا پہر کہا مرحبا کیا خوب نیک بہائی اور نیک پیغمبر آیا پہر جب مین آگے

سے آگے بڑہا تو موسے روئے کسی نے کہا اے موسے تیرے رونے کا کیا سبب ہے موسے نے کہا مین روتا ہون اسواسطے
کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اوسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پہر جبرئیل مجکو لے چڑہا
ساتوین آسمان تک اوجاکر دروازہ کہلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہے کہا مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتہ کون
ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان۔ کہا مرحبا اوسکو سو کیا اچہی آمد آیا پہر ہمارے
واسطے دروازہ کہولا گیا۔ پہر جب مین داخل ہوا تو ناگہان وہان ابراہیم علیہ السلام تہے جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ
ابراہیم ہے سو اسکو سلام کر کہ مینے اوسکو سلام کیا اوسنے مجکو سلام کا جواب دیا پہر کہا مرحبا کیا خوب نیک بیٹا
اور نیک پیغمبر آیا پہر مجکو سدرۃ المنتہے یعنے پرلے سرے کی بیر کا درخت بلند نظر آیا تو ناگہان اسکے بیر ایسے تہے جیسے
ہجر کے مٹکے اور اسکے پتے جیسے ہاتہیون کے کان اور ناگہان وہان چار نہرین تہین دو نہرین ظاہر اور دو پوشیدہ۔ تو مین نے
کہا اے جبرئیل یہ کیا ہین جبرئیل نے کہا چہپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور دو کہلی نہرین سو نیل اور فرات ہین
پہر مجکو بیت المعمور یعنے فرشتون کا کعبہ نظر آیا پہر ایک برتن شراب سے اور ایک برتن دودہ سے میرے سامنے کیا گیا تو مین نے
دودہ کو لیا تو جبرئیل نے کہا کہ یہ دودہ پیدایشی دین ہے اسلام کی صورت پر جس دین پر تو اور تیری امت ہے حضرت نے فرمایا
پہر مجپر نماز فرض ہوئی پچاس وقت کی ہر دن رات مین پہر مین وہان سے پلٹ آیا سو مین موسے پر گذرا تو موسے نے کہا
کیا حکم ہوا تجکو مین نے کہا کہ ہر روز مجکو پچاس نماز کا حکم ہوا تو موسے نے کہا کہ مقرر تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی
نماز نہو سکیگی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا
نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب کے پاس اور اس سے آسانی اور تخفیف مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پہرا تو خدا
نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اوتار ڈالی سو مین موسے کے پاس آیا۔ تو موسے نے کہا تجکو کیا حکم ہوا مین نے کہا
خدا نے میرے اوپر سے دس نمازین اوتار ڈالین موسے نے کہا کہ اپنے رب کی طرف پلٹ جا اور اس سے کمی اور آسانی
مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نمازین اوتار ڈالین تو
مین موسے کے پاس پہر آیا تو موسے نے اوسیطرح کہا یعنے اپنے رب کی طرف پہر جا اور آسانی مانگ سو مین ہمیشہ اپنے رب
اور موسے کے درمیان آتا جاتا رہا یہانتک کہ مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا سو مین موسے کے پاس آیا تو موسے نے
کہا تجکو کیا حکم ہوا مین نے کہا پانچ نمازون کا حکم ہوا اوسنے کہا مقرر تیری امت سے پانچ نمازین بہی اد نہو سکینگی سو پلٹ
جا اپنے رب کے پاس اور اس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ مین سوال کرتا گیا اپنے رب سے یہانتک
کہ مین شرما گیا یعنے اب عرض نہین کر سکتا لیکن اب تو مین راضی ہون اور مان لیتا ہون۔ پہر جب مین موسے سے بڑہا تو
پکارنے والے نے پکارا کہ مین نے جاری کیا اپنے فرض کو اور بوجہ اوتار ڈالا اپنے بندون سے۔ ایک روایت مین اتنا زیادہ
ہے کہ وہ پانچ ہین گنتی مین اور پچاس ہین ثواب۔ میرے نزدیک بات نہین بدلتی پانچون اسکے راوی ہین سوائے ابوداؤد
کے اور یہ الفاظ شیخین کے ہین اور نسائی کی ایک روایت مین ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پانچ نمازون کے ساتہ
پہیرے گئے تو موسے نے آپ سے کہا کہ پلٹ جا اپنے رب پاس اور اس سے آسانی مانگ اسواسطے کہ مقرر شان یہ ہے
کہ قوم بنی اسرائیل پر دو نمازین فرض ہوئین۔ تو وہ انکو قایم نہ کر سکے تو مین اپنے رب کی طرف پلٹ گیا اور مین نے اس سے
آسانی مانگی تو خدا نے فرمایا کہ مین نے زمینون اور آسمانون کو پیدا کیا تہا اسدن مین نے تجپر اور تیری امت پر پچاس نماز
نمازین فرض کی تہین سو یہ پانچ نمازین ہین بدلے پچاس کے سو تو اور تیری امت اوسکو قایم رکہیو۔ تو مین نے جان لیا

کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف لازم ہو چکی ہین پہر مین موسے کی طرف پہر آیا موسے نے کہا پہر رب کی طرف پلٹ جا سو مین پلٹ کر نہ گیا۔ سدرۃ المنتہیٰ ایک درخت ہے بہشت کی پہلی طرف مین وہان تک تمام ہوتے ہین علم پہلون اور پچہلون کے یعنے اس سے آگے کسی کو معلوم نہین کیا ہے اور سدر ایک درخت ہے مشہور اور نبق بہی مشہور ہے اور مراد اس سے بیر ہے درخت سدرۃ المنتہیٰ کا اور قلال مٹکے کو کہتے ہین جسمین بکہال پانی سماتا ہے اور ہجر کی طرف اسواسطے منسوب ہے کہ وہان بنتے ہین اور صرتہ کے معنے ہین لازم اور واجب۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَذَّبَنِیْ قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَّی اللّٰہُ لِیْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُھُمْ عَنْ اٰیَاتِہٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جہٹلایا تو مین حطیم مین کہڑا ہوا تو خدا نے میرے لیے بیت المقدس کو ظاہر کیا تو مین نے انکو اسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اسکو دیکہتا جاتا تہا شیخین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی مُوْسٰی قَائِمًا یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین موسے پر گذرا جس رات مجکو معراج ہوئی اس حال مین کہ موسے اپنی قبر مین نماز پڑہ رہے تہے سرخ ٹیلے کے پاس مسلم اور نسائی اسکے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِیْ مُعْجِزَاتِہٖ وَدَلَائِلِ نُبُوَّتِہٖ صلعم وَفِیْہِ سَبْعَۃُ فُصُوْلٍ

پانچوان باب آنحضرت کے معجزات اور دلیلون نبوت کے بیان مین اور اسمین سات فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ اِخْبَارِہٖ عَنِ الْمُغَیَّبَاتِ

پہلی فصل

غیب چیزون کی خبر دینے کے بیان مین

(۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ھَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَاِذَا ھَلَکَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُنْفَقَنَّ کُنُوْزُھُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اسکے بعد کوئی وہان کا بادشاہ نہوگا یعنے کفار مین سے اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اسکے بعد وہان کا بادشاہ نہ ہوگا اور قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مقرر ان دونون ملکون کے خزانے راہ خدا مین بانٹے جاوینگے شیخین اسکے راوی ہین **ف** یعنے روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین بادشاہی نہ رہے گی اسلام کا وہان عمل ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ملک ایران عمر فاروق کی خلافت مین فتح ہوا۔ لشکر اسلام اونتیس ہزار آدمی تہا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درہم ملے اور اسیطرح روم بہی مسلمانون کے ہاتہ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ بہی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا۔

(۲) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رض قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَى إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَى إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا فَقَالَ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ قُلْتُ فِي نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ ذَهَبًا أَوْ فِضَّةً يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلٰى يَا رَبِّ فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ وَعَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ رض فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الرَّجُلُ مِلْءَ كَفِّهِ ذَهَبًا أَوْ فِضَّةً فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔ **ترجمہ** عدی بن حاتم رض سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ مین حضرت کے پاس بیٹھا تہا کہ ناگہان ایک مرد آیا تو اوسنے آپکے آگے محتاجی کا گلہ کیا پہر او شخص آیا اور اُس نے آپکے پاس رہزنی کا گلہ کیا تو حضرت نے فرمایا اے عدی کیا تونے حیرہ کو دیکہا ہے مین نے کہا کہ مین نے اوسکو نہین دیکہا اور البتہ اوسکی خبر مجکو ہے فرمایا اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو مقرر تو دیکہے گا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے کوچ کرے گی یہانتک کہ خانے کعبے کا طواف کریگی خدا کے سوائے کسی سے نہ ڈریگی تو مین نے اپنے دل مین کہا کہ کہان ہونگے چور طے کے جنہون نے شہرون کو جلایا ہے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو البتہ کہولے جاوینگے خزانے بادشاہ ایران کے مین نے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکہے گا کہ مرد اپنے مٹہی بہری سونا یا چاندی لیکر نکلے گا تلاش کرتا ہوا کہ کوئی اوسکو لیوے سو نہ پاوے گا کوئی محتاج کہ اوسکو قبول کرے اور البتہ تم مین کوئی شخص خدا سے ملے گا جسدن کہ اُس سے ملاقات ہوگی یعنے قیامت مین اور نہوگا اُسکے اور خدا کے درمیان کوئی مترجم جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجہا وے یعنی بلاواسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماویگا کہ کیا مین نے تیری طرف رسول نہین بہیجا جو تجکو میرا حکم پہونچاوے بندہ کہے گا کیون نہین پہر خدا فرماویگا کہ مین نے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور تجپر فضل وکرم نہین کیا۔ تو وہ کہے گا کہ سچ ہے اے میرے رب تو نے سب کچہ دیا پہر نظر کرے گا اپنے داہنے تو دوزخ کے سوائے کچہ نہ دیکہے گا۔ پہر اپنے بائین نظر کرے گا تو دوزخ کے سوائے کچہ نہ دیکہے گا سو بچو آگ سے اگرچہ کہجور کا ایک ٹکڑا ہی دیکر سہی اور جو نہ پاوے تو اچہی بات کہے کہا عدی نے سو مین نے دیکہا شتر سوار عورت کو کہ حیرہ سے کوچ کرکے خانے کعبے کا طواف کرتی ہے خدا کے سوائے کسی سے نہین ڈرتی اور جن لوگون نے ایران کے بادشاہ کا خزانہ فتح کیا مین بہی اونمین موجود تہا اور اگر تمہاری زندگی زیادہ ہوئی تو البتہ تم دیکہ لوگے جو حضرت نے فرمایا ہے کہ مرد اپنی مٹہی بہرے سونا یا چاندی لیکر نکلے گا سو کوئی محتاج نہ پاوے گا جو اسکو قبول کرے بخاری اسکے راوی ہین

ف یہ حدیث حضرت کی پیغمبری کی دلیل اور معجزہ ہے کہ آپنے آئندہ کی خبر دی پہر ویسا ہی واقع ہوا۔

(۳) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمّٰى فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابو ذر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمین قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت قبول کرو وہان کے لوگون کے ساتھ نیکی کرنے کی اسواسطے کہ انکے واسطے امان ہے اور اُن سے رشتہ ہے مسلم اسکے راوی ہین **ف** قیراط آدھی دانگ ہے سونے کی وزن مین پانچ جو کے برابر ہے ملک مصر مین اسکا بہت رواج تہا مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ لونڈی حضرت کو تحفہ بہیجا تہا اُن سے حضرت ابراہیم آنحضرت کے گہر مین پیدا ہوے اسواسطے مصر والون کو امان اور پناہ ہوئی۔

(۴) **وَعَنْ** ثَوْبَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَہَا وَمَغَارِبَہَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُہَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْہَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَلَا یُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِہِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَہُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ تَعَالٰی قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّہٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ اَنِّیْ لَا اُہْلِکُہُمْ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَلَا اُسَلِّطُ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِہِمْ فَیَسْتَبِیْحُ بَیْضَتَہُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْہِمْ مِنْ بِاَقْطَارِہَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُہُمْ یُہْلِکُ بَعْضًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ اَیْ جَمَعَہَا لِیْ وَضَمَّہَا اِلَیَّ وَالسَّنَۃُ الْجَدْبُ وَالشِّدَّۃُ وَالْعَامَّۃُ الَّتِیْ تَعُمُّ الْکُلَّ وَبَیْضَۃُ النَّاسِ مُعْظَمُہُمْ وَاسْتِبَاحَتُہُمْ جَعْلُہُمْ مُبَاحًا یَاْخُذُہُمْ اَسْرًا وَّقَتْلًا وَّیَتَصَرَّفُ فِیْہِمْ کَیْفَ شَاءَ **ترجمہ** ثوبان رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا ہے یعنے سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا۔ سو مین نے زمین کا پورب اور پچھم یعنے جہان آفتاب نکلتا ہے اور جہان ڈوبتا ہے دیکھ لیا تو جہانتک مین نے دیکہا ہے وہان تک میری امت کی بادشاہی پہونچیگی اور مجکو دو خزانے سرخ اور سفید ملے اور مینے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو عالمگیر قحط سے ہلاک نہ کرے اور اسکے سوائے اور کسی دشمن کو انپر غالب نہ کرے جو انکی جڑ بیخ کہو دکر کہا ڑ ڈالے اور مقرر میرے رب بلند نے فرمایا ہے کہ اے محمد جب مین کسی چیز کا حکم کرتا ہون تو اسکو کوئی نہین پہیر سکتا اور البتہ مینے تجکو دیا یعنے تیری امت کے واسطے تجپر یہ احسان کیا کہ انکو عالمگیر قحط سے نہ مار ڈالونگا اور اُنکے اور کسی دشمن کو انپر غالب نہ کرونگا اسطرح پر کہ اُنکی جڑ پیڑ کہو دکر کہا ڑ ڈالے اگرچہ انپر تمام دنیا کے اطراف کے کافر جمع ہوکر آوین کافرون کا غلبہ اسواسطے نہ ہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین مسلم ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین زوے لے الارض یعنے اسکو میرے واسطے جمع کیا اور میری طرف جوڑا اور سنۃ کے معنے مین قحط اور سختی اور عامہ وہ ہے جو کل کو عام ہو اور مراد بیضہ سے اکثر لوگ ہین اور استباحہ کے معنے ہین کہ انکو قتل اور قید کرنا مباح جانے اور انمین جسطرح چاہے تصرف کرے۔ **ف** یعنے قضا و قدر مین یہ ٹہیر چکا ہے کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط پڑیگا جسمین سب کے سب مر جاوین نہ ایسے کافر انپر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست و نابود کر ڈالین۔ ہان یہ البتہ ہے کہ اس امت مین آپس کا اختلاف اور فتنہ فساد اور لوٹ اور قتل ہمیشہ رہے گا یہ موقوف نہوگا۔

(۵) **وَعَنْ** جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلْ لَکُمْ مِّنْ اَنْمَاطٍ قُلْتُ وَاَنّٰی تَکُوْنُ لَنَا الْاَنْمَاطُ قَالَ اِنَّہَا سَتَکُوْنُ فَکَانَتْ کَمَا قَالَ فَاَنَا اَقُوْلُ لَہَا یَعْنِیْ اِمْرَاَتَہٗ اَخِّرِیْ عَنَّا اَنْمَاطَکِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ لَکُمُ الْاَنْمَاطُ فَاَدَعُہَا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ الْاَنْمَاطُ جَمْعُ نَمَطٍ وَہُوَ نَوْعٌ مِّنَ الْبُسُطِ مَعْرُوْفٌ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے واسطے بچہونے ہین مینے کہا اور ہمارے واسطے بچہونے کہان سے ہونگے فرمایا مقرر وہ عنقریب ہونگے سو ہمارے واسطے بچہونے موجود ہوے جیسا آپ نے فرمایا سو مین اپنی

عورت سے کہتا ہون کہ اپنا بچھونا مجھسے ہٹا تو وہ کہتی ہے کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ تمہارے واسطے انماط ہونگے تو مین انکو چھوڑ دیتا ہون پانچون اسکے راوی ہین انماط جمع ہے نمط کی اور وہ ایک قسم بچھونا ہے مشہور

(٦) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ بھیجتا ہے اس امت کے واسطے ہر صدی کے سر پر جو انکے دین کو تازہ کرے ابو داؤد اسکے راوی ہین **ف** یعنے خدا ہر صدی کے سر پر ایک باکئی عالم مجدد پیدا کرتا ہے جو سنت کو چلائے اور بدعت کو مٹائے۔

(٧) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ مِنْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ اَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** حذیفہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھا اور وعظ کیا سو جو چیز اوس وقت سے قیامت تک ہونے والی ہے سب بیان کی یاد رکھا اوسکو جسنے یاد رکھا اور بھولا جو بھولا۔ البتہ میرے یہ ساتھی اسکو جانتے ہین اور اُس سے بعضی چیز مجکو بھول جاتی ہے پھر جب وہ دیکھتا ہون تو یاد آجاتی ہے جیسے یاد رکھتا ہے ایک مرد چہرہ دوسرے مرد کا جبکہ اُس سے غایب ہو پھر جب اوسکو دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(٨) وَعَنْهُ رض قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا وَقَدْ سَاَلْتُهُ عَنْهُ اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اَسْاَلْهُ مَا يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہا خبر دی مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس چیز کے کہ ہونے والی ہے قیامت تک سو مینے آپسے قیامت کی ہر چیز کا حال پوچھا لیکن مین نے آپسے یہ نہین پوچھا کہ مدینے والون کو کیا چیز مدینے سے نکالیگی مسلم اسکے راوی ہین۔

(٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ رض قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** عمرو بن اخطب انصاری رض سے روایت ہے کہا کہ ایکدن ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھے اور ہمپر خطبہ پڑھا اور وعظ کرتے رہے یہانتک کہ ظہر کا وقت ہوا پھر اُترے اور ظہر کی نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے پھر وعظ کہنے لگے یہانتک کہ نماز عصر کا وقت ہوا پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور ہمکو وعظ کرتے رہے یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا سو جو چیز قیامت تک ہونے والی ہے ہمسے سب بیان کی سو ہم مین اب زیادہ تر عالم وہ شخص ہے جو زیادہ تر یاد رکھنے والا ہے اوس دن مسلم اسکے راوی ہین۔

(١٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سَمٌّ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا اِلَيَّ مَنْ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُوْدِ فَجُمِعُوْا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ اَبُوْكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْكُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ قَالَ

أَنتُم صَادِقِيَّ فِيمَا قَالَ أَو قَالُوا نَعَم وَإِن نَكذِبنَاكَ عَرَفتَهُ كَمَا عَرَفتَهُ فِي أَبِينَا قَالَ مَن أَهلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا
ثُمَّ تَخلُفُونَا فِيهَا قَالَ اخسَئُوا وَاللّٰهِ لَا نَخلُفُكُم فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَل أَنتُم صَادِقِيَّ عَن شَيءٍ إِن سَأَلتُكُم عَنهُ قَالُوا نَعَم
قَالَ هَل جَعَلتُم فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَم قَالَ فَمَا حَمَلَكُم عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدنَا إِن كُنتَ كَاذِبًا أَن نَستَرِيحَ
مِنكَ وَإِن كُنتَ صَادِقًا لَم يَضُرَّكَ أَخرَجَهُ البُخَارِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک بکری زہر آلودہ تحفہ بہیجی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہاں کے سب یہودی میرے پاس اکٹہے کرو
تو اصحاب نے سب کو آپکے پاس جمع کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر مین تمسے کچہ پوچہون تو تم مجہسے سچ کہوگے
انہون نے کہا ہان تو حضرت نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے یہود نے کہا فلانا فرمایا تم جہوٹے ہو بلکہ تمہارا باپ فلانا ہے
انہون نے کہا تو سچا ہے پہر فرمایا کیا تم مجہسے سچ بولوگے جیسا پہلی بار فرمایا تہا انہون نے کہا کہ ہان اور اگر ہم تجہسے جہوٹ
بولینگے تو تو پہچان لے گا جیسے تو نے ہمارے باپ مین ہمارا جہوٹ پہچانا حضرت نے فرمایا کہ کون لوگ دوزخ کمین در خلر
ہونگے انہون نے کہا ہم تہوڑے دنون اوسمین رہینگے پہر ہمارے پیچہے تم اوسمین رہوگے فرمایا دور ہو قسم اللہ کی ہم
تمہارے بعد کبہی اوسمین نہین پڑینگے پہر فرمایا اگر مین تمسے کچہ پوچہون تو تم مجہسے سچ کہوگے انہون نے کہا ہان فرمایا
کیا تمنے اس بکری مین زہر ڈالا ہے انہون نے کہا کہ ہان فرمایا تمہارے اس زہر ڈالنے کا کیا سبب ہے انہون نے کہا
ہمنے جانا تہا کہ اگر تم جہوٹا ہوگا تو اس زہر سے مر جائیگا اور ہم تجہسے راحت پاوینگے اور اگر تو سچا ہوگا تو زہر تجکو کچہ ضرر نہ
کرے گا بخاری اسکے راوی ہین۔

(۱۱) **وَعَن** عَائِشَةَ رض أَنَّ بَعضَ أَزوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قُلنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّنَا أَسرَعُ بِكَ لُحُوقًا
قَالَ أَطوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذنَا قَصَبَةً يَذرَعُونَهَا فَكَانَت سَودَةُ أَطوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمنَا بَعدُ إِنَّمَا كَانَ طُولُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ
وَكَانَت تُحِبُّ الصَّدَقَةَ وَكَانَت أَسرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ أَخرَجَهُ الشَّيخَانِ وَالنَّسَائِيُّ وَلِمُسلِمٍ فِي أُخرٰى أَسرَعُكُنَّ لُحُوقًا
بِي أَطوَلُكُنَّ يَدًا قَالَت فَكُنَّ يَتَطَاوَلنَ أَيَّتُهُنَّ أَطوَلُ يَدًا فَكَانَت أَطوَلَنَا زَينَبُ لِأَنَّهَا كَانَت تَعمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ
ترجمہ عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت کی بعض بیبیون نے کہا یا حضرت ہم مین کون بی بی جلد تر آپکے ساتہ ملنے والی ہے
یعنے آپکی موت کے بعد کون بی بی پہلے مریگی فرمایا جسکا ہاتہ زیادہ تر لمبا ہے یعنی میرے مرنے کے بعد پہلے وہ بی بی مریگی جو
زیادہ سخی ہے تو بیبیون نے کہا بانچ لیکر ہاتہ ناپے یعنے ظاہری ہاتہ سمجہہ کر تو حضرت سودہ کا ہاتہ سب سے زیادہ تر لمبا نکلا یعنے
پہر جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب کا انتقال ہوا تو ہمنے پیچہے معلوم کیا کہ لمبے ہاتہ سے خیرات و سخاوت مراد ہے اور وہ خیرات کو
دوست رکہتی تہی۔ اور زینب سب بیبیون سے زیادہ تر سخی تہین اور ہم مین پہلے جلد تر وہی حضرت کے ساتہ ملین۔
شیخین نسائی اسکے راوی ہین اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے میرے ساتہ جلد تر ملنے
والی وہ بی بی ہے جسکا ہاتہ زیادہ تر لمبا ہے عایشہ نے کہا تو سب بیبیون نے اپنے ہاتہہ ناپے کہ دیکہین اونمین کسکا
ہاتہ زیادہ تر لمبا ہے تو معلوم ہوا کہ زینب کا ہاتہ زیادہ تر لمبا تہا۔ اسواسطے کہ وہ اپنے ہاتہ سے کام کرتی تہین اور خیرات کرتی
تہین **ف** اس حدیث مین معجزہ ہے حضرت کا کہ آئندہ کی خبر دی پہر ویسا ہی ہوا۔

(۱۲) **وَعَن** هِلَالِ بنِ عَمرٍو رض قَالَ سَمِعتُ عَلِيًّا رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَخرُجُ مِن وَرَاءِ النَّهرِ
رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنصُورٌ يُوَطِّئُ أَو يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَت قُرَيشٌ
لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُؤمِنٍ نَصرُهُ أَو قَالَ إِجَابَتُهُ أَخرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ**

ہلال بن عمرو سے روایت ہے کہا مین نے علی رض سے سنا کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلیگا نہر کے پیچہے سے ایک مرد جسکا نام حارث حراث ہوگا اور اسکے اگلے لشکر پر ایک مرد ہوگا کہ اوسکا نام منصور رکہوگا جگہ دیگا یا قرار دیگا محمد کی آل کو جیسے قریش نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جگہ دی واجب ہے ہر مسلمان پر مدد اسکی یا فرمایا اوسکا حکم قبول کرنا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۳) وَعَنْ ابْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ قَالَ اَبُو سَهْمٍ مَرَّتْ بِي اِمْرَأَةٌ فَاَخَذْتُ بِكَشْحِهَا ثُمَّ اَطْلَقْتُهَا فَاَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ يُبَايِعُ النَّاسَ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ اَلَسْتَ بِصَاحِبِ الْجُبَيْذَةِ بِالْاَمْسِ فَقُلْتُ بَلٰى وَاِنِّي لَا اَعُودُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَبَايَعَنِي اَخْرَجَهُ رَزِينٌ **ترجمہ** ابن ابی کثیر سے روایت ہے کہ ابو سہم نے کہا کہ ایک عورت مجہپر گذری تو مینے اسکا پیٹ پکڑا پہر مین نے اوسکو چہوڑ دیا پہر صبح کو حضرت مدینے مین لوگون سے بیعت لینے لگے تو مین بہی آپکے پاس حاضر ہوا تو حضرت نے فرمایا کیا تو وہ نہین جسنے کل عورت کو پکڑا تہا مین نے کہا ہان مین وہی ہون اور یا رسول اللہ مین پہر نہ کرونگا تو حضرت نے مجہسے بیعت کی رزین اسکے راوی ہین **ف** یہ حدیث بہی معجزہ ہے کہ آپنے غیب کی خبر دی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي تَكْلِيمِ الْجَمَادَاتِ لَهُ وَانْقِيَادِهَا اِلَيْهِ

دوسری فصل

حضرت کے ساتہ بیجان چیزون کے کلام کرنیکے اور آپکے تابع ہونیکے بیان مین

(۱) عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ شَجَرٌ وَلَا جَبَلٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُولُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** علی مرتضٰے سے روایت ہے کہ مین حضرت کے ساتہ مکے مین تہا تو ہم مکے کی ایک طرف مین نکلے سو جو درخت اور پہاڑ آپکے سامنے آتا آپکو سلام کرتا۔ اور کہتا کہ سلام تجہپر اے رسول خدا کے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْآنَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مکے مین ایک پتہر ہے کہ مجکو سلام کیا کرتا تہا جن دنون مین پیغمبر ہوا مقرر مین اوسکو اب پہچانتا ہون مسلم ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنَ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ لِي اَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْعِذْقُ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ اِلٰى مَوْضِعِكَ فَعَادَ اِلٰى مَوْضِعِهِ وَالْتَأَمَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ایک گنوار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مین کیونکر پہچانون کہ آپ اسکے رسول ہین حضرت نے فرمایا اِسطرح کہ مین کہجور کی اِس ٹہنی کو بلاؤن اور وہ آکر میرے واسطے گواہی دے کہ مین اللہ کا رسول ہون پہر حضرت نے اسکو بلایا تو وہ ٹہنی کہجور سے اترنے لگی یہانتک کہ حضرت

اسکے پاس گر پڑی اور کہا کہ تجکو سلام ہے رسول خدا کے۔ پہر حضرت نے اُسے فرمایا کہ اپنی جگہ مین پہر جا۔ تو وہ اپنی جگہ پہر گئی پہر وہ گنوار مسلمان ہوا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَقُوْلُ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَیْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْكَ یَعْنِیْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** معن بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہا مینے اپنے باپ سے سنا کہتا تہا کہ مین نے مسروق سے پوچہا کہ کس چیز نے حضرت کو جنون کی خبر دی جس رات انہون نے قرآن کو سنا اسنے کہا کہ تیرے باپ یعنی ابن مسعود نے مجہے بیان کیا کہ درخت[1] نے آپکو انکی خبر دی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی لِزْقِ جِذْعٍ فَلَمَّا صَنَعُوْا لَهُ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ عَلَیْهِ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِیْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہجور کی ستون پر تکیہ کر کے خطبہ پڑہتے تہے پہر جب اصحاب نے آپکے واسطے منبر تیار کیا اور آپنے اوسپر خطبہ پڑہا تو وہ ستون چلایا جیسے اونٹنی چلاتی ہے پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور اوسکو ہاتہ لگایا یعنے دلداری کے واسطے اوسپر ہاتہ رکہا تو اُسنے آرام پکڑا اور چپ ہوا ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ زِیَادَةِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

تیسری فصل

کہانے پینے کی چیزون کے زیادہ ہونیکے بیان مین

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ یَجِدُوْهُ فَاُتِیَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ یَدَهٗ فِیْهِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ یَّتَوَضَّؤُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَیْتُ الْمَاءَ یَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ عَنْ اٰخِرِهِمْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور حالانکہ عصر کی نماز قریب ہوئی تو لوگون نے وضو کا پانی تلاش کیا سو نہ پایا تو کوئی حضرت کے پاس وضو کا پانی لایا حضرت نے اوسمین اپنا ہاتہ رکہا اور لوگون کو حکم کیا کہ اُس سے وضو کرین کہا انس نے سو مینے پانی کو دیکہا کہ حضرت کی اونگلیون کے تلے سے جوش مارتا ہے پہر سو سب لوگون نے وضو کیا پچہلون سمیت ابو داؤد کے سوائے چہون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ عَطِشَ النَّاسُ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْهِ رَكْوَةٌ وَقَالُوْا لَیْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّاُ بِهٖ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا فِیْ رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ فِی الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَفُوْرُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ كَاَمْثَالِ الْعُیُوْنِ فَتَوَضَّاْنَا وَشَرِبْنَا قِیْلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةً اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوئے تو وے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکے آگے چہاگل تہی اور کہا کہ نہین ہمارے پاس پانی کہ ہم اُس سے وضو

---

[1] یعنے جس درخت پر جن آکر ٹہیرے تہے اُس درخت نے حضرت سے کلام کیا اور آپکو بتلایا کہ جن آپکا قرآن سن گئے ۱۲

کرین اور پیوین مگر جو آپکی اس چھاگل مین ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتہ چھاگل مین رکہا تو آپکی انگلیون کے درمیان سے پانی جوش مارنے لگا چشمون کی طرح۔ سو ہمنے وضو کیا اور پیا کسی نے جابر سے کہا کہ تم اوسدن کتنے تہے کہا کہ اگر ہم لاکھ ہوتے تو ہمکو کفایت کرتا ہم پندرہ سو آدمی تہے شیخین اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ تَعُدُّوْنَ اَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيْهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ اِنَّهَا اَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** براء رضہ سے روایت ہے کہ تم فتح مکہ کو فتح گنتے ہو اور البتہ فتح مکہ ایک فتح تہی اور ہم تو بیعۃ الرضوان کو فتح گنتے ہین جو دن حدیبیہ کے ہوئی اوسدن ہم حضرت کے ساتہ چودہ سو آدمی تہے اور حدیبیہ ایک کوان ہے سو ہمنے اسکا سب پانی کہینچ لیا اسمین ایک قطرہ نہ چہوڑا یعنے اوسمین ایک قطرہ پانی نہ رہا تو یہ خبر حضرت کو پہونچی حضرت اوسپر آئے اور اوسکے کنارے پر بیٹہے پہر پانی کا برتن منگوایا اور وضو کیا اور کلی کی اور دعا کی پہر کلی کا پانی کنوئین مین ڈالا پہر ہمنے اوسکو تہوڑی دیر چہوڑا پہر اسنے ہمکو پہیر یعنے ہمنے سیر ہوکر پیا جتنا ہمنے اور ہماری سواریون نے چاہا بخاری اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم معجزون کو برکت کا سبب گنتے تہے اور تم انکو ڈرنے کا سبب گنتے ہو سو ہم حضرتؐ کے ساتہ ایک سفر مین تہے سو پانی نہ رہا حضرت نے فرمایا کہ بچا پانی ڈہونڈو۔ یعنے اگر کسی برتن مین کچہ بچا ہوا پانی ہو تو لاو سو اصحاب ایک برتن لائے جسمین تہوڑا سا پانی تہا حضرت نے اوسمین اپنا ہاتہ ڈالا پہر فرمایا چلے آو پاک کرنے والے بابرکت پانی پر اور خدا اوسمین برکت اور زیادتی کریگا سو مین نے پانی کو دیکہا کہ آپکی اونگلیون کے درمیان سے جوش مارتا ہے اور البتہ ہم کہانے کی تسبیح سنتے تہے یعنے کہانے مین سے سبحان اسکی آواز آتی تہی کہاتے ہوئے بخاری ترمذی نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسِيْرِ فَنَفِدَتْ اَزْوَادُ الْقَوْمِ حَتّٰى هَمُّوْا بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ رض يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ اَزْوَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَفَعَلَ فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهِ وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهِ وَذُو النَّوَاةِ بِنَوَاتِهِ قِيْلَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ بِالنَّوٰى قَالَ كَانُوْا يَمُصُّوْنَهُ وَيَشْرَبُوْنَ عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهَا حَتّٰى مَلَاَ الْقَوْمُ مَزَاوِدَهُمْ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتہ ایک سفر مین تہے سو لوگون کے خرچ تمام ہوئے یہانتک کہ انہون نے اپنی بعضی سواریون کے ذبح کرنے کا قصد کیا تو عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ لوگون کے باقی خرچ جمع کرکے اونمین اللہ سے برکت کی دعا کرین تو خوب ہو تو حضرتؐ نے اسیطرح کیا سو گیہون والا گیہون لایا اور کہجور والا کہجور والا اور گٹہلی والا گٹہلی کسی نے کہا گٹہلیون کو کیا کرتے تہے کہا چوستے تہے اور اوسپر پانی پیتے تہے پہر حضرت نے انپر برکت کی دعا کی یہانتک کہ لوگون نے

اپنے نوشتہ وان بہ لئے پہر حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ مین گواہی دیتا ہون اوسکی کہ لایق بندگی کے نہین سواے خداکے اور مین گواہی دیتا ہون کہ مین اسکا رسول ہون جو بندہ ان دونون شہادتون کے ساتہ خداسے ملے اونمین شک نہ کرتا ہو وہ بہشت مین داخل ہوگا مسلم اسکے راوی ہین ۔

(۲) **وعن** جابر قال كُنّا نَحفِرُ الخندقَ فرأيتُ برسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَمَصًا شديدًا فانكفأتُ الى امرأتي فقلتُ هل عندكِ شيءٌ فاني رأيتُ بالنبيِّ صلى الله عليه وسلم خَمَصًا شديدًا فاخرجتْ جِرابًا فيه صاعٌ من شعيرٍ ولنا بُهَيمةٌ داجنٌ فذبحتُها وطحنتْ ففرغتْ الى فراغي وقطّعتُها في بُرمتِها ثم وليتُ الى رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فقالت امرأتي لا تفضحني برسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ومن معه فجئتُه فساررتُه فقلتُ ذبحنا بُهَيمةً لنا وطحنّا صاعًا من شعيرٍ كان عندنا فتعالَ انتَ ونفرٌ معك فصاحَ باعلى صوتِه يا اهلَ الخندقِ ان جابرًا قد صنعَ سُورًا فحيَّ هلا بكم ثم قال لا تُنزِلُنَّ بُرمتَكم ولا يُخبَزَنَّ عجينُكم حتى اجيءَ فجئتُ امرأتي وجاء رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقدُمُ الناسَ فاخرجتْ له عجينًا فبصقَ فيه وباركَ ثم عمدَ الى البُرمةِ فبصقَ فيها وباركَ ثم قال ادعي خابزةً فلتخبِزْ معكِ واقدحي من بُرمتِكِ ولا تُنزليها فاقسمُ باللهِ لاكلوا حتى تركوا وانّ بُرمتَنا لتغِطُّ كما هي وانّ عجينَنا يُخبَزُ كما هو اخرجه الشيخان البُهَيمةُ تصغيرُ بَهْمةٍ وهي ولدُ الضأنِ ذكرًا كان او انثى والداجنُ الشاةُ التي تألفُ البيتَ وتُربّى فيه والسُّورُ بالهمزةِ كلمةٌ فارسيةٌ معناها الوليمةُ والطعامُ الذي يُدعى اليه قال الازهريُّ في هذا انّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم قد تكلّمَ بالفارسيةِ ومعنى حيَّ هلا تعالوا وعجّلوا وغطّتِ القِدرُ غلتْ وغطيطُها صوتُها **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم خندق کہود رہے تہے سو مینے حضرت پر سخت بہوک کا اثر دیکہا تو مین اپنی عورت کی طرف پلٹ گیا تو مین نے کہا کیا تیرے پاس کچہ کہانے کی چیز ہے کہ مقرر مینے حضرت کے چہرے مین سخت بہوک کا اثر دیکہا ہے ۔ تو اسنے ایک تہیلی نکالی جسمین تین سیر جو تہے اور ہمارے پاس ایک چہوٹا سا دنبے کا بچہ تہا گہر کا پلا ہوا سو مین نے اوسکو ذبح کیا اور اسنے جو کو پیسا پہر مین اپنے کام کی طرف فارغ ہوا اور مینے اسکو کاٹ کر ہانڈی مین ڈالا پہر مین پیٹہ دیکر حضرت کی طرف چلا تو میری عورت نے کہا کہ نہ رسوا کریو مجکو ساتہ حضرت کے اور جو آپکے ساتہ ہین یعنے سب کو خبر مت کیجیو کہ کہانا تہوڑا ہے اور آدمی بہت ہین ۔ سو مین حضرت کے پاس گیا اور مین نے آپسے چپکے سے کہا ۔ مین نے ۔ کہا کہ ہمنے ایک چہوٹا سا دنبہ کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا پیسا ہے جو ہمارے پاس تہا سو آپ اور چند آدمی چلین تو حضرت نے پکار کے کہا کہ اے خندق کہودنے والو جابر نے تمہاری دعوت کا کہانا تیار کیا ہے تو آؤ جلد چلو پہر فرمایا کہ تم اپنی ہانڈی کو نہ اوتارو اور روٹی نہ پکایو .. اپنے آٹے کی جبتک کہ مین نہ آؤن تو مین اپنی عورت کے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگون سے آگے چلتے ہوئے پہر عورت نے آٹا نکالا حضرت نے اوسمین لب ڈالی اور برکت کی دعا کی پہر ہانڈی کی طرف قصد کیا اور اسمین بہی لب ڈالی اور برکت کی دعا کی پہر حضرت نے فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بلا کہ تیرے ساتہ روٹی پکائے اور ہانڈی سے پیالون مین ڈالتی جا اور ہانڈی کو نیچے مت اوتار سو مین اللہ کی قسم کہاتا ہون کہ البتہ سبنے کہایا یہانتک کہ سیر ہو کر چہوڑ گئے اور مقرر ہماری ہانڈی اوسیطرح گوشت سے بہری جوش مارتی تہی اور آٹا بہی اوسیطرح موجود تہا اور پکتا جاتا تہا شیخین اسکے راوی ہین اور بہیمہ تصغیر ہے بہمہ کا اور وہ دنبہ کا بچا ہے نر ہو یا مادہ اور داجن وہ ہے جو گہر مین پلی ہو اور گہر مین رہتی ہو اور سور فارسی مین ولیمہ اور دعوت کے کہانے کو کہتے ہین کہا ازہری نے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت نے فارسی مین کلام کیا ہے اور معنے ہلا کے یہ ہین کہ آؤ جلد چلو اور غطت کے معنے ہین اوبلتی تہی **ف**

یہ معجزہ حضرت کا نہایت مشہور ہے اور اسکی سند معتبر ہے۔

(۷) وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ فِیْھِنَّ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ قَالَ خُذْھُنَّ فَاجْعَلْھُنَّ فِیْ مِزْوَدِکَ ھٰذَا وَکُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْہُ شَیْئًا اَدْخِلْ یَدَکَ فِیْہِ وَخُذْہُ وَلَا تَنْثُرْہُ نَثْرًا فَفَعَلْتُ فَلَقَدْ حَمَلْتُ مِنْہُ کَذَا وَکَذَا وَسْقًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَکُنَّا نَاْکُلُ مِنْہُ وَنُطْعِمُ وَکَانَ لَا یُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰی کَانَ یَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ رضؓ اِنْقَطَعَ زَادَ رَزِیْنٌ فَسَقَطَ فَحَزَنْتُ عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ۔ اَلْمَزَادَۃُ الْقِرْبَۃُ وَالرَّاوِیَۃُ وَالْحَقْوُ شَدُّ الْاِزَارِ فَسُمِّیَ بِہِ الْاِزَارُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مین ایکدن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہجورین لایا تو مین نے کہا یا حضرت انمین برکت کی دعا کیجیے تو آپنے انکو جوڑا پہر میرے واسطے اونمین برکت کی دعا کی پہر فرمایا انکو پکڑلے اور اپنے اس توشدان مین ڈال اور جب تو اوس سے کچہ چیز لینی چاہے تو اوسمین ہاتہ ڈال کر لینا اور دہکہند ہو اسکو کہنڈانا یعنے توشدان کو اولٹ کر یکبارگی سب کو مت کہنڈانا کہ ختم ہو جاوینگی سو مین نے اوسیطرح کیا سو مین نے البتہ اُس سے اتنا اتنا خدا کی راہ مین اوٹہایا سو ہم اس سے کہاتے تہے اور کہلاتے تہے اور توشدان میری کمر سے جدا نہین ہوتا تہا یہانتک کہ حضرت عثمان کے شہید ہونیکے دن ختم ہوا زیادہ کیا ہے رزین نے کہ وہ گر پڑا تو مین اسپر غمگین ہوا ترمذی اسکے راوی ہین مزادہ مشک اور مشکیزہ کو کہتے ہین اور حقوتہ بند باندہنے کی جگہ ہے۔ اب تہ بند کا نام رکہا گیا۔

ف یہ بہی حضرت کا معجزہ ہے کہ تہوڑی کہجورین بہت مدت تک کہاتے رہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ اِجَابَۃِ دُعَائِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

چوتھی فصل

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے قبول ہونیکے بیان مین

(۱) عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عِنْدَ الْبَیْتِ وَاَبُوْ جَھْلٍ وَاَصْحَابُہٗ جُلُوْسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُوْرٌ بِالْاَمْسِ فَقَالَ اَبُوْ جَھْلٍ اَیُّکُمْ یَقُوْمُ اِلٰی سَلَا جَزُوْرِ بَنِیْ فُلَانٍ فَیَضَعُہٗ بَیْنَ کَتِفَیْ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَی الْقَوْمِ فَاَخَذَہٗ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَضَعَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ فَاسْتَضْحَکُوْا وَجَعَلَ بَعْضُھُمْ یَمِیْلُ عَلٰی بَعْضٍ وَاَنَا قَائِمٌ اَنْظُرُ لَوْ کَانَتْ لِیْ مَنَعَۃٌ طَرَحْتُہٗ عَنْ ظَھْرِہٖ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ مَا یَرْفَعُ رَاْسَہٗ حَتّٰی انْطَلَقَ اِنْسَانٌ فَاَخْبَرَ فَاطِمَۃَ رضؓ فَجَاءَتْ وَھِیَ جُوَیْرِیَۃٌ فَطَرَحَتْہُ عَنْہُ ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَیْھِمْ تَشْتِمُھُمْ فَلَمَّا قَضٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَہٗ رَفَعَ صَوْتَہٗ ثُمَّ دَعَا عَلَیْھِمْ وَکَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ ثَلٰثًا فَلَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَہٗ ذَھَبَ عَنْھُمُ الضِّحْکُ وَخَافُوْا دَعْوَتَہٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ وَعُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَۃَ وَاُمَیَّۃَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَذَکَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْہُ فَوَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْنَ سَمّٰی صَرْعٰی یَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَی الْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ اَلسَّلَا ھُوَ الَّذِیْ یَکُوْنُ فِیْہِ الْوَلَدُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَقِیْلَ ھُوَ الْکَرِشُ وَالْجَزُوْرُ الْبَعِیْرُ ذَکَرًا کَانَ اَوْ اُنْثٰی اِلَّا اَنَّ اللَّفْظَۃَ مُؤَنَّثَۃٌ وَالْمَنَعَۃُ الْقُوَّۃُ وَالشِّدَّۃُ الَّتِیْ یَمْتَنِعُ بِھَا الْاِنْسَانُ عَلٰی مَنْ یُّرِیْدُہٗ بِاَذًی اَوْ غَارَۃٍ وَالْقَلِیْبُ الْبِئْرُ الَّتِیْ لَمْ تُطْوَ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبے کے پاس نماز پڑہتے تہے اور ابوجہل اور اسکے ساتہی کفار

قریش روہان بیٹھے تہے اور کل اونٹ ذبح ہوا تہا کہ ابوجہل نے کہا کہ تم مین کون ہے کہ فلانی قوم کے اونٹ کی اوجہڑی
کی طرف اوٹہہ جاوے اور لاکر سجدے کے وقت محمد کے دونون کندہون کے درمیان رکہدے سو ان لوگون مین زیادہ تر
بدبخت اوٹہا اور اوسکو اوٹہا لایا پہر جب حضرت سجدے مین گئے تو اوس نے وہ جہڑی آپکے دونو کندہون کے درمیان
رکہدے اور ہنسنے لگے اور بعضے بعضون پر جہکنے لگے یا ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت
کی دوسرا کہتا تہا نہین فلانے نے کی اور مین کہڑا دیکہتا تہا۔ اگر مجکو زور ہوتا تو مین اسکو حضرت کی پیٹہہ سے پہینکدیتا
اور حضرت (اسی طرح) سجدے مین تہے سر نہ اوٹہا سکتے تہے یہانتک کہ کسی آدمی نے جاکر فاطمہ زہرا کو خبر دی وہ آئین
اور حالانکہ وہ کم سن تہین اور اوسکو حضرت کی پیٹہہ سے اوتارا پہر سامنے ہو کر کفار قریش کو گالی دینے لگین پہر جب
حضرت نماز تمام کر چکے تو بلند آواز سے انکو بددعا دی اور جب دعا کرتے تہے تو تین بار دعا کرتے تہے اور جب کچہہ مانگتے
تہے تو تین بار مانگتے تہے پہر فرمایا۔ آلہی پکڑلے قریش کو یہ حضرت نے تین بار فرمایا۔ پہر جب کفار قریش نے آپکی آواز سنی
تو انکا ہنسنا جاتا رہا اور آپکی بددعا سے ڈرے پہر فرمایا آلہی پکڑلے ابوجہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ
بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا ہے کہ حضرت نے ساتوین شخص کو
بہی ذکر کیا پر مجکو یاد نہین رہا سو قسم ہے اوسکی جسنے محمد کو سچا کیا کہ البتہ مین نے دیکہا اون لوگون کو جنکا حضرت نے
نام لیا تہا قتل ہوئے پڑے دن جنگ بدر کے پہر اونکی لاشین کہینچ کر بدر کے کچے کوئین مین ڈالی گئین شیخین نسائی
اسکے راوی ہین اور سلا وہ چیز ہے جسمین بچہ ہوتا ہے ماں کے پیٹ مین یعنی بچہ دان اور بعضون نے کہا کہ اوجہڑی
ہے اور جزور اونٹ کو کہتے ہین نر ہو یا مادہ اور منع قوت اور مضبوطی کو کہتے ہین کہ باز رہتا ہے ساتہ اوسکے آدمی
اُس سے جسکو ایذا وغیرہ دینی چاہے اور قلیب وہ کوان ہے جو گول نہ ہو۔ **ف** اول حضرت نے مجمل قریش کو بددعا
دی پہر بڑے بڑے موذیون کا مفصل نام لیا اور یہ بددعا حضرت کی انکے حق مین قبول ہوئی اور جیسا آپنے فرمایا تہا
ویساہی ہوا۔ چنانچہ وے لوگ جنگ بدر مین مارے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف حضرت کے ساتہہ سے
زخمی ہو کر مکے جا مرا اور ساتوان عمارہ بن ولید تہا وہ حبش مین جا کر مرا۔

(۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ رض اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلٰثِيْنَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ رض فَاَبٰى
اَنْ يُّنْظِرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ اِلَيْهِ فَكَلَّمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَاْخُذَ
ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِيْ لَهُ فَاَبٰى فَدَخَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ وَمَشٰى فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جُدَّ لَهُ فَاَوْفِ لَهُ فَجَدَّ لَهُ
فَاَوْفَاهُ ثَلٰثِيْنَ وَسْقًا وَفَضَلَتْ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَاَتٰى جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي
الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ فَقَالَ اَخْبِرْهُ بِذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِيْنَ مَشٰى فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارَكَنَّ فِيْهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَالنَّسَائِيُّ اَلْاِسْتِنْظَارُ طَلَبُ التَّاْخِيْرِ اِلٰى وَقْتٍ اٰخَرَ وَاَنْظَرْتُهُ اَخَّرْتُهُ وَالْجَدَادُ الصِّرَامُ وَهُوَ قَطْعُ ثَمَرَةِ
النَّخْلِ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ میرا باپ فوت ہوا اور اوسپر ایک یہودی کے تیس وسق قرض رہے تو
جابر نے اوس سے مہلت مانگی اوسنے مہلت دینے سے انکار کیا تو جابر نے اسباب میں حضرت کلام کیا۔ تاکہ اوسکے
پاس سفارش کرین حضرت نے یہودی سے کلام کیا تاکہ اپنے قرض کے بدلے اوسکی کہجورون کا میوہ لیوے یعنی
بالمقطع اوسنے نہ مانا تو حضرت کہجورون کے درختون مین داخل ہوئے اور انمین چلے پہرے پہر جابر سے فرمایا اسکے

واسطے میوہ کاٹ اور اوسکو قرض پورا ادا کرو سے جابر نے میوہ کاٹا اور اوسکو تیس وسق پورے ادا کرئے اور قرض ادا کردینے کے
بعد سترہ وسق چھوہارے باقی بچے پھر جابر حضرت کے پاس آئے تاکہ آپکو خبر دین اور آپکو عصر کی نماز پڑہتے پایا جب حضرت نماز
سے فارغ ہوئے تو آپکو خبر دی کہ اتنا میوہ باقی بچا تو فرمایا کہ اسکی خبر کرئے خطاب کے بیٹے کو یعنے عمر فاروق کو تو مین نے
جاکر انکو خبر دی تو عمر فاروق نے کہا کہ جب حضرت کہجورون مین چلے تہے تو مین نے جان لیا تہا کہ اُن مین ضرور برکت ہوگی
بخاری ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہین ۔ اور استنظار کے معنے ہین مہلت مانگنا دوسرے وقت تک اور جد کے معنے
ہین کہجور کا میوہ کاٹنا ۔

(۳) وعن ابی هریرة رض قال كنت ادعو امي الى الاسلام وهي مشركة فدعوتها يوما فاسمعتني في رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اكره فاتيته وانا ابكي فقال ما يبكيك قلت يا رسول الله اني كنت ادعو امي الى الاسلام فتابى علي واني دعوتها اليوم فاسمعتني فيك ما اكره فادع الله ان يهدي ام ابي هريرة فقال اللهم اهد ام ابي هريرة فخرجت مستبشرا بدعوته صلى الله عليه وسلم فلما اتيت امي قصدت الباب فاذا هو مجاف وسمعت امي خشف قدمي فقالت مكانك يا ابا هريرة وسمعت خضخضة الماء فاغتسلت ولبست درعها وعجلت عن خمارها وفتحت الباب وهي تقول اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله قال فرجعت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ابكي من الفرح فقلت يا رسول الله ابشر فقد استجاب الله لك دعوتك وهدى ام ابي هريرة فحمد الله تعالى وقال خيرا اخرجه مسلم. قوله فاذا الباب مجاف اي مغلق والخشف والخشفة الصوت والحركة **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کہا کہ میری ماں مشرک تہی اور مین اس سے کہا کرتا تہا کہ تو مسلمان ہو جا وہ نہین مانتی تہی اور مینے ایک دن اسلام
کی طرف بلایا تو اسنے حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی کی بات بولی کہ مجھکو نہایت بری معلوم ہوئی تو حضرت کے پاس
روتا ہوا آیا فرمایا تو کیون روتا ہے مین نے کہا یا حضرت مین اپنی ماں سے کہا کرتا تہا کہ تو مسلمان ہو جا وہ نہین مانتی تہی
اور مین نے اوسکو آج مسلمان ہونے کو کہا تو اُسنے مجکو آپکے حق مین ایسی بے ادبی کی بات سنائی جو مجکو بہت بری
معلوم ہوئی سو آپ دعا کیجے خدا میری ماں کو ہدایت کرے تو حضرت نے فرمایا الہی ہدایت کر ابوہریرہ کی ماں کو تو مین
حضرت کی دعا سے خوش ہوکر نکلا جب مین اپنے گہر پہونچا تو ناگہان کیا دیکہتا ہون کہ دروازہ بند ہے اور میری ماں نے
میرے قدم کی آہٹ سنی تو کہا کہ اے ابوہریرہ کہڑا رہ اور مینے پانی کی آواز سنی تو اُسنے غسل کرکے اپنا کرتا پہنا اور جلدی
سے اپنی اوڑہنی لی اور دروازہ کہولا اور حالانکہ یون کہتی تہی اشهد ان لا اله الا الله الخ یعنے مین گواہی دیتی ہون اسکی
کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے اور مین گواہی دیتی ہون کہ بیشک محمد اسد کے رسول ہین تو مین خوشی
سے روتا ہوا حضرت کے پاس پلٹ گیا تو مین نے کہا یا حضرت آپکو بشارت ہو البتہ اسد نے آپکی دعا قبول کی۔ اور
ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت ہوئی تو حضرت نے الحمد اسد کہہ کر فرمایا کہ بہت خوب ہوا مسلم اسکے راوی ہین اور خشف کے
معنے ہین آواز اور حرکت **ف** یہ حدیث معجزہ ہے کہ حضرت کی دعا فوراً قبول ہوئی۔

(۴) وعن ابي زيد بن اخطب رض قال مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده على وجهي ودعا لي قال عزرة فلقد رايته بعد ما عاش عشرين ومائة سنة وليس في لحيته الا شعرات بيض اخرجه الترمذي
ترجمہ ابی زید بن اخطب سے روایت ہے کہ حضرت صلے اسد علیہ وسلم نے اپنا ہاتہ میرے منہ پر پہیرا اور میرے حق

مین دعا کی کہا عروہ نے سو مین نے اوسکو ایکسو بیس برس کے بعد زندہ دیکہا اور حالانکہ اوسکی داڑہی مین چند معدود سفید بال تہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** یہ حدیث بہی معجزہ ہے کہ حضرت کے ہاتہ اور دعا کی یہ تاثیر ہوئی کہ ایک سو بیس برس سے زیادہ زندہ رہے اور انکی داڑہی سفید نہوئی سوائے چند معدود بالون کے۔

(۵) **وَعَنْ** يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ بِسَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رض فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ فَقَالَ اَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِيبَ سَلَمَةُ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ عَلَيْهَا ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ اَخْرَجَهُ اَبُو دَاوُدَ قُلْتُ وَاَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَهُوَ اَحَدُ ثُلَاثِيَّاتِهٖ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

ترجمہ یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ مین نے سلمہ بن اکوع کی پنڈلی مین چوٹ کا نشان دیکہا مین نے کہا یہ کیا ہے سلمہ نے کہا کہ جنگ خیبر کے دن مجکو زخم لگا تو لوگون نے کہا کہ سلمہ زخمی ہوئے تو مین حضرت کے پاس لایا گیا حضرت نے اسپر تین بار دم کیا پہر مجکو اوس سے آجتک کبہی درد نہین ہوا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ مین کہتا ہون اور بخاری بہی اسکے راوی ہین اور یہ حدیث اوسکے ثلاثیات مین سے ہے واللہ اعلم **ف** یہ حدیث بہی حضرت کا معجزہ ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي كَفِّ الْاَذٰى عَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

پانچوین فصل

حضرت سے تکلیف دینے والی چیز کے ہٹانیکے بیان مین

(۱) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ اَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَئَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اَوْ لَاُعَفِّرَنَّ وَجْهَهٗ فِي التُّرَابِ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي لِيَطَاَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ قَالَ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ فَقِيلَ لَهٗ مَا لَكَ قَالَ اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔ التَّعْفِيرُ التَّمْرِيغُ فِي التُّرَابِ وَالنُّكُوصُ الرُّجُوعُ اِلٰى وَرَائِهٖ وَهُوَ الْقَهْقَرٰى وَالْاِخْتِطَافُ الْاِسْتِلَابُ بِسُرْعَةٍ

ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ کیا محمد تمہارے سامنے اپنا منہ خاک پر ملتا ہے یعنے سجدہ کرتا ہے کافرون نے کہا کہ ہان کہا لات اور عزے کی قسم کہ اگر مین اوسکو اسحالت مین دیکہون تو اپنے پاؤن سے اسکی گردن کچل ڈالون یا اسکے منہ کو خاک مین ملون پہر وہ ایکبار حضرت کے پاس آیا اور حضرت نماز پڑہتے تہے یعنے ..اوسنے حضرت کے تکلیف کا قصد کیا سو کافر اوس سے گہبرائے کہ وہ یکایک اولٹے پاؤن بہاگا اپنے دونو ہاتہ کے ساتہ بچاؤ کرتا تہا یعنے گویا کسی آفت کو دونو ہاتہ سے روکتا ہے۔ لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بہاگتا ہے اوسنے کہا مجکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بہری ہوئی ایک کہائی نظر آئی اور سخت خوف اور بازو ہین یعنے فرشتے کہ حضرت کے گرد نگہبان تہے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس آتا تو فرشتے اسکے جوڑ جوڑ کو اوچک لے جاتے یعنے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے پہر خدا نے یہ آیت اوتاری کہ ہرگز نہین البتہ انسان سرکشی کرتا ہی جبکہ دیکہتا ہے کہ خدا نے اوسکو بے پروا کر دیا آخیر سورہ تک مسلم اسکے راوی ہین تعفیر کے معنے ہین خاک مین لوٹانا اور نکوص کے معنے ہین پیچہے ہٹنا ایڑیون پر بغیر اسکے کہ منہ کو پچہلی طرف پہیرے اور خطف کے معنے ہین جلدی اوچک لینا چیز کا۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رضـ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَائِلَةِ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي وَالسَّيْفُ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَ السَّيْفَ وَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَلِكَ قَوْمِهِ فَانْصَرَفَ حِينَ عَفَا عَنْهُ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَكُونُ فِي قَوْمٍ هُمْ حَرْبٌ لَكَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الْعِضَاهُ شَجَرُ الشَّوْكِ كَالسَّلَمِ وَغَيْرِهِ وَالسَّيْفُ الصَّلْتُ الْمَسْلُولُ مِنْ غِمْدِهِ وَشَامَ السَّيْفَ أَغْمَدَهُ وَأَسَلَّهُ فَهُوَ مِنَ الْأَضْدَادِ **ترجمہ** جابر رضـ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتہ نجد (ایک ملک کا نام ہے عرب مین) کی ایک طرف جہاد کو گئے یعنے . جب وہان سے پہرے تو ہم حضرت کے ساتہ دوپہر کے وقت ایک بہت خاردار درختون کے جنگل مین پہونچے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے اترے اور اوسکی ایک شاخ مین اپنی تلوار لٹکائی۔ اور لوگ جنگل مین جدہ جدہ ہو کر اور درختون کے سائے مین جا اترے یعنے سو گئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرد میرے پاس آیا اور مین سوتا تہا سو ہنے تلوار پکڑی تو مین جاگا اور حالانکہ وہ میرے سر پہ ہاتہ مین تلوار کہینچے کہڑا تہا تو اس شخص نے حضرت سے کہا کہ تجکو مجہسے، کون بچا ویگا۔ مینے کہا کہ خدا تجکو بچا ویگا تو اوسنے تلوار میان کرلی (اور ایک روایت مین ہے کہ خوف کے مارے تلوار اسکے ہاتہ سے گر پڑی) اور وہ یہ بیٹہا ہے تو حضرت نے اوسکو کچہ نہ کہا بلکہ معاف کردیا اور وہ اپنی قوم کا بادشاہ تہا سو وہ پہر اجبکہ حضرت نے اوسے معاف کیا اور کہا کہ اللہ کی قسم جو لوگ تجہسے لڑین مین انکے ہمراہ نہ ہونگا۔ شیخین اسکے راوی ہین عضاہ خاردار درخت کو کہتے ہین جیسے کیکر وغیرہ اور سیف صلت یعنے جو تلوار اپنی میان سے کہینچی گئی اور شام کے دونو معنے ہین اوسکو میان کیا اور کہینچا سو یہ لفظ اضداد سے ہے۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِيمَا سُئِلَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چہٹی فصل

حضرت سے پوچہی گئی چیزون کے بیان مین

(۱) عَنْ ثَوْبَانَ رضـ قَالَ جَاءَ حِبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا فَقَالَ لِمَ تَدْفَعُنِي فَقُلْتُ أَلَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّمَا أَدْعُوهُ بِاسْمِهِ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ أَهْلِي مُحَمَّدًا قَالَ جِئْتُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنْفَعُكَ شَيْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ فَقَالَ أَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ قَالَ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجِسْرِ قَالَ فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً قَالَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَالَ زِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ قَالَ فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلَى إِثْرِهَا قَالَ يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا قَالَ فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ أَيَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ قَالَ سَلْ قَالَ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ قَالَ مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ فَإِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَا

بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِذَا عَلَا مَنِیُّ الْمَرْاَۃِ مَنِیَّ الرَّجُلِ اٰنَثَا بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ صَدَقْتَ وَاِنَّکَ لَنَبِیٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَنِیْ عَنْہُ وَمَالِیْ عِلْمٌ بِشَیْءٍ مِنْہُ حَتّٰی اَتَانِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ ثوبان رض سے روایت ہے کہا کہ یہود کا ایک عالم حضرت صلے اسد علیہ وسلم کے پاس آیا سو اسنے کہا سلام تجکو اے محمد تو مین نے اوسکو ایک دہکا دیا قریب تہا کہ اوس کے گر پڑے اوسنے کہا تو نے مجکو کیون دہکا دیا ہے ۔ مینے کہا تو یا رسول اسد کیون نہین کہتا اوسنے کہا مین تو اسکو اوسی نام سے بلاتا ہون جو اوسکے گہر والون نے اوسکا نام رکہا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے گہر والون نے میرا جو نام رکہا ہے وہ محمد ہے اُسنے کہا مین تمسے کچہ پوچہنے کو آیا ہون تو حضرت نے فرمایا کہ اگر مین تجکو بتلا دون تو تجکو کچہ چیز فائدہ کرے گی اُسنے کہا کہ مین اپنے کان سے سنونگا تو حضرت نے فرمایا کہ پوچہ اوسنے کہا کہ کہان ہونگے لوگ قیامت کے دن جسدن زمین و آسمان بدل جاوینگے حضرت نے فرمایا اندہیرے مین سوائے پل کے پہر اسنے کہا کون لوگ پہلے پلصراط سے گذرینگے حضرت نے فرمایا محتاج مہاجرین پہر اُسنے کہا کہ بہشت مین داخل ہوتے وقت کیا چیز انکو تحفہ ملے گی حضرت نے فرمایا کہ مچہلی کے کلیجے کی بڑہی ہوئی نوک اسنے کہا پہر اسکے پیچہے انکو کیا غذا ملے گی حضرت نے فرمایا کہ انکے واسطے بہشت کا بیل ذبح کیا جاویگا جو اوسکی طرفون مین چرتا تھا۔ اوسنے پوچہا کہ پہر اسکے بعد انکو کیا پانی ملے گا حضرت نے فرمایا۔ اُس نہر سے جسکا نام سلسبیل ہے اوسنے کہا کہ آپنے سچ کہا اور مین تجہسے ایک چیز پوچہنے کو آیا ہون کہ کوئی اوسکو نہین جانتا سوائے نبی کے یا ایک دو مرد کے حضرت نے فرمایا کہ اگر مین تجہے بتلا دون تو تجکو کچہ چیز فائدہ کریگی اسنے کہا کہ مین اپنے کان سے سنونگا حضرت نے فرمایا کہ پوچہ کہا کہ مین بچے کا حال تمسے پوچہتا ہون کہ نر مادہ کیونکر ہو جاتا ہے حضرت نے فرمایا کہ مرد کی منی سفید ہے اور عورت کی منی زرد ہے پہر جب دونو اکٹہی ہون اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہو تو خدا کے حکم سے لڑکا ہو جاتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہو تو خدا کے حکم سے مادہ لڑکی ہو جاتی ہے۔ اسنے کہا کہ آپنے سچ کہا اور بیشک آپ نبی ہین پہر وہ پہرا تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوسنے مجہسے پوچہا اور مجکو اُسمین سے کوئی چیز معلوم نہ تہی یہانتک کہ خدا نے مجکو بتلائی۔ مسلم اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِیْ مُعْجِزَاتٍ مُتَفَرِّقَۃٍ

ساتوین فصل

متفرق معجزات کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شِقَّتَیْنِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْہَدُوْا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فَلْقَتَیْنِ فَلْقَۃٌ مِنْ وَرَاءِ الْجَبَلِ وَفَلْقَۃٌ دُوْنَہٗ فَقَالَ لَنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْہَدُوْا **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ چاند حضرت کے زمانے مین پہٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا تو حضرت صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو شیخین ترمذی اسکے راوی ہین اور دوسری روایت مین ہے کہ ہم حضرت صلی اسد علیہ وسلم کے ساتہ منا مین تہے کہ ناگہاں چاند پہٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچہے اور ایک ٹکڑا اوس سے ورے تو حضرت صلی اسد علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا کہ گواہ رہو۔

(٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُوْمٌ عَلَى وَجْهِيْ فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ قَدْ بَعَثَنِيْ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِيْ بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الْأَخْشَبَانِ جَبَلَا مَكَّةَ الْمُحِيْطَانِ بِهَا وَكُلُّ جَبَلٍ عَظِيْمٍ فَهُوَ أَخْشَبُ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ مین نے کہا یا حضرت بھلا آپ پر جنگ احد کے دن سے بہی کوئی دن سخت تر آیا ہے حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین نے تیری قوم یعنے قریش سے تکلیف پائی ہے اور مینے نہایت سخت تکلیف اُن سے اسدن پائی جب پہاڑ کی گہاٹی پر انہون نے مجھے بیعت کی جبدن کہ مینے اپنے تئین ابن عبد یالیل کے سامنے کیا سو مین نے جو چاہا او سنے میرا کہنا نہ مانا یعنے مینے اوسکو اسلام لانے کو کہا اسنے اسلام قبول نکیا سو مین غمگین ہو کر اپنے منہ پر چلا یعنے جدہر منہ آیا چلدیا۔ مجکو کچہ ہوش نہ تہی کہ کدہر جاتا ہون۔ سو مین ہوش مین نہ آیا مگر اُس مکان مین جسکا نام قرن الثعالب ہے سو مین نے اپنا سر اٹھایا تو ناگہان مینے بدلی دیکھی کہ اُسنے مجہپر سایہ کر لیا سو مین نے دیکھا کہ اوسمین جبرئیل ہے سو اسنے مجکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدانے تیری قوم کا قول سنا جو تیرے حق مین کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدانے تیرے پاس پہاڑون کا داروغہ فرشتہ بہیجا تاکہ تو اُس فرشتے کو حکم کرے جو تیرا ان کافرون کے حق - مین جی چاہے پہر مجکو پہاڑون کے فرشتے نے پکارا سو مجکو سلام کیا پہر کہا اے محمد البتہ خدانے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑون کا داروغہ اور مجکو خدانے تیرے پاس بہیجا ہے تاکہ تو مجکو حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافرون پر رکہدون .. ان دونو پہاڑون کو جنکے درمیان مکہ ہے۔ یعنے تاکہ کافر پہاڑون کے درمیان پس جائین تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون کہ خدا ان کافرون کی پشت سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا ہی کی عبادت کرین اسکے ساتہہ کسی چیز کو شریک نہ ٹہیرائین شیخین اسکے راوی ہین اخشبان دونو مکے کے پہاڑ ہین جو اوسکو گہیرے ہوئے ہین اور ہر بڑے پہاڑ کو اخشب کہتے ہین **ف** یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہے کہ پہاڑون کا فرشتہ آپکی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور کافرون کے ہلاک کردینے کی اجازت چاہی لیکن حضرت نے ان کافرون کی ہلاکی نہ چاہی سبحان اللہ آنحضرت کو کسقدر صبر تہا کہ باوجود ایسی تکلیف کے اپنا کرم نہ چھوڑا۔

(٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلٰوتِيْ فَأَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُ فَذَعَتُّهٗ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهٗ إِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِيْ سُلَيْمٰنَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الذَّعْتُ أَشَدُّ الْخَنْقِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سرکش جن رات کو میرے آگے آ گہسا میری نماز توڑنے کو تو خدانے اوسکو میرے

قابو مین کر دیا پہر مینے اوسکو پکڑ کر سخت دبایا تو مینے چاہا کہ اوسکو مسجد کے ایک ستون مین باندہ دون تا کہ صبح کے وقت تم سب لوگ اوسکو دیکھو پہر مجکو یاد آئی اپنے بہائی سلیمان کی دعا وہ دعا یہ تہی کہ میرے رب میری مغفرت کر اور مجکو ایسی بادشاہی دے کہ میرے بعد ویسی پہر کسی کو نملے پہر خدا نے اوسکو رد کر دیا ذلیل کر کر نقل کیا اسکو مسلم نے اسکے راوی ہین ساور ذعت کے معنے ہین سخت دبانا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ کامل ولی ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہین ہو سکتا کہ وہ حضرت کے ساتہہ بے ادبی کو تیار ہوا تہا۔

كِتَابُ النِّكَاحِ وَفِيْهِ اَرْبَعَةُ اَبْوَابٍ

کتاب ہے نکاح کے بیان مین اور اسمین چار باب ہین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ مُقَدِّمَاتِهِ وَفِيْهِ اَرْبَعَةُ فُصُوْلٍ

پہلا باب اوسکے مقدمات کے بیان مین اور اسمین چار فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ

پہلی فصل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کے بیان مین

عَائِشَةُ رض
حضرت عائشہ کا ذکر

(۱) **عَنْ** عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِيْ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ يَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفُ عَنْهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلسَّرَقَةُ شُقَّةٌ مِنْ حَرِيْرٍ خَالِصٍ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے اونے روایت کی عائشہ رض سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو مجکو دکہلائی گئی خواب مین تین رات فرشتہ تجکو میرے پاس لے آتا تہا ریشمی ٹکڑے مین اور کہتا تہا کہ یہ تیری عورت ہے اور مین تیرا چہرہ کہولتا تو کیا دیکہتا کہ وہ صورت تیری ہی ہے تو مین کہتا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا یون ہی کریگا یعنے تو میری نکاح مین آویگی نقل کیا اسکو شیخین ترمذی نے اسکے راوی ہین سرقہ ایک ٹکڑا ہے خالص ریشم کا **ف** یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو یہ بطور شک اور تردد کے نہین اسواسطے کہ پیغمبر کی خواب مین کچہہ شک اور تردد نہین ہوتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر اس خواب کی اور کوئی تعبیر نہوئی تو مقرر نکاح ہوگا۔

(۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْنَا فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعْرِيْ فَوَفَى جُمَيْمَةً فَاَتَتْنِيْ اُمِّيْ اُمُّ رُوْمَانَ وَاِنِّيْ لَفِيْ اُرْجُوْحَةٍ وَمَعِيْ صَوَاحِبُ لِيْ فَاَتَيْتُهَا لَا اَدْرِيْ مَا تُرِيْدُ بِيْ فَاَخَذَتْ بِيَدِيْ حَتّٰى اَوْقَفَتْنِيْ عَلٰى بَابِ الدَّارِ فَاِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ فَاَسْلَمَتْنِيْ اِلَيْهِنَّ فَاَصْلَحْنَ مِنْ شَاْنِيْ فَلَمْ يَرُعْنِيْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْنَنِيْ اِلَيْهِ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ تَمَرَّقَ الشَّعْرُ وَامَّرَقَ اِذَا سَقَطَ وَانْتَثَرَ مِنْ مَرَضٍ اَوْ عِلَّةٍ تَعْتَرِضُ لَهُ وَالْجُمَيْمَةُ تَصْغِيْرُ جُمَّةٍ وَهِيَ مَجْمَعُ شَعْرِ الرَّاْسِ وَوَفٰى الشَّيْءُ اِذَا كَثُرَ وَالْاُرْجُوْحَةُ مَعْرُوْفَةٌ مِنْ لُعَبِ الصِّغَارِ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہا کہ نکاح کیا مجسے حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حال مین کہ مین چھہ برس کی لڑکی تہی پہر ہم مدینے مین آئے یعنے ہجرت کرکے سو ہم قوم بنی حارث
بن خزرج کے قبیلے مین اوترے سو مجکو بخار آیا تو میرے بال بیماری کے سبب سے گر پڑے پہر بہت ہوئے بال میرے اور دراز
ہوئے کانون تک سو پہر میری مان ام رومان میرے پاس آئی اور حالانکہ مین کہیل مین تہی اور میرے ساتہ میری مصاحب
لڑکیان تہین یعنے ۔ اسنے مجکو بلایا تو مین اوس کے پاس آئی مین نہ جانتی کہ اوسکا مجہسے کیا مطلب ہے پہر اوسنے
میرا ہاتہ پکڑا اور مجکو گہر کے دروازے پر کہڑا کیا تو ناگاہ کیا دیکہتی ہون کہ گہر مین کچہ انصار کی عورتین ہین تو انہون نے
کہا کہ خیر اور برکت پر اور نیک پرندے پر تو میری مان نے مجکو انکے سپرد کیا تو انہون نے مجکو سنوارا پہر مین گہبرائی کہ
یکایک حضرت میرے پاس تشریف لائے تو انہون نے مجکو حضرت کی سپرد کیا اور مین اوسدن نو برس کی لڑکی تہی
ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین تمزق الشعر جبکہ کسی بیماری یا علت سے بال گر پڑین ۔

حَفْصَةُ رض

حفصہ رض کا ذکر

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ رض وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَقَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيْتُهُ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ رض فَقُلْتُ لَهُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ ابْنَةَ عُمَرَ فَصَمَتَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ تَاَيَّمَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا مَاتَ زَوْجُهَا اَوْ فَارَقَهَا وَقِيْلَ الْاَيِّمُ الَّتِيْ لَا زَوْجَ لَهَا تَزَوَّجَتْ اَوْ لَمْ تَتَزَوَّجْ وَالرَّجُلُ اَيْضًا اَيِّمٌ

ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حفصہ رض یعنے عمر رض کی بیٹی خنیس بن خدافہ سہمی کے نکاح
مین تہین اور وہ بدری صحابی ہے اور وہ مدینے مین فوت ہوا تو عمر رض نے کہا کہ جب حفصہ رض بیوہ ہوئین تو مین عثمان بن عفان
سے ملا تو مین نے انکے آگے حفصہ کے نکاح کا ذکر کیا مین نے کہا کہ اگر تو چاہے تو مین تجہسے حفصہ کا نکاح کر دون تو عثمان رض نے
کہا کہ مین اپنے دل مین سوچ لونگا یعنے سوچکر تبلاؤنگا تو مین چند روز ٹہیرا پہر مین اُس سے ملا اور مین نے اُس سے حفصہ کے
نکاح کو کہا تو عثمان رض نے کہا کہ البتہ میرے واسطے ظاہر ہوا یعنے میرے دل مین یہی بات ٹہیری کہ نکاح نہ کرون پہر مین
ابو بکر صدیق سے ملا تو مینے اُن سے کہا کہ اگر تو چاہے تو مین تجہسے حفصہ کا نکاح کر دون ابو بکر صدیق رض چپ رہے اور مجکو کچہ
جواب ندیا یعنے نہ ہان کی نہ انکار کیا تو مین ابو بکر پر عثمان رض سے زیادہ غصے تہا پہر مین کچہ دن ٹہیرا پہر حضرت نے اوسکے
نکاح کا پیغام کیا تو مینے حفصہ کا نکاح حضرت سے کر دیا پہر مجکو ابو بکر صدیق ملے تو انہون نے کہا کہ شاید تو مجہپر ناراض
ہوا ہوگا جبکہ تو نے مجہسے حفصہ کے نکاح کرنے کو کہا اور مینے تجکو کچہ جواب ندیا مینے کہا کہ ہان ابو بکر رض نے کہا کہ مین نے
جو تجکو حفصہ کے نکاح کا کچہ جواب ندیا تو مجکو اُس سے اسبات نے روکا کہ مقرر مین نے معلوم کیا تہا کہ حضرت نے
حفصہ کا ذکر کیا تہا سو مین ایسا نہ تہا کہ حضرت کا بہید ظاہر کرتا اور اگر حضرت اوسکو نکاح نہ کرتے تو مین اوسکو قبول کرتا
بخاری نسائی اسکے راوی ہین تایمہ وہ عورت ہے جسکا خاوند مرجاے یا اسکو چہوڑ دے اور بعضون نے کہا ایمہ وہ عورت

جسکا خاوند ہو نکاح کیا ہو یا نہ۔

(۲) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کو طلاق دی پھر اس سے رجوع کر لیا ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہیں۔

اُمِّ سَلَمَةَ رض

حضرت ام سلمہ رض کا ذکر

عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ رض يَخْطُبُنِيْ فَلَمْ اَتَزَوَّجْهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ اَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي امْرَاَةٌ غَيْرَى وَاِنِّي مُصْبِيَةٌ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِيْ شَاهِدٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَقُلْ لَهَا اَمَّا غَيْرَتُكِ فَسَاَدْعُو اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُذْهِبَهَا عَنْكِ وَاَمَّا صِبْيَتُكِ فَسَتُكْفَيْنَ اَمْرَهُمْ وَاَمَّا اَوْلِيَاؤُكِ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لِابْنِهَا يَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ اِمْرَاَةٌ غَيْرَى اَيْ كَثِيْرَةُ الْغَيْرَةِ وَالْمُصْبِيَةُ ذَاتُ صِبْيَانٍ وَاَوْلَادٍ صِغَارٍ۔ ترجمہ ام سلمہ رض سے روایت ہے کہا جب میری عدت گذر گئی تو ابوبکر نے مجکو نکاح کا پیغام کہلا بہیجا تو مین نے اُس سے نکاح نہ کیا پہر بعد اسکے حضرت نے عمر فاروق کے ہاتھ مجکو نکاح کا پیغام کہلا بہیجا تو مینے کہا حضرت کو خبر کردے کہ مقرر مین بہت غیرت دار عورت ہون اور اولاد والی ہون اور میرا کوئی ولی رشتہ دار اسوقت موجود نہین عمر فاروق نے آپ سے یہ ذکر کیا حضرت نے فرمایا کہ اسکے پاس پہر جا اور اسکو کہہ کہ مین تیری غیرت کے واسطے دعا کرونگا کہ خدا اوسکو تجہسے دور کردے اور لیکن تیرے لڑکے سو تو انکے کام کو کفایت کریگی اور تیرے ولیون مین تو کوئی حاضر اور غائب ایسا نہین جو اسکو برا جانے تو ام سلمہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے عمر اوٹھ اور میرا نکاح حضرت سے کردے اونے حضرت سے نکاح کر دیا نسائی اسکے راوی ہین۔ غیرا اور بہت غیرت دار عورت کو کہتے ہین اور مصبیہ وہ عورت ہے جو لڑکون اور چھوٹی اولاد والی ہو۔

زَيْنَبُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت زینبؓ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ رض اِذْهَبْ فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتّٰى اَتَاهَا وَهِيَ تُخَمِّرُ عَجِيْنَهَا قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُهَا عَظُمَتْ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى مَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَنْظُرَ اِلَيْهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِيْ وَنَكَصْتُ عَلٰى عَقِبِيْ وَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ فَقَالَتْ مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى اُوَامِرَ رَبِّيْ فَقَامَتْ اِلٰى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ اِذْنٍ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حَتَّى امْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُوْنَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعْتُهُ فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ حُجَرَ نِسَائِهِ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقُلْنَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ اَهْلَكَ قَالَ اَنَسٌ رض فَمَا اَدْرِيْ اَنَا اَخْبَرْتُهُ اَوْ غَيْرِيْ اَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوْا فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ مَعَهُ فَاَلْقَى السِّتْرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ وَنَزَلَ الْحِجَابُ وَوَعَظَ الْقَوْمَ بِمَا وُعِظُوْا بِهِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَلِلْبُخَارِيِّ وَلِلتِّرْمِذِيِّ مَعْنَاهُ۔ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ جب زینب کی عدت گذر گئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زید سے

فرمایا کہ جا اور میرے نکاح کا پیغام اوسکو دے تو زید چلا یہانتک کہ اوسکے پاس پہونچا اور وہ آٹا گوندہ رہی تہی۔ کہا کہ جب مینے
زینب کو دیکہا تو میرے دل مین بہاری گذرا یہانتک کہ مین اوسکی طرف نظر نہ کر سکا تو مین نے اوس سے پیٹہہ پہیری اور اپنی ایڑیون
پر پیچہے ہٹا اور مینے کہا اے زینب حضرتؐ نے مجکو تیرے پاس بہیجا ہے تجہے نکاح کا پیغام کرتے ہین تو زینب نے کہا کہ مین
کچہہ نہین کرنے کی یہانتک کہ مین اپنے رب سے اذن لون پہر وہ اپنی مسجد مین نماز کو کہڑی ہوئی اور قران اترا تو حضرت بغیر اذن کے
اوسپر داخل ہوئے پہر ہمنے اپنے تئین دیکہا کہ حضرت نے ہمکو روٹی گوشت کہلایا یہانتک کہ دن دراز ہوا اور لوگ کہانا کہا کر
نکلے اور کچہہ لوگ باتین کرتے گہر مین باقی رہے پہر حضرت باہر تشریف لائے اور مین آپکے پیچہے نکلا اور حضرت اپنی عورتون کے
حجرے ڈہونڈہنے لگے انپر سلام کرتے تہے اور وہ حضرت سے کہتی تہین کہ یا رسول اللہ آپنے اپنی بی بی کو کسطرح پایا۔
کہا انس نے مین نہین جانتا کہ مینے حضرت کو خبر دی یا کسی اورنے کہ وہ لوگ گہر سے نکل گئے پہر حضرت چلے یہانتک
کہ گہر مین داخل ہوئے تو مین بہی آپکے ساتہ اندر داخل ہونے لگا تو آپنے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈالا اور پردے
کی آیتین اترین اور نصیحت کی گئی۔ لوگ ساتہ اوس چیز کے کہ نصیحت کئے گئے اور حجاب کی آیتین یہ ہین۔ اے ایمان والو
نہ داخل ہو نبی کے گہرون مین اس قول تک کہ اللہ نہین شرماتا حق بات کہنے سے۔ مسلم نسائی اسکے راوی ہین اور
بخاری ترمذی مین اسکے راوی ہین۔

ام حبیبہ رض
حضرت ام حبیبہ کا ذکر

عنہا رض انہا کانت تحت عبید اللہ بن جحش فمات بارض الحبشۃ فزوجہا النجاشی رحمہ اللہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامہرہا اربعۃ الاف درہم وبعث بہا الیہ مع شرحبیل بن حسنۃ فقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اخرجہ ابو داود والنسائی **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ عبید بن جحش کے نکاح مین تہین سو وہ
حبش کی زمین مین مرگیا تو نجاشی حبش کے بادشاہ نے اوسکا نکاح حضرتؐ سے کر دیا اور اوسکو چار ہزار درہم مہر دیا
یعنی اپنے پاس سے اور اوسکو شرحبیل کے ساتہ حضرت کے پاس بہیجا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو قبول کیا
ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین۔

صفیہ رض
حضرت صفیہ کا ذکر

(۱) عن انس رض قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر فلما فتح اللہ تعالی علیہ ذکر لہ جمال صفیۃ بنت حیی بن اخطب وقد قتل زوجہا وکانت عروسا فاصطفاہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المغنم وخرج بہا حتی بلغ الروحاء فبنی بہا
ثم صنع حیسا فی نطع صغیر ثم قال لی اذن من حولک فکانت تلک ولیمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی صفیۃ ثم خرجنا الی المدینۃ فکان صلی اللہ علیہ وسلم یحوی لہا وراءہ بعباءۃ ثم یجلس عند بعیرہ
فیضع رکبتہ فتضع صفیۃ رض رجلہا علی رکبتہ حتی ترکب اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی قولہ یحوی
الحویۃ کساء یحشی حول سنام البعیر لیرکب علیہ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خیبر مین گئے پہر جب خدانے خیبر کو آپ پر فتح کیا تو صفیہ کی خوبصورتی حضرت کے پاس ذکر کی گئی اور البتہ
اوسکا خاوند مارا گیا تہا اور وہ دولہن تہی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو غنیمت مین سے اپنے واسطے چن لیا
اور اوسکو لے نکلے یہانتک کہ روحا[1] مین پہونچے تو حضرت نے وہان اسکے ساتہ خلوت کی پہر حلوا تیار کیا اور چمڑے

---
[1] ایک جگہ ہے درمیان مدینے اور خیبر کے ۱۲

کے چھوٹے دسترخوان مین ڈلا پہر فرمایا کہ اپنے گردوالون کو اجازت دے سو یہ حضرت کا ولیمہ تہا صفیہ پر پہر ہم مدینے کی طرف نکلے تو حضرتؐ اوسکے واسطے اپنے پیچھے چادر سے پردہ کیا کرتے تہے پہر اپنے اونٹ کے پاس بیٹہتے اور اپنا گہٹنا رکہتے اور صفیہ اپنا پاؤن حضرتؐ کے گہٹنے پر رکہتین تاکہ سوار ہون ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین یہ جو کہا حوی تو حویہ ایک چادر ہوتی ہے کہ ڈملی کی طرح پہیلاکر اونٹ کے کوہان کے گرد باندہی جاتی ہے پردے کے واسطے تاکہ اوسپر سواری کی جاوے۔ **ف** حیس وہ حلوا ہے جو کہجور اور پنیر اور گہی سے بنایا جاتا ہے۔

جویریہ رض
حضرت جویریہ کا بیان

(۱) **عن** عائشة رض قالت وقعت جويرية بنت الحارث من بني المصطلق في سهم ثابت بن قيس بن شماس رض وكانت امرأة ملاحة لها في العين حظ فجاءت تسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم في كتابتها قالت عائشة رض فلما قامت على الباب ورأيتها كرهت مكانها وعرفت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سيرى منها مثل الذي رأيت فقالت يا رسول الله انا جويرية بنت الحارث وانه كان من امري ما لا يخفى عليك واني وقعت في سهم ثابت بن قيس واني كاتبت على نفسي وجئتك تعينني فقال لها فهل لك فيما هو خير لك قالت وما هو قال أؤدي عنك كتابتك واتزوجك قالت قد فعلت فلما تسامع الناس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد تزوج جويرية ارسلوا ما بايديهم من السبي واعتقوهم وقالوا اصهار رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فما رأينا امرأة كانت اعظم بركة على قومها منها اعتق في سببها اكثر من مائة اهل بيت من بني المصطلق اخرجه ابوداود والملاحة بمعنى المليحة وهذا البناء للمبالغة في الملاحة والمكاتبة ان يشتري المملوك نفسه من مولاه ليؤدي ثمنه اليه من كسبه **ترجمہ** عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ کہا کہ جویریہ حارث کی بیٹی قوم بنی مصطلق سے ثابت بن قیس کے حصے مین آئین اور وہ خوبصورت عورت تہی اوسکی آنکہہ مین حصہ تہا یعنے اور اسنے ثابت بن قیس سے تحریر کروالیا تہا کہ اگر مین اسقدر روپیہ تمکو ادا کردونگی تو آزاد ہوجاونگی سو وہ اپنی کتابت مین مدد مانگنے کو حضرتؐ کے پاس آئی۔ کہا عائشہ رضؓ نے پہر جب وہ دروازے مین آکر کہڑی ہوئی اور مینے اوسکو دیکہا تو مینے اسکے ٹہیرنے کو برا جانا۔ اور مین نے پہچان لیا کہ حضرتؐ اوسکی خوبصورتی دیکہہ کر مائل ہونگے جیسے مین نے دیکہی یعنے تو شاید اوس سے نکاح کا ارادہ کرین تو اوسنے کہا یا حضرت مین جویریہ ہون حارث کی بیٹی اور تحقیق شان یہ ہے کہ میرا حال آپسے پوشیدہ نہین اور مقرر مین ثابت بن قیس کے حصے مین پڑی ہون اور مینے اپنے اوپر مکاتبت کی ہے اور مین بدل کتابت مین آپسے مدد مانگنے کو آئی ہون تو حضرتؐ نے اوس سے فرمایا کیا تو اپنی بہتری چاہتی ہے اوسنے کہا وہ کیا ہے فرمایا مین تیرا بدل کتابت تیری طرف سے ادا کردیتا ہون اور تجہسے نکاح کرلونگا اوسنے کہا البتہ مینے منظور کیا پہر جب لوگون نے ایک دوسرے سے سنا کہ حضرتؐ نے جویریہ سے نکاح کرلیا ہے تو انہون نے اپنے بندیون کو جو انکے ہاتہ مین تہے چہوڑ دیا اور آزاد کردیا اور کہا کہ یہ حضرتؐ کے سسرال ہین۔ عائشہ رضؓ نے کہا سو ہمنے اوسکی برکت اوسکی قوم پر سب سے زیادہ تر دیکہی کہ اوسکی قوم بنی مصطلق کے بندی سو گہر والون سے زیادہ آزاد ہوے ابوداؤد اسکے راوی ہین اور ملاحہ کے معنے ہین بہت ملاحت اور یہ مبالغہ ہے اور مکاتبت یہ ہے کہ غلام اپنی جان کو اپنے مالک سے خرید لیوے تاکہ کما کر اپنا مول اوسکو ادا کردیوے۔

ابنۃ الجون

(۱) **عن** عائشة رض قالت لما دخلت ابنة الجون على رسول الله صلى الله عليه وسلم

قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ جب جون کی بیٹی حضرتؐ کے پاس آئی تو اُسنے یون کہا کہ مین تمسے خدا کی پناہ چاہتی ہون تو حضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ البتہ تو نے بڑے مالک کی پناہ مانگی اپنے گہر کے لوگون مین جا مل بخاری نسائی اسکے راوی ہین۔ **ف** حضرتؐ نے جب جون کی بیٹی سے نکاح کیا تو کسی بی بی نے اُس سے یون کہا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین تمسے خدا کی پناہ چاہتی ہون تو حضرت تجھسے بہت پیار کرینگے جب حضرت اسکے پاس تشریف لائے تو اُسنے اسیطرح کہا تو حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے گہر جا یہ اشارہ ہے طلاق کا۔

جون کی بیٹی کا ذکر

اُمِّ شریک
ام شریک کا بیان

(۱) **عَنْ** عَائِشَةَ رض اَنَّهَا كَانَتْ مِمَّنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ام شریک اون عورتون مین تہی جنہون نے اپنی جان حضرت کو بخشی نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** ثَابِتٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَنَسٍ رض وَعِنْدَهُ بِنْتٌ لَهُ فَقَالَ اَنَسٌ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَكَ بِيْ حَاجَةٌ فَقَالَتْ بِنْتُ اَنَسٍ مَا اَقَلَّ حَيَاءَهَا وَاسَوْتَاهُ فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ثابت سے روایت ہے کہا کہ مین انسؓ کے پاس بیٹھا تہا اور انکے پاس انکی ایک لڑکی تہی تو انسؓ نے کہا کہ ایک عورت حضرتؐ کے پاس آئی اور اپنے تئین حضرت کے سامنے کیا اور کہا یا حضرت کیا آپکو میری حاجت ہے تو انسؓ کی بیٹی نے کہا کہ وہ کیا بے شرم تہی ہائے افسوس ہمارے افسوس تو انسؓ نے کہا کہ وہ تجھسے بہتر تہی کہ اسنے حضرتؐ کے نکاح کی خواہش کی اور اپنے تئین آپکے پیش کیا بخاری نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** جَابِرٍ رض اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رض جَاءَ يَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ بِبَابِهِ جُلُوْسًا لَمْ يُؤْذَنْ لَهُمْ فَاُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَوَجَدَهُ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاؤُهُ وَهُوَ سَاكِتٌ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاُذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رض لَاَقُوْلَنَّ قَوْلًا اُضْحِكُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ ابْنَةَ خَارِجَةَ تَسْاَلُنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ كُلُّ مَنْ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى تَسْاَلُنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ عُمَرُ رض اِلٰى حَفْصَةَ رض يَجَاُ عُنُقَهَا وَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ رض اِلٰى عَائِشَةَ رض يَجَاُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْاَلْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْاَلُهُ اَبَدًا مَا لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ فَبَدَاَ بِعَائِشَةَ رض فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ مَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ فَقَالَتْ اَفِيْكَ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَاَسْاَلُكَ اَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَاَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ لَكَ قَالَ لَا تَسْاَلُنِي امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا لَمْ يَبْعَثْنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا وَلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا وَمُيَسِّرًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَجَاْتُ عُنُقَ فُلَانٍ اِذَا دَسَسْتَهَا بِرِجْلِكَ وَنَحْوَ ذٰلِكَ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ ابو بکر صدیقؓ آئے حضرتؐ سے اندر آنے کی پروانگی مانگتے تہے تو انہون نے لوگون کو آپکے دروازے پر بیٹھے پایا اونکو پروانگی نہ ملی تہی سو انکو پروانگی ملی وہ اندر گئے اور حضرت کو بیٹھے پایا آپ کی بیبیان آپکے گرد بیٹھی تہین اور آپ چپ تہے پہر عمر فاروقؓ نے پروانگی مانگی انکو بہی پروانگی ملی اور وہ بہی اوسیطرح آکر جب

ہو رہے تو ابو بکرؓ نے کہا کہ البتہ مین ایک بات کہونگا کہ مین اُس سے حضرتؐ کو ہنساؤن گا تو کہا یا حضرت اگر مین دیکہون کہ خارجہ کی بیٹی یعنے میری بی بی مجہسے خرچ مانگے تو مین اوسکی طرف اوٹہہ کہڑا ہون اور اوسکی گردن کو دابون تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور فرمایا میرے گرد والی سب جیسے تو دیکہتا ہے مجہسے زیادہ خرچ مانگتی ہین سو عمرؓ اوٹہہ کر حفصہ (اپنی بیٹی) کی گردن کو دابنے لگے ابو بکرؓ اوٹہہ کر عائشہؓ کی گردن کو دابنے لگے دونون کہتے تہے کیا تم حضرتؐ سے مانگتی ہو جو آپکے پاس نہین تو انہون نے کہا کہ قسم اللہ کی ہم حضرتؐ سے کبہی نہین مانگینگی جو آپکے پاس نہو پہر ایک مہینا حضرتؐ اُن سے الگ ہوئے پہر یہ آیت اتری اے نبی کہدے اپنی بیبیون سے یہانتک کہ اجراً عظیماً تک پڑہی کہا سو حضرتؐ اول عائشہ رضہ سے شروع ہوئے سو فرمایا مین چاہتا ہون کہ ایک بات تجہسے کہون سو تجکو اوسکے جواب مین جلدی کرنا مناسب نہین بدون اپنے مان باپکے صلاح لئے عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا ہے تو آپنے اسکو آیت پڑہہ سنائی تو عائشہ نے کہا یا رسول اللہ کیا مین آپکے حق مین اپنے مان باپ سے مشورہ لون یعنے آپمین مان باپ کی صلاح کی کچہ حاجت نہین بلکہ مین نے اللہ اور رسول کو اور آخرت کو اختیار کیا اور مین آپسے سوال کرتی ہون کہ میری بات اپنی کسی بی بی سے نہ کہین حضرتؐ نے فرمایا جو بی بی مجہسے پوچہے گی مین اوسکو خبر کر دونگا خدا نے مجکو نہین بہیجا ہے تنگ کرنیوالا اور سختی کرنے والا و لیکن مجکو بہیجا ہے سکہانے والا اور آسانی کرنیوالا یعنے میرا کام تو یہی ہے کہ مین آسانی کرون اور سکہلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجہسے پوچہے گی سو عائشہؓ نے قبول کیا ہے تو مین بتلا دونگا تاکہ وہ بہی قبول کریوے مسلم اسکے راوی ہین کہتے ہین وَجَاَدَتْ عُنُقَ فُلَانٍ جبکہ تو اوسکی گردن یا دن وغیرہ سے دبا وے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْحَثِّ عَلَی النِّکَاحِ وَالتَّرْغِیْبِ فِیْهِ

دوسری فصل نکاح کی ترغیب کے بیان مین۔

(۱) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رضہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَصَبْتُ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَاِنَّهَا لَا تَلِدُ اَفَاَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِیَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا حضرت مینے ایک عورت عمدہ ذات والی خوبصورت پائی ہے لیکن وہ اولاد جنتی نہین یعنے بانجہ ہے کیا مین اُس سے نکاح کرون حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پہر وہ دوسری بار حضرتؐ کے پاس آیا حضرتؐ نے اوسکو منع کیا پہر وہ تیسری بار آپکے پاس آیا تو آپنے فرمایا کہ نکاح کرو اُن عورتون سے جو بہت دوستی کرنے والی بہت جننے والی ہون اسواسطے کہ مین تمہاری کثرت کے سبب سے اور امتون پر فخر کرونگا ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنے بچہ جننے والی عورت سے نکاح کیا کرو بانجہ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا فائدہ اٹہانے کی چیز ہے اور دنیا کی بہتر پونجی اور نفع اٹہانے کی چیز نیک عورت ہے مسلم نسائی اسکے راوی ہین **ف** نیک عورت اسواسطے بہتر ہے کہ خدا و رسول کا حکم مانتی ہے اپنے خاوند کی تابعداری کرتی ہے اسکی خلاف مرضی نہین کرتی تو مرد کی زندگی بخوبی بسر ہوتی ہے اور اگر عورت بد ہو تو مرد کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے **ف**

یہ جو فرمایا دنیا فائدہ اٹھانے کی چیز ہے یعنی تہوڑا نفع اوٹہانے کی چیز ہے اور اسکا فائدہ عنقریب دور ہونیوالا ہے

(۳) وَعَنْ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِسْکِیْنٌ مِسْکِیْنٌ رَجُلٌ لَیْسَتْ لَہٗ اِمْرَاَۃٌ قَالُوْا وَاِنْ کَانَ کَثِیْرَ الْمَالِ قَالَ وَاِنْ کَانَ کَثِیْرَ الْمَالِ مِسْکِیْنَۃٌ مِسْکِیْنَۃٌ اِمْرَاَۃٌ لَا زَوْجَ لَہَا قَالُوْا وَاِنْ کَانَتْ کَثِیْرَۃَ الْمَالِ قَالَ وَاِنْ کَانَتْ کَثِیْرَۃَ الْمَالِ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ **ترجمہ** ابی بن نجیح رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج ہے محتاج ہے وہ مرد جسکی عورت نہو لوگون نے کہا اگرچہ بہت مالدار ہو فرمایا اگرچہ بہت مالدار ہو فرمایا مسکین ہے مسکین ہے وہ عورت جسکا خاوند نہو۔ لوگون نے کہا اگرچہ بہت مالدار ہو فرمایا اگرچہ بہت مالدار ہو زرین اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ لِاَرْبَعٍ خِصَالٍ لِمَالِہَا وَلِحَسَبِہَا وَلِجَمَالِہَا وَلِدِیْنِہَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ حَسَبُ الْاِنْسَانِ مَا یَعُدُّ مِنْ مَفَاخِرِ اٰبَائِہٖ وَقِیْلَ ہُوَ شَرَفُ النَّفْسِ وَفَضْلُہَا وَقَوْلُہٗ تَرِبَتْ یَدَاکَ اَیِ الْتَصَقَتْ بِالتُّرَابِ مِنَ الْفَقْرِ وَہٰذَا الدُّعَاءُ وَاَمْثَالُہٗ کَانَ یَرِدُ مِنَ الْعَرَبِ بِغَیْرِ قَصْدِ الدُّعَاءِ بَلْ فِیْ مَعْرِضِ الْمُبَالَغَۃِ فِی التَّحْرِیْضِ عَلَی الشَّیْءِ وَالتَّعَجُّبِ مِنْہُ وَنَحْوِ ذٰلِکَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہے عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکی ذات کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اسکے دین کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتہون مین خاک اگر تو نے دیندار کو چہوڑا ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین حسب نسب آدمی کی وہ چیز ہے جو باپ داون کے فخر سے گنی جاوے اور بعض نے کہا کہ وہ شرافت اور بزرگی نفس کی ہے اور مراد خاک آلودہ ہونے سے محتاجی اور فقر ہے اور یہ لفظ عرب کی زبان مین بلا قصد جاری ہوتا ہے اور اس سے بد دعا مقصود نہین ہوتی بلکہ مراد مبالغہ ہوتا ہے کسی چیز کے رغبت دلانے مین یا تعجب وغیرہ۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَیِّبًا فَقَالَ ہَلَّا بِکْرًا تُلَاعِبُہَا وَتُلَاعِبُکَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ کہا کہ جب مینے نکاح کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو نے نکاح کیا ہے مین نے کہا نکاح کیا شوہر دیدہ عورت سے فرمایا تو نے کوری عورت سے نکاح کیون نہ کیا کہ تو اس سے کہیلتا اور وہ تجھسے کہیلتی پانچون اسکے راوی ہین

(۶) وَعَنْہُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مِنِ امْرَاَۃٍ مَا یُعْجِبُہٗ فَلْیَاْتِ اَہْلَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت مین پہر جاتی ہے سو جب کوئی کسی عورت سے ایسی چیز دیکھے جو اوسکو خوش لگے تو چاہئے کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اسواسطے کہ یہ جماع کرنا اوسکے دل کے خطرہ کو دور کردیگا مسلم ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین **ف** عورت کو شیطان کی صورت اسواسطے فرمایا کہ وہ شیطان کی طرح مرد کو بہکاتی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْخِطْبَۃِ وَالْخُطْبَۃِ وَالنَّظَرِ

تیسری فصل پیغام نکاح اور خطبہ اور دیکھنے کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ اَوْ یَاْذَنَ لَهٗ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ مَالِكٍ وَالنَّسَائِیِّ وَالْبَاقُوْنَ بِمَعْنَاهُ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہا منع فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نکاح کا پیغام کرے کوئی مرد اپنے بہائی کے پیغام پر یہانتک کہ پہلا پیغام کرنے والا چہوڑ دے یا اسکو اذن دے چہون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ مالک اور نسائی کے ہین اور باقی اماموں نے اسکے معنے روایت کیے ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے ہمکو حاجت کا خطبہ سکہایا یعنے نکاح وغیرہ مین ان الحمد للہ سے عظیما تک یعنے مقرر سب تعریف واسطے اللہ کے ہے ہم اُس سے مدد مانگتے ہین اور اوسی سے بخشش چاہتے ہین اور ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین اپنے نفسون کی بدی سے اور اپنے بد عملون سے جسکو اللہ راہ دکہاوے اوسکو کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو وہ گمراہ کرے اوسکو کوئی راہ دکہلانے والا نہین اور مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کوئی لائق بندگی کے نہین اور جسکو وہ گمراہ کرے اوسکو کوئی راہ دکہانے والا نہین اور مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک محمد اسکے بندے ہین اور رسول ہین اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے جسکے نام سے تم آپس مین سوال کرتے ہو اور بچو قطع رحمی سے بیشک اللہ ہے تم پر نگہبان اے ایمان والو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا اور نہ مرو مگر اس حال مین کہ تم مسلمان ہو اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط خدا تمہارے عملون کو سنواریگا اور تمہارے گناہ بخشے کا جسنے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی اوسنے پائی بڑی مراد۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَیْسَ فِیْهَا تَشَهُّدٌ فَهِیَ كَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابو ہریرۃ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس خطبے مین حمد و ثنا نہو وہ کٹے ہاتہ کی طرح ہے ترمذی اسکے راوی ہین **ف** جذماء سے مراد با جذام ہے یعنے جس خطبے مین خدا کی حمد اور ثنا نہو اوسمین کچہ فائدہ نہین۔

(۴) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ قَالَ خَطَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمَامَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رض فَاَنْكَحَنِیْ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّتَشَهَّدَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** بنی سلیم کے ایک مرد سے روایت ہے کہ مین نے حضرت کی طرف امامہ بنت عبد المطلب کے نکاح کا پیغام کیا تو حضرت نے مجہسے اوسکا نکاح کر دیا بغیر خطبہ اور حمد و ثنا کے ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ جابر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب احدكم المرأة فان استطاع ان ينظر منها الى ما يدعوه الى نكاحها فليفعل اخرجه ابو داود **ترجمہ** جابر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام کرے پہر اگر وہ اسکا ہاتہ منہ دیکہہ سکے جو اسکو اسکے نکاح کا باعث ہو تو چاہئے کہ اسکو دیکہہ لیوے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ ابی ھریرۃ رض قال تزوج رجل امرأۃ من الانصار فقال له النبی صلى الله عليه وسلم انظرت اليها قال لا قال فاذهب فانظر اليها فان فی اعين الانصار شيئا اخرجه مسلم والنسائی **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک مردنے ایک انصاری عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو حضرت نے اوسکو فرمایا کیا تونے اوسکو دیکہہ لیا ہی اُسنے کہا نہین فرمایا جا اسکو دیکہہ لے اسواسطے کہ انصاریون کی آنکہہ مین کچہ عیب ہے مسلم نسائی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ المغيرۃ رض انه خطب امرأۃ فقال له النبی صلى الله عليه وسلم انظر اليها فانه احرى ان يؤدم بينكما اخرجه الترمذی والنسائی احرى اى اجدر ان يؤدم اى يجمع بينكما وتتفقا على ما فيه صلاح امركما **ترجمہ** مغیرہ رض سے روایت ہے کہ اسنے ایک عورت کو نکاح کا پیغام کیا تو حضرت نے اوسکو فرمایا کہ اوسکو دیکہہ لے کہ وہ قریب تر ہے کہ تمہارے درمیان الفت ڈالے ترمذی نسائی اسکے راوی ہین۔ حرے یعنی لائق تر ان یودم یعنے تمکو جمع کرے اور دونون اسی بات پر متفق ہون جسمین دونون کی بہتری ہو۔

الفصل الرابع فی آداب النکاح

چوتہی فصل آداب نکاح کے بیان مین

(۱) عَنْ عائشۃ رض قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلنوا هذا النكاح واجعلوه فی المساجد واضربوا عليه بالدفوف اخرجه الترمذی **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ اس نکاح کو ظاہر و مشہور کرو۔ اور کرو اسکو مسجدون مین پڑہواو اسپر دف بجاؤ۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْها رض قالت زففنا امرأۃ الى رجل من الانصار فقال النبی صلى الله عليه وسلم يا عائشة اما كان معكم لهو فان الانصار يعجبهم اللهو اخرجه البخاری **ترجمہ** اور عائشہ رض سے روایت ہے کہا کہ ہمنے ایک عورت کو آراستہ کرکے ایک انصاری مرد کے پاس بہیجا یعنے بعد نکاح کے تو حضرت نے فرمایا اے عائشہ کیا تمہارے پاس کہیل نہ تہی اسواسطے کہ انصاریون کو کہیل پسند ہے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ محمد بن خاطب الجمحی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فصل ما بين الحلال والحرام الدف والصوت اخرجه الترمذی **ترجمہ** محمد بن خاطب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال اور حرام کے درمیان فرق دف اور آواز ہے ترمذی۔ اور نسائی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے نسائی نے نکاح مین۔

(۴) وَعَنْ عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تزوج احدكم امرأۃ او اشترى خادما فليقل اللهم انی اسألك خيرها وخير ما جبلتها عليه واعوذ بك من شرها وشر ما جبلتها عليه واذا اشترى بعيرا فليأخذ بذروۃ سنامه وليقل مثل ذلك اخرجه ابو داود۔

ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونے اپنے باپ اونے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو چاہیئے کہ کہے یعنے یہ دعا کرے کرے آلہی مین تجھسے مانگتا ہون بہتری اوسکی اور بہتری اُس چیز کی جسپر تونے اوسکو پیدا کیا اور مین۔ تیری پناہ مانگتا ہون اوسکی بدی سے اور بدی اس چیز کی سے جسپر تونے اوسکو پیدا کیا اور اگر اونٹ خریدے تو چاہیئے کہ اوسکے کوہان کی چوٹی پکڑے اور چاہیئے کہ اسیطرح کہے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) **وَعَن** زَیدِ بنِ اَسلَمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُکُمُ المَرأَۃَ اَوِ اشتَرٰی خَادِمًا فَلیَاخُذ بِنَاصِیَتِھَا وَلیَدعُ بِالبَرَکَۃِ وَاِذَا اشتَرٰی البَعِیرَ فَلیَاخُذ بِذِروَۃِ سَنَامِہٖ وَلیَستَعِذ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ اَخرَجَہٗ مَالِکٌ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو چاہیئے کہ اسکی پیشانی پکڑے اور برکت کی دعا کرے اور جب کوئی اونٹ خریدے تو چاہیئے کہ اسکے کوہان کی چوٹی پکڑلے اور چاہیئے کہ خدا کی پناہ مانگے شیطان مردود سے مالک اسکے راوی ہین۔

(۶) **وَعَن** اَبِی ھُرَیرَۃَ رض قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَّأَ الاِنسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیکَ وَجَمَعَ بَینَکُمَا فِی خَیرٍ اَخرَجَہٗ اَبُودَاؤدَ وَالتِّرمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ جب کوئی شخص خوش گذران ہوتا جب نکاح کرتا تو فرماتے خدا تیرے واسطے برکت کرے اور تجہپر برکت کرے اور تم دونون کو خیر مین جمع کرے ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) **وَعَن** الحَسَنِ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِیلُ بنُ اَبِی طَالِبٍ رض اِمرَأَۃً مِن بَنِی جُشَمٍ فَقَالُوا بِالرِّفَاءِ وَالبَنِینَ فَقَالَ قُولُوا کَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بَارَکَ اللّٰہُ فِیکُم وَبَارَکَ لَکُم اَخرَجَہُ النَّسَائِیُّ اَلرِّفَاءُ المُوَافَقَۃُ وَحُسنُ المُعَاشَرَۃِ وَاِنَّمَا نَھٰی عَنہُ لِاَنَّہٗ کَانَ مِن شِعَارِ الجَاھِلِیَّۃِ **ترجمہ** حسن سے روایت ہے کہ عقیل بن ابی طالب نے قبیلہ بنی جشم کی ایک عورت سے نکاح کیا تو لوگون نے کہا کہ تو خوش گذران رہے اور تیرے بیٹے ہون تو عقیل نے کہا تم کہو جیسے حضرت نے فرمایا کہ خدا تم مین برکت کرے اور تمہارے واسطے برکت کرے نسائی اسکے راوی ہین رفا کے معنے ہین موافقت اور اچھی گذران اور اس سے منع اسواسطے کیا کہ یہ کفر کی رسم تہی

(۸) **وَعَن** عَائِشَۃَ رض قَالَت تَزَوَّجَنِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی شَوَّالٍ وَدَخَلَ بِی فِی شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَائِہٖ کَانَ اَحظٰی عِندَہٗ مِنِّی وَکَانَت تَستَحِبُّ اَن یُدخِلَ نِسَاءَھَا فِی شَوَّالٍ اَخرَجَہٗ مُسلِمٌ وَالتِّرمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہسے نکاح کیا شوال کے مہینے مین اور خلوت کی مجہسے شوال مین سو کوئی بی بی حضرت کے نزدیک مجہسے زیادہ تر محبوب نہ تہی اور عائشہ مستحب جانتی تہین کہ انکے قوم کی عورتین شوال مین گہر مین لائی جاوین مسلم ترمذی نسائی اسکے راوی ہین۔

(۹) **وَعَن** ابنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَمَا لَو اَنَّ اَحَدَکُم اِذَا اَرَادَ اَن یَاتِیَ اَھلَہٗ قَالَ بِسمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبنَا الشَّیطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیطَانَ مَا رَزَقتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَینَھُمَا فِی ذٰلِکَ وَلَدٌ لَم یَضُرَّہُ الشَّیطَانُ اَبَدًا اَخرَجَہُ الخَمسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو اگر تم مین سے کوئی جب اپنی بی بی سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑہے بسم اللہ سے ما رزقتنا تک یعنے شروع اللہ کے نام لیکے آلہی بچا رکھہ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد

کو پہر اگر مرد اور عورت کے درمیان اوس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو شیطان اوسکو کبہی ضرر نہ پہونچا سکے گا پانچون اسکے راوی ہین سوائے نسائی کے **ف** معلوم ہوا کہ صحبت داری سے غرض اولاد رکہے صرف شہوت رانی ہی مقصود نہو اور سنت ہے کہ اس دعا کو اوسوقت پڑہ لیا کرے اگر اولاد ہوگی تو بابرکت ہوگی

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ اَرْکَانِ النِّکَاحِ وَفِیْهِ فَصْلَانِ

دوسرا باب ارکان نکاح کے بیان مین اوسمین دو فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْعَقْدِ

پہلی فصل عقد کرنے کے بیان مین

(۱) **عَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ کُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِیْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِکَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَسْتَمْتِعَ فَکَانَ اَحَدُنَا یَنْکِحُ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰی اَجَلٍ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا کہ ہم حضرت کے ہمراہ جہاد کیا کرتے تہے تو ہمنے کہا کیا ہم خصی نہ ہوجائین تو حضرت نے ہمکو اس سے منع کیا پہر ہمکو رخصت دی متعہ کرنے کی تو ہم مین سے کوئی نکاح کرتا تہا عورت سے کپڑے پر مدت معین تک شیخین اسکے راوی ہین کپڑے پر یعنی کپڑا مہر ٹہرا۔

(۲) **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ رض قَالَ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِی الْمُتْعَةِ ثُمَّ نَهٰی عَنْهَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ اوطاس کے دن نکاح متعہ کی رخصت دی پہر اوس سے منع کیا شیخین اسکے راوی ہین **ف** نکاح متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے کچہ چیز مہر دیکر اور مدت ٹہرا لیوے کہ مثلاً ایک مہینا یا ایک سال تک تیرے پاس رہونگا سو اسطرح کا نکاح ابتدا اسلام مین بعض حملون مین ایک دو بار ضرورت کے واسطے مباح ہوا تہا پہر قیامت تک ہمیشہ کو حرام ہوگیا۔ اب ایسا نکاح کرنا حرام ہے اور زنا ہے

(۳) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا کَانَتِ الْمُتْعَةُ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ کَانَ الرَّجُلُ یَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَیْسَ لَهٗ فِیْهَا مَعْرِفَةٌ فَیَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ بِقَدْرِ مَا یَرٰی اَنَّهٗ یُقِیْمُ فَتَحْفَظُ لَهٗ مَتَاعَهٗ وَتُصْلِحُ لَهٗ شَانَهٗ حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَةُ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَکُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ نکاح متعہ اول اسلام مین مباح تہا کہ کوئی مرد کسی شہر مین جاتا تہا جسمین اوسکی کوئی پہچان نہوتی تہی سو وہ کسی عورت سے نکاح کرلیتا تہا جتنے دنون جانتا کہ مین ٹہیرونگا سو وہ اسکے اسباب کو نگاہ رکہتی اور اوسکے حال کو سنوارتی یہانتک کہ یہ آیت اتری کہ اپنی بیویون اور لونڈیون کے سوائے اور کسی سے صحبت کرنا جائز نہین تو ابن عباس نے کہا کہ جو فرج ان دونو کے سوائے ہے سو حرام ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ اَنَّ عَلِیًّا رض قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاؤدَ **ترجمہ** محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ علی مرتضے نے ابن عباس سے فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن نکاح متعہ سے اور گہر کے پلے ہوئے گدہون کے گوشت سے منع فرمایا ہے چہون اسکے راوی ہین سوائے ابو داؤد کے۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيْقِ الْاَيَّامَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ رض حَتّٰى نَهٰى عَنْهُ عُمَرُ رض فِيْ شَاْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رض اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہا کہ ہم حضرت کے زمانے اور ابو بکر کے زمانے مین چند روز تک نکاح متعہ کیا کرتے تہے ایک مٹہی کہجور اور آٹے پر یہانتک کہ عمر رض نے اوس سے منع کیا عمرو بن حریث کے مقدمے مین مسلم اسکے راوی ہین

(۶) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ وَهُوَ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ اِبْنَتَهٗ اَوْ اُخْتَهٗ مِنَ الرَّجُلِ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهٗ اِبْنَتَهٗ اَوْ اُخْتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے نکاح شغار سے اور وہ یہ ہے کہ مرد اپنی بیٹی یا بہن کسی مرد کو نکاح کر دے اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن اوسکو نکاح کر دے اور انکے درمیان کچہ مہر نہو چہون اسکے راوی ہین **ف** لیکن اگر مہر معین ہو تو جائز ہے۔

(۷) وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رض اِنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ اِبْنَتَهٗ اَوْ وَلِيَّتَهٗ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحٌ اٰخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا اَرْسِلِيْ اِلٰى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِيْ مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِيْ تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ اَصَابَهَا زَوْجُهَا اِذَا اَحَبَّ وَاِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِيْ نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ يُسَمّٰى نِكَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ وَنِكَاحٌ اٰخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ كُلُّهُمْ يُصِيْبُوْنَهَا فَاِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ لَيَالٍ بَعْدَ اَنْ تَضَعَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ اَنْ يَمْتَنِعَ حَتّٰى يَجْتَمِعُوْا عِنْدَهَا فَتَقُوْلُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ تُلْحِقُهٗ بِمَنْ اَحَبَّتْ فَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَمْتَنِعَ وَنِكَاحٌ اٰخَرُ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيْرُ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ فَلَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلٰى اَبْوَابِهِنَّ الرَّايَاتِ فَمَنْ اَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَاِذَا حَمَلَتْ اِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جَمَعُوْا لَهَا وَدَعَوْا لَهَا الْقَافَةَ فَاَلْحَقُوْا وَلَدَهَا بِالَّذِيْ يَرَوْنَ فَالْتَاطَ بِهٖ وَدُعِيَ ابْنَهٗ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهُ فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهٗ اِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ الْاِسْتِبْضَاعُ طَلَبُ الْمَرْاَةِ نِكَاحَ الرَّجُلِ لِتَنَالَ مِنْهُ الْوَلَدَ وَالْبَغَايَا الزَّوَانِيْ وَالْقَافَةُ الَّذِيْنَ يَتَشَبَّهُوْنَ بَيْنَ النَّاسِ فَيُلْحِقُوْنَ الْوَلَدَ بِالشَّبَهِ وَالْتَاطَ بِهٖ اَيِ الْصَقَهٗ بِنَفْسِهٖ وَجَعَلَهٗ وَلَدَهٗ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے کہا کہ عائشہ رض نے مجکو خبر دی کہ کفر کے وقت مین نکاح چار طرح پر ہوا کرتا تہا اونمین سے ایک قسم تو یہ نکاح ہے جو آج لوگ کرتے ہین کہ ایک مرد دوسرے مرد کو اوسکی بیٹی یا بہن وغیرہ کے نکاح کا پیغام کرتا ہے سو اوسکو مہر دیتا پہر اوس سے نکاح کرتا۔ اور ایک قسم نکاح یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے کہتا جبکہ وہ حیض سے پاک ہوتی کہ فلانے کو بلا بہیج اور اوس سے صحبت کروا۔ پہر اوسکا خاوند اوس سے الگ رہتا اوس سے صحبت نہ کرتا تہا یہانتک کہ ظاہر ہوتا حمل اوسکا اوس مرد سے جس سے وہ صحبت کرانا چاہتی اور جب اوس مرد سے اوسکا حمل ظاہر ہو جاتا تو پہر اسکا خاوند اوس سے صحبت کرتا جب چاہتا اور یہ نکاح تو صرف نجابت اولاد کے واسطے کیا جاتا تہا تاکہ اولاد شریف خاندان سے ہو اور ایک نکاح یہ تہا کہ دس سے کم آدمی جمع ہوتے پہر وہ سب ایک عورت سے صحبت کرتے پہر جب وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی اور جننے کے بعد چند راتین گذرتین تو وہ ان سب کو بلا بہیجتی تو اون مین سے کوئی مرد باز نہ رہ سکتا تہا

یہانتک کہ سب اوسکے پاس جمع ہوتے تو وہ اُن سے کہتی کہ البتہ تم اپنا کام جانتے ہو جو تمنے کیا تھا اور البتہ مین نے بچہ جنا ہے سو وہ تیرا بیٹا ہے اے فلانے جسکے ساتھ چاہتی اوسکو بلاتی سو وہ کچہ عذر نہ کرسکتا تھا اور ایک اور چوتہا نکاح یہ ہے کہ بہت لوگ جمع ہوتے اور ایک عورت پر داخل ہوتے سو جو اوس پاس آتا کسی کو نہ روکتی اور وہ جو حرام کار عورتین تہین اپنے دروازون پر نشان کہڑے کرتی تہین جو چاہتا اونپر داخل ہوتا پہر ان مین سے جب کوئی حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی تو سب اوسکے پاس جمع ہوتے اور قیافہ دان کو بلاتے پہر جسکے ساتہ مناسب دیکہتے اوسکا لڑکا ملاتے تو وہ اوسکو اپنے ساتہ لیتا اور اسکا بیٹا بلایا جاتا اُس سے ہٹ نہ سکتا پہر جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے تو کفر کے زمانے کے سب نکاح موقوف کئے گئے مگر جو نکاح کہ اسوقت لوگ کرتے ہین ثابت رہا بخاری ابو داؤد اسکے راوی ہین استبضاع کے معنے ہین کہ عورت مرد سے نکاح کرنا چاہے تاکہ اوس سے اولاد پاوے اور بغایا حرام کار عورتین ہین اور قافہ وہ لوگ ہین جو ایک کو دوسرے کی شکل ٹہراتے ہین اور ہم شکل ہونے سے بچے کو اسکے ساتہ ملاتے ہین اور التاطہ یعنی اسکو اپنے ساتہ ملا لیتا اور اوسکو اپنی اولاد ٹہیراتا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْاَوْلِیَاءِ وَالشُّهُوْدِ

دوسری فصل ولیون اور گواہون کے بیان مین۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَأَةٍ نُکِحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا فَاِنَّ نِکَاحَهَا بَاطِلٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَالْمُرَادُ بِالْاِشْتِجَارِ هٰهُنَا الْمَنْعُ مِنَ الْعَقْدِ دُوْنَ الْمُشَاحَّةِ فِی السَّبْقِ اِلَیْهِ **ترجمہ** عائشہ رضی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت نکاح کرے بدون اذن اپنے ولی کے تو بیشک اوسکا نکاح باطل ہے یہ تین بار فرمایا اور اگر وہ اُس سے صحبت کرلے تو اسکے واسطے مہر ہے بسبب اوسکے کہ اسنے اوسکی فرج کو حلال کیا اور اگر اوسکے ولی جہگڑا کرین تو بادشاہ ولی ہے اسکا جسکا کوئی ولی نہین یعنے جہگڑا کرنے کے وقت ولایت کالعدم ہو جاتی ہے ابو داؤد ونسائی اسکے راوی ہین۔ اور انکی ایک روایت مین ابو موسے سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین صحیح ہے نکاح مگر ولی کی اجازت سے اور مراد جہگڑا کرنے سے یہان مطلق نکاح سے منع کرنا ہے بدون اعتراض کرنیکے پیشدستی مین۔

(۲) وَعَنْ سَمُرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِیَّانِ فَهِیَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَاَیُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَیْعًا مِنْ رَجُلَیْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** سمرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت کو دو ولی نکاح کردین تو وہ اون مین سے پہلے خاوند کی ہوئی یعنے صرف پہلے کا نکاح صحیح ہوگا اور جو شخص دو آدمیون کے ہاتہ کچہ چیز بیچے تو وہ چیز اوسکی ہوئی جسکے ہاتہ پہلے بیچی اصحاب سنن اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ فَهُوَ عَاهِرٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** جابر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلام بدون اذن اپنے مالکون کے نکاح کرے وہ زانی ہے ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا

وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنی جان کی خود مختار ہے بہ نسبت اپنے والی کے یعنے والی کو اوسپر جبر نہیں پہونچتا نکاح مین اور کواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اسکا چپ رہنا ہی اجازت ہے چھیون اسکے راوی ہین بغیر بخاری کے

(۵) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نہ کیا جاوے شوہر دیدہ عورت کا جب تک اُس سے حکم نہ لیا جاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جب تک اوسکا اذن نہ لیا جاوے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کواری کا اذن کسطرح ہے یعنے وہ شرم سے کیون بتاوے گی فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہے پانچون اسکے راوی ہین **ف** یعنے کنواری کو یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ صاف اجازت دے تو بہتر ہے نہین اوسکا چپ رہنا ہی اجازت ہے لیکن اگر شوہر دیدہ عورت ہو تو ضرور ہے کہ اسکا صریح حکم لیوے امام اعظم کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہے مطلق اور جوان عورت خود مختار ہے اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ مطلق المختار ہے اور کنواری مطلق غیر مختار ہے اوسکا اختیار ولی کو ہے۔

(۶) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ ایک کواری لڑکی نے حضرتؐ کے پاس ذکر کیا کہ اوسکے باپنے اوسکا جبرا نکاح کر دیا ہے اور حالانکہ وہ ناراض تہی تو حضرت نے اوسکو اختیار دیدیا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۷) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض اَنَّ فَتَاةً قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِي زَوَّجَنِي مِنِ ابْنِ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ بِي خَسِيْسَتَهُ وَاَنَا كَارِهَةٌ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْهَا فَجَاءَ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِي وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اُعْلِمَ النِّسَاءَ اَنْ لَيْسَ لِلْآبَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ لِيَرْفَعَ بِي خَسِيْسَتَهُ الْخَسَاسَةُ الدَّنَاءَةُ وَالْخَسِيْسَةُ الْحَالَةُ الَّتِي يَكُوْنُ عَلَيْهَا الْخَسِيْسُ وَهُوَ الدَّنِيُّ اَيْ لِيَرْفَعَهُ بِي **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایک جوان عورت نے حضرت سے کہا کہ میرے باپنے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا ہے تاکہ میرے سبب سے اوسکی خست کو بلند کرے یعنی وہ رذیل ہے چاہتا ہے کہ اوسکو میرے سبب سے شریف بناوے اور مین ناراض ہون تو حضرت نے اسکے باپ کو بلا بھیجا وہ آیا تو حضرت نے عورت کو مختار ٹھیرایا پھر اُسنے کہا یا رسول اللہ مینے اپنے باپ کا نکاح جائز رکہا لیکن مین نے چاہا تھا کہ عورتین معلوم کرلین کہ باپون کا عورتون پر کچھ اختیار نہین نسائی اسکے راوی ہین خساست کے معنی ہین کمینگی اور خسیست وہ حالت ہے جسپر خسیس ہو اور وہ نیچے قوم ہوتا ہے۔ یعنے وہ نیچ ہے چاہتا ہے کہ اوسکو اونچا کرے۔

(۸) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمِرُوا النِّسَاءَ فِي بَنَاتِهِنَّ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْاَمْرُ مَحْمُوْلٌ لِلْاِسْتِحْبَابِ **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلاح لو عورتون سے اُنکی بیٹیون کے حق مین ابو داؤد اسکے راوی ہین اور یہ امر استحباب کے واسطے ہے۔

اَلْكَفَاءَةُ ـ کفو کا بیان

(۱) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا

تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض اخرجہ الترمذی **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمکو نکاح کا پیغام کرے جسکا دین اور خو تمکو پسند ہو تو اپنی بہن بیٹی اوسکو نکاح کرو اگر نہ کروگے تو زمین میں بڑا فتنہ فساد ہوگا ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** یعنے اسواسطے کہ اگر تم محض حسب نسب اور مال تلاش کروگے تو بہت سے عورتیں بے نکاح رہ جائینگی پھر زنا بہت ہوگا اور فتنہ فساد واقع ہوگا۔

(۲) **وعنہ** رض قال حجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو ہند فی الیافوخ فقال یا بنی بیاضۃ انکحوا ابا ہند وانکحوا الیہ وان کان فی شیء مما تداوون بہ خیر فالحجامۃ اخرجہ ابوداود **ترجمہ** اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ پچھنے لگائے حضرت کو ابو ہند نے درمیان سر کے پھر میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ اے بیاضہ کی اولاد نکاح کردو ابو ہند کو اور نکاح کرو طرف اوسکی اور اگر کسی چیز میں جس سے تم دوا کیتے ہو بہتری ہے تو سنگی کھچوانے میں ہے ابو داود اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وعن** بریدۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احساب اہل الدنیا الذین یذہبون الیہ المال اخرجہ النسائی **ترجمہ** بریدہ رض سے روایت ہے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا داروں کے ذات جسکی طرف وہ جاتے ہیں مال ہے نسائی اسکے راوی ہیں یعنے اور مال کی حسب نسب کا کچھ اعتبار نہین۔

(۴) **وعن** عائشۃ رض ان ابا حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ بن عبد شمس رض وکان ممن شہد بدرا تبنی سالما وانکحہ ابنۃ اخیہ ہند بنت الولید بن ربیعۃ وہو مولی لامرأۃ من الانصار کما تبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیدا رض وکان من تبنی رجلا فی الجاہلیۃ دعاہ الناس الیہ وورث من میراثہ حتی انزل اللہ سبحانہ وتعالی ادعوہم لآبائہم اخرجہ البخاری والنسائی **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ بن ربیعہ نے اور وہ صحابی بدریوں سے ہے سالم کو متبنے یعنے منہ بولا بیٹا بنایا اور اپنے بھائی کی بیٹی ہندا اس سے نکاح کردی اور سالم ایک انصاری عورت کا غلام آزاد تھا جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زید کو متبنے بنایا تھا اور کفر کے وقت دستور تھا کہ جو کسی کو متبنے بناتا لوگ اوسکو اوسکا بیٹا کہتے تھے اور وہ اوسکی میراث کا وارث ہوتا تھا یہانتک کہ یہ آیت اتری کہ انکو انکے باپوں کے نام سے پکارو بخاری نسائی اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنے تو اس آیت سے متبنے کا وارث ہونا موقوف ہوا۔

(۵) **وعن** ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح الزانی المجلود الا مثلہ اخرجہ ابوداود **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح نہ کرے زانی حد مارا ہوا مگر آپ جیسے سے ابو داود اسکے راوی ہین **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ شرافت خاندانی کا کچھ اعتبار نہین بلکہ کفو دینی کا اعتبار ہے جو شخص دیندار پرہیزگار ہو اوس سے نکاح کرنا جائز ہے خواہ قوم کا کیسا ہی نیچ ہو۔

الباب الثالث فی موانع النکاح وفیہ فصلان

تیسرا باب نکاح منع کرنے والی چیزوں کے بیان مین اور اسمین دو فصل ہین

الفصل الاول فی الحرمۃ المؤبدۃ

پہلی فصل دائمی حرمت کے بیان مین

(۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ الْآيَةَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ سات عورتین نسب سے حرام ہین اور سات عورتین سسرال سے حرام ہین پہر یہ آیت پڑہی حرام کی گئین تم پر مائین تمہاری آخر آیت تک بخاری اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَنْكِحَ اُمَّهَا دَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ اُسنے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے صحبت کیے تو اُسکو اُس عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا حلال نہین اور اگر اُس سے صحبت نہ کی ہو تو چاہیے کہ اوسکی بیٹی سے نکاح کرلے اور جو مرد کسی عورت سے نکاح کرے تو اوسکو اُسکی ماں سے نکاح کرنا حلال نہین خواہ اسکے ساتہ صحبت کی ہو یا نہ کی ہو ترمذی اسکے راوی ہین

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیوی کی ماں یعنے ساس مطلق نکاح کرنے سے حرام ہو جاتی ہے خواہ بی بی سے صحبت کرے یا نہ کرے اگر اپنی عورت کو صحبت سے پہلے طلاق دیدے تو بہی اوسکو اوسکی ماں سے نکاح کرنا حلال نہین۔

(۳) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا تُحَرَّمُ اُمَّهَاتُ النِّسَاءِ اِلَّا بِانْضِمَامِ الْوَطْئِ اِلَى الْعَقْدِ فِي الْاِبْنَةِ وَلَا تُحَرَّمُ الْاِبْنَةُ اِلَّا بِالدُّخُوْلِ [illegible] اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** علی مرتضےٰؓ سے روایت ہے کہ حرام نہین ہوتین مائین عورتون کی مگر ساتہ جوڑنے صحبت کے ساتہ عقد نکاح کے بیٹی مین یعنے جب کسی عورت سے نکاح کرے تو جب تک اُس سے صحبت نہ کرے تب تک اُس عورت کی ماں اوسپر حرام نہین ہوتی اور نہین حرام ہوتی بیٹی مگر ساتہ صحبت کرنے کے اوسکی ماں سے ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** یہ قول حضرت علیؓ کا جمہور صحابہ کے مخالف ہے۔

الرضاع

دودہ پینے کا بیان

(۱) عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** علی مرتضےٰ رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر اللہ نے حرام کی ہے دودہ پینے سے وہ عورت جو حرام کی نسب کی جہت سے یعنی جو عورتین نسب کے ناتے سے حرام ہین وہ دودہ کے پینے سے بہی حرام ہوجاتی ہین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اِسْتَاْذَنَ عَلَيَّ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اٰذَنُ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَاَةُ اَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَاَتُهٗ فَقَالَ ائْذَنِيْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہا کہ افلح ابو قعیس کا بہائی میرے دروازے پر آیا اور اسنے گہر کے اندر آنے کی اجازت مانگی بعد اسکے کہ عورتون کو پردے کا حکم اترا مین نے کہا واللہ مین اوسکو اجازت نہ دونگی جب تک کہ مین حضرتؐ سے اذن نہ لےلون اسواسطے کہ مجکو ابو قعیس نے دودہ نہین پلایا بلکہ ابو قعیس کی عورت نے مجکو دودہ پلایا ہے پہر حضرتؐ گہر مین تشریف لائے تو مین نے کہا یا حضرت مقرر مرد نے مجکو دودہ نہین پلایا ولیکن اوسکی عورت نے مجکو دودہ پلایا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اسکو اندر آنے کی اجازت دے اسواسطے کہ وہ تیرا دودہ کے

رشتے سے چچاہے تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہو اگر تو حکم نہ مانے اسی واسطے عائشہ فرماتی تہین کہ حرام جانو دودہ پینے کے ناتے سے جو حرام ہے نسب سے چہیون اسکے راوی ہین **ف** معلوم ہوا کہ دائی کے خاوند اور اسکے بہائی اور دائی کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہین کہ وے محرم ہوگئے۔

(۳) **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ تَنَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ اَلتَّنَوُّقُ الْمَيْلُ إِلَى الشَّيْءِ وَالرَّغْبَةُ فِيْهِ **ترجمہ** علی رضؓ سے روایت ہے مین نے کہا یا حضرت کیا سبب ہے کہ آپ قریش مین جہکتے ہین اور ہمکو چہوڑتے ہین یعنے آپ قریش کی عورتون سے نکاح کرتے ہین اور ہم بنی ہاشم مین نکاح نہین کرتے فرمایا اور تمہارے پاس بہی کچہ ہے یعنے کوئی عورت ہے مین نے کہا ہان حمزہ کی بیٹی موجود ہے فرمایا مقرر حمزہ کی بیٹی مجکو حلال نہین کہ وہ تو میرے دودہ شریک بہائی کی بیٹی ہے مسلم نسائی اسکے راوی ہین تنوق کے معنے ہین کسی چیز کی طرف جہکنا اور اسمین رغبت کرنا **ف** امیر حمزہ حضرت کے چچا تہے لیکن حمزہؓ اور حضرتؐ نے ایک عورت کا دودہ پیا تہا تو وہ دودہ کے رشتے کے بہائی ہوگئے اور اونکی بیٹی تہیمی حضرت کی ہوگئی اور بہتیجی حرام ہے۔

(۴) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اندر تشریف لائے اور میرے پاس ایک مرد بیٹہا تہا تو یہ بات حضرت کو ناگوار گذری تو مینے آپکے چہرے مین غصے کا اثر دیکہا تو مین نے کہا یا حضرت وہ میرا بہائی ہے دودہ کے رشتے سے فرمایا سوچا کرو کون تمہارے بہائی ہین دودہ کے ناتے سے اسواسطے کہ دودہ پینا تو صرف بہوک سے ہے پانچون اسکے راوی ہین سوائے ترمذی کے **ف** یعنے دودہ پینا شرع مین وہی معتبر ہے جو شیرخوارگی کی عمر مین ہو دو برس کے اندر کہ چہوٹے لڑکے کی بہوک بے دودہ پئے نہین جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودہ پیوے تو اسکا کچہ اعتبار نہین وہ نکاح کو نہین روکتا

(۵) **وَعَنْهَا** رضؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ **ترجمہ** عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دو بار دودہ چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا بخاری کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین **ف** یعنے اگر کوئی لڑکا ایک دو گہونٹ کسی عورت کا دودہ پی لیوے تو اوس سے نکاح حرام نہین ہوتا۔

(۶) **وَعَنْ** قَتَادَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ أَسْأَلُهُ عَنِ الرَّضَاعِ فَكَتَبَ أَنَّ شُرَيْحًا حَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيْلُهُ وَكَثِيْرُهُ وَأَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيَّ قَالَ إِنَّ عَائِشَةَ رضؓ حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے کہا کہ مین نے ابراہیم نخعی کی طرف لکہا اوس سے دودہ کا حکم پوچہنے کو تو اوسنے لکہا کہ شریح نے ہمسے حدیث بیان کی کہ علی رضؓ اور ابن مسعودؓ کہتے تہے کہ حرام کرتا ہے یعنے نکاح کو دودہ پینا خواہ تہوڑا ہو یا بہت اور مقرر ابو شعثاء نے کہا کہ عائشہؓ نے حدیث بیان کی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک دو بار دودہ چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا نسائی

اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رضقالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہا کہ اول قرآن مین یہ حکم اترا تہا کہ دس بار معین دودہ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے یہ وہ حکم پانچ بار معین سے منسوخ ہوا سو حضرت فوت ہوئے اور حال آنکہ پانچ بار دودہ پینے کا حکم قرآن میں پڑہا جاتا تہا چہیون اسکے راوی ہین سوائے بخاری کے۔ لیفے بعضے لوگ ثبوت تہے جنکو انکا منسوخ ہونا نہین پہونچا تہا نہیں تو پانچ بار کی تلاوت بہی منسوخ ہے اور شاید عائشہ کے نزدیک انکا حکم باقی ہے واسہ اعلم

(۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ مَصَّةً وَاحِدَةً فَهُوَ يُحَرِّمُ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہا کہ جو دودہ دو برس کے اندر ہووے وہ حرام کرتا ہے اگرچہ ایک گہونٹ ہو مالک اسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ فَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ رض فَقَالَ كَانَتْ لِي وَلِيدَةٌ أَطَؤُهَا فَعَمَدَتِ امْرَأَتِي فَأَرْضَعَتْهَا فَقَالَتْ لِي دُونَكَ فَقَدْ وَاللهِ أَرْضَعْتُهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رض أَوْجِعْهَا وَأْتِ جَارِيَتَكَ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ فِي الصِّغَرِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ عبداسہ بن دینار سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے ابن عمر رض سے جوان کے دودہ پینے کا حکم پوچہا ابن عمر نے کہا کہ ایک مرد عمر کے پاس آیا تو اسنے کہا کہ میری ایک لونڈی تہی کہ مین اس سے صحبت کیا کرتا تہا سو میری عورت نے اوسکو قصداً دودہ پلا دیا ہے پہر اسنے مجہسے کہا ہے واسہ مین نے اوسکو دودہ پلا دیا ہے تو عمر فاروق نے فرمایا کہ اوسکو مار اور در دپہونچا اور اپنی لونڈی سے صحبت کر سواسطے کہ دودہ پینے کا اعتبار تو صرف چہوٹی عمر مین ہے یعنے دو برس کے اندر مالک اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا مُوسَى رض فَقَالَ إِنِّي مَصَصْتُ مِنْ ثَدْيِ امْرَأَتِي لَبَنًا فَذَهَبَ فِي بَطْنِي فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ انْظُرْ مَا تُفْتِي بِهِ الرَّجُلَ فَقَالَ مَا تَقُولُ أَنْتَ فَقَالَ لَا رَضَاعَةَ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا تَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ یحیے بن سعید سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے ابوموسے سے پوچہا سو کہا کہ مین نے اپنی عورت کے پستان سے دودہ پیا ہے او رمیرے پیٹ مین چلا گیا ابوموسے نے کہا کہ میری قیاس مین وہ تجہہ حرام ہوئی تو ابن مسعود نے کہا دیکہہ تو مرد کو کیا فتوے دیتا ہے ابوموسے نے کہا تو کیا کہتا ہے ابن مسعود نے کہا نہین ہے دودہ پینا معتبر مگر جو دو برس کے اندر ہو تو ابوموسے نے کہا کہ مجہسے مت پوچہا کرو جبتک کہ یہ عالم تمہارے درمیان موجود ہے مالک ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۱) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ام سلمہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حرام کرتا دودہ پینا مگر جو پہاڑے انتڑیون کو اور ہو پستان مین اور ہو دودہ چہوڑانے کی مدت سے پہلے ترمذی اسکے راوی ہین ف پہاڑے رگون کو یعنے لڑکے کے پیٹ مین جائے مثل طعام کی اور غذا ٹہیرے

اور یہ بات تو شیرخوارگی کے وقت ہی میں ہوتی ہے اور پستان سے پینا شرط نہیں ہے بلکہ اگر عورت کا دودھ کسی برتن میں دوہکر پیوے تو بھی نکاح کو حرام کردیتا ہے ۔۔

(۱۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رض اَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتًا لِاَبِیْ اِهَابِ بْنِ عَزِیْزٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِیْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِنِیْ فَرَكِبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا **ترجمہ** عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ اُنھنے ابواہاب کی بیٹی سے نکاح کیا پھر اوسکے پاس ایک عورت آئی تو اوسنے کہا کہ مینے عقبہ کو اور اُس عورت کو جس سے اُسنے نکاح کیا دودھ پلایا ہے تو عقبہ نے کہا مجکو معلوم نہیں کہ تونے مجکو دودھ پلایا ہے اور نہ تونے مجکو خبر کی تو وہ سوار ہو کر مدینے میں حضرت کے پاس گیا تو حضرت نے فرمایا کہ تو اوسکو کیونکر نکاح میں رکھ سکے گا اور حالانکہ یہ بات کہی گئی تو عقبہ نے اوسکو چھوڑ دیا اور اوس عورت نے اور مرد سے نکاح کیا مسلم کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں **ف** اس حدیث کے بموجب امام مالک کے نزدیک ایک عورت کی گواہی سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور دوسرے اماموں کے نزدیک یہ حکم بطور احتیاط اور تقوے کے ہے۔

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ امْرَاَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدٰهُمَا جَارِيَةً وَالْاُخْرٰی غُلَامًا اَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ يَّنْكِحَ الْجَارِيَةَ قَالَ لَا اَلِلقَاحُ وَاحِدٌ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ اَللِّقَاحُ مَاءُ الْفَحْلِ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کسی نے اُن سے پوچھا حکم اس مرد کا جسکی دو عورتیں ہوں دونوں سے ایک نے تو ایک لڑکی کو دودھ پلایا ہو اور دوسری نے ایک لڑکے کو کیا اس لڑکے کو اوس لڑکی سے نکاح کرنا حلال ہے ابن عباس نے کہا کہ نہیں اسواسطے کہ حمل ایک ہی کا ہے مالک ترمذی اسکے راوی ہیں لقاح نر کی منی کو کہتے ہیں۔

(۱۴) وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيْهِ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ قَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ وَمَذَمَّةُ الرَّضَاعِ حَقُّهُ وَحُرْمَتُهُ الَّتِیْ يُذَمُّ مُضَيِّعُهَا **ترجمہ** حجاج بن حجاج سے روایت ہے اونے اپنے باپ سے روایت کی میں نے کہا یا حضرت کیا چیز ہے کہ دور کرے مجھ سے حق شیرخوارگی کو یعنی دودھ پینے کا حق کیونکر ادا ہو فرمایا ایک بردہ غلام یا لونڈی دے جو اوسکی خدمت کرے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں صحیح کہا ہے اوسکو ترمذی نے مذمتہ الرضاع اوسکا حق اور حرمت ہے کہ اسکا ضائع کرنیوالا مذمت کیا جاتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِيْمَا لَا يُوْجِبُ حُرْمَةً مُؤَبَّدَةً

دوسری فصل

دائمی حرام کرنے والی چیزوں کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَبَيْنَ الْعَمَّتَيْنِ وَالْخَالَتَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلَفْظُهُ نَهٰی اَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْاَةُ عَلٰی

عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برا جانا ہے کہ نکاح میں پھوپھی اور خالہ کو جمع کیا جاوے اور دو پھپھیوں کو جمع کیا جاوے اور دو خالوں کو جمع کیا جاوے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ منع کیا کہ یہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پھوپھی پر یا خالہ پر۔

(۲) **وَعَنِ** الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رض يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلِلسِّتَّةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَالْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا فَنَرٰى خَالَةَ اَبِيْهَا اَوْ عَمَّةَ اَبِيْهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے کہا سنے جابرؓ سے سنا کہتا تھا کہ منع فرمایا حضرت نے یہ کہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پھوپھی پر یا خالہ پر سو ہم دیکھتے ہیں کہ باپ کی خالہ اور پھوپھی کا بھی یہی حکم ہے

(۳) **وَعَنِ** الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوْزَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ اُخْتَانِ قَالَ طَلِّقْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ضحاک بن فیروز سے روایت ہے اونے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں نے کہا یا حضرت میں مسلمان ہوا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں فرمایا دونوں میں جسکو چاہے طلاق دیدے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ** قَبِيْصَةَ ابْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رض عَنْ اُخْتَيْنِ مَمْلُوْكَتَيْنِ هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا قَالَ اَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ وَاَمَّا اَنَا فَلَا اُحِبُّ اَنْ اَصْنَعَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَقِيَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَلَوْ كَانَ لِيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ ثُمَّ وَجَدْتُ اَحَدًا فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُرَاهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رض قَالَ مَالِكٌ وَبَلَغَنِيْ عَنِ الزُّبَيْرِ رض مِثْلُ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ الْاٰيَةُ الَّتِيْ اَحَلَّتْهُمَا هِيَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالْاٰيَةُ الَّتِيْ حَرَّمَتْهُمَا وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ وَالنَّكَالُ الْعُقُوْبَةُ وَالشُّهْرَةُ وَالْهَوَانُ وَالْجَمْعُ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ بِالْمِلْكِ حَرَامٌ **ترجمہ** قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے عثمان بن عفانؓ سے پوچھا حکم دو بہنوں کا کہ غلام ہوں کہ کیا دونوں کو جمع کیا جاوے کہا کہ ایک آیت نے انکو حلال کیا ہے اور ایک آیت نے انکو حرام کیا ہے لیکن میں تو نہیں چاہتا کہ یہ کام کروں پھر وہ انکے پاس سے نکلا اور حضرت کے اصحاب سے ایک مرد کو ملا اور اس سے یہ مسئلہ پوچھا تو اس صحابی نے کہا کہ اگر میرا کچھ اختیار ہوتا اور میرے سامنے کوئی یہ کام کرتا تو میں اوسکو سزا دیتا ابن شہاب نے کہا کہ میرے گمان میں وہ علی مرتضے تھے اور کہا مالک نے کہ مجکو ابن زبیر سے بھی یہی خبر پہونچی ہے مالک اسکے راوی ہیں اور جس آیت نے دونو کو حلال کیا ہے وہ ما ملکت ایمانکم ہے یعنے حلال ہیں تمپر تمہارے لونڈیاں اور جس آیت نے دونو کو حرام کیا ہے وہ ان تجمعوا بین الاختین ہے یعنے حرام ہے جمع کرنا دو بہنوں کا اور نکال کے معنے ہیں سزا اور مشہور اور ذلیل کرنا ہے اور ملک میں دو بہنوں کو اکٹھا کرنا حرام ہے۔

(۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ اِمْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ الْمَسِيْسِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخَرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْاَوَّلُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ الْعُسَيْلَةُ كِنَايَةٌ عَنِ الْجِمَاعِ وَاَنَّثَهَا لِاَنَّ مِنَ الْعَرَبِ مَنْ يُؤَنِّثُ الْعَسَلَ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں پھر اوس سے اور مرد نے نکاح کیا پھر اسنے اسکو

طلاق دی ہاتھ لگانے یعنی صحبت سے پہلے پھر کسی نے حضرت سے یہ مسئلہ پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ اوس عورت سے نکاح کرنا جایز نہین یہانتک کہ دوسرا خاوند اوسکا شہد چکھے جو پہلے نے چکھا چھیون اسکے راوی ہین اور مراد عسیلہ سے جماع ہے اور مونث اسواسطے ہے کہ عرب لوگ شہد کو مونث جانتے ہین۔

(۶) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّبِيْرِ الْقُرَظِيِّ اَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سِمْوَالٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَنَكَحَتْ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ فَاعْتَرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّمَسَّهَا فَفَارَقَهَا فَاَرَادَ رِفَاعَةُ اَنْ يَّنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِيْجِهَا وَقَالَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوْقَ الْعُسَيْلَةَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ **ترجمہ** زبیر بن عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا سو وہ اُس سے بیمار ہوا اور اُس سے صحبت نہ کرسکا تو اسنے اُس عورت کو چھوڑ دیا پھر رفاعہ یعنے اسکے پہلے خاوند نے اس سے نکاح کرنا چاہا پھر یہ بات حضرت کے آگے ذکر کی گئی تو حضرت نے اوسکو اوسکے نکاح کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ وہ تجکو حلال نہین یہانتک کہ وہ اسکا شہد چکھے مالک اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رض اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْاَمَةَ ثَلٰثًا ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے اُس مرد کے حق مین جو لونڈی کو تین طلاقین دے پھر اوسکو خریدے کہ وہ اسکے واسطے حلال نہین یہانتک کہ اسکے سوائے اور خاوند سے نکاح کرے مالک اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِيَاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ الْعَاصِ رض سُئِلُوْا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلٰثًا قَبْلَ الدُّخُوْلِ فَكُلُّهُمْ قَالَ لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ **ترجمہ** محمد بن ایاس سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابن عاص پوچھے گئے کواری عورت کے حکم سے کہ اوسکا خاوند اوسکو تین طلاقین دے صحبت کرنے سے پہلے تو سبنے کہا کہ وہ اوسکو حلال نہین یہانتک کہ اور خاوند سے نکاح کرے یعنی اور وہ اوس سے صحبت کرکے اسکو طلاق دے مالک اسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالُوْا لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ **ترجمہ** علی اور جابر رض اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا کہ لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حلالہ نکالنے والے پر اور جسکے واسطے حلالہ نکالا گیا اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور صحیح کہا ہے اوسکو ترمذی نے ابن مسعود سے۔

(۱۰) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ رض بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ وَّعِنْدَهٗ فَاطِمَةُ رض فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ قَالَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِيْ وَصَدَقَنِيْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ اَبَدًا قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ رض الْخِطْبَةَ وَفِيْ اُخْرٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ فِيْ اَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا هِيَ

بِضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ اَلْبِضْعَةُ الْقِطْعَةُ مِنَ اللَّحْمِ وَيُرِيبُنِي يَفْجَؤُنِي وَأَلَمُ أَيْ يُؤْذِيْنِي مَا سَاءَهَا **ترجمہ** مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ علی مرتضے نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام کیا اور فاطمہ زہرا اُنکے نکاح مین تہین فاطمہ رض نے یہ بات سنی تو وہ حضرت کے پاس آئین اور کہا کہ آپکی قوم گمان کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیون کے واسطے ناراض نہین ہوتے یعنی اونکی خاطر کسی پر غصہ نہین کرتے اور یہ علی ہین ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہین تو حضرت اٹھہ کہڑے ہوئے اور خدا کی حمد اور ثنا کی پہر فرمایا حمد و صلوۃ کے بعد بات یہ ہے کہ مین نے ابوالعاص کو اپنی بیٹی نکاح کر دی تہی سو اوسنے مجہسے بات کہی اور سچ کہا اور مقرر فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو چیز اوسکو رنج دے وہ مجکو بہی رنج دیتی ہے اللہ کی قسم کہ اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبہی جمع نہین ہونگی تو حضرت علی رض نے نکاح کا پیغام چہوڑ دیا اور دوسری روایت مین ہے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا منبر پر فرماتے تہے کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجہسے اجازت مانگتے ہین اسکی کہ اپنی بیٹی علی بن ابی طالب سے نکاح کر دیں سو مین انکو اجازت نہین دیتا پہر مین انکو اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابوطالب کا بیٹا یہ چاہتا ہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور انکی بیٹی سے نکاح کرلیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو چیز اوسکو رنج دے وہ مجکو رنج دیتی ہے اور جو اوسکو تکلیف دے وہ مجکو تکلیف دیتی ہے پانچون اسکے راوی ہین بضعہ گوشت کا ٹکڑا ہے

(۱۱) **وَعَنْ** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرٍ أَهْدَى لِعُثْمَانَ رض جَارِيَةً اشْتَرَاهَا بِالْبَصْرَةِ وَلَهَا زَوْجٌ فَقَالَ عُثْمَانُ لَا أَقْرَبُهَا وَلَهَا زَوْجٌ فَأَرْضَى ابْنُ عَامِرٍ زَوْجَهَا فَفَارَقَهَا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عامر نے عثمان رض کو ایک لونڈی تحفہ بہیجا جسکو بصرے مین خرید کیا تہا اور وہ خاوند والی تہی تو حضرت عثمان نے کہا مین اوس سے صحبت نہین کرتا اور حالانکہ وہ خاوند والی ہے تو ابن عامر نے اسکے خاوند کو راضی کیا تو اوسنے اوسکو طلاق دی مالک اسکے راوی ہین۔

(۱۲) **وَعَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض وَابْنَ عُمَرَ رض سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ كَانَ تَحْتَهُ حُرَّةٌ فَأَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ عَلَيْهَا أَمَةً فَكَرِهَا أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا **ترجمہ** مالک سے روایت ہے انکو یہ حدیث پہونچی کہ ابن عباس اور ابن عمر پوچہے گئے ایک مرد کے حکم سے کہ اوسکے نکاح مین آزاد عورت تہی تو اوس نے چاہا کہ اوسپر لونڈی سے نکاح کرے تو انہون نے دونون کے جمع کرنے کو برا جانا۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِي أَحْكَامٍ مُتَفَرِّقَةٍ لِلنِّكَاحِ وَفِيهِ خَمْسَةُ فُصُولٍ

چوتھا باب نکاح کے متفرق احکام کے بیان مین اور اسمین پانچ فصل مین

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِيمَا يَفْسَخُ النِّكَاحَ وَمَا لَا يَفْسَخُهُ

پہلی فصل نکاح توڑنیوالی اور نہ توڑنیوالی چیزون کے بیان مین

(۱) **عَنْ** ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رض قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَبِهَا جُنُونٌ أَوْ جُذَامٌ أَوْ بَرَصٌ فَمَسَّهَا فَلَهَا صَدَاقُهَا كَامِلًا وَذَلِكَ لِزَوْجِهَا غُرْمٌ عَلَى وَلِيِّهَا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** ابن مسیب سے روایت ہے کہ عمر فاروق رض نے کہا کہ جو مرد کسی جنون یا جذام یا سفید داغ والی عورت سے نکاح کرے پہر اس سے صحبت کرے تو اوس

عورت کو پورا مہر ملے گا اور یہ اوسکے خاوند کے واسطے تاوان ہے اوس عورت کے والی پر یعنے وہ تاوان اوسکا
والی بہرے گا جسنے دہوکا کیا مالک اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْهُ** اَنَّ عُمَرَ رض قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ تَدْرِ اَيْنَ هُوَ فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** اور عمر رض سے روایت ہے کہا کہ جو عورت اپنے خاوند کو گم کرے یعنے گم ہوجاے اور نہ جانے کہ وہ کہان ہے تو وہ چار برس انتظار کرے پہر چار مہینے دس دن عدت بیٹہے پہر حلال ہوجاتی ہے یعنے اوسکو نکاح کرلینا جائز ہے مالک اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْهُ** عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ نَضْرَةُ بْنُ اَكْثَمَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى اَنَّهَا بِكْرٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَاِذَا هِيَ حُبْلٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ وَفَرَّقَ بَيْنَنَا وَقَالَ اِذَا وَضَعَتْ فَحُدُّوْهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ الْخَطَّابِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ الْفُقَهَاءِ قَالَ بِهٖ لِاَنَّ وَلَدَ الزِّنَا مِنَ الْحُرَّةِ حُرٌّ وَيُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ اِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ اَنَّهُ اَوْصَاهُ بِهٖ خَيْرًا وَاَمَرَهُ بِتَرْبِيَتِهٖ وَقُنْيَانِهٖ لِيَنْتَفِعَ بِعَمَلِهٖ اِذَا بَلَغَ فَيَكُوْنُ لَهُ كَالْعَبْدِ لَهُ فِي الطَّاعَةِ مُكَافَاةً لَهُ عَلٰى اِحْسَانِهٖ وَيَحْتَمِلُ اِنْ صَحَّ الْحَدِيْثُ اَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا **ترجمہ** اور عمر رض سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین ایک انصاری مرد سے جسکو نضرہ بن اکثم کہا جاتا تہا حضرت کے اصحاب مین سے کہا کہ مین نے ایک عورت سے نکاح کیا اس خیال سے کہ وہ کنواری ہے سو مین اوسپر داخل ہوا تو ناگہان کیا دیکہتا ہون کہ وہ حاملہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اوسکو مہر ملے گا بسبب اسکے کہ حلال کی تونے شرمگاہ اوسکی اور بچا تیرا غلام ہے اور آپنے ہمارے درمیان جدائی کی اور فرمایا جب بچہ جنے تو اس عورت کو حد مارو کہا ابوداؤد نے کہ خطابی نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے مین کسی عالم کو اسکا قائل نہین دیکہتا اسواسطے کہ ولد زنا آزاد عورت کا آزاد ہے اور اگر یہ حدیث ثابت ہو تو احتمال ہے کہ اسکے معنے یہ ہون کہ آپنے نیکی کی وصیت کی اور اوسکو حکم کیا اوسکی تربیت اور پرورش کا تاکہ اوسکی خدمت سے نفع پاوے بعد بالغ ہونیکے تو گویا کہ ہوگا وہ مانند غلام کے فرمان برداری مین اوسکے احسان کے عوض مین اور اگر حدیث صحیح ہو تو یہ بہی احتمال ہے کہ منسوخ ہو۔

(۴) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا اَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ کہا جب نصرانی عورت ذمی کافر کے نکاح مین ہو اور اپنے خاوند سے ایک ساعت پہلے اسلام لاوے تو خاوند پر حرام ہوجاتی ہے بخاری اسکے راوی ہین

(۵) **وَعَنْهُ** رض اَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا ثُمَّ جَاءَتِ امْرَاَتُهُ بَعْدَهُ مُسْلِمَةً فَقَالَ زَوْجُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ قَدْ اَسْلَمَتْ مَعِيْ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** نیز ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ایک مرد مسلمان ہوکر آیا پہر اسکے بعد اوسکی عورت بہی مسلمان ہوکر آئی تو اسکے خاوند نے کہا یا حضرت البتہ یہ میرے ساتہ مسلمان ہوئی تہی تو حضرت نے اوسکو دوسرے خاوند کے نکاح سے نکال کر پہلے خاوند کو پہیر دے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) **وَعَنْهُ** رض قَالَ اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ اَسْلَمْتُ

وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِيْ فَانْتَزَعَهَا مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ وَرَدَّهَا عَلَى الْأَوَّلِ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ ایک عورت مسلمان ہوئی اور اسنے کسی سے نکاح کرلیا پہر اسکا پہلا خاوند آیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ مین مسلمان ہوچکا ہون اور میرا مسلمان ہونا اسکو معلوم تہا تو حضرت نے اوسکو دوسرے خاوند کے نکاح سے نکال لیا اور پہلے خاوند کو پہیر دی ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۷) **وَعَنْهُ** رض قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ بَعْدَ سِتِّ سِنِيْنَ وَلَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب ابوالعاص کو پہلے نکاح سے پہیر دی بعد چھ سال کے اور نیا نکاح نہ پڑہا ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۸) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ زَيْنَبَ عَلٰى زَوْجِهَا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ وَمَهْرٍ جَدِيْدٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہا کہ حضرت نے تو زینب کو اپنے خاوند پر نئے نکاح اور نئے مہر سے پہیر دیا تہا یعنی نکاح بہی نیا ہوا تہا اور مہر بہی نیا ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر میان بیوی دونون کافر ہون پہر بیوی خاوند سے پہلے مسلمان ہوجائے تو نکاح نہین ٹوٹتا پہر اگر اسکے بعد خاوند مسلمان ہوجاوے تو وہی پہلا نکاح ثابت رہتا ہے کتنی ہی مدت کے بعد خاوند مسلمان ہوا اور دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیا نکاح کرنا ضرور ہے تو یہ حدیث ناسخ ہے پہلی حدیث کی یا یہ افضلیت اور اولویت پر محمول ہے لیکن اسمین کچھ نہین کہ احتیاطا نکاح کرنے مین ہے

(۹) **وَعَنِ** ابْنِ شِهَابٍ رض قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ نِسَاءً كُنَّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِمْنَ بِاَرْضِهِنَّ وَهُنَّ غَيْرُ مُهَاجِرَاتٍ وَاَزْوَاجُهُنَّ حِيْنَ اَسْلَمْنَ كُفَّارٌ مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيْدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ وَكَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ فَاَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ صَفْوَانُ مِنَ الْاِسْلَامِ فَبَعَثَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَمِّهٖ وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍ بِرِدَائِهٖ اَمَانًا لَهٗ وَقَالَ اِنْ رَضِيَ اَمْرًا قَبِلَهٗ وَاِلَّا سَيَّرَهٗ شَهْرَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ نَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَهْبُ بْنُ عُمَيْرٍ جَاءَنِيْ بِرِدَائِكَ وَزَعَمَ اَنَّكَ دَعَوْتَنِيْ اِلَى الْقُدُوْمِ عَلَيْكَ فَاِنْ رَضِيْتُ اَمْرًا قَبِلْتُهٗ وَاِلَّا سَيَّرْتَنِيْ شَهْرَيْنِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْزِلْ اَبَا وَهْبٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَنْزِلُ حَتّٰى تُبَيِّنَ لِيْ فَقَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ لَكَ تَسْيِيْرُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَخَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ هَوَازِنَ وَاَرْسَلَ اِلٰى صَفْوَانَ يَسْتَعِيْرُهٗ اَدَاةً وَسِلَاحًا فَقَالَ اَطَوْعًا اَمْ كَرْهًا فَقَالَ بَلْ طَوْعًا فَاَعَارَهُ الْاَدَاةَ وَالسِّلَاحَ ثُمَّ رَجَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَافِرٌ فَشَهِدَ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ وَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَاَتُهٗ مُسْلِمَةٌ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا حَتّٰى اَسْلَمَ صَفْوَانُ رض فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهٗ امْرَاَتُهٗ بِذٰلِكَ النِّكَاحِ وَكَانَ بَيْنَ اِسْلَامِهٖ وَاِسْلَامِ امْرَاَتِهٖ نَحْوٌ مِنْ شَهْرَيْنِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے کہا مجکو خبر پہونچی کہ تمہاری عورتین حضرت کے وقت اپنی زمین مین مسلمان ہوتی تہین اور حالانکہ انہون نے ہجرت نہین کی ہوتی تہی اور جب وے مسلمان ہوتی تہین اوس وقت انکے خاوند کافر ہوتے تہے ایک اونمین سے ولید بن مغیرہ کی بیٹی ہے کہ صفوان بن امیہ کے نکاح مین تہی سو وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی اور صفوان اسلام سے بہاگا تو حضرت نے اوسکا چچیرا بہائی وہب بن عمیر اپنی چادر دیکر اوسکی طرف بہیجا اوسکے امان دینے کو اور فرمایا اگر اس دین سے راضی ہو تو قبول کرے نہین تو اسکو دو مہینے مہلت دے زمین مین پہرنے کی پہر جب صفوان آیا تو اسنے بلند آواز سے پکارا۔ اے محمد یہ وہب بن عمیر تمہاری

چادر میرے پاس لایا اور کہا کہ تمنے مجکو اپنے پاس بلایا ہے پہر اگر مین اس دین سے راضی ہون تو اوسکو قبول کرون نہین تو تم مجکو دو مہینے مہلت دوگے تو حضرت نے فرمایا اوتر لے ابو وہب یعنی مسلمان ہو جا تو اوسنے کہا واسہ مین نہین اترونگا یہانتک کہ میرے واسطے ظاہر ہو کہ دین اسلام حق ہے تو حضرت نے فرمایا بلکہ تجکو مہلت ہے چار مہینے کی پہر حضرت جنگ ہوازن کی طرف نکلے اور صفوان کی طرف ہتھیار مانگنے کو کہلا بہیجا تو اوسنے کہا کہ خوشی سے یا زور سے حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ خوشی سے تو صفوان نے آپکو ہتھیار مانگے دیئے اور آپ بہی حضرت کے ساتہ گیا پھر حضرت کے ساتہ پہرا حالانکہ کافر تھا پہر حضرت کے ساتہ جنگ حنین اور طائف مین حاضر ہوا حالانکہ کافر ہی تہا اور اسکی عورت مسلمان تہی او حضرت نے دونو کے درمیان جدائی نہ کی یہانتک کہ صفوان مسلمان ہوا تو اسکی عورت اسکے پاس پہلے نکاح سے برقرار رہی یعنی نیا نکاح نہ پڑہایا گیا اور اوسکے مسلمان ہونے اور اوسکی عورت کے مسلمان ہونے کے درمیان بقدر دو مہینے کے فاصلہ تھا مالک اسکے راوی ہین

(۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْاَمَةِ تَكُوْنُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ مَا لَمْ يَمَسَّهَا اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تہے اُس لونڈی کے حق مین جو غلام کے نکاح مین ہو پہر لونڈی آزاد ہو جائے کہ اُسکو اختیار ہے صحبت کرنے سے پہلے یعنی خواہ اوسکے پاس رہے یا اوسے خاوند کرلے مالک اسکے راوی ہین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر آزاد ہونے کے بعد خاوند اُس سے صحبت کرلے تو لونڈی کو پہر کچہہ اختیار نہین رہتا۔

(۱۱) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ اَوْ عُثْمَانَ رض قَضٰى فِي اَمَةٍ غَرَّتْ رَجُلًا بِنَفْسِهَا اَنَّهَا حُرَّةٌ فَتَزَوَّجَهَا فَوَلَدَتْ لَهٗ اَوْلَادًا اَنْ تَفْدِيَ اَوْلَادَهٗ بِمِثْلِهِمْ مِنَ الْعَبِيْدِ قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتِلْكَ الْقِيْمَةُ اَعْدَلُ عِنْدِيْ اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ **ترجمہ** مالک سے روایت ہے اونکو خبر پہونچی کہ حضرت عمر اور عثمان نے حکم کیا ہے اس لونڈی کے حق مین جسنے کسی مرد کو اپنی جان سے فریب دیا یعنی کہا کہ مین آزاد عورت ہون تو اُس مرد نے اس سے نکاح کیا اور وہ اُسکے نطفے سے لڑکے جنی حکم کیا یہ کہ اوسکی اولاد غلامون کے برابر ہے اونکا بدلا ہوگی مالک رحمۃ اللہ نے کہا کہ یہ نزدیک بہت انصاف کی قیمت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ

دوسری فصل

عورتون کے درمیان انصاف کرنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ وَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ وَفِيْ اُخْرٰى مَائِلٌ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی دو عورتین ہون اور دونو کے درمیان انصاف نہ کرے تو وہ قیامت کے دن آویگا اس حال مین کہ اسکا آدھا دھڑ نہ ہوگا اور دوسری روایت مین ہے کہ اسکا آدھا دھڑ جہکا ہوا ہوگا اصحاب سنن اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کے نکاح مین ایک سے زیادہ عورتین ہون تو انکے درمیان انصاف کرنا فرض ہے۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ وَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ يَعْنِي الْقَلْبَ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیون کے درمیان باری ٹہیراتے تہے اور انصاف فرماتے تہے اور کہتے تہے الہی یہ میری تقسیم ہے جسکی مین طاقت رکہتا ہون سو نملامت کریو مجکو اُس چیز مین جو تیرے اختیار مین ہے اور میرے اختیار مین نہین یعنے دل کی محبت مین اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْهَا رض اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ رض وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ رض فَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری کا دن عائشہ کو بخشدیا تہا۔ توپہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ کا دن اور سودہ کا دن عائشہ کے واسطے تقسیم کیا کرتے تہے یعنی عائشہ کے پاس دو دن رہا کرتے تہے ایک دن اونکی اپنی باری اور دوسرا دن سودہ کی باری کا شیخین اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْهَا رض قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ اِلٰى نِسَائِهٖ فَاجْتَمَعْنَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَدُوْرَ بَيْنَكُنَّ فَاِنْ رَاَيْتُنَّ اَنْ تَاْذَنَّ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَعَلْتُنَّ فَاَذِنَّ لَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** اور عائشہ رض سے روایت ہی کہا کہ حضرت نے اپنی مرض الموت مین اپنی بیبیون کو بلابہیجا وہ جمع ہوئین تو فرمایا کہ مین تمہارے درمیان گہومنے کی طاقت نہین رکہتا سو اگر تم مجکو عائشہ کے پاس رہنے کے اجازت دینا مناسب سمجہو تو کرو۔ تو بیبیون نے آپکو اجازت دی ابو داود اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر اپنی بیبیون کے درمیان باری ٹہیراوے توپہر بدون اجازت ایک باری مین دوسری کے پاس نہ جاوے۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَكَانَ اِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِيْ اِلَى الْمَرْاَةِ الْاُوْلٰى اِلَّا فِيْ تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ يَاْتِيْهَا فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَاءَتْ زَيْنَبُ فَمَدَّ يَدَهٗ اِلَيْهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ زَيْنَبُ فَكَفَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَتَقَاوَلَتَا حَتَّى اسْتَخَبَتَا وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَمَرَّ اَبُوْبَكْرٍ رض فَسَمِعَ اَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اُخْرُجْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ اِسْتَخَبَتَا اَيْ رَمَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِيْ وَجْهِ صَاحِبَتِهَا التُّرَابَ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین نو بیبیان تہین اور جب انکو درمیان باری ٹہیراتے تہے توپہلی عورت کے پاس یعنے جسکی باری پہلے ٹہیرتی نوین دن جاتے سو ہر رات بیبیان حضرت کے پاس ہوتی تہین جسکے گہر مین حضرت ہوتے تو حضرت ایک دن عائشہ کے گہر مین تہے سو زینب آئی تو حضرت نے اوسکی طرف ہاتہ دراز کیا عائشہ نے کہا یہ زینب ہی تو آپنے اپنا ہاتہ روک لیا تو دونو جہگڑنے لگین یہانتک کہ ایکنے دوسرے کے منہ مین خاک ڈال اور نماز کی تکبیر ہوی تو وہان ابو بکر صدیق گذرے انہون نے دونون کی آواز سنی تو کہا یا حضرت باہر تشریف لے چلئے اور انکے منہ مین خاک ڈالئے تو حضرت باہر تشریف لائے مسلم اسکے راوی ہین استخبتا یعنے دونو مین سے ہر ایک دوسرے کے منہ مین خاک ڈالی۔

(۶) وَعَنْهُ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشَرَةَ قِيْلَ لِاَنَسٍ وَكَانَ يُطِيْقُهٗ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ اُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلٰثِيْنَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** اور انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ کبھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رات دن کی ایک گھڑی مین اپنی سب بیبیون پر گھوما کرتے تھے یعنے ایک ساعت مین سب سے جماع کیا کرتے تھے اور حالانکہ وہ گیارہ تہین کسی نے انس رض سے پوچھا کہ حضرت اسکی طاقت رکھتے تھے کہا ہم مین چرچا ہوتا تھا کہ حضرت تیس مردون کی قوت دے گئے ہین بخاری نسائی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْهُ رض قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَسَمَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ **ترجمہ** اور انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ سنت سے ہی یہ کہ جب شوہر دیدہ کے بعد کواری سے نکاح کرے تو اسکے پاس سات دن ٹہیرے پہر باری ٹہیرائے اور جب بیوہ سے نکاح کرے تو اسکے پاس تین دن ٹہیرے پہر باری ٹہیرائے چہیون اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْهُ رض قَالَ لَمَّا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا وَكَانَتْ ثَيِّبًا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ **ترجمہ** اور انس رض سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو لیا تو اوسکے پاس تین روز ٹہیرے اور وہ شوہر دیدہ تہین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ عِنْدِيْ ثَلٰثًا وَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِكِ هَوَانٌ عَلٰى اَهْلِكِ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے اُسنے روایت کی ام سلمہ رض سے کہا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے نکاح کیا تو میرے پاس تین دن ٹہیرے اور فرمایا کہ تو اپنے خاوند یعنے میرے نزدیک کچھ خوار اور بے قدر نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہون اور اگر تیرے پاس سات دن رہونگا تو اپنی اور بیبیون کے پاس بہی سات سات دن رہونگا مسلم مالک اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکی کئی بیبیان ہون وہ سب کی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي الْعَزْلِ وَالْغِيْلَةِ

تیسری فصل عزل اور غیلہ کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ **ترجمہ** ابو سعید رض سے روایت ہے کہا کہ ہم حضرت کے ہمراہ جنگ بنی مصطلق مین تھے تو ہمنے عرب کے قیدیون سے بندی پائے سو ہمکو عورتون کی خواہش ہوئی سو مجرد رہنا ہمپر سخت گذرا۔ اور ہمنے چاہا کہ عزل کرین یعنے صحبت کرکے انزال کے وقت عورت سے الگ ہو جایا کرین تو ہمنے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہین اور ہم بے پوچھے آپکے عزل کرتے ہین پہر ہمنے حضرت سے پوچھا تو حضرت نے

فرمایا کہ تمہارا سمین کچہ مضائقہ نہین کیا کرو کہ کوئی روح قیامت تک ہونے والی نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی
چہیون اسکے راوی ہین۔ اصحاب نے عرض کی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت
کیا کرین اور انزال کے وقت ذکر کو فرج سے باہر نکال کر منی ڈالین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے یہ تمہارا خیال
خام ہے جو روح ہونیوالی ہے وہ ضرور پیدا ہوگی اور تمہاری تدبیر کچہ کام نہ آوے گی۔

(۲) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغِيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ يُقَالُ دَعْثَرَ الْحَوْضَ اِذَا هَدَمَهٗ وَالْغِيْلُ اَنْ يُجَامِعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ تُرْضِعُ فَتَضْعُفُ لِذٰلِكَ قُوَى الرَّضِيْعِ فَاِذَا بَلَغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ ضَعُفَ عَنْ مُقَاوَمَةِ نُظَرَائِهٖ فِي الْحَرْبِ وَانْكَسَرَ بِسَبَبِ ذٰلِكَ۔ **ترجمہ** اسماء یزید کی بیٹی سے روایت ہے کہا کہ میں نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ نہ قتل کیا کرو اپنی اولاد کو پوشیدہ اسواسطے کہ غیل سوار کو ضرر
پہونچاتا ہے سو اسکو گہوڑے سے گراتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین کہا جاتا ہے دعثر الحوض اوسکو ڈہا دیوے
اور غیل کے معنی یہ ہین کہ مرد اپنی عورت سے جماع کرے اس حال مین کہ وہ بچے کو دودہ پلاتی ہو تو اُس سبب
شیر خوار لڑکے کی قوتین کمزور ہو جاتی ہین پہر جب بالغ ہو تو لڑائی مین اپنے جیسے سے مقابلہ نہین کرسکتا اور اِس
سبب سے ٹوٹ جاتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي النُّشُوْزِ

چوتھی فصل نافرمانی کے بیان مین۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا فَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا فَتَقُوْلُ اَمْسِكْنِيْ لَا تُطَلِّقْنِيْ ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِيْ وَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمِ لِيْ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ نُشُوْزُ الْمَرْاَةِ بُغْضُهَا زَوْجَهَا وَاسْتِعْصَاؤُهَا عَلَيْهِ وَنُشُوْزُ الزَّوْجِ ضَرْبُهَا وَجَفَاؤُهَا **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے مارنے اور منہ
پہیرنے سے ڈرے۔ عائشہ رض نے کہا کہ یہ آیت اوتری اُس عورت کے حق مین کہ کسی مرد کے نکاح مین ہو وہ
اوسکو بہت نہ چاہے اور اسکو طلاق دینے کا ارادہ رکہتا ہو پہر اور عورت سے نکاح کرلے تو وہ کہتی ہو کہ مجکو
اپنے پاس رہنے دے طلاق نہ دے پہر میرے سواے اور عورت سے نکاح کرلے مین نے تجکو اپنا خرچ اور باری
معاف کردی سو یہی مطلب ہے خدا کے اُس قول کا کہ نہین ہے دونون پر کچہ گناہ کہ دونو آپس مین صلح کرلین
اور صلح بہتر ہے شیخین اسکے راوی ہین نشوز عورت کے معنی ہین کہ اپنے خاوند سے دل مین دشمنی رکہے اور اوسکا
حکم نہ ماننے اور خاوند کا نشوز یہ ہے کہ عورت کو مارے اور اوسپر ظلم کرے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ لَوَاحِقِ الْبَابِ

پانچوین فصل باب سے ملتی چیزون کے بیان مین

(۱) عَنْ عُمَرَ رض قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَشَرَطَ لَهَا اَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ مِصْرِهَا فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُخْرِجَهَا بِغَيْرِ رِضَاهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ جب مرد عورت سے نکاح کرے اور عورت کے ساتھ یہ شرط کرے کہ تجکو تیرے شہر سے نکالکر اور جگہ نہ لے جاؤنگا تو مرد کو جائز نہیں کہ بدون اوسکی رضامندی کے اوسکو شہر سے نکالے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ شَرْطُ اللّٰهِ تَعَالٰى قَبْلَ شَرْطِهَا وَالشَّارِطِ لَهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** علیؓ سے روایت ہے کہ کسی نے اون سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہون نے فرمایا کہ خدا کی شرط عورت کی شرط سے پہلے ہے اور شرط اوسکے واسطے ہے ترمذی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ غَرِّبْهَا فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِيْ قَالَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ قَوْلُهُ لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ يَعْنِيْ اَنَّهَا مُطَاوِعَةٌ لِمَنْ طَلَبَ مِنْهَا الرِّيْبَةَ وَالْفَاحِشَةَ۔ وَقَوْلُهُ غَرِّبْهَا اَيْ طَلِّقْهَا وَقَوْلُهُ اسْتَمْتِعْ بِهَا كِنَايَةٌ عَنْ اِمْسَاكِهَا بِقَدْرِ مَا يَقْضِيْ مِنْهَا مُتْعَةَ النَّفْسِ وَوَطَرَهَا **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا ایک مرد حضرتؐ کے پاس آیا تو اُسنے کہا یارسول اللہ مقرر میری عورت کسی چہونے والے کا ہاتہ نہین پہیرتی یعنے جو چاہتا ہے اُس سے زنا کرتا ہے یا جو کچہ مانگتا ہے دیدیتی ہے حضرتؐ نے فرمایا اوسکو طلاق دیدے اوسنے کہا مین ڈرتا ہون کہ میرا نفس اسکی پیچھے جائے یعنی اوسکی جدائی کا غم لگے حضرتؐ نے فرمایا پہر اوس سے فائدہ اوٹھا ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین۔ لَا تَرُدُّ لَامِسٍ یعنے جو اُس سے بیحیائی کرنا چاہے وہ اسکا حکم مان لیتی ہے اور غربہا یعنے اوسکو طلاق دے اور یہ جو فرمایا کہ اُس سے فائدہ اوٹھا۔ تو مراد یہ ہے کہ اوسکو اپنے پاس رکھ بقدر اسکے کہ نفس کی حاجت اوس سے ادا ہو۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ننگا بدن لگا کے ایک عورت دوسری عورت سے پہر بیان کرے اسکی صفت اپنے خاوند سے گویا کہ وہ اوسکو دیکہتا ہے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ رض بِخَمِيْلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا اِذْخِرٌ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ اَلْخَمِيْلُ كِسَاءٌ لَهُ خَمْلٌ **ترجمہ** عطا بن یسارؓ سے روایت ہے کہ جہیز دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ زہرا کو ایک چادر جہبل دار اور ایک مشک اور ایک تکیہ جسمین اذخر کی گہانس بہری تہی نسائی اسکے راوی ہین۔ خمیل اون کی چادر ہوتی ہے جسکے کنارون مین جہبل ہوتے ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَخَافُ الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ اَلَا اَخْتَصِيْ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مین نے کہا یارسول اللہ مین جوان مرد ہون اور مین زنا سے ڈرتا ہون اور میرے پاس نکاح کا سامان موجود نہین تو کیا مین خصی نہو جاؤن تو حضرتؐ مجہسے چپ رہے پہر مینے آپ سے کہا پہر بہی چپ رہے پہر فرمایا اے ابوہریرہ خشک ہوچکا قلم اوسپر جس سے تو ملنے والا ہے سو خصی ہو اس بات پر یا چہوڑ خصی ہونے کو بخاری نسائی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ لِيَ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوْتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ فَلَمْ يَحْضُرْنِي مَا أَقُوْلُ ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيْثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رضہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيْعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوْتَ سَنَتِهِمْ أَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** معمر سے روایت ہے کہ ثوری نے مجھے کہا کیا تونے کچھ سنا ہے اُس مرد کے حق مین جو اپنے گھر والون کے واسطے سال بہر کا یا کچھ سال کا خرچ جمع کرے سو مجکو نہ سوجہا کہ کہون پہر مجکو حدیث یاد پڑی جو ابن شہاب نے ہمسے بیان کی مالک بن اوس سے اُس نے عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنی نضیر کے کہجورون کے پہل بیچکر اپنے گہر والون کے واسطے سال بہر کا خرچ جمع کرتے تہے رزین اسکے راوی ہین۔

كِتَابُ النَّذْرِ وَفِيْهِ ثَلٰثَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے نذرون کے بیان مین اور اسمین تین فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي النَّهْيِ عَنْهُ

پہلی فصل

منع نذر کے بیان مین ہ

(۱) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ أَوَلَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** سعید بن حارث سے روایت ہے کہا کہ مینے ابن عمرؓ سے سنا کہتے تہے کہ کیا تم نذر ماننے سے روکے نہین گئے ہو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر نذر نہ کسی چیز کو آگے کرتی ہے نہ پیچہے ڈالتی ہے یعنے تقدیر کو کچہ نہین ٹالتی اور نذر کے سبب سے البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہے ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ قَدَّرَهُ لَهُ وَلٰكِنِ النَّذْرُ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرَجُ بِذٰلِكَ مِنَ الْبَخِيْلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيْلُ يُرِيْدُ أَنْ يُخْرِجَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز خدا نے آدمی کی تقدیر مین نہ لکہی ہو اوسکو نذر آدمی کے نزدیک نہین کرتی لیکن کبہی نذر تقدیر کے موافق پڑجاتی ہے تو اس سبب سے بخیل کا مال خرچ ہوتا ہے جسکے خرچ کرنے کا بخیل ارادہ نہ کرتا تھا پانچون اسکے راوی ہین اور لفظ مسلم کے ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ نَذْرِ الطَّاعَةِ

دوسری فصل نذر طاعت کے بیان مین

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَلَا يَعْصِهِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا مُسْلِمًا **ترجمہ** عائشہ رضہ سے

روایت ہے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ جو نذر مانے خدا کی اطاعت کی تو چاہیے کہ اسکی اطاعت کرے یعنی اپنی نذر ادا کرے اور جو نذر مانے خدا کے گناہ کی۔ تو اسکی نافرمانی نہ کرے یعنے اوسکو ادا نہ کرے مسلم کے سوائے چہیون اسکے راوی ہین **ف** یعنے اگر نذر شرع کے موافق ہو جیسے نماز روزہ حج خیرات تو اوسکا ادا کرنا واجب ہے اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانے یعنے جیسے قبرون پر جہنڈے نشان غلاف چڑہانا وہان چراغان کرنا پیر کی چوٹی سر پر رکہنا محرم مین لڑکون کو فقیر بنانا تعزیہ کے سامنے رات بہر کہڑے رہنا ڈہول بجاکر تمام رات جاگنا اسیطرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہین اول تو ان کامون کی منت نہ مانے اور اگر غلطی اور جہالت سے انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نہ کرے۔

نَذْرُ الصَّلٰوۃِ
نماز کی منت ماننے کا بیان

(۱) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ امْرَأَۃً اِشْتَکَتْ شَکْوٰی فَقَالَتْ اِنْ شَفَانِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَاَخْرُجَنَّ وَلَاُصَلِّیَنَّ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدَسِ فَبَرَأَتْ فَتَجَهَّزَتْ لِلْخُرُوْجِ فَجَاءَتْ مَیْمُوْنَۃَ رض تُسَلِّمُ عَلَیْهَا فَاَخْبَرَتْهَا بِذٰلِکَ فَقَالَتْ لَهَا اجْلِسِیْ فَکُلِیْ مَا صَنَعْتِ وَصَلِّیْ فِیْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ صَلٰوۃٌ فِیْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا مَسْجِدَ الْکَعْبَۃِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت بیمار ہوئی تو اوسنے کہا کہ اگر خدا نے مجکو شفا دی تو البتہ مین نکلونگی یعنے سفر کرونگی اور بیت المقدس مین نماز پڑہونگی پہر سو وہ تندرست ہوگئی تو اوسنے سفر کا سامان تیار کیا تو وہ میمونہ حضرت کی بی بی کے پاس آئی سلام کرنے کو اور انکو اس حال سے خبر دی تو میمونہؓ نے اوس سے کہا کہ بیٹھ جا اور کہا جو تیار کیا تو نے اور حضرت کی مسجد مین نماز پڑہ اسواسطے کہ مین نے حضرت سے سنا ہے فرماتے تہے کہ اسمین ایک نماز افضل ہے ہزار نماز سے اور مسجدون مین سوائے مسجد خانے کعبے کے مسلم اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ رض قَالَ قَامَ رَجُلٌ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْکَ مَکَّۃَ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدَسِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْهِ فَقَالَ فَشَاْنُکَ اِذًا اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد فتح مکہ کے دن کہڑا ہوا تو اوسنے کہا یا حضرت مینے اسکی نذر مانی ہے کہ اگر خدا نے مکے کو آپ پر فتح کیا تو مین دو رکعت نماز بیت المقدس مین پڑہونگا تو حضرت نے فرمایا کہ اسی جگہ پڑہ لے پہر اُسنے دوبارہ پوچھا فرمایا کہ اسی جگہ پڑہ لے اوسنے پہر آپسے پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ اب تیرا اختیار ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین **ف** اسی جگہ یعنے خانے کعبے کی مسجد مین پڑہ لے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نذر مانے مسجد اقصے مین نماز پڑہنے کی پہر خانے کعبے کی مسجد مین یا حضرت کی مسجد مین نماز پڑہ لے تو نذر ادا ہو جاتی ہے اور اسی طرح اگر مسجد نبوی مین نماز پڑہنے کی نذر مانے پہر خانے کعبے کی مسجد مین نماز پڑہ لے تو نذر ادا ہو جاتی ہے۔

نَذْرُ الصَّوْمِ
روزے کی نذر ماننے کے بیان مین

(۱) **عَنْ** حَکِیْمِ بْنِ اَبِیْ حُرَّۃَ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رض یَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ نَذَرَ اَنْ لَّا یَاْتِیَ عَلَیْهِ یَوْمٌ سَمَّاہُ اِلَّا صَامَہٗ فَوَافَقَ یَوْمَ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ فَقَالَ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لَمْ یَکُنْ یَصُوْمُ یَوْمَ اَضْحٰی وَلَا فِطْرٍ وَلَا یَرٰی صِیَامَهُمَا فَاَنْکَرَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَمَّا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اَیَّامِ الَّذِیْ یَنْهٰی عَنْ صِیَامِ یَوْمِ الْعِیْدَیْنِ فَاَعَادَ عَلَیْهِ کَلِمَۃً زِدْ

عَلٰى هٰذَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** حکیم بن ابی حرہ سے روایت ہے اونے ابن عمر سے سنا کہتے تہے ایک مرد کے حق مین جس نے ایک معین دن کے روزہ کی منت مانی تہی سو وہ بقرعید یا عید فطر کے دن کے موافق پڑا یعنے جسدن اُس نے روزہ رکہنے کی نذر مانی تہی اتفاقًا وہی عید کا دن ہوا تو ابن عمرؓ نے کہا کہ البتہ تمکو رسول کی چال چلنی بہتر ہے حضرتؐ نہ بقرعید کے دن روزہ رکہا کرتے تہے اور نہ عید فطر کے دن اور نہ جائز دیکہتے تہے روزہ اونکا اونسے پہر یہ مسلہ پوچہا تو ابن عمرؓ نے کہا کہ حضرتؐ نے نذر پورا کرنے کا حکم کیا ہے اور دونون عید کے روزے سے منع کیا ہے پہر اونسے اون سے یہ مسلہ پوچہا تو انہون نے جواب مین اس سے زیادہ کچہ نہ کہا شیخین اسکے راوی ہین **ف** معلوم ہوا کہ عید کے دن روزہ رکہنا درست نہین اگرچہ نذر مانی ہو۔

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا هٰذَا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَقُوْمَ فِي الشَّمْسِ وَيَصُوْمَ وَلَا يُفْطِرَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَاَبُوْ دَاؤُدَ **ترجمہ** ابن عباسؓ روایت ہے کہا جس حالت مین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تہے ناگاہ کیا دیکہتے ہین کہ ایک مرد دہوپ مین کہڑا ہے تو آپنے اوسکا حال پوچہا لوگون نے کہا یہ ابو اسرائیل ہے اونسے نذر مانی ہے کہ دہوپ مین کہڑا رہے اور روزہ رکہے اور کہولے نہین اور نہ سائے مین آوے نہ کلام کرے تو فرمایا اُس سے کہدو کہ سائے مین آوے اور بولے اور اپنا روزہ پورا کرے بخاری مالک ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۳) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ عُمَرَ رض قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ يَوْمًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ عمرؓ نے کہا یا حضرت مین نے کفر کے وقت نذر مانی تہی کہ ایک دن اعتکاف کرون اور ایک روایت مین ہے کہ ایک رات خانے کعبے کی مسجد مین اعتکاف کرون یعنے عبادت کرون فرمایا اپنی نذر پوری کر پانچون اسکے راوی ہین۔

نذر الحج
حج کی نذر ماننے کا بیان

(۱) **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ حَافِيَةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ **ترجمہ** عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہا کہ میری بہن نے نذر مانی کہ ننگے پاون چلکر خانے کعبے کا حج کرے تو اُسنے مجکو حکم کیا کہ مین اُسکے واسطے حضرتؐ سے فتوے لون تو حضرت نے فرمایا کہ چاہیے کہ پیادہ چلے اور سوار ہووے یعنے پیادہ چلنا ضرور نہین سوار ہونا بہی جائز ہے پانچون اسکے راوی ہین ترمذی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ خانے کعبے تک ننگے پاون اور ننگے سر چلے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس سے کہدے سو چاہیے کہ سر ڈہانکے اور سوار ہووے اور تین روزے رکہے **ف** یعنے پے درپے روزے رکہے اگر ہو کفارہ قسم کا نہین تو جسطرح چاہے رکہے اور سر ڈہانکے اسواسطے کہ عورت کو سر کا ننگا کرنا گناہ ہے اور سوار ہونے کو اسواسطے فرمایا کہ وہ پیادہ چلنے سے عاجز تہی۔

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً وَذَكَرَ عُقْبَةُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ اُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِمَشْيِ أُخْتِكَ إِلَى الْبَيْتِ شَيْئًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ عقبہ کی بہن نے پیادہ چلکر حج کرنے کی ندر مانی اور عقبہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ وہ پیادہ نہین چل سکتی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا تیری بہن کے پیادہ چلنے سے بے پروا ہے سو چاہئے کہ سوار ہووی اور اونٹ قربانی کرے اور ایک روایت مین ہے کہ مقرر اللہ نہین کرتا ساتھ چلنے بہن تیری کے خانے کعبے تک کچہ چیز یعنے کچہہ ثواب نہین دیتا ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** أَنَسٍ رض قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ أَيْ يَمْشِي بَيْنَهُمَا مُتَّكِئًا عَلَيْهِمَا مِنْ ضَعْفِهِ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑہا دیکہا جو اپنے دونو بیٹیون کے درمیان تکیہ کرکے چلتا تھا تو فرمایا کیا حال ہے اسکا یعنے کیون اتنی تکلیف اوٹھاتا ہے لوگون نے کہا کہ اسنے پیادہ چلنے کی ندر مانی ہے تو فرمایا کہ بیشک خدا اوسکے اپنی جان کو تکلیف دینے سے بے پروا ہے پانچون اسکے راوی ہین۔ يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ یعنے ضعف کے سبب دونو کندہون پر ہاتہ رکہہ کر چلتا ہے **ف** یعنے اُسنے جو اپنی جان کو تکلیف مین ڈالا ہے تو خدا کو اسکی کچہ حاجت نہین یعنے اگر پیادہ نہین چل سکتا تو سوار ہولے اگرچہ ندر مانی ہو۔

نَذْرُ الْمَالِ
مال کی ندر ماننے کا بیان

(۱) **عَنْ** عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ مَنْ قَالَ مَالِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَإِنَّهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ عَيَّنَ مِنْ مَالِهِ صَدَقَةً لَزِمَهُ إِخْرَاجُهُ وَلَوْ كَانَ أَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ إِلَى قَوْلِهِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَأَخْرَجَهُ بِطُولِهِ رَزِينٌ الرِّتَاجُ الْبَابُ وَأَرَادَ بِهِ الْكَعْبَةَ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ جو کہے کہ میرا تمام مال کعبے کے دروازے مین ہے تو اسمین قسم کا کفارہ آتا ہے اور جو اپنے مال مین سے صدقہ معین کرے تو اسکو اسکا نکالنا لازم ہے اگرچہ تہائی سے زیادہ ہو مالک اسکے راوی ہین کفارہ یمین تک اور نکالا ہے اوسکو پورے طور پر رزین نے رتاج کے معنے ہین دروازہ اور مراد اوس سے کعبہ ہے **ف** یعنے جو ندر مانے کہ مین اپنا تمام مال کعبے مین داخل کرونگا تو اسمین تمام مال کا داخل کرنا لازم نہین آتا بلکہ کفارہ قسم کا دیوے۔

(۲) **وَعَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُلُّ مَالِي صَدَقَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ يَجْعَلُ ثُلُثَهُ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا لُبَابَةَ رض حِينَ قَالَ أَهْجُرُ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَأُجَاوِرُكَ وَأَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الثُّلُثُ **ترجمہ** مالک سے روایت ہی کہ وہ ایک مرد کے حکم سے پوچہے گئے جنے کہا تہا یعنے ندر مانی تہی کہ میرا تمام مال خدا کی راہ مین خیرات ہی تو کہا کہ تہائی مال خدا کی راہ مین خیرات کرے اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ کو حکم کیا جبکہ اُسنے کہا کہ مین چہوڑتا ہون اپنی قوم کی زمین کو جسمین مجہسے گناہ ہوا اور آپکے پاس رہتا ہون اور اپنے مال سے نکلتا ہون یعنے اپنے تمام مال کو خدا اور رسول کی راہ مین خیرات کرتا ہون تو حضرت نے فرمایا کہ تجکو اُس سے تہائی مال خرچ کرنا کفایت کرتا ہے۔

(۳) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلٰى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ أَوْفِي بِنَذْرِكِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ رَزِينٌ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ إِذَا انْصَرَفْتَ

مِنْ غَزْوَتِكَ سَالِمًا غَانِمًا أَنْ أَضْرِبَ عَلَيْكَ بِالدَّفِّ قَالَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَأَوْفِي بِنَذْرِكِ وَإِلَّا فَلَا **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ ایک عورت نے کہا یارسول اللہ مین نے نذر مانی ہے کہ آپکے سر پر دف بجاؤن حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر ابوداؤد اسکے راوی ہین زیادہ کیا ہے رزین نے کہ ایک عورت نے کہا یارسول اللہ مین نے نذر مانی تھی کہ جب آپ جہاد سے سلامت باغنیمت پلٹین گے تو مین آپکے سر پر دف بجاؤنگی تو فرمایا کہ اگر تو نے نذر مانی ہے تو اپنی نذر پوری کر نہین تو کچھ حاجت نہین۔

(۴) وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رض قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانًا يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ هَلْ كَانَ بِذَلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيهِ عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالَ لَا قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ **ترجمہ** ثابت بن ضحاک سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مین نے نذر مانی ہے کہ فلانی جگہ مین جانور ذبح کرون جہان کفر کے وقت لوگ ذبح کیا کرتے تھے تو فرمایا کہ کیا کفر کے وقت وہان کوئی بت پوجا جاتا تھا اُسنے کہا کہ نہین فرمایا کیا وہان کوئی کفر کے میلون مین سے میلا ہوا کرتا تھا اُسنے کہا کہ نہین فرمایا اپنی نذر پوری کر ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي نَذْرِ الْمَعْصِيَةِ

تیسری فصل

نذر گناہ کے بیان مین

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ يَمِينٌ أَخْرَجَهُ الْأَئِمَّةُ السُّنَنُ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین صحیح ہے نذر گناہ مین اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَمِينَ فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص رض سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین صحیح ہے نذر مگر اُس چیز مین جس سے خدا کی رضامندی مقصود ہو اور نہین ہے نذر قطع رحمی مین ابوداؤد اسکے راوی ہین **ف** یعنے اگر نذر ملنے کہ مین رشتہ دارون سے سلوک نہین کرونگا تو یہ نذر صحیح نہین ہے۔

(۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین صحیح ہے نذر گناہ مین اور نہ اُس چیز مین جو آدمی کی ملکیت مین نہو نسائی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَقَالَتْ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ ابْنِي فَقَالَ لَا تَنْحَرِي ابْنَكِ وَكَفِّرِي عَنْ يَمِينِكِ فَقَالَ شَيْخٌ كَيْفَ يَكُونُ فِي هَذَا الْكَفَّارَةُ فَقَالَ إِنَّ

عباس ان الله تعالى قال والذين يظهرون من نسائهم ثم جعل فيه من الكفارة ما رأيت أخرجه مالك
ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہا کہ مین نے قاسم بن محمد سے سنا کہتا تھا کہ ایک عورت ابن عباسؓ کے پاس
آئی سو اوس نے کہا مینے نذر مانی ہے کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرون تو ابن عباسؓ نے کہا کہ اپنے بیٹے کو ذبح نہ کر اور اپنی قسم کا کفارہ
دے تو ایک بوڑھے نے کہا کہ اسمین کفارہ کیونکر کافی ہوگا کہا ابن عباسؓ نے کہ مقرر خدا نے فرمایا ہے کہ جو لوگ ظہار کرتے ہین
اپنی عورتون سے پہر اسمین کفارہ ٹہرایا جو تو نے دیکھا یعنے جیسا اوس مین کفارہ کفایت کرتا ہے ویسا ہی یہان بہی کفایت کرتا
ہے مالک اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن محمد بن المنتشر ان رجلا نذر ان ينحر نفسه اذا نجاه الله تعالى من عدوه فسأل ابن عباس رضي
الله عنهما فقال سل مسروقا فسأله فقال لا تنحر نفسك فانك ان كنت مؤمنا قتلت نفسا مؤمنة
وان كنت كافرا تعجلت الى النار واشتر كبشا فاذبحه للمساكين فان اسحق عليه السلام خير منك وفدي بكبش
فاخبر ابن عباس رضي الله عنهما فقال هكذا كنت اردت ان افتيك اخرجه رزين ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت
ہے کہ ایک مرد نے نذر مانی کہ اگر خدا نے مجکو دشمن سے چھوڑا لیا تو مین اپنے تئین ذبح کر ڈالونگا سو اوسنے ابن عباسؓ
سے یہ مسئلہ پوچھا انہون نے کہا کہ مسروق یعنے میرے خادم سے پوچھ اوسنے اوس سے پوچھا تو مسروق نے کہا کہ اپنے
تئین ذبح مت کر اسواسطے کہ اگر تو مومن ہے تو تو نے ایماندار جان کو قتل کیا اور اگر تو کافر ہے تو تو نے دوزخ کی طرف
جلدی کی سو تو دنبہ خرید اور اوسکو محتاجون کے واسطے ذبح کر اسواسطے کہ اسحاق علیہ السلام تجھسے بہتر ہین اور انکے بدلے
دنبہ ذبح کیا گیا پہر اوسنے ابن عباسؓ کو خبر دی تو انہون نے کہا کہ مینے بہی تجکو یہی فتوے دینے کا ارادہ کیا تہا رزین اسکے
راوی ہین۔

(۶) وعن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كفارة النذر اذا لم يسم شيئا كفارة
يمين اخرجه الخمسة الا مسلما ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر
مطلق نذر مانے کسی چیز کا نام نہ لے تو اوسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے پانچون اسکے راوی ہین سوائے مسلم کے۔

(۷) وعن عمران بن حصين رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النذر نذران فمن
كان نذره في طاعة الله تعالى فذلك لله وفيه الوفاء ومن كان نذره في معصية الله تعالى فذلك للشيطان
ولا وفاء فيه ويكفره ما يكفر اليمين اخرجه النسائي ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر دو قسم ہے سو جسکی نذر خدا کی فرمانبرداری مین ہو تو وہی نذر خدا کے واسطے ہے اور اوسی کو پورا کرنا جائز
ہے اور جسکی نذر خدا کی گناہ مین ہو تو وہ نذر شیطان کے واسطے ہے اور اوسکا پورا کرنا جائز نہین اور اوسکا اوتار قسم کا
اوتار ہے۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

كتاب النية والاخلاص

کتاب ہے نیت اور اخلاص کے بیان مین

(۱) عن عمر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ ما نوى
فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله
ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه اخرجه الخمسة ترجمہ عمر سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اسکے کچھ نہیں کہ عملون کا اعتبار نیتون پر ہے اور ہر آدمی کے واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی یعنے کوئی عمل بدون نیت کے ثواب کے لائق نہیں سو جسکی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کے واسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو گی یعنے اوسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسیکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنے دنیا اور عورت پانچون اسکے راوی ہین۔ **ف** نیت ارادے اور قصد دلی کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلی تو کچھ مضائقہ نہین اور زبان سے کہنا بھی بہتر ہے اور یہ حدیث نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم و درس تدریس اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہو تو ثواب ہے ورنہ کچھ ثواب نہین غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہے۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى نِيَّاتِهِمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا کسی قوم پر عذاب اوتارتا ہے تو سب کو عذاب پہونچتا ہے جو اونمین ہون پھر اپنی نیتون پر اوٹھائے جاوینگے یعنے قیامت کو شیخین اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا ظَهَرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ۔ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو چالیس دن خالص دل سے اللہ کی عبادت کرے تو حکمت کے چشمے اوسکے دل سے اوسکی زبان پر ظاہر ہوتے ہین۔ رزین اسکے راوی ہین۔

كِتَابُ النُّصْحِ وَالْمَشُوْرَةِ

کتاب ہے

نصیحت اور مشورے کے بیان مین

(۱) عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** تمیم داری سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین خیرخواہی کا نام ہے ہم اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ کس کی خیرخواہی کا نام دین ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کی خیرخواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمانون کے حاکمون کی اور تمام عام مسلمانون کی مسلم ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین۔ **ف** اللہ کی خیرخواہی یہ کہ اوسپر ایمان لاوے اوسکو وحدہ لاشریک جانے اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھیراوے اور رسول کی خیرخواہی یہ کہ اوسکی تصدیق کرے اور اوسکو سچا جانے سنت پر چلے بدعت سے بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اوسکو تعظیم سے پڑھے اور اوسکے حکمون پر عمل کرے اور حاکمون کی خیرخواہی یہ کہ شرع کے موافق اونکا حکم مانے مخالفت سے بچے اور عام مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ بقدر مقدور اونکو فائدہ پہونچاوے رنج نہ دیوے نیک کام سکھلاوے برے

کام سے روکے۔

(٢) وعن ابی ھریرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افتی بغیر علم کان اثمہ علی الذی افتاہ ومن اشار علی اخیہ بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو فتوے دیا جاوے بدون علم کے تو اوسکا گناہ فتوے دینے والے پر ہے اور جو مشورہ دے اپنے بھائی مسلمان کو ایسے کام کا جانتا ہو کہ اوسکی بھلائی اسکے خلاف مین ہے تو اوسنے اوسکی خیانت کی ابوداود اسکے راوی ہین ف یعنے اپنے بھائی مسلمان کو کسی بات کی صلاح دیوے اور جانتا ہو کہ یہ کام اسکے حق مین بہتر نہین۔ تو وہ خائن ہے۔

(٣) وعن ام سلمۃ وابی ھریرۃ رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المستشار مؤتمن اخرجہ ابوداود عن ابی ھریرۃ والترمذی عنہما ترجمہ ام سلمہ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے صلاح طلب کی جاوے وہ امانت دار ہے یعنے مقدور بھر اوسکو نیک صلاح دے بری صلاح نہ دے۔ ابوداود اسکے راوی ہین ابوہریرہ سے اور ترمذی دونون سے

کتاب النوم وھیئتہ والانتباہ

کتاب ہے
سونے اور جاگنے کے بیان مین

(١) عن عباد بن تمیم عن عمہ انہ ابصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضطجعا فی المسجد رافعا احدی رجلیہ علی الاخری اخرجہ الستۃ وزاد مالک فقال بلغنی عن ابن المسیب ان عمر وعثمان کانا یفعلان ذلک ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے اوسنے اپنے چچا سے روایت کی کہ اونسے حضرتؐ کو مسجد مین لیٹے دیکھا ایک پاؤن کو اوٹھاکر دوسرے پر رکھا ہوا تھا چھیون اسکے راوی ہین اور مالک نے زیادہ کیا ہے کہا مجکو حدیث پہونچی ابن مسیب سے کہ عمرؓ اور عثمانؓ دونون یہ کام کیا کرتے تھے یعنے اسطرح سوتے تھے۔ ف معلوم ہوا کہ ایک پاؤن کو دوسرے پر رکھکر سونا جائز ہے۔

(٢) وعن جابر رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یستلق احدکم ثم یضع احدی رجلیہ علی الاخری اخرجہ مسلم وابوداود والترمذی والنھی عن ذلک لمن کان لباسہ الازار دون السراویل خوفا من انکشاف العورۃ فاما مع سبوغ الازار ولبس السراویل فلا وبہ یقع الجمع بین ھذا الحدیث والذی قبلہ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چت لیٹے کوئی تم مین اپنا ایک پاؤن دوسرے پر رکھے مسلم ابوداود ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ منع اوس شخص کے حق مین ہے جو تہبند پہنے ہو سوائے پاجامے کے واسطے خوف کہل جانے ستر کے اور اگر تہبند اور پاجامہ دونو پہنے ہو تو منع نہین ہے اور ساتھ اسکے صحیح ہوگی تطبیق درمیان اس حدیث اور پہلی حدیث کے۔

(٣) وعن ابی ھریرۃ رضہ قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ھذہ ضجعۃ لا یحبھا اللہ قال اخرجہ الترمذی ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد

کو پیٹ پر لیٹے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شیطان کا لیٹنا ہے خدا اسکو دوست نہین رکھتا ترمذی اسکے راوی ہین ۔

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ الْمَحْجُوْرُ عَلَيْهِ الَّذِيْ لَهٗ حَائِطٌ يَمْنَعُهٗ مِنَ السُّقُوْطِ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے منع فرمایا آدمی کو سونے سے ایسی چھت پر جسپر کوئی دیوار نہو ترمذی اسکے راوی ہین محجور علیہ وہ چھت ہے جسپر دیوار ہو جو گرنے سے روکے

(۵) وَعَنْ بَعْضِ اٰلِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ الْاِنْسَانُ فِيْ قَبْرِهٖ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَاْسِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** بعض آل ام سلمہ سے روایت ہے کہا کہ تہا بچھونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جیسے آدمی قبر مین رکھا جاتا ہے یعنے چت لیٹے تلے اور تھی مسجد نزدیک سر آپکے سے ابوداود اسکے راوی ہین ۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ يَعْنِيْ بَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹھے اور اپنی حاجت روائی کی یعنے پیشاب کیا اور اپنے منہ اور دونو ہاتھ کو دہویا پہر سو رہے ابوداود اسکے راوی ہین ۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ هٰكَذَا وَوَصَفَ الْاِحْتِبَاءَ بِهِمَا اَشَارَ فُصَاءَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا نے کعبے کے صحن مین اپنے دونو ہاتھ سے اسطرح احتبا کرنے والے اور بیان کیا احتبا کو اور وہ قرفصا ہے یعنے اپنے دونو ہاتھ سے دونو گھٹنون کے گرد حلقہ کئے ہوئے تھے ابوداود اسکے راوی ہین ۔

(۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا كَانَتْ تَكْرَهُ اَنْ يَّجْعَلَ الرَّجُلُ يَدَهٗ عَلٰى خَاصِرَتِهٖ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ الْيَهُوْدَ تَفْعَلُهٗ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ قُلْتُ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ وہ مکروہ جانتی تہین یہ کہ رکھے مرد ہاتھ اپنا اپنی کوکھ پر اور کہتی تہین کہ یہود یہ کام کرتے ہین رزین اسکے راوی ہین مین کہتا ہون اوسے معلق بیان کیا ہے اوسکو بخاری نے ترجمہ باب مین ۔

كِتَابُ النِّفَاقِ

کتاب ہے نفاق کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اَلْفُجُوْرُ اَلْكَذِبُ وَالْفِسْقُ وَالْمُرَادُ بِهٖ هٰهُنَا الْفُحْشُ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتین ہین کہ جسمین وے چارون ہونگی وہ منافق ہے اور جسمین ان چارون سے ایک خصلت ہو گی تو اسمین ایک ہی نفاق کی خصلت ہو گی یہانتک کہ اوسکو چھوڑ دے ایک تو یہ کہ جب اوسکے پاس امانت رکھی جائے تو اوسمین خیانت کرے یعنی بالکل منکر

ہو جاوے یا کچہ امانت سے انکار کرے دوسری یہ کہ جب بات کہے تو جہوٹ بولے تیسری یہ کہ جب قول واقرار کرے تو اسکے خلاف کرے چوتہی یہ کہ جب جہگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندہے پانچون اسکے راوی ہین فجور کذب اور گناہ کو کہتے ہین اور مراد اس جگہ بیہودہ بات ہے **ف** منافق دو قسم کے ہین ایک یہ کہ دل مین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرت کے وقت مین اسی قسم کے منافق تہے دوسری یہ کہ دل مین کفر نہو بلکہ اسلام ہو لیکن سست اعتقاد اور گناہون مین گرفتار ہو سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنے جب اسلام کا اثر اس مین کچہ ظاہر نہوا تو گویا منافق ہے۔

(۲) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رض قَالَ إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** حذیفہ رض سے روایت ہے کہا کہ نفاق تو صرف حضرت کے زمانے مین تہا لیکن آج سو وہ کفر ہے بعد ایمان کے بخاری اسکے راوی ہین

(۳) **وَعَنْ** الْأَسْوَدِ قَالَ كُنَّا فِي حَلْقَةِ عَبْدِ اللّٰهِ رض فَجَاءَ حُذَيْفَةُ رض حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ فَقُلْنَا سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ رَمَانِي بِالْحَصْبَاءِ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهِ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ ثُمَّ تَابُوا فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَقْصُودُ حُذَيْفَةَ بِهٰذَا أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ الْمُنَافِقِينَ صَلَحُوا وَاسْتَقَامُوا كَانُوا خَيْرًا مِنْ أُولٰئِكَ التَّابِعِينَ الَّذِينَ خَاطَبَهُمْ لِمَكَانِ الصُّحْبَةِ وَالصَّلَاحِ كَيَزِيدَ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ حَارِثَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَكَأَنَّهُ أَشَارَ بِالْحَدِيثِ إِلَى تَقَلُّبِ الْقُلُوبِ **ترجمہ** اسود رض سے روایت ہے کہا کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے حلقے مین بیٹہے تہے سو حذیفہ رض آئے یہانتک کہ ہمپر کہڑے ہوئے پہر کہا کہ البتہ اوتارا گیا نفاق اُن لوگون پر جو تمسے بہتر تہے تو ہمنے کہا کہ اللہ پاک ہے اللہ تعالی تو فرماتا ہے کہ بیشک منافق لوگ آگ کے نیچے طبقے مین ہونگے تو عبداللہ ہنسے اور حذیفہ مسجد کے ایک کونے مین بیٹہہ گئے پہر جب عبداللہ اُٹہے اور انکے ساتہی بہاگ گئے تو حذیفہ نے مجہکو کنکر مارے یعنی مجہکو بلایا تو مین اُنکے پاس آیا تو کہا کہ مین عبداللہ کے ہنسنے سے متعجب ہوا اور البتہ مین نے پہچانا جو مینے کہا کہ البتہ اوتارا گیا نفاق ان لوگون پر جو تمسے بہتر تہے پہر انہون نے توبہ کی تو خدا نے انکی توبہ قبول کی بخاری اسکے راوی ہین اور حذیفہ کا مقصود اس سے یہ تہا کہ منافقون مین سے ایک جماعت درست ہوگئی اور نیکے ہوئے اور ہوگئے بہتر اُن تابعین سے جنکو خطاب کیا واسطے موجود ہونے صحبت حضرت کے مثل یزید اور مجمع دونو بیٹون حارث کی اللہ اُن سے راضی ہو تو گویا کہ اشارہ کیا ساتہ حدیث کے طرف بدلنے دلون کے

(۴) **وَعَنْ** ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَدْرَكْتُ ثَلٰثِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلَى نَفْسِهِ وَلَا يَأْمَنُ الْمَكْرَ عَلَى دِينِهِ مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ أَنَّهُ عَلَى إِيمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةٍ **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت کے تیس اصحاب کو پایا جو جنگ بدر مین حاضر تہے کہ وہ سب اپنے نفس پر نفاق سے ڈرتے تہے اور نڈر نہ تہے اپنے دین پر مکر شیطان سے اون مین سے کوئی ایسا نہ تہا جو کہتا کہ اوسکا ایمان جبرائیل اور

میکائیل کے ایمان کے برابر ہے راوی اسکے بخاری ہین ترجمہ باب مین ۔

کتاب النجوم

کتاب ہے

علم نجوم کے بیان مین

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر المنجم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر اخرجہ رزین وفی روایۃ من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبۃ من السحر زاد ما زاد اخرجہ ابو داود

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حاصل کرے ایک دروازہ علم نجوم سے واسطے غیر اوس چیز کے کہ ذکر کی اللہ نے تو اوسنے حاصل کی ایک شاخ جادو کی نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے رزین اسکے راوی ہین ایک روایت مین ہے کہ جسنے نجوم کا علم حاصل کیا اوسنے ایک شاخ جادو کی حاصل کی زیادہ کیا جو زیادہ کیا یعنی جتنا نجوم زیادہ سیکھا اوتنا جادو زیادہ کیا ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۲) وعن زید بن خالد رضی اللہ عنہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بالحدیبیۃ فی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال ھل تدرون ما ذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مؤمن بی کافر بالکوکب ومن قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب اخرجہ الستۃ الا الترمذی النوء ھو طلوع نجم وغروب اخر وانما غلظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی امرھا لان العرب کانت تنسب الفعل الیھا فاما من جعل المطر من فعل اللہ واراد بقول مطرنا بنوء کذا ای فی وقت کذا وھذا ھو النوء الفلانی فذلک جائز ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ مین صبح کی نماز پڑہی مینہ کے نشان مین جو اوس رات کو برسا تھا پھر جب نماز سے پھرے تو لوگون پر متوجہ ہوے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو تمہارے ربنے کیا کہا۔ اصحابنے کہا اللہ اور اوسکا رسول دانا تر ہے کہا خدا نے فرمایا کہ میرے بندون مین سے بعضے مجھپر ایمان لائے اور بعضے مجھسے کافر ہوگئے سو جسنے کہا کہ ہمپر مینہ برسا خدا کے فضل اور رحمت سے تو مجھپر ایمان لایا اور تارے سے منکر ہوا اور جسنے کہا کہ ہمپر مینہ برسایا فلانے فلانے تارے کی تاثیر سے تو وہ مجھسے منکر ہوا تارے پر ایمان لایا چھیون اسکے راوی ہین سوائے ترمذی کے نوء کے معنے ہین ایک تارے کا چڑہنا اور دوسرے کا ڈوب جانا اور حضرت نے جو تارون کے باب مین سخت حکم بیان فرمایا تو اس سبب سے کہ عرب لوگ فعل کو تارون کی طرف منسوب کرتے تھے یعنے مینہ کو تارون کی تاثیر سے جانتے تھے لیکن جو شخص مینہ کو خدا کے فعل سے ٹہیراوے تو مراد اسکی قول سے مطرنا بنوء کذا یہ ہے کہ فلانے وقت مین مینہ برسا اور یہ فلانا تارا ہے تو ایسا کہنا جائز ہے ف طیبی نے لکہا ہے کہ جو شخص مینہ کو تارون کی تاثیر سے سمجہے اور اونکو فاعل مدبر مینہ کا پیدا کرنیوالا جانے جیسا کہ مزاج اوقات داؤدی لکہتا ہے تو وہ شخص کافر ہے اوسکے کفر مین کچہ شک نہین اور یہی قول ہے شافعی اور جمہور علما کا اور اگر مینہ کو خدا کی فضل

رحمت سے جانے اور تارون کو مینہ کی نشانی سمجھے تو یہ کافر نہین لیکن یہ بھی مکروہ ہے۔

(۳) وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِہٖ خَمْسَ سِنِیْنَ ثُمَّ اَرْسَلَہٗ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَۃٌ مِّنَ النَّاسِ کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سُقِیْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ اَلْمِجْدَحُ بِکَسْرِ الْمِیْمِ وَسُکُوْنِ الْجِیْمِ وَاٰخِرُہٗ حَاءٌ مُّھْمَلَۃٌ نَجْمٌ یُقَالُ لَہُ الدَّبَرَانُ وَبَعْضُھُمْ یَضُمُّ الْمِیْمَ **ترجمہ** ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا مینہ کو اپنے بندون سے پانچ سال روک لے پھر مینہ برسائے تو البتہ آدمیون سے ایک گروہ کافر ہو جاتا ہے کہتے ہین کہ مجدح ستارے نے ہمپر مینہ برسایا نسائی اسکے راوی ہین مجدح ایک ستارہ ہے کہ لوگ اوسکو دبران کہتے ہین۔

(۴) وَعَنْ قَتَادَۃَ رض قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ ھٰذِہِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَھَا زِیْنَۃً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّیَاطِیْنِ وَعَلَامَاتٍ یُّھْتَدٰی بِھَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِیْھَا غَیْرَ ھٰذَا فَقَدْ اَخْطَاَ حَظَّہٗ وَاَضَاعَ نَصِیْبَہٗ وَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْہِ وَمَا لَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ وَمَا عَجِزَ عَنْ عِلْمِہِ الْاَنْبِیَاءُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَعَنِ الرَّبِیْعِ مِثْلُہٗ وَزَادَ وَاللّٰہِ مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِیْ نَجْمٍ حَیٰوۃَ اَحَدٍ وَّلَا مَوْتَہٗ وَلَا رِزْقَہٗ اِنَّمَا یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَیَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ قُلْتُ وَعَلَّقَ مِنْہُ الْبُخَارِیُّ مِنْ اَوَّلِہٖ اِلٰی قَوْلِہٖ مَا لَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے کہا کہ خدا نے ان ستارون کو تین چیزون کے واسطے پیدا کیا ہے زینت آسمانون کی اور پھینک مار شیطانون کی اور نشانیان جنسے راہ معلوم ہوتا ہے سو جو اسکے سوائے انمین کچھ اور مراد لے تو اوسنے اپنی حصے سے خطا کی اور اپنا نصیب ضائع کیا اور تکلیف کی اوس چیز مین جو نہ فائدہ دے اوسکو اور جسکا اوسکو علم نہین اور جسکے علم سے انبیا اور فرشتے عاجز ہین اور ربیع سے بھی اسیطرح روایت آئی ہے اور زیادہ کیا ہے واسطے خدا نے کسی تارے مین نہ کسی کی زندگی ٹہیرائی ہے اور نہ موت اور نہ روزی سوائے اسکے کچھ نہین کہ اللہ پر بہتان باندہتے ہین اور تارون کو موثر جانتے ہین رزین اسکے راوی ہین مین کہتا ہون او رمعلق بیان کیا ہے اوسکو بخاری نے اول سے مالا علم لہ تک اور اللہ خوب جانتا ہے۔
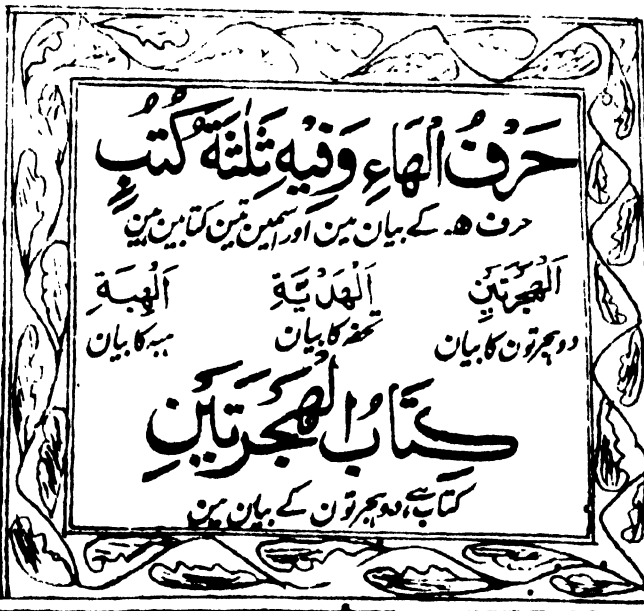
حَرْفُ الْھَاءِ وَفِیْہِ ثَلٰثَۃُ کُتُبٍ

حرف ھ کے بیان مین اور اسمین تین کتابین ہین

اَلْھِجْرَتَیْنِ	اَلْھَدِیَّۃِ	اَلْھِبَۃِ
دو ہجرتون کا بیان	تحفہ کا بیان	ہبہ کا بیان

کِتَابُ الْھِجْرَتَیْنِ

کتاب ہے دو ہجرتون کے بیان مین

(١) عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال جاء ابو بكر رض الى ابي في منزله فاشترى منه رحلاً فقال لعازب ابعث معي ابنك يحمله الى منزلي فقال لي احمله فحملته وخرج ابي معه ينتقد ثمنه فقال له ابي يا ابا بكر كيف صنعتما ليلة سريت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم اسرينا ليلتنا حتى قام قائم الظهيرة وخلا الطريق فلا يمر فيه احد حتى رفعت لنا صخرة طويلة لها ظل لم تات عليها الشمس بعد فنزلنا عندها فاتيت الصخرة فسويت بيدي مكانا ينام فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم في ظلها ثم بسطت عليه فروة ثم قلت نم يا رسول الله وانا انفض لك ما حولك فنام وخرجت انفض ما حوله فاذا انا براع مقبل بغنمه الى الصخرة يريد منها الذي اردنا فقلت لمن انت يا غلام فقال لرجل من اهل المدينة اي مدينة مكة فقلت افي غنمك لبن قال نعم قلت افتحلب لي قال نعم فاخذ شاة فقلت انفض الضرع من الشعر والتراب والقذى ففعل وحلب في قعب معه كثبة من لبن ومعي اداوة ارتوي فيها فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو نائم فكرهت ان اوقظه فوقفت حتى استيقظ فصببت على اللبن من الماء حتى برد اسفله فقلت يا رسول الله اشرب فشرب حتى رضيت ثم قال لي الم يان للرحيل فارتحلنا بعد ما زالت الشمس واتبعنا سراقة ابن مالك بن جعشم ونحن في جلد من ارض فقلت يا رسول الله اتينا فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه النبي صلى الله عليه وسلم فارتطمت يدا فرسه الى بطنها فقال اني قد علمت انكما دعوتما علي فادعوا لي والله لكما ان ارد عنكما الطلب فدعا له صلى الله عليه وسلم فنجا فرجع لا يلقى احدا الا قال قد كفيتم ما ههنا ولا يلقى احدا الا رده ووفى لنا اخرجه الشيخان الجلد الارض الغليظة الصلبة وارتطمت نشبت في الارض ولم تكد تخلص

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہا کہ ابو بکر صدیق رض میرے باپ کے پاس گہر مین آئے اور اُس سے کجاوہ خریدا اور عازب سے کہا کہ اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیج کہ اُسکو میرے گہر تک اوٹہا لے چلے تو اُسنے مجھسے کہا کہ اسکو اوٹہا لے مین نے اوسکو اوٹہا لیا اور میرا باپ اوسکے ساتھ نکلا اوسکا مول لینے کو تو میرے باپ نے اُن سے کہا اے ابو بکر خبر دو مجکو کہ کس طرح تمنے کیا اوس رات کو کہ تم حضرت کے ساتھ چلے۔ یعنے جب تم غار سے نکل کر مدینے کو ہجرت کرکے چلے تہے ابو بکر رض نے کہا ہان بتلاؤن کہ ہم چلے تمام رات یہانتک کہ ٹہیک دوپہر ہوئی اور سورج کہڑا ہوا اور راہ خالی ہوئی کہ اوسمین کوئی نہ گذرتا تہا یہانتک کہ ہمکو ایک دراز پتہر سایے دار نظر آیا اوسپر ابہی سورج کی دہوپ نہ آئی تہی سو ہم اُسکے پاس اترے پہر مین پتہر کے پاس آیا سو مینے اپنے ہاتہ سے ایک جگہ برابر کی اوسکے سایے مین کہ اس مین حضرت سو رہین پہر مینے اوسپر پوستین بچہائی پہر مینے کہا یا رسول اللہ آپ سو رہین اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور ادہر اُدہر دیکہتا رہونگا پہر حضرت سو گئے اور مین آپکے گرد نگہبانی کرنے لگا سو اچانک کیا دیکہتا ہون کہ ایک چرواہا اپنی بکریان لئے پتہر کی طرف سامنے آتا ہے ارادہ کرتا ہے اوس سے جو ہمنے ارادہ کیا یعنے سایہ چاہتا ہے مین نے کہا اے لڑکے تو کس کا ہے کہا کہ مکے والون سے ایک مرد کا مین نے کہا کیا تیری بکریون مین دودہ ہے اوسنے کہا کہ ہان ہے مینے کہا کیا تو میرے واسطے دوہیگا اُسنے کہا ہان پہر اُسنے ایک بکری پکڑی مین نے کہا تہن کو بالون اور مٹی میل سے جہاڑ لے اوسنے ویسا کیا اور اپنے کاٹہ کے پیالے مین تہوڑا سا دودہ دوہا اور میرے ساتہ پانی کی چھاگل تہی کہ حضرت اوس سے سیراب ہوتے تہے تو مین حضرت پاس آیا

اور حالانکہ آپ سوتے تھے تو مین نے برا جانا کہ آپکو جگاؤن سو مین ٹہیر رہا یہانتک کہ حضرت جاگے تو مین نے دودہ پر پانی ڈالا یہانتک کہ سب سرد ہوگیا تو مین نے کہا یا حضرت پیجیے حضرت نے پیا تو مین راضی ہوا پہر حضرت نے مجہسے فرمایا کہ کیا ابہی کوچ کا وقت نہین آیا سو ہمنے سورج ڈہلنے کے بعد کوچ کیا اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچہے لگا اور ہم سخت زمین مین تہے تو مین نے کہا یا حضرت دشمن تمہارے پاس پہونچا فرمایا غم مت کر مقرر خدا ہمارے ساتہ ہے تو حضرت نے اوسکے حق مین بددعا کی تو اوسکے گہوڑے کے پاؤن پیٹ تک گہس گئے تو سراقہ نے کہا مین نے جان لیا کہ تمنے مجپر بددعا کی سو میرے واسطے دعا کرو خدا مجکو نجات دے کہ مین اللہ کو گواہ کرتا ہون تمہارے واسطے یہ کہ مین پہیر دونگا تمسے کفار کے ڈہونڈنے والون کو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے واسطے دعا کی تو اوسنے خلاصی پائی اور پلٹ گیا اور تلاش نہ کر مین تلاش کر چکا نہین ہے اودہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتے ہو اور جسکو ملتا تہا اوسکو پہیر دیتا تہا اور اوسنے ہمارے واسطے قول و اقرار پورا کیا شیخین اسکے راوی ہین جلد ارض سخت زمین کو کہتے ہین اور تطمت یعنی گہس گیا زمین مین اور نہ قریب تہا کہ خلاص ہو۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رض قَالَ نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِکِیْنَ وَنَحْنُ فِی الْغَارِ وَھُمْ عَلٰی رُؤُسِنَا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ اَحَدَھُمْ نَظَرَ اِلٰی قَدَمَیْہِ لَاَبْصَرَنَا فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّکَ بِاثْنَیْنِ اللّٰہُ ثَالِثُھُمَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ **ترجمہ** ابو بکر رضسے روایت ہے کہا کہ مین نے کافرون کی پاؤن کو دیکہا اور حالانکہ ہم پہاڑ کی غار مین چہپے تہے اور وہ ہمارے سر پر تہے تو مین نے کہا یا رسول اللہ اگر اونمین سے کوئی اپنے پاؤن کی طرف نظر کرے تو ہمکو دیکہہ لے فرمایا اے ابو بکر کیا گمان ہے تیرا ساتہ اُن دو شخصون کے کہ انکا تیرا اللہ ہے یعنے اللہ اُنکے ساتہ ہے شیخین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّعْدِیِّ رض قَالَ وَفَدْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَرَکْتُ قَوْمًا مِنْ خَلْفِیْ وَھُمْ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْھِجْرَۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَقَالَ لَنْ تَنْقَطِعَ الْھِجْرَۃُ مَا قُوْتِلَ الْکُفَّارُ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** عبد اللہ بن سعدی رضسے روایت ہے کہا کہ ایلچی ہوئے ہم طرف حضرت کی سو مینے کہا یا حضرت مین نے اپنے پیچہے کچہہ لوگ چہوڑے ہین وہ گمان کرتے ہین کہ ہجرت بند ہوچکی یعنے اب ہجرت کا ثواب نہین ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بند ہوگی ہجرت جب تک کہ کافرون سے جہاد ہوتا رہیگا نسائی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ رض قَالَ جِئْتُ بِاَبِیْ اُمَیَّۃَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَایِعْ اَبِیْ عَلَی الْھِجْرَۃِ فَقَالَ اُبَایِعُہٗ عَلَی الْجِھَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْھِجْرَۃُ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** یعلے بن امیہ سے روایت ہے کہا کہ مین اپنے باپ امیہ کو فتح مکہ کے دن لایا سو مین نے کہا یا حضرت میرے باپ سے ہجرت کی بیعت لیجیے فرمایا مین اُس سے جہاد پر بیعت کرتا ہون اور ہجرت بند ہوچکی ہے نسائی اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ مَا عَدُّوْا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِہٖ مَا عَدُّوْا اِلَّا مِنْ مَقْدَمِہِ الْمَدِیْنَۃَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے کہا کہ نہین گنا انہون نے حضرت کے پیغمبر ہونے سے اور نہ آپکی وفات سے جو گنا انہون نے ہجرت کی آنحضرت کے سے طرف مدینے کی یعنے ہجرت کا ذکر بہت ہے بخاری اسکے راوی ہین۔

كتاب الهدية

کتاب تحفہ بھیجنے کے بیان مین

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادُوا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَرُ الصَّدْرِ غِشُّهُ وَوَسَاوِسُهُ وَفِرْسِنُ الشَّاةِ ظِلْفُهَا **ترجمہ** ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک دوسرے کو تحفہ بھیجا کرو اسواسطے کہ تحفہ دور کرتا ہے دل کے کینے کو اور نہ حقیر جانے کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اگرچہ بکری کے کہر کا ٹکڑا ہو ترمذی اسکے راوی ہین۔ وحر الصدر دل کی میل اور وسوسون کو کہتے ہین۔ اور فرسن کہر کو کہتے ہین۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** عایشہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ ہدیہ قبول کرتے تہے اور اسکا بدلہ دیتے تہے بخاری ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيتُ إِلَيْهِ لَأَجَبْتُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بکری کا کہر میری طرف تحفہ بھیجا جاے تو مین قبول کرون اگر مین اوسکی طرف بلایا جاؤن تو کہنا مانون ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ أَهْدَى كِسْرَى إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقَبِلَ مِنْهُ وَإِنَّ الْمُلُوكَ أَهْدَوْا إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** علیؓ سے روایت ہے کہا کہ ایران کے بادشاہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا تو حضرتؐ نے قبول کیا اور بادشاہون نے آپکی طرف تحفے بہیجے تو حضرتؐ نے انکے تحفے قبول کیے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رض قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقَالَ أَسْلَمْتَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ الزَّبْدُ بِسُكُونِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ الرِّفْدُ وَالْعَطَاءُ **ترجمہ** عیاض بن حمار سے روایت ہے کہا کہ مین نے حضرتؐ کو ایک تحفہ بھیجا تو حضرتؐ نے فرمایا کیا تو مسلمان ہوگیا ہے مین نے کہا کہ نہین فرمایا سو مین منع کیا گیا ہون مشرکون کے تحفے اور عطا سے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین زبد کے معنے ہین بخشش اور عطا۔

(۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ عَنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلَانًا أَهْدَى لِي بَكْرَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرتؐ کو ایک اونٹنی تحفہ بھیجا تو حضرتؐ نے اوسکو اسکے بدلے چھہ اونٹنیان دین تو وہ غصے ہوا یہ خبر حضرتؐ کو پہونچی تو آپ نے خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ فلانے نے مجکو ایک اونٹنی تحفہ بھیجی تھی اور مینے اوسکو اسکے بدلے چھہ اونٹنیان دین تو وہ غصے ہوا البتہ مین نے قصد کیا کہ نہ قبول کرون ہدیہ مگر قرشی سے یا انصاری سے یا ثقفی سے یا دوسی سے اصحاب سنن اسکے

راوی ہین۔

(٧) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَفَعَ لِرَجُلٍ شَفَاعَۃً فَاَھْدٰی لَہٗ ھَدِیَّۃً عَلَیْھَا فَقَبِلَھَا فَقَدْ اَتٰی بَابًا عَظِیْمًا مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوکسی کی سفارش کرے اور وہ اوسکو اوسپہ تحفہ بھیجے وہ قبول کرلے تو وہ بیاج کے ایک بڑے دروازے مین داخل ہوا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(٨) وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رض قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِّنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ الْکِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ فَاَھْدٰی اِلَیَّ رَجُلٌ مِّنْھُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ لَیْسَتْ لِیْ بِمَالٍ وَّاَرْمِیْ عَلَیْھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَاٰتِیَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَنَّہٗ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَجُلٌ اَھْدٰی اِلَیَّ قَوْسًا مِّمَّنْ کُنْتُ اُعَلِّمُہُ الْکِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ وَلَیْسَتْ لِیْ بِمَالٍ وَّاَرْمِیْ عَلَیْھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَاقْبَلْھَا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ مین نے اہل صفہ مین سے بعض لوگون کو قرآن سکہایا تو اونین سے ایک مردنے مجکو کمان تحفہ بھیجا مین نے کہا کہ میرے پاس مال نہین اور مین اوس سے خدا کی راہ مین تیر مارونگا البتہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤنگا اور آپسے پوچھونگا پہر مین حضرتؐ کے پاس آیا تو مین نے کہا یا حضرت مین بعضے لوگون کو کتاب اور قرآن سکہایا تہا تو اونین سے ایک نے مجکو کمان تحفہ بہیجا ہے اور میرے پاس مال نہین اور مین اُس سے خدا کی راہ مین تیر مارونگا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ آگ کا حلقہ تیرے گلے مین ڈالا جاوے تو اسکو قبول کرلے ابوداؤد اسکو راوی ہین۔

کِتَابُ الْھِبَۃِ

کتاب ہبہ کے بیان مین

(١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ رض قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّعْطِیَ عَطِیَّۃً اَوْ یَھَبَ ھِبَۃً ثُمَّ یَرْجِعَ فِیْھَا اِلَّا الْوَالِدُ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ الَّذِیْ یَرْجِعُ فِیْ عَطِیَّتِہٖ اَوْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَلِلْخَمْسَۃِ عَنْہُ مَرْفُوْعًا لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِیْ یَعُوْدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَقِیْءُ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْ قَیْئِہٖ ترجمہ ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مرد کے واسطے حلال نہین کہ کوئی چیز عطا کرے یا کچھ بخشے پہر اس مین رجوع کرے یعنے پہیرے لیکن اگر باپ اپنی اولاد کو کچھ دیکر پہیرلے تو جائز ہے ایک روایت ہے کہ جو اپنی عطا کی یا ہبہ کی چیز کو پہیر لے تو وہ مثل کتے کی ہے کہ اپنی قے کی چیز کو پہیر کہاوے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور پانچون کے واسطے ابن عباسؓ سے کہ ہمارے واسطے بری کہاوت نہین کہ جو اپنی ہبہ کی چیز کو پہیرے وہ کتے کی مانند ہے کہ اپنی قے کی چیز کو پہر کہا لیوے +

(٢) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رض اَنَّ اَبَاہُ اَتٰی بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ ھٰذَا غُلَامًا فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکُلَّ وَلَدِکَ نَحَلْتَہٗ مِثْلَ ھٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْہُ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ النِّحْلَۃُ الْعَطِیَّۃُ وَالْھِبَۃُ ترجمہ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ اوسکا باپ اُسکو حضرتؐ کے پاس لایا اور کہا یا رسول اللہ مین نے اپنے اس لڑکے کو غلام بخشا ہے تو حضرتؐ نے فرمایا کیا تونے اپنی سب اولاد کو اسکی مثل عطا کیا ہے اُسنے

کہا کہ نہین فرمایا پس اوسکو پھیرے چھیون اسکے راوی ہین خلہ عطا اور ہبہ کو کہتے ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ أَمْرٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا أَخْرَجَهُ أَبُودَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عمرو‌ؓ سے روایت ہے کہا کہ جب حضرت نے مکہ کو فتح کیا تو خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہوے سو فرمایا کہ خبردار ہو کہ کسی عورت کے واسطے ہبہ کرنا جائز نہین بدون اذن اپنے خاوند مگر یعنے بدون اوسکے اذن کے کسی کو کچھ دے اور ایک روایت مین ہے کہ کسی عورت کو اپنے مال مین اختیار نہین جبکہ اوسکا خاوند اوسکے پردے کا مالک ہو ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ أَنْ يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ **ترجمہ** ابن عمر‌ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین لائق ہے مسلمان مرد کو جسکے پاس کوئی چیز وصیت کرنے کی ہو یہ کہ دو راتین کاٹے مگر کہ اوسکا وصیت نامہ اوسکے پاس لکھا ہو چھیون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ كَذَلِكَ حَتَّى نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ أَخْرَجَهُ أَبُودَاؤدَ **ترجمہ** ابن عباس‌ؓ سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہ اگر چھوڑے مال تو وصیت کرنا ہے واسطے ماں باپ اور قرابتیون کے موافق دستور کے اور اسیطرح وصیت جاری رہی یہانتک کہ میراث کی آیت نے اوسکو منسوخ کیا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

وقتہا
وصیت کے وقت کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَأْمُلُ الْغِنَى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تَدَعُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** ابوہریرہ‌ؓ سے روایت ہے

اگر کسی نے حضرتؐ سے پوچھا کہ کون سی خیرات افضل ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت
مین کہ تندرست اور حریص ہو مالداری کی امید رکھتا ہو اور محتاجی سے ڈرتا ہو اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہانتک کہ
جب تو مرنے لگے اور روح حلق مین پہونچے تو اوسوقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے
وارث کا ہو چکا پانچون اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنے خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہے کہ مال دینے کو جی نہ چاہے
زندگی کی امید ہو اور یہ نہین کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کرے کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا
اسوقت اگر کسی کو نہ دیگا تو بھی مال اوسکے ہاتھ سے گیا اور غیرون کو ملا یعنے وارثون کو۔

مِقْدَارُهَا
وصیت کی مقدار کا بیان

(۱) **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رض قَالَ جَاءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِیْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَةٌ لِیْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِیْ فِیْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ اللّٰهُ بِكَ اَقْوَامًا وَيَضُرَّ بِكَ اٰخَرِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ قَوْلُهٗ يَرْثِیْ لَهٗ اِلٰى اٰخِرِهٖ مُدْرَجٌ فِی الْحَدِيْثِ **ترجمہ** سعد بن ابی
وقاصؓ سے روایت ہے کہ مین حجۃ الوداع مین سخت بیمار ہوا حضرتؐ میری خبر کو آئے تو مین نے کہا یا رسول اللہ میری
بیماری حد کو پہونچی جو آپ دیکھتے ہین یعنے اب زندگی کی امید نہین اور مین مالدار ہون اور میری صرف ایک بیٹی ہے
اوسکے سوائے کوئی میرا وارث نہین تو کیا ایک حصہ بیٹی کو دون اور دو حصے خیرات کرون حضرتؐ نے فرمایا کہ
نہین پھر مینے کہا آدھا مال خیرات کر دون فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا کہ تہائی مال خیرات کر دون فرمایا تہائی خیرات کر
اور تہائی بھی خیرات کے واسطے بہت ہے مقرر اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ انکو محتاج
چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہاتھ پھیلا کر اور جو کچھ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اوسکا ثواب پاویگا یہانتک
کہ جو تو اپنی بیوی کے منہ مین ڈالیگا یعنے اوسکا بھی ثواب پاویگا پھر مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاؤنگا بعد اپنے
ساتھیون کے چلے جانے کے حضرت نے فرمایا اگر تو بیماری کے سبب مکے مین چھوڑا جائیگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی
کا کرتا رہیگا تو بیشک تیرا درجہ بلند اور اونچا ہوگا اور شاید کہ تو پیچھے چھوڑا جائیگا یعنے تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک
کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر پاوینگے تجھسے اور لوگ یعنے تیرے جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو
ضرر الٰہی جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیرا نکو ایڑیون پر لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ
ہے حضرتؐ اوسکے واسطے مرثیہ کہتے تھے کہ باوجود ہجرت کے مکے مین آکر مرا چھیون اسکے راوی ہین قول اوسکا یرثی
سے آخیر تک مدرج ہے حدیث مین۔

وَصِيَّةُ الْوَارِثِ

(۱) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ رض قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِیَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا يَسِيْلُ بَيْنَ

لَكِنْ قَبِيصَةَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى أَعْطٰى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ
لَكِنْ رِوَايَةُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْجِرَانُ بَاطِنُ الْعُنُقِ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ الْقَصْعُ شِدَّةُ الْمَضْغِ وَالْجِرَّةُ مَا
يُخْرِجُهُ الْبَعِيرُ مِنْ بَطْنِهِ لِيَجْتَرَّهُ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الْبَعِيرُ إِذَا كَانَ مُطْمَئِنًّا فَإِذَا خَافَ شَيْئًا قَطَعَ الْجِرَّةَ **ترجمہ**
وارث کی وصیت کا بیان ۔ عمرو بن خارجہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر خطبہ
پڑھا اور حالانکہ مین اونٹنی کی گردن کے نیچے تھا اور وہ جگالی کرتی تہی اپنے پیٹ کی نکالی چیز سے اور اوسکا لعاب میرے
دونو مونڈھون کے درمیان بہتا تھا سو مین نے حضرت سے سنا فرماتے تہے کہ مقرر خدا نے ہر حقدار کو اپنا حق دیدیا ہے
سو نہین تجویز ہے وصیت واسطے وارث کے اصحاب سنن اسکے راوی ہین لیکن روایت ابوداود کی ابوامامہ سے ہے جران
گردن کے نیچے کی طرف کو کہتے ہین جو زمین سے ملی ہوتی ہے اور قصع سخت چبانے کو کہتے ہین اور جرہ وہ چیز ہے جو
اونٹ اپنے پیٹ سے نکالتا رہے جگالی کرنے کو اور اونٹ جگالی اوسوقت کرتا ہے جب اوسکو اطمینان ہو اور جب ڈرے
تو جگالی چھوڑ دیتا ہے
(۲) **وَعَنْ** طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفٰى هَلْ أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا قُلْتُ فَكَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِهَا وَلَمْ يُوصِ قَالَ أَوْصٰى بِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ
إِلَّا أَبَا دَاوُدَ **ترجمہ** طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ مین نے ابن ابی اوفے سے پوچھا کہ کیا حضرت نے وصیت کی ہے
اوسنے کہا کہ نہین مینے کہا پہر لوگون پر کس طرح وصیت لکہی گئی یا کس طرح اوسکا حکم ہوا حالانکہ وصیت نہین کی کہا کہ
وصیت کی ساتھ عمل کرنے کے خدا کی کتاب پر ابوداود کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین ۔
(۳) **وَعَنِ** الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ رض أَنَّ عَلِيًّا رض كَانَ وَصِيًّا لِرَسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ مَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلٰى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حِجْرِي وَمَا شَعَرْتُ
أَنَّهُ مَاتَ فَمَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ الْإِنْخِنَاثُ الْإِنْثِنَاءُ وَالْإِنْكِسَارُ أَرَادَتْ أَنَّهُ
اِسْتَرْخٰى فَانْثَنَتْ أَعْضَاؤُهُ **ترجمہ** اسود بن یزید سے روایت ہے کہ لوگون نے عائشہ رض کے پاس ذکر کیا کہ
حضرت نے علی رض کے حق مین وصیت کی ہے عائشہ نے کہا کسوقت علی کو وصیت کی اور حالانکہ آپ میرے سینے
سے تکیہ کئے تہے پہر آپنے طشت منگایا سو البتہ ڈہیلے ہوے اور جھک گئے میری گود مین اور مینے معلوم نہ کیا کہ فوت
ہوگئے سو کسوقت وصیت کی آپنے علی کو شیخین نسائی اسکے راوی ہین انخناث کے معنے ہین اولٹنا اور ٹوٹ جانا
مراد یہ ہے کہ حضرت ڈہیلے ہوئے تو آپکے جوڑ چھوٹ گئے ۱۲
(۴) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ أَوْصٰى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ
رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ عَنْهُ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ وَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبِي أَوْصٰى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ
عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ أَفَأُعْتِقُ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ
عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اوسنے اپنے باپ اور اوسنے اپنے دادا
سے روایت کی کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اوسکی طرف سے سو غلام آزاد کیا جاوے تو اوسکے بیٹے ہشام نے
اوسکی طرف سے پچاس غلام آزاد کئے اور اوسکے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ اوسکی طرف سے باقی پچاس کو آزاد کرے

سوائے کہا کہ مین حضرت سے پوچھ لون اونسے حضرت سے پوچھا تو کہا یا رسول اللہ میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اوسکی طرف سے سو غلام آزاد کیے جاویں اور ہشام نے اوسکی طرف سے پچاس غلام آزاد کردیے ہین اور مجھپر پچاس باقی ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اوسکی طرف سے غلام آزاد کرتے یا خیرات کرتے یا حج کرتے تو اوسکا ثواب پہونچتا یعنے وہ کافر مرا ہے اور کافر کو خیرات کا ثواب نہین پہونچتا ابوداود اس کے راوی ہین -

الوصی فی الیتیم
یتیم کے وصی کا بیان

(۱) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم اخرجہ ابوداود والنسائی **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر مین تجکو کمزور دیکھتا ہون اور مین تیرے واسطے چاہتا ہون سو تو دو آدمیون پر سردار نہو اور نہ یتیم کے مال کا متولی نہو ابوداود و نسائی اسکے راوی ہین -

(۲) وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال اتی رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی فقیر ولیس لی شیء ولی یتیم فقال کل من مال یتیمک غیر مسرف ولا مبادر ولا متاثل مالا اخرجہ ابوداود والنسائی المبادر المسارع **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونسے اپنے باپ اونسے اپنے دادا سے روایت کی کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا سو اونسے کہا کہ مین محتاج ہون اور میرے پاس کچھ نہین ہے اور مین ایک یتیم کا والی ہون فرمایا کہ اپنے یتیم کے مال سے کہا بدون اسراف اور جلدی اور جمع کرنے کے ابوداود و نسائی اسکے راوی ہین -

(۳) وعن علی رضی اللہ عنہ قال حفظت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اثنتین لا یتم بعد احتلام ولا صمات یوم الی اللیل اخرجہ ابوداود **ترجمہ** علی مرتضے سے روایت ہے کہا کہ مین نے دو چیزین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھی ہین کہ نہین ہے یتیمی بعد بالغ ہونے کے اور نہین ہے چپ رہنا ایکدن کا رات تک ابوداود اسکے راوی ہین - یعنے تمام دن سکوت کا روزہ رکھنا جائز نہین

کتاب الوعد
کتاب ہے وعدہ کرنے کے بیان مین

(۱) عن عبد اللہ بن ابی الحمساء رضی اللہ عنہ قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببیع قبل ان یبعث فبقیت لہ بقیۃ فوعدتہ ان اتیہ بھا فی مکانہ فنسیت ثم ذکرت بعد ثلث فجئت فاذا ھو فی مکانہ فقال یا فتی لقد شققت علی انا ھھنا منذ ثلث انتظرک اخرجہ ابوداود **ترجمہ** عبداللہ بن ابی حمساء سے روایت ہے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیز خریدی پیغمبر ہونے سے پہلے سو آپکا میری طرف کچھ مول باقی رہا سو مین نے آپسے وعدہ کیا کہ مین اوسکو آپکے پاس فلانی جگہ لاؤنگا سو مین بھول گیا پھر تین دن کے بعد مجکو یاد آیا پھر مین آپکے پاس گیا سو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت اوس جگہ مین بیٹھے ہین تو فرمایا لے جوان البتہ تو نے مجھپر مشقت ڈالی - مین تین دن سے یہان تیری انتظار کر رہا ہون ابوداود اسکے راوی ہین -

(۲) وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ اَعْطَیْتُکَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا ثَلٰثًا فَلَمْ یَجِیءْ مَالُ الْبَحْرَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ اَبَا بَکْرٍ فَنَادٰی مُنَادِیْ اَبِیْ بَکْرٍ اَلَا مَنْ کَانَ لَہٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِدَۃٌ اَوْ دَیْنٌ فَلْیَاْتِنَا فَاَتَیْتُہٗ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ حَتّٰی وَلَمْ یُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ فَقَالَ مِثْلَہٗ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ الثَّالِثَۃَ فَقُلْتُ سَاَلْتُکَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ ثُمَّ سَاَلْتُکَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ فَاِمَّا اَنْ تُعْطِیَنِیْ وَاِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّیْ فَقَالَ اَیُّ دَاءٍ اَدْوَاُ مِنَ الْبُخْلِ مَا رَدَدْتُکَ مِنْ مَرَّۃٍ اِلَّا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اُعْطِیَکَ فَحَثٰی لِیْ حَثْیَۃً بِکَفَّیْہِ جَمِیْعًا وَقَالَ عُدَّھَا فَوَجَدْتُّھَا خَمْسَمِائَۃٍ قَالَ فَخُذْ مِثْلَھَا مَرَّتَیْنِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا تو مین تجکو دونگا اس طرح اور اسطرح یعنے دونو ہاتہ بہر بہر کر تین بار تجکو دونگا سو حضرتؐ کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے پہر بحرین کا مال ابو بکرؓ کے پاس آیا تو ابو بکر کے پکارنے والے نے پکارا کہ خبردار ہو کہ جس سے حضرت نے کچہ دینے کا وعدہ کیا ہو یا جسکا حضرت پر قرض ہو وہ ہمارے پاس آوے تو مین ابو بکر صدیقؓ کے پاس گیا اور مین نے انکو خبر دی۔ سو ابو بکر نے کہا یہانتک اور مجکو کچہ نہ دیا پہر مین اونکے پاس آیا تو انہون نے اوسیطرح کہا پہر مین تیسری بار انکے پاس آیا تو مین نے کہا کہ مین نے تمسے مال مانگا تہا تمنے مجکو نہین دیا سو۔ یا تو تم مجکو دیدو اور یا تم مجہسے بخل کرتے ہو تو انہون نے کہا کہ بخل سے زیادہ تر کون بیماری ہے مین نے تجکو کسی بار نہین پہیرا مگر کہ میرا ارادہ تجکو دینے کا تہا تو اونہون نے میرے واسطے اکٹھے دونو ہاتہ سے مٹہی بہرا اور کہا کہ گن اوسکو مین نے اونکو پانچسو درہم پایا پہر فرمایا کہ دو بار اتنے اور لے لے یعنے ہزار درہم لے شیخین اسکے راوی ہین۔

کِتَابُ الْوَکَالَۃِ

کتاب ہے

وکیل ہونے کے بیان مین

(۱) عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَہٗ بِدِیْنَارٍ یَشْتَرِیْ لَہٗ بِہٖ اُضْحِیَۃً فَاشْتَرٰی کَبْشًا بِدِیْنَارٍ وَبَاعَہٗ بِدِیْنَارَیْنِ فَرَجَعَ وَاشْتَرٰی اُضْحِیَۃً بِدِیْنَارٍ فَجَاءَ بِالْاُضْحِیَۃِ وَالدِّیْنَارِ فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالدِّیْنَارِ وَدَعَا لَہٗ اَنْ یُّبَارَکَ لَہٗ فِیْ تِجَارَتِہٖ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجکو ایک اشرفی دیکر بہیجا تاکہ مین آپکے واسطے اوس سے قربانی خریدون سو مین نے اشرفی سے دنبہ خریدا پہر مین نے اوسکو دو اشرفیون سے بیچڈالا پہر مین پہرا اور مین نے ایک اشرفی سے ایک دنبہ خریدا تو مین حضرتؐ کے پاس قربانی اور اشرفی لایا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشرفی خیرات کردی اور میرے واسطے میری تجارت مین برکت کی دعا کی ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین **ف** معلوم ہوا کہ وکیل کرنا اپنے کاربار مین درست ہے۔

کِتَابُ الْوَقْفِ

کتاب ہے وقف کرنے کے بیان مین

(۱) عن ابن عمر رض قال اصاب عمر رضی الله عنه ارضا بخیبر فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منه فکیف تامرنی به فقال ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها فتصدق بها عمر رض انها لا یباع اصلها ولا یوهب ولا یورث للفقراء و القربی والرقاب وفی سبیل الله وابن السبیل زاد فی روایة والضیف ثم اتفقوا لا جناح علی من ولیها ان یاکل منها بالمعروف ویطعم صدیقا غیر متاثل مالا اخرجه الخمسة المتاثل الذی یدخر المال ویقتنیه **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ کہا عمر فاروق نے خیبر مین زمین پائی تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ مینے خیبر مین زمین پائی ہے کہ مین نے اپنے نزدیک اوس سے زیادہ تر عمدہ مال کبھی نہین پایا سو آپ مجکو اوسکا کس طرح حکم کرتے ہین یعنے کس طرح اور کہان خیرات کرون فرمایا اگر تو چاہے تو اوسکے اصل کو روک رکھ اور اوسکی پیداوار کو خیرات کر یعنے اوسکو وقف کر دے کہ اصل زمین قائم رہے اور اوسکا حاصل خدا کے راہ مین خیرات ہوا کرے تو عمر فاروق نے اوسکو وقف کیا اسطور پر کہ اصل زمین نہ بیچی جاوے نہ ہبہ کی جاوے اور نہ اوسکا کوئی وارث بنے خیرات کیا اوسکو واسطے محتاجون کے اور قرابت والون کے اور غلام آزاد کرنے کے اور خدا کی راہ مین اور واسطے مسافرون کے اور ایک روایت مین زیادہ ہے اور مہمانون کے پہر اتفاق کیا راویون نے کہ نہین گناہ اوسکے متہم پر یہ کہ کہاوے اوس سے موافق دستور کے اور کہلاوے دوست کو اس حال مین کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال کو پانچون اسکے راوی ہین متاثل وہ ہے جو مال کو جمع کرے۔

(۲) وعن یحیی بن سعید قال نسخ لی عبد الحمید بن عبد الله بن عمر بن الخطاب رض صدقة عمر رضی الله عنه بسم الله الرحمن الرحیم هذا ما کتب عبد الله عمر فی ثمغ فذکر نحو حدیث ابن عمر وفیها فما عفا عنه من ثمره فهو للسائل والمحروم وان شاء ولی ثمغ اشتری من ثمره رقیقا لعمله وکتب معیقیب وشهد عبد الله ابن الارقم هذا ما اوصی به عبد الله عمر امیر المؤمنین انه ان حدث به حدث ان ثمغا وصرمة ابن الاکوع والعبد الذی فیه والمائة السهم الذی بخیبر ورقیقه الذی فیه والمائة التی اطعمه محمد صلی الله علیه وسلم بالوادی تلیه حفصة ما عاشت ثم یلیه ذو الرای من اهلها ان لا یباع ولا یشتری ینفقه حیث شاء من السائل والمحروم وذوی القربی ولا حرج علی من ولیه اذا اکل او اشتری رقیقا منه اخرجه ابو داود عفا ای زاد وفضل والمحروم الممنوع الذی صرف عنه الرزق وثمغ وصرمة ابن الاکوع مالان بالمدینة معروفان کانا لعمر رض فوقفهما **ترجمہ** یحیی بن سعد سے روایت ہے کہا کہ نقل کیا میرے واسطے عبد الحمید بن عبد اللہ نے وقف نامہ عمر کا شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے یہ وہ چیز ہے جو لکہی اللہ کے بندے عمر نے ثمغ کے باب مین پہر ذکر کی مثل حدیث ابن عمر کی اور اوسمین یہ ہے کہ جو زیادہ ہو میوہ اوسکا تو وہ واسطے سائل اور محتاج کے ہے اور اگر ثمغ کا والی چاہے تو اوسکے پہل سے اوسکے کام کے واسطے غلام خریدے اور لکہا معیقیب نے اور گواہ ہوئے عبد اللہ بن ارقم یہ وہ چیز ہے جو وصیت کی ساتہ اوس کے اللہ کے بندے عمر نے جو مسلمانون کا سردار ہے کہ اگر اوسپر کوئی مصیبت

آوے تو ثمغ اور صرما بن اکوع اور وہ غلام جو اوسمین ہے اور سو حصہ خیبر مین ہے اور اوسکا غلام جو اسمین ہے اور وہ
سو حصہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیا ہے نالے مین اوسکی والی حفصہؓ ہے یعنے انکی بیٹی جبتک کہ
وہ زندہ رہے پہر اوسکے والی عقل والے لوگ ہونگے اوسکے گہر والون سے وقف ہے اسطور پر کہ نہ بیچا جاوے نہ
خریدا جاوے خرچ کرے اوسکو مہتمم جس جگہ چاہے سائل اور محروم اور قرابتیون سے نہین کوئی حرج اوسکے
مہتمم پر جبکہ دیوے یا کہاوے یا اوس سے غلام خریدے ابو داؤد اسکے راوی ہین ثمغ کے معنے زیادہ ہوا اور بڑا کہ
اور محروم وہ ہے جس سے رزق پہیر اگیا یعنے محتاج اور ثمغ اور صرمہ دو مال ہین مدینے مین کہ معروف
ہین وہ حضرت عمرؓ کے ملک مین تہے تو عمر فاروقؓ نے انکو
وقف کر دیا

حَرْفُ الْبَاءِ وَفِيهِ كِتَابٌ وَّاحِدٌ

حرف باء مثناۃ تحتیہ اور اسمین ایک ہی کتاب ہے۔

كِتَابُ الْيَمِيْنِ وَفِيهِ ثَمَانِيَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے قسمون کے بیان مین اور اسمین آٹھ فصل ہین۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ لَفْظِ الْيَمِيْنِ وَمَا يُحْلَفُ بِهٖ

پہلی فصل

لفظ قسم اور جائز قسم کے بیان مین۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهٗ اَحْلِفُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا لَهٗ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْنِيْ لِلْمُدَّعِيْ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک مرد سے جسنے قسم دی کہ قسم کہا اسطرح کہ مین قسم کہاتا ہون اُس اللہ کی جسکے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہین کہ تیرے پاس مدعی کی کچھ چیز نہین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ يَحْلِفُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا مُسْلِمًا ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اکثر اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یون قسم کہایا کرتے تھے یون نہین قسم ہے دلون کے پھیرنے والے کی مسلم کے سوائے چھیون اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب قسم مین نہایت کوشش کرتے یعنے نہایت اہتمام منظور ہوتا تو یون فرماتے یون نہین قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ یہی قسم حضرتؐ کی جبکہ قسم کھانا چاہتے یون نہین اور مین خدا سے بخشش چاہتا ہون ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ قُتَيْلَةَ امْرَاَةٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ قَالَتْ اَتٰى يَهُوْدِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَتُشْرِكُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشِئْتَ وَتَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

اَرَادُوْا اَنْ یَّحْلِفُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ وَیَقُوْلُ اَحَدُھُمْ مَاشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ شِئْتَ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** قتیلہ قوم جہینہ کی ایک عورت سے روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو اوسنے کہا کہ تم ند مانتے ہو اور شرک کرتے ہو تم کہتے ہو کہ جو اللہ چاہے اور تو چاہے اور تم کہتے ہو کہ قسم ہے کعبے کی تو حضرت نے اصحاب کو حکم کیا کہ جب قسم کہانا چاہیں تو یون کہا کرین اور قسم ہے رب کعبے کی اور کہو اور نہیں سے کوئی کہ جو اللہ نے چاہا پہر تو نے چاہا نسائی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْمَا نُهِیَ عَنِ الْحَلْفِ بِہٖ

دوسری فصل منع قسم کے بیان مین

(۱) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ یَحْلِفُ بِاَبِیْہِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْھَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ فَمَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ تَعَالٰی اَوْ لِیَصْمُتْ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرؓ کو سنا قسم کھاتے ہوئے باپ کی تو فرمایا کہ مقرر خدا تمکو منع کرتا ہے اپنے باپ دادون کی قسم کھانے سے سو جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی قسم کھاوے یا چپ رہے چھیون اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے خدا کے کسی کی قسم درست نہین نہ قرآن کی نہ باپ دادون کی چنانچہ اور حدیث مین صاف منع کیا ہے۔

(۲) **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَۃِ فَلَیْسَ مِنَّا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو امانت کی قسم کہاوے وہ ہم مین سے نہین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** اِبْرَاھِیْمَ یَعْنِی النَّخَعِیَّ قَالَ کَانُوْا یَنْھَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ اَنْ نَّحْلِفَ بِالشَّھَادَۃِ وَالْعَھْدِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃٍ **ترجمہ** ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ کہ ہمکو منع کیا کرتے تہے۔ اور ہم لڑکے تہے شہادت اور عہد کی قسم کہانے سے بخاری اسکے راوی ہین ترجمہ باب مین۔

(۴) **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ کَانَ کَاذِبًا فَھُوَ کَمَا قَالَ وَاِنْ کَانَ صَادِقًا فَلَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْاِسْلَامِ سَالِمًا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کہاوے سو کہے کہ مین دین اسلام سے بیزار ہون پہر اگر وہ جھوٹا ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسا اوسنے کہا پہر اگر وہ قسم مین سچا ہو تو بہی اسلام کی طرف کبھی سلامت نہین پہریگا ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین **ف** یعنی جو قسم اسطرح کہاوے کہ اگر مین ایسا کرون تو مین دین اسلام سے بیزار ہون تو وہ اگرچہ سچا بہی ہو پہر بھی گناہ سے خالی نہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْیَمِیْنِ الْفَاجِرَۃِ

تیسری فصل جھوٹی قسم کے بیان مین۔

(۱) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ مَّصْبُوْرَۃٍ کَاذِبًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ اَلْیَمِیْنُ الْمَصْبُوْرَۃُ ھِیَ اللَّازِمَۃُ لِصَاحِبِھَا مِنْ جِھَۃِ الْحُکْمِ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹی قسم کہاوے لازم قسم مین تو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنا وے ابوداؤد اسکے راوی ہین یمین مصبورہ وہ قسم ہے جو قسم کہانیوالے پر لازم ہو جائے حکم کی جہت سے۔

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی مَالِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی

وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْآيَةَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جو قسم کہا کر مسلمان کا ناحق مال لیوے وہ ملیگا اللہ سے اس حال میں کہ وہ اوسپر نہایت غضبناک ہوگا پھر حضرتؐ اپنی اس حدیث کا ماخذ قرآن مجید سے پڑھکر بتلایا یعنی جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا اسا دبالیتے ہیں ان لوگوں کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور خدا اون سے بات نہیں کریگا اور رحمت سے اونکی طرف نہ دیکھیگا قیامت کے دن آخر آیت تک نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ قَالُوْا وَلَوْ شَيْئًا يَسِيْرًا قَالَ وَلَوْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ أَرَاكٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ایاس بن ثعلبہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کہا کر تو اللہ نے اوسپر بہشت حرام کردی اور اوسکے واسطے دوزخ کی آگ واجب کی لوگوں نے کہا کہ اگرچہ تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرتؐ نے فرمایا کہ اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو مسلم مالک نسائی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ مَوْضِعِ الْيَمِيْنِ

چوتھی فصل قسم کی جگہ کے بیان میں

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ آثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ أَخْضَرَ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُهٗ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کہاوے گا اگرچہ سبز مسواک پر ہو اونے اپنی جگہ دوزخ میں بنائی مالک ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ

پانچویں فصل قسم میں انشاء اللہ کہنے کے بیان میں +

(۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَدِ اسْتَثْنٰى فَإِنْ شَاءَ رَجَعَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ مِنْ غَيْرِ حِنْثٍ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی چیز میں قسم کہاوے اور اوسکے ساتھ انشاء اللہ کہے تو اوسنے استثنا کیا پھر اگر چاہے تو قسم بجالاوے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے بدون کفارہ یعنی اسمیں کفارہ نہیں آتا چاروں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمٰنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَأَةً كُلُّ امْرَأَةٍ تَأْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمْ يَقُلْ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْمُ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فُرْسَانًا أَجْمَعُوْنَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ البتہ میں آج رات کو نوّے عورت پر گھومونگا یعنی ان سے صحبت کرونگا کہ اونمیں سے ہر عورت لڑکا جنے گی جو سوار ہو کر راہ خدا میں جہاد کریگا تو فرشتہ نے اون سے کہا کہ کہہ انشاء اللہ یعنی اگر اللہ چاہے گا تو انھوں نے انشاء اللہ نہ کہا یعنی بھول گئے تو اونمیں سے کوئی عورت حاملہ نہوئی مگر ایک عورت کہ آدھا آدمی لائی یعنی ادھورا لڑکا جنا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہتے تو سب سوار ہو کر خدا کی راہ میں جہاد کرتے شیخین نسائی اسکے راوی ہیں **ف** معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے کوئی کام نہیں ہو سکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِی نَقْضِ الْیَمِیْنِ

چھٹی فصل قسم توڑنے کے بیان میں۔

(۱) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلْیَفْعَلِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَمَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی چیز پر قسم کھا بیٹھے پھر اوسکو اوس بات کے سوا اور بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی قسم توڑ دے اور قسم کا کفارہ دے اور چاہیے کہ کرے وہ بات جو بہتر ہے مسلم مالک ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ **ترجمہ** ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی اگر اللہ چاہے میں کسی بات پر قسم نہیں کھاؤنگا پھر میں اوسکے سوائے اور بات کو بہتر جانوں مگر اپنی قسم کا کفارہ دونگا اور جو بات بہتر ہو اوسکو کرونگا پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ لَمْ یَکُنْ یَحْنَثُ قَطُّ فِیْ یَمِیْنٍ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَفَّارَۃَ الْیَمِیْنِ فَقَالَ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتُ غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا اَتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَکَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے کبھی اپنی قسم نہیں توڑی یہانتک کہ قسم کا کفارہ اوترا پھر ابوبکر نے کہا کہ میں اگر کسی بات پر قسم کھاؤں پھر اوسکے سوائے اور بات کو بہتر دیکھوں تو کرتا ہوں اوسکو جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دوں بخاری اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِیْ اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَۃٍ

ساتویں فصل متفرق حدیثوں کے بیان میں

اَلنِّیَّۃُ قسم کھانے میں نیت کا بیان (۱) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْیَمِیْنُ عَلٰی نِیَّۃِ الْمُسْتَحْلِفِ وَفِیْ اُخْرٰی یَمِیْنُکَ عَلٰی مَا یُصَدِّقُکَ بِہٖ صَاحِبُکَ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی

کی تصدیق پر ہے مسلم ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنی قاضی جس مطلب کی قسم لے وہی معتبر ہے یا قسم کہانیوالا مدعی کی مراد پر قسم کہاوے تب معتبر ہے اور اگر قسم کہانیوالا کہے کہ مینے قاضی یا مدعی کی نیت پر قسم نہین کہائی مین نے کچھ اور ارادہ کرلیا تہا تو اوسکے اس بات کا کچھ اعتبار نہین۔

اللغو قسم لغو کا بیان

(۱) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت اُنزلت ہذہ الآیۃ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم فی قول الرجل لا واللہ وبلی واللہ اخرجہ البخاری ومالک وابو داؤد **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ اوتاری گئی یہ آیت کہ نہین پکڑتا تمکو اللہ تمہاری بیفائدہ قسمون مین اوتری یہ آیت مرد کی اس بات مین۔ لا واللہ وبلی واللہ یعنی نہین قسم اللہ کی اور ہان قسم اللہ کی بخاری مالک ابوداؤد اسکے راوی ہین **ف** یعنی جو قسم بلا قصد زبان سے نکلجاوے وہ لغو ہے اوسمین کفارہ نہین۔

التوریۃ قسم مین پردہ کرنیکا بیان

(۱) **عن** سوید بن حنظلۃ رضی اللہ عنہ قال خرجنا نرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فاخذہ عدو لہ فتحرج القوم ان یحلفوا وحلفت انہ اخی فخلی سبیلہ فاتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ ان القوم تحرجوا ان یحلفوا وحلفت انہ اخی فقال صدقت المسلم اخو المسلم اخرجہ ابو داؤد والتحرج الہرب من الوقوع فی الحرج وہو الاثم **ترجمہ** سوید بن حنظلہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے ارادے سے نکلے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر تہے سو اوسکے دشمن نے اوسکو پکڑ لیا تو لوگون نے گناہ سمجہا قسم کھانے کو اور مینے قسم کہائی کہ وہ میرا بھائی ہے تو انہون نے اوسکو چہوڑ دیا پہر ہم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور مینے انکو خبر دی کہ لوگون نے گناہ جانا قسم کھانے کو اور مینے قسم کھائی کہ وہ میرا بھائی ہے تو حضرت نے فرمایا تو سچا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین تحرج کے معنے ہین گناہ مین پڑنے سے بہاگنا **ف** معلوم ہوا کہ قسم مین پردہ کرنا جائز ہے۔

الاخلاص خالص قسم کہانے کا بیان

(۱) **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہ قال اختصم رجلان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدعی البینۃ فلم یکن لہ بینۃ فاستحلف المطلوب فحلف باللہ الذی لا الہ الا ہو ما فعلت فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلی قد فعلت ولکن اللہ تعالی قد غفر لک باخلاص قول لا الہ الا اللہ اخرجہ ابو داؤد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ دو مرد جہگڑتے ہوئے حضرت پاس آئے تو حضرت نے مدعی سے گواہ مانگا اوسکے پاس کوئی گواہ نہ تہا پہر حضرت نے مدعا علیہ سے قسم لی سو اوسنے کہا مین قسم کہاتا ہون اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین مین نے یہ کام نہین کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیون نہین بلکہ البتہ کیا ہے تو نے لیکن خدا نے تجھکو اخلاص کے سبب بخش دیا کہ تو نے خالص دل سے لا الہ الا اللہ کہا یعنی تو نے خالص دل سے اللہ کی توحید کہی ابوداؤد اسکے راوی ہین

اللجاج قسم مین اڑنے کا بیان

(۱) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نحن الآخرون السابقون وقال لان یلج احدکم بیمینہ فی اہلہ آثم لہ عند اللہ تعالی من ان یعطی کفارتہ التی افترض اللہ تعالی علیہ اخرجہ الشیخان یقال لج یلج واستلج فی یمینہ اذا اعرض فی الاستمرار

عليها وترك تكفيرها ورأى انه صادق فيها وقيل هو ان يحلف ويرى ان غيرها خيرا منها فيقيم على ترك الكفارة والرجوع الى ما هو خير فذلك اثمه اى اكثر اثما من يأتي الذي هو خير **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پیچھے ہین دنیا مین آگے ہین آخرت مین اور فرمایا کہ البتہ ضد کرنا کسی کا تم مین سے اپنی قسم پر اپنے گھر والون کے حق مین زیادہ تر گناہ ہے اوسکے واسطے نزدیک اللہ کے اس سے کہ دے کفارہ قسم کا جو اللہ نے اوسپر فرض کیا ہے شیخین اسکے راوی ہین کہا صاحب نہایہ نے عرب کے بول چال مین بلج فی یمینہ جبکہ قسم پر ہمیشہ اڑا رہے اور ضد کرے اور اوسکا کفارہ نہ دیوے اور جانے کہ مین قسم مین سچا ہون اور بعضون نے کہا لج یہ ہے کہ قسم کہاوے پھر اوسکے غیر کو بہتر جانے پہر اوسی پر اڑا رہے کفارہ نہ دیوے اور بہتر کام کی طرف نہ پھرے تو یہ اوسکے واسطے زیادہ ہے گناہ مین بہتر چیز کرنے سے یعنی اسکا گناہ زیادہ ہے قسم توڑنے اور کفارہ دینے سے۔

الثامن في الكفارة
آٹھوین فصل کفارہ کے بیان مین

(۱) **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من حلف منكم فقال في حلفه باللات والعزى فليقل لا اله الا الله ومن قال لصاحبه تعال اقامرك فليتصدق قال ابو داود يعني بشيء اخرجه الخمسة قال الخطابي اي فليتصدق بقدر ما كان قد جعله خطرا في القمار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بول کر لات اور عزّے کی قسم کھا بیٹھے تو چاہیے کہ اسکے بعد لا الہ الا اللہ کہے اور جو اپنے ساتھی سے کہے آ مین تجھسے جوا کھیلون تو چاہیے کہ خیرات کرے ابو داؤد نے کہا یعنی کچھہ چیز پانچون اسکے راوی ہین کہا خطابی نے یعنی چاہیے کہ خیرات کرے بقدر اوس چیز کے کہ ٹھیرایا تھا اوسکو جوے مین۔

(۲) **وعن** سعد بن ابي وقاص قال كنا نذكر بعض الامر وانا حديث عهد بالجاهلية فحلفت باللات والعزى فقال لي اصحاب النبي بئس ما قلت قلت هجرا فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت له ذلك فقال قل لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير وانفث على يسارك ثلاثا وتعوذ بالله من الشيطان الرجيم ثم لا تعد اخرجه النسائي **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا کہ ہم کسی بات کا ذکر کر رہے تھے اور میرے کفر کا زمانہ قریب تھا یعنی مین تازہ مسلمان ہوا تھا سو مین نے لات اور عزّے کی قسم کھائی تو میرے ساتھیون نے مجھسے کہا کہ تو نے بری بات کہی تو نے بیہودہ کلمہ کہا پھر مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے آپ سے یہ بات ذکر کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ آخر تک یعنی کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے اسکے اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی بادشاہی ہے اور اوسیکو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور تین بار اپنی بائین طرف تھوک اور خدا کی پناہ مانگ شیطان مردود سے پھر ایسا نہ کر نسائی اسکے راوی ہین۔

كتاب اللواحق وفيه اربعة فصول
کتاب ہے ملتی چیزون کے بیان مین اور اوسمین چار فصل ہین

الفصل الاول في احاديث مشتركة في آداب النفس

پہلی فصل احادیث مشترکہ اور آداب نفس کے بیان مین۔

(۱) **عن ابن** عباس رضی اللہ عنہما قال کنت ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تعالی تجدہ تجاھک او قال امامک تعرف الی اللہ تعالی فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ واذا سألت فسئل اللہ تعالی واذا استعنت فاستعن باللہ تعالی فان العباد لو اجتمعوا علی ان ینفعوک بشیء لم یکتبہ اللہ تعالی لک لم یقدروا علی ذلک و لو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یکتبہ اللہ تعالی علیک لم یقدروا علی ذلک جفت الاقلام وطویت الصحف فان استطعت ان تعمل للہ تعالی بالرضاء فی الیقین فافعل وان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا واعلم ان النصر مع الصبر وان الفرج مع الکرب وان مع العسر یسرا ولن یغلب عسر یسرین اخرجہ رزین بھذا اللفظ والترمذی باختصار

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو فرمایا اے لڑکے تو خدا کے امر ونہی کو نگاہ رکھ خدا تجھکو نگاہ رکھیگا یعنی دنیا اور آخرت کی آفتون سے اور تو اللہ کے حق کو نگاہ رکھ یعنی ہمیشہ یاد رکھ کر تو اوسکو اپنے سامنے پاویگا یا اپنے آگے پاویگا تو خدا کو فراخی مین پہچان خدا تجھکو تنگی مین پہچانے گا اور جب تو کچھ مانگا چاہے تو اللہ ہی سے مانگو اور جب تو مدد چاہے یعنی امور دنیا اور آخرت مین تو مدد طلب کر اللہ سے (اور جان) کہ اگر سب بندے جمع ہون اسپر کہ تجھکو کچھ نفع پہونچاوین جو خدا نے تیری قسمت مین نہین لکھا تو تجھکو نفع نہ پہونچا سکین گے اور اگر سب جمع ہون اسپر کہ تجھکو کچھ ضرر پہونچاوین جو خدا نے تجھپر نہین لکھا تو اسپر قادر نہونگے سوکھ گئے قلم اور دفتر لپیٹے گئے پھر اگر تجھسے ہوسکے کہ تو عمل کرے کہ واسطے اللہ تعالے کے ساتھ راضی ہونے کے یقین مین تو کر اور اگر تجھ سے نہوسکے تو مقرر تنگی پر صبر کرنے مین بڑی نیکی ہے اور جان کہ صبر کے ساتھ مدد ہے اور مشکل کے ساتھ آسانی یعنی جو صبر کرے اوسکو مدد الہی پہونچتی ہے اور جسکو مشکل پڑے خدا اوسکو آسان کر دیتا ہے اور بیشک تنگی کے ساتھ فراخی ہے اور دو فراخیون پر ایک تنگی کبھی غالب نہین ہوگی[1] رزین اسکے راوی ہین اور ترمذی ساتھ اختصار کے۔

(۲) **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما لاصحابہ من یاخذ ھذہ الکلمات فیعمل بھن او یعلم من یعمل بھن قلت انا یا رسول اللہ فاخذ بیدی فعد خمسا قال اتق المحارم تکن اعبد الناس وارض بما قسم اللہ لک تکن اغنی الناس واحسن الی جارک تکن مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسک تکن مسلما ولا تکثر الضحک فان کثرۃ الضحک یمیت القلب اخرجہ الترمذی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو مجھسے یہ احکام لیوے یعنی سیکھے اور اونپر عمل کرے یا سکھاوے اوسکو جو اونپر عمل کرے مین نے کہا یا رسول اللہ مین عمل کرونگا تو حضرت نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزین گنین فرمایا بچ حرام چیزون سے اگر تو حرام چیزون سے بچیگا تو سب لوگون سے زیادہ تر عابد ہوگا اور راضی رہ اوس چیز پر کہ خدا نے تیری قسمت مین

[1] یعنی قرآن مجید مین سورہ الم نشرح مین تنگی کو ایک بار فقط ذکر کیا اور فراخی کو دو بار معلوم ہوا کہ اگر انسان پر تنگی آوے تو فراخی کا انتظار کرے آسانی کی امید رکھے ناامید نہو جاوے ۱۲

کہا اگر تو اپنی قسمت پر راضی ہوگا تو سب لوگون سے زیادہ تر بے پرواہ ہو جائیگا اور اپنے ہمسایے سے احسان کر کہ تو کامل مومن ہو جائیگا اور چاہ لوگون کیواسطے جو اپنے لیئے چاہتا ہے کہ تو مسلمان ہو جائیگا اور بہت نہ ہنسا کر اسواسطے کہ بہت ہنسنے سے دل مرجاتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ اشرف اور افضل ہے اگر اوسپر عمل کرے تو فہو المراد و الّا اگر لوگون کو تعلیم کریگا تو بھی ثواب پاویگا اگرچہ خود اوسپر عمل نہ کرے اور مامور چیزون کی ترک کوا اور یہ سب لوگون سے زیادہ تر عابد اسواسطے ہوا کہ کوئی عبادت اس سے افضل نہیں کہ عہدہ فرائض سے نکلے اور عوام لوگ ترک کرتے ہین فرائض کو اور مشغول ہوتے ہین ساتھ کثرت نوافل کے اصول کو ضائع کرتے ہین اور فضیلتون کو لیتے ہین۔ اور سید ابو الحسن نے کہا کہ کیمیا دو باتون مین بند ہے ڈال تو خلق کو اپنی طرف سے اور قطع کر طمع اللہ تعالیٰ سے منہ امید اسکی کہ دیوے تجھکو وہ چیز جو تیری قسمت مین نہین۔

(۳) **وعنہ** رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم امرنی ربی بتسع خشیۃ اللہ فی السر والعلانیۃ وکلمۃ العدل فی الغضب والرضاء والقصد فی الفقر والغنا وان اصل من قطعنی واعطی من حرمنی واعفو عمن ظلمنی وان یکون صمتی فکرا ونطقی ذکرا ونظری عبرۃ وامر بالمعروف اخرجہ رزین **ترجمہ** اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھکو نو چیزون کا حکم کیا اللہ سے ڈرنا پوشیدہ اور ظاہر مین اور انصاف کی بات کہنا غصے اور رضامندی کیحالت مین اور میانہ روی کرنا محتاجی اور مالداری مین اور یہ کہ مین جوڑون جو مجھسے توڑے اور دون جو مجھکو نہ دے اور معاف کردون جو مجھپر ظلم کرے اور یہ کہ میرا چپ رہنا فکر ہو اور میرا بولنا ذکر ہو اور میرا دیکھنا عبرت ہو اور یہ کہ مین نیک کام کا حکم کرون رزین اوسکے راوی ہین۔

(۴) **وعن** علی رضہ قال وجدنا علی قائم سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اعف عمن ظلمک وصل من قطعک واحسن الی من اساء الیک وقل الحق ولو علی نفسک اخرجہ رزین **ترجمہ** علی مرتضی رضہ سے روایت ہے کہ ہمنے پایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار پر لکھا ہوا کہ معاف کر اوس شخص سے جو تجھپر ظلم کرے اور جوڑ جو تجھسے توڑے اور بھلا کر جو تجھسے برا کرے اور کہہ سچ بات اگرچہ اپنے نفس پر ہو زرین اسکے راوی ہین۔

(۵) **وعن** زید الخیر قال قلت یا رسول اللہ لتخبرنی ما علامۃ اللہ فیمن یریدہ وما علامتہ فیمن لا یریدہ فقال کیف اصبحت یا زید قلت احب الخیر واھلہ وان قدرت علیہ بادرت الیہ وان فاتنی حزنت علیہ وحننت الیہ فقال ...... صلی اللہ علیہ وسلم فتلک علامۃ اللہ تعالی فیمن یریدہ ولو ارادک لغیرھا لھیاک لھا اخرجہ الترمذی **ترجمہ** زید خیر رضہ سے روایت ہے مین نے کہا یا حضرت جسکو اللہ چاہے اوسمین خدا کی کیا نشانی ہے اور جسکو وہ نہ چاہے اوسمین اوسکی کیا نشانی ہے فرمایا اے زید تو نے کس حالت مین صبح کی ہے . . . . مین نے کہا اس حالت مین کہ مین نیکی کو اور نیکی کرنے والون کو چاہتا ہون اور اگر مین نیکی پر قادر ہون تو اوسکو جلدی کرتا ہون اور اگر نیکی مجھسے فوت ہو جاوے تو مین اوسپر غمگین ہوتا ہون اور روتا ہون تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی ہے خدا کی نشانی اوس شخص مین

جو اوسکو چاہے اور اگر تجکو اوسکے غیر کے واسطے چاہے تو تجکو اوسکے واسطے مستعد کرے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القصد والتؤدۃ وحسن السمت جزء من خمسۃ وعشرین جزءا من النبوۃ اخرجہ مالک واللفظ لہ وابوداؤد القصد التوسط بین الطرفین والتؤدۃ التانی والتثبت والسمت الھیئۃ الحسنۃ والمراد ان ھذہ الخصال من شمائل الانبیاء وانھا جزء معلوم من اجزاء افعالھم فاقتدوا بھم فیھا وتابعوھم لا ان من جمع ھذہ الخصال کان فیہ جزء من النبوۃ فان النبوۃ غیر مکتسبۃ ولا مجتلبۃ بالاسباب بل ھی کرامۃ من اللہ تعالی **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میانہ روی اور آہستگی اور نیک روش اور طریق پسند ایک حصہ ہے نبوت کے پچیس حصون مین سے مالک اس کے راوی ہین اور لفظ اوسیکا ہے اور ابوداود بہی۔ قصد کے معنے ہین دونو طرف کے بیچ مین چلنا اور تودۃ کے معنی ہین دیر کرنا شتابی نہ کرنا اور سمت کے معنی ہین نیک شکل اور اچھی ہیئت۔ اور مراد یہ ہے کہ یہ خصلتین پیغمبرون کی خصلتون مین سے ہین اور یہ کہ وہ ایک معین معلوم حصہ ہے اونکے کامون سے سو تم بہی انہین پیغمبرون کی پیروی کرو اور انکے تابعدار بنو یہ مطلب نہین کہ جسمین یہ خصلتین ہون اوسمین نبوت کا ایک حصہ ہوتا ہے اسواسطے کہ نبوت نہین ہے کمائی ہوئی اور نہین حاصل کی گئی اسباب سے بلکہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے کرامت اور عطا کی ہوئی چیز ہے۔

(۷) وعن ابی ایوب رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء والتعطر والنکاح والسواک اخرجہ الترمذی **ترجمہ** ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزین پیغمبرون کی سنتون سے ہین شرمانا اور خوشبو لگانا اور نکاح کرنا اور مسواک کرنا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۸) وعن عبد المھیمن بن سھل بن سعد عن ابیہ عن جدہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاناۃ من اللہ تعالی والعجلۃ من الشیطان اخرجہ الترمذی **ترجمہ** عبد المہیمن بن سہل بن سعد سے اونے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توقف اور دیر کرنا کامون مین اللہ کی طرف سے ہے یعنی اوسکے الہام سے اور شتابی کرنا شیطان کی طرف سے ہے ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنے دنیا کے کام مین بدون غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جائز نہین کہ یہ شیطان کا کام ہے۔ لیکن عبادتون مین جلدی کرنا جائز ہے۔

(۹) وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاشج عبد القیس ان فیک خصلتین یحبھما اللہ تعالی ورسولہ الحلم والاناۃ اخرجہ ابوداؤد والترمذی وزاد ابوداؤد فی روایۃ وذکر فیھا قصۃ طویلۃ عن زارع وکان فی وفد عبد القیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قال لہ ذلک قال یا رسول اللہ انا اتخلق بھما ام اللہ تعالی جبلنی علیھما قال بل اللہ جبلک علیھما فقال الحمد للہ الذی جبلنی علی خلتین یحبھما اللہ تعالی ورسولہ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشج عبد القیس سے فرمایا کہ تجھ مین دو خصلتین ہین جنکو خدا اور اوسکا رسول دوست رکہتا ہے ایک تو غصے کا سہجانا دوسرے دیر لگانا ترمذی اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور ابوداؤد نے ایک روایت مین زیادہ کیا ہے کہ ذکر کیا اس مین قصہ دراز۔ زارع سے۔ یعنی جسکا اشج عبد القیس لقب تہا اور وہ عبد القیس کے ایلچیون مین تہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نے جب اوس سے یہ فرمایا تو اوسنے کہا یا رسول اللہ مین تکلف اُن دو خصلتون کو اختیار کرتا ہون یا خدانے مجکو اُنپر پیدا کیا ہے حضرت نے فرمایا بلکہ اللہ نے تجکو اونپر پیدا کیا ہے تو اوسنے کہا سب تعریف اللہ کو جس نے مجکو دو خصلتون پر پیدا کیا ہے جنکو خدا اور اوسکا رسول دوست رکہتا ہے **ف** یعنے ذراسی خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہونا اور ہر کام مین بدون غور کے شتابی اور جلدبازی کرنا جانورون کی سنت ہے اسواسطے خدا کو غصے کا بچاؤ اور دیر کرنا پسند ہے۔

(۱۰) **وعن** سعد بن ابی وقاص رضہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم التؤدۃ فی کل شیء الا فی عمل الاخرۃ اخرجہ ابوداود **ترجمہ** سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیر کرنا ہر چیز مین بہتر ہے مگر آخرت کے کام مین درنگ کرنا اچھا نہین یعنے بلکہ جہانتک ہوسکے جلدی کرے ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۱۱) **وعن** ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من استعاذ باللّٰہ فاعیذوہ ومن سأل باللّٰہ فاعطوہ ومن دعاکم فاجیبوہ ومن صنع الیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما تکافئونہ فادعوا لہ حتی تروا انکم قد کافأتموہ اخرجہ ابوداود والنسائی **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کی پناہ مانگے اوسکو پناہ دو اور جو خدا کے نام سے کچھ مانگے اوسکو دو اور جو تمکو دعوت دے اوسکی دعوت قبول کرو۔ اور جو تمہارے ساتھ بہلائی کرے اوسکو بدلا دو اور اگر تم بدلا دینے کی چیز نہ پاؤ تو اوسکے واسطے دعا کرو یہانتک کہ تم دیکھو کہ اوسکا بدلا اوتار چکے ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۱۲) **وعن** جابر رضہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللّٰہ تعالی اخرجہ مسلم وابوداود وفی اخری للشیخین والترمذی عن ابی ھریرۃ رضہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اللّٰہ تعالی انا عند ظن عبدی بی زاد مسلم والترمذی وانا معہ اذا دعانی وفی روایۃ لابی داود والترمذی عن ابی ھریرۃ ایضا قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان حسن الظن باللّٰہ تعالی من حسن العبادۃ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکہتا ہو مسلم ابوداود اسکے راوی ہین اور شیخین اور ترمذی کی دوسری روایت مین ابوہریرۃؓ سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنے بندے کے گمان کے پاس ہون جیسا گمان میرے ساتھ رکہے اور مسلم اور ترمذی نے زیادہ کیا ہے کہ مین ساتھ اوسکے ہون جبکہ مجکو بلائے اور ابوداود اور ترمذی کی۔ ایک روایت مین ابوہریرۃؓ سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ نیک گمان رکہنا نیک عبادت ہے **ف** ایمان کے دو پر ہین خوف اور امید حالت صحت اور زندگی مین خوف خدا غالب رکہے تاکہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نہ کرے کہ وقت گناہ کرنے کا نہین بلکہ اوسوقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی امید دل مین رکہے تاکہ خوشی سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نہ چراوے اور جو مسلمان اُسوقت موجود ہون وہ بہی خدا کی رحیمی کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ موت کا خیال بندھے اور خدا سے نیک گمان پیدا اور مضبوط ہوجائے اور حسن ظن یہ نہین کہ گناہون پر اڑ جائے اور یون کہے کہ خدا غفور رحیم ہے مجکو بخشے گا بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی ہوس ہے جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن

کی آرزو رکہے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا۔ پس حسن ظن یہ ہے کہ نیک عمل کرے اور پہر خدا سے نیک گمان رکہے کہ خدا مجھکو بخشے گا یعنے خدا کی رحمت سے ناامید نہو جاوے۔

(۱۳) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰہَ تَعَالٰی حَیْثُ مَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈرتے رہو اللہ سے جہان کہ تو ہو اور بدی کے پیچھے نیکی کر کہ وہ اوسکو مٹا دے اور معاملہ کر لوگون سے ساتہ نیک خو کے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّۃَ قَالَ تَقْوَی اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت سے پوچھا کہ کون چیز ہے جسکے سبب سے بہت لوگ دوزخ مین داخل ہونگے فرمایا کہ منہ اور شرمگاہ کے سبب سے پہر کسی نے پوچھا کہ کیا چیز ہے جسکے سبب سے بہت لوگ بہشت مین داخل ہونگے فرمایا کہ خدا سے ڈرنا اور نیک خو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۵) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا قِیْلَ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْیَسُ قَالَ اَکْثَرُھُمْ لِلْمَوْتِ ذِکْرًا وَاَحْسَنُھُمْ لَہٗ اسْتِعْدَادًا قَبْلَ نُزُوْلِہٖ بِھِمْ وَلٰئِکَ ھُمُ الْاَکْیَاسُ اَخْرَجَہُ رَزِیْنٌ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون شخص مسلمانون مین افضل ہے فرمایا کہ جو اونمین زیادہ تر نیک خو والا ہو پہر کسی نے کہا کون شخص مسلمانون مین زیادہ تر دانا ہے فرمایا کہ جو موت کو زیادہ تر یاد کرنے والا اور اسکے واسطے بہت اچھی تیاری کرنیوالا ہو موت آنے سے پہلے۔ یہی لوگ ہین دانا رزین اسکے راوی ہین۔

(۱۶) وَعَنْ سَمُرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** سمرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب نسب مال ہے اور کرم پرہیزگاری ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۷) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قِیْلَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوبکرہ رض سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگون مین بہت بہتر کون شخص ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہو اور عمل نیک ہو کسی نے کہا کہ لوگون مین بدتر کون آدمی ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہو اور بدعمل بہت ہو ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۸) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا بَلٰی قَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ یُّرْجٰی خَیْرُہٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّہٗ وَشَرُّکُمْ مَنْ لَّا یُرْجٰی خَیْرُہٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ بتلاؤن مین تمکو تمہارے بہتر اور تمہارے بدتر یعنے جو لوگ تم مین بہتر ہین اور جو لوگ تم مین بدتر ہین تین بار یہ فرمایا اصحاب نے کہا کیون نہین فرمایا تم مین بہت بہتر وہ شخص ہے جسکی بہلائی کی امید ہو اور بدی سے امن ہو اور تم مین بدتر وہ ہے جسکی خیر کی امید نہ ہو اور بدی کی امید ہو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى مَا فَضَّلَهٗ بِهٖ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ ابن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین ہین جس مین وہ ہونگی خدا اوسکو شاکر صابر لکھے گا اور جسمین وہ نہونگی تو خدا اوسکو نہ شاکر لکھے گا نہ صابر جو نظر کرے اپنے دین مین اوسکو نظر کرے جو اوس سے اوپر ہو تو اوسکی پیروی کرے اور اپنی دنیا مین اوسکو نظر کرے جو اوس سے نیچے ہو تو خدا کا شکر کرے اسپر کہ خدا نے اوسکو اوسپر فضیلت دی ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲۰) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ مینے کہا یا حضرت کیا چیز ہے سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین۔ فرمایا اپنی زبان کو بند رکھ اور اپنے گھر مین بیٹھا رہ باہر نہ نکل اور اپنے گناہون پر رو ترمذی اسکے راوی ہین

(۲۱) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ **ترجمہ** مالکؒ سے روایت ہے کہا مجکو خبر پہونچی کہ کسی نے لقمان حکیم سے کہا کہ کس چیز نے تجھے اس رتبے کو پہونچایا جو ہم دیکھتے ہین فرمایا سچ بولنے نے۔ اور امانت ادا کرنے اور بیفائدہ باتون کے چھوڑنے نے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے اور عہد و پیمان کے پورا کرنے نے

(۲۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مین تمکو نہ بتلاؤن وہ شخص کہ حرام ہے آگ پر اور جسپر دوزخ کی آگ حرام ہے ہر نزدیک ہونیوالے نرم طبع نرم خو پر یعنے جو لوگون کے ساتھ نرمی اور آسانی سے پیش آوے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۳) وَعَنْ ثَوْبَانَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّنْ ثَلٰثٍ اَلْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مر جاے اس حال مین کہ تین چیزون سے پاک ہو تکبر سے خیانت سے قرض سے تو وہ بہشت مین داخل ہوگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۴) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے بردبار کامل مگر لغزش کھانیوالا اور نہین ہے حکیم مگر تجربہ والا[۱] ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۵) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُنْ اَحَدُكُمْ اِمَّعَةً يَقُوْلُ اَنَا مَعَ النَّاسِ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنْتُ وَاِنْ اَسَاءُوْا اَسَأْتُ وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا اَنْ تَجْتَنِبُوْا اِسَاءَتَهُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْاِمَّعَةُ الَّذِيْ لَا يَثْبُتُ مَعَ اَحَدٍ وَلَا عَلٰى رَاْيٍ لِضُعْفِ رَاْيِهٖ **ترجمہ**

---

[۱] حاصل یہ کہ جبکسی سے گناہ صادر ہو اور وہ چاہے کہ لوگ میری پردہ پوشی کرین تو وہ دوسرون سے بھی عفو کرتا ہے اور حکمت یعنے ہر چیز کی حقیقت جانتا یعنے جو چیزون کا نفع و نقصان پہچانے تجربہ سے وہ کامل حکیم ہوا ۱۲

حدیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہووے تم مین کوئی امعہ یعنی جو کہے کہ مین لوگون کے ساتھ ہون اگر
لوگ نیک کام کرینگے تو مین بھی نیک کام کرونگا اور اگر برا کام کرینگے تو مین بھی برا کرونگا لیکن اپنے تئین ثابت رکھو اگر لوگ اچھا
کرین تو اچھا کرو اور اگر برا کرین تو انکی بدی سے الگ رہو ترمذی اسکے راوی ہین امعہ۔ وہ شخص ہے جو کسی کے ساتھ ثابت
نرہے اور نہ کسی عقل فکر پر ٹھیرے اپنی رائے کمزور ہونے کے سبب سے یعنی جسکا کسی بات پر یقین نہ ٹھیرے۔

(٢٦) وعن حذیفۃ رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للمؤمن ان یذل نفسہ قالوا وکیف
یذل نفسہ قال یتعرض للبلاء لما لا یطیق اخرجہ الترمذی ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار کے واسطے لائق نہین کہ اپنے تئین خوار کرے تو لوگون نے کہا اپنے تئین کسطرح خوار
کرتا ہے فرمایا کہ بلا مین ہاتھ ڈالے جبکی اوسکو طاقت نہو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(٢٧) وعن معاویۃ رض انہ کتب الی عائشۃ رض ان اکتبی الی کتابا توصینی فیہ ولا تکثری فکتبت سلام علیک
اما بعد فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من التمس رضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ تعالے
مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ تعالی الی الناس والسلام علیک اخرجہ الترمذی
ترجمہ معاویہ سے روایت ہے کہ اونسے عائشہ رض کو لکھا کہ میری طرف خط لکھو کہ مجکو اوسمین وصیت کرنا اور بہت نہ
لکھنا یعنے طول نہ کرنا تو حضرت عائشہ رض نے معاویہ کو لکھا کہ تجکو سلام ہو بعد اسکے بات یون ہے کہ مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو خدا کی رضامندی ڈھونڈے لوگون کے غصے مین تو خدا اوسکو لوگون کی محنت
سے کفایت کرتا ہے اور جو لوگون کی رضامندی ڈھونڈے خدا کے غصے مین تو خدا اوسکو آدمیون کی سپرد کرتا ہے یعنی
اپنا ذمہ اوٹھا لیتا ہے اور تجپر سلام ترمذی اسکے راوی ہین ف حاصل یہ ہے کہ ہر کام مین خدا کی رضامندی مدنظر رکھے
خواہ لوگ راضی ہون یا ناراض۔

(٢٨) وعن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم اخرجہ
ابوداؤد والترمذی غر ای لیس بذی مکر فہو ینخدع لانقیادہ ولینہ وھو ضد الخب یرید ان المؤمن
المحمود من طبعہ الغرارۃ وقلۃ الفطنۃ للشر وترک البحث عنہ کرما وحسن خلق لا جہلا ترجمہ ابوہریرہ رض
سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار بھولا بزرگ ہوتا ہے اور گنہگار سیانا بخیل بدبخت
ہوتا ہے ترمذی ابوداؤد اسکے راوی ہین غر یعنے فریب باز نہین ہوتا سو وہ فریب کہا جاتا ہے فرمانبردار ہونے اور
اپنی نرمی کے سبب سے اور وہ ضد ہے خب کی یعنے فاجر ہوشیار ہوتا ہے اور مراد یہ ہے کہ نیک مومن فریب کہا جاتا ہے
شرارت کو کم سمجھتا ہے اوس سے گریز نہین کرتا کرم اور نیک خو کے سبب سے نہ جہالت اور نادانی سے۔

(٢٩) وعنہ رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین اخرجہ الشیخان
وابوداؤد ترجمہ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک
سوراخ سے دوبار شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(٣٠) وعنہ رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رغم انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ
ولم یغفر لہ ورغم انف رجل ادرک ابویہ او احدھما وھو حی ثم لم یدخلاہ الجنۃ ورغم انف رجل
ذکرت عندہ فلم یصل علی اخرجہ الترمذی ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاک مین ملے ناک اوس شخص کی جسپر رمضان کا مہینہ داخل ہوا اور وہ بخشا نہ گیا اور خاک مین ملے ناک اوسکی جسنے اپنے مان باپ ایک کو یا دونون کو زندہ پایا اور دونون نے اوسکو بہشت مین داخل نہ کیا اور خاک مین ملے ناک اوسکی جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجہپر درود نہ پڑہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳۱) وَعَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيْنَ اَبِىْ قَالَ فِى النَّارِ فَلَمَّا قَفَّا دَعَاهُ فَقَالَ اِنَّ اَبِىْ وَاَبَاكَ فِى النَّارِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا یا حضرت میرا باپ کہان ہے فرمایا آگ مین پہر جب اوسنے پیٹھ پہیری تو اوسکو بلایا تو فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دونون آگ مین ہین مسلم ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۳۲) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنَىْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِىُّ۔ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسے علیہ السلام نے ایک چور کو چوری کرتے دیکہا تو اوس سے فرمایا کیا تونے چوری کی تو چور نے کہا کہ نہین صاحب مین قسم کہاتا ہون اوسکی جسکے سواے کوئی معبود نہین تو عیسے علیہ السلام نے کہا کہ مین اللہ پر ایمان لایا اور مینے اپنی آنکہہ کو جہٹلایا شیخین نسائی اسکے راوی ہین۔ ف یعنے واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکہہ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہ معنے ہین۔ ایک وہ لوگ ہین جو بدون دیکہے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک یہ پاک لوگ ہین کہ آنکہہ سے دیکہہ کر بہی بدگمان نہین ہوتے جب اوسنے خدا کی قسم کہا کر چوری سے انکار کیا تو عیسے علیہ السلام یہ سمجہے ہونگے کہ شاید اس مال مین اسکا کچہ حق ہوگا یا بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہے آخر یہ مال مالک کو دیدے گا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا پس مسلمان کو یہی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے۔

(۳۳) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّ رَجُلًا كَتَبَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا اَلَا اِنَّ لِاَهْلِ التَّقْوٰى عَلَامَاتٍ يُعْرَفُوْنَ بِهَا وَيَعْرِفُوْنَهَا مِنْ اَنْفُسِهِمْ مَنْ رَضِىَ بِالْقَضَاءِ وَشَكَرَ عَلَى النَّعْمَاءِ وَصَبَرَ عَلَى الْبَلَاءِ وَصَدَقَ فِى اللِّسَانِ وَوَفٰى بِالْوَعْدِ وَالْعَهْدِ وَتَلَا الْقُرْاٰنَ وَدَانَ لِحُكْمِ الْقُرْاٰنِ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ سُوْقٌ مِنَ الْاَسْوَاقِ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْحَقِّ حُمِلَ اِلَيْهِ اَهْلُ الْحَقِّ حَقَّهُمْ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبَاطِلِ حُمِلَ اِلَيْهِ اَهْلُ الْبَاطِلِ بَاطِلَهُمْ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ۔ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہا پہونچی مجکو یہ حدیث کہ ایک مرد نے ابن زبیر کو لکہا کہ خبردار ہو کہ پرہیزگارون کے واسطے کئی نشانیان ہین کہ وہ اون سے پہچانے جاتے ہین اور وہ خود بہی اُن کو پہچانتے ہین جو تقدیر الٰہی پر راضی ہوا اور نعمتون پر شکر کرے اور بلا پر صبر کرے اور زبان سے سچ بولے اور وعدے اور عہد و پیمان کو پورا کرے اور قرآن کو پڑہے اور قرآن کے حکم کا تابعدار بنے اور امام تو بازارون مین سے ایک بازار ہے پہر اگر حق والون سے ہو تو حق والے اوسکی طرف اپنے حق کو اوٹہالے جاتے ہین اور اگر اہل باطل سے ہو تو جہوٹ والے اپنے جہوٹ کو اوسکی طرف اوٹہالے جاتے ہین رزین اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ فِىْ اَحَادِيْثَ مُشْتَرِكَةٍ بَيْنَ اٰفَاتِ النَّفْسِ

دوسری فصل آفات نفس کے درمیان مشترک حدیثون کا بیان

(۱) **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاءٍ بِفَلَاةٍ یَمْنَعُهُ ابْنَ السَّبِیْلِ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَهُ اَلْیَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِیْ کَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ یَدَاكَ وَرَجُلٌ بَایَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی لَقَدْ اَخَذَهَا بِکَذَا وَکَذَا فَصَدَّقَهُ وَاَخَذَهَا وَهُوَ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لَا یُبَایِعُهُ اِلَّا لِدُنْیَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا مَا یُرِیْدُ وَفٰی لَهُ وَاِنْ لَمْ یُعْطِهِ لَمْ یَفِ لَهُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نہ بولے گا اور نہ اونکو دیکھے گا اور نہ انکو گناہ سے پاک کریگا اور اونکے واسطے عذاب دردناک ہے ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہو اور مسافر کو اس سے روکے خدا تعالی قیامت کے دن اُس سے فرماویگا کہ آج مین تجکو روکونگا اپنے فضل سے جیسا تونے حاجت سے زیادہ پانی کو روکا جو تیرے دونو ہاتہ نے نہین بنایا تھا اور دوسرا وہ مرد ہے جس نے ایک مرد سے ایک جنس بیچی عصر کی نماز کے بعد پہر اوس سے خدا کی قسم کہائی کہ مین نے اوس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو لیا تھا سو اوس نے اوسکو سچا جانا اور لیا اور حالانکہ اوس نے اوتنی قیمت کو نہ لیا تھا یعنے اوسنے جھوٹی قسم کہائی۔ اور تیسرا وہ مرد ہے جس نے ایک امام سے بیعت کی اور صرف دنیا ہی کے واسطے بیعت کی۔ سو اگر امام نے اوسکو دنیا سے کچھ دیا جو اوسکی مراد تھی تو اوسنے عہد بیعت کا پورا کیا اور اگر اوسنے اوسکو دنیا سے کچھ نہ دیا تو اوسنے عہد کو پورا نہ کیا ترمذی کے سوا سب پانچون اِس کے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَهَا ثَلٰثًا قُلْتُ خَابُوْا وَخَسِرُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ اَلْمُسْبِلُ هُوَ الَّذِیْ یُسْبِلُ اِزَارَهُ اِذَا مَشٰی تَکَبُّرًا اَوْ فَخْرًا وَالْمَنَّانُ الَّذِیْ یَمُنُّ بِصَنِیْعِهِ وَعَطَائِهِ **ترجمہ** ابوذر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہین جن سے خدا قیامت کے دن مین نہ بولے گا اور نہ انکی طرف دیکھے گا اور نہ انکو گناہون سے پاک کریگا اور انکے واسطے عذاب ہے دردناک یہ حضرت نے تین بار فرمایا مین نے کہا ناامید ہوئے اور ٹوٹے مین پڑے یا رسول اللہ وہ کون ہین حضرت نے فرمایا کہ ایک تہ بند لٹکانے والا یعنے جسکا تہ بند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے رہے دوسرا خیرات کرنے والا جو دیکر احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹی قسم کہاکر پانچون اسکے راوی ہین سوائے بخاری کے مسبل وہ ہے جو چلتے وقت اپنا تہ بند تکبر اور فخر سے نیچے لٹکاوے اور منان وہ ہے جو عطا کرکے احسان جتاوے۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مُخْتَصَرًا وَالنَّسَائِیُّ بِتَمَامِهِ اَلْعَائِلُ الَّذِیْ لَهُ عِیَالٌ یَحْتَاجُوْنَ لِقَوْمٍ بِاَمْرِهِمْ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا قیامت کے دن نہ بولے گا اور نہ انکی طرف رحمت سے دیکھے گا اور نہ انکو گناہون سے پاک کریگا اور اونکے واسطے عذاب دردناک ہے ایک بوڑھا حرامکار دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج عیالدار یعنے غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ کسب سے اپنے جورو لڑکون کی خبرگیری

کا محتاج ہو۔ ف ہر چند حرام کاری اور جھوٹ اور غرور سب کے حق مین برا ہے لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت برا ہے کہ باوجود بڑھاپے کے حرام کاری سرا سر شقاوت ہے اور باوجود بادشاہی کے جھوٹ بولنا برا ہے اور باوجود محتاجی کے غرور کرنا نہایت برا ہے۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْاَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوْثُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى اَلْمُتَرَجِّلَةُ هِيَ الَّتِيْ تَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ فِيْ هَيْئَتِهِمْ وَاَفْعَالِهِمْ وَالدَّيُّوْثُ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ لَا غَيْرَةَ لَهٗ وَلَا حَمِيَّةَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جنکی طرف خدا قیامت کے دن نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا ایک اپنے ماں باپ کا نافرمان دوسری عورت مردون کا لباس پہننے والی تیسرا دیوث نسائی اسکے راوی ہین اور انکی دوسری روایت مین ہے کہ تین آدمی بہشت مین داخل نہین ہونگے اپنے ماں باپ کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا اور دیکر احسان جتانے والا مترجلہ وہ عورت ہے جو بتکلف مردون کی مانند بنے اونکی ڈیل ڈول مین اور انکے کامون مین اور دیوث وہ مرد ہے جسکو کوئی غیرت اور حمیت نہو۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا ثُمَّ اَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ الْعَمَلَ وَلَمْ يُوْفِهٖ اَجْرَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ تین آدمی ہین کہ مین قیامت مین انکا مدعی دشمن ہو جاؤنگا ایک تو وہ مرد جسنے مجکو درمیان دیا پھر دغا کیا۔ دوسرا وہ مرد جس نے آزاد کو بیچا اور اوس کا مول کہایا تیسرا وہ مرد جس نے کسی کو مزدور ٹہیرایا پھر اوس سے پورا کام کروالیا اور اوسکو پوری مزدوری نہ دی بخاری اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضْمَنْ لِّيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ضامن ہو میرے لیے اوس چیز کا جو اوسکے دونو جبڑون اور دونو پاؤن کے درمیان ہے یعنی زبان اور شرمگاہ تو مین اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون بخاری ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَكْثَرَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ شَهَوَاتُ الْغِنٰى فِيْ بُطُوْنِكُمْ وَفُرُوْجِكُمْ وَمُضِلَّاتُ الْفِتَنِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اکثر جس چیز کا مجکو تمپر ڈر لگتا ہے مالداری کی خواہشین ہین اور تمہارے پیٹ اور تمہاری شرمگاہین اور دین کی گمراہ کرنے والی چیزین رزین اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَقَوْلُهٗ نُهْبَةً

شرف ای لہا قدر رفیع یرفع الناس ابصارھم الیہا العظم قدرہا ترجمہ ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین زناکرتا حرام کار جسوقت کہ زنا کرتا ہے اور حالانکہ وہ مومن ہوا اور نہین چوری کرتا چور جبکہ چوری کرتاہے اور حالانکہ وہ ایماندار ہو اور نہین شراب پیتا کوئی جبکہ پیتا ہے اوسکو اور حالانکہ وہ مومن ہو اور نہین اُچک لیتا کوئی چیز قدر والی جسکی طرف لوگ اپنی آنکھین اوٹھائین جبکہ اوچک لیتا ہے اوسکو اور حالانکہ وہ مومن ہو پانچون اِس کے راوی ہین اور قول آپکا ذات شرف یعنے قدر والی چیز کہ اوسکی بڑی قدر ہونے کے سبب سے اوسکی طرف اپنی آنکھین اوٹہائین۔

(۹) وعن ابی ھریرۃ ایضارہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا زنی الرجل خرج منہ الایمان وکان علی راسہ کالظلۃ فاذا انزع عاد الیہ الایمان اخرجہ ابوداؤد والترمذی وقال الترمذی قال محمد الباقر رحمہ اللہ تعالی تفسیرہ یخرج من الایمان الی الاسلام نزع ای اقلع عن الذنب وفارقہ ترجمہ ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مرد زنا کرتا ہے تو ایمان اوس سے نکل جاتا ہے اور ابر کی طرح اوسکے سر پر کہڑا رہتا ہے پہر جب وہ زنا سے الگ ہو تو اوسکی طرف ایمان پہر آتا ہے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین کہا ترمذی نے محمد باقرؒ نے کہا کہ تفسیر اسکی یہ ہے کہ نکل جاتا ہے ایمان سے طرف اسلام کی نزع یعنے باز رہے گناہ سے اور اُس سے جدا ہو۔

(۱۰) وعن جندب رہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ تعالی بہ ومن یرائی یرائی اللہ تعالی بہ اخرجہ الشیخان سمع بفلان اذا فضحہ واظہر من عیوبہ ما کان یسترہ ومن فعل ذلک بالناس فعل اللہ تعالی بہ مثلہ ای ینتھکہ ویکشف عیوبہ للناس فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگون کو سنائے خدا اوسکو سنائے گا اور جو دکہائے خدا اُسکو دکہاوے گا شیخین اسکے راوی ہین سمع بفلان یعنے اوسکو فضیحت کرے اور اسکے چھپے عیبون کو ظاہر کرے اور جو لوگون کے ساتھ ایسا کام کرے خدا بہی اُسکے ساتہ اسیطرح کرے گا یعنے اوسکی ہتک کرے گا اور اُسکے عیبون کو دنیا و آخرت مین لوگون کے آگے ظاہر کریگا۔

(۱۱) وعن الخدری رہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ تعالی اخرجہ الترمذی ترجمہ خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگون پر رحم نہ کرے خدا اوسپر رحم نہین کرتا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وعن جابر رہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیمۃ واتقوا الشح فان الشح اھلک من کان قبلکم حملھم علی ان سفکوا دماءھم واستحلوا محارمھم اخرجہ مسلم ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو ظلم کرنے سے اسواسطے کہ ظلم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن یعنے ظلم کے سبب سے قیامت مین ظالم کے آگے اندہیرے پر اندہیرا ہوگا اور بچو بخیلی سے اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلون کو ہلاک کیا اور انکو باعث ہوا اسپر کہ اُنہون نے اپنے خون بہائے اور حرام کو حلال کیا مسلم اسکے راوی ہین۔

(۱۳) وعن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شر ما فی الرجل

شحٌ هالعٌ وجبنٌ خالعٌ اخرجه ابوداؤد الشح اشد البخل والهلع اشد الجزع والمراد ان الشحيح يجزع جزعاشديدًا ويحزن على درهم يفوته او يخرج من يده والخالع الذي كانه خلع فؤاده لشدة خوفه وفزعه ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدتر چیز جو مرد میں ہے بخل بیقرار کرنے والا ہے اور نامردی بیدل کرنے والی ابوداؤد اس کے راوی ہیں شح کے معنے ہین سخت بخل اور ہیع سخت گہبرانے کو کہتے ہین اور مراد یہ ہے کہ اگر بخیل کے ہاتھ سے کوئی پیسہ نکل جائے تو بہت گہبرانا ہے اور نہایت غمگین ہوتا ہے اور خالع وہ ہے جسکا دل شدت خوف کے سبب ٹہکانے نہ رہے۔

(۱۴) وعن ابی بكر الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملعون من ضار مؤمنا او مكر به اخرجه الترمذي ترجمہ ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملعون ہے جو کسی مسلمان کو ضرر دے یا اوس سے فریب کرے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۵) وعن ابی صرمة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضار مؤمنا ضار الله تعالى به ومن شاق مؤمنا شاق الله تعالى عليه اخرجه الترمذي و المضارة والمشاقة النزاع ترجمہ ابو صرمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کو ضرر دے خدا اسکو ضرر دے گا اور جو اوسکو مشقت میں ڈالے خدا اوسپر مشقت ڈالے گا ترمذی اسکے راوی ہین مضارہ کے معنے ہین ضرر اور مشاقہ کے معنے ہین نزاع یعنے جو کسی مسلمان سے جہگڑے۔

(۱۶) وعن ابی تمیمة رض ان اصحابه قالوا له وقد حدثهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اوصنا فقال ان اول ما ينتن من الانسان بطنه فمن استطاع ان لا يدخل بطنه الا طيبا فليفعل اخرجه البخاري ترجمہ ابو تمیمہؓ سے روایت ہے کہ اوسکے ساتہیون نے اوس سے کہا اور حالانکہ اوس نے اونکو حضرتؐ سے حدیث بیان کی تہی کہ ہمکو وصیت یعنے نصیحت کر تو کہا کہ پہلے پہل آدمی کا پیٹ گندہ ہوتا ہے یعنے قبر مین سو جس سے ہو سکے کہ اپنے پیٹ مین پاک اور ستہری چیز داخل کرے تو چاہیئے کہ پاک چیز کہاوے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۱۷) وعن ابی بكرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ذنب احرى من ان يعجل لصاحبه العقوبة في الدنيا مع ما يدخر له في الاخرة من البغي وقطيعة الرحم اخرجه ابوداؤد والترمذي ترجمہ ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے کوئی گناہ لائق تر اسکے کہ اوسکے فاعل کو دنیا مین جلد سزا دیجاوے اور آخرت مین بھی اوسکے واسطے عذاب جمع رہے سرکشی اور قطع رحمی سے یعنی یہ گناہ اس لائق ہے کہ اوسپر دنیا مین ہی عذاب نازل ہو اور آخرت مین بھی ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۸) وعن عياض بن حمار رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى اوحى الي ان تواضعوا حتى لا يبغي احد على احد ولا يفخر احد على احد اخرجه ابوداؤد ترجمہ عیاض بن حمارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم بہیجا ہے کہ تواضع کرو یہانتک کہ کوئی کسی پر سرنہ اوٹہاوے اور کوئی کسی پر فخر نہ کرے ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۱۹) وعن ابی بكر الصديق رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النار قريبة من كل خب بخيل منان وفي رواية لا يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا منان اخرجه الترمذي ترجمہ ابو بکر

صدیق رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ قریب ہے ہر دغا باز بخیل احسان جتانے والے سے اور ایک روایت مین ہے کہ بہشت مین نہین داخل ہوگا دغا باز اور نہ بخیل اور نہ دیگر احسان جتانے والا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا بِغَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ أَخْرَجَہُ النَّسَائِيُّ وَأَخْرَجَہُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور خیرات کرو اور پہنو بدون اسراف اور تکبر کے نسائی اسکے راوی ہین۔ اور بخاری نے ترجمہ باب مین اسکو نکالا۔

(۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ إِنَّ أَحَدَنَا يَجِدُ فِي نَفْسِہِ يُعَرِّضُ بِشَيْءٍ لَأَنْ يَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيْہِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِہِ فَقَالَ اللّٰہُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَہُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ أَخْرَجَہُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہا کسی نے یا حضرت ہم مین سے کسی کے دل مین خیال آتا ہے یہ کہ وہ کسی چیز کو ہاتھ مارتا ہے کہ البتہ ہونا اوسکا کوئلہ اوسکے نزدیک بہتر ہے اوسکے ساتھ کلام کرنے سے تو فرمایا اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ اسکے مکر کو وسوسہ کی طرف پھیرا ابوداود اسکے راوی ہین یعنے یہ محض شیطانی وسوسہ ہے اسکا کوئی گناہ نہین۔

(۲۲) وَعَنْ أَبِي زُمَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض مَا شَيْءٌ أَجِدُہُ فِي صَدْرِي قَالَ مَا ہُوَ قُلْتُ وَاللّٰہِ لَا أَتَكَلَّمُ بِہِ فَقَالَ أَشَيْءٌ مِنْ شَكٍّ وَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ مَا نَجَا مِنْ ذٰلِكَ أَحَدٌ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰى فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ فَإِذَا وَجَدْتَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقُلْ ہُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ وَہُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ أَخْرَجَہُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** ابوزمیل سے روایت ہے کہ مین نے ابن عباس رض سے کہا کہ کیا چیز ہے جو مین اپنے سینہ مین پاتا ہون انہون نے کہا وہ کیا ہے مینے کہا واللہ مین اوسکو اپنی زبان پر نہین لا سکتا انہون نے کہا کیا کچھ شک کی قسم سے ہے پھر کہا کہ اس سے کوئی نہین چھوٹا یہانتک کہ خدا نے یہ آیت اوتاری پھر اگر تو ہو شک مین اوس چیز سے کہ ہمنے تیری طرف اوتاری تو پوچھ لے اُن لوگون سے جو تجھسے پہلے کتاب کو پڑھتے ہین پھر جب تو اُس سے کوئی چیز پاوے تو کہہ ہُوَ الْأَوَّلُ یعنے وہی اللہ پہلے ہے اور وہی پیچھے اور وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۲۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَہُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَہُمْ لَہُ كَارِہُونَ صُبَّ فِي أُذُنَيْہِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيہَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ أَخْرَجَہُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ الْآنُكُ بِمَدِّ الْہَمْزَةِ وَضَمِّ النُّونِ الرَّصَاصُ الْأَسْوَدُ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بے دیکھے اپنی طرف سے خواب بنا کر بیان کرے تو اُسپر یہ حکم ہوگا یعنے قیامت مین کہ دو جَو کو گرہ دیکر جوڑدے اور یہ اوس سے کبھی نہ ہو سکے گا۔ یعنے اور اوس سے عذاب بھی کبھی موقوف نہ ہوگا اور جو کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کو اور اوسکا سننا انکو برا لگتا ہو تو اوسکے دو کان مین پگھلا سیسہ

ڈالا جاویگا قیامت کے دن اور جو کوئی تصویر بنا دے تو اسکو عذاب ہوا کریگا اور اسکو تکلیف دیجاویگی۔ اسکی کہ اوسمین جان ڈلے اور وہ اوسمین جان نہ ڈال سکے گا یعنے تو عذاب ہی اُس سے موقوف نہو گا۔ بخاری ابوداؤد اسکے راوی ہین سامد آنک کالے بیسے کو کہتے ہین۔

(۲۴) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰى اَنْ يَّدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا اَوْ يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَّمْ يَقُلْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلْفِرٰى جَمْعُ فِرْيَةٍ وَهِيَ الْكَذِبُ **ترجمہ** واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون مین بڑا بہتان یہ ہے کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کر غیر کو باپ بتلاوے یا اپنی آنکھون کو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنے جھوٹا خواب بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر پر وہ بات کہے جو پیغمبر نے نہین کہی یعنے جھوٹی حدیث بنا کر حضرت کی طرف نسبت کرے بخاری اسکے راوی ہین فریہ کے معنے ہین جھوٹ

(۲۵) وَعَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا مُّتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ رَمٰى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ ذُبِحَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا قِلَّةً اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ اخْتِصَارٌ **ترجمہ** ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ثابت بن ضحاک نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوائے کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہوجاتا ہے جیسا اُس نے کہا یعنے جو جھوٹی قسم اسطرح کھاوے کہ اگر مین ایسا کرون تو یہودی ہون یا نصرانی یا ہندو تو وہ ویسا ہی ہوجاتا ہے اور جو اپنے تئین کسی چیز سے قتل کرے تو وہ اُسی سے قیامت کے دن عذاب کیا جاویگا اور نہین واجب ہوتی آدمی پر نذر اوس چیز مین جسکا وہ مالک نہین اور مومن کو لعنت کرنا اوسکو قتل کرنے کی برابر ہے اور جو کسی مسلمان کو کافر کہے گویا اوسنے اُسکو قتل کیا اور جو اپنے تئین کسی چیز سے ذبح کرے وہ قیامت کے دن اُسی چیز سے ذبح کیا جائیگا اور جو جھوٹا دعوے کرے تاکہ اُس سے مال بڑھاوے تو نہین زیادہ کرتا خدا اُسکو مگر کمی یعنے اُسکا مال کم ہوتا جاتا ہے۔ پانچون اسکے راوی ہین اور ابوداؤد اور ترمذی کی روایت مین اختصار ہے۔

(۲۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ اَلْخَتْرُ اَلْغَدْرُ وَنَقْضُ الْعَهْدِ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ جس قوم مین خیانت ظاہر ہو خدا اونکو دل مین دشمن کا رعب ڈالدیتا ہے اور جن لوگون مین حرام کاری پھیل جاوے اونمین موت بہت ہوجاتی ہے اور جو لوگ ماپ تول مین کمی کرتے ہین یعنے کم ماپتے تولتے ہین اُن سے روزی بند ہوجاتی ہے اور جو لوگ ناحق حکم کرتے ہین اُن مین خونریزی پھیلتی ہے اور جو لوگ عہد و پیمان توڑتے ہین اُنپر اللہ دشمن

کو غالب کرتا ہے مالک اسکے راوی ہین۔

(۲۷) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلْمُلْحِدُ الْمَائِلُ عَنِ الْحَقِّ اَلْحَدَ فِي الْحَرَمِ اِذَا ظَلَمَ فِيْهِ وَتَعَدّٰى **ترجمہ** اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم مکہ کی زمین مین کجروی کرنیوالا یعنے ٹیڑہی چال چلنے والا۔ دوسرا دین اسلام مین کفر کی راہ رسم طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کا خون چاہنے والا تاکہ اوسکا خون بہائے بخاری اسکے راوی ہین الملحد۔ وہ ہے جو حق سے باطل کی طرف جھکنے والا ہو۔ اور کجروی حرم مین یہ ہے کہ اوس مین ظلم اور تعدی کرے **ف** حرم مین کجروی کرنا یعنے وہ کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل لڑائی شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہین کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہے ویسے ہی گناہ کا بھی وہان دونا عذاب ہے، اسواسطے کہ حضور مین بے ادبی بہت بری ہے۔

(۲۸) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ رض وَكَتَبَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَرِهَ لَكُمْ ثَلٰثًا قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** مغیرہؓ سے روایت ہے اور حالانکہ معاویہ نے اوسکو لکہا کہ میری طرف کچہ چیز یعنے کوئی حدیث لکھ جو تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو مغیرہ نے اوسکی طرف لکہا کہ مین نے حضرت سے سنا فرماتے تہے کہ مقرر خدا نے تمہارے واسطے تین چیزین مکروہ کی ہین اول قیل وقال یعنے بیفائدہ باتین کرنا دوسرے بے موقع مال کو ضائع کرنا جیسے ناچ رنگ آتش بازی عمارت وغیرہ بے حاجت باتون مین مال کو برباد کرنا تیسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین اور بے حاجت مسئلے پوچہنا شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲۹) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ فِي اَعْيُنِكُمْ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلْمُوْبِقَاتُ الْمُهْلِكَاتُ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہا کہ تم البتہ عمل کرتے ہو جو تمہاری آنکھون مین بال سے باریک تر ہین ہم اونکو حضرت کے زمانے مین ہلاک کرنے والی چیزون سے گنتے تہے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۳۰) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ بِاَخِيْكَ فَيُعَافِيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَبْتَلِيْكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مصیبت مین خوشی ظاہر نکر یعنے خوش نہو کہ اوسکو خدا آرام دیویگا اور تجکو مصیبت مین گرفتار کریگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳۱) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کسی چیز سے محبت رکھنا اندہا اور بہرہ کرتا ہے تجکو ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(٣٢) وعن انس رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یجری من ابن ادم مجری الدم اخرجه ابو داود ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان آدمی کے بدن میں پھرتا ہے لہو کی طرح یعنے رگ رگ میں جہان جہان لہو پھرتا ہے ابو داؤد اس کے راوی ہین ف یعنے شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہے بدفعلی کرانے مین۔

(٣٣) وعن مالك انه بلغه ان ام سلمة رض قالت یا رسول الله انهلك وفینا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث الخبث الزنا ترجمہ مالک رض سے روایت ہے انکو حدیث پہونچی کہ ام سلمہ رض نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہوجاینگے سب اور حالانکہ ہم مین نیک لوگ بہی موجود ہونگے فرمایا کہ ہان جبکہ گندگی یعنے زنا زیادہ ہوجائے۔

(٣٤) وعن ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس منا من خبب امراة علی زوجها او عبدا علی سیده اخرجه ابو داود خبب ای افسد وخدع ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہم مین سے جو عورت کو اپنے خاوند سے بہکاوے یا غلام کو اپنے مالک سے بہکاوے ابو داؤد اسکے راوی ہین خبب یعنے بگاڑے اور بہکاوے اور دہوکا دے۔

(٣٥) وعنه رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا انبئكم بشراركم الذی یاكل وحده ویجلد عبده ویمنع رفده اخرجه رزین ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تمکو جو تم مین بدتر ہے وہ جو تنہا کھاوے اور اپنے غلام کو کوڑے مارے اور حاجت سے زیادہ مال کو روکے رزین اسکے راوی ہین۔

الفصل الثالث فی افات اللسان

تیسری فصل

آفات زبان کے بیان مین

(١) عن الخدری رض رفعه قال اذا اصبح ابن ادم فان الاعضاء كلها تكفر اللسان تقول اتق الله تعالی فینا فانما نحن بك ان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا اخرجه الترمذی ترجمہ خدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی صبح کرتا ہے تو سب اعضا زبان کے روبرو عاجزی کرتے ہین کہتے ہین کہ ڈر تو اللہ سے ہمارے حق مین اسواسطے کہ ہم تیرے ساتھ ہین اگر تو سیدہی رہیگی تو ہم بہی سیدہے رہینگے اور اگر تو ٹیڑہی ہوگئی تو ہم بہی ٹیڑہے ہوجاینگے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(٢) وعن سفیان بن عبد الله رض قال قلت یا رسول الله حدثنی بامر اعتصم به قال قل ربی الله ثم استقم قلت یا رسول الله ما اخوف ما تخاف علی فاخذ بلسانه ثم قال هذا اخرجه الترمذی ترجمہ سفیان بن عبداللہ سے روایت ہے مینے کہا یا رسول اللہ مجکو ایسی بات بتلایئے کہ مین اوسکو پکڑو اور اوسپر عمل کرون فرمایا کہہ میرا رب اللہ ہے پھر اسپر قائم رہ پہر مینے کہا یا حضرت کون سی چیز زیادہ ترخوف ہے جسکا آپ کو مجہ پر ڈر ہے تو حضرت نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا کہ اسکو نگہہ رکھ ترمذی اسکے راوی

(۳) وعن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر
فلیقل خیرا او لیصمت اخرجہ الترمذی ولہ فی اخری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو تو چاہیئے کہ نیک بات بولے یا چپ رہے ترمذی اسکے راوی
ہین اور اسکی دوسری روایت مین ابن عمرؓ سے ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو چپ رہا وہ چھوٹا۔

(۴) وعن علی بن الحسین عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام
المرء ترکہ مالا یعنیہ اخرجہ مالک مرسلا والترمذی موصولا ترجمہ علی بن حسین سے روایت ہے
اُس نے روایت کی ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی خوبی سے ہے یہ کہ
بیفائدہ باتون کو چھوڑ دیوے راوی اسکے مالک ہین بطور ارسال کے اور ترمذی بطور موصول کے

(۵) وعن انس رض قال توفی رجل فقال رجل اخر لہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمع ابشر
بالجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومایدریک لعلہ تکلم بما لا یعنیہ او بخل بما لا یغنیہ اخرجہ
الترمذی۔ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد مرگیا تو دوسرے مرد نے اوسکے واسطے کہا کہ تجکو بہشت کی
خوشخبری ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو حضرتؐ نے فرمایا تجکو کیا معلوم ہے شاید اوسنے بیفائدہ
بات کی ہو یا بخل کیا ہو اوس چیز سے جو اوسکو بے پرواہ نہ کرے یعنی اوسنے چیز سے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وعن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللہ تعالی لا یلقی لہا بالا یرفعہ اللہ تعالی بہا فی
الجنۃ وان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ تعالی لا یلقی لہا بالا یہوی بہا فی النار سبعین خریفا اخرجہ الثلثۃ والترمذی ترجمہ ابو ہریرہؓ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا
ہے اور دل مین اوسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اُسی بات کے سببسے خدا اوسکے درجے بہشت مین بلند
کرتا ہے اور مقرر بندہ خدا کی نارضگی کی کوئی بات بول جاتا ہے دل مین اُسکو کوئی بڑی بات نہین سمجھتا حالانکہ
اسی بات کے سببسے دوزخ مین گرجاتا ہے ستر برس کی راہ دور تینون اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وعن قیس بن ابی حازم قال دخل ابو بکر رض علی امرأۃ من احمس یقال لہا زینب فراہا
لا تتکلم فقال مالہا لا تتکلم قالوا حجت مصمتۃ فقال لہا تکلمی فان ھذا لا یحل ھذا من عمل الجاھلیۃ فتکلمت فقالت
من انت قال امرؤ من المہاجرین فقالت ای المہاجرین قال من قریش قالت من ای قریش قال انک لسؤل انا ابو بکر
قالت ما بقاؤنا علی ھذا الامر الصالح الذی جاء اللہ تعالی بہ بعد الجاھلیۃ قال بقاؤکم ما استقامت بکم ائمتکم
قالت وما الائمۃ قال اما کان لقومک رؤس واشراف یامرونہم فیطیعونہم قالت بلی قال فہم
اولئک اخرجہ البخاری ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ کہا کہ ابو بکر صدیقؓ قوم احمس کی ایک
عورت کے پاس اندر گئے جسکا نام زینب تہا سو اسکو دیکھا کہ وہ بولتی نہین تو فرمایا اسکو کیا ہے کہ وہ کلام نہین کرتی
لوگون نے کہا کہ اُس نے حج کیا ہے چپکے تو حضرت ابو بکرؓ نے اُس سے فرمایا کہ بول اسواسطے کہ چپ رہنا حرام ہے
کفر کا کام ہے پہر اُس نے کلام کیا اور کہا کہ تم کون ہو کہا کہ مین مہاجرین مین سے ایک آدمی ہون اُس نے کہا کون مہاجرین
مین سے کہا کہ قریش مین سے کہا کون قریش مین سے فرمایا کہ تم تو بہت پوچھنے والی ہو مین ابو بکر ہون اُس عورت نے کہا کہ کب تک

ہے زندگی ہماری اس نیک دین پر جو خدا نے ہمکو کفر کے بعد عنایت کیا یعنے ہمارا دین کب تک قائم اور ٹھیک رہیگا فرمایا جب تک تمہارے امام ٹھیک رہینگے اُس نے کہا کہ امام کون لوگ ہین فرمایا کیا تیری قوم مین سردار اور رئیس لوگ نہین جو انکو حکم کرتے ہین اور وہ اونکا حکم مانتے ہین اُس عورت نے کہا کہ ہان فرمایا پس امام یہی لوگ ہین بخاری اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَاِنَّهُ اِنْ يَّكُ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کو سردار مت کہو اسواسطے کہ اگر وہ سردار ہو تو تمنے خدا کو ناراض کیا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رضـ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا ہر کلام اوسپر وبال ہے اوسکو نافع نہین مگر نیک کام بتلانا اور بد کام سے ہٹانا یا اللہ تعالی کا ذکر کرنا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمرو ابن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا دشمن جانتا ہے بلیغ مرد کو جو اپنی زبان کو پھیرتا ہے جیسے گاے پھیرتی ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْمُرَادُ بِصَرْفِ الْكَلَامِ مَا يَتَكَلَّفُهُ الْاِنْسَانُ مِنَ الزِّيَادَةِ فِيْهِ عَلَى الْحَاجَةِ وَاِنَّمَا كَرِهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ لِمَا يَدْخُلُهٗ مِنَ الرِّيَاءِ وَالتَّصَنُّعِ وَيُخَالِطُهٗ مِنَ الْكَذِبِ وَالتَّزَيُّدِ وَالْاِسْتِبَاءُ اِفْتِعَالٌ مِنَ السَّبْيِ كَاَنَّهٗ يَنْهَبُ بِكَلَامِهٖ قُلُوْبَ السَّامِعِيْنَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سیکھے پھیرنا کلام کا تاکہ اوسکے ساتھ لوگون کے دل پھیرے خدا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت قبول کریگا نہ فرض کو ابوداؤد اسکے راوی ہین اور مراد صرف لسان سے یہ ہے کہ آدمی اوسمین حاجت سے زیادہ تکلف کرے اور حضرتؐ نے اُسکو مکروہ اسواسطے کہا کہ اسمین داخل ہوتا ہے ریا اور بناوٹ اور ملتا ہے اسمین جھوٹ اور کذب اور استباء افتعال ہے سبی سے گویا کہ اُچک لیتا ہے سننے والون کے دل کو۔

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ اَلتَّنَطُّعُ فِي الْكَلَامِ اَلتَّعَمُّقُ فِيْهِ وَالتَّفَاصُحُ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک ہوئے سختی کرنے والے یہ حضرتؐ نے تین بار فرمایا مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین تنطع کے معنے ہین کلام مین گھسنا اور اُس مین بہت غور کرنا۔

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ

وَالتِّرمِذِیُّ **ترجمہ** ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ مشرق سے دو مرد آئے تو دونو نے خطبہ پڑہا تو لوگ انکی خوش تقریری سے متعجب ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیان جادو ہوتا ہے یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ویسے بعض آدمی کی تقریر سے بخاری مالک ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین
ف علمائے حدیث نے فرمایا کہ اگر کوئی باطل بات مین خوش تقریری کرے تو حرام ہے اور حق بات مین پسند ہے۔

(۱۴) **وَعَنْ** اَبِی اُمَامَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِی رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا وَبِبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْکَذِبَ وَاِنْ کَانَ مَازِحًا وَبِبَیْتٍ فِیْ اَعْلَی الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ بِمَعْنَاهُ رَبَضُ الْجَنَّةِ مَا حَوْلَهَا مِنَ الْعِمَارَةِ وَالْمِرَاءُ اَلْجِدَالُ وَالْخِصَامُ **ترجمہ** ابو امامہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین ضامن ہون ایک گہر کا گرد بہشت کے اوسکے لیے جو جہگڑا چہوڑ دے اگرچہ حق پر ہو اور مین ضامن ہون ایک گہر کا درمیان بہشت کے اوسکے لیے جو جہوٹ کو چہوڑ دے اگرچہ خوش طبعی سے ہو اور مین ضامن ہون ایک گہر کا بہشت کے اعلے درجے مین اوسکے لیے جو نیک خو ہو راوی اسکے ابو داؤد ہین اس لفظ سے اور ترمذی نے انس رضؓ سے اسکے معنے روایت کیے ہین ربض کے معنے ہین جو بہشت کے گرد عمارت ہے اور مراء لڑائی اور جہگڑے کو کہتے ہین۔

(۱۵) **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِكَ اِثْمًا اَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافی ہے تجکو یہ گناہ کہ تو ہمیشہ جہگڑالو رہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۶) **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ کُلَّهٗ وَقُمْتُهٗ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَکَرِهَ التَّزْکِیَةَ اَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ نَوْمَةٍ اَوْ رَقْدَةٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابو بکرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی یون نہ کہے کہ مین تمام رمضان کہڑا رہا یعنے عبادت مین یا مین نے اوسکا روزہ رکہا کہا کہ سو مین نہین جانتا کہ اپنے تئین پاک کرنے کو مکروہ جانا یا فرمایا کہ سونا اور لیٹنا بہی ضرور ہے ابو داؤد نسائی اسکے راوی ہین۔

(۱۷) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ لَقِسَتْ بِکَسْرِ الْقَافِ اَیْ غَثَتْ وَاِنَّمَا کَرِهَ خَبُثَتْ هَرَبًا مِنْ لَفْظِ الْخُبْثِ **ترجمہ** سہل بن حنیف رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی یون نہ کہے کہ میرا نفس نجس ناپاک ہوا ولیکن یون کہے کہ میرا جی بگڑ گیا (مجہے متلی ہوئی) شیخین اسکے راوی ہین۔ لقست کے معنے ہین غثیان ہوا متلی ہوئی اور اسکو مکروہ تو خبثت کے لفظ سے نفرت کرنے کو رکہا
ف یعنے خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے تئین یہ برا لفظ نہ کہے اگرچہ دوسرا معنی مراد ہو

(۱۸) **وَعَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ مَرَّ بِخِنْزِیْرٍ عَلَی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لَهٗ اُنْفُذْ بِسَلَامٍ فَقِیْلَ لَهٗ تَقُوْلُ هٰذَا الْخِنْزِیْرِ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اُعَوِّدَ لِسَانِی النُّطْقَ بِالسُّوْءِ۔

ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ اونکو یحییٰ بن سعیدؓ سے یہ حدیث پہونچی کہ عیسے علیہ السلام راہ مین ایک سور پر گذرے تو اُس سے کہا کہ گذر جا سلامتی سے تو کسی نے اُن سے کہا کہ تو کہتا ہے یہ خنزیر سے کہا مین ڈرتا ہون کہ اپنی زبان کو بدگوئی کی عادت ڈالون

(۱۹) **وعن** عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَلَغَهُ عَنِ الرَّجُلِ شَيْءٌ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلٰكِنْ يَقُولُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپکو کسی مرد کی کچھ بُری خبر پہونچتی تو نہ فرماتے کہ کیا حال ہے فلانے کا لیکن یون فرماتے کہ کیا حال ہے اُن لوگون کا جو ایسا ایسا کہتے ہین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲۰) **وعن** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى قَسْوَةُ الْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى الْقَاسِي الْقَلْبِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ زیادہ کلام کیا کرو بدون ذکر اللہ کے اسواسطے کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر اللہ کے سیاہی دل کا سبب ہے اور سب لوگون مین زیادہ تر دور اللہ سے سیاہ دل والا ہے۔

(۲۱) **وعن** أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ بِالْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین زمانہ کفر کی رسمین ہین کہ اُنکو چھوڑینگے نہین ایک تو فخر کرنا اپنے خاندان پر دوسری عیب لگانا لوگون کی ذاتون مین تیسری مینہ مانگنا ستارون سے یعنی مینہ کو تارون کی تاثیر سے سمجھنا چوتھی نوحہ کرنا یعنے مردے کی خوبیان بیان کرنا اور فرمایا کہ اگر نوحہ کرنے والی عورت مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جاویگی اور حال انکا یہ ہوگا کہ پیرہن گندک کا ہوگا اور کرتا رال کا مسلم اسکے راوی ہین

ف فی الحقیقت یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین مبتلا ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور لوگون کی ذاتون مین طعنہ کرنا تو اکثر خواص مین بھی موجود ہے خدا پناہ مین رکھے۔

(۲۲) **وعن** عَائِشَةَ رض قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ وَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حِينَ سَمِعْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتٰى عَهِدْتِنِي فَاحِشًا إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ بُرا ہے بھائی قوم کا پھر جب وہ اندر آیا تو آپنے اوسکے واسطے کشادہ پیشانی کی اور نرم کلام کیا پھر جب نکل گیا تو مین نے کہا یا رسول اللہ جب آپنے اس مرد کو سُنا تھا تو ایسا ایسا کہا تھا یعنے اوسکو بُرا کہا تھا۔ پھر آپنے اُسکے روبرو کشادہ پیشانی کی اور نرم باتین کین تو فرمایا اے عائشہ تو نے کب مجکو فحش بولنے والا

پایا تھا سو مقرر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن وہ آدمی ہوگا جسکا لوگ ملنا چھوڑ دین
اوسکی بدگوئی اور گالی کے ڈر سے نسائی کے سوائے چھیون اِسکے راوی ہین۔ ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جائز ہے مداراۃ اوس کی کہ اوسکی بدگوئی کا ڈر ہو اور مداراۃ یہ ہے کہ دنیا کو دین کے واسطے خرچ کرے اور مداہنت
یہ ہے کہ دین کو دنیا کے واسطے بیچے۔

(۲۳) وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رض قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ
وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَقَدْ غَوٰی فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ
یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** عدی بن حاتم رض سے روایت ہے کہ
ایک مرد نے حضرتؐ کے روبرو خطبہ پڑہا تو اوس نے کہا کہ جو خدا اور اوس کے رسول کی اطاعت کرے اُسنے
راہ پائی اور جس نے دونو کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہے، یون کہو کہ جو خدا اور
اُسکے رسول کی نافرمانی کریگا وہ گمراہ ہوگا مسلم ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔ ف اُس خطیب کو بُرا
اسواسطے کہا کہ اُسنے خدا اور رسول دونون کو ایک لفظ مین ملادیا تھا۔ پہر اسکو سکھایا کہ علیحدہ علیحدہ
کہا کرے۔

(۲۴) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَشَاءَ
فُلَانٌ وَّلٰکِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ۔ **ترجمہ** حذیفہ رض سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یون نہ کہا کرو کہ جو چاہے اللہ اور چاہے فلانا ولیکن یون کہا
کرو کہ جو چاہے اللہ پہر چاہے فلانا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الرَّجُلَ یَقُوْلُ ھَلَکَ
النَّاسُ فَھُوَ اَھْلَکُھُمْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّمَالِکٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَرُوِیَ اَھْلَکُھُمْ بِضَمِّ الْکَافِ
وَفَتْحِھَا وَمَعْنَاہُ بِالضَّمِّ اَشَدُّ ھُمْ ھَلَاکًا وَّبِالْفَتْحِ اَنَّہٗ ھُوَ الَّذِیْ اٰیَاسَھُمْ مِّنَ الرَّحْمَۃِ بِتَجْرِیَتِھِمْ
عَلٰی ارْتِکَابِ الذُّنُوْبِ وَمُقَارَفَۃِ الْمَعَاصِیْ۔ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مرد کو سنو کہتا ہو کہ ہلاک ہوے لوگ تو اُس نے انکو
ہلاک کیا مسلم مالک ابوداؤد اس کے راوی ہین اور اہلکہم پیش کاف اور زبر سے مروی ہے پیش
کے ساتھ یہ معنے ہین کہ وہ اُن مین سخت تر ہلاک ہونے مین اور زبر سے یہ معنے ہین کہ یہ شخص ہے جس
نے اُن کو گناہون کے ارتکاب کی وجہ سے رحمت سے نا امید کیا۔

(۲۶) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاھِرُوْنَ وَاِنَّ
مِنَ الْمُجَاھَرَۃِ اَنْ یَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَۃَ
کَذَا وَکَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُہٗ رَبُّہٗ فَیُصْبِحُ یَکْشِفُ سِتْرَ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری سب امت عافیت مین ہین مگر
جو اپنے چھپے گناہون کو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات ہی اظہار
مین داخل ہے کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پہر اُس کو صبح اُس حالت مین ہو کہ اُس کے رب نے

اس کے گناہ کو چھپا ڈالا ہو تو وہ شخص یون کہے کہ او فلانے مینے رات کو ایسا ایسا کام کیا البتہ
رات کو اُسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہے شیخین اس کے
راوی ہین۔ **ف** اپنے پوشیدہ گناہ کو لوگون کے آگے ظاہر کرنا سخت کبیرہ گناہ ہے
اسواسطے کہ اسمین گناہ پر دلیری ثابت ہوئی اور صاف ظاہر ہوا کہ یہ خدا سے نہین
ڈرتا اور حدیث مین آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر
توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہوکر اوسکی توبہ کے گواہ ہون

(۲۷) **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُصُّ عَلَی
النَّاسِ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوُدَ اَرَادَ اَنَّ
مَنْ لَمْ یَنْصِبْہُ الْاَمِیْرُ وَخَطَبَ النَّاسَ بِنَفْسِہٖ مُسْتَبِدًّا بِذٰلِكَ طَلَبًا لِلرِّیَاسَۃِ
مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَہٗ اَحَدٌ مِّنْ اُولِی الْاَمْرِ بِذٰلِكَ فَھُوَ مُخْتَالٌ اَیْ مُرَاءٍ

ترجمہ

عوف بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ نہین وعظ سناتا لوگون کو مگر سردار یا جو حاکم کی طرف
سے مامور ہو یا مختال ابوداؤد اسکے راوی ہین مراد یہ ہے کہ
جو حاکم کی طرف سے مامور نہ ہو اور خود بخود لوگون
پر خطبہ پڑہے خود مستقل ہوکر ساتھ اُسکے واسطے طلب
ریاست کے بدون حکم کسی حاکم کے تو وہ
مختال ہے یعنے دکھلانے والا
یعنے ریاکار +

الفصل الرابع فی انواع مختلفة

چوتھی فصل

مختلف قسموں کی حدیثوں میں

(١) عن الخدري قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه يوماً صلوة العصر ثم قام خطيباً فلم يدع شيئاً يكون الى قيام الساعة الا
اخبرنا به حفظه من حفظه ونسيه من نسيه وكان فيما قال ان الدنيا خضرة حلوة وان الله تعالى مستخلفكم فيها فناظر
كيف تعملون الا فاتقوا الدنيا واتقوا النساء وقال الا يمنعن رجلا هيبة الناس ان يقول بحق اذا علمه فبكى ابو سعيد رضي الله
عنه وقال قد والله راينا اشياء فهبنا وكان فيما قال الا انه ينصب لكل غادر لواء يوم القيمة بقدر غدرته ولا غدرة اعظم
من غدرة امام عامة وقال ان بني ادم خلقوا على طبقات شتى فمنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت مؤمنا ومنهم من
يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت كافرا ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا ويموت مؤمنا ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا
ويموت كافرا الا وان منهم البطيء الغضب سريع الفيء والسريع الغضب سريع الفيء والبطيء الغضب بطيء الفيء فتلك بتلك الا
وان منهم بطيء الفيء سريع الغضب الا وخيرهم بطيء الغضب سريع الفيء وشرهم سريع الغضب بطيء الفيء الا وان منهم حسن
القضاء حسن الطلب ومنهم سيئ القضاء حسن الطلب ومنهم سيئ الطلب حسن القضاء فتلك بتلك الا وان منهم سيئ القضاء
وسيئ الطلب وخيرهم الحسن القضاء الحسن الطلب وشرهم سيئ القضاء سيئ الطلب الا وان الغضب جمرة في قلب ابن ادم
اما رايتم الى حمرة عينيه وانتفاخ اوداجه فمن احس بشيء من ذلك فليلصق بالارض قال وجعلنا نلتفت الى
الشمس هل بقي من النهار شيء فقال صلى الله عليه الا انه لم يبق من الدنيا فيما مضى منها الا كما بقي من يومكم
هذا فيما مضى منه اخرجه الترمذي الفيء الرجوع **ترجمہ** خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک دن عصر کی نماز
پڑھائی پھر خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے سو جو چیز قیامت تک ہونیوالی تھی سب کی ہم کو خبر دی یاد رکھا اس کو جس نے یاد رکھا اور بھولا اس کو
جو بھولا اور جو کچھ فرمایا اس میں یہ بھی تھا کہ دنیا شیرین اور ہری بھری ہے اور مقرر خدا تم کو خلیفہ کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھنے والا
ہے کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو خبردار رہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور فرمایا خبردار نہ روکے کسی مرد کو حق بات کہنے سے ڈر لوگوں کا جب
کہ اس کو معلوم ہو تو ابو سعید رونے لگے اور کہا قسم ہے ہم نے کئی چیزیں دیکھیں اور لوگوں کے ڈر سے نہیں کہیں اور جو کچھ آپ نے فرمایا اس
میں یہ بھی تھا خبردار ہو ہر دغاباز کے لیے قیامت کے دن جھنڈا کھڑا کیا جاویگا بقدر اسکی دغابازی کے یعنے جس قدر دغا ہوگا ویسا ہی
نشان بلند ہوگا اور نہیں ہے کوئی زیادہ تر عہد شکنی عام لوگوں کے سردار سے اور فرمایا کہ آدمی پیدا کیے گئے ہیں مختلف طبقوں اور جدے جدے
قسموں پر سو ان میں بعضا وہ شخص ہے کہ مومن پیدا ہوتا ہے اور ایمان سے جیتا ہے اور ایمان سے مرتا ہے اور بعضا وہ شخص ہے کہ ایمان سے
پیدا ہوتا ہے اور ایمان سے جیتا ہے اور کافر ہو کر مرتا ہے اور ان میں سے بعضا وہ شخص ہے کہ کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر جیتا ہے اور ایمان سے
مرتا ہے اور ان میں سے بعضا وہ ہے کہ کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر جیتا ہے اور کافر مرتا ہے خبردار ہو اور ان میں سے بعضا وہ شخص ہے
کہ اس کو دیر سے غصہ آتا ہے اور جلد دور ہو جاتا ہے اور بعضا وہ ہے کہ اس کو جلد غصہ آتا ہے اور جلد دور ہو جاتا ہے اور بعضا وہ ہے
کہ اس کو دیر سے غصہ آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے پس یہ بدلا دوسرے کا یعنے دیر سے غصہ آنا اچھی خصلت ہے اور دیر سے غصہ جانا بری خصلت
ہے تو اچھی خصلت بری کا بدلا ہوئی خبردار اور ان میں سے بعض کو جلد غصہ آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے خبردار ہو اور ان میں بہتر وہ ہے
جس کو دیر سے غصہ آوے اور جلد دور ہو جاوے اور ان میں بدتر وہ شخص ہے جس کو جلد تر غصہ آوے اور دیر سے جاوے خبردار ہو اور

اُن مین سے بعضا شخص ہے کہ اچھا ہوتا ہے ادا کرنے مین یعنے جبکہ ہوتا ہے اُس پر قرض اور اچھا ہوتا ہے طلب تقاضا کرنے مین یعنے جبکہ اُس کا کسی پر قرض ہو اور اُن مین سے بعضا وہ ہے کہ بد ہوتا ہے ادا کرنے مین نیک ہوتا ہے طلب کرنے مین اور بعضا برا ہوتا ہے تقاضا کرنے مین اچھا ہوتا ہے ادا کرنے مین سو یہ نیک خصلت اُس بری کا بدلہ ہو جاتی ہے خبردار اور اُن مین سے بعضا برا ہوتا ہے ادا کرنے مین برا ہوتا ہے تقاضا کرنے مین اور اُن مین بہتر وہ ہے کہ اچھا ہو ادا کرنے مین اچھا ہو تقاضا کرنے مین اور اُن مین بدتر وہ ہے جو بدتر ہو ادا کرنے مین بدتر ہو تقاضا کرنے مین خبردار رہو مقرر غصہ مانند انگار آگ کے ہے آدمی کے دل مین کیا تم نہین دیکھتے کہ غصے والے کی دونو آنکھین سرخ ہو جاتی ہین اور اُسکی گردن کی رگین پھول جاتی ہین سو جو شخص کہ اُس مین سے کچھ پاوے یعنے اثر غصے کا تو چاہیے کہ لگ جاوے زمین سے یعنے لیٹ جائے کہا اور ہم سورج کی طرف مڑ کر دیکھنے لگے کہ کیا کچھ دن باقی ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو کہ نہین باقی رہا دنیا سے بہ نسبت اُس زمانے کے گذرا مگر جتنا کہ باقی رہا اس دن تمہارے سے بہ نسبت اُس زمانے کے گذرا اس سے ترمذی اسکے راوی ہین قے کے معنے مین رجوع کرنا **ف** وقت غصے کے لیٹ جانے کو اس واسطے فرمایا کہ تا یاد آوے اُس کو کہ میری اصل مٹی ہے مجھ کو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع کرنی چاہیے اور اس لیٹ جانے کو بہت دخل ہے دفع غضب مین ✦

(۲) **وعن** عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِنَّ رَبِّي اَمَرَنِي اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي وَقَالَ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَقَالَ اِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ فَاِنَّهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى نَظَرَ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى اَمَرَنِي اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا يَثْلَغُوا رَاْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً فَقَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ وَقَالَ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيْفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُوْنَ اَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرَ الْفَحَّاشَ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِجْتَالَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ بِالْجِيْمِ اَيِ اسْتَخَفَّتْهُمْ فَجَالُوا مَعَهُمْ وَقَوْلُهُ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا هُوَ كِنَايَةٌ عَنِ الْقَتْلِ وَيَثْلَغُوا رَاْسِي اَيْ يَشْدَخُوْهُ وَلَا زَبْرَ لَهُ اَيْ لَا عَقْلَ وَلَا تَمَاسُكَ وَلَا يَخْفٰى بِالْكَسْرِ اَيْ لَا يَظْهَرُ مِنْ خَفَا الْبَرْقُ اِذَا لَمَعَ لَمَعَانًا خَفِيْفًا وَالشِّنْظِيْرُ السَّيِّئُ الْخُلُقِ وَالْفَحَّاشُ الْمُبَالِغُ فِي الْفُحْشِ **ترجمہ** عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میرے رب نے مجھے حکم کیا کہ مین تمکو سکھاؤن جو تم نہین جانتے اُس علم سے جو مجھ کو رب نے سکھایا اور خدا نے فرمایا کہ جو مال کہ مین نے بندے کو دیا ہے سو حلال ہے اور خدا نے فرمایا کہ مین نے اپنے سب بندون کو حقانی پیدا کیا جو باطل دین کی طرف نہ جھکے پھر انکے پاس شیطان آئے سو اُن کو اُنکے پیدایشی دین سے پھیر ڈالا اور اُنپر حرام کیا جو مینے اُنپر حلال کیا تھا اور شیطانون نے اُن کو حکم کیا کہ میرے ساتھ اُس چیز کو شریک ٹھیرا دین جس کا مینے کوئی دلیل نہین اُتاری یعنے اگر شیطان اور کفار کسی کو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدایشی دین پر رہتا شرک نہ کرتا خدا کے حلال کو حرام نہ ٹھیراتا اور مقرر خدا نے زمین والون کی طرف نظر کی اور سب عربیون اور غیر عربیون کو دشمن رکھا سواے بقایا

اہل کتاب کو اور فرمایا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ بیشک تجھ کو پیغمبر کیا ہے تاکہ تجھ کو مبتلا کرون[۲] اور تیرے سبب سے اور خلق کو مبتلا کرون[۳] اور میں
نے تیری طرف کتاب اتاری ایسی کہ اُس کو پانی نہ دہو سکے کہ تو اُس کو سوتے اور جاگتے پڑہے اور مقرر خدا نے مجھ کو حکم کیا کہ کفار قریش کو
جلاڈالون تو مینے کہا کہ اے میرے رب اس وقت میری سر کو کچل ڈالینگے پس چھوڑینگے[۴] اُس کو مثل روٹی کی تو خدا نے فرمایا کہ اُن کو نکالدے
جیسے اُنہون نے تجھ کو نکالا اور اُن سے جہاد کر ہم تجھ کو جہاد کا سامان درست کر دینگے اور خرچ کر ہم تجھ پر خرچ کرینگے اور لشکر بہیج کہ ہم اُس کی
مانند پانچ لشکر فرشتون کے بہیجینگے اور لڑ ہمراہ اپنے تابعدارون کے اپنے نافرمانون سے اور فرمایا کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہین یعنی
جو کہ لائق ہین کہ مقربین کے ساتھہ بہشت مین داخل ہون تین ہین ایک تو حاکم عادل احسان کرنیوالا لوگون سے توفیق دیا گیا
بہلائیون کی اور دوسرا شخص بہت مہربان یعنے چہوٹون پر نرم دل ہر قرابتی پر اور واسطے ہر مسلمان کی یعنے مہربان ہے اپنے بیگانے
پر تیسرا بچنے والا اُن چیزون سے کہ نہین ہے حلال پرہیز کرنیوالا یعنے سوال سے اور توکل کرنے والا اور ہے عیالدار یعنے باوجود عیال کے
حرام سوال سے بچتا ہے اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنے مستحق عذاب کے ہین بسبب ان بدعملون کے اور مقصود تشدید ہے اول
سست عقل والا کہ اُس کو عقل نہین جو اُس کو بدکامون سے روکے وہ لوگ تمہارے تابع اور خادم ہین یعنے تمہارے سردارون اور مالدارون
کے گرد پہرتے ہین نہین مد نظر ہے اُس کو مگر پیٹ بہرنا نہین ڈہونڈہتے ہین اہل کو اور نہ مال حلال کو یعنے حرام کرتے ہین اور حرام کہاتے
ہین دوسرا شخص دوزخیون مین سے خیانت کرنیوالا ہے کہ جو لالچ کی چیز اُس کے سامنے ظاہر ہوتی ہے اگرچہ تہوڑی سی ہو اُس مین
خیانت کر گذرتا ہے تیسرا وہ شخص ہے کہ صبح وشام تجھ کو فریب دیتا ہے تیرے اہل اور مال سے یعنے تیرے اہل اور مال مین ہر
وقت طمع رکہتا ہے ظاہر مین اپنے تئین پرہیزگار دکہلاتا ہے اور باطن مین خیانت کرتا ہے اور ذکر کیا حضرت نے بخیل کو اور جہوٹے کو اور
بدخلق فحش گو کو اور مقرر خدا نے میری طرف وحی کی کہ آپس مین تواضع کیا کرو یہانتک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کسی پر زیادتی کرے
مسلم اس کے راوی ہین اجتالتہم یعنے شیطانون نے انکی عقل ماری اور اُنکو دین سے پہیرا اور مراد قریش کے جلانے سے قتل ہے وَدَنۡ یَتَلۡعَوۡا
دانی یعنے میرا سر پہوڑ ڈالین اور زبر کے معنے ہین عقل اور لایخفی سا تہ زیر کے یعنے ظاہر نہین ہوتا یعنے خفا کے معنے پوشیدہ بہی
آتا ہے اور ظاہر بہی اور شنظیر بدخلق کو کہتے ہین اور فحّاش بہت فحش بکنے والے کو کہتے ہین

(۳) **وعن** اَبِی اُمَامَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ اِنَّ اللّٰہَ قَدۡ اَعۡطٰی کُلَّ ذِیۡ حَقٍّ حَقَّہٗ فَلَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ
اَلۡوَلَدُ لِلۡفِرَاشِ وَلِلۡعَاھِرِ الۡحَجَرُ وَحِسَابُھُمۡ عَلَی اللّٰہِ وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیۡرِ اَبِیۡہِ اَوِ انۡتَمٰی اِلٰی غَیۡرِ مَوَالِیۡہِ فَعَلَیۡہِ لَعۡنَۃُ اللّٰہِ التَّابِعَۃُ
اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ لَا تُنۡفِقُ امۡرَاَۃٌ مِّنۡ بَیۡتِ زَوۡجِھَا اِلَّا بِاِذۡنِہٖ قِیۡلَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِکَ مِنۡ اَفۡضَلِ اَمۡوَالِنَا وَقَالَ
الۡعَارِیَۃُ مُؤَدَّاۃٌ وَّالۡمِنۡحَۃُ مَرۡدُوۡدَۃٌ وَّالدَّیۡنُ مَقۡضِیٌّ وَّالزَّعِیۡمُ غَارِمٌ اَخۡرَجَہٗ اَبُوۡدَاوٗدَ وَالتِّرۡمِذِیُّ **ترجمہ** ابو امامہؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا نے ہر حقدار کو اُسکا حق دیدیا ہے یعنے مقرر کر دیا ہے سو وارث کو واسطے وصیت جائز نہین
اور لڑکا فرش والے کا ہے اور حرامکار کو پتھر اور اُن کا حساب خدا کے اختیار مین ہے۔ اور جو غیر باپ کو اپنا باپ بتلاوے یا اپنے غیر مالکون
کی طرف منسوب ہو تو اُس پر خدا کی لعنت ہے لگاتار قیامت تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے بدون اُس کے اذن کے کسی نے
کہا یا رسول اللہ کہانا بہی کسی کو نہ دیوے فرمایا کہ یہ ہمارے افضل مالون مین سے ہے اور فرمایا کہ مانگی چیز ادا کی جاوے اور دودہ کے واسطے مانگی
بکری لی ہوئی پہیر دی جاوے اور قرض ادا کیا جاوے اور ضامن تاوان بہرے ابوداود و ترمذی اس کے راوی ہین۔ **ف** منحہ در
اصل اونٹنی ہے کہ دودہ پینے کے لیے بہائی مسلمان کو دیوے

---

[۱] یعنے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے دین پر قائم رہے۔ [۲] یعنے ساتہ تبلیغ احکام کے اور صبر کرنے کے ایذا کفار پر۔ [۳] یعنے میرے سر کو کوٹ
کر روٹی کی طرح چوڑا کر دینگے بعد اسکے کہ گول ہے

(۴) وعن ابی ہریرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا خیبۃ الدہر فان اللہ ہو الدہر اخرجہ الشیخان وابوداود ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انگور کو کرم مت کہو اور نہ کہو ہائے زمانے کی نامرادی اس واسطے کہ اللہ ہی زمانہ ہے شیخین ابوداود اس کے راوی ہیں۔

(۵) وعن وائل بن حجر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ اخرجہ مسلم الحبلۃ بفتح الحاء والباء وربما سکنت القضیب من شجر الاعناب ترجمہ وائل بن حجر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انگور کو کرم نہ کہا کرو لیکن کہو عنب اور حبلہ مسلم اس کے راوی ہیں اور حبلہ درخت انگور کی چھڑی کو کہتے ہیں

(۶) وعن عبد اللہ بن حبشی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من قطع سدرۃ صوب اللہ راسہ فی النار اخرجہ ابوداود السدر شجر النبق وورقہ غسول ترجمہ عبداللہ بن حبشی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بیر کا درخت کاٹے خدا اُس کو اُلٹے سر آگ میں ڈالیگا ابوداود اس کے راوی ہیں سدر بیر کا درخت ہے اور اُس کے پتے سے سر داڑھی دھوئے جاتے ہیں۔

(۷) وعن حسان بن ابراہیم قال سالت ہشام بن عروۃ عن قطع السدر وہو مستند الی قصر عروۃ فقال اتری ہذہ الابواب کلہا انما ہی من سدر عروۃ کان یقطعہ من ارضہ ولا باس بہ اخرجہ ابوداود ترجمہ حسان بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے ہشام بن عروہ سے بیر کاٹنے کا حکم پوچھا اور وہ عروہ کے محل سے تکیہ کیے تھا تو کہا کیا تو ان سب دروازوں کو دیکھتا ہے یہ سب بیری کے درخت کے ہیں کہ عروہ اُس کو اپنی زمین سے کاٹ کاٹ کر لاتے تھے اس کا کچھ ڈر نہیں ابوداود اس کے راوی ہیں۔

(۸) وعن جابر قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ بحمار قد وسم فی وجہہ فقال لعن اللہ من وسمہ ونہی عن الضرب فی الوجہ وعن الوسم فیہ اخرجہ مسلم وابوداود والترمذی ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گذرا جس کا چہرا داغا ہوا تھا تو فرمایا خدا لعنت کرے اُس پر جس نے اسکو داغا اور چہرے میں مارنے اور داغنے سے منع فرمایا مسلم ابوداود ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۹) وعن ابن عباس قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ حمارا موسوم الوجہ فانکر ذلک قال فواللہ لا اسمہ الا اقصی شیء من الوجہ وامر بحمارہ فکوی فی جاعرتیہ فہو اول من کوی الجاعرتین اخرجہ مسلم الجاعرتان موضع الرقمتین من است الحمار وہو مضرب الفرس بذنبہ علی فخذیہ وقیل ہما حرفا الورکین المشرفین علی الفخذین ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا داغے ہوئے چہرے والا دیکھا اور اُس پر انکار کیا اور کہا قسم ہے اللہ کی میں اُسکو نہیں داغتا مگر چہرے کی نہایت پچھلی چیز میں یعنے پاس کانوں کے اور حکم کیا اپنے گدھے کے داغنے کا سو اُس کی دبر کے دونو طرف پر داغا گیا مسلم اس کے راوی ہیں۔ جاعرتان جگہ دو رقموں کی ہے گدھے کی دبر سے اور وہ جگہ وہ ہے جہاں گھوڑا اپنی رانوں پر اپنے دم کو مارتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ کولوں کے دونو طرف ہیں جو رانوں پر اونچے ہیں

(۱۰) وعن انس قال غدوت بعبد اللہ بن ابی طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ لیحنکہ فرایتہ وفی یدہ المیسم یسم ابل الصدقۃ اخرجہ الشیخان وابوداود ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ میں صبح کے وقت عبداللہ بن ابی طلحہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اُس کے تالو میں شیرینی لگانے کو اور حالانکہ آپ کے ہاتھ میں داغنے کا ہتھیار تھا زکوۃ کے اونٹوں کو داغتے تھے شیخین ابوداود اس کے راوی ہیں

(۱۱) وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا استجنح اللیل او کان جنح اللیل فکفوا صبیانکم فان الشیاطین تنتشر حینئذ فاذا ذہب ساعۃ من العشاء فخلوہم واغلق بابک واذکر اسم اللہ واطفیٔ مصباحک

وَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ وَاَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ وَلَوْاَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ شَيْئًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ جُنْحُ اللَّيْلِ اِقْبَالُ ظَلَامِهِ وَقِيْلَ شِدَّةُ ظُلْمَتِهِ وَلَوْ كَانَ خَيْطٌ تُشَدُّ بِهِ الْمَزَادَةُ وَنَحْوُهَا وَالتَّخْمِيْرُ التَّغْطِيَةُ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات اندہیری ہو یعنے بعد شام کے تو اپنے لڑکون کو بند رکھو یعنے اُن کو گھر سے نکلنے نہ دو اس واسطے کہ اس وقت جن بہوت پہیل جاتے ہین پہر جب عشا سے ایک گہڑی گند جائ تو پہر چاہیے اُنکو چہوڑ دو اور خدا کا نام لیکر اپنا دروازہ بند کیا کرو اور خدا کے نام سے اپنا چراغ بجہایا کرو اور خدا نام لیکر اپنی مشک کا سونہ باندہا کرو اور خدا کے نام سے اپنا برتن ڈہانکا کرو اگرچہ تو اُس پر کوئی چیز آڑ رکہہ اس واسطے کہ شیطان بند کیے ہوے دروازے کو نہین کہولتا اور سوتے وقت چراغون کو بجہایا کرو اس واسطے کہ بہت وقت چوہا بتی کو کہینچ لیجاتا ہے اور گہر والون کو جلا ڈالتا ہے سوا نسائی کے چہیون اس کے راوی ہین جنح اللیل یعنے اس کے اندہیری کا آنا اور بعضون نے کہا کہ اُسکا سخت اندہیرا اور وکا ترا گا ہے جس سے پکہال وغیرہ کو باندہا جاتا ہے

(۱۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتْ فَارَةٌ تَجُرُّ فَتِيْلَةً فَاَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِيْ كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ دِرْهَمٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلٰى هٰذَا فَيُحْرِقُكُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْخُمْرَةُ حَصِيْرٌ صَغِيْرٌ مِنْ سَعَفِ النَّخْلِ اَوْ نَحْوِهِ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک چوہا بتی کہینچکر لایا اور اُسکو حضرتؐ کے آگے چٹائی پر ڈالدیا جس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے تہے تو اُس نے درہم کے برابر چٹائی جلائی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو اپنے چراغ کو بجہایا کرو اس واسطے کہ شیطان ایسی چیزون کو ایسے کام کی ہدایت کرتا ہے تو وہ تم کو جلا دیتے ہین ابو داؤد اس کے راوی ہین خمرہ چہوٹی چٹائی ہے کہجور کے پتہے سے

(۱۳) **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِشَاْنِهِمْ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہا کہ مدینے مین رات کو ایک گہر جل گیا تو حضرتؐ کو اُنکے حال سے خبر ملی تو فرمایا کہ سوا اس کے نہین کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے پہر جب تم سونے کا ارادہ کرو تو اُس کو بجہا دیا کرو شیخین اس کے راوی ہین۔

(۱۴) **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَقِلُّوا الْخُرُوْجَ بَعْدَ هَدْاَةِ الرِّجْلِ فَاِنَّ لِلّٰهِ دَوَابَّ يَبُثُّهُنَّ فِي الْاَرْضِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** علی بن عمرو ابن علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کم نکلا کرو بعد تہم جانے پاؤن کے اس واسطے کہ خدا کی مخلوق جانور ہین کہ اُنکو اُس وقت بہیجتا ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۱۵) **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا شَيْئًا كُنَّا نَصْنَعُهُ فَقَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَصْنَعُوْهُ لَكَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ فَذُكِرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهِ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَاْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ تَاْبِيْرُ النَّخْلِ تَلْقِيْحُهُ وَاِصْلَاحُهُ نَفَضَتِ الشَّجَرَةُ حَمْلَهَا اِذَا اَلْقَتْهُ مِنْ اٰفَةٍ بِهَا **ترجمہ** رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے حالانکہ مدینے والے کہجور کے درختون کو پیوند کیا کرتے تہے فرمایا کیا کرتے ہو اُنہون نے کہا وہ چیز جو ہم کیا کرتے تہے فرمایا اگر شاید تم اس کو نہ کرو تو بہتر ہو تو لوگون نے پیوند کرنا چہوڑ دیا تو کہجور پیدا نہ ہوئی تو یہ حال آپ سے ذکر ہوا تو فرمایا کہ مین بہی آخر آدمی ہون جب مین تمکو دین کی کچہ بات بتلاؤن تو اُس پر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو اپنی عقل سے

دنیا کی کچھ حال نہ بتلاؤ ان تو مین بھی آخر آدمی ہون مسلم اس کے راوی ہین تیونیر کرنا کھجور کا یہ ہے کہ نر کھجور کی بالی مادہ کھجور مین کہتے ہین تا بیل لاوے اور کہتے ہین نفضت الشجرۃ جبکہ درخت کسی آفت کے سبب سے میوہ گرادیوے

(۱۶) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ فانہا رات ملکا واذا سمعتم نہیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان فانہا رات شیطانا اخرجہ الخمسۃ الا النسائی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اسکا فضل مانگو اس واسطے کہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدہے کی آواز سنو تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اس واسطے کہ اس نے شیطان دیکھا ہے پانچون اس کے راوی ہین سوائے نسائی کے۔

(۱۷) وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا سمعتم نباح الکلاب ونہیق الحمیر باللیل فتعوذوا باللہ من الشیطان فانہم یرون ما لا ترون اخرجہ ابوداود ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم رات کو کتے اور گدہے کی آواز سنو تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اس واسطے کہ وہ دیکھتے ہین جو تم نہین دیکھتے یعنی شیطان کو دیکھتے ہین۔ ابوداود اس کے راوی ہین

(۱۸) وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا تبایعتم بالعینۃ واخذتم اذناب البقر ورضیتم بالزرع وترکتم الجہاد سلط اللہ علیکم ذلا لا ینزعہ عنکم حتی ترجعوا الی دینکم اخرجہ ابوداود العینۃ ان یبیع التاجر من رجل سلعۃ بثمن معلوم ثم یشتریہا منہ باقل من الثمن الذی باعہا بہ واکثر الفقہاء علی جوازہا مع الکراہۃ وسمیت عینۃ لحصول النقد لصاحب العینۃ لان اشتقاقہا من العین وہو النقد الحاضر ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم آپس مین بیع عینہ کرو اور بیلون کی دم پکڑو اور کھیتی پر راضی ہوجاؤ اور جہاد کو چھوڑ دو تو خدا تم پر ذلت کو غالب کرے گا پھر اسکو تم سے نہ کھینچے گا یہانتک کہ تم اپنے دین کی طرف پھرو ابوداود اس کے راوی ہین عینہ کی بیع یہ ہے کہ سوداگر کسی مرد کے ہاتھ کچھ جنس بیچے مول معین سے پھر وہی جنس اس سے خریدے ساتھ کمتر قیمت کے اس قیمت سے کہ اس کے ہاتھ بیچی تھی اور اکثر فقہاء کے نزدیک جائز ہے ساتھ کراہت کے اور نام رکھا گیا عینہ واسطے حصول نقد کے واسطے صاحب عینہ کے اس واسطے کہ وہ مشتق ہے عین سے اور عین موجود نقد کو کہتے ہین۔

(۱۹) وعن ابی امامۃ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ سکۃ وشیئا من الۃ الحرث فقال لا یدخل ہذا بیت قوم الا ادخلہ الذل اخرجہ البخاری والمعنی ان اہل الحرث تنالہم الذلۃ لما یطالبون بہ من الخراج والعشر ونحوہما ترجمہ ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہل اور کھیتی کا کچھ اسباب دیکھا سو فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہے یہ اسباب کھیتی کسی قوم کے گھر مین مگر اللہ اس قوم مین ذلت اور خواری داخل کرتا ہے بخاری اس کے راوی ہین اور معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ جو لوگ کھیتی مین مشغول ہوئے وہ بیشک ذلیل اور بے قدر ہوئے کہ حاکم ان سے محصول اور عشر وغیرہ طلب کرتا ہے اور مارتا ہے اور ہر طرح سے ذلیل وخوار کرتا ہے۔

(۲۰) وعن انسؓ قال کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی کسریٰ والی قیصر والی النجاشی ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ والی کل جبار عنید یدعوہم الی اللہ عز وجل اخرجہ مسلم والترمذی ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا ایران کے بادشاہ کو اور روم کے بادشاہ کو اور نجاشی کو اور یہ نجاشی وہ نہین جس کا جنازہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا اور طرف ہر ظالم معاند کے ان کو خدا کی طرف بلاتی

تے یعنے اسلام کی طرف کہ مسلمان ہوجائیں مسلم ترمذی اس کے راوی ہیں

(۲۱) **وعن** ابن عباس رض قال بعث رسول الله صلی الله علیہ بکتابہ الی کسری فلما قرأہ مزقہ فدعا علیہم صلی الله علیہ ان یمزقوا کل ممزق اخرجہ البخاری **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نامہ ایران کے بادشاہ کی طرف بھیجا ہو جب اُس نے اُس کو پڑھا تو اُس کو پھاڑ ڈالا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں بددعا کی کہ ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوینگے ہر طرح سے پارہ پارہ کیا جانا بخاری اس کے راوی ہیں **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کی یہ تاثیر ہوئی کہ اُس کے بیٹے نے اُسکا پیٹ پھاڑ ڈالا یہانتک کہ اُسکی سلطنت نیست و نابود ہوئی ۔

(۲۲) **وعن** اسامۃ بن زید رضی الله تعالی عنہما قال رکب النبی صلی الله علیہ علی حمار علیہ اکاف تحتہ قطیفۃ فدکیۃ واردف اسامۃ وراءہ یعود سعد بن عبادۃ فی بنی الحارث بن الخزرج قبل وقعۃ بدر فسارا حتی مرا بمجلس فیہ عبد الله بن ابی بن سلول وذلک قبل ان یسلم عبد الله واذا فی المجلس اخلاط من المسلمین والمشرکین عبدۃ الاوثان والیہود وفی المسلمین عبد الله بن رواحۃ فلما غشیت المجلس عجاجۃ الدابۃ خمر عبد الله بن ابی انفہ بردائہ ثم قال لا تغبروا علینا فسلم صلی الله علیہ وسلم علیہم ثم وقف ونزل فدعاہم الی الله تعالی وقرأ علیہم القران فقال لہ عبد الله بن ابی ایہا المرء انہ لا احسن مما تقول ان کان حقا فلا تؤذنا بہ فی مجالسنا وارجع الی رحلک فمن جاءک فاقصص علیہ فقال ابن رواحۃ بلی یا رسول الله فاغشنا بہ فی مجالسنا فانا نحب ذلک فاستب المسلمون والمشرکون والیہود حتی کادوا یتثاورون فلم یزل صلی الله علیہ یخفضہم حتی سکنوا ثم رکب وسار حتی دخل علی سعد فقال صلی الله علیہ الم تسمع الی ما قال ابو حباب یرید عبد الله بن ابی بن سلول قال وما قال قال کذا وکذا فقال سعد اعف عنہ یا رسول الله واصفح فوالذی انزل علیک الکتاب لقد جاءک الله بالحق الذی انزل علیک ولقد اجتمع اہل ہذہ البحیرۃ علی ان یتوجوہ فیعصبونہ بالعصابۃ فلما ابی الله تعالی ذلک بالحق الذی اعطاک شرق بذلک فذلک الذی فعل بہ ما رایت فعفا عنہ رسول الله صلی الله علیہ وکان رسول الله صلی الله علیہ واصحابہ یعفون عن المشرکین واہل الکتاب کما امرہم الله تعالی ویصبرون علی الاذی قال الله تعالی ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور وقال الله تعالی ود کثیر من اہل الکتاب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارا حسدا من عند انفسہم من بعد ما تبین لہم الحق فاعفوا واصفحوا حتی یاتی الله بامرہ وکان صلی الله علیہ یتاول فی العفو ما امرہ الله بہ حتی اذن لہ فیہم فلما غزا صلی الله علیہ بدرا وقتل الله تعالی فیہا من قتل من صنادید قریش وقفل رسول الله صلی الله علیہ واصحابہ منصورین غانمین معہم اساری من صنادید قریش قال ابن ابی بن سلول ومن معہ من المشرکین عبدۃ الاوثان ہذا امر قد توجہ فبایعوا رسول الله صلی الله علیہ علی الاسلام فاسلموا اخرجہ الشیخان قولہ یتثاورون یقال ثار القوم للخصام اذا نہضوا مسرعین لایقاع الفتنۃ وتثاوروا تفاعلوا منہ ویخفضہم ای یہونہم ویسکنہم والبحیرۃ تصغیر بحرۃ وہی البلدۃ والمراد بہا المدینۃ الشریفۃ وشرق بذلک ای غص تشبیہ ما اصابہ من فوات الریاسۃ بالغصۃ والصنادید الاشراف والسادۃ الشجعان واحدہم صندید وقولہ ہذا امر قد توجہ ای استمر فلا مطمع فی ازالتہ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدہے پر سوار ہوے جس پر پالان[1]

[1] اکاف منے کو کہتے ہیں جو گدہے گھوڑے کے اوپر سوار کے واسطے کسا جاتا ہے یا پالان ۱۲

تھا آپکے تلے چادر فدک کی تھی اور اسامہؓ کو اپنے پیچھے سوار کیا سعد بن عبادہؓ کی بیمار پرسی کو بنی حارث بن خزرج کے قبیلے مین جنگ بدر سے پہلے پھر چلے یہانتک کہ ایک مجلس پر گذرے جس مین عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا اور یہ واقعہ عبداللہ کے مسلمان ہونے سے پہلا کا ہے اور ناگاہ مجلس مین مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہودی ملے .. ہوئے تھے اور مسلمانون مین عبداللہ بن رواحہ بھی تھے پہ جب گرد ہوکی عبار مجلس پر پڑی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک اپنی چادر سے ڈھانکی پھر اُس نے کہا کہ ہمپر گرد مت اُڑایا کرو تو حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اُن کو سلام کیا پہ کھڑے ہوے اور اُترے اور اُنکو خدا کی طرف بلایا اور اُنپر قرآن پڑھا تو عبداللہ بن ابی نے آپسے کہا اے مرد جو تو کہتا ہے اگر حق ہو تو اُس سے کوئی چیز بہتر نہین سو اُس سے ہمکو ہماری مجلس مین ایذا نہ دیا کر اور اپنی جگہہ مین پلٹ جا سو جو تیرے پاس آوے اُس پر بیان کیا کر تو ابن رواحہ نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ ہم چاہتے ہین کہ ہماری مجلسون مین آکر ہمکو سنایا کرین پھر مسلمان اور مشرک اور یہودی آپس مین جھگڑنے لگے یہانتک کہ قریب تھا کہ ایک دوسرے پر اچھل پڑین اور حملہ کرین سو ہمیشہ اُن کو حضرتؐ چپ کراتے رہے یہانتک کہ چپ ہوے پھر حضرت سوار ہوکر چلے یہانتک کہ سعدؓ پر داخل ہوے تو حضرتؐ نے فرمایا کیا تو نے نہین سُنا جو ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی ابن سلول نے کہا سعدؓ نے پوچھا کہ اُس نے کیا کہا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا ایسا کہا ہے تو سعد نے کہا یا رسول اللہ اُس سے معاف اور درگزر کیجیے سو قسم ہے اُس کی جس نے آپ پر کتاب اُتاری البتہ دیا ہے اللہ نے آپ کو دین حق جو آپ پر اُتارا اور البتہ اتفاق کیا تھا اس شہر والون نے کہ اُسکو تاج پہنائین اور سرداری کی پگڑی باندہائین پھر جب انکار کیا خدا نے اس سے بسبب اُس حق دین کے کہ آپ کو دیا تو اُس سے اُس کو حسد ہوا پس یہی سبب ہے جس نے اُس سے یہ کام کروایا جو آپ نے دیکھا تو حضرتؐ نے اُس سے معاف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپکے اصحاب کا دستور تھا کہ مشرکین اور اہل کتاب کو معاف کرتے تھے جیسے خدا نے اُن کو حکم کیا اور تکلیف پر صبر کرتے تھے خدا نے فرمایا البتہ تم سنوگی اُن لوگون سے کہ دیے گئے کتاب پہلے تم سے اور مشرکون سے تکلیف بہت اور اگر تم صبر کرو اور ڈرو تو یہ بڑی ہمت کی کامون سے ہے اور خدا نے فرمایا کہ دوست رکھتے مین بہت اہل کتاب کہ کاش کہ پھیر دیوین تمکو بعد ایمان تمہاری کے کافر یعنے تم کو ایمان سے پھیر کر کافر کردین واسطے حسد کرنے کے اپنے نزدیک سے بعد اسکے کہ ظاہر ہوچکا اُنکو حق یعنے دین سچا سو معاف کرو اور درگزر کرو یہانتک کہ لاوے اللہ حکم اپنا یعنے وعدہ عذاب کا یا قیامت اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم معاف کرنے مین خدا کے حکم پر عمل کرتے تھے یہانتک کہ آپ کو اُن سے لڑنے کا حکم ہوا پھر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کیا اور خدا نے قریش کے سردارون مین سے قتل کیا جو قتل کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب فتحیاب اور باغنیمت پلٹے اُس حال مین کہ آپکے ساتھ قریش کے سردارون سے قیدی تھے تو ابن ابی ابن سلول اور اُسکے ساتھ والے مشرک بت پرستون نے کہا کہ یہ دین غالب ہوا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کرو تو وہ مسلمان ہوئے .
شیخین اسکے راوی ہین یَتَثَاوَرُوْنَ کہا جاتا ہے ثار القوم للخصام جبکہ لوگ لڑنے کو اچھلین جلدی سے واسطے فتنہ وفساد کرنے کے اور تثاور وا اُس سے متفاعل ہے یُخَفِّضُھُم یعنے اُنکو آہستہ اور چپکا کرتے تھے اور بُحَیْرَۃ تصغیر بحرہ کی ہے اور بحرہ کہتے ہین شہر کو اور مراد اُس سے مدینہ شریف ہے شَرِقَ یعنے اُسکا گلا گھونٹا گیا جو مصیبت اسکو ریاست کے فوت ہونے سے پہونچی اُسکو گلا گھٹنے کی ساتھ تشبیہ دی اور صناوید کے معنے ہین رئیس اور سردار بہادر اور ہٰذا امر قد توجہ یعنے یہ دین مضبوط اور مستحکم ہوگیا ہے اُس کے دور کرنیکی اب کچھ امید نہین رہی ✦

(۱۳) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِیْکَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْاَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اَسَدٍ مِّنْ اَھْلِ قِنِّسْرِیْنَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ لِلْمِقْدَامِ اَعَلِمْتَ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ تُوُفِّیَ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ فَقَالَ لَہٗ فُلَانٌ اَتَعُدُّھَا مُصِیْبَۃً فَقَالَ الْمِقْدَامُ وَلِمَ لَا اَرَاھَا مُصِیْبَۃً وَقَدْ وَضَعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حِجْرِہٖ فَقَالَ ھٰذَا مِنِّیْ وَ

حُسَيْنُ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَ الْاَسَدِيُّ جَمْرَةٌ اَطْفَاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ الْمِقْدَامُ اَمَّا اَنَا فَلَا اَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتّٰى اُغِيْظَكَ فَاُسْمِعَكَ مَا
تَكْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ اَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِيْ وَاِنْ اَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِيْ فَقَالَ اَفْعَلُ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعْتَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ نَهٰى
عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ نَهٰى عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ
عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ الْمِقْدَامُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ هٰذَا كُلَّهُ فِيْ بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ عَلِمْتُ اَنِّيْ لَنْ اَنْجُوَ
مِنْكَ يَا مِقْدَامُ قَالَ خَالِدٌ فَاَمَرَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ بِمَا لَمْ يَاْمُرْ لِاَصْحَابِهِ وَفَرَضَ لِاِبْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ
عَلٰى اَصْحَابِهِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَسَدِيُّ لِاَحَدٍ شَيْئًا فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيْمٌ بَسَطَ يَدَهٗ وَاَمَّا الْاَسَدِيُّ
فَرَجُلٌ حَسَنُ الْاِمْسَاكِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** خالد بن معدان سے روایت ہے کہ مقدام بن معدیکرب او عمرو بن اسود
اور ایک مرد اسدی معاویہ بن ابی سفیان کے پاس ایلچی ہوکر گئے تو معاویہ نے مقدام سے کہا کیا تو نے جانا کہ حسن بن علی فوت ہوئے تو
مقدام نے انا للہ الخ کہا تو کسی نے اُس سے کہا کیا تو اس کو مصیبت گنتا ہے کہ تو نے انا للہ کہا تو مقدام نے کہا اور مین اُس کو کیونہ
نہ مصیبت جانون اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اپنی گود مین رکھا تھا اور فرمایا کہ یہ مجھ سے ہے اور حسین علیؓ سے تو
اسدی نے کہا کہ انگارا تھا کہ خدا نے اُس کو بجھایا تو مقدام نے کہا کہ مین تو آج نہین ہٹون گا یہانتک کہ تجھ کو غصہ دلاؤن اور
تجھ کو ایسی بات سناؤن جو تجھ کو بری لگے پہر مقدام نے کہا کہ اے معاویہ کہ اگر مین سچ کہون تو مجھ کو سچا کہیو اور اگر مین جھوٹ کہون
تو مجھ کو جھٹلا یو اُس نے کہا کرونگا جیسا تو کہتا ہے مقدام نے کہا مین تجھ کو اللہ کی قسم دیتا ہون کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے کہ منع فرمایا سونا پہننے سے معاویہؓ نے کہا ہان کہا مین تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہون کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ریشمی کپڑا پہننے سے اُس نے کہا ہان کہا مین تجھ کو قسم دیتا ہون کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے درندون کے چمڑے پہننے اور اُس پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے معاویہ نے کہا کہ ہان مقدام نے کہا سو قسم ہے اللہ کی اے معاویہ
یہ سب کچھ مین نے تیرے گھر مین دیکھا معاویہؓ نے کہا البتہ مین نے معلوم کر لیا تھا اے مقدام کہ مین تجھ سے ہرگز نہ چھوٹون گا
کہا خالد نے سو معاویہؓ نے مقدام کو اُس کے ساتھیون سے زیادہ مال دینے کا حکم کیا اور مقرر کیا اُس کے بیٹے کے لیے دو سو پہر
پہر مقدام نے وہ اپنے ساتھیون کو بانٹ دیا اور اسدی نے کسی کو کچھ نہ دیا یہ خبر معاویہ کو پہونچی تو کہا کہ مقدام تو سخی ہے کشادہ
ہاتھ والا ہے اور اسدی بہت بخیل ہے ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین

(۱۴) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَدْ اَرَادَ اَنْ يَبْعَثَنِيْ بِمَالٍ اِلٰى
اَبِيْ سُفْيَانَ اِلٰى مَكَّةَ لِيَقْسِمَهٗ فِيْ قُرَيْشٍ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقَالَ الْتَمِسْ صَاحِبًا فَجَاءَنِيْ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ
تُرِيْدُ الْخُرُوْجَ اِلٰى مَكَّةَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ فَاَنَا لَكَ صَاحِبٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ
قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا قَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ فَقَالَ اِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهٖ فَاحْذَرْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ اَخُوْكَ
الْبِكْرِيُّ وَلَا تَاْمَنْهُ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْدُ حَاجَةً اِلٰى قَوْمِيْ بِوَدَّانَ فَتَلَبَّثْ لِيْ قَلِيْلًا
قُلْتُ انْصَرِفْ رَاشِدًا فَلَمَّا وَلّٰى ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَشَدَدْتُ عَلٰى بَعِيْرِيْ فَخَرَجْتُ اُوْضِعُهٗ
حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِالْاَصَافِرِ اِذَا هُوَ يُعَارِضُنِيْ فِيْ رَهْطٍ فَاَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهٗ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَدْ فُتُّهٗ جَاءَنِيْ فَقَالَ قَدْ
كَانَتْ لِيْ اِلٰى قَوْمِيْ حَاجَةٌ قُلْتُ اَجَلْ وَمَضَيْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ اِلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْرَجَهٗ
اَبُوْدَاوٗدَ اَوْضَعَ نَاقَتَهٗ اِذَا حَثَّهَا عَلَى السَّيْرِ وَالْاِيْضَاعُ ضَرْبٌ مِنَ السَّيْرِ سَرِيْعٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو خزاعی سے روایت ہے

اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا اور چاہا کہ مجھکو مال دیکر مکے مین ابوسفیان کے پاس
بھیجین تاکہ اُس کو قریش مین تقسیم کر دے بعد فتح مکے کے اور فرمایا کوئی ساتھی تلاش کر سو عمرو بن امیہ میرے پاس آیا تو اُسنے
کہا مجھکو خبر پہونچی کہ تو مکے کی طرف جانیکا ارادہ کرتا ہے اور کوئی ساتھی ڈہونڈہتا ہے مین نے کہا ہان اُس نے کہا
سو مین تیرا ساتھی ہون یعنے میرا ارادہ بہی مکو جانیکا ہے پہر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے کہا کہ مین نے
ساتھی پالیا فرمایا کون مینے کہا عمرو بن امیہ پہر فرمایا کہ جب تو اُس کی قوم کے شہرون مین اترے تو اُس سے بچنا اور ڈرنا
اس واسطے کہ کہنے والے نے کہا کہ اپنے بہائی بکری سے تدرست ہونا یہانتک کہ جب ہم ابوا ر (ایک جگہ کا نام ہے درمیان
مکے اور مدینے کے) مین پہونچے تو اُسنے کہا کہ مجھ کو اپنی قوم سے کچہ کام ہے اور مین چاہتا ہون کہ تو میرے واسطے تہوڑا
ٹہیرے مین نے کہا پہر اس حال مین کہ تو راہ پانے والا ہے پہر جب اُس نے پیٹہہ پہیری تو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول
یاد آیا تو مین نے اپنے اونٹ پر سختی کی یعنے اُس کو ڈانٹا سو مین اُسکو چہیڑتا ہوا چلا یہانتک کہ جب مین اصافر مین پہونچا
کہ نام ہے ایک جگہہ کا تو ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ وہ ایک جماعت مین میرے آگے ہے تو مین نے اونٹ کو چہیڑا اور مین اُس
سے آگے بڑہ گیا پہر جب اُسنے مجھ کو دیکھا کہ مینے اُس کو پیچھے ڈالا تو میرے پاس آیا اور کہا کہ مجھ کو اپنی قوم سے کچھ کام
تہا مین نے کہا ہان اور ہم چلے یہانتک کہ مکہ پہونچے تو مین نے مال ابوسفیان کے حوالے کیا ابوداؤد اس کے راوی
ہین۔ اوضع ناقتہ کے معنے ہین کہ اونٹنی کو چلنے کے واسطے ڈانٹا ◆

(۱۵) **وَعَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضـ أَحَادِيثَ مِنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
اشْتَرَى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عِقَارًا مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعِقَارَ فِي الْعِقَارِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ
لِلْبَائِعِ خُذْ ذَهَبَكَ فَإِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعِقَارَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الْبَائِعُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا
فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ
الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقُوا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہا کہ ابوہریرہ رضـ نے ہم سے بہت
حدیثین بیان کین ان مین سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے اگلی اُمتون مین ایک مرد نے دوسرے مرد سے
زمین مول لی تو زمین مول لینے والے نے زمین مین ایک ٹہلیا پایا جس مین سونا تہا تو اُس نے زمین بیچنے والے سے کہا کہ اپنا
سونا لے کہ مین نے تو تجہ سے صرف زمین مول لی تہی مین نے تجہ سے سونا مول نہین لیا تو زمین کے بیچنے والے نے کہا
کہ مین نے تو تجہ سے زمین اور جو اُس کے اندر تہا سب بیچ ڈالا یعنے وہ تیرا ہی حق ہے میرا حق نہین پہر وہ دونون اپنا جہگڑا فیصل
کروانے کو گئے ایک اور مرد پاس یعنے کسی منصف کے پاس تو اُس منصف مرد نے کہا کیا تم دونون کی اولاد بہی ہے تو ایک نے کہا
کہ میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری لڑکی ہے تو اُس نے کہا کہ تم دونون اُس لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور اُس مال
کو دونون پر خرچ اور خیرات کرو شیخین اس کے راوی ہین **ف** اس حدیث مین خوش معاملی اور دیانتداری کا بیان ہے۔
سبحان اللہ کیا وہ زمانہ تہا کہ اُس وقت لوگ ایسے نیک نیت تہے اور کیا اب یہ زمانہ ہے کہ دوسرے کا حق جس طرح پاتے ہین
کہا جاتے ہین حلال اور حرام مین مطلق تمیز نہین۔

(۱۶) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ تَجِدُونَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا
يُوجَدُ فِيهَا رَاحِلَةٌ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْمُرَادُ بِذٰلِكَ أَنَّ الْمَرْضِيَّ الْمُنْتَخَبَ مِنَ النَّاسِ فِي عِزَّةِ وُجُودِهِ
كَالنَّجِيبِ مِنَ الْإِبِلِ الَّذِي لَا يُوجَدُ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْإِبِلِ **ترجمہ** ابن عمر رضـ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ تم آدمیون کو پاؤگے جیسے سو اونٹ کہ اُن مین ایک بھی سواری کے لائق نہ پایا جاوے شیخین ترمذی اس کے راوی ہین اور مراد یہ ہے کہ جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ اور تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیون مین بھی ایک عمدہ اور منتخب نہین نکلتا یعنے ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب

(۱۷) وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه من يصعد الثنية ثنية المرار فانه يحط عنه ما حط عن بني اسرائيل فكان اول من صعدها خيلنا بني الخزرج ثم تتام الناس فقال صلى الله عليه كلكم مغفور له الا صاحب الجمل الاحمر فاتيناه فقلنا تعال يستغفر لك رسول الله صلى الله عليه وكان ينشد ضالة فقال لان اجد ضالتي احب الي من ان يستغفر لي صاحبكم اخرجه مسلم ثنية المرار بضم الميم وكسرها والضم اشهر وهي عند الحديبية وتتام الناس اي جاؤا كلهم وتتوا ترجمہ جابر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس ٹیلے پر چڑھ جائیگا جس کا نام ثنیۃ المرار ہے تو اُس کے گناہ گھٹ جاوینگے جیسے بنی اسرائیل کے گناہ گھٹائے گئے تو پہلا اُس پر ہماری قوم بنی خزرج کے سوار چڑھے پھر سب لوگ چڑھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب بخشے گئے سوا سرخ اونٹ والے کے پھر ہم اُس کے پاس گئے تو ہم نے اُس سے کہا کہ آ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے واسطے بخشش مانگین اور وہ گم ہوا اونٹ کو ڈھونڈتا تھا تو اُس نے کہا کہ مجھ کو اگر میرا گم ہوا اونٹ ملجائے تو یہ مجھ کو بہتر ہے اس سے کہ میرے واسطے تمہارا ساتھی یعنے پیغمبر صاحب بخشش مانگین مسلم اس کے راوی ہین ثنیۃ المرار ایک ٹیلا ہے پاس حدیبیہ کے **ف** حضرت ایک بار مدینے سے کے کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جس کا نام ثنیۃ المرار تھا وہان کافر مسلمانون کے مارنے کے واسطے چھپے تھے تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کافرون کے دھمکانے کیواسطے اس ٹیلے پر چڑھ جائے اُس کے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اُس پر چڑھ گئے سوائے ایک شخص کے اور بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کا نام ہے جو حضرت موسی کے ساتھ تھے اُنکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے شہر مین داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہون یہان اُسی قصہ کی طرف اشارہ ہو۔

(۱۸) وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه تدور رحى الاسلام بخمس وثلثين او ست وثلثين او سبع وثلثين فان يهلكوا فسبيل من هلك وان يقم لهم دينهم يقم لهم سبعين عاما قلت امما بقي او مما مضى قال مما مضى اخرجه ابوداود ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھرتی رہے گی چکی اسلام کی یعنے سنت کے موافق عمل جاری رہے گا اور فتنون سے امن رہیگا مدت پینتیس برس کی یا چھتیس برس کی یا سینتیس برس کی پھر اگر ہلاک ہون یعنے امر دین مین اختلاف کرین اور گناہ کرین تو اُن کی راہ اُن لوگون کی سی راہ ہے کہ پہلی امتون مین ہلاک ہوئے یعنے جیسے اُن کا حال ہوا ویسے ہی انکا حال ہوگا اور اگر اُن کے واسطے اُنکا دین قائم رہا تو ستر برس تک قائم رہیگا مین نے کہا کہ یہ ستر برس اُسوقت سے ہین کہ باقی رہا یعنے شروع ان ستر برس کا بعد پینتیس سینتیس برس کے ہوگا یا اُس وقت سے کہ گذرا یعنے ابتدا اسلام سے یا ہجرت فرمایا اُس وقت سے کہ گزرا یعنے ابتدا اسلام سے نہ بعد پینتیس سینتیس کے ابوداود اس کے راوی ہین **ف** اور شاید مراد انتظام ملک کا ہے باعتبار امور مذکورہ کے کہ شوکت اسلام کی اس مدت تک خوب بندوبست کے ساتھ رہیگی۔

(۱۹) وعن سعد بن ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه اني لارجو ان لا يعجز الله امتي عند ربها ان يؤخرها نصف يوم قيل لسعد كم نصف يوم قال خمسمائة سنة اخرجه ابوداود ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر مین امیدوار ہون کہ خدا میری امت کو عاجز کرے آدہا دن مہلت دیوے کسی نے سعد سے پوچھا کہ آدہا دن کتنا ہوتا ہے کہا کہ پانسو برس ابوداود اس کے راوی ہین **ف** شاید مراد پانچ سو برس ہزار سال کے بعد

ہے اس واسطے کہ ابتک عمر اس امت کی تیرہ سو برس سے زیادہ گزرچکی ہے تو مطلب ہے کہ اس امت کی عمر پندرہ سو سال سے زیادہ نہین واللہ اعلم بالصواب

(۲۰) وَعَنْ عِيْسَى بْنِ وَاقِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا كَانَتْ سَنَةُ ثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ فَقَدْ اَحَلَّتْ لِاُمَّتِيْ الْعُزْبَةُ وَالتَّرَهُّبُ فِيْ رُؤُوْسِ الْجِبَالِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ عیسی بن واقد سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک سو اسی برس گذر جائین تو مین نے اپنی امت کو بے تنہائی اور پہاڑون کے سر پر گوشہ گیری حلال کی رزین اس کے راوی ہین

(۲۱) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُسَمِّي الْفَارَةَ الْفُوَيْسِقَةَ وَقَالَ لَا اَرَاهَا اِلَّا مِنَ الْمَمْسُوْخِ لِاَنَّهَا اِذَا جُعِلَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا جُعِلَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ قُلْتُ وَهُوَ فِيْ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوہے کا نام چھوٹا فاسق رکھتے تھے اور فرماتے تھے مین اس کو نہین دیکھتا مگر اس قوم سے جس کا چہرہ بدلا گیا اس واسطے کہ جب اس کے آگے اونٹ کا دودہ رکھا جائے تو نہین پیتا اور جب بکری کا دودہ اس کے آگے رکھا جائے تو پی لیتا ہے رزین اس کے راوی ہین مین کہتا ہون اور وہ صحیح بخاری مین ہے واللہ اعلم

ف اگلی امتون مین ایک امت کی صورت بدلکر چوہے کی صورت ہوگئی تھی یہ اسی طرف اشارہ ہے۔

(۲۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيْرُ هِيَ مِمَّا مَسَخَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا بندر اور سور اُس مخلوق سے ہین جنکی صورت اللہ نے بدل دی سو فرمایا کہ خدا نے جس قوم کو ہلاک کیا ہو اُنکی نسل باقی نہین چھوڑی اور بندر اور سور اُس سے پہلے کے ہین رزین اسکے راوی ہین۔

(۲۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ هَلْ رُؤِيَ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ اِنَّمَا سُمُّوْا مُغَرِّبِيْنَ لِاَنَّهُ دَخَلَ فِيْهِمْ عِرْقٌ غَرِيْبٌ وَوُجِدَ فِيْهِمْ شَبَهُ الْغُرَبَاءِ بِمُدَاخَلَةِ مَنْ لَيْسَ مِنْ جِنْسِهِمْ وَلَا عَلٰى طِبَاعِهِمْ وَشَكْلِهِمْ وَقِيْلَ اَرَادَ بِمُشَارَكَةِ الْجِنِّ فِيْهِمْ اَمْرَهُمْ اٰبَاءَهُمْ بِالزِّنَا وَتَحْسِيْنَهُ لَهُمْ فَجَاءَ اَوْلَادُهُمْ عَلٰى غَيْرِ رِشْدَةٍ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مین مغرب ہین مینے کہا اور مغرب کون ہین فرمایا جن ہین جن شریک ہین ابوداؤد اس کے راوی ہین اور اُن کا نام مغرب اس واسطے رکھا گیا کہ اُن ہین ایک رگ عجیب واقعہ ہوئی اور پایا گیا اُن مین شبہ غربا کا ساتھ داخل ہونے اُس شخص کے کہ نہین اُنکی جنس سے اور نہ اُنکی طبیعت اور نہ اُنکی شکل پر اور بعضون نے کہا مراد اُن مین جنون کے شریک ہونے سے یہ ہے کہ اُنھون نے اُنکے باپون کو زنا کا حکم کیا اور زنا اُن کو اچھا کر دکھلایا تو اُن کی اولاد بے ہدایت پیدا ہوئی۔ اور یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا کہ شریک ہو اُن کے مال اور اولاد مین ۔

(۲۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتٰى اَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بُعْدًا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بیابان مین جا بسا وہ جاہل رہا اور جو شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہوا اور جو بادشاہ کے دروازے پر آیا وہ فتنے مین پڑا اور بندہ جتنا بادشاہ سے قریب ہوتا ہے اتنا خدا سے دور ہوتا ہے اصحاب سنن اس کے راوی ہین

(۲۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا

فِی اَیْدِیْہِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ یَغْدُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَیَرُوْحُوْنَ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ وَقَالَ صِنْفَانِ مِنْ اَہْلِ النَّارِ وَلَمْ اَرَہُمَا قَوْمٌ مَعَہُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِہَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مَآئِلَاتٌ مُمِیْلَاتٌ رُؤُسُہُنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ لَایَدْخُلْنَ الْجَنَّۃَ وَلَایَجِدْنَ رِیْحَہَا وَاِنَّ رِیْحَہَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ کَذَا وَکَذَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ قَوْلُہٗ کَاسِیَاتٌ اَیْ بِنِعَمِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَارِیَاتٌ مِنْ شُکْرِہٖ وَقِیْلَ یَسْتُرْنَ بَعْضَ اَجْسَادِہِنَّ وَیَکْشِفْنَ بَعْضَہَا وَقِیْلَ یَلْبَسْنَ ثِیَابًا رَقِیْقَۃً تَصِفُ مَا تَحْتَہَا فَہُنَّ کَاسِیَاتٌ فِیْ ظَاہِرِ الْاَمْرِ عَارِیَاتٌ فِی الْحَقِیْقَۃِ وَمَآئِلَاتٌ اَیْ زَآئِغَاتٌ عَنْ طَاعَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَا یَلْزَمُہُنَّ مِنْ حِفْظِ الْفُرُوْجِ مُمِیْلَاتٌ یُعَلِّمْنَ غَیْرَہُنَّ ذٰلِکَ وَقِیْلَ مَآئِلَاتٌ لِلشَّرِّ مُمِیْلَاتٌ لِلرِّجَالِ اِلَی الْفِتْنَۃِ وَقِیْلَ غَیْرُ ذٰلِکَ وَقَوْلُہٗ رُؤُسُہُنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ اَیْ تُکَبِّرْنَہَا مِنَ الْقَلَانِعِ وَالْخُمُرِ وَالْعَمَآئِمِ اَوْ بِصِلَۃِ الشَّعْرِ بِمَا یُصَیِّرُہَا کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب اگر تیری عمر کی مدت دراز ہوئی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اُنکے ہاتھون مین کوڑے ہونگی جیسے بیلون کے دم صبح کرینگے خدا کے غضب مین اور شام کرینگے خدا کے غضب مین یعنے چوبدار ہونگے کہ حاکم کے پاس مظلومون کو نہین جانے دینگے اور مارینگے اور فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہین کہ مینے اُنکو نہین دیکھا یعنے حضرت کے وقت ایسے لوگ نہ تھے ایک قوم تو وہ ہین کہ اُن کے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلون کی دُم کہ اُن سے لوگون کو مارینگے اور دوسری قسم وے عورتین ہین جو کپڑے پہنتی ہین اور ننگی ہین مردون کو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردون کی طرف جھکتی ہین سر اُن کے جیسے اونٹون کی جھکی کوہان وے عورتین بہشت مین نہ جاوینگی اور اُسکی خوشبو نہ پاوینگی اور البتہ اُسکی خوشبو آتی ہے اتنی اتنی دور سے مسلم اس کے راوی ہین کاسیات یعنے اللہ کی نعمتین پہنتی ہین اور کھاتی ہین عاریات یعنے ننگی ہین اُس کے شکر سے اور بعضون نے کہا معنے یہ ہین کہ کچھ بدن ڈھانکتی ہین اور کچھ ننگا رکھتی ہین اور بعضون نے کہا کہ باریک کپڑے پہنتی ہین جن سے بدن نظر آئے یعنے جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیان تو وہ ظاہر مین تو لباس پہنے ہین اور حقیقت مین ننگی ہین اور مآئلات یعنے منہ پھیر نیوالی ہین خدا کی بندگی سے اور جو اُنپر لازم ہے اپنی فرج نگاہ کے بچانے اور نگاہ رکھنے سے ممیلات یعنے اپنے غیر کو یہ معلوم کرواتی ہین اور بعضون نے کہا کہ بدی کی طرف جھکتی ہین مردون کو اپنی طرف جھکاتی ہین اور بعضون نے کچھ اور کہا ہے اُن کے سر جیسے اونٹون کی جھکی کوہانین یعنے سرون کو بڑا کرتی ہین سرپوش اور اوڑھنیون اور پگڑیون سے یا اُس مین بال جوڑتی ہین تاکہ اونٹون کی کوہان کی طرح ہوجاوین۔

(۲۶) **وَعَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَنْ یُّقَدَّ السَّیْرُ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یہ کہ چیرا جاوے تسمہ درمیان دو انگلیون کے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۲۷) **وَعَنْ** عَآئِشَۃَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَنْسُبُ اَحَدًا اِلَّا اِلَی الدِّیْنِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا کہ کسی کو نسبت کیا ہو مگر طرف دین کی۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۲۸) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فِیْمَا اُمِرَ وَسَکَتَ فِیْمَا اُمِرَ وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا وَلَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اُسکو جو آپ کو حکم ہوا اور چپ رہے اُس سے جو حکم ہوا یعنے چپ رہنے کا اور تیرا رب بھولنے والا نہین اور البتہ ہے واسطے تمہارے رسول اللہ مین پیروی اچھی بخاری اس کے راوی ہین۔

(۲۹) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ مَا اُوْتِیْکُمْ مِنْ شَیْءٍ وَلَا اَمْنَعُکُمُوْهُ اِنْ اَنَا اِلَّا مَامُوْرٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو نہ کوئی چیز دیتا ہون اور نہ اس سے منع کرتا ہون مین تو حکم کیا گیا ہون جیسا حکم ہوتا ہے ویسا کہتا ہون اور ایک روایت مین ہے کہ مین بانٹنے والا ہون کہتا ہون جہان مجہکو حکم ہوتا ہے بخاری ابوداؤد اس کے راوی ہین **ف** ابن عباس رض کی پہلی حدیث کا مطلب اس حدیث سے خوب واضح ہوتا ہے۔

(۳۰) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَبْدًا مَاْمُوْرًا مَا اخْتَصَّنَا مِنْ دُوْنِ النَّاسِ بِشَیْءٍ اِلَّا بِثَلَاثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْکُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِیَ حِمَارًا عَلٰی فَرَسٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کے بندے تھے نہین خاص کیا ہمکو سوائے لوگون کے مگر ساتھ تین چیزون کے ایک یہ کہ ہم وضو کو کامل کرین دوسری یہ کہ ہم صدقہ کا مال نہ کہائین تیسری یہ کہ ہم گدہے کو گھوڑی پر نہ چڑہائین ترمذی نسائی اس کے راوی ہین۔

(۳۱) **وَعَنْ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ یُحَدِّثُنَا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَتّٰی نُصْبِحَ مَا نَقُوْمُ اِلَّا اِلٰی عُظْمِ صَلٰوةٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَعْظَمُ الشَّیْءِ اَکْبَرُهٗ وَالْمُرَادُ بِهٖ هٰهُنَا الْفَرِیْضَةُ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص رض سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہم سے حال بنی اسرائیل کا صبح تک اُٹھتے ہم مگر طرف بڑی نماز کے ابوداؤد اس کے راوی ہین اعظم بڑی چیز کو کہتے ہین اور مراد اس سے یہان فرض نماز ہے

(۳۲) **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَنْ تُکْسَرَ سِکَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَائِزَةُ بَیْنَهُمْ اِلَّا مِنْ بَاْسٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْمُرَادُ بِالسِّکَّةِ الدَّرَاهِمُ وَالدَّنَانِیْرُ الْمَضْرُوْبَةُ بِالسِّکَّةِ وَاِنَّمَا کُرِهَ تَکْسِیْرُهَا لِمَا فِیْهَا مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلِاَنَّ ذٰلِكَ یُضَیِّعُ قِیْمَتَهَا وَقِیْلَ کَانَتْ فِیْ صَدْرِ الْاِسْلَامِ عَدَدًا لَا وَزْنًا فَکَانَ یَعْمِدُ اَحَدُهُمْ اِلٰی اَطْرَافِهَا فَیَاْخُذُهَا بِالْمِقْرَاضِ تَنْقِیْصًا لَهَا وَبَخْسًا وَقَوْلُهٗ اِلَّا مِنْ بَاْسٍ اَیْ مِنْ اَمْرٍ یَقْتَضِیْ کَسْرَهَا اِمَّا لِرَدَاءَتِهَا اَوْ شَكٍّ فِیْ صِحَّةِ نَقْدِهَا **ترجمہ** علقمہ بن عبداللہ سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مسلمانون کا سکہ توڑنے سے جو ان کے درمیان مروج ہو مگر ڈر سے ابوداؤد اس کے راوی ہین اور مراد سکہ سے روپیہ پیسہ اشرفی وغیرہ ہے جن پر سکہ لگا ہوا ہو اور سکہ کا کاٹنا مکروہ تو اس واسطے ہے کہ اُس مین اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور اس واسطے کہ یہ اسکی قیمت کو ضائع کرتا ہے اور بعضون نے کہا کہ ابتدا اسلام مین گنتی تھی وزن یعنے تول نہ تھا تو کوئی آدمی قصد کرتا اور اس کے کنارون سے کچھ چاندی سونا قینچی کے ساتھ کاٹ لیتا کم کرنے کو اور مگر خوف سے یعنے اگر پیسہ روپیہ کھوٹا یا ناقص ہو یا اُس کے کھرے ہونے مین شک ہو یا کوئی اور سبب اسکی توڑنے کو چاہے تو اُس سکہ کو توڑ ڈالنا جائز ہے

(۳۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَکَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَکَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَکَّلْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مین اونٹ کا گھٹنا باندھ کر اُس کو اللہ کے بھروسے چھوڑ دون یا بدون گھٹنے باندھے اسکو کھلا اللہ کے بھروسے چھوڑ دون فرمایا کہ اُسکا گھٹنا باندھ کر چھوڑ اور اللہ پر توکل کر ترمذی اسکے راوی ہین **ف** معلوم ہوا کہ اسباب توکل کے مخالف نہین

(۳۴) **وَعَنْ** اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَرَادَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَیْسٍ اَنْ یَّسْتَعْمِلَ مَسْرُوْقًا فَقَالَ لَهٗ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ اَتَسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِنْ بَقَایَا قَتَلَةِ عُثْمَانَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ اَبِیْكَ عُقْبَةَ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ فَقَالَ النَّارُ وَقَدْ رَضِيْتُ لَكَ مَا رَضِيَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو کہ ضحاک بن قیس نے ارادہ کیا کہ مسروق کو حاکم کرے تو عمارہ بن عقبہ نے اس سے کہا کیا تو لیتا یا عثمان کے قاتلوں سے ایک مرد کو حاکم کرتا ہے تو مسروق نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مسعودؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیرے باپ عقبہ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اُس نے کہا کہ لڑکون کا کون خبر گیر ہوگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ اُنکی خبر گیر ہے اور البتہ مین راضی ہوا واسطے تیرے جو راضی ہوے حضرتؐ واسطے تیرے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۳۵) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ السَّيِّدُ وَالْعَاقِبُ صَاحِبَا نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُرِيْدَانِ اَنْ يُّلَاعِنَاهُ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَا تَفْعَلْ فَوَاللّٰهِ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَنَا لَا نُفْلِحُ اَبَدًا نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا فَقَالَا لَهٗ اِنَّا نُعْطِيْكَ مَا سَاَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا اَمِيْنًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا اِلَّا اَمِيْنًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَاَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ قُمْ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ هٰذَا اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** حذیفہؓ سے روایت ہو کہا کہ سید اور عاقب نجران والے دونون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ارادہ کرتے تھے کہ آپ سے مباہلہ کرین تو ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ مباہلہ نہ کر سو قسم ہے اللہ کی اگر وہ پیغمبر ہے اور اُس نے ہم سے مباہلہ کیا تو ہم کبھی مراد نہ پاوینگے اور نہ ہماری اولاد ہمارے پیچھے سو تو اُنہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم آپ کو دیتے ہین جو آپ نے ہم سے مانگا اور ہمارے ساتھ کسی مرد امانتدار کو بھیجے اور نہ بھیجیے ہمارے ساتھ مگر امانت دار کو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مین تمہارے ساتھ بھیجونگا امانت دار مرد کو جو سچ مچ امانت دار ہے جو سچ مچ امانت دار ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کے منتظر ہوئے یعنے ہر آدمی چاہتا تھا کہ مجھ کو بھیجین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُٹھ کھڑا ہو اے ابو عبیدہ پھر جب ابو عبیدہ اُٹھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہے امانت دار اس امت کا بخاری اُس کے راوی ہین **ف** سید اور عاقب دو نو نجران کے عیسائی تھے اُنہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مباہلہ نہ کیا اور جزیہ دینا مان گئے

(۳۶) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَوْ بَايَعَنِیْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا اَسْلَمَ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَوْ اٰمَنَ بِیْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِیْ الْيَهُوْدُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میری بیعت کر لیتے تو کوئی یہودی بے مسلمان ہوئے زمین پر باقی نہ رہتا اور ایک روایت مین ہے کہ اگر دس یہودی مجھ پر ایمان لاتے تو سب یہودی مجھ پر ایمان لے آتے شیخین اس کے راوی ہین۔

(۳۷) **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَكُوْنُ اِبِلٌ لِّلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِّلشَّيَاطِيْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَّعَهٗ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِّنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهٗ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَا اَرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِیْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضے اونٹ شیطانون کے واسطے ہوتے ہین اور بعضے گھر شیطانون کے واسطے ہوتے ہین سو شیطان کے اونٹ تو مین نے دیکھہ لیے کہ تم مین سے کوئی عمدہ اونٹ اپنے ساتھ لیکر نکلتا ہے البتہ اُنکو پال کر موٹا کیا ہوتا ہے سو اُن مین سے کسی اونٹ پر نہین سوار ہوتا اور گذرتا ہے اپنے بھائی مسلمان پر جو چلنے سے رہ چکا ہو یعنے نہایت تھک گیا تو اُسکو سوار نہین کرتا لیکن گھر شیطانون کے سو نہین گمان کرتا مین مگر یہی گھر جنکو لوگ دیبا سے ڈھانکتے ہین یعنے اُنکی دیوارون کو ریشمی کپڑے سے سجاتے ہین۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۳۸) **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا

لَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قحط یہ نہین کہ تم پر مینہ نہ برسایا جاوے لیکن قحط وہ ہے کہ جس مین بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگاوے مسلم اس کے راوی ہین ف یعنے سخت قحط وہ ہے کہ مینہ برسے اور زمین سے کچھ نہ اُگے کہ اُس مین بالکل اُمید قطع نہین اور غضب الٰہی صاف کہلا ہے

(۳۹) وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهِ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً فَاِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی ایسی مثال ہے کہ اُس کے پہلو مین ننانوے آفتین ہین یعنے بیماری فقر فاقہ وغیرہ پھر اگر آفتین اُس سے چوک گئین یعنے اُن سے بچ گیا تو وقع ہوتا ہے بڑھاپے مین یہانتک کہ مری ترمذی اس کے راوی ہین ف یعنے آدمی کے ساتھ ننانوے آفتین ہین ایک چھوڑتی ہے تو دوسری پکڑ لیتی ہے یہانتک کہ بڈھا ہو یعنے پھر یہ آفت تو ایسی ہے کہ موت تک پیچھا نہین چھوڑتی اور دن بدن بڑھتی جاتی ہے

(۴۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو نعمتین ایسی ہین کہ اُن مین اکثر لوگ نقصان اُٹھاتے ہین ایک تندرستی دوسری روزی سے خاطر جمعی بخاری ترمذی اس کے راوی ہین ف یعنے صحت اور فراغت ایسی نعمتین ہین کہ آدمی جو اُن مین چاہے کر سکتا ہے لیکن اکثر اُن کی قدر نہین کرتے غفلت مین عمر برباد کرتے ہین اور مفلس رہ جاتے ہین

(۴۱) وَعَنْهُ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ اتَّبَعْتُهٗ وَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَهٗ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّيْ لَاَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنَّكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْهِ مَا اُرِيْتُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ وَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ. وَالْمُرَادُ بِالْعَقْرِ هٰهُنَا الْهَلَاكُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اپنی قوم کے بہت آدمی لیکر مدینے مین آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجھکو دین تو مین اُنکا تابعدار ہون اور اسلام قبول کرتا ہون تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُسکی طرف متوجہ ہوئے اور آپکے ساتھ ثابت بن قیس تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی کا ایک ٹکڑا تھا یہانتک کہ اُس کے سر پر ٹھہرے اُسکی ساتھیون مین تو آپنے اُس سے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگے تو اتنا بھی تجھ کو نہ دونگا اور خدا کے حکم کو جو تیرے حق مین ٹھیر چکا ہے تو اُس سے آگے ہرگز نہ بڑھ سکیگا اور اگر تو اسلام سے منہ پھیریگا تو خدا تیری کونچین کاٹے گا یعنے خدا تجھکو ہلاک کریگا اور تحقیق مین تجھ کو وہی جانتا ہون جو مجھ کو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا ابن عباس نے کہا سو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب پوچھا کہ البتہ تو وہی ہے جو مجھکو خواب مین دکھلایا گیا جو دکھلایا گیا تو ابوہریرہ نے مجھکو خبر دی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مینے دیکھا کہ سونے کے دو کنگن میرے ہاتھ مین ڈالے گئے تو اُن کے حال نے مجھکو غم اور تشویش مین ڈالا تو خدا نے میری طرف وحی کی کہ اُنکو پھونک مار مین نے اُنکو

پہونکمارا تو وہ دونوں اُڑگئے پہر مین نے انکی دونوں کنگن کی تعبیر کی اُن دونوں جہوٹون سے جو میرے بعد نکلینگے اُن دونون مین سے ایک عنسی تہا صنعا کا رہنے والا اور دوسرا مسیلمہ یمامہ کا رہنے والا شیخین اسکے راوی ہین اور عنقریب سے مراد ہلاک ہے ف مین خواب مین دکہلایا گیا یعنے خواب مین دیکہہ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کرے گا اور خدا تجہہ کو ہلاک ہی کریگا اور یمامہ عرب مین ایک ملک کا نام ہے وہان مسیلمہ کذاب پیدا ہوا پہلے حضرت سے کی نبوت مین شراکت کا دعوی کرتا تہا اور پہر حضرت کے بعد شرکت کا دعوی چہوڑکر کل نبوت کا دعوی خرم کیا ہزارون لوگ اُس کے تابع ہو گئے صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت مین اُسپر فوج چڑہائی اور اُس کو قتل کیا اور اُس کے تابعدارون کو ستایا۔ اور صنعا یمن مین ایک شہر ہے حضرتؐ کی وقت وہان ایک شخص پیدا ہوا۔ اسود عنسی اُسکا نام تہا پیغمبری کا دعوی کرتا تہا وہ حضرتؐ کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتہ سے مارا گیا

(۴۲) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ حِيْنَ قَرَءَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ اِلَيْهِ لِلرُّسُلِ فَمَا تَقُوْلَانِ اَنْتُمَا قَالَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ سلمہ بن نعیم سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مسیلمہ کا خط پڑہا جو اُس نے آپ کی طرف لکہا تہا تو ایلچیون سے فرمایا کہ تم کیا کہتے ہو یعنے میرے حق مین تو دونون نے کہا کہ ہم کہتے ہین جیسا اُس نے کہا تو حضرت سنے فرمایا کہ اگر یہ دستور نہ ہوتا کہ ایلچی قتل نہین کیے جاتے تو البتہ مین تمہاری گردن کاٹ ڈالتا ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۴۳) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ حِيْنَ خَرَجْنَا مَعَهُ اِلَى الطَّائِفِ فَمَرَرْنَا بِقَبْرٍ فَقَالَ هٰذَا قَبْرُ اَبِيْ رِغَالٍ فَكَانَ هٰذَا الْحَرَمَ يَدْفَعُ عَنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ اَصَابَتْهُ النِّقْمَةُ الَّتِيْ اَصَابَتْ قَوْمَهُ بِهٰذَا الْمَكَانِ فَدُفِنَ فِيْهِ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهُ دُفِنَ مَعَهُ غُصْنٌ مِنْ ذَهَبٍ فَاِنْ اَنْتُمْ نَبَشْتُمْ عَنْهُ اَصَبْتُمُوْهُ فَابْتَدَرَ النَّاسُ فَاسْتَخْرَجُوا الْغُصْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہم آپکے ساتہ طائف کی طرف نکلے تو ہم ایک قبر پر گزرے تو فرمایا کہ یہ قبر ابو رغال کی ہے سو یہ حرم کہ اُس سے بچایا جاتا تہا پہر جب نکلا تو پہونچی اُس کو مصیبت جو اُسکی قوم کو پہونچی اس جگہہ مین پہر اسی جگہ دفنایا گیا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اُس کے ساتہ سونے کی ایک چہڑی دفنائی گئی ہے اگر تم اُس کی قبر کو کہودو تو اُس کو پاؤگے تو لوگ جہپٹے اور اُنہون نے سونے کی چہڑی نکالی ابوداؤد اس کے راوی ہین :

(۴۴) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ تہا آخیر کلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑہو نماز کو لازم پکڑو ڈرو اللہ سے اپنے غلامون کے حق مین۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

قَالَ مُؤَلِّفُهُ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَرِضْوَانُهُ وَاَنَا لَهُ مَا يَرْتَجِيْهِ مِمَّا عِنْدَهُ وَهٰهُنَا انْتَهٰى بِيَ الْقَوْلُ فِيْمَا جَمَعْتُهُ وَلَخَّصْتُهُ وَحَرَّرْتُهُ وَاخْتَصَرْتُهُ وَانْتَخَبْتُهُ وَقَدْ جَمَعَ مَقَاصِدَ الْاُمَّهَاتِ السِّتِّ وَاحْتَوٰى عَلَيْهَا فَلَا يُتَوَصَّلُ كَمَا يَنْبَغِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا بِهٖ اِلَيْهَا لَمْ يَنْسِجْ اَحَدٌ عَلٰى مِنْوَالِهٖ وَلَمْ تَسْمَحْ قَرِيْحَةٌ بِمِثَالِهٖ جَمَعْتُهُ خَالِصًا لِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ لَا لِلرِّيَاءِ وَالْمُبَاهَاةِ مُقْتَصِرًا مِنَ الْاَخْبَارِ الْمُكَرَّرَةِ عَلٰى اَخْصَرِهَا وَاَجْمَعِهَا وَمِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُطَوَّلَةِ عَلٰى اَقَلِّهَا وَاَنْفَعِهَا رَاجِيًا بِهٖ جَزِيْلَ الثَّوَابِ مِنْ رَبِّ الْاَرْبَابِ فَهُوَ الْجَوَادُ الَّذِيْ لَا يُخَيِّبُ مَنْ اَمَّلَهُ وَالْقَرِيْبُ الْمُجِيْبُ لِمَنْ قَرَعَ بَابَهُ وَسَاَلَهُ وَقَدْ رَاَيْتُ خَتْمَهُ بِمَا خَتَمَ بِهِ الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ صَحِيْحَهُ وَهُوَ الْحَدِيْثُ الْعَظِيْمُ الْجَامِعُ لِاَسْبَابِ الْخَيْرَاتِ ذُو الْبَشَائِرِ الصَّرِيْحَةِ فَاَذْكُرُهُ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ مِنِّيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی کَمَا وَصَلَ سَبَبِی بِسَبَبِهٖ فِی الدُّنْیَا اَنْ یَّصِلَ بِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ لِاَفُوْزَ وَاَغْنَمَ فَاَقُوْلُ مُعْتَرِفًا بِالتَّقْصِیْرِ
مُعْتَصِمًا بِاللَّطِیْفِ الْخَبِیْرِ اَخْبَرَنَا شَیْخُنَا الْاِمَامُ الْعَلَّامَةُ الْاَصِیْلُ الْمُحَدِّثُ الصَّالِحُ زَیْنُ الدِّیْنِ اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ
ابْنُ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّطِیْفِ الشَّرْجِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی قِرَاءَةً مِنِّیْ عَلَیْهِ فِیْ سَنَةِ سِتٍّ وَّثَمَانِیْنَ
وَثَمَانِ مِائَةٍ بِمَنْزِلِهٖ بِمَدِیْنَةِ زَبِیْدٍ عَمَّرَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِالْاِیْمَانِ **قَالَ** اَنَا شَیْخُنَا الْاِمَامُ مُحَدِّثُ الدِّیَارِ الْیَمَنِیَّةِ وَ
ابْنُ مُحَدِّثِهَا نَفِیْسُ الدِّیْنِ اَبُو الرَّبِیْعِ سُلَیْمَانُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُمَرَ الْعَلَوِیُّ رح اِجَازَةً اِنْ لَّمْ یَکُنْ سِمَاعًا بِمَدِیْنَةِ
تَعِزَّ فِیْ سَنَةِ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ وَثَمَانِمِائَةٍ **قَالَ** اَنَا وَالِدِی الْاِمَامُ بُرْهَانُ الدِّیْنِ اِجَازَةً وَّشَیْخُنَا الْاِمَامُ الْعَلَّامَةُ
شَیْخُ الْمُحَدِّثِیْنَ شَرَفُ الدِّیْنِ مُوْسٰی بْنُ مُوْسٰی بْنِ عَلِیِّ الْغَزُوْلِیُّ الدِّمَشْقِیُّ سِمَاعًا قَالَا اَنَا الشَّیْخُ الْمُعَمَّرُ مُسْنِدُ الدُّنْیَا
اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الْحَجَّارُ الصَّالِحِیُّ اِجَازَةً لِاَوَّلِهِمَا وَسِمَاعًا لِثَانِیْهِمَا **قَالَ** اَنَا الشَّیْخُ الصَّالِحُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ
الْحُسَیْنُ بْنُ مُبَارَکٍ الزُّبَیْدِیُّ سِمَاعًا **قَالَ** اَنَا اَبُو الْوَقْتِ عَبْدُ الْاَوَّلِ بْنُ عِیْسٰی بْنِ شُعَیْبٍ السِّجْزِیُّ الْهَرَوِیُّ سِمَاعًا
قَالَ اَنَا الْاِمَامُ اَبُو الْمُظَفَّرِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُظَفَّرِ الدَّاوُدِیُّ سِمَاعًا **قَالَ** اَنَا الْاِمَامُ اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَمُّوْیَهْ السَّرَخْسِیُّ سِمَاعًا **قَالَ** اَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ الْفِرَبْرِیُّ سِمَاعًا **قَالَ** اَنَا اِمَامُ
الْمُحَدِّثِیْنَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ الْبُخَارِیُّ رح سِمَاعًا **قَالَ** ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِشْکَابَ **قَالَ** ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَیْلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ کَلِمَتَانِ
خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ کہا اس کے مولف نے اُسپر خدا کی رحمت اور رضامندی ہو اور دی اُسکو جس کا وہ امیدوار ہے اُس کے پاس سے اور اس جگہ ختم ہوا میرا
یہ کلام اُس چیز میں کہ مینے جمع کی ہے یہانتک اور لکھی اور اختصار کیا اور انتخاب کیا اور البتہ جمع کیا ہے اس کتاب نے اصل صحاح ستہ
یعنے چھ کتابوں کے مقصد کو اور شامل ہوا اُنپر سو نہیں پہونچ سکتا آدمی جیسا چاہیے مقصد کو مگر ساتھ اسکے نہیں بنا کسی نے اس کے طور
پر اور نہیں محنت کی کسی حج نے مثل اُسکی مینے اسکو خالص خدا تعالی کی رضامندی کے واسطے جمع کیا ہے نہ واسطے دکھلانے اور فخر کی
مکرر حدیثوں کو چھوڑکر مختصر اور جامع تر حدیثوں کو لیا ہے اور دراز حدیثوں کو چھوڑکر چھوٹی اور نافع تر حدیثوں کو لیا ہے اُس
سے میں کہ امیدوار ہوں خدا کا رب الارباب سو وہ بڑا سخی ہے کہ اُسکا امیدوار خالی نہیں رہتا اور جو اُسکا دروازہ ملائے
اور اُس سے مانگے اُسکی نزدیک ہے اُسکی دعا قبول کرتا ہے اور مین نے مناسب جانا ختم کرنا اس کتاب کا ساتھ اُس چیز کے کہ ختم کیا
ہے ساتھ اُس کے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری نے اپنی صحیح کو اور وہ ایک حدیث ہی بڑی جو جامع ہے واسطے اسباب خیر کے
اور مین اُس کو ذکر کرتا ہون ساتھ سند کے جو مجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جڑی متصل ہے اور مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ
جیسے دنیا مین میری رسی کو حضرت کی رسی سے جوڑا ویسے ہی آخرت مین بہی مجہ کو آپ کے ساتھ جوڑ دے تا کہ مین مراد پاؤن اور
غنیمت لون سو مین کہتا ہون قصور کا اقرار کرتا خدا مہربان خبردار سے ہاتہ مار تا کہ خبر دی ہمکو شیخ امام علامہ اصیل محدث
صالح زین الدین ابو العباس احمد بن زین العابدین بن احمد بن عبد اللطیف شرجی رحمہ اللہ نے مینے اُسپر پڑہا سنہ ۸۹۶ء مین
اسکی جگہ مین زبید کے شہر مین خدا اُسکو ایمان سے آباد رکہے کہا اُس نے خبر دی ہمکو ہمارے شیخ امام محدث یمن کے شہرون کے
اور وہان کے محدث کے بیٹے نفیس الدین ابو الربیع سلیمان بن ابراہیم بن عمر علوی رحمہ اللہ نے بطور اجازت کے اگرچہ سنا
نہین شہر تعز مین سنہ ۸۲۳ھ مین کہا کہ خبر دی ہمکو میرے والد امام برہان الدین نے بطور اجازت کے اور ہمارے شیخ امام
علامہ شیخ محدثون کے شرف الدین موسی بن موسی بن علی غزولی دمشقی نے بطور سماع کے دونون نے کہا کہ خبر دی ہم کو

شیخ معمر سند الدنیا ابو العباس احمد بن ابی طالب حجازی صالحی نے بطور اجازت کی پہلے کو اور سماعت کی دوسرے کو کہا کہ خبر دی ہمکو شیخ صالح ابو عبد اللہ حسین بن مبارک زبیدی نے بطور سننے کے کہا خبر دی ہمکو ابو الوقت عبد الاول بن عیسیٰ بن شعیب سجزی ہروی نے بطور سماعت کی کہا خبر دی ہمکو ابو المظفر عبد الرحمن بن محمد مظفر داودی نے بطور سماعت کے کہا خبر دی ہمکو امام ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن احمویہ سرخسی نے بطور سماعت کی کہا خبر دی ہمکو ابو عبد اللہ محمد بن یوسف فربری نے بطور سماعت کی کہا خبر دی ہمکو محدثین کے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بخاری نے بطور سماعت کی کہا

حدیث بیان کی ہم سے احمد بن اشکاب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن فضیل نے عمارہ بن قعقاع سے اُس نے روایت کی ابو زرعہ سے اُس نے روایت کی ابو ہریرہ رض سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں کہ زبان پر ہلکے ہیں اور تول میں بھاری ہیں خدا کے نزدیک پیارے ایک تو سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ دوسرا سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ

اِنْتَهٰى اٰخِرُ الْجُزْءِ الثَّانِيْ مِنْ كِتَابِ تَيْسِيْرِ الْوُصُوْلِ اِلٰى جَامِعِ الْاُصُوْلِ مِنْ حَدِيْثِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِتَمَامِهٖ تَمَّ جَمِيْعُ الْكِتَابِ بِحَمْدِ اللهِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ ترجمہ ختم ہوگئی دوسری جزء کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس کے تمام ہونے سے سب کتاب تمام ہوئی ساتھ حمد بادشاہ بہت بخشش کرنے والے کے

قَالَ مُؤَلِّفُهٗ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّاٰتِهٖ وَعَامَلَهٗ بِخَفِيِّ لُطْفِهٖ فَرَغْتُ مِنِ اخْتِصَارِهٖ ضُحٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ الْمُبَارَكَةِ مُسْتَهَلَّ شَهْرِ ذِي الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ سَنَةَ سِتَّ عَشَرَةَ وَتِسْعِمِائَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا اس کے مولف رحمہ اللہ نے کہ میں فارغ ہوا اس کے اختصار کرنے سے وقت چاشت کے جمعہ مبارک کے دن ماہ ذیقعدہ حرام کے ابتدا میں سنہ ۹۱۶ میں ہجرت نبوی سے

لِمُؤَلِّفِهٖ عَفَا اللهُ عَنْهُ

تَيْسِيْرُنَا قَدْ يَسَّرَ اللهُ لِيْ كَمِثْلِ مَا اَمَّلْتُ اِتْمَامَهٗ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدٰى اِلَيْهِ لَا اُحْصِرُ اِنْعَامَهٗ

کہا مولف نے کہ میری تیسیر کتاب کو خدا نے میرے واسطے آسان کر دیا جیسے میں نے اُسکے تمام کرنے کی امید رکھی تھی سو سب تعریف ہے اللہ کی اسپر کہ اُس نے راہ دکھایا اپنی طرف میں اسکے انعام نہیں گن سکتا - اور خدا کی شان یہ کیا عجیب حسن اتفاق ہے کہ اس کتاب مستطاب کا ترجمہ اور تحریر کاپی بھی جمعہ مبارک کے دن ختم ہوئی

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنۃ کہ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۲ھ ہجری (علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ) میں کتاب مستطاب صحاح ستہ کا لب لباب مسمی بہ تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول معہ ترجمہ اردو سلیس مسمی بہ تلخیص الصحاح چہ جلدوں میں نہایت صفائی و خوش اسلوبی کے ساتھ مطبع صدیقی لاہور میں طبع ہوئی اگرچہ اس کتاب کی طبع کرانے میں زر کثیر صرف ہوئی مگر بنظر سہولت خریداران قیمت نہایت ارزان رکھی گئی پس شائقین کو چاہیے کہ اس نعمت بے بہا کی قدر کریں اور اس خوان یغما سے بے بہرہ نہ رہیں کیونکہ یہ ایک کتاب کل صحاح ستہ کے قائم مقام ہے اور ترجمہ کے ساتھ ایسی سہل و عام فہم ہوگئی ہے کہ ہر شخص اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے بنا علیہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس کتاب کو خرید کر حسب استعداد اس سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے متعلقین و احباب کو اس کتاب کی خریداری اور پڑھنے کی ہدایت کریں کیونکہ فلاح دارین اسی میں منحصر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیجائے اور عبادات و معاملات میں آپ کے طریق پر عمل کیا جاوے اور آنحضرت کی کل معتبر حدیثیں اس کتاب میں موجود ہیں تو فلاح دارین کا ذریعہ اس کتاب سے بڑھکر دوسرا نہیں۔ احباب کو چاہیے کہ اس کتاب کی درخواست مطبع صدیقی لاہور میں ارسال کریں انشاء اللہ بہت جلد اُنکی فرمایش کی تعمیل کیجاویگی اس کتاب کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں فروخت کے لیے موجود ہیں جس کتاب کی ضرورت ہو ارشاد فرماویں انشاء اللہ بہ رعایت ارسال کیجاویگی فقط

اشتہار

یاروں پر یہ روشن ہے کہ انسان کی شرافت و کمال کا مدار علم پر ہے اور علم بھی وہی جس کے جاننے اور اس پر عمل کرنے سے فلاح دارین حاصل ہو اور اس علم کا اصل تو قرآن کریم ہے اور اسکی شرح و تفسیر حدیث خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام ہے سہ محال ست سعدی کہ راہ صفا * توان رفت جز بر پے مصطفیٰ *
پس فلاح دارین حاصل کرنیکا ذریعہ سوائے حدیث خیر البریہ علیہ الصلوۃ والتحیۃ کے اور کوئی نہیں اسلیئے ائمہ اسلام نے اس کام کا بڑا اہتمام کیا اور ہر زمانہ کے مطابق اور ہر وقت کے مناسب علماء کرام نے حدیث خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کی حفاظت اور تبلیغ میں کمال کوشش و جانفشانی کی اور مصنفات و معاجم و مسانید صحاح و سنن و جوامع مع اسانید تالیف کین اور طرح طرح کے استنباطات و فوائد و نکات سے انکو مالا مال کر کے خلق اللہ کو فائدہ پہنچایا پھر رفتہ رفتہ انقلاب زمانہ سے ایسا وقت آگیا کہ علماء عالی ہمت بہت کم ہونے لگے اور اکثر لوگ بوجہ کم ہمتی کے اُن دفاتر کبار سے مستفید ہو سکنے .تو ہمدردان قوم کی ہمت نے نہ مانا کہ یہ لوگ اس خیر محض اور کمال فراتی سے محروم رہین پس اُنھین مستند کتابون سے عمدہ عمدہ انتخاب و اختصار تجرید و تلخیص کر کے لوگون کو فائدہ پہونچانا شروع کیا چنانچہ اول اول امام ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری نے صحاح ستہ کو یکجا جمع کیا بعد ازان علامہ مجد الدین ابو السعادات الشہیر بابن الاثیر نے کتاب رزین کی تہذیب و ترتیب کی اور اس کتاب کا نام رکھا جامع الاصول من احادیث الرسول بعد ازان قاضی القضاۃ شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم نے نہایت محنت اور جانفشانی کر کے جو جو نقص جامع الاصول مین رہ گئے تھے انکو رفع کیا اور نہایت اختصار کی طرف توجہ کی اور اپنی تلخیص کا نام تجرید الاصول رکھا یہ کتاب بھی ایک عجیب خلاصہ صحاح ستہ بنگیا لیکن چونکہ انہون نے کمال اختصار کر لیے ہر حدیث کے بعد اس کتاب کا نام لکھا جس مین یہ حدیث با اسناد مروی ہے بلکہ بہت مختصر رموز مقرر کیے تھے اور ناقلین کے تصرف سے کچھ کا کچھ بنگیا اور بہت جگہ مغالطہ واقع ہونے لگا اسلیئے ۹۰۰ھ مین صاحب تیسیر الوصول نے اس نقص کے رفع کرنیکی طرف توجہ کی اور نہایت عرقریزی و جانکاہی سے اس مہم کو سر انجام کیا اور اس دقت کو بالکل رفع کر دیا مخرجین ارباب صحاح کا حوالہ دینے کے لیے ایسے واضح نشان مقرر کیے کہ کچھ اشتباہ نہ رہا اور مغالطہ واقع ہونیکا احتمال دور ہو گیا چنانچہ سب صحاح ستہ والی جس حدیث کو بالاتفاق روایت کرین اسکے اخیر مین لکھتے ہین اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اور جس حدیث پر موطا کے سوا باقی صحاح کا اتفاق ہو وہان لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اور اگر اصحاب صحاح مین سے امام مالک کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی عدم روایت حدیث مین شریک ہون تو لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا فُلَانًا اور فلان کی جگہ اُن صاحب کا نام لکھتے ہین اور جس حدیث کو صرف امام بخاری اور مسلم ہی روایت کرین اُسکے بعد لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ اور اگر امام مالک بھی شیخین کے شریک ہون تو لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ اور اگر روایت حدیث مین شیخین کے شریک امام مالک ہون کوئی اور صاحب ہون تو لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفُلَانٌ فلان کی جگہ انکا نام لکھتے ہین اور جس حدیث کو سوا شیخین کے باقی چارون اصحاب صحاح روایت کرین وہان لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اور جہان اُن چار مین سے کوئی ایک صاحب روایت حدیث مین شریک نہ ہون تو وہان لکھتے ہین اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اِلَّا فُلَانًا اور فلان کی جگہ انکا نام لکھتے ہین اور متن حدیث مین جہان کوئی مشکل لفظ آجاتا ہے تو حدیث کے بعد اسکی شرح و توضیح بھی اختصار کے ساتھ کر دیتے ہین پس ان خوبیون کے لحاظ سے یہ کتاب ایک بینظیر بنگئی اول اور سب سے اعلیٰ خوبی تو اس کتاب مین یہ ہے کہ صحاح ستہ کی چھ ضخیم کتابون کی کل حدیثین اسمین بلا تکرار نہایت عمدہ تلخیص کے ساتھ آگئی ہین دوسرے ترتیب کتاب کی ایک عجیب طرز پر رکھی گئی ہے جسکی خوبی مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے تیسرے جو ایسے امر ہین کہ جب کسی حدیث کی اسناد کے متعلق کچھ تحقیق کرنیکی ضرورت پڑے تو بلا دقت معلوم ہو جاتا ہے کہ فلان فلان کتاب مین یہ حدیث موجود ہے اس کتاب سے حدیث نکال کر اسناد کی پرکھ کر سکتے ہین لیکن چونکہ اکثر لوگ عربی زبان سے ناواقف ہین انکی فائدہ رسانی کے لیے عالیجناب مولانا سید ابو الحسن محمد محی الدین خانصاحب بہادر جج ہائیکورٹ سرکار نظام نے سلیس اردو با محاورہ ترجمہ کیا اور مختصر مفید حواشی تحریر کی اور اس کتاب کے چھاپنے کی اجازت مالکان مطبع صدیقی کو عنایت کی خاکساران نے اس کتاب کو طبع کرانے مین نہایت شوق سے اہتمام کیا اصل کتاب عربی بھی اور ترجمہ .دونون کے ہر صفحہ پر کتاب کامل تیار ہے

المشتہران شیخ عبد الحی و عبد السلام مالکان مطبع صدیقی لاہور محلہ سادہوان

اشتہار بشارت آثار

یہ امر تو سب پر روشن ہے کہ انسان کی شرافت وکمال کا مدار علم پر ہے اور علم بھی وہی جس کے جاننے اور اسپر عمل کرنے
سے فلاح دارین حاصل ہو اور اس علم کی اصل تو قرآن کریم ہی اور اسکی شرح وتفسیر حدیث خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام ہے ؎
محال ست سعدی کہ راہ صفا ✽ توان رفت جز بر پے مصطفیٰ ✽ پس فلاح دارین حاصل کرنیکا ذریعہ سوای حدیث خیر البریہ
علیہ الصلوۃ والتحیۃ کے اور کوئی نہین اسیلیے ائمہ اسلام نے اس کام کا بڑا اہتمام کیا اور ہر زمانہ کے مطابق اور ہر وقت کے مناسب
علماء کرام نے حدیث خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کی حفاظت اور تبلیغ مین کمال کوشش وجانفشانی کی اور مصنفات ومعاجم
ومسانید وصحاح وسنن وجوامع معہ مسانید تالیف کین اور طرح طرح کے استنباطات وفوائد ونکات سے انکو مالا مال
کر کے خلق اللہ کو فائدہ پہنچایا ۔ پھر رفتہ رفتہ انقلاب زمانہ سے ایسا وقت آگیا کہ علماء عالی ہمت بہت کم ہونے لگے اور اکثر
لوگ بوجہ کم ہمتی کے اُن دفاتر کبار سے مستفید نہ ہو سکے تو ہمدردانِ قوم کی ہمت نے یہ نہ مانا کہ یہ لوگ اس خیر محض اور کمال ذاتی سے
محروم رہین پس انہین ستہ کتابون کے عمدہ عمدہ انتخاب واختصار وتجرید وتلخیص کر کے لوگون کو فائدہ پہونچانا
شروع کیا چنانچہ اول اول امام ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری نے صحاح ستہ کو یکجا جمع کیا بعد ازان علامہ
مجد الدین ابو السعادات الشہیر بابن الاثیر نے کتاب رزین کی تہذیب وترتیب کی اور اس کتاب کا نام رکھا ۔
جامع الاصول من احادیث الرسول ۔ بعد ازان قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم نے نہایت
محنت اور جانفشانی کر کے جو جو نقص جامع الاصول مین رہ گئے تھے انکو رفع کیا اور نہایت اختصار کی طرف توجہ کی
اور اپنی تلخیص کا نام تجرید الاصول رکھا یہ کتاب بھی ایک عجیب خلاصہ صحاح ستہ بنگیا لیکن چونکہ انہون نے
کمال اختصار کے لیے ہر حدیث کے بعد اُس کتاب کا نام نہ لکھا جس مین یہ حدیث یا اسناد مروی ہے بلکہ
بہت مختصر رموز مقرر کئے تھے اور ناقلین کے تصرف سے کچھ کا کچھ بنلیا اور بہت جگہ مغالطہ واقع ہونے لگا اس
لیے سنہ ۹ھ مین صاحب تیسیر الوصول نے اس نقص کے رفع کرنیکی طرف توجہ کی اور نہایت عرق ریزی وجانکاہی
سے اس مہم کو سر انجام کیا اور اس دقت کو بالکل رفع کردیا مخرجین ارباب صحاح کا حوالہ دینے کے لیے
ایسے واضح نشان مقرر کئے کہ کچھ اشتباہ نہ رہا اور مغالطہ واقع ہونیکا احتمال دور ہو گیا چنانچہ سب صحاح ستہ
والے جس حدیث کو بالاتفاق روایت کرین اُس کے اخیر مین لکھتے ہین اَخرَجَہُ السِّتَّۃُ اور جس حدیث پر
موطا کے سوا باقی صحاح کا اتفاق ہو وہان لکھتے ہین اَخرَجَہُ الخمسَۃُ اور اگر اصحاب صحاح مین سے امام مالک
کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی عدم روایت حدیث مین شریک ہون تو لکھتے ہین اَخرَجَہُ الخمسۃُ الّا فلانًا
اور فلان کی جگہ اُن صاحب کا نام لکھتے ہین اور جس حدیث کو صرف امام بخاری اور مسلم ہی روایت
کرین اسکے بعد لکھتے ہین اَخرَجَہُ الشَّیخَانِ اگر امام مالک بھی شیخین کے شریک ہون تو لکھتے ہین اَخرَجَہُ الثّلٰثَۃُ

اور اگر روایت حدیث مین شیخین کے شریک امام مالک نہ ہون کوئی اور صاحب ہون تو لکھتے ہین أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفُلَانٌ فلان کی جگہ اُنکا نام لکھتے ہین اور جس حدیث کو سوائے شیخین کے باقی چارون صحاب صحاح روایت کرین وہان لکھتے ہین أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ اور جہان اُن چار مین سے کوئی ایک صاحب روایت حدیث مین شریک نہ ہون تو وہان لکھتے ہین أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا فُلَانًا اور فلان کی جگہ اُنکا نام لکھتے ہین اور متن حدیث مین جہان کوئی مشکل لفظ آجاتا ہے تو حدیث کے بعد اسکی شرح و توضیح بھی اختصار کے ساتھ کر دیتے ہین پس ان خوبیون کے لحاظ سے یہ کتاب ایک بے نظیر نکلی اول اور سب سے اعلے خوبی تو اس کتاب مین یہ ہے کہ صحاح ستہ کی چھہ ضخیم کتابون کی کُل حدیثین اس مین بلا تکرار نہایت عمدہ تلخیص کے ساتھ آگئی ہین دوسرے ترتیب کتاب کی ایک عجیب طرز پر رکھی گئی ہے جسکی خوبی مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے تیسرے حوالے ایسے واضح ہین کہ جب کسی حدیث کی اسناد کے متعلق کچھ تحقیق کرنے کی ضرورت پڑے تو بلا وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ فلان فلان کتاب مین یہ حدیث موجود ہے اُس کتاب سے حدیث نکالکر اسناد کی پرکھ کر سکتے ہین لیکن چونکہ اکثر لوگ عربی زبان سے ناواقف ہین اُن کی فائدہ رسانی کے لیے عالیجناب مولانا سید ابو الحسن محمد محی الدین خان صاحب بہادر جج ہائیکورٹ حیدرآباد نے سلیس اردو بامحاورہ ترجمہ کیا اور مختصر مفید حواشی چڑہائے اور اس کتاب کے چھاپنے کی اجازت مطبع صدیقی کو عنایت کی خاکساران نے اس کتاب کے طبع کرانے مین نہایت شوق سے اہتمام کیا اصل کتاب عربی بھی اور ترجمہ اردو بھی دونون ساتھ چھپوائے ہر حدیث کو ختم کر کے اس کے بعد ترجمہ کا لفظ جلی قلم سے لکھکر پورا ترجمہ لکھدیا ہر باب مین جتنی حدیثین آئی ہین اُنکی تعداد کا نمبر بھی ہر حدیث کے شروع مین لکھا گیا۔ یہ متبرک کتاب چھہ جلدون مین ختم ہوئی ہے قیمت فی جلد۔ اول دو روپیہ (عا) جلد دوم (عا) جلد سوم (عا) جلد چہارم (عا) جلد پنجم (عا) جلد ششم ایک روپیہ (عہ) مجموعہ قیمت گیارہ روپیہ (لِلّٰہ) ہے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس کتاب مستطاب کے فوائد و مضامین سے فیضیاب ہون جس شخص کے پاس یہ کتاب ہو گی گویا اُس کے پاس حدیث کی چھیون کتابین (جن پر علم و عمل کا مدار ہے) موجود ہین۔

حضرات شائقین جلد تر اس نادر مجموعہ کو مطبع صدیقی لاہور سے طلب فرماوین اور اس کے مطالعہ سے سعادت و فلاح دارین حاصل کرین ﴿ وما علینا الا البلاغ۔

المشتہران

شیخ عبد الحی و عبد السلام مالکان مطبع صدیقی لاہور محلہ سادہوان